Presented by: Rana Jabir Abbas

اظہار الحق جو مصنفہ آیات بینات نذاکر مکالمات جگر خراش نمبر ۱۰ توہین مذہب اثنا عشریہ پر مشتمل ہے

جواب ترکی بہ ترکی برائے تسکین قلوب شیعہ تحریر کیا گیا ہے اہل سنت وجماعت اس کتاب کو ہرگز ہرگز ملاحظہ نفرمائیں

محمد اللہ الخالق الارض والسموات

کہ دین امام مصنف آیات بینات جلد ثانی دفع التحریفات عن القرآن للسمات ملقب

Checked

جواب مبحث احادیث آیات بینات مصنفہ مولوی مہدی علی خانصاحب

در مطبع مظہر العلوم محسن سبع مظہر حسین سبع

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم الله الرحمن الرحيم الر

الحمد لله الذي جعل النجم هدى للمهتدين ✣ ورجوما للشياطين ✣ وصلى الله
على من هو كالشمس بين النبيين ✣ وبه انشق القمر حين ✣ او هي بسبابه
اليمين ✣ وعلى وصيه الذي هو كالقمرين الوصيين ✣ وبايمائه رجع الشمس
المبين ✣ وعلى اهله نجوم الدين ✣ الهداة الميامين ✣ من اقتدى بهم كان من الناجين
ومن تخلف عن سفينتهم كان من المغرقين ✣ ورحم الله اعلامكم المشومين ✣
الشياطين ✣ بشهب مبين ✣ واخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمين ✣
اما بعد مجلدانی ہی کتاب رمی الجمرات کا جو جواب ہی کتاب آیات بینات کا جسکے مصنف مولوی مہدی علے
صاحب نامے بڑے نامی و گرامی ہین اور بتبدیل رنگہای بوقلمونی مقصد و مفاد ملت کے حامی ہین کبھی شیعہ بنے
کبھی سنی شعری کبھی لرسانی کبھی نیچری جو تحریفات مختلہ اور تصریفات معتلہ انکے متعلق بآیات
تھی اسکے جواب میں اول قول میں جو کچھ لکھا اور جو تدلیسات اور تلبیسات متعلق باحادیث ہین جواب
اسکا اس مجلد میں لکھتے ہین وعلی اللہ التوکل وبہ الاعتصام اللھم ایدنا من توفیقک بالقوام ومن تاییدک بالعصام

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

بحق محمد وآله الکرام علیهم السلام الی یوم القیام

قال المخاطب القمقام هداه الله سبل السلام

ائمہ کرام کی شہادتین صحابہ کی فضیلت مین پہلی حدیث شیعون کی کتابون مین بروایت ائمہ کرام علیہم السلام منقول ہی کہ پیغمبر خدا نے فرمایا اصحابی کالنجوم بایّهم اقتدیتم اهتدیتم کہ میرے اصحاب مثل ستارون کے ہین اُنمین سے جس کسی کی پیروی کروگے ہدایت پاؤگے اور نیز حضرت نے فرمایا ہی کہ عوا اصحابی کہ میرے اصحاب کو میرے لیے چھوڑو یعنے میرے حقوق صحبت کے اُنکے حق مین رعایت کرو اور اُنکی عیب جوئی نہ کرو اِن دونو حدیثون مین سے پچھلی حدیث کی صحت لفظاً و معناً علماء امامیہ کے نزدیک مسلّم ہے اور صاحب استقصاء الافحام نے بھی اِسکو قبول کیا ہی لیکن پہلی حدیث کی نسبت کچھ کلام ہی اِسلیے ہم پچھلی حدیث کی نسبت صرف یہی کہتے ہین کہ جب اُسکی صحت پر اقرار ہو تو کیا وجہ ہی کہ اُسپر عمل نہین کرتے اور جو پیغمبر صاحب نے اپنے اصحاب کے حق مین فرمایا اُسکو کیون نہین مانتے کیون حقوق صحبت پیغمبر کے اُنکے حق مین رعایت نہین کرتے اور کسلیے اُنکی عیب جوئی سے باز نہین آتے اور کسواسطے باوجود سفارش پیغمبر صاحب کے اُنکی دشمنی ترک نہین کرتے اور پہلی حدیث اصحابی کالنجوم کی نسبت ہم اقوال ائمہ کرام کو امامیہ کی کتابون سے نقل کرکے اِسکی صحت ثابت کرتے ہین اور علماء امامیہ نے جو تاویلات اور تحریفات لفظی و معنوی کی ہین اُن کو ظاہر کرکے اُسکا بطلان ثابت کرتے ہین واضح ہو کہ جیون اخبار مین جو معتبر ہین کتب امامیہ سے ہی لکھا ہی کہ حدثنا الحاکم ابو علی الحسن ابن احمد البیهقی قال حدثنا محمد بن علی الصولی قال حدثنا محمد بن موسی ابن نصر الرازی قال حدثنی ابی قال سئل الرضا علیه السلام عن قول النبی صلی الله علیه وسلم اصحابی کالنجوم بایّهم اقتدیتم اهتدیتم وعن قوله دعوا اصحابی فقال هذا صحیح کہ

ایک شخص نے امام موسی رضا علیہ السلام سے پوچھا کہ پیغمبر خدا نے فرمایا ہی کہ میرے اصحاب مثل ستارون کے ہین انمین سی جس کسی کی پیروی کروگے ہدایت پاؤگے اور یہ بھی فرمایا ہی کہ چھوڑ دو میرے واسطے میرے یارون کو تو امام موصوف نے جواب دیا کہ صحیح ہی اس روایت سے ثابت ہوا کہ حدیث اصحابی کالنجوم جن لفظون سے کتب اہلسنت مین منقول ہی انہین لفظون سے کتب امامیہ مین مذکور ہی اور امام موسی رضا علیہ السلام کی زبان سے اسکی صحت پر علماء امامیہ کو اقرار ہی اور نہ صرف اسی ایک روایت سے اسکا ثبوت ہوتا ہی بلکہ اور بھی بہت سی روایتین مؤید اسکی کتب امامیہ مین موجود ہین کہ بعد ملاحظہ اُنکے کسی شیعہ کی یہ مجال نہین کہ اس حدیث کی صحت سے انکار کرسکے یا اسکو موضوع کہہ سکے یا اسکو خبر احاد کہکر اپنا پیچھا چھوڑاوے اسلئے کہ شیخ صدوق نے معانی الاخبار مین اور علامہ طبرسی نے احتجاج مین اور ملا باقر مجلسی نے بحار الانوار مین اور ملا حیدر آملی اثنا عشری نے جامع الاسرار مین اس حدیث کے مضمون کی صحت پر اقرار کیا ہی پس تعجب ہی علماء متقدمین امامیہ پر کہ جبتک علماء اہلسنت نے اس حدیث کو خود اُنکی کتابون سی نکالکر نہ دکھلایا اور اُسکی صحت کو امام کے قول سے ثابت نہ کردیا تب تک اُنھون نے اس حدیث کی صحت پر کیا شور و غل مچایا اور اُسکی موضوعیت اور بطلان کے اثبات مین دفتر کے دفتر سیاہ کیے یہانتک کہ قاضی نوراللہ شوستری نے کس شد و مد سے احقاق الحق مین فرمایا ہی اما ما رواہ من حدیث اصحابی کالنجوم ففیہ من آثار الوضع والبطلان مما لا یخفی ؛ کہ اس حدیث کی موضوعیت پر اتنی نشانیان ہین کہ بیان نہین ہوسکتین لیکن افسوس کہ قاضی صاحب نے یہ خیال نہ فرمایا کہ جس حدیث کی موضوعیت کا دعوی اس شد و مد کے ساتھ کرتے ہین وہ خود ہمارے حدیث کی کتابون مین منقول ہی اور جس کے بطلان کا الزام اہلسنت پر لگاتے ہین وہ بروایت ائمہ کرام ہمارے اصول کے موافق ثابت ہی ہان اتنا فرق ہی کہ سنی بیچارون کے راوی ضعفا اور مجاہیل ہین اور خود بدولت کے بیان راوی ائمہ کرام ہین پس اگر سنیون کے طور پر روایت کی ہوئی حدیث کو غلط کہہ یا خود سنیون

نے اپنے طور پر راویان احادیث کو ضعیف تصور کیا تو کچھ حرج نہین اگر قاضی صاحب نے یا کسی اور صاحب نے اس حدیث کو موضوع بتلایا اور باوجود تصدیق امام موسیٰ رضا کے اس حدیث کو جھٹلایا تو اسنے اپنا دین ہی غارت کیا اور امام کی تکذیب کرکے اپنے آپکو دائرۂ ایمان سے خارج کیا

یقول المتمسک بولایۃ علی ابن ابیطالب علیہ السلام

ہرچند بکر فکر مخاطب عالیمقام نے رنگ برنگ کے جلوے دکھائے اور طرح طرح کے ناز و کرشمہ بروے کار لائے لیکن محول علما کی نظر مین نہ سمائے اور عجوزہ شوہا سمجھکر رہے توجہ اُسکی طرف نہ لائے اور درحقیقت مخاطب نے فرتوتہ مضامین کہنہ بی اعتبار مستحرفہ علماء اعصار و امصار کو ملباس ہندی آراستہ کیا ہی اور عجائز کوزہ پشت کو جلوۂ نوعروسی دیا ہی غافل اس سے کہ اگر کوئی محرم کار کشف استار کریگا تو وہی اُم الولید مستورہ کابلی نابکار یا اُم العبید مسروقہ دہلوی مکار یا ضعیفہ چرمی ازار ثابافی کار بنکر ارباب نظر کے سامنے ظاہر و آشکار ہوجاویگی اور مشاطہ ماہر التدلیس کی تلبیس کچھ مزہ نہ دکھلاویگی اُسوقت مین عامۂ حضرات اہل سنت جو صورت زیبائے ظاہری پر شیفتہ اور لباسہائے پرتلمیع پر فریفتہ ہین اور خوشی کے مارے پھولے جاتے ہین اور جامہ مین نہین سماتے اُنکا تمام سرور مبدل بغم جبور سوفور مبدل باتم ہوجائیگا اور اُنکے حق مین لطیفۂ شیخ سعدی صادق آئیگا

بس صورتِ خوش کہ زیر چادر باشد ۔۔۔ چون باز کنی مادر مادر باشد

حیف ہی کہ حضرت مخاطب باغیرت وحیا ایسے بضاعت مزجاۃ پر ناحق و نارواہ مردمیدان وغا بنے اور اپنے اگلے پچھلون کی خیانتون پر قدم باقدم چلے جب تکلواتی بھی لیاقت نہین ہی کہ احاد اور متواتر کے معنون مین فرق کرو تو یہ زرق و برق دکھانا کیا تھا اور حوصلہ تصنیف و تالیف دل مین لانا کیا تھا دس پانچ قانون یاد کرلینے سے کوئی

علامہ نہ کہلائیگا چوہا ہلدی کی گرہ پاکر پنساری نہ بن جائیگا حضرت نے باین لیاقت معرکہ مرد
آزمائی آیات و روایات مین بابحاث قانونی و تقریرات کرسٹانی قدم مارا مگر بحمد اللہ کہ معرکہ
آیات مین تو حضرت مخاطب کو ایک اونی ہیچمدان نے نام و نشان سے پچھاڑا اور ایسا اُٹھا
کے دھم سے دے مارا کہ ہر تماشائی بیساختہ پکارا کہ وہ مارا اب انشاء اللہ معرکہ احادیث
مین بھی پچھاڑتا ہون اور حق کا جھنڈا کارگاہ افلی مین گاڑتا ہون قریب ہے کہ دوستان مخاطب
کے سر پہ قیامت آئے اور اُنکی گھر گھر صف ماتم بچھ جائے اب منصفی کنندگان مثالب ارانب و
ثعالب پیروان اسد اللہ الغالب کی جانب سے سنین کہ قبل اسکے یہ فقیہ حقیقت حال حدیث
نجوم کا معرض عرض مین لاوے اور تقریرات مخل النظام مخاطب عالیمقام کی دھجیان اڑاوے
اور انکار کذب و خیانت و تدلیس اور اُسکے زیر و زبر کرنے سے ذل اُنکے معتقدون کا
ریش کرے اجمالاً چند امور گزارش کرتا ہو اوّلاً یہ کہ ہمنے فرض کیا کہ بقول آپکے حدیث نجوم
نہایت معتبر اور سو متواتر سے بڑھکر ہو اور کل کتب شیعہ مین حتی کتب اربعہ مین بھی موجود ہو
اور کچھ سابق اور لاحق بھی بقول آپکے نہین رکھتا اور معنے بھی وہی ہین جو آپ
اپنے زعم باطل مین سمجھتے ہین کہ صحابہ کُلّا و طرا لائق اقتدا ہین اگرچہ غرض ان کل باتونکا مثل
فرض محال ہے الباری ہے مگر چونکہ آپ اسی پر راضی ہین ہمنے سب فرض کر لیا پھر بھی ہم
کہتے ہین کہ مذہب امامیہ کا اسمین کیا ضرر ہے سیکڑون حدیثین موافق سنیون کے ہماری
کتب مین تقیۃً وارد ہین لیکن چونکہ آیات اور روایات قطعیہ اور مجمع علیہ ہمارے اصحاب
کے خلاف ہین اور موافق مذہب عامہ ہین ہم اُنکو متروک اور محمول علی التقیہ کرتے ہین
بقولہ علیہ السلام خذ ما وافق کتاب اللہ و خذ ما اجمع علیہ بین اصحابک و دع ما خالف
فان الرشد فی خلافہم یعنی تو اُس حدیث کو جو موافق کتاب خدا ہو اور جو مجمع علیہ
تیرے اصحاب کے ہو اور جو مخالف اہل سنت ہو اسلیے کہ راستی اُنکے خلاف مین ہے پس اس
امر مین جبکہ ہم مطابق بحکم محکم اہلبیت علیہم السلام چلتے ہین تو پھر ہمارے مذہب کا کیا ضرر ہے

اور جو کچھ ہم کتب اہل سنت سے اُنپر استدلال کرتے ہین اس طرح کا اُنکو جواب دینا نہین ہوسکتا ہی اسلیے کہ تقیہ اُنکے مذہب مین بقیاس باطل اُنکے حنیفہ ناجائز اور ہر حدیث صحاح پر از اسقام اور بالخصوص صحیحین کی بدرجہ صحت قطعی غائر ہی ہین نہ عذر تقیہ چل سکتا ہی نہ عذر عدم صحت حدیث سے کچھ مل سکتا ہی لاجرم حضرات کو اپنے کتب احادیث سے مجبوری پڑتی ہے اور شیعون کے ہاتھ سے جو چوٹ پڑتی ہی وہ پوری پڑتی ہی کہ اتباع سے اصل تک در آتی ہی اور نمونہ کار وابو لولو دکھاتی ہی سر کھٹ یہ جواب ہمارا ایسا تام اور تمام ہی کہ کل احادیث مخالفہ مذہب ہمارے مین چلیگا پھر حضرات اہلسنت کو ہماری کتب کی نقل احادیث سے کیا ملیگا اسی وجہ سے قدماے اہلسنت کبھی ہمارے [illegible] ہمپر استدلال نہ لاے اور ہمارے علما ہمیشہ کتب مخالفین سے اُنپر استدلال کرتے رہے لیکن امثال خواجہ کابلی اور عبید اُنکے بمقتضاے اپنکہ کیا کابل مین گدھے نہین ہوتے اس نکتہ کو نہ سمجھے اور شیعون پر اُنکی کتب سے استدلال کرنا شروع کیا غافل اس سے کہ ہمارا جواب مین اسی قدر کافی ہی کہ یہ حدیث ہمارے نزدیک احاد سی ہی اور اسکی صحت ہمپر ثابت نہین ہی یا محمول بر تقیہ ہی اور اس جواب اجمالی مین جو کل جگہون پر جاری اور ساری ہی ہمارے ذمہ کوئی نقص نہین ہی جز ایک نقص کے کہ لفظ تقیہ ایسا دل دوز اور جگر سوز اہلسنت ہی کہ جسکو سنکر امثال حضرت مخاطب کے تن بدن مین ایسی آگ لگ گئی کہ کسیکے بجھانے سے نہ بجھیگی ارنستہ تا پا جل بھن کر خاک ہو جائینگے اور جیتے جی ہی قعر دوزخ مین ہونچ جائینگے لیکن ہم اسکو کیا کرین آپ جلین یا بھنین ہم تو سچی بات کہین گے اور مثل آپ کے راہ مکر و فریب پر نہ چلینگے ہان اگر آپ آیات قرآنی کو نسبت عثمانی مثل الا ان تتقوا منہم تقاۃ اور تقیۃ کانت البعیثۃ [illegible] اور الا من اکرہ وقلبہ مطمئن بالایمان و غیرونکا [illegible] احادیث صحیح مسلم [illegible] النقیہ الی یوم القیامۃ ہونکا کر جلا دیتے تو [illegible] شیعون کے خاموش کر دینے کے [illegible]

مین آوے وہی بہتر ہے ثانیاً بعد فرض اُن سب مدارج غیر ممکنہ کے یہ حدیث دلالت نہین
کرتی مگر حسن وخوبی صحابہ پر بالعموم نہ حسن وخوبی حضرات ثلثہ پر بالخصوص اور علم میزان سے
معلوم ہو کہ لا دلالۃ للعام علی الخاص باحدی الدلالات الثلاث اور ہمارے آپ کے نزاع امر عام
مین نہین ہو بلکہ ایک امر خاص مین ہو اسلیے کہ ہم مطلق صحابہ کو بُرا نہین جانتے بلکہ فقط ثلثہ اور
اُنکے امثال کو بُرا جانتے ہین چنانچہ خود آپ اپنی کتاب کے صفحہ ۳۷ مین فرماتے ہین کہ مابہ النزاع
درمیان ہمارے اور حضرات شیعہ کے صرف یہ امر رہگیا کہ مراد اس سے تمامی مہاجر و انصار
ہین یا نہین بلکہ خلفاے ثلثہ اس مین داخل ہین یا نہین انتہی شیعہ کہتے ہین کہ اصحابی کالنجوم
مین تمام مہاجرین و انصار مراد نہین ہین اور بالخصوص خلفاے ثلثہ اس مین داخل نہین
ہین اور عموم لفظ اصحابی دخول ثلثہ کی دلیل نہین ہو سکتا اسلیے کہ ما من عام الا وقد خص
قضایاے مشہورہ بین الفریقین سے ہو اور سیکڑون عمومات آیات و احادیث پیغمبر
آیات و احادیث دیگر مخصوص ہو جاتے ہین پھر یہ حدیث بہ دلائل عقلیہ و نقلیہ کیون
نہین مخصوص ہو سکتی ہو آپ خود قول مابعد مین اسکے قائل ہین کہ ہم خود قائل ہین کہ جو لوگ
پیغمبر کے بعد مرتد ہو گئے وہ اس حدیث کے مصداق سے خارج ہین انتہی پس جسطرح سے اُن
اصحاب کو جنکے حق مین جناب رسولخدا حدیث حوض مین اصحابی اصحابی فرماتے ہین آپ نے
اصحابی کالنجوم سے خارج کر دیا اور حقیقت مین شیعون پر بڑا احسان کیا اسلیے کہ مصداق
حدیث حوض اُنکے نزدیک حضرات ثلثہ ہی ہین اور اسی طرح پر مہربانی فرما کر منافقین صحابہ
کو بھی خواہ مخواہ مہاجرین سے ہون خواہ انصار سے مصداق سے اس حدیث کے
خارج کر دیجیے بقولہ تعالے لا تطع الکافرین والمنافقین اور ظاہر ہو کہ جسکی اطاعت
کا حکم ہوا اُسکی اقتدا کیونکر ہو سکتی ہو اور زیادہ تر عنایت آپکی یہ ہوگی کہ کافرین بکفر الحادی
کو بھی جیسا کہ آیۂ وافی ہدایہ قل لم تؤمنوا ولکن قولوا اسلمنا سے ثابت ہو خارج کر دیجیے اور
اسی طرح بمقتضاے قولہ تعالے ولا تطع منہم اثما او کفورا فاسقین و فاجرین و

ظالمین کو بھی نکال دیجیے کہ یہ سب آثم ہین اور حبیب خود خدا فرماے امّا الّذین فسقوا
فماواھم النّار اور فرمائے لعنة الله علی الظّالمین پس جنکی جگہ جہنم ہو اور جنپر
خدا لعنت کرتا ہو کیونکر پیغمبر خدا اُنکی اقتدا کو فرمائینگے اب اصل بات سنیے مگر ہم بہت ڈرتے
ہین کہ کہین آپ خفا نہو جائین لیکن کہا کیجیے کہ بے کہے چارہ بھی نہین ہو حضرت سلامت
شیعون کا اعتقاد کہ وہ آپ کے اعتقاد کے نہایت خلاف ہو یہ ہو کہ آپ کے حضرات
ثلثہ ان سب صفات کے جامہ زیب ہین کافر منافق مرتد آثم فاسق ظالم الغرض مجموعہ
ان سب صفات مکمّل الذات کے یہی حضرات ہین پس اس صورت مین ضرور ہو کہ پہلے
آپ حسن وخوبی حضرات ثلثہ کسی دلیل قطعی سے ثابت فرمائین تب ہوس اُنکے مصداق
حدیث نجوم ہو نیکی دل مین لائین ورنہ بغیر اسکے شیعہ اُنکو ہمیشہ اصحاب کفر ونفاق مین داخل
کرتے رہینگے اور آپ بصد جدّ وجہد خارج کراتے رہین گے اور بیچارے ثلثہ اسی کشاکشی
دخول وخروج مین قیامت تک پڑے رہینگے حاصل کلام یہ ہو کہ اثبات دخول ثلثہ حدیث نجوم
مین موقوف ہو حسن وخوبی ثلثہ پر پس اگر حسن وخوبی کا اثبات موقوف حدیث نجوم پر
کیا جائیگا تو مرجع اسکا طرف دور صریح کے ہو جائیگا اور اگر فرمائیے کہ حسن وخوبی اُنکی ہم
اور کسی دلیل سے ثابت کرینگے اُسوقت ہم کہین گے کہ پھر حدیث نجوم کا ذکر کرنا مقام
اثبات حسن وخوبی مین نہایت جھک مارنا ہو آگے کیا کہین تاہم اگر حدیث نجوم کو
حضرات اہل سنّت مسلّم کرلین تو شیعون پر چند طرح کا احسان فرمائین اور ہم لوگ بہت
ممنون وشکرگذار ہو جائین ایک یہ کہ جب اہل سنت اس حدیث کو مسلم کرلین گے
تو ایک بڑی دلیل خلافت شیخین کی جس پر کل سنیون کا بڑا وثوق اور اعتماد ہو اور
منصوص الخلافت ہونی شیخین کی اُس پر مبنی ہو از سر باطل اور مضمحل ہو جاویگی اور
وہ حدیث اقتدوا بالّذین بعدی ابی بکر وعمر ہو یعنی اقتدا کرو ساتھ اُن دونو کے
جو بعد میرے ہین کون کہ ابو بکر وعمر محدثین اہل سنت نے اس حدیث کا اخراج اپنے مخرج

مفاد سے بڑے زور و شور سے کیا ہی اور ہوا سے تصحیح مین اسکی صدا ہاے ارغنون و
نواہاے پرفنون کو رنگ برنگ خارج از آہنگ دیا ہی اور شیعون کے نزدیک محض کذب
وافترا ہی اور سراسر پوچ و بیمثل گوزشتر و ضرطہ خرباذر ہوا ہی و دو لیلین اسکے ابطال پر قائم
کرتے ہین لیکن بعد اسکے کہ حدیث نجوم کو اہلسنت مسلم کرلین پھر شیعون کو واسطے ابطال حدیث
اقتدوا کی حاجت کسی دلیل کی نہوگی بلکہ یہی حدیث نجوم واسطے ابطال خلافت شیخین کے کافی
ہوجائیگی اسلیے کہ جب کل صحابہ کی اقتدا کا حکم ہوا تو تخصیص اقتدا بشیخین لغو ہوگئی اور اگر حکم
اقتدا دلیل خلافت ہو تو چاہیے کہ کل صحابہ خلیفہ بن جائین یہی مقام ہی کہ جب اہل سنت
یہان آجاتے ہین تو بُرے پھنس جاتے ہین اور بقول عامہ چیر ٹغو ہوجاتے ہین اور ہوائے
قین قین اور چین چین کے کچھ بن نہین پڑتا اُسوقت گھبرا کر چلاتے ہین کہ حدیث نجوم جھوٹی ہی
جھوٹی ہی جھوٹی ہی چنانچہ بڑا متکلم شیعون کا ابن تیمیہ کو جسکی تحقیقات اور تدقیقات پر اہلسنت
کو ناز ہو اور زبان صاحب منتہی الکلام سے ملقب شیخ الاسلام سرفراز ہی جب اُسکو دار و گیر علامہ
جمال الدین رح سے کوئی مفر نہ ملا تب بہ مجبوری و ناچاری منکر صحت حدیث نجوم ہوا
الغرض عوام اہلسنت تو اس حدیث پر بغلین بجاتے ہین اور متعصبین اُنکے جب شیعون کے
ہاتھ سے بہ مرض خناق و اختناق مبتلا ہوجاتے ہین اُسوقت اسکو بھالتے ہین لیکن محققین
اور ناقدین احادیث اہلسنت پس اپنی تحقیق اور تنقید کی راہ سے اسکو کاذب اور باطل اور
پوچ اور مہمل سمجھتے ہین جیسا کہ بعد اسکے ہم بیان کرینگے فائدہ زائدۃ مفیدۃ للخصام و
مرغمۃ للئیام واضح ہو کہ حدیث اقتدوا بالذین قطع نظر اس سے کہ یہ حدیث مختص باہلسنت
ہی اور شیعون پر کسی طرح حجت نہین ہی اُنکے اصول موضوعہ ممہدہ کے بھی خلاف ہی اسلیے
کہ اہل سنت نے بغرض ابطال نص متواتر غدیر کیا کیا بات بنائی ہی اور آخر کار بمجدہ و کید
بیشمار یہ بات ٹھہرائی ہی کہ خلافت بنص پیغمبر نہین ہوتی ہی گو بنص اول للثانی ہو بلکہ شاہ صاحب
دہلوی نے اس مقام پر نہایت تحقیق اور تدقیق سے فرمایا ہی کہ پیغمبر کا کام فقط اسی قدر ہی کہ

صفات خلیفہ کو بیان کردے اور ضرور ہو کہ اُسکے تعیین کو امت پر چھوڑ دے نہ یہ کہ فرمائے
کہ فلان خلیفہ ہو جیسے کہ پیغمبر نے صفات منکوحہ بیان فرمائے اور یہ نہین فرمایا کہ فلان فلانے
سے نکاح کرے ہرچند تشبیہ خلفا بہ منکوحات خنثیٰ سرخار لاتی ہو اور خلافت عمر کی تقریر
اِس مقام پر زعفران زار تحیر دکھلاتی ہو کجا بایں عامہ تامہ امور دنیا و دین و کجا تعیین
مواقع منکوحات بانا کحین ثنتان مابین السموات والارضین لیکن اگر اقتصار اس تشبیہ مین
فقط حضرت خلیفہ ثانی تک رہتا تو شاید شیعون کو بھی نظر بقول مشہور سیوطی اُسکے
ایجاب و قبول مین چندان تامل نہوتا بہرکیف حضرات اہل سنت خلافت کے غیر منصوص
ہونے پر جان لڑائے ہین اور کیا کیا تامل و سُر خلاف قانون عقل و نقل بکاتے ہین اور
جھوٹی جھوٹی حدیثین بناتے ہین یہانتک کہ صحیح بخاری مین بان حی سرجان تالیق پیغمبر خضر سے
تامل ہین کہ جب قرب وفات مین اُنسے لوگون نے درخواست خلیفہ بنانے جانیکی کی اُسوقت اُنہون نے فرمایا
ان لم استخلف فما استخلف رسول الله وان استخلف فقد استخلف من هو خير مني يعني ابا بكر
یعنی اگر کسی کو خلیفہ نہ کرون تو رسول خدا نے بھی کسی کو خلیفہ نہین کیا تھا اور اگر مین خلیفہ کرون
تو جو شخص کہ مجھسے بہتر تھا یعنے ابوبکر اُسنے خلیفہ کیا تھا یعنی مجھکو افسوس کہ کسی نے نہ پوچھا کہ جب
جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ نے کسی کو خلیفہ نہ کیا تو تمنے ابوبکر کو اور ابوبکر نے تمکو کیون خلیفہ بنایا
وہی مثل صادق ہو کہ من ترا حاجی بگویم تو مرا حاجی بگو اور اِس مقام مخصوص مین کچھ دخل
معاقدت اجماعی کو بھی نہین ہو سکتی ہو اِسلیے کہ ہر واحد از اثنین اور کل فرد من الزوجین
کا ایک دوسرے کو خلیفہ بنانا قبل از انعقاد اجماع تھا اور نتیجہ صحت خلافت اگر عقد اجماع
سے فرض کیا جائے تو بعد از انعقاد اجماع من کل المجامعین ہوگا نہ قبل از انعقاد بنا بر اسکے
خلیفہ بنانا قبل از مواقعت اجماع نہ تھا مگر بمشی نفس امارہ و اتباع ہوا و ہوس دنیائے نظر
مکارہ بغیر ما قام علیہ من برہان و بغیر ما انزل اللہ علیہ من سلطان لیکن اِس مقام پر اہلسنت
یکشف عورات حنیفہ خلافت نارشیدہ خلیفہ یوم تقیفہ عض بصر کرتے ہین اور فقط نتیجہ کثیفہ

زائد و ضعیفہ اجماع سخیفہ کو قرۃ العین اور نور نظر کرتے ہین یہ طرفہ لطیفہ اور لطیف ظریفہ ہی جو ملحوظ
خواطر شریفہ و طبائع منیفہ ہو الغرض جب پیغمبر خدا کا کسی کو خلیفہ نہ کرنا حضرات کے اصول مذہب
سے ٹھہرا تو جو حدیث خلافت شیخین کے لیے بنص امین شریعتین بنائی گئی ہو وہ خود ہی باطل
اور حلیہ صحت سے عاطل ہوگی جسطرح سے کہ حدیث نجوم بھی اُسکی مبطل ہو جیسا کہ پیشتر
اس سے ہمنے بیان کیا دوسری وجہ شیعون کی شکر گذاری کی یہ ہو کہ بعد اسکے کہ اہل سنت
حدیث نجوم کو مسلم کرلین تو مطابق بایّھم اقتدیتم اھتدیتم کے جس صحابی کی ہم
اقتدا کرینگے مہتدی ہونگے اور بالاتفاق اس مین شک نہین ہو کہ مثل عباس عم رسول اللہ
اور مثل علی ابن ابیطالب ابن عم رسول اللہ صحابہ کبار اور اصحاب اعتبار سے ہین اور
بنابر حدیث صحیح مسلم کے جسکی نقل پیشتر گذر چکی یہہ دونو بزرگوار باقرار حضرت عمر شیخین کو کاذب
اور غادر اور خائن اور آثم جانتے تھے پس اگر شیعہ بھی باقتدائے حضرت عباس علی
شیخین کو متصف باین صفات مکمل الذات سمجھے تو عین اہتدا پر ہوے پھر حضرت معاویہ کے
سگون کو چاہیے کہ مثل سگان عاویہ شیعون پر عوعو نہ کرین تیسری یہ ہو کہ امثال اسامہ کہ
جنہون نے ابوبکر سے کہا امرتنی علیک رسول اللہ فمن امرک علی اور تا دم زیست بیعت
نہ کی اور قیس اور سعد عبادہ جو بشہادت صدیقہ سنان خیار صحابہ سے تھا اور رئیس ایک
قبیلہ انصار کا تھا اور لااقل بقول مصنف کے تمامی مہاجر و انصار اخیار ہین تمامی انصار
مین داخل ہی منکرین خلافت حضرت خلیفہ اول سے تھے اور اُنکی خلافت کو محض باطل
سمجھتے تھے اور ہرگز بیعت نہ کی بلکہ تواریخ و سیر مین موجود ہی کہ حضرت خلیفہ ثانی اس
بیعت نہ کرنے پر سعد سے بخشونت پیش آئے اور اپنی فظاظت اور غلاظت کو بمقتضاے
انت افظ و اغلظ کما فی الصحیح البخاری عمل مین لائے اور بہت چیخے
اور چلاّے اور دست بقبضہ ہو کر جھنجھلاے اور زبان بسبّ و شتم تیز و تند کی اور براد
اشتی سند کی یہانتک کہ صدا ے نہیب زاے اقتلوا سعدا قتل اللہ سعدا کما فی النہایۃ

بلندی گرد و بھی عرصہ میدان وغا تھا ایسی گرد بھبھکیون مین کب آتا تھا اُسکی بھی رگون مین
خون مردانگی نے جوش مارا اور دست بقبضہ ہوکر پکارا کہ او مکار ناہنجار نابکار محنت شعار
زن کردار ہر معرکہ سے فرار تیری مجال ہی کہ جوانمردون سے آنکھین چار کرے ویرد باہ بازی
شیردن کا قصد شکار کرے آخرکار جب حضرت خلیفہ صاحب نے اِسکو سختی اور درشتی
مین اُستوار پایا قوط جملے پڑے اور زیر ہوے اور جس بات کے بھوکے تھے اُس سے
سیر ہوے اور حسب عادت تحمل اور بردباری کو کام فرمایا اور ایسی ہی گرمی و نرمی سے
تمام خلافت کو انجام فرمایا گروہ بیباک بہ سرد مہری اُٹھا اور گرمانگرم چلا گیا اور تادم مرگ جام
بیعت خلیفہ نہ پیا چنانچہ ابن تیمیہ منہاج اور ابن اثیر اسد الغابہ مین اور امام رازی
نہایۃ العقول مین اور بحر العلوم مولوی عبد العلی شرح مسلم مین اس بات کا اقرار کرتے ہین پس اگر
شیعہ بمقتضاے یا یھا من اقتدیتم اھتدیتم کے ایسے صحابہ کی اقتدا کرکے ابوبکر کی خلافت
باطل اور حقیت سے عاطل سمجھے تو عین ہدایت پر ہوے اور شیعون کا ابتدا پر ہونا من
ضلالت اُنکے مخالفین کی ہی بس حدیث نجوم نے مذہب اہلسنت کو بیخ و بن سے کندہ کردیا
اور شیعون کا ایک بال بھی کندہ نہوا چاہیے کہ اب سنی آہ آہ کرین اور شیعہ قاہ قاہ کرین
اور الحمد للہ ثم الحمد للہ کہین یہی حال اس حدیث کا بفرض معنی عموم جیسا کہ عامہ اہل سنت
سمجھتے ہین اور امثال حضرت مخاطب اسی پر اصرار اور استبداد رکھتے ہین اور اگر
اس مین کوئی تخصیص جاری کرین تو بہ قاعدہ ما من عام الا وقد خص شیعون کے لیے تو
ہو سکتا ہی مگر حضرات اہلسنت کے لیے اس مین مقام سکتہ ہے اسلیے کہ چند قباحتین
درپیش ہوتی ہین ایک تو ننگ و عار اس کا شیعیان طعان شعار ستان طعن سے
ہمیشہ اُنکے جگرون کو فگار کرینگے اور کہینگے کہ آخر جھک مار کے تمنے ہمارا ہی طریقہ
اختیار کیا اور مثل ہمارے عموم سے دست بردار ہوکر خصوص کا اقرار کیا
دوسرے اس حدیث مین کوئی تخصیص لگانا اپنے ہاتھون سے اپنے سر پر بلا لانا ہی

اور ایک خنجر آبدار برّان تر از کار دابولو لو راعجوبہ کار اپنے خصم ہاتھ مین دیتا ہے کہ جب
پلے تخصیص درمیان مین آیا تو تمہارا خصم بھی کوئی تخصیص لگا کے حضرات ثلثہ کو مقدوح
اور مجروح بلکہ مذبوح اور مسفوح کریگا تیسری تخصیص مین ایک ایسی بڑی خرابی و بردباری
لازم آتی ہے کہ جس سے حضرات اہل سنت کے سر پہ قیامت آئیگی اور نمونہ صور سرافیل
دکھائیگی اور صدہا سال کی عمارت بنائی ہوئی بڑی بڑی بناؤن کی ڈھہجائیگی یعنی بعد
از تخصیص حدیث قاعدہ عدالت کل صحابہ جو اہل سنت نے بکوشش سالہا سال واسطے
حفظ جریم ثلثہ کے بنایا ہے الصحابہ کلھم عدول اپنے اجماعیات سے ٹھہرایا ہے
یکسر باطل ہوجائیگا اور جڑ سے اُکھڑ جائیگا اور جس فائدہ کے لیے تعمیم حدیث نجوم پر جان
دیتے تھے وہ ہاتھ نہ آئیگا اور حضرات اہلسنت کے لیے یہ بڑی مصیبت عظیم ہے اور
واہیہ کبری ہے حال انکا قابل رحم ہے کہ حدیث نجوم سے بڑے بڑے مخمصون مین پڑے
ہین اور پنجہ شکنجہ ضیق مین پھنسے ہین تعمیم حدیث کنندہ کنندہ مذہب از بیخ ہے اور تخصیص
حدیث ایک آہنی خاردار میخ ہے کہ کسیطرف گزار نہین اور کوئی راہ چارہ نہین بیچارے
جدہر سر جھکاتے ہین سر پہ ایک ٹھوکر کھاتے ہین ادھر جھکے تو ہائے رے اُدھر
جھکے تو وائے رے ای یار وائے سے مذہب سے اپنے تئین نکالو اور بفائدہ
ہلاکت مین اپنے تئین نہ ڈالو ثلثہ سے ہاتھ اُٹھاؤ اور اہلبیت کیطرف آؤ دنیا مین ہر
مذہب والے کو چڑاؤ اور اتباع فرارین کو بھگاؤ اور آخرت مین علیؑ والے کہلاؤ اور
جب حوض کوثر پر جاؤ تو دست ساقی کوثر سے جام شرابا طہورا پاؤ ثلثہ سے تمکو کیا ملیگا
اور اُنسے کوئی کیا لیگا پیر خود درماندہ کرا شفاعت گری کند اُو خویشتن گم است کرا
رہبری کند حیف ہے اُن مسلمانون کی عقل و دانش اور فہم و بینش پر جو شیعون سے عبث عبث
جھگڑتے ہین اور اُنکی تیز زبانی سے نہین ڈرتے ہین سرود بستان یاد دلاتے ہین اور بفائدہ
سوتی بھڑون کو جگاتے ہین اور اپنی ڈاڑھی مونچھون کو نچواتے ہین پھر پیچھے پڑو تمکیطرح ہائے

واے کا غل مچاتے ہین اور واغوث واغوث پکارتے ہوے عدالت کیطرف دوڑے
جاتے ہین ذرا اِس غیرت اور حیا کو ملاحظہ فرمانا چاہیے کہ شیعون کے سامنے ذکر حدیث
نجوم کا زبان پر لاتے ہین اور کچھ نہین شرماتے ہین اور نہین سمجھتے ہین کہ یہ حدیث تو شیعون کے
لیے سم قاتل تیز تر از سم الفار ہی اور راہ نجات اِس سے بہت دشوار گزار ہی اور مشکل
تر از ہفت خوان بہمن و اسفندیار ہی اگر شیران وغا اور ہزبران ہیجا یعنی پیروان شیخین اکو
لڑنیکے خواہی نخواہی مارے پڑینگے صید راچون اجل آید سوے صیاد رود کیا کیجیے
کہ اپنی بلاوت و غباوت سے بھیڑی بھیڑیے کے پاس جاتی ہی اور اپنا پیٹ پھڑواتی ہے
اگر شیعون کے سامنے اس حدیث کا ذکر نہ کرتے تو اِس رسوائی فضیحتی سے تو نہی مین کیون
پڑتے المختصر گفتگو بسیار اور قلم را نظر باختصار ہی تفریح خاطر دریا مقاطر مومنین کے لیے
انشاء اللہ اسقدر کافی اور وافی ہی اور ابناے روزگار استقامی جہل کے لیے سقی مجامع
میاہ رجال ولو بالسجال القنا غیر شافی ہی اب مناسب معلوم ہوا کہ پہلے کچھ حال حدیث نجوم کا
بنا بر مذہب اہلسنت اور بنا بر مذہب شیعہ کے ہم بیان کرین اسکے بعد فقرات شکنی حضرت
مخاطب سے فقرات پشت معاندین کو توڑین واضح ہو کہ مذہب اہلسنت مین یہ حدیث
عوام الناس مین بہت مشہور ہی اور ہمیشہ عامہ اہلسنت کو اِسپر ناز و افتخار ہی اور سر مباحات
اُنکا بذروہ فلک دوار ہے بدین پندار کہ یہ نص قطعی ہے تعدیل کل صحابہ پر کہ یہی مذہب
جمہور اہلسنت ہی اور بامید حفظ جریم تلثہ اِسکو بُن و دندان سے پکڑتے ہین اور مثل مگس اسکی
خدوبت ظاہری پر گرتے ہین حالانکہ اِس مین اُنکے لیے حنظل اور زہر ہلاہل بھرا ہوا ہے
جیساکہ پیشتر اِس سے ظاہر ہوا کہ مذہب اہلسنت اِس سے از بیخ و بُن کندہ ہوتا ہی اور شیعونکا ایک بال
بھی کسی جگہ نہین کندہ ہوتا ہے پس جو لوگ مسلّم کرنیوالے اِس حدیث کے ہین وہ پہلے اپنے مذہب کو
اِسکے قباحات و اعتراضات سے بچالین بعد اسکے شیعو پر کسی اعتراض کی ہوس دل مین لائین اول
فکر خانہ خود باید ساخت بعد ازان بر دیگران باید تاخت ولا یرمی بالحجارۃ من کان بیتہ من الزجاجۃ

اور شیعون کو بجز اللہ کوئی دشواری نہین ہی اس لیے کہ وہ تو اولاً اِس طریقہ کو جس طریقہ سے
تم روایت کرتے ہو مسلّم ہی نہین کرتے بلکہ بموافقت محققین اہلسنت اِسکو کذب و افترا سے محض علی
رسول اللہ جانتے ہین اور ثانیًا علی التنزل محمول بر تقیہ کرینگے اور ثالثًا بر تنزل علی التنزل اسکے
مفہوم مین اُس تعمیم کو جو تمنے بطمع دخول ثلثہ کے ہی غیر مسلّم کرکے کچھ تخصیصین ایسی لگائینگے
کہ جس سے ثلثہ خارج ہوجائینگے بعد اِسکے تمہارے ہاتھ کیا لگے گا یہ گفتگو ہماری عوام
اہل سنت سے ہی لیکن خواص اہل سنت پس خود قائل ہین کہ حدیث نجوم نہایت ضعیف
اور نامعتبر ہی بلکہ موضوع اور مکذوب اور باطل و افتری بر پیغمبر ہی چنانچہ ہزار کہ علماے
اہلسنت مین بڑا محقق اور ناقد احادیث ہی اور البتہ احادیث مین ایسا رتبہ عالی رکھتا ہی
کہ شاہ صاحب دہلوی اپنے تحفہ مسروقہ مین اُسکو بلقب عمدۃ المحدثین یاد فرماتے ہین اُسنے
کہا ہی کہ گو عوام یہ حدیث جناب رسولخداؐ سے روایت کرتے ہین مگر صحیح نہین اور کہین
کتب معتمد حدیث مین موجود نہین ہی اور اِسکا راوی جو عبدالرحیم بن زید ہی اہل علم اُسکی
روایت کو نہین لیتے اور فی نفسہ مضمون حدیث بھی نہایت قبیح اور منکر ہے اور عقل
باور نہین کرتی کہ جناب رسولخداؐ اپنے اصحاب کے لیے جائز رکھین کہ بعد انکے احکام
دین مین باہم اختلاف کرین انتہی اور ابن سفیان نے کہا کہ عبدالرحیم راوی حدیث نجوم
بڑا کذاب اور خبیث ہی اور بخاری نے کہا ہی کہ متروک ہی اور علما نے کہا ہی کہ جسکو بخاری
متروک کہے اُسکی حدیث کو روایت کرنا جائز نہین ہی اور یحیی بن معین نے بھی کہا ہی کہ
کذاب ہی اور ابوجہان مفسر سفیان کہ جسکے محامد اور مناقب اور مدارج اور مراتب
الوانی بالوفیات سے ثابت ہین اپنی تفسیر مین فرماتے ہین کہ حدیث نجوم ہرگز قول رسولخداؐ
نہین ہی اور بالکل جھوٹی ہی اور رسولؐ خدا سے کسی طریقہ سے اِسکی روایت صحیح نہین ہی
پھر بہت اپنے علمای اعلام سے اِسکی تکذیب نقل کی ہی اور بیہقی کہ علمائی اہلسنت مین بڑا
گرامی اور تنقید احادیث مین بڑا نامی ہی اُسنے کہا ہی کہ یہ حدیث ہرچند مشہور ہی مگر اسناد

اِسکے ضعیف اور کوئی سند اِسکی ثابت نہوئی اور امام احمد حنبل نے بھی اِسکے مکذوب اور
موضوع اور باطل ہونیکی تصریح کی ہی اور ابن جوزی نے کہ مشہورین علمائی اہلسنت سے
ہی کتاب علل متناہیہ فی الاحادیث الواہیہ مین اِسکو احادیث واہیہ سے ٹھہرایا ہی اور
کہا ہی کہ صحیح نہین ہی اور ذہبی ناقد رجال اہل سنت نے جسکو شاہ جی دہلوی تحفہ مسروقہ مین
امام اہل الحدیث فرماتے ہین کتاب میزان الاعتدال مین اِس حدیث کی توہین کی ہی اور
اِسکو موضوعات اور اکاذیب جعفر بن الواحد سے شمار کیا ہی اور رجاے دیگر بھی اُسی کتاب
مین بنقص صریح کہا ہی کہ یہ حدیث باطل ہی اور علامہ لاثانی ابن حجر عسقلانی نے بھی کہا ہی کہ حدیث
نجوم ضعیف اور واہیات سی ہی اور ابن حزم کہ بڑا امام جلیل القدر اہل سنت کا ہی اُسنے
کہا ہی کہ یہ حدیث مکذوب اور موضوع اور باطل ہی اور ہرگز کسی طریق سے بھی صحیح نہین ہی
یہانتک کہ متاخرین مین سی شیخ المشایخ فرنگی محل مولانا نظام الدین نے کتاب صبح صادق مین
اور اُنکے صاحبزادہ متعصب مولوی عبد العلی ملقب بہ بحر العلوم نے شرح مسلم الثبوت
مین اور ماتن مسلم الثبوت ملا محب اللہ بہاری نے اِس حدیث کو ایسا ضعیف کہا ہی کہ قابل
عمل نہین جانا ہی اور کل سندین اسکی مجہول سمجھتے ہین اور دونو باپ بیٹے اپنے معتمدین اور
موثقین سے اسکا مکذوب اور موضوع اور باطل ہونا بیان فرماتے ہین بلکہ اِسکے ساتھ
ایک دوسری حدیث کو بھی کہ وہ بھی مایہ افتخار اور متاع نازش و فخار اہل سنت
کی ہی برباد کیے دیتے ہین یعنی حدیث خذوا شطر دینکم من الحمیرا یعنے ایک جزو دین
اپنے کو حمیرا یعنے بے عائشہ صدیقہ مجتہدہ سے لو اُس حدیث کو بھی مثل حدیث نجوم کے
احادیث واہیہ سے جانتے ہین جسکی کوئی سند صحیح نہین ہی بلکہ اپنے بزرگوارون
مثل سبکے اور حافظ ابو الحجاج سی ناقل ہین کہ جز ایک حدیث کے وہ کل حدیثین کہ
کہ جس مین لفظ حمیرا ہی سب واہیات اور بے اصل ہین اہل سنت کے لیے رونے
پیٹنے اور غم و غصہ کھانے اور خاک اُڑانے کا مقام ہی کہ بحر العلوم نے بی للّٰہی کی حدیثون

کو بایۂ اعتبار سے نکالا اور اُسکے رنگ سُرخ روے کو بالکل کالا کر ڈالا یہ ہی حال حدیث نجوم
کا محققین اہل سنت کے نزدیک اور جو کچھ اس حقیر نے اس مقام پر بالاجمال لکھا ہی سندین
اسکی بالتفصیل کتاب مستطاب استقصا مین بوجہ اتم منقل عبارات کتب معتمدہ سنیان
موجود ہین کہ کسی شخص کو اُس مین جاے دم زدن نہین ہی باقی رہا حال اس حدیث کا
امامیہ کے نزدیک پس کتب معتمدہ امامیہ مین جسطرح سے اہل سنت نقل کرتے ہین اصلاً
مطلقاً موجود نہین ہی خصوصاً کتب اربعۂ امامیہ مین کہ جسپر مذہب شیعہ کا بعد جمع و توفیق
دار و مدار ہی کسی طرح موجود نہین ہی ہان بعض کتب دیگر مین بوجہ دیگر نہ بطور اہلسنت
بطریقہ اخبار احاد منقول ہی ایک تو عیون مین دوسرے معانی الاخبار مین اور علاوہ
اسکے جو اور بعض کتب دیگر مین ہی وہ اونہین سے منقول ہی لیکن نہ اُس طریق سے جو اہلسنت
روایت کرتے ہین اسلیے کہ جو عیون مین منقول ہی وہ ضمن سوال سائل مین ہی نہ قول معصوم
ہی نہ قول راوی ہی اور امام نے ہرگز اسکی تصحیح نہین کی ہی اور ہذا صحیح کا جو لفظ اُس مقام پر
واقع ہی متعلق بحدیث دیگر ہی و علی التنزل اگر فرض کرلین کہ اُس سے متعلق ہی تو امام کا ہذا
صحیح کہنا اولاً تو منقول بخبر احاد ہی کہ شیعون کا اُس پر اعتماد نہین اور اُنکے نزدیک قابل
اعتنا نہین اور ثانیاً محمول بر تقیہ ہی و غمًا لانافکم فان غاظوا فقل موتوا بغیظکم
کما قال اللہ لا سلافکم ثالثاً اوس مین لم یغیر و لم یبدل ایسے غضب کی قید ہی کہ حضرات
ثلثہ کو بدر اور اُنکی ہستی کے لیے کار شر ستقر کرتی ہی اسلیے کہ شیعہ اُنکو اول مغیرین
اور مبدلین سے جانتے ہین اور جب اپنے ثلثہ کو نکالکر اُنکے مقرمین ڈالکر فراغت کی
تو پھر سنیون کو کیا ملا جز اسکے کہ کف افسوس ملا اور شعلہ غم سے جگر جلا اور کچھ بس
نہ چلا اور اسی طرح معانی الاخبار مین بھی بطور اخبار احاد مذکور ہی لیکن اہلسنت کی آرزو
وتمنا سے بہت دور ہی اسلیے کہ اُس مین لفظ اصحاب خود زبان رسول رب الارباب
سے مفسر باہلبیت جناب رسالتمآب ہی یعنے جسوقت اُنحضرت نے اصحابی کالنجوم فرمایا

تھا اُسوقت یہ بھی فرمایا تھا کہ مراد میری لفظ اصحاب سے فقط میری اہلبیت ہین کاش اگر
یہ نہ فرماتے تو بظاہر اہل سنت کے تمنائے دلی کے مطابق ہوتا قسمت کی نارسائی
سے ٹوٹی کمان کمند دوچار ہاتھ جبکہ لب بام رہ گیا۔ افسوس کہ بنی ہوئی بات بگڑ گئی اور
بیچارے سنیون کی آرزو پر اوس پڑگئی اور رہے ظاہر لفظ اسلیے کہا کہ حقیقت مین اگر یہ
تفسیر ہوتی جب بھی ضرور تھا کہ شیعہ اسکو مفسر بمعنی تفسیر کرتے اسلیے کہ اقتدا می کلی بغیر معصوم
بہ دلائل عقلیہ ونقلیہ اُنکے نزدیک باطل ہی ہر کیف اگر شیعہ اس خبر واحد کو مسلم بھی کرلین تو
بغیر اس تفسیر کے مسلم نہین کرسکتے اور اگر بفرض محال مسلم بھی کرلین تو باقتدا ئے امثال
عباس وعلی واسامہ وسعد عبادہ وقیس علی رغم اہل سنت خلافت ابوبکر کو باطل ہی سمجھینگے
پھر سنیون کو اس حدیث سے کیا ملیگا پس جو شخص اس حدیث کو مذہب شیعہ مین
متواتر کہتا ہی وہ ہنوز تشخیص معنی تواتر سے بے بہرہ ہی اور جو بے دانش تفسیر اصحاب
باہلبیت ناجائز سمجھتا ہی وہ دانش سے بے نصیب ہی جیسا کہ عنقریب معلوم ہوگا اس
مقام پر ایک اور بات کا بھی سمجھنا بہت ضرور ہی وہ یہ کہ ابتدا ئے خر کابلی نے حدیث نجوم
کو دلائل تحقیقیہ اور الزامیہ حقیت مذہب اہلسنت مین بہ طمطراق بیان کیا اور اثبات
دلیل تحقیقی مین خود اپنی کتب مین یہ خیانت کی کہ جن لوگون سے یہ روایت کی اونکی اول
عبارت تو لی اور آخر عبارت جسمین تصریح بہ بطلان حدیث تھی حذف واسقاط کردی اور
لا تقربوا الصلوۃ کی نقل سچی کی اور بعد اوسکی کشائی خر کابلی نے وہی ہنسی وشیخی اوٹھائے اور نقل کدھے
کے بھاگ گانے کی صادق آئی تب عمدۃ الاعیان جناب سبحان علیخان اعلی اللہ مقامہ نے
اپنی بعض تحریرات مین تعرض اسبات کا کیا کہ باوجود تصریح علماے اعلام اہلسنت بضعف و
بطلان حدیث نجوم تعجب ہی کہ حضرات دلائل تحقیقیہ سے کیونکر ہاتھ اٹھاتے ہین اُسکے جواب مین
انٹائے کے کارپرداز نے رسالہ مکاتیب مین کہ سراسر افترا ات اور اکاذیب ہین اور بعد
منتہی الکلام مین کہا کہ جسکا محصل یہ ہی کہ گو سند حدیث نجوم [illegible] روایت ضعیف ہین مگر

اِس سے مطلقاً حدیث کا باطل ہونا لازم نہین آتا ہی بلکہ ہمارے پاس دیگر طرق صحیحہ اسکی موجود ہین پس دلیل تحقیقی ہماری اُن طرق صحیحہ کی راہ سے تمام ہی اور دلیل الزامی بسبب موجود ہونے اِس حدیث کے کتب شیعہ مین تمام ہی عالیجناب مفاخر و معالی ایاب مرغم انا ف ذوی الالقاب صاحب استقصا ادام اللہ ظلالہ اِسکے جواب مین کذب و بطلان حدیث نجوم کا زبان علماے اعلام اہلسنت سے اور نہ صحیح ہونا اِسکے کسی طریقہ کا نصوص اور تصریحات اکابر و اعاظم محققین اُنکے سے ثابت کرکے فرماتے ہین جسکا محصّل یہ ہی کہ کل علماے محققین تمہارے از اولین تا آخرین اِس مقام پر حواس باختہ اور سپر انداختہ ہوے اُنکو باوجود تفحص اور تجسس کمال درہ نوردی صحراے قیل و قال و کوچہ گردی سالہاسال اِسکی مجال نہوئی کہ کوئی طریقہ اِسکی صحت کا پاتے اور اُسکو صحیح ٹھہراتے لاجرم کذب و افترا ے حدیث نجوم کی مقر اور اِسکے بُطلان اور موضوعیت پر مصر ہوے اب تم اپنے کابلی کو اوہاے دلیل تحقیقی مین صادق کرنے کے لیے اِس حدیث کی صحت کے قائل ہوے اور مدعی طرق صحیحہ کے بہ زعم باطل ہوے غافل اِس سے کہ کابلی صاحب تو نا برا سکے کذب سہی بُری ہوے مگر کُل محققین تمہارے کاذب اور مفتری ہوی کہ کل طرق کے غیر صحیح اور اِس حدیث کے کذب صریح ہونے کی تصریح کرگئے ایک کاذب کے صادق کرنے کے لیے کیسی بات تمنے بنائی کہ جس سے اہل سنّت کے سر پر قیامت کبرا آئی کہ پیشتر تو وہی تین جھوٹے ہوتے تھے اب کل محققین جھوٹے ہوگئے وا مصیبتاہ جن لوگون کی تحقیق پر دار و مدار اور جنکی دانشمندی پر افتخار تھا وہی لوگ کاذب و بے اعتبار اور جہالت شعار بلکہ مرکب جہل مرکب پر سوار نکلے بیت نہ محقق شدہ نہ دانشمند ٭ چار پاے بر و کتابے چند اب چاہیے کہ حضرات اہلسنت اپنے گریبانون مین سر ڈالین اور ایسے مذہب سے جسکے محققین کاذب و مفتری ہین نادم و پشیمان ہون یا شیعون کے مناظرہ و مباحثہ سے لاجواب ہوکر اپنے گریبانون کو پھاڑین اور دیوانے بنجائین اور سر بصحرا لائین اور بصد حسرت

فرماین بیت جنونے کو کہ از قید خرد بیرون کشم پارا ۔ کنم بخیر اے خویشتن دامان صحرا را
لیکن ہم اپنے مخاطب سے جو مدعی رکھتے ہین کہ ہمارے پاس ہمنے مجھ اس حدیث کی ہین کہتے
ہین کہ تمہارے متقدمین اور متاخرین کو تو کوئی طریقہ صحت اس حدیث کا نہ ملا تعجب ہی
کہ تمکو کہان سے طرق صحت ملی اور اگر ملی تھی تو انکو ظاہر کیون نہ کیا کس لیے چھپا رکھا اور
اور کس روز سیاہ کے لیے اٹھا رکھا اگر سچے تھے تو اُن طرق سے کوئی طریقہ تو بیان
فرماتے اور اُن مخفیات اور مستورات سے جنکی صورت زیبا تمہارے محققین نے
نہ دیکھی ایک کا بھی جلوہ تو ہمکو دکھاتے شیعہ اُنہین شاہدان نوخیز و نوخواستہ کے خواستگار
اور مبلغ جان خریدار ہین وہ کاہے کو بگاہے ہے نگاہے منتظر و بیدار ہین سہ از منظران حجاب تا کے
این پردہ و این نقاب تا کے ۔ لازم ہی کہ خود مخاطب یا اولیاے مخاطب اُس نورسیدگان
عدیم المثال کو مثل مخدرات حجال کے نہ چھپاوین بلکہ مثل متبرجات علی الجمال والبغال
کے مواقع نزال مین لاوین اور مردون کو اُنکا جمال بے مثال دکھاوین اور پھر اُنکی
پردہ دری مین طاقت اور قوت فحول رجال کو ملاحظہ فرماوین اور انشاء اللہ کچھ دیر
نہ گذریگی کہ کلہا کو مجروحہ مقدوحہ حاملۃ الاوزار مولّدۃ الاسقام والاضرار پاوین الحاصل بعد
ایسے الزامات و مواخذات کے جناب ممدوح سے بحیثیت تسلیم الزامی کو بھی بہ بیان
شافی و وافی باطل کر دیا ہی جیساکہ بحث اُسکی اجمالاً و تفصیلاً آتی ہی لیکن جملہ سبحان این
زمان کتاب مستطاب استقصا کو دیکھکر ہوش و حواس باختہ اور سراسیمہ و افتہ ہین و چنان زار ہراساں
و تب مین گرفتار شعلہاے جہنم اونکی گلخن سینہ پرکینہ سے نکلتی ہین اور [illegible] اونکو جلاتی ہین مگر
کیا کرین کہ جواب سکا خیلی دشوار بلکہ دور از کار و خارست از احتیا[illegible] مذہب آبا ہی جو ننگ و عار
فاختاروا النار علی العار فما اصبرہم علی النار لیکن ہمارے مخاطب والامقام کے جگر سے تو ایسا
شرارہ نکلا کہ خرمن عقل و خرد اونکا سرتاسر جلا بالکل دیوانے اور بادولے ہوے اور از
سرتا پا جنون کے پتلے بنے اور بمقتضائی للجنون فنون یہ بھی دل مین آیا اور سودائی خام

جنالی سرین سمایا کہ چنتہ سفران پختہ کار سے ہو کچھ سمجھے اور کچھ سمجھنے اور کچھ سمجھ لغو پکار کیجئے اور
مواخذات لاجواب صاحب استقصا کچھ ٹوٹا پھوٹا جواب دیجئے کہ جس سے ذلت و خواری
سکوتی و صموتی سے کہ دلیل مبہوتی ہو بچئے مہمات مہمات و لات حین مناص ایسی لغوبات
بکنا عین مبہوتی ہو اور مبہوت ہونیکی یہ دلیل ہوتی ہو تمہارے بڑے گھاگھس تو حین دلیل لگئے
دم نہین مارتے دم نہین ہلاتے کوئی ہانک نہین اٹھاتے تم سمجھا رہے کہ بولوگے اطرق
کری اطرق کری ان النعامہ فی القری شتر مرغ کی لمبی گردن تو ہاڑ کے نیچے آئی پھر اسکی
گوہ کی لکھی کیا بھنبھنائی بیت ابوکس ہو صعصعہ سیمرغ نہ جولان گہ تست مغز فش خود می بری و
زحمت ما میکشی مفتی ہو لیا تم نے ہمارے کسی بات کا جواب کیا دیا کہ ہر بات
تمہاری بے ٹھکانے بڑبڑ واہ کی ہو سوال از ما جواب از سلیمان حین مواخذات
سے البتہ پریشان ہوا تھا ہو اسکے جواب سے بھی حیران حین اعتراضات کی بھرمار دیکھا سیاہ ہو
اسکو کان لمکین ٹھہرایا ہے صرف لگاتے اور بڑھاتے ہین یہ نہین سمجھتے کہ ہمارا مخصم کیا
کہتا ہو اور ہم کیا کہتے ہین حضرت سلامت صاحب استقصا نے کب فرمایا اور کسی نے
کب کہا کہ حدیث نجوم مطلقا ہماری کسی کتاب مین نہین ہو جسکے جواب مین آپ فرماتے
ہین کہ تمہاری فلان کتاب اور فلان کتاب مین ہو بلکہ وہ خود فرماتے ہین کہ ہو مگر مفسر و مقید
ہی عام نہین ہو اور اسی طرح قاضی علیہ الرحمہ منکر اور مبطل اسکے کلیت خصوص نہین ہین بلکہ
من حیث العموم ہین اور محققین اہل سنت بھی اس انکار اور ابطال مین انکے شریک ہین
اور اسی طرح صاحب استقصا نے کب فرمایا کہ جواب اہلسنت دلیل تحقیق و اثبات سے یہ ہو
کہ یہ حدیث انکے مذہب مین باطل ہو جسکے جواب مین آپ فرماتے ہین کہ اس حدیث کے
راوی گو ہمارے مذہب مین ضعیف مگر تمہارے مذہب مین تو قوی ہین اس لیئے اگر ہم فرض بھی کرین کہ ہمارے
مذہب مین قوی ہین تو تمہارے لیئے دلیل تحقیق ہو ہمارے لیئے دلیل جدل اور صاحب استقصا خود فرماتے ہین کہ
اقوال محققین اہلسنت ہی اسکی دلیل تحقیقی ہو نہ کہ باطل کرنے مین اور یہ عیان دلیل تحقیق سے طالب صحت

حدیث بجوم کتب معتمدہ اور اقوال معتبر محققین اہلسنت سے ہین اور جسکو محققین اہلسنت اسکو باطل سمجھتے ہین اور اقرار کرتے ہین کہ کتب معتمدہ مین نہین ہی جیسا پیشتر اس سے گزرا پھر کابلی اور خرکرہ کابلی نے دعوی اسکی دلیل تحقیقی ہونیکا کیونکر کیا پس آپ یا تو اسکی صحت کتب اہلسنت سے ثابت کرکے دلیل تحقیقی ہونا اسکا صحیح اور درست کیجیے یا فرمائیے کہ جن لوگون نے فریب دہی عوام کے لیے ایسا جھوٹا دعوی منھ سے نکالا اُنکا دونوجہان مین منھ کالا اور ہم کہین انشاء اللہ تعالے باقی رہا جواب دلیل الزامی کا پس الزام فرع تحقیق ہے اور جب اصل دلیل تحقیقی تمہارے پاس پائی ہی نہین گئی تو تم دوسرون کو الزام دینے کیا چلے ہو اور الزام اوپر مسلمات خصم کے ہوتا ہی اور جب خصوم تمہارا اس حدیث کو جسطور پر تم روایت کرتے ہو اور جسطرح پر تم اسکے معنی سمجھتے ہو مسلم ہی نہین رکھتا ہی تو تم الزام کیونکر دے سکتے ہو ذرا منطق مین بحث قیاسات جدلی کو دیکھو تو معلوم ہو کہ بنائے دلیل الزامی تسلیم خصم پر ہے مستدل کی تسلیم اور عدم تسلیم کو اُس مین دخل نہین ہی اور جب ہمنے تقسیم حدیث کو جس سے تمہارا مطلب نکلتا تھا مسلم ہی نہین کیا تو پھر الزام کے کیا معنی بالجملہ دلیل الزامی ہونا حدیث نجوم کا سراسر باطل ہی اور حلیہ صحت سے عاطل ہی اور مستدل عاقل یا جاہل ہی اسلیے کہ اولاً شیعہ اس حدیث کو اخبار احاد سے جانتے ہین کہ مقام اعتقاد مین جسپر اعتماد نہین رکھتے ثانیاً سلمنا اخبار احاد سے نہین ہی لیکن لانسلم کہ جسطرح سے تم روایت کرتے ہو اُسی طرح ہماری کتب مین بھی ہی بلکہ ہماری کتب مین بزیادتی تقیید و تفسیر باہلبیت علیہم السلام ہی پس بدون اس تفسیر و تقیید کے ہم مسلم نہین کرتے اور اگر کوئی مخالف اس تفسیر کو مسلم نہ کرے بجہنم اُسکی عدم تسلیم سے ہم پر الزام نہین عائد ہو سکتا ثالثاً یہ تفسیر نہین سہی لاکن لانسلم کہ مراد اوس سے صحابہ ہین بلکہ مراد اوس سے اہلبیت علیہم السلام ہین اور قول تمہارا کہ اطلاق لفظ اصحاب اہلبیتؑ پر مطلقاً جائز نہین ہی باطل ہی کما ستعرف رابعاً سلمنا کہ صحابہ ہی مراد ہین لاکن لانسلم کہ کُل صحابہ مراد ہین بلکہ صحابہ اہلبیت مراد ہین

پس طبقہ صحابہ مین اقتدا بصحابہ اہلبیت مین حدیث واجب ہی اور طبقہ غیر صحابہ مین بھی اقتدا
باہلبیت بدلائل دیگر بنص سابق علی الاحق واجب ہی اور کچھ ضرور نہین ہی کہ وجوب اقتدائے
کل اہلبیت ایک ہو دلیل سے ثابت کیا جائے اگر صحابۂ اہلبیت کی اقتدا ایک دلیل سے اور
اہلبیت غیر صحابہ کی اقتدا بدلیل دیگر ثابت ہوئی تو کیا ضرر ہی خامسًا سلمنا کہ صحابہ اہلبیت سے اعم
مراد ہین لیکن لانسلم کہ منافقین اور مرتدین اور ناصبین اور ظالمین اس مین داخل ہین
بلکہ مومنین موقنین کاملین جو مصداق لم یغیر ولم یبدل مین مراد ہین کہ مرجع انکی اقتدا کا طرف
اقتدائے اہلبیت علیہم السلام کے ہو اسلیے کہ اقتدا اس اقتدا کی جو اقتدا سے معصوم ہی عین
اقتدا سے معصوم ہو اور اسلیے کہ کل انکے متقدا سکے ہین کہ اقتدا مخصوص باہلبیت ہی یا اقتدا
سے اقتدائے جزئی مراد ہے نہ اقتدائے کلی یعنے قولًا وفعلًا وتقریرًا اس لیے
کہ بدلائل قطعیہ ہمارے نزدیک یہ امر مخصوص معصومین علیہم السلام ہی الغرض اسوقت سیاق
جواب جانب سے بخیتیون کے واسطے چار یاربون کے اجمالًا بطور فہرست کے
ہمنے بیان کیے اور تفصیل اسکی مثل جوابات دیگر کے بوقت تفصیلی ہر ہر قول مردود مخاطب
مین انشاء اللہ آتی ہی فانتظرہ وقد کان ان نشرع الان فی الجواب التفصیلی
وعلی اللہ التکلان وھو خیر مستعان قولہ صحابی کی فضیلت مین
اقول شیعون کی کتابون مین جہان مطلق صحابہ کے فضائل ہین وہان انکے رذائل بھی
ہین اور شیعون کے لیے اسکے واسطے دو محمل ہین ایک تو یہ کہ فضائل کے مصداق بعض
ہین یعنی صحابہ اخیار ہین اور رذائل کے مصداق بعض دیگر یعنی صحابۂ اشرار ہین
دوسرے فضائل محمول بر تقیہ ہین لیکن اہلسنت کی کتابون مین جو رذائل ہین جیسے
حدیث فتوخذ بھم ذات الشمال فاقول اصحابی اصحابی اور حدیث ھل
الا اصحاب من لا یرانی بعد ما یفارقنی وامثال ذلک پس اہلسنت اسکو نہ
محمول علی بعض دون بعض کر سکتے ہین کہ قاعدہ عدالت کل صحابہ کہ مجمع علیہ جمہور اہلسنت ہی

ہاتھہ سے جائیگا اور نہ مجہول بر تقیہ کر سکتے ہین کہ قیاس باطل ابو حنیفہ مین عین نفاق ہی اب
کوئی تیسری راہ ہمکو حضرات اہلسنت بتلائین اور اگر کہین کہ صاحبان رذائل اصحاب سے
خارج ہین تو ہم کہینگے کہ اطلاق لفظ اصحابی صحابی و من لا صحاب من لا یرانی دلالت اور اصحاب
ہونیکی کرتا ہی اور اگر کہین کہ اصحاب ہونا اونکا نظر بظاہر ہی نہ بحسب حقیقت تو ہم کہینگے کہ اسیطرح ہم بھی نالائقون سے
بیزاری کرتے ہین ہم اونکو اصحاب ظاہری کہتے ہین نہ بحسب حقیقت کے اور فضائل اصحاب
حقیقی ہی کہی ہین نہ اعم اصحاب حقیقی اور ظاہری سے اور لا نسلم کہ تمہارے ثلثہ بعد اسکے کہ اونسے
افعال نفاقی وارتدادی ظاہر ہوگئے اصحاب حقیقی رہے ہین پھر ایسے احادیث کے ذکر کرنے سے
جز عوام فریبی کیا حاصل ہی و قولہ بہ روایت المکرام علیہم السلام منقول ہی اقول اگر مراد
مخاطب یہ ہی کہ اسی قدر یعنی اصحابی کالنجوم بایہم اقتدیتم اہتدیتم کتب شیعہ مین بروایت
ائمہ کرام علیہم السلام منقول ہی اور مابعد اسکا بروایت ائمہ کرام منقول نہین ہی تو محض
کذب و دروغ بیفروغ ہی کتب شیعہ موجود ہین اس مین جسکا جی چاہے دیکھ لے کہ
مابعد اسکا بھی اوسی امام کی روایت سے منقول ہی جس سے امثال حضرت ثلثہ خارج
اور طبقہ ائمۃ النار مین داخل ہو جاتے ہین اور اگر مراد یہ ہی کہ یہ فقرہ ساتھہ فقرہ مابعد کے
بروایت ائمہ کرام کتب شیعہ مین منقول ہی لیکن چونکہ خلاف ہمارے مقصود کے ہی ہم
اسکو نہین لیتے اور اس کل سے بمقتضائے مثل مشہور میٹھا میٹھا غپ اور کڑوا کڑوا
تھو فقط اس جزو کو ہم مانتے ہین تو یہ بات آپکو کذب سے تو بچاتی ہی لیکن خلاف دیانت
و خیانت فی النقل ہوئی جاتی ہی اسلیے کہ ظاہر اسکا یہی ہی کہ ائمہ سے اسی قدر منقول ہی
حالانکہ یہ خلاف واقع ہی آپکو لازم تھا کہ پہلے کل حدیث کو نقل کرتے بعد اسکے فرماتے
کہ ہم یہ فقرہ مسلم نہین کرتے کہ ہمارے مطلب کے خلاف ہی لیکن آپ یہ راہ مکر و فریب
چلے اور اس بات سے ڈرے کہ اسوقت شیعہ کہینگے کہ کون کہتا ہی کہ تم مسلم کرو تمہارا
مسلم کرنے اور نہ کرنے کو دوسرون کے مسلمات مین کیا دخل ہی شیعہ بھی بغیر اس فقرہ کے

اس حدیث کو مسلم نہین کرتے پھر جس امر کو ہم مسلم نہین کرتے تم ہمکو الزام اوسپر کیونکر دے سکتے ہو حاصل
یہ ہے کہ اس مقام پر المسئلت مستدل ہین حسن وخوبی ثلثہ پر بدلیل الزامی بعموم
حدیث نجوم شیعہ اسکے جواب مین کہتی ہین کہ عموم حدیث کو ہم مسلم نہین کرتے بلکہ ہم اُسکے خصوص کے
قائل ہین بسبب اُس زیادتی کے جو ہماری کتابون مین منقول ہو پس اگر تم اونکے جواب مین
اس خصوص کو غیر مسلم کروگے تو یہ جواب المنع بالمنع وجواب لانسلم بلا تسلیم ہوگا اور یہ عین
جہالت ہو داب آداب مناظرہ سے قولہ اور نیز حضرت نے فرمایا ہو کہ دعوا الی اصحابی
اقول جناب والا دعوا الی اصحابی تو کہین کتب شیعہ مین بروایت ائمہ کرام منقول نہین ہو
اگر ضمن سوال سائل مین منقول ہو تو قول معصوم ہوا اور نہ قول راوی اور بعد اسکے
ہذا صحیح زبان معصوم سے منقول خبر واحد ہوا ہو اور اخبار احاد مقام اعتقاد مین قابل اعتماد
نہین اور محمول علی التقیہ اور ماول بقول مرجح صحابہ کیے ہو سکتا ہو جیسا کہ خود مخاطب بعد
اسکے اقرار کرتا ہو اور بعد اسکے فقرہ قارحہ مقرحہ حضرات ثلثہ یرید من لم یغیر ولم یبدل
بھی اُسی روایت سے منقول ہوا ہو اگر شیعہ ہذا صحیح کو مسلم بھی کرینگے تو بغیر اس قید لم یغیر
ولم یبدل کے مسلم نہ کرینگے بہرکیف ہذا صحیح کا روایت احاد معصومی سے ہونا مسلم ہو لیکن
اس سے لازم نہین آتا کہ دعوا الی اصحابی بھی روایت معصومی ہو علی الخصوص جسوقت مین
ہذا صحیح کو محمول کرین اس پر کہ یہ قول جو مرجح صحابہ پر دلالت کرتا ہو البتہ صحیح ہو جسوقت
مراد لی قائل اسکا من لم یغیر ولم یبدل کو اگرچہ فرمودہ رسول خدا نہو یا محمول بر تقیہ کرین تو
اُسوقت حدیث دعوا الی اصحابی بالکل بے سروپا ہو جائیگی پھر اسکو روایت ائمہ کرام
کہنا محض کذب ودروغ اور دعوائی بلا دلیل ہو قولہ یعنی میرے حقوق صحبت کے اُنکے
حق مین رعایت کرو اقول یہ یعنی آپ کا لایعنی ہو اور محض بمعنی اور مہملیت کی نشانی
ہو دعوا الی اصحابی کے الفاظ کو اسپر دلالت نہین کیون نہین جائز ہو کہ بفرض صحت مراد
اسکی یہ ہو کہ میرا پاس ولحاظ کرو اور میرے موجود ہوتے سزائی قبائح افعال وفضائح

اعمال صحابہ زشت خصال کو میرے واسطے چھوڑ دو کہ جسمین مناسب جانوگا ویسی سزا دونگا اور یہ تادیب
ہی امثال حضرت عمر کی کہ اکثر تھا کہ طبیش جاہلیت مین اگر بعضے صحابہ کے قتل پر فوراً آمادہ ہوجاتے تھے
چنانچہ حاطب کے قتل پر آمادہ ہوگئے تھے اور اسطرح ایک اور شخص کے قتل پر جو منافقین اصحاب سے
تھا اور اوسنے اعدل یا محمد کہا تھا مستعد ہوگئے تھے اور آنحضرت نے فرمایا دعہ لئلا
یقول الناس ان محمداً یقتل اصحابہ یعنی چھوڑ دے اسکو تاکہ لوگ نہ کہین کہ محمد اپنے
اصحاب کو قتل کرتے ہین کما فی صحیح البخاری پس غرض آنحضرت کی یہ ہو کہ تم لوگ دخل در معقولات
نہ کرو اور ایسے امور کو میرے لیئے چھوڑ دو چنانچہ لفظ لی کا دعوا لی مین ان معنون پر نہایت
چسپان ہو اور یہ غرض نہین ہو کہ منافقین اور مرتدین سے اور بیزاری نہ کرو اور انکو
دوست رکھو اور مثل اہلسنت کے پیشوا بنا ؤ سلمنا یہی مراد حضرت کی ہو کہ میرے بعد
میرے اصحاب کے حقوق صحبت کی رعایت کرو لیکن یہ تو ارشاد ہو کہ آپ کے خلفائے
راشدین نے کون سے حقوق صحبت پیغمبر کے اصحاب کے بارہ مین مراعات کی جو شیعونسے
آپ طالب مراعات ہوتے ہین آپ کے خلیفہ اول نے اُن صحابہ کو جنہون نے ادائے
زکوۃ مین بسبب باطل سمجھنے اُنکی خلافت کے تامل کیا اُنکو بنظر استحکام اپنی خلافت
کے اہل ردہ نام رکھ کے قتل کروا ڈالا اور اُنکے اموال اور زن و فرزند کو مال غنیمت
کفار سمجھکر مسلمانون کو تقسیم کردیا حالانکہ اُنسے مقاتلہ کی رائے حضرت عمر اور عثمان اور جناب
امیر علیہم السلام بلکہ رائے کل اُن مہاجرین اور انصار کی جنہون نے آپ کو خلیفہ بنایا
تھا نہ تھی کما فی کنز العمال والملل والنحل بلکہ کنز العمال مین تصریح اسکی ہو کہ اجماع صحابہ
اوپر منع مقاتلہ کے تھا تعجب ہو کہ اس اجماع کو حضرت ابوبکر باطل اور ناحق نہ سمجھے
اور اپنی خلافت پر انہین حضرات کے اجماع کو باطل اور ناحق نہ سمجھے اور حضرت عمر نے اس
بارہ مین اپنے خلیفہ خود ساختہ سے بہت گفتگو کی اور کہا کہ کیف تقاتل الناس وقد
قال رسول اللہ امرت ان اقاتل حتی یقولوا لا الہ الا اللہ

لیکن خلیفہ صاحب کو اپنی راے پر اصرار رہا یہانتک کہ بجواب خطاب عمر ابن خطاب فرمانے
لگے جسکا محصل یہ ہو کہ صلوٰۃ و زکوٰۃ ساتھ ہین پس مانعین زکواۃ مثل تارکین صلوٰۃ کے ہین
واللہ لو منعونی عنا کانوا یودونہا الی رسول اللہ
لقاتلتھم علی منعھا کما فی الصحیحین اور کتاب ملل و نحل مین بجاے
عناقا عقالا ہے حاصل یہ ہو کہ عمر نے ابوبکر سے کہا کہ کیونکر تو ان آدمیون سے یعنے مسلمانون سے
مقاتلہ کریگا حالانکہ جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ فرماتے تھے کہ مین مامور ہوا ہون کہ لوگونسے
مقاتلہ کرون یہانتک کہ لوگ لا الہ الا اللہ کہین یعنے مسلمان ہون حضرت ابوبکر نے فرمایا
کہ صلوٰۃ و زکوٰۃ ساتھ ہین قسم خدا کی اگر نہ دینگے مجھکو ایک گھونسہ یا ساق بند شتر یا بز کا کہ جو رسولخدا کو دیتے تھے تو
مین انسے قتال کرونگا اور قاموس مین ہو کہ حدیث ابوبکر مین ہی لو منعونی عناقا
وفی روایۃ عقالا یعنی زکوٰۃ دو سالہ یا یک سالہ تفسیر کبیر رازی مین ہو کہ جب صحابہ قتال
پر راضی نہوے تب حضرت ابوبکر غصہ مین آکر تنہا واسطے قتال کے اٹھکھڑے ہوے
گویا نماز کیا تھا جب لوگون کو اپنا خریدار پایا تھا ورنہ بہادری آپ کی تو احد و خیبر
و حنین سے معلوم ہی پھر کیف ابوبکر نے بسرکردگی خالد ولید لشکر واسطے تحصیل زکواۃ کے
بھیجا اور حکم کیا کہ جو قتال کرے اسکو قتل کرو پس خالد نے منکرین خلافت سے مقاتلہ
کیا اور از جملہ صحابہ مقتولین مالک بن نویرہ اور قوم اسکی تھی کہ خالد شقی نے
بہ مکر و خدع بندگی خدا و رسول و ابوبکر انکو اپنے قابو مین کیا کمافی مراۃ الزمان
لسبط ابن الجوزی اور ناحق خون ان مسلمانون کا کیا اور زوجہ مالک کو اسی
شب مین اپنے تصرف مین لایا جیسا کہ صواعق ابن حجر مین ہے و
انکارہ ای عمر علی ابی بکر لکونہ لم یقتل خالد بن ولید
لقتلہ مالک ابن نویرۃ وھو مسلم ولتزوجہ امرانہ
من لیلتہ ودخل بھا فلا یستلزم ذمالہ ولا الحاق

نقص به لان ذلك انما هو من انكار بعض المجتهدين
على بعضهم فى الفروع الاجتهادية یعنے انکار کیا عمر نے فعل ابوبکر
پر کہ اُسنے خالد سے قصاص نہین لیا جبکہ اُسنے قتل کیا مالک نویرہ کو کہ وہ مسلمان تھا اور
اُسکی زوجہ سے اُسی شب کو نکاح کیا اور بلا استبرا دخول کیا پس اس امر مین ابوبکر کے لیئے
کوئی مقام ذم اور نقص نہین ہو اسلیے کہ یہ انکار اُس قبیل سے ہو کہ آپس مین مجتہدین ایک
دوسرے پر مسائل فروعیہ اجتہادیہ مین انکار کیا کرتے ہین یعنے اختلاف رائے خلیفتین کا
اختلاف اجتہادی تھا اور قریب اسکے تقریر علامہ قوشجی کی ہو کہ اُنھون نے بھی تزوج
من ليلة وضح اجتهادا فرمایا ہی اور جواب مین لم يتزوج بامرأته
فى دار الحرب لانه من المسائل المجتهد فيها بين اهل العلم
کہا ہو اور جب خبر قتل مالک حضرت عمر ابن الخطاب کو پہونچی تو اونھون نے ابوبکر سے اس بارہ مین بہت
گفتگو کی جیسا کہ تاریخ کبیر طبری مذکور ہو فضرب ابی خالد عنقه واعناق اصحابه
فلما بلغ قتله عمر بن الخطاب تكلم فيه عند ابى بكر فاكثر
فقال عدو الله عدا على امرء مسلم فقتله ثم نزا على امرأته
یعنی خالد نے مالک بن نویرہ اور اُسکے اصحاب کی گردن ماری اور جب یہ خبر عمر ابن خطاب کو
پہونچی تو ابوبکر سے اس بارہ مین بہت گفتگو کی اور کہا کہ دشمن خدا یعنے خالد نے ایک
ایک مسلمان کی گردن ماری اور اُسکی زوجہ پر متصرف ہوا یہانتک کہ جب خالد آیا تو حضرت
عمر نے اُس سے بخطاب سرا پا عتاب فرمایا قتلت امرءا مسلما ثم نزوت
على امراته والله لارجمنك باحجارك یعنے قتل کیا تو نے ایک مرد مسلمانکو
اور اُسکی زن کا متصرف ہوا قسم خدا کی ہر آئینہ سنگسار کرونگا مین تیرے تئین لیکن
حضرت عمر اپنی اس قسم مین حانث اور دروغ گو ہوئے زمانہ ابوبکر مین بدین عذر
کہ ابوبکر حامی خالد ہوا مگر اپنے زمانہ خلافت مین بھی اس قسم کو سچا نہ کیا اور نہ کفارہ دیا

یہانتک کہ خدا اسے جھوٹے ہی دنیا سے گذر گئے اور علی متقی نے کنزل العمال مین نقل
کیا ہی عون ابن عون وغیرہ ان خالد بن ولید ادعی ان مالک
ابن نویرۃ ارتد بکلام بلغہ عنہ فانکر مالک ذلک وقال
انا علی الاسلام ما غیرت وما بدلت وشہد لہ ابو قتادۃ وعبد اللہ
ابن عمر فقدمہ خالد وامر ضرار بن ازور الاسدی فضرب
عنقہ وقبض خالد امرأتہ ام متمم فبلغ عمر ابن الخطاب قتلہ
مالک بن نویرۃ وتزوجہ امراتہ فقال لابی بکر انہ قد زنی فارجمہ
فقال ابو بکر ما کنت لارجم تاول فاخطا وقال انہ قد قتل
مسلما فاقتلہ قال ما کنت لاقتلہ تاول فاخطا قال فاعزلہ قال
ما کنت لاشیم سیفا سلہ اللہ علیہم ابدًا اور ابن خلکان نے بھی لکھا ہی
لما بلغ الخبر ابی خبر خالد مع مالک واخراتہ ابا بکر وعمر فقال عمر لابی بکر
ان خالدا زنی فارجمہ قال ما کنت لارجم فانہ تاول فاخطاء
الی اخر ما نقلنا من کنز العمال محصل یہ ہی کہ روایت ہی ابن عون وغیرہ سے کہ خالد بن ولید
نے دعوی کیا اس بات کا کہ مالک نویرہ مرتد ہو گیا ہی بسبب ایک کلام مالک کے کہ خبر اسکی
خالد کو پہونچی پس مالک نے انکار کیا اس کلام کا یعنے کہا کہ تجھکو خبر غلط پہونچی ہی مین نے ہرگز
وہ کلام نہین کہا ہی اور کہا مالک نے کہ مین دین اسلام پر قائم اور ثابت قدم ہون اور
کسی طرح کا تغیر اور تبدل مینے اپنے دین مین نہین کیا اور اسکے اسلام پر گواہی دی
شہود عدول اور موثق نے مثل ابو قتادہ انصاری اور خلیفہ زادے عبد اللہ ابن عمر نے
بلکہ تاریخ طبری مین ہی کہ اور بھی لشکر والون نے شہادت دی لیکن خالد خلدہ اللہ فی النار
نے کسی کی نہ سنی اور حکم کیا ضرار بن ازور الاسدی کو پس اس لعین نے اس بیگناہ کی گردن
ماری اور اپنے قبضہ مین لایا خالد اسکی زوجہ کو پس پہونچی یہ خبر عمر بن الخطاب کو کہا اسنے

ابو بکر سے کہ خالد نے زنا کیا ہی اوسکو رجم کرین پس کہا ابو بکر نے کہ مین اُسکو رجم نہ کرونگا
اسلیے کہ اُسنے کسی تاویل سے یہ کام کیا ہی گو خطا کی یعنے ہمارے لشکر کا سپاہی بھی مجتہد
ہی اور یہ خطائی اجتہادی اوس سے ہوئی اسپر کوئی مواخذہ نہین ہو سکتا پس حضرت عمر نے
کہا کہ اُس شقی نے ایک مسلمان بیگناہ کو قتل کیا ہے پس اوسکو قصاص مین قتل
کرا ابو بکر نے کہا کہ مین قتل نہ کرونگا اسلیے کہ اُسنے تاویل کی اور خطا کی حضرت عمر نے کہا کہ اگر
کچھ نہین کرتا ہی تو اُسکو معزول کر دے کہا ابو بکر نے کہ جس تلوار کو خدا نے کافر کشی کیلئے
کھینچا ہی مین اُسکو ہرگز غلاف مین نہ کرونگا اور کتاب مرآۃ الزمان سبط ابن جوزی کہ
اکابر علماء اہلسنت سے ہی اور فضائل عالیہ اور مناقب غالیہ اُسکے ناظرین پر مخفی
الاعیان عمر و آیۃ الجنان و اعلام الاخبار پر پوشیدہ نہین ہین یون ظاہر ہوتا ہی کہ حضرت عمر علی
اور طلحہ اور سعد وقاص کو اپنے ساتھ لیکر آئے اور بالاتفاق سب نے کہا کہ خالد سے
اسکا مواخذہ کرنا ضرور ہی مگر حضرت ابو بکر نے کہا کہ مین کسی کی بات پر عمل نہ کرونگا اور بارہ
اُس تلوار کے جسکو خدا نے کھینچا ہی یعنے خالد بن ولید سے کچھ مواخذہ مین نہ کرونگا طرفہ یہ ہی کہ
حضرت ابو بکر خود اقرار فرماتے ہین افعال ناشائستہ خالد مین کہ تاویل فاسد اور باوجود اقرار
خطا پھر اموال مسلمین کو مثل غنیمت کفار باہم تقسیم کر کے کہا جاتا اور اُنکے عورتون اور
لڑکون کو کنیزی و غلامی مسلمانون کو دینا کیونکر حلال ہو گیا اور بالفرض اگر مالک کافر ہو گیا
تھا تو قوم مالک نے کیا خطا کی تھی اور اگر کل قوم کافر ہو گئی تھی تو عورتون اور لڑکون نے
کیا خطا کی تھی اور لڑکے حالت کفر مین پیدا نہین ہوے تھے جو تبعیت ابوین کافر کہلاتے
بلکہ حالت اسلام مین مسلمان زادے تھے اونکو غلام بنانا کب ہو سکتا تھا اسی باعث سے
جناب امیر علیہ السلام نے خنگ جمل و نہروان وغیرہ مین کسی کے لڑکون بالون سے تعرض
نہ کیا اور یہ کا گھر نہین لوٹا اور جو عورتین قوم مالک نویرہ کی ابو بکر نے تقسیم کین اونسے کتنے
حلال زادے پیدا ہوے اور ان حرام کاریون اور حرام خوریون کا مواخذہ سوائے

حضرت ابوبکر کے کسکی گردن پر تا قیامت رہا اور چونکہ حضرت عمر اس تقسیم کو ناجائز سمجھتے تھے
اسلیے اپنے حصہ کے متصرف نہوے اور اپنی عہد خلافت مین جہانتک لوگون سے ملا تھین کر
واپس کردیا چنانچہ طل ونحل مین ہو وقد ادی اجتہادہ فی ایام خلافتہ الی
رد السبایا والاموال الیھم واطلاق المحبوسین یعنی زمانہ خلافت عمر مین
اجتہاد عمر مقتضی اسکا ہوا کہ سبایاے قوم مالک اور انکے اموال کو پھیرا اور بندیون کو چھوڑا
اور روضۃ الصفا مین بحث مقولہ عمر ابن عبد العزیز مذکور ہو کہ ابوبکر نے فلان قبیلہ محاربہ پر فوج
مردان انیشان را بقتل آوردہ وعیال واطفال انجماعت را اسیر کردہ چون خلافت بہ عمر
رسید اسیران را باوطان ومساکن انیشان فرستادہ انتہی الحاصل کہ حضرت ابوبکر کے نزدیک
مرتد ہونا مالک نویرہ کا ثابت ہوا ورنہ تاول فاخطا کیونکر فرماتے اور نہ حضرت عمر کے
نزدیک ورنہ سبایا اور اموال کیونکر واپس فرماتے اور انہ قد قتل مسلما کیون کہتے
اور کیونکر وہ مرتد ہوا حالانکہ وہ منکر زکوٰۃ نتھا غایۃ الامر کہ زکوٰۃ دینے مین ابوبکر کو طالب حجت
ولیل تھا اور کہتا تھا ان الرسول لمربا مرنا بدفع ذلک الیک ولا امرک
بمقاتلتنا یہ فعلی ما تطالبتنا بما لمریامر اللہ بہ ولا رسولہ
کما فی کتاب الاستغاثہ تحصل یہ ہو وہ کہتا تھا کہ ابوبکر کو جناب رسولخدا نے ہمسے یہ نہین فرمایا کہ میرے بعد
تو خلیفہ نہین کیا بلکہ عمر نے بنایا ہو اور جناب رسولخدا نے ہمسے یہ نہین فرمایا کہ میرے بعد
جسکو عمر خلیفہ بناوین اُسکو تم زکوٰۃ دینا اور نہ ابوبکر کو حکم فرمایا کہ ہمسے زکوٰۃ لیا کرے پس
کسوجہ سے ابوبکر ہمسے طالب زکوٰۃ بدون حکم خدا ورسول ہوتا ہو اور اُس سے حیلہ
اجماع بھی نہین حل سکتا تھا اسلیے کہ وہ خود صحابی موثق رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ تھا کہ حضرت
نے اُسکو کھیلدار زکوٰۃ ارض بطاح مقرر فرمایا تھا جیسا کہ مدارج النبوۃ مین ہو پس جب
ایسے صحابی اور امثال سعد عبادہ واسامۃ وقیس وابناعہم مثل سادات بنی ہاشم کے
کمافی ازالۃ الخفا وصحیح مسلم وکذلک فی صحیح البخاری عن لسان ابن عباس علی والزبیر وابناعہم

شریک بیعت اجماعی منافقین صحابہ نہ تھے تو اجماع امت کہانسے ہوا اور خود خلیفہ خلیفہ سائل
علی ما فی التفسیر الدر المنثور للسیوطی فرماتے تھے لان کنت سالت النبی عن ثلث کان احب
الیّ من حُمُر النعم عن الخلیفہ بعدہ وعن قوم قالوا نقر بالزکوۃ من
اموالنا ولا نودیھا الیک ایحل قتالھم وعن الکلالۃ یعنے اگر جناب رسولخدا
سے مین تین باتون کا سوال کرلیتا تو میرے نزدیک محبوب تر تھا شتران سُرخ موے
اوّل یہ کہ آپ کے بعد خلیفہ کون ہوگا غرض آپ کی یہ ہوگی کہ جب آپ کے خلیفہ
کئی ہوے گو مین خلیفہ نہونے دون تو مین خود خلیفہ بنون یا ابوبکر کو بناؤن اس سے ثابت
ہوا کہ ابوبکر کو خلیفہ بنانا فقط تشفی نفس تھا من غیر حجۃ ودلیل دوسرے حال اُس قوم کا کہ جنہون
نے کہا کہ ہم اقرار بوجوب زکوۃ اپنے اموال مین کرتے ہین لیکن تجھکو نہ دینگے آیا قتال اُنسے
حلال ہی یا نہین تیسرے معنی کلالہ سے اس حدیث سے ثابت ہوا کہ نہ دینے والے
زکوۃ کے منکر زکوۃ نہ تھے اور ثبوت کفر وارتداد منکرین احکام شرعیہ غیر عالمین علیہا کا بنا بر
کسی مذہب کے مذاہب اربعہ اہل سنت سے نہین ہوسکتا ہو چونکہ اس حدیث مین امام
رضا علیہ السلام نے ذکر حدیث حوض کیا ہو اور اہل سنت نے مالک نویرہ اور اُسکے قوم کو
مرتدین سے ٹھہرایا ہی اور حدیث حوض کو اُنہین پر منطبق کیا ہو ہمنے اونکے احادیث اور
کتب معتبرہ سے عدم ارتداد اُسکا ثابت کردیا اور شاہ جی نے تحفہ مسرورقہ مین جو جوابات
بحوالہ سیر وتواریخ مجہول الاسم مثل کہانیون شاہنامہ کے دیئے ہین وہ مقابلہ مین احادیث
اور کتب معتبرہ کے چل نہین سکتے ہین اور شیعون کو بیجا مرتدین مندما فارقتھم کا لگیا ہو
اب سنیون کو چاہیے کہ اُنکا پتا لگاوین اور حقیقت یہ ہو کہ چاہین زمین چھوڑکے آسمان پر
جاوین مگر سوائے ثلثہ اور اخرابہم کے کسی کو نہ پاوینگے الغرض مسلمانان صحابہ کو ابوبکر نے
قتل کرادیا اور عمر نے گو اونکے سبایا کو مسترد کرایا مگر قصاص اُن بیگناہون کا قاتلین سے نہ لیا
بلکہ باآنکہ خالد سے بہت ناخوش تھے جیساکہ تاریخ طبری مین ہی ولما عزل عمر خالد

ای علی خالد ساخطا ولاھمرہ کارھا فی زمان ابی بکر کلہ لوقعتہ بابن
نویرۃ وماکان یعمل فی حربہ فلما استخلف عمر اول ما تکلم بہ عزلہ
یعنی حضرت عمر خالد سے تا زمانۂ خلافت بہت ناخوش اور ناراض رہے اور جب خود خلیفہ ہوے تو
پہلا حکم اُسکی معزولی کا دیا و باین ہمہ جب وہ سعد عبادہ ایسے صحابی جلیل القدر کو نشانۂ
تیر ستم کرکے آیا تو آپ اُس سے راضی ہو گئے اور کیونکر راضی نہوتے حالانکہ حکم قتل سعد عبادہ
روز سقیفہ خود ہی دے چکے تھے اور فرما چکے تھے اقتلوا سعدا قتل اللہ سعدا
کمافی النہایہ پس خلیفہ ثانی نے بھی کچھ مراعات حقوق صحبت رسول اللہ نہ کی اور حکم قتل سعد عبادہ
دیا اور اُنپر لعنت کی اسلیے کہ قتل اللہ یعنی لعن اللہ کے ہی کمافی القاموس اور مراعات حقوق
صحبت کس شمار مین ہی حضرت عمر نے تو مراعات حقوق قرابت رسول اللہ بھی نہ کی جو نص آیہ
قل لا اسئلکم اجرا و نص حدیث روز غدیر خم اذکرکم اللہ فی اھل بیتی ثلثا
کمافی الصحیح المسلم سے ثابت ہی اور بعد وفات رسول اللہ اہلبیت نبوی کو صف ماتم پر بیٹھنے
نہ دیا اور خانہ فاطمہ زہرا پر آتش غیظ و غضب مین جلتے ہوے گئے اور اُس گھر مین علی
اور حسنین کہ عمدہ اصحاب سے تھے اور خود بضعۃ الرسول جناب فاطمہ بتول کہ عمدہ
صحابیات سے تھین اور عباس اور زبیر اور سعد اور ایک جماعت بنی ہاشم سے
کہ سب اخیار اصحاب رسول اللہ بھی موجود تھے مگر حضرت عمر نے نہ رعایت حقوق صحبت نہ
رعایت حقوق قرابت نہ رعایت حرمت بیت الشرف کی اور ربیا کانہ فض اللہ فاہ نی کہا
واللہ لاحرقن علیکم البیت جیسا کہ طبری نے اور واقدی نے اور ابن عبد ربہ نے
اور ابن ابی الحدید نے اور سیوطی نے جمع الجوامع مین اور علی متقی نے کنز العمال اور ولی اللہ
نے ازالۃ الخفا اور قرۃ العین مین اور ابن عبد البر نے استیعاب مین اور علاوہ اُنکے بہت سے
اکابر اہل سنت نے لکھا ہی اور ہمنے اُسی قدر ذکر کیا ہوا ایسے کتب معتبرہ اہل سنت مین ہی
جسکا کوئی سنی انکار نہین کرسکتا باقی دیگر حالات ظلم و جور کہ جسکی سنی کے تاب دلونکو نہین ہی

جیسے دروازہ مین ناریون کا آگ لگانا اور در کو پہلوے جناب سیدہ پر گرانا اور
شتی کا ثبت بداہ اُس معصومہ پر ہاتھ اُٹھانا اور بازو پر دُرّہ لگانا یہانتک کہ روایت اہلبیت
مین ہی کہ مامت وکان اثرہ فی عضدھا کالدملج یعنے تادم مرگ نشان دُرّہ بازو پر
مثل بازو بند کے رہا اور صدمہ پہلو پر اُس معصومہ کے ایسا گذرا کہ جس سے محسن کا شہید
ہونا جسکے نظام وغیرہ محدثین اور مورخین مخالفین سے معترف ہین اور ابن ابی الحدید نے
اپنے اسناد سے بھی اُسکا ذکر کیا ہی اِن سب کا ذکر رہنے دینا کہ متعصبین اُسکے رُوات کو
ضعیف ٹھہرا کر انکار کرینگے اور جو کچھ کہ ثالث بالخیر نے رعایت حقوق صحبت اصحاب کی
اُس سے تو کتب سیر و احادیث بھرے ہوے ہین ابن مسعود جنکی شان مین صحاح اہلسنت
مین اکثر احادیث وارد ہین یہانتک کہ جناب رسولخدا نے فرمایا کہ قرآن کو ابن اُم عبد سے سیکھو
اور فرمایا کہ وھو من اقربھم الی اللہ زلفی کما فی صحیح الترمذی اور جب آیہ لیس علی الذین
آمنوا وعملوا الصالحات جناح نازل ہوا تو جناب رسولخدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے
ابن مسعود سے فرمایا انت منھم کما فی جامع الاصول ایسے بیگناہ خاص اصحاب رسالت پناہ کو خلافت
دستگاہ نے بجرم نماز پڑھنے کے جنازہ ابوذر پر چالیس دُرّے مارے کما فی بیاض الابرہیمی
اور بعد اُسکے بجرم نہ دینے کلام اللہ کے واسطے جلانے کے اِسقدر مارا کہ اُستخوان پہلو اُنکو
شکستہ ہوگئے کما فی الملل والنحل وروضۃ الاحباب ونہایۃ العقول للامام الرازی ونجات المومنین للکشمیری
فقیہ کسر ضلعین من اضلاعہ واحرق مصحفہ اور ابن قتیبہ کی معارف مین ہی فضربہ
الی ان دق لہ ضلعین اور علامہ تفتازانی اور علامہ قوشجی نے بھی اِسکا اقرار کیا ہی اور صاحب
استیعاب نے لکھا ہی کہ ابن مسعود کو حکم اخراج از مدینہ بھی دیا اور حضرت ابوذر غفاری کہ معظم
صحابہ سے تھے کما فی تاریخ الطبری اور مجرد صادق نے انکو اصدق اللہجہ اور ادنی اور مشابہ عینی ابن
مریم فرمایا تھا کما فی جامع الاصول عن صحیح الترمذی حضرت عثمان نے اونکی نہایت تذلیل
وتوہین کی اور گالیان دین کما رواہ الواقدی الی ان قال فغضب عثمان

وقال لمن حضر اشيروا علي هذا الشيخ الكذاب امّا ان اضربه او
احبسه او اقتله او انفيه من الارض فتكلم علي فقال اشير عليك بما قال
مومن آل فرعون فان يك كاذبا فعليه كذبه وان يك صادقا
يصبكم بعض الذي يعدكم ان الله لا يهدي من هو مسرف
كذاب فاجابه عثمان بجواب غليظ واجابه علي عليه السلام بمثله
یعنی غضب ہین آ یا عثمان اور حاضرین مجلس سے کہا کہ مشورہ دو مجھکو دربارہ اِس پیر کذاب کے
کہ آیا مین اِسکو مارون یا قید کرون یا قتل کرون یا مدینہ سے جلائے وطن کردون پس
کسی نے کچھ نہ کہا مگر جناب امیر علیہ السلام نے فرمایا کہ مین وہ مشورہ دیتا ہون جو مومن آل
فرعون نے فرعون کو مشورہ دیا تھا جب اُسنے پوچھا اپنی قوم سے دربارہ سزا دہی حضرت موسیٰ
کہا مومن آل فرعون نے ان یک کاذبا یعنے اگر یہ شخص جھوٹا ہی تو وبال اِسکے جھوٹ کا اِسی پر
ہی اور اگر سچا ہی تو جو کچھ کہتا ہی اومین سے کچھ تو تمکو پہونچیگا بتحقیق کہ خدا ہدایت نہین کرتا مسرف
کذاب کو چونکہ پیشتر اِسکے اسی جلسہ مین جناب امیر علیہ السلام نے حدیث ما اظلت الخضراء
پڑھی تھی یعنی آسمان نے سایہ نہین ڈالا اور زمین نے نہین اُٹھایا کسی کو جو صادق اللہجہ ہو
ابی ذر سے اور کُل صحابہ حاضرین نے شہادت دی کہ ہان یہ حدیث ہمنے رسُولخدا سے
سُنی ہی اور پھر بھی عثمان نے ابوذر کو کذاب کہا تو حقیقت مین یہ تکذیب رسُول خدا ہوئی اِسی
باعث سے جناب امیر علیہ السلام نے آیہ مسرف کذاب اوس کذاب کے سامنے پڑھا لیکن
اُس شقی نے قطع اللہ لسانہ بمقاریض النار جناب امیرؑ کو اِسکے جواب مین ایک کلمہ سخت
کہا اور اُن حضرت نے بھی جواب سخت دیا واقدی نے دونو جوابونکی تفصیل کو
مستکرہ جانکر چھوڑ دیا مگر صاحب بیاض ابراہیمی فرماتے ہین کہ تاریخ الفی مین ہی کہ
عثمان نے جناب امیر علیہ السلام کو کہا کہ مٹی پڑے مُنہ مین خاک اور جناب امیرؑ نے
فرمایا کہ تیرے مُنہ مین خاک کہ تو پیغمبر خدا کی تکذیب کرتا ہی نقلنا عن بیاض الابراہیمی ملخصاً

بعد اسکے حضرت ابی ذر کو کوڑے سے مارا اور جلائے وطن کر دیا اور مدینہ سے طرف
ربذہ کے نکلوا دیا جیسا کہ شرح تجرید مین علامہ قوشجی نے اور اوسکی حاشیہ مین علامہ قطب الدین
شیرازی نے اور تاج الدین نے طبقات شافعیہ مین اور ملا محسن کشمیری نے نجات المومنین
مین اسکا اقرار اور اعتراف کیا ہو اور قصہ خراج از مدینہ روضۃ الاحباب مین اور
نہایۃ العقول رازی مین اور رجال مشکوۃ شیخ عبد الحق دہلوی مین اور ازالۃ الخفا ولی اللہ
مین اور کوکب منیر شرح جامع صغیر مین اور علامہ ابن عثمان کے وفیات الاعیان مین اور
تاریخ خمیس مین اور حیوۃ الحیوان دمیری مین اور شرح مشکوۃ طیبی وغیر ذلک مین ہی اور
عمار یاسر جنکی شان مین حضرت نے فرمایا من عاد عمارا عاداہ اللہ و من ابغض عمارا
ابغضہ اللہ کما فی المشکوۃ اور اھتد وا بھدی عمار کما فی الصواعق اور صلی
عمارا یمانا الی اخمص قدمیہ کما فی الاستیعاب وان عمارا صلی ایمانا من
قرنہ الی قدمہ واختلط الایمان بلحمہ ودمہ کما فی السنان لیعون والبیضاوی
ومن یحقر عمارا یحقرہ اللہ و من یسب عمارا یسبہ اللہ کما فی کنز العمال حضرت عثمان نے ایسے
بزرگ کی تحقیر و تذلیل مین کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا گالیان دین اور تازیانہ لگائے
جیسا کہ تاج الدین سبکی نے طبقات مین تصریح اسکی کی ہو لیکن اوس سے کچھ التفات غیظ
غضب خلیفہ صاحب فرو نہوئی اور واسطے شفائے غیظ کے خود متوجہ ہوئے اور غلامون
سے فرمایا کہ ہاتھ پاؤن پکڑ کر زمین پر لٹا دو اور پائے چکدار بال لگد کوب نعال کیا
اور زیر ناف اسقدر لاتین ماریں کہ نوسے پہنچی چنانچہ سیوطی نے رسالہ تاخیر الطلام
الی یوم القیامہ مین تصریح لکھا ہو فقام الیہ فوطیہ بجذ حتی غشی علیہ اور ابن نے
نجات المومنین مین لکھا ہو کہ حتی اصابہ الفتق یعنے عثمان نے اسقدر پیرون سے کچلا
کہ عمار غش ہو گئے اور عارضہ فتق پیدا ہوا اور غشی ایسی طویل ہوئی کہ ظہر و عصر و مغرب و عشا
کی نمازین قضا ہو گئین کمالی بیاض لبہ ہی عن کتاب لطائف المعارف تنیضوبہ حتی الغرق

ضلع من اضلاعہ یعنی یہانتک مارا کہ ایک پسلی چور ہوگئی بالجملہ ضرب شدید عمار جو قریب بہلاکت تھی
کتب معتبرہ اہل سنت مین موجود ہی علامہ قوشجی نے شرح تجرید مین اور ابن اثیر نے نہایہ مین
اور ابراہیم نے تاریخ مظفری مین اسکو لکھا ہی اور یہی عثمان اور یہی عمار ہین جنکے
بارہ مین سید نور الدین سمہودی نے کتاب وفاء الوفی فی اخبار دار المصطفی مین ذکر بنا مسجد رسولخدا
مین ام سلمہ سے روایت کی ہی کہ محصل یہ ہی کہ عمار دو دو اینٹین اپنی عبا مین اٹھا لاتے تھے
اور عثمان ایک اینٹ اپنے ہاتھون سے اٹھاتے تھے اور کپڑے کو نظافت بچاتے
تھے اور بعد ہر اینٹ اٹھانے کے اپنے دامن اور آستیون کو جھاڑتے تھے جناب امیرؑ
نے اس حال کو دیکھکر فی البدیہہ ایک شعر پڑھا کہ جسکا مضمون صداقت مشحون یہ تھا کہ
جو لوگ مسجد خدا بناتے ہین خاک پر اوٹھتے بیٹھتے ہین اور جو لوگ اپنے دامن کو گرد و غبار سے ہر مرتبہ
جھاڑتے ہین برابر نہین ہو سکتے حضرت عثمان کو یہ مجال تو نہوئی کہ جناب امیر علیہ السلام کو
کچھ جواب دے سکین مگر عمار نے جب وہ شعر سنا تو بسبب عذوبت لفظ و جزالت معنی
کے اُنکو بہت پسند آیا تو اینٹین اٹھائے جاتے تھے اور اس شعر کو مکرر زبان پر لاتے تھے
بیخبر اس سے کہ جناب امیرؑ نے کس پر تعریض کی ہے حضرت عثمان سے تحمل نہو سکا اور
بکمال طیش و غضب وہ چھڑی جو اُنکے ہاتھ مین تھی عمار کو دکھا کر کہنے لگے کہ اگر چپ رہیگا
تو یہ چھڑی تیرے منہ پر مارونگا جناب رسولخدا صلے اللہ علیہ و آلہ نے اس بات کو سنا
درحالیکہ ایک دیوار کے سایہ مین آپ بیٹھے تھے پس حضرت غضب مین آئے اور
فرمانے لگے ان عمارا جلدۃ ما بین عینی و انفی یعنی عمار پوست ہی میری آنکھون اور
ناک کے درمیان کا پس جسنے عمار کو صدمہ پہونچایا اُسنے میرے اس مقام کو صدمہ پہونچایا
اور اپنے انگشت مبارک کو درمیان دونو آنکھون کے رکھا پس مقام غور ہی کہ اگر جناب
رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ موجود ہوتے تو اس ظلم و ستم کو دیکھکر کیا فرماتے اور روح مقدس و
مطہر نبوی کو عمار کی ایسی مار کا کیا صدمہ پہونچا ہوگا اب حضرات اہل سنت کی خدمت مین گذارش

ہے کہ آپ کے ثلثہ نے کونسی رعایت حقوقِ صحبت رسول دربارۂ اصحاب کی اُنکو کچھ غیرت
اور حیا ہوتی تو شیعون کے سامنے مُنھ سے لفظ رعایت صحبت کو نہ نکالتے اور شیعہ کہلانے
ہین کہ ہم عدم مراعات حقوق صحبت ہین اغنہ اے اصحاب ثلثہ کرتے ہین وبایھم اقتدیتم اھتدیتم
آرے اِسقدر فرق ہی کہ حضرات نے دربارۂ اصحاب اخیار کوئی رعایت نہ کی اور ہم دربارۂ
منافقین اشرار ہین رعایت کرتے ہین قولہ اور عیب جوئی نہ کرو اقول جسطرح سے دعوالی اصحابی
کو رعایت حقوق صحبت پر کوئی دلالت نہین ہی اُسی طرح عیب جوئی نہ کرنے پر بھی کوئی دلالت
نہین ہی بلکہ اگر عیب جوئی نہ کرنا مراد ہو تو دعوالی کے معنی یہ ہونگے کہ اُنکی عیب جوئی میرے
ہی لیے چھوڑ دو لہ مین عیب جوئی کرونگا اور تم نہ کرو پس یہ مضمون خلاف آیۂ وانی لھم
لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ کے ہوگا اور یہ ایک دلیل دیگر اوپر کذب اِس حدیث کے
ہوگی علاوہ اُن دلائل کے جو مسئلہ حسن وخوبی کل صحابہ ہین وکیف ماکان یہ حدیث
بفرض وتسلیم دلالت اوپر حسن وخوبی کل صحابہ کے نہ کریگی بلکہ دلالت کریگی اوپر اُنکے
معائب اور فضائح اور شنائع اعمال کے غایۃ الامر حکم ہوگا سبکو کہ جناب رسولخدا کے
موجود ہوتے ہوئے کوئی اونکی سزا دہی کا قصد نہ کری ولا عائبۃ فیہ قولہ پچھلی حدیث کی صحت
لفظاً ومعنیً علمائے امامیہ کے نزدیک مسلم ہی اقول یہ عبارت دلالت کرتی ہی اِس پر کہ
واقع مین مسلم ہی اور علماے امامیہ اِسکے قطعی الصدور ہونیکے قائل ہین اور یہ محض
غلط ہی اگر کسی نے تسلیم بھی کیا ہوگا تو بر سبیل تنزل بفرض صحت ہذا صحیح کی اور ظاہر ہی
کہ روایت ہذا صحیح خود اخبار احاد سے ہی اور قطعی الصدور نہین ہی پس جس خبر کی صحت
اِسکی صحت پر موقوف ہی وہ کیونکر صحیح اور قطعی ہوسکتی ہی علاوہ اِسکے سابق مین تونے
معلوم کیا کہ صحت ہذا صحیح مستلزم صحت دعوالی اصحابی نہین ہی پس کس عالم کے نزدیک
علماے امامیہ سے بلا تنزل اِسکا مسلم ہونا غیر مسلم ہی اگر آپ سچے تھے تو کل علما کے
قول کی سند تو آپ سے کہان ہوسکتی تھی مگر وہی چار کا قول اونکی کتابون سے بیان

کردیا ہو تاکہ اُنہون نے تصریح اسکی کی ہوتی کہ ہم من دون التنزل تصحیح اسکی لفظاً و معنیً کرتے ہین تب بھی ہم آپکو
فی الجملہ سچا کہتے قولہ اور صاحب استقصاء الافحام نے بھی اسکو قبول کیا ہی اقول قبول کرنا
صاحب استقصاء خلد اللہ ظلالہ علی المومنین و امدہ لنصرۃ دین آبائہ الطاہرین کا دعوی الصحابی
کو متنی بر دو تنزل ہی ایک یہ کہ خبر واحد ہذا صحیح کی صحت کو ہم مسلم کرلین دوسرے اسکی
صحت کو مستلزم صحت دعوی الصحابی بھی ہم مسلم جانین حالانکہ یہ دونو مقام بحث ہین لیکن
قطع نظر اس سے بر سبیل تنزل وہ فرماتے ہین کہ اس سے ثبوت دعوے کا ذب صاحب
منتہی الکلام صحت حدیث نجوم کا نہین ہوتا تفصیل اسکی یہ ہی کہ صاحب منتہی کہ انتہی کے سچے
ہین صحت حدیث نجوم پر استدلال کرتے ہین کتاب عیون اخبار الرضا سے اس طرح پر کہ شخصے
از امام رضا علیہ التحیۃ و الثنا سوال کرد کہ آیا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ فرمودہ کہ
اصحابی من مثل ستارگانند ہر کرا اقتدا کنید راہ خواہید یافت و ہم فرمودہ کہ بگزارید از برای
من اصحاب مرا و صحبت مرا در حق ایشان رعایت کنید امام رضا علیہ السلام حکم بصحت ہر دو
حدیث نمود و گفت مراد حضرت پیغمبر از ین اصحابیان اند کہ تغیر و تبدل از ایشان
صدور نیافتہ انتہی بلفظہ جناب صاحب استقصاء اید اللہ نے اول اصل حدیث کو عیون
سے نقل فرمایا ہی جسکی آدھی حدیث ہمارے مخاطب نے اس قول مین نقل کی ہی اور آدھی
کو قول آئندہ کے واسطے فریب دہی عوام کے اوٹھا رکھا ہی بعد اسکے جناب ممدوح
فرماتے ہین جسکا محصل یہ ہی کہ اس حدیث مین تو ہذا صحیح کا لفظ ہی کہ جسکا ترجمہ یہ ہی
کہ یہ صحیح ہی پس صاحب منتہی جو ترجمہ مین کہتے ہین کہ امام رضا علیہ السلام حکم بصحت ہر دو حدیث
نمودہ ہر دو حدیث کس لفظ کا ترجمہ ہی اور کہان سے نکالا ہی کیون نہین جائز ہی کہ
ہذا صحیح اشارہ طرف دعوی الصحابی کے ہو اور حدیث نجوم بالکل مسکوت عنہ ہو اور امام
نے بمصلحت وقت کچھ جواب نہ دیا ہو جیسا کہ ابن طلحہ نے توضیح شرح صحیح بخاری مین لکھا ہی کہ جناب
[illegible] جواب

اُسکا دیا کہ حقیقت مین وہ جواب اُسکی بات کا نہ تھا اُس مقام پر شارح لکھتا ہو کہ اِس حدیث سے
معلوم ہوا کہ عالم کو واجب نہین ہو کہ ہر سوال سائل کا جواب دے بلکہ جائز ہو کہ اعراض کرے
اوسکے سوال کے جواب حقیقی سے جب سوال ایسا ہو کہ قابل جواب نہو یا آدمیون کو اُسکے جاننے
کی کچھ حاجت نہو یا اُسکے جواب مین خوفِ فتنہ و فساد اور تاویل بد کا ہو انتہی محصلہ پس اِسطرح
امام رضا علیہ السلام نے جائز ہی کہ حدیث نجوم سی مصلحت سکوت فرمایا ہو اور دعوالی اصحابی
کو فرمایا ہو کہ جن لوگون نے تغیر و تبدّل اپنے دین و ایمان مین نہین کیا اونکے حق مین صحیح ہی
اور جب یہ احتمال صحیح ہذا صحیح مین نکلا تو باعتبار قضیہ مسلّمہ علم میزان اذا جاء الاحتمال بطل
الاستدلال کی دلیل صاحب منتہی بالکل باطل اور حلیہ صحت سے عاطل ہو گئی بعد اس کے
اس سے بھی تنزل کرکے اور بھی جواب دئے ہین من شاء فلیرجع الیہ العرض قبول کرنا
دعوالی اصحابی کا مبنی بر تنزل علی النزل ہو نہ من حیث الواقع پس یہ قبول ہونا دلیل صحت
واقعی کی نہین ہو سکتا ہو قولہ لیکن پہلی حدیث کی نسبت کچھ کلام ہی اقول کچھ کلام نہین ہی بلکہ
کلام ہی کہ آپ نے بھی اپنے نامۂ اعمال کا ایک جزو سیاہ کیا ہی قولہ کیا وجہ ہی کہ اِس پر عمل
نہین کرتے اقول وجہ ظاہر ہی کہ عمل کرنا محتاج بثبوت صحت قطعی ہی ولم یثبت علاوہ اسکے
بخوبی عمل کرتے ہین لیکن اِسکے ساتھ ہی حدیث اصحابی اصحابی اور حدیث قرطاس اور حدیث
جہز و اجیش اسامہ و حدیث غصب فدک اور غضبیت فاطمہ و حدیث کاذبین غادرین خائنین
آتھمین پر بھی عمل کرتے ہین اور تمہاری طرح یومنون ببعض الکتاب ویکفرون ببعض
نہین ہین قولہ جو پیغمبر صاحب نے اپنے اصحاب کے حق مین فرمایا اوسکو نہین مانتے اقول
بفرمودۂ امام رضا علیہ السلام غیر مغیرین و مبدلین کے حق مین بخوبی مانتے ہین مثل سلمان
و ابوذر و مقداد و عمار یاسر وغیرھم کہ انکو بہترین امت سے جانتے ہین قولہ کیون
حقوق صحبت پیغمبر کے اونکے حق مین رعایت نہین کرتے اقول بخوبی رعایت کرتے ہین اگرچہ
اس حدیث مین حقوق صحبت کا ذکر نہین ہی لیکن جن لوگون نے خود حقوق صحبت پیغمبر

کی رعایت نہ کی اور پیغمبر کو ہمیشہ تنہا نرغہ کفار مین چھوڑکر روبفرار لایا کیے ہم بھی اون کو رفیق کار
حقوق صحبت کی رعایت نہین کرتے فلما اصبح الشر املی وھو عریان ۞ ولھم یبق
سوی العدوان دناھم کما دانوا قولہ اور کس لیئے اونکی عیب جوئی سے باز نہین آتے اقوالی یہ ہین کہ
عیب جوئی کون کرسکتا ہے عیبیون کے عیب خود ہی ظاہر ہین کون چھپا سکتا ہے اور کسکو عیب جوئی کی کیا
حاجت ہے اور سنیون کی عیب پوشی نے اونکو کیا نفع پہونچایا اور جب دنیا ہی مین کچھ نفع نہوا تو آخرت مین
کیا خاک نفع ہوگا قولہ باوجود سفارش پیغمبر صاحب کے اونکی دشمنی ترک نہین کرتے اقوال جنکے حق مین پیغمبر نے
سفارش فرمائی وہ وہی من لم یتغیر ولم یبدل ہین اونکے حق مین سفارش مانتے ہین اور اونکو دوست
رکھتے ہین اور وہ اقوال ہین نہ اشقیا کہ اشقیا کے حق مین سفارش پیغمبر صاحب نے کی ہی نہین اور
اگر تم کہتے ہو کہ نہین خواہی نخواہی سفارش اشقیا ہی کی ہے تو ہم کہینگے کہ ہوسکتا ہے کہ مقتضائی
خوش طینتی اور خوش خلقی کے کہ جس سے مخاطب بہ انک لعلی خلق عظیم ہوئے اون
حضرت نے سفارش اونکی بھی کی ہو جس طرح روز قیامت بھی بلفظ اصحابی اصحابی اون کی
سفارش ملائکہ ذات الشمال سے کرینگے اسلیئے کہ موالی دعوالی اور اصحابی اصحابی
کا ایک ہے لیکن ملائکہ اونکے حق مین کچھ سفارش کو نہ مانینگے اور اونحضرت کا جواب
بقول خود انک لا تدری ما احدثوا بعدک وانہم ارتدوا علی اعقابہم الی آخر الحدیث
منذ ما فارقتہم وانہم رجعوا علی اعقابہم القہقری
دینگے اوسیطرح شیعہ بھی اونکے حق مین سفارش اون حضرت کی نہین مانتے اور اگر وہ حضرت
پوچھینگے تو یہ لوگ بھی جواب مین کہینگے یارسول اللہ انک لا تدری ما احدثوا بعدک الخ
اور بالخصوص سادات مظلوم اور ذریات عترت معصوم جنکے حق مین وہ حضرت اکرموا
اولادی الصالحین للہ والطائعین لی فرما گئے تھے وہ تو قیامت مین قیامت برپا کرینگے
اور کہینگے یاجداہ یارسول اللہ اما تری ما فعلوا بنا وما احدثوا بعدک خذلونا
یاجداہ غصبونا حقنا یاجداہ وترکونا علی حالۃ قتلنا تحت کل حجر ومدر فالی اللہ

المشتکی والیاک یا جدا یہ اُسوقت ہمارے خیال مین یہ بات نہین آتی کہ پیغمبر صاحب اپنی اولاد
اور اقارب کو نکلوادین اور فرمائین کہ تم دور ہو پیاسے مرو جہنم مین جلو کہ تمنے میرے اصحاب
کو بُرا کہا تھا اور اون سے کہینگے کہ آؤ میری پاس بیٹھو اور حوض کوثر
سے پیو لا و اللہ لا واللہ کبھی ایسا نہوگا بلکہ وہ حضرت جیسے ملائکہ کے جواب مین
اُن اشقیا کے حق مین سُحقًا سحقًا یعنے دور ہو رحمت خدا سے کہ یہی معنی لعنت کے ہین
فرمائینگے اُسی طرح اولاد اور شیعیان اولاد کے جواب مین اُن اشقیا کے لیے سحقًا سحقًا
فرمائینگے پس اگر شیعہ شفاعت پیغمبر کی نہین مانتے ہین قصوروار ہین تو ملائکہ خدا جنکی شان مین
لایعصون ہی وہ بھی قصوروار ہین بلکہ بالاتر یہ ہی کہ حضرت ربّ الملائکہ ورب الشیعہ بھی
اُنکا شریک ہی کہ فرماتا ہی ان تستغفر لھم ام لم تستغفر لھم اوران تستغفر لھم
سبعین مرۃ لن یغفر اللہ لھم یعنے اے پیغمبر اگر تو استغفار کرے اُنکے لیے یا نہ کرے
اور اگر تو ستر مرتبہ اُنکے واسطے طلب مغفرت کرے جب بھی خدا نہ بخشیگا اور تیرا کہنا
نہ مانیگا پس جب پیغمبر کی ستر مرتبہ کی سفارش ارحم الراحمین نہ مانے تو اگر شیعون نے ایک
مرتبہ کی سفارش نہ مانی تو کیا مضائقہ قولہ امامیہ نے جو تاویلات اور تحریفات
لفظی ومعنوی کی ہین اقول ہم حضرت مخاطب کی کہانتک تکذیب کرین ہمکو شرم آتی
ہو مگر اُنکو جھوٹھ بولنے مین کچھ شرم نہین ہی کوئی تو بات سچی مُنھ سے نکلتی جو بات ہی از
قبیل خرافات ہی واہیات ہی دعاوے بلا دلیل دلیل خرافت وسفاہت مخاطب جلیل
ہین آپ فرماتے ہین کہ علماے امامیہ نے تاویلات اور تحریفات کیے ہین اس دعوی
پر کوئی حجت کوئی دلیل کوئی بُرہان قل ھاتوا برھانکم ان کنتم صادقین امامیہ کہتے ہین کہ
آپ جھوٹے ہین مفتری ہین کذاب ہین ہمارے علمانے کوئی تاویل اور تحریف نہین کی
بلکہ جسطرح سے اُنکے رواۃ ثقات نے معصومین سے روایت کی ہی اُسپر عمل کرتے ہین
اور محرفین کے حق مین لعن اللہ المحرفین الکلم عن مواضعہا پڑھتے ہین اور تاویل مقام تاویل

مین کوئی امر قبیح نہین ہی متشابہات کی تاویل بطرف محکمات کے کرنا شایع وذایع بین الفریقین
ہی جن آیات قرانی کو بظاہر دلالت اور تشبیہ اور تجسیم کی ہی اونمین تاویل کیجاتی ہی سیکڑون احادیث صحاح
اور غیر صحاح کی تاویل کرتے ہو کبھی اللہ کو ہنساتے ہو بلکہ ہنستے ہنستے اُنکا گراتے ہو کبھی
اُسکو رولاتے ہو اور اُسکے رونے سے طوفان نوح لاتے ہو کبھی اُسکی رویت کالقمر
فی لیلۃ البدر بناتے ہو کبھی اُسکے عرش پر چار زانو بیٹھنے سے عرش کو چرچراتے ہو کبھی
اُسکے ہاتھ کو بین کتفی الرسول رکھواتے ہو اور اُسکی بردست تا مرفین پہونچاتے ہو کبھی اُسکو
امرد بناتے ہو کبھی معشوق بناکر نقاب اُسکے مُنھ پر چھوڑواتے ہو کبھی قیامت کے دن اُسکی
ساق کھلواتے ہو کبھی اُسکا قدم جہنم مین رکھواتے ہو اور اُس سے جہنم کو بھروا تے ہو اور
اپنے امسال کو جہنم بھرنے کے لیے کافی سنین جانتے ہو العرش اس قبیل کے سیکڑون
خرافات کی تاویلین کرتے ہو اور باتین بناتے ہو پس اگر علماے امامیہ نے بھی مقتضائے
ان فی اخبارنا محکم کمحکم القرآن ومتشابہ کمتشابہ القرآن
بعض متشابہات کی طرف محکمات کے تاویل کی تو کون برا کام کیا جس پر کوئی جاہل طعنہ زن
ہو یہ گفتگو ہماری نسبت مطلق تاویل کی تھی لیکن اس مقام خاص پر کوئی تاویل وتحریف
کسی عالم امامیہ نے نہین کی بلکہ جو الفاظ حدیث کے راوی نے روایت کیے ہین وہی اوسی طرح
رکھا ہی اور ان الفاظ کے معنی بھی جو اُسکے موضوع لہ اور اصلی حقیقی تھے وہی مراد لیگئی
اور کسی لفظ کے معنی مجازی بھی نہین لیے کہ تم کہو کہ تاویل کی بلکہ اس جگہ ہمارے انشائے
کے کاریگر نے ہذا صحیح کے مقام مین اپنی کتاب مین لکھا ہی کہ امام رضا حکم بصحت ہر دو
حدیث نمود حالانکہ امام رضا علیہ السلام کے قول مین ہر دو حدیث کا لفظ ہی نہین ہی
ہان اسکو اگر ہم تحریف لفظی کہین تو لفظین ہی کہ جہلا بھی مسلم کرین فضلا عن الفضلا اس لیے
کہ ہر دو حدیث کا لفظ انشاے کے کاریگر کا ہی نہ فرمودہ امام رضا علیہ السلام اور اسی طرح
ہذا صحیح مین لفظ ہذا کو واضع نے وضع کیا ہی واسطے اشارہ کرنے کے طرف مشار الیہ واحد

کے اور یہی معنی اسکے اصلی اور حقیقی ہین پس معنی حقیقی اصل سے تجاوز کرکے مشار الیہ اُسکا ہردو
حدیث قرار دینا اسی کو تحریف معنوی کہتے ہین اور اسی طرح اصل یہ ہو کہ مشار الیہ کوئی
امر صریح ہو امر ضمنی نہو پس مشار الیہ ہذا کا اس مقام پر ایک امر ضمنی ٹھہرانا یعنے مدح صحابہ
جو ضمن مین ان دونو حدیثون کے نکلی جیسا کہ ہمارے مخاطب عالیمقام نے بصد تدقیق
نکالا ہو اسی کو تاویل کہتے ہین پس یار وخدا کے واسطے انصاف سے کہو اور تمکو تینے عمر
ہی کی قسم ہو سچ سچ کہو کہ تمنے اور تمہارے علمانے تحریف لفظی ومعنوی اور تاویل کی
کہ علمائے امامیہ نے کہ جنھون نے ہر دو حدیث بجاے ہذا کے نہ رکھا اور ہذا کا مشار الیہ
امر واحد صریحی قرار دیا ان دونون باتون مین کون تحریف اور تاویل ہی اور کون اصل
اصیل ہی افسوس ہو کہ دنیا مین ہمیشہ سے انصاف نہین ہی ہمارے مخاطب بیچارے
کیا کرین کہ ہر خلف طریقہ پر اپنے سلف کے ہو لیکن ہمارے مخاطب تو اس سے بھی
باہر ہین اور زبان حال اُنکی مترنم باین مقال ہو سہ در جہان جملہ ناخلف پسر اند ومن
بیچارہ ناخلف پدرم۔ قولہ حدیث اصحابی کالنجوم جن لفظون سے کتب اہلسنت مین
منقول ہی اُنہین لفظون سے کتب امامیہ مین مذکور ہی اقول جو الفاظ کہ کتب اہلسنت
مین مذکور ہین اور محققین علمای اہلسنت اوسکی تکذیب کرتی ہین اور امامیہ بھی اوسکی تکذیب کرتے ہین
وہ فقط اہتدیتم تک ہین ان سابقہ الفاظ کے بغیر کہ جس سے تخصیص اہلبیت نکلتی ہی پس کتب شیعہ مین منقول ہی
اگرچہ اخبار احاد سے ہو اور شیعہ اُسکی تکذیب نہین کرتے اور کتب اہل سنت مین
وہ الفاظ نہین ہین اور جو عیون مین اہتدیتم تک مذکور ہی وہ سوال سائل کی عبارت ہی
حدیث نہین ہی کوئی مجنون اور دیوانہ ہوگا جو سوال سائل کو حدیث نام رکھیگا ہان
ھذا صحیح یدل من لم یغیر ولم یبدل کو کہ امام علیہ السلام سے منقول ہی ہم حدیث کہتے ہین
گو اخبار احاد سے ہو لیکن دلالت اس حدیث کی اوپر صحت حدیث نجوم کے غیر مسلم ہی
اسلیے کہ وہ متعلق بسوال ثانی سائل ہی نہ بہ سوال اول اور لفظ ما تقدم کہ جس سے حدیث

حدیث نہ رہی بلکہ داخل سوال سائل ہوئی اور الفاظ ماتا خرکہ جس سے حضرات ثلثہ حکم اصحاب
سے خارج ہوتے ہین کتب اہل سنت مین موجود نہین پھر فرمانا مخاطب کا کہ الفاظ کتب سنی
وشیعہ ایک ہی ہین غلط ہوگیا اور یہ فقرہ اونہون نے فقط فریب دہی عوام کے لیے لکھا ہی ورنہ
ظاہر ہو کہ کتب شیعہ مین بالفاظ مخصصہ ہے کہ جس سے ثلثہ نکلجاتے ہین اور شیعہ ہمین الفاظ اس
حدیث کو مسلم رکھتے ہین اور جو سنیون نے بطور عام کے بدون الفاظ مخصصہ کے روایت
کی ہی شیعہ اُسکی تکذیب کرتے ہین اور اُسکو مسلم نہین رکھتے اور طرفہ یہ ہی کہ محققین علمائے
اہل سنت بھی شیعون کے ساتھ اُسکی تکذیب مین بہ دلائل عقلیہ ونقلیہ شریک ہین قولہ
امام موسی رضا علیہ السلام کی زبان سے اقول امام موسی رضا نے بارہ امامون سے کسیکا
نام نہین ہو تم ایسے ہی جاہل ہو جن شیعہ تھے جسکو اپنے امامون کا نام تک نہین معلوم
تھا جبھی تو سنی بنے اور پھر سنی سے کرسٹان ہوے پھر ہندی ہوئے اب دیکھین گرگٹ
کون رنگ بدلتا ہی قولہ اسکی صحت پر علمائے امامیہ کو اقرار ہی اقول جناب والا معلوم
نہین کہ آپ کس نشہ مین چور اور کس بیخودی مین مخمور ہین کہ ایسی بیخبری اور بیباکی اور
بیشرمی اور بیحجابی کی گفتگو کرتے ہین سے جان من پردہ برانداختہ یعنے چہ ہشیار
از خانہ برون تاختہ یعنی چہ۔ آپ نے کتاب مستطاب استقصا کو اس مقام مین دیکھا
کہ آپ کے کیسے کیسے مدعیان صحت حدیث نجوم خرافاتی اور بڑے بڑے پیر مغان
خراباتی نکلے پھر بھی کچھ نہ شرمائے اور ذکر اُسکی صحت کا لب پر لائے اور بعد اسکے
بیحیائی اور بیغیرتی کو انتہا تک پہونچایا اور کہا کہ علمائے امامیہ کو بھی اسکی صحت پر
اقرار ہے حضرت سلامت نہ علمائے امامیہ کو اسکی صحت پر اقرار ہی نہ علمائے محققین
اہلسنت کو اقرار ہی بلکہ جنون اور دیوانگی پر آپ کی باتون کا مدار ہی خود اپنے قول مین
بعد چار سطر کے آپ فرماتے ہین کہ علمائے امامیہ نے اسکی موضوعیت اور بطلان
کے اثبات مین دفتر کے دفتر سیاہ کیے اور صفحہ ساٹھ سطر ستائیس مین فرماتے ہین تب

مجبور ہو کر حدیث اصحابی کالنجوم کی صحت سے انکار کیا اور اسکی عدم صحت کا دعوی کرکے
اپنا پیچھا چھوڑایا ہا ہا پھر آپ کیونکر کہتے ہین کہ علماے امامیہ کو زبان امام سے اسکی
صحت پر اقرار ہی اگر اقرار ہی ہوتا تو حدیث امام رضا علیہ السلام مین جو صحیح کے متعلق
بحدیث نجوم ہونے سے انکار کیون کرتے اور تمہارے زردوزی سازکی تکذیب اسکے
اس قول مین کہ امام رضا حکم بصحت این ہر دو حدیث نمودہ کیون کرتے معلوم نہین کہ
حضور والا کتنی بوتلون کے نشہ مین ہین جو متناقض باتین کرتے ہین اور صحافت کلام
کہتے ہین اور نفرات یکذب بعضها بعضا منھ سے نکلتے ہین صاحب استقصا ایدہ اللہ
نے اس مقام پر کابلی اور خرکرہ ہاے کابلی کو دعواے دلیل تحقیقی حدیث نجوم مین
اور زردوزی سازدغا باز کو دعواے طرق صحیحہ حدیث نجوم مین از سرتا پا ایسا جھوٹا
بنایا کہ سیر پانک گوہ مین تلایا اور کتنی قرون کی سیاہی انکے منھ مین لگائی اگر
ہمارے مخاطب کو کچھ بھی غیرت ہوتی تو کوئی طریقہ اسکی صحت کا نکالکر ایک تھوڑی
سی سیاہی تو سیہ رویون کے منھ سے چھوڑا دیتے اس مقام کو دیکھکر پھر اسکے
جواب سے بالکلیہ اعراض کرنا نہایت درجہ کی بیحیائی ہی لیکن جناب ممدوح نے
سینون کی جان ایسے مخمصہ مین نہین ڈالی ہی کہ جس سے کوئی صورت جانبری ہو اگر
کوئی طریقہ صحت حدیث نجوم کا نہین نکالتے ہین تو کابلی اور خرکرہ ہاے کابلی تا بہ زردوزی
کار مکار سب جھوٹے ہوتے ہین اور اگر کوئی صحت کا طریقہ نکالا تو جتنے محققین علما
کہ تصریح صریح اسکی کرتے ہین کہ کوئی طریقہ اسکا صحیح نہین اور یہ حدیث بالکل جھوٹی
ہی یہ سب جھوٹے ہوتے ہین اور شیعہ ہر طرح پر راضی اور اختیار اصدالشقین کے لیے
متقاضی ہین کہ ہر کافرے کہ کشتہ شود سود اسلام است قولہ روایتین موید اسکی کتب
امامیہ مین موجود ہین اقول معلوم نہین ہوتا کہ ہمارے حضرت کیا فرماتے ہین اور کس
غفلت اور بیخودی مین گاتے ہین روایات کتب شیعہ کو موید حدیث نجوم اہل سنت فرماتے ہین

حالانکہ وہ مکذّب اُسکے ہین اِس لیے کہ روایات شیعہ تقلید و تفسیر اہلبیت ہین جس سے
مضمون عموم کل صحابہ باطل ہوجاتا ہو اور اہل سنت اِسی عموم کے ناقل ہین باین غرض کہ
عموم سے تعدیل کل صحابہ ہوگی اور جب تعدیل کل صحابہ ہوگی تو حضرات ثلثہ کی بھی جان شیعونکی
دارو گیر سے بچیگی شیعہ اِس عموم کو جسکی راوی فقط اہلسنت ہین موضوع اور باطل سمجھتی ہین اور محققین اہلسنت
بھی اوسکو باطل سمجھتے ہین پس شیعہ بھی اوسی کے منکر ہین جسکے محققین اہل سنت منکر ہین نہ یہ کہ
مطلق حدیث نجوم کے منکر ہین لیکن بالہام شیطانی مخاطب لاثانی کے خیال شریف مین یہ گزرا ہو کہ شایعہ مطلقا
حدیث نجوم کے منکر ہین یہانتک کہ اپنی کتابون کی حدیثونکو جس مین تفسیر باہلبیت وارد ہے
اوسکا بھی انکار کرتے ہین حاشا و کلا کہ کسی شیعہ نے اپنی احادیث کا انکار کیا ہو قولہ صحت سے انکار کرسکے
یا اُسکو موضوع کہہ سکے اقول روایت سنیہ جو بمفہوم عام ہی شیعہ اور محققین اہلسنت سب اُسکا
انکار کرتے ہین جز کابلی اور خرکرہ ہاے کابل کہ وہ بہیق و شہیق اِسکی صحت کے اُٹھاتے ہین
اور دلائل تحقیقیہ سے ٹھہراتے ہین اور ہم اسکو بنقل اقوال محققین باطل کرچکے قولہ یا اُسکو خبر
احاد سے کہکر اپنا پیچھا چھوڑاوے اقول حدیث نجوم بلاسنیون کے سر پر لاوے اور
مذہب شیعہ کو باقتدائی امثال علے و عباس و سعد عبادہ و اسامہ سچا ٹھہراوے
اور شیخین کے غاصب اور کاذب اور غادر اور خائن اور آثم سمجھنے مین اُنکو معذور
کرے پھر اہل سنت اوس سے پیچھا چھڑانیکے محتاج نہون اور شیعہ محتاج ہون یہ طرفہ لطیفہ ہی
ہم بہت حیران ہین اُلٹی سمجھ پر مخاطب خوش فہم کی کہ جو حدیث نجوم بمفہوم عام کتب غیر معتمدہ
اہل سنت مین باقرار محققین اُنکے علما کے موجود ہو وہ تو کتب شیعہ مین ثمین موجود ہی نہین
ہو پھر شیعہ اُسکو اخبار احاد سے کیونکر کہینگے اِسلیے کہ اخبار احاد وہ ہین جو موجود ہون
لیکن منقول بطور احاد ہون اور جو موجود ہی نہین ہی وہ خبر ہی نہین ہی پھر خبر واحد کیونکر
ہو بلکہ شیعہ اُسکو خبر اہلسنت اور موضوع اور باطل اور مکذوب کہتے ہین اور اُسی کا انکار
کرتے ہین اور جو منقول کتب شیعہ مین ہی ہر چند من حیث الواقع منقول بہ خبر واحد ہی لیکن

شیعہ اُسکا انکار نہین کرتے اسلیے کہ شیعون کے لیے وہ مفید ہو اور کسی طرح مضر نہین ہے بلکہ
سنّیون کو اُسکی تخصیص ضرر پہونچاتی ہین اور ثلثہ اہلسنت کو خارج اور غاصبین اور ظالمین
مین داخل کرتے ہین پھر شیعون کیا غرض ہے جو اوس سے انکار کرین اور جو عیون اخبار
مین مذکور ہو وہ سوال سائل ہو نہ حدیث اور اگر باعتبار بذا صحیح کے اُسکو خبر کہین تو اولاً لانسلم
کہ ہذا صحیح اُس سے بھی متعلق ہو اور ثانیاً علی التنزل سلمنا لیکن لانسلم کہ عام ہو بلکہ مخصوص ہین
لم یغیر ولم یبدل ہو کہ جس سے ثلثہ واحرابہم نکلجاتے ہین پھر شیعون کو کیا غرض ہو جو اُس سے
انکار کرین بہرکیف جہالت حضرت مخاطب اِس مقام سے بالکل ہویدا ہو اور اجنبیت اُنکی
علوم رسمیہ سے پیدا ہو کہ معنی متواتر اور احاد کو نہین سمجھتے حالانکہ طلبۂ تہذیب خوان بھی
جانتے ہین کہ مدار تواتر اور پر حصول علم و یقین کے ہو بسبب کثرت رواۃ کے کہ نواطو اُنکا
کذب پر عقل محال جانے نہ اور پر اس بات کے کہ ایک خبر واحد کو دو چار کتابون مین
مندرج کرین اگر دو چار کتابون مین ہونے سے متواتر ہو جاے تو بھی حدیث نجوم سنیون
کی دس یا پنج کتابون مین مندرج ہو پس چاہیے کہ کل محققین علماے اہلسنت جو اس
خبر کو موضوع و باطل و کاذب و مفتری کہتے ہین اور انکار کرتے ہین منکر خبر متواتر ہون
اور اس سے قبیح تر اور منکر تر کون امر ہوگا اور یقین ہو کہ حضرت مخاطب اپنے علما کی
حق مین ایسے منکر کے منکر ہون اور اگر نظر تحقیق و تدقیق خود اسپر راضی ہو جائین تو
ہم کہینگے شعر شادم کہ از رقیبان دامن کشان گذشتے ۔ گو شت خاک ما ہم بر باد
رفتہ باشد یا للعجب حدیث غدیر کہ جسکی زیادہ از دو صد صحابی راوی ہین اور اکثر صحاح مین
مین موجود ہو اور اُسکی طرق روایت مین پچیس ۲۵ مجلدات تصنیف ہوے اخبار احاد
مین شمار کیجاے اور حدیث نجوم کہ جس سے کل شیعہ منکر اور محققین اہلسنت بھی منکر ہین وہ
متواترات سے ہو جاے اسمین بے انصافی پر جزا اسکے کہ احکم الحاکمین درمیان ہاے
اور تمہارے حکم کرے اور ہم کیا کہین قولہ معانی الاخبار مین اقول معانی الاخبار

وبحار الانوار اور احتجاج مین جہان کہین ہو شیعون نے مضمون خاص کا اقرار کیا ہی کہ
جس مین گنجایش حضرات ثلثہ نہین ہی نہ اُس مفہوم عام کا جسکے حضرات اہلسنت بغرض حفظ
جرثیم ثلثہ راوی ہین شیعہ از متقدمین تا متاخرین اُسکے منکر ہین نہ منکر اُس مضمون خاص
کے جنکے مصداق اہلبیت نبوت ہین قولہ نکالکر نہ دکھلادیا اقول جسکو شیعہ خود دیکھتے
ہین کسی کے دکھانیکی حاجت نہین ہی بلکہ وہ خود اُسی کو روایت کرتے ہین اور سُنیون کو
ہمیشہ نکال نکال کر دکھلاتے ہین کہ دیکھو یہ صحیح ہی نہ وہ جو تم گول بات یعنے بمفہوم عام
روایت کرتے ہو اور تمہارے محققین بہی اوسکی تکذیب کرتے ہین مگر تمکو تو خدا نے چشم بینا ہی
نہین دی ہے شیعہ ہزار نکالکر کھڑا کرکے دکھلاوین تمکو کب دکھائی دیگا تم جب اندھون
کی طرح ٹٹولوگے تو وہی گول گول مضمون تمہارے ہاتھ لگیگا لیکن وہ گول گول تمہارے
کچھ کام نہ آئیگا اور جب کبھی شیعون کے لبنے مضمون پر ہاتھ پڑ جائیگا تو چلا وگے کہ ہاے
ہاے شیعون نے داخل کردیا بہت اچھا شیعون ہی نے داخل کیا سہی پھر تمکو اسقدر
بیکلی کیون ہی شیعون نے بمقتضای دلائل عقلیہ ونقلیہ ایک مضمون عام کی تخصیص کردی
ہی اہل سنت بھی سیکڑون آیات وروایات کو مخصوص جانتے ہین اسپر اسقدر شور و
غُل مچانا کیا ہی قولہ کیا شور وغُل مچانا ہی اقول تعجب ہی کہ شور وغُل مچانا محققین اہلسنت
کا اس حدیث کی موضوعیت اور بطلان مین آپ کے گوش مبارک تک نہین پہونچا پھر
شیعون کا غُل مچانا آپ نے کیونکر سُن لیا قولہ دفتر کے دفتر سیاہ کیے اقول محققین
اہلسنت نے بھی اپنے نامۂ اعمال کیطرح سیاہ کیا ہی قولہ جس حدیث کی موضوعیت کا
دعوی اس شد و مد کے ساتھ کیا ہی اقول جسکی موضوعیت کے دعوی پر دلائل
عقلیہ قائم کیے ہین اور شرح شفائی قاضی عیاض سی بہت سی دلائل نقلیہ علماے اہلسنت
کی زبان سے بیان فرمائے ہین وہ وہی حدیث نجوم بمفہوم عام ہے کہ جس مین مقتدا
اور مقتدی کا پتا نہین ملتا اس لیے کہ مخاطب بحکم اقتدا اے صحابہ خود حضرات صحابہ

ہین اور سوای صحابہ کی کون وہان موجود تھا جس سے خطاب بحکم اقتدا ے صحابہ کیا گیا
بہرکیف جو آثار وضع و بطلان ہین اسی حکم عام مین ہین اور اگر صحابہ کو مفسر بصحابۂ خاص یعنی
اہلبیت علیہم السلام کیجیے جیساکہ ہمارے احادیث مین ہی اُس مین مقتدی اور مقتدا صاف
صاف جدا ہین اور اقتدا ے اہل عصمت مین کوئی قباحت عقلی و نقلی نہین لازم آتی
اور یہ عین مذہب شیعہ ہی پھر کوئی شیعہ اسکا انکار کیون کرتا قولہ وہ بروایت ائمہ کرام
ہمارے اُصول کے موافق ثابت ہی اقول یہ محض غلط اور دروغ بیفروغ ہی جو بروایت
ائمہ کرامؑ ہی وہ مخصوص ہی اُسکے ہم منکر ہین اور جو بروایت اہل سنت ہی وہ مفہوم عام
ہی اُسکے شیعہ منکر ہین اور محققین اہل سنت بھی منکر ہین آپ اُنہین محققین کو اپنی کشش دونا
کی زردوزی جوتیون سے ماریئے کہ جو چیز مطابق اصول حق اُسکے منکر کیون ہوے
اور چرمی سے نہ ماریئے گا ورنہ بزرگونکی عزت جائیگی آئندہ آپ کو اختیار ہی قولہ ہان
اتنا فرق ہی کہ سُنی بیچارون کے راوی ضعفا اور مجاہیل ہین اقول شیعو آؤ اور سجدۂ
شکر خدا بجا لاؤ کہ سنی بیچارے بے مارے مرے اور خود مارے پڑے کہ اپنی زبان سے
اپنے راویون کے ضعفا اور مجاہیل ہونے کے قائل ہوگئے شیعون کے نزدیک تو
کل رواۃ اُنکے ایسے ہی ہین بلکہ کذاب و مفتری اور دین و ایمان سے بری ہین لیکن
اِس مقام پر حضرات اہلسنت نے کیا کیا رنگ بدلے ہین اور کیا کیا مضمون تراشے
ہین ذرا دکھیو بڑے کھیل اور بڑی تماشی ہین کہان وہ دعوی کہ یہ حدیث ہر طریقہ سے صحیح
اور دلیل تحقیقی ہی جیساکہ کابلی اور خرکرہ ہاے کابلی نے کیا جب اِس مین جھوٹے پڑے
تو دوسرا رنگ بدلا اور کہا کہ ہمین بعض طرق صحیح اور بعض غیر صحیح ہین جیساکہ زردوزی کار
سکار نے کیا جب اِس مین بھی بتصریح محققین علما کہ کل طریقہ اسکے غیر صحیح ہین جھوٹے
ہوئے تو تیسرا رنگ بدلا کہ ہمارے رواۃ تو ضعفا اور مجاہیل ہین مگر شیعونکے رواۃ سچے ہین
ابھی تک کسی جھوٹے مُنھ سے یہ نہین نکلتا کہ راوۃ اسکے کذاب ہین وضاعین ہین ملحد ہین

لعنة اللہ علی الکاذبین ہین اور یہ حدیث کذب وافترا رسول خدا پر ہی اور رواۃ
شیعہ بیشک سچے ہین مگر حضرات ثلثہ اہلسنت کے لیے ایک پنج آہنی بھی تقلید و تفسیر لیئے چوڑی
رکھتے ہین کہ اُس سے سینون کے اسفل سے اعلی تک پارہ پارہ ہوجاتے ہین قولہم
راوی ائمہ کرام ہین اقول جسکی روایت بطور احاد کے ائمہ کرامؑ سے ہی اُس سے تقلید
و تفسیر صحابہ لئام خارج ہین پس خارجیون کو اُس سے سوائے ضرر کے کوئی نفع نہین ہی
قولہ ضعیف تصور کیا اقول فقط ضعیف نہین تصور کیا بلکہ کذب وافترا ی بر رسول خدا
تصور کیا قولہ ہرج نہین اقول بڑا ہرج ہوا کہ اہلسنت دعوائے دلیل تحقیقی مین کذاب
اور بطال اور تلبیس شعار و عوام مین ایسی خصال ٹھہر گئے کہ جھوٹی حدیث کو دلیل تحقیقی
ٹھہرایا اور کاذبین اور وضاعین اور خائنین امین کا کہا صحیح المسلم نمونہ دکھلایا اور بحمائی
اور بغیرتی کا اپنے اوپر خاتمہ کر دیا ہم نہین سمجھتے کہ اس سے بڑھکر اور کیا ہرج ہوسکتا
ہی کہ مکار تدلیس کار کا مکر و فریب کھل جائے اور نظر صغار و کبار مین خوار و زار و بی اعتبار
ہوجائے قولہ تصدیق امام موسیٰ رضا کی اقول تصدیق امام رضا علیہ السلام
کی محتاج بہ دلیل ہی ابھی کوئی دلیل حضور والا نے اسپر قائم نہین کی کہ ہذا صحیح متعلق
بہ حدیث نجوم ہی ممکن ہی کہ متعلق بدعوائی احدی ہو بلکہ من حیث اللفظ والمعنی بھی احتمال
متعین ہی پس قبل ابطال اس احتمال کے یہ شور و شغب مچانا اور بہ زبان تند و تیز فرمانا
کہ جو منکر حدیث نجوم ہی وہ منکر قول امام رضا علیہ السلام ہی سوائے جہالت و حماقت کے
کس امر پر محمول ہوسکتا ہی کہ ثبت العرش ثم انقش پہلے تصدیق امام رضا علیہ السلام ثابت
کر لیتے بعد اسکے کچھ فرماتے تو بیشک اُسکی گنجائش ہوتی اور اُسوقت ہم اندھون کو ٹوٹلوانے
کہ بیان تقلید من لم یغیر و لم یبدل بھی انہین امام رضا علیہ السلام کے قول سے اوسی راوی
کی روایت سے موجود ہی یا نہین اگر موجود ہی تو تمہارے ثلثہ کا کہان ٹھکانا ہی
اور تمکو اس حدیث سے کیا پانا ہی اور اس صورت مین غرض انحصرت کی الزام اہلسنت ہی

کہ ہمنے فرض کیا کہ جو معنی اہل سنت سمجھے ہین کہ اصحاب سے اہل بیت نہین مراد ہین وہ ہے
سہی مگر بنا بر تمہاری ہی حدیث صحابی صحابی کے تخصیص من لم یسدل و لم یقصر ضرور ہی پس
تلثہ تمہارے جو اول مقصرین اور مسدلین سے ہین خارج ہو گئے پھر تمکو حدیث نجوم سے
کیا ہاتھ آیا اور اگر تمہارے ٹٹولنے مین یہ عبارت موجود نہین ہی تو ہم تمکو اگر اس بات
مین معذور بھی رکھین پھر بھی تمہاری جان نہین بچتی اس لیے کہ اس لفظ عام کو معنی عام پر محمول
کرنیمین تم معذور نہین ہو سکتے اسلیے کہ مخالف حدیث متواتر اصحابی ہی اور شیعہ تکذیب
حدیث نجوم باعتبار معنی عام ہی کے کرتے ہین نہ باعتبار معنی خاص کے کہ وہ خود تقلید
و تفسیر اہلبیت کے لازمی ہین اور اس معنی خاص کی تصدیق کرتے ہین پس حتیٰ تمکو اہلسنت
کسی دلیل قطعی سے یہ نہ ثابت کرین کہ مراد امام رضا علیہ السلام معنے عام ہین اسوقت تک
مخالفت قول شیعہ باقوال امام رضا علیہ السلام نہین ثابت ہو سکتی اور اثبات مدعا کلہ اہلسنت
سے باہر ہی و بالین ہمہ اگر ہم مفہوم عام ہی فرض کرین جب بھی تمہاری جان بریکی کوئی صورت
نہین ہی اسلیے کہ شیعہ بنا بر مفہوم عام صحابہ کے باقتدائے علی و عباس و سعد عبادہ تمہارے
ثلثہ کو غاصب و کاذب اور عاد و روغائن و آثم سمجھینگے اور خلافت شیخین کو بطلان اقتدوا
بالذین من بعدی ابی بکر و عمر باطل جائینگے اور اگر کوئی تخصیص لگاؤ گے تو قاعدہ
عدالت کل صحابہ جو مجمع علیہ جمہور اہلسنت ہی باطل ہو جائیگا الغرض تمہارے مدخل و مخرج
کی کل راہین شیعون نے ماری ہین اور تمپر راہ آمد و شد نفس تنگ کر ڈالی ہی سوائے
اسکے کہ سر جھکائے پڑے رہو تمکو کوئی چارہ نہین آرے محیط بغیرتی اور بحیائی کا کنارہ
نہین اذا لقیت جلباب الحیاء فقل ما شئت قولہ امام کی تکذیب کرکے اپنے آپ کو
دائرہ ایمان سے خارج کیا اقول وہ خود بدولت حضرت مخاطب ہین کہ باوجود تصریح
صریح ابن اثیر کے جامع الاصول مین کہ مجدد مذہب امامیہ ائمہ ثانیہ مین علی ابن موسی الرضا
علیہ السلام ہین امام رضا کی تکذیب کرکے آپ کو سنی بنایا اور بقبول آپکے آپ انپکو دائرہ ایمان سے

خارج کیا فقیل لخرج منها فانک رجیم وادخل النار مع الداخلین فبعد الاصحاب
الجحیم وبعد اللقوم الظالمین والحمد للہ علی تمام الحجہ ووضوح المحجۃ

قال المخاطب القمقام ھداہ اللہ سبل السلام

اب ہم اون تحریفات کو بیان کرتے ہین جو علمای امامیہ نے اس حدیث کی نسبت کی ہین عیون
اخبار مین جو حدیث ہمنے اصحابی کالنجوم نقل کی ہی اوسمین بعد اون الفاظ کے یہ عبارت بڑھائی
ہی یرید من لم یغیر ولم یبدل الخ کہ مراد اون اصحاب سے جو حدیث مین مذکور
ہین وہ ہین جنھون نے کچھ تغیر و تبدیل نہین کی تب پوچھنے والے نی امام سی پوچھا کہ یا حضرت ہم
کیونکر جانین کہ اصحاب نے کچھ تغیر و تبدیل کی ہی امام نی جواب دیا کہ خود پیغمبر صاحب کی حدیث موجود
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کچھ لوگ میرے اصحاب سی قیامت کے دن حوض سی علحدہ کر لیے جاوینگی
تب مین کہونگا کہ خدایا یہ میرے اصحاب ہین تب اللہ جلشانہ فرمائیگا کہ تو نہین جانتا کہ اونہون نے
تیرے پیچھے کیا کیا اور وہ دوزخ کیطرف کھینچ لیے جاوینگے تب مین کہونگا کہ دور ہو دفع ہو ان
الفاظ کے بڑھانی سی غرض یہ ہی کہ بعض اصحاب بسبب ارتداد کے حدیث کے مصداق سی خارج
ہو جائین لیکن تب بھی ہمارا کچھ نقصان نہین اس لیئی کہ ہم خود قائل ہین کہ جو لوگ پیغمبر کے بعد مرتد ہو گئی
وہ اس حدیث کے مصداق سی خارج ہین اور اصحاب مقبولین نے تغیر و تبدیل کیا نہ اس
حدیث کے مصداق سی خارج ہوئی اور خود حضرات امامیہ کا اقرار ہے کہ اصحاب مقبولین حدیث
حوض کی مصداق سی مستثنی ہین جیسا کہ صاحب استقصاء الافحام نی بجواب منتہی الکلام کی مسلک ثانی
کی ایک مقام پر اسکا اقرار کیا ہی وہ عبارت کہ ہرگز حدیث حوض در حق مقبولین اصحاب کرام خیر
خیر الانام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وارد نیست و ہرگز این حدیث بر آنہا منطبق نمیتواند شد اور اس
امر کو کہ خلفای راشدین اور انصار و مہاجرین اصحاب مقبولین تھے ہم اسی حدیث
کی بحث مین فصل ارتداد صحابہ مین ثابت کرین گے انشاء اللہ تعالے ولو فرضنا کہ
بعض اصحاب مقبولین مغیرین و مبدلین مین ہون لیکن تاہم اکثر اصحاب کے نسبت اس

حدیث کا مضمون صادق آتا ہی اِسلیے کہ افصح الفصحا ابلغ البلغا علیہ التحیۃ والثنا نے ایسا لفظ
تشبیہ مین صحابہ کی بیان فرمایا ہی کہ جس طرح پر وہ فضیلت پر دال ہی اُسی طرح پر کثرت پر
یعنی لفظ نجوم پس حضرت کا یہ فرمانا کہ میرے اصحاب مثل ستارون کے ہین اُنکے بیشمار ہونیپر
دلالت کرتا ہی اور سوائے جاہل اور نادان کے کوئی ستارون کے مثال کو معدودے چند
کے حق مین وارد نہین سمجھ سکتا ولو سلمنا کہ بہت ہی تھوڑے بلکہ دو تین ہی اصحاب پر جو ارتداد سے
بچگئے یہ حدیث منطبق ہوئی جب بھی یہ عقیدہ امامیہ کا کہ اقتدا صرف اہلبیت کے واجب ہو
اور دوسرے کی ناجائز باطل ہوتا ہی اور اقتدا جو مخصوص اہلبیت کے لیے ہی اُس مین دوچار
کا شریک ہونا ثابت ہوتا ہی ولم یقل بہ احد منہم غرض کہ جب حضرات امامیہ نے دیکھا کہ یہ
عبارت زائد بھی بیکار ہوئی اور اسنے بھی دار و گیر اہلسنت سے نہ بچایا تب اسکو چھوڑا اور
دوسرے طور پر تاویل کو کام فرمایا اور یہ دعوی کیا کہ مراد اصحاب سے اہلبیت ہین جیسا کہ
صاحب استقصاء الافحام نے بجواب منتہی الکلام کے فرمایا ہی مراد از اصحاب در حدیث اصحابی
کالنجوم بایہم اقتدیتم اہتدیتم اہلبیت علیہم السلام اند لیکن ہم اس دعوی کو چند دلیلون سے باطل کرتے ہین

یقول المتمسک بولایۃ علی بن ابی طالب علیہ السلام

حضرت مخاطب باشور و شغب بغیر کسی دلیل اور برہان کے مدعی ہین کہ شیعون نے عبارت
یرید من لم یغیر ولم یبدل بڑھائی ہی اور اُنکے راوی نے یہ عبارت نہین روایت کی ہی ہم
اِسی قدر پوچھتے ہین کہ آپ کو بڑھانا شیعون کا کہان سے معلوم ہوا علم اسکا بوحی من الملک
العلام ہی یا بکشف و الہام یا از قبیل اضغاث احلام ہی یا مثل شیطانی احتلام ہی آپ کے منھ مین
کسی نے لگام نہین دی ہی جو جی چاہتا ہی بکتے ہین لیکن عقلا سخن نے محبت کو مجنونون کی جھک
دیوانون کی بک مجذوبون کی بڑ خشک و ماغون کی رٹ سمجھتے ہین اگر کچھ بھی سچے تھے تو کوئی
جھوٹی سی بھی دلیل اپنے دعوے پر بیان فرمائی ہوتی کہ جس سے معلوم ہو جاتا کہ قید

من لم یغیر و لم یبدل ایسی باطل ہی کہ امام رضا علیہ السلام سے ایسی قید لگانا محال ہی یا
دلیل لانا امام علیہ السلام کا حدیث اصحابی اصحابی سے اِس قید کے ہونے پر باطل ہی یا حدیث
اصحابی خود صحیح نہین یا انضمام حدیث نجوم ساتھہ حدیث اصحابی کے منتج اِس قید کا نہین
ہوسکتا اور جب اِن باتون سے کوئی بات حضور والا نے بیان نہ فرمائی تو پھر شیعون کا
اِس قید کو بڑھانا اور راویان شیعہ کا روایت نہ کرنا اور امام رضا علیہ السلام کا نہ فرمانا
آپ نے کہان سے ثابت کیا اب ہم آپکو سنّیون کے بڑھانے کا اور جھوٹھ بنانیکا تماشا
دکھائین حدیث متفق علیہ ہی کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ نے فرمایا کہ انا مدینۃ
العلم و علی بابھا حضرات اہلسنت کہ شیفتہ فضیلت بخش ہین اور تفضیل الشیخین کالمسح
علی الخفین اپنے اجماعیات سے ٹھہرا چکے ہین اِس فضیلت کو در باب باب مدینہ علم مخصوص
پاکر آتش حسد سے جلے اور نار موقدۃ تطلع علی الافئدہ سے جلے آخر کار جب اُس آگ کو
بجھانے کے لیے کچھ نہ پایا اُسوقت آب دروغ اُسکو بجھایا اور دل ٹھنڈا کرنیکے لیے
گویا آب دروغ ٹھہرایا اور خوب گرما گرم فقرہ جمایا کہ آنحضرت نے فرمایا کہ انا مدینۃ
العلم و علی بابھا و ابو بکر سقفھا و عمر جدرانھا اور کسی ظریف الطبع نے
فرمایا کہ ایک فقرہ اور تھا کہ راوی بھول گیا یعنے عثمان میزابھا یعنے جناب رسول خدا
نے فرمایا کہ میں شہر علم ہون اور علیؑ دروازہ اُسکے ہین اور ابوبکر چھت اُسکی اور عمر تنہا
دیوارین اُسکی اور عثمان نادان و سوہری اُسکی ہین اب اِسمین کوئی نادان سے نادان تر
ہوگا وہ بھی سمجھ لیگا کہ بے شبہ یہ فقرہ بڑھایا ہوا ہی اِسلیے کہ شہر کے لیے دروازہ
مشہور و معروف ہی اور شہر کے لیے چھت اور دیوارین اور پرنالے نہین ہوتے بلکہ
سب لوازمات بیت سے ہین اور با اینہمہ اگر غور کیا جاے تو اِس مین بھی کوئی فضیلت
ثابت نہ ہوئی اِسلیے کہ جو شہر مین دیوار اور چھت اور نادان کی ذریعہ سے داخل ہوگا
وہ چور کہا جائیگا اور جو دروازہ سے جائیگا وہ عیب سارقیت سے بری کہلائیگا

فاعتبروا یا اولی الابصار اور اگر کچھ جی چاہتا ہو تو اور بھی سنیئے حدیث صحیح ہی
کہ جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا الحسن والحسین سیدا شباب اھل الجنۃ یعنی حسنین علیہما السلام
سردار جوانان اہل بہشت ہین حضرات اہل سنت کو اس حدیث پر حسد ہوا اور
شابین کے ساتھ شیخین کا منضم کرنا منظور بجد وکد ہوا یہ عبارت بڑھائی اسوقت دلکو کل
آئی کہ جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ ابوبکر وعمر سیدا کھول اھل الجنۃ
یعنے ابوبکر وعمر سردار بڈھون بہشت کے ہین حالانکہ معلوم ہو کہ بہشت بڈھون کی جگہ
نہین ہو اور خود جناب رسولخدا کی حدیث ہو کہ اھل الجنۃ جرد مرد یعنی اہل بہشت بصورت
نوجوانان امرد ہین ایسی عبارتون کو ایزاد اور ایجاد طبع زاد کہنا بجا اور درست ہو
نہ یہ کہ کسی حدیث عام مین امام علیہ السلام بمقتضاے دلایل عقلیہ ونقلیہ کوئی تخصیص بیان
فرماوین اور آپ سے حجت ودلیل طلب مجادین کہ شیعون نے بڑھایا قولہ تب بھی ہمارا
کچھ نقصان نہین ہو اقول پتھر پڑے اس سمجھ پر جسنے صحابہ مرتدین کو خارج کیا پھر
الصحابۃ کلھم عدول کا کلیہ کہان رہا بلکہ مثل گوز سڑا اور باد رہوا ہوا دیکھو صدہا سال
کی عمارت بیکار رخنہ دار بالوں کی دیوار ہوئی جاتی ہو ذرا ہوش مین آیئے اور اپنے
ثلثہ کی خبر لیجئے کہ شیعون نے انکو داخل مرتدین کرکے حدیث نجوم سے خارج کردیا
آپ پہلے انکو کسی تدبیر سے مرتدین سے نکالیئے تب ہو س اسکے مصداق حدیث
نجوم ہونیکی کیجیے اور اب نکالنا انکا مرتدین سے قضیہ باطلہ الصحابۃ کلھم عدول کو
نہین ہوسکتا اسلیے کہ اس کلیہ کو آپ نے خود باطل کردیا قولہ اسلیے کہ ہم خود قائل
ہین اقول جب آپ خود قائل ہین کہ مرتدین خارج ہین تو باقرار آپ کے قیود
لم یغیروا ولم یبدلوا کے حقیت ضرور ہوئی پس شیعون نے جو امام سے روایت کی ہو
وہ تو وہی بات ہو کہ جسکا آپ نے خود اقرار کیا پھر یہ کیون کہا تھا کہ شیعون نے ان قیود
کو بڑھایا ہو مگر یہ کہ فرمایئے کہ ہم خود ان قیود کو مانتے ہین مگر شیعون کے کہنے سے نہ مانینگے

تو وہی مثل ٹھیک ہوگی کہ دھوبی خود گدھے پر چڑھتا ہو مگر کسی کے کہنے سے نہین چڑھتا ہی لیکن یہ گدھا وہ ٹھوکر آپ کو دیگا کہ زیارت ثلثہ جہنم مین قبول ہو جائیگی اسلیے کہ جب ارتداد صحابہ کے آپ قائل ہو گئے تو الصحابۃ کلھم عدول کا کلیہ جہنم مین لگیا اور شیعون نے فوراً ثلثہ کو مرتدین مندفار قتھم مین داخل کر کے جہنم تک پہونچا دیا قولہ اور خود حضرات امامیہ کا اقرار ہو کہ اصحاب مقبولین حدیث حوض کے مصداق سے مستثنی ہین اقول نعوذ باللہ من شر کل غبی غوی حضور والا کو احتیاج فصد کی ہو کچھ تھوڑا سا بہی خون فاسد نکلجا تا تو کسیقدر خلل دماغ مین شاید افاقہ ہو جاتا اور کوئی بات تو سمجھ مین آتی شیعہ اپنے مقبولین اصحاب کے مستثنی ہونیکا اقرار کرتے ہین یا مقبولین اہلسنت کو بھی مستثنی سمجھتے ہین یہ بات تو بلہ وصبیان اور نادان سے نادان پر بہی مخفی نہین ہو کہ شیعہ مقبولین خاص اہلسنت کو مردود دین اولین و آخرین سے سمجھتے ہین خصوصاً حضرات ثلثہ کو کہ سرگروہ منافقین اور مرتدین اور ظالمین اور غاصبین اور خائنین اور غادرین اور آثمین سے کمافی صحیح المسلم شمار کرتے ہین اور علاوہ اور دلیلون کے بالخصوص اس حدیث اصحابی اصحابی کو بھی انکے دلائل ارتداد سے جانتے ہین اور فقرہ مازالو مرتدین منذ مافارقتھم کو کہ صحاح مین موجود ہو نص قطعی ارتداد حضرات ثلثہ سمجھتے ہین اس لیے کہ مندرجہ اسطے ابتدائی مدت کے ہو پس ابتدائے مدت ظہور ارتداد کی روز مفارقت جناب سولخدا تھا اور مصداق اس ارتداد کے سوائے غاصبین خلافت کے کوئی دوسرا نہین ہو سکتا کہ کلاب دنیا بطلب جیفہ دنیا لقیفہ بنی ساعدہ مین جمع ہوئی اور صدائی بی سر و پای منکم امیر و منا امیر اور غوغائے ضلالت زائے نحن الامراء و انتم الوزراء کمافی صحیح البخاری لبون پر لائے بالجملہ بیعت غدیری کو توڑا اور جناب سولخدا کو بے غسل و کفن چھوڑا اور راہ دین و ایمان سے منہ موڑا یہی لوگ مصداق مازالو مرتدین منذ مافارقتھم کے ہین اور اہلسنت نے جنکا نام اہل ردہ رکھا ہی شیعون کے نزدیک مانع زکواۃ ہونا انکا فقط غاصب خلافت سے تھا نہ بطور اطلاق انکار از زکوۃ تھا کما قد حققناہ من کتب المخالفین فلکن من ثمۃ الناظرین

پس وہ لوگ بشبیہہ مصداق مرتدین سے خارج ہین وعلی التنزل ظہور ارتداد اُنکا بعد حول وقت طلب زکوۃ تھا نہ بمجرد مفارقت از جناب رسول خدا پس ہر طرح سے مصداق منذ ما فارقتہم سے خارج ہین اور خبر ثلثہ واحزابہم کے کوئی مصداق اسکا نہ ٹھہرا پس جب شیعہ اسی حدیث حوض سے ثلثہ کو مصداق حدیث حوض ٹھہراتے ہین پھر اُنکے حدیث حوض سے خارج ہونیکا اقرار اُنسے ممکن ہین الغرض جہان شیعون نے صحابہ کا ذکر کسی مدح کے ساتھ کیا ہی مراد اُنکی وہان اپنے مقبولین ہین نہ تمہارے مقبولین یا مراد مقبولین سے وہ ہین کہ جنکی مقبولیت متفق علیہ بین الفریقین ہی جیسے سلمان وبوذر وعمار وغیرہم وھذا ظاہر لاستترۃ فیہ لکن عبادت وغوایت مرض لاعلاج ہے قولہ خلفاے راشدین اور انصار ومہاجرین اصحاب مقبولین تھے اقول مقبولیت خلفاء راشدین شیعہ کے نزدیک مسلم نہین اور شیعہ اسی پر ہمیشہ طالب دلیل ہین پس بغیر اثبات مقبولیت حدیث نجوم مین اُنکا دخل کرنا جھک مارنا ہی یہ طرفہ ماجری ہی اور عجب تماشا ہی کہ ہمارے مخاطب عالیمقام اثبات فضیلت ثلثہ کے لیئے حدیث نجوم کو بین طمطراق ذکر فرماتے ہین اور جب دیکھتے ہین کہ فضیلت موقوف بر مقبولیت ہی اور مقبولیت کا ثبوت ہی نہین ہی تو کچھ نہین بن پڑتی ہی اور بمجبوری آخر فرماتے ہین کہ ہم مقبولیت آگے چلکر ثابت کرینگے جو خوش پہلے حضور نے مقبولیت ہی ثابت کرلی ہوتی بعد اُسکے قصد کسی فضیلت کا کرتے اب اگر قضا وقدر سے آپ کو مہلت اثبات مقبولیت نہ ملی تو سب محنت آپکی رائگان ہوئے اسلیے کہ موقوف کا اثبات بدون اثبات موقوف علیہ محض بیوقوفی ہی اور حقیقت یہ ہی کہ یہ ہوس محال ہی اور آل کار اسکا فقط احتیال اور فریب دہی عوام وجہال ہی قولہ ہم اس حدیث کی بحث مین فضل ارتداد صحابہ مین اقول جو بحث اس حدیث سے آپ نے اس مقام مین کی ہی اس مین تو کوئی فصل ارتداد صحابہ نہین ہی باقی رہی کوئی بحث دیگر جو حضور کے خیال مین مثل اسباب اغوال ہی وہ درحقیقت شیخ چلی کا خیال اور منصہ ظہور مین آنا اسکا محال ہی پھر لوگ

کہانتک اُسکے انتظار مین رہین گے آخرکار یہی کہین گے بیت آدمی رالچشم حسال نگر
ازخیال پری دی بگزر قولہ ثابت کرینگے اقول تم ہمارے کیا ثابت کروگے او رتمہاری
کیا مجال ہی اسی خیال محال مین تمہارے بڑے اُمل التکمال اور بڑے گرو گھنٹال ہاتھ پاؤن ٹیک
ٹیک کر اور راہِ راستی سے بھٹک بھٹک کر مرگئے اور سڑ گئے اور شیعون کا ایک بال بھی کندہ
نہ کرگئے قریب تیرہ سو برس کے گزر گئے کہ یہ میدان شیعون کے ہاتھ رہا اور اہلسنت ہمیشہ ملزم اور
بلجام الزام ملجم رہے یہانتک کہ آج ہی استقصار الافحام سے مفحم ہین اور منھ اونکے کالفحم المفحم ہین
مقبولیت ثلثہ ثابت کرلینا کیا سہل اور دلگی سمجھتے ہین پہلی امثال تشیید المطاعن کے جلائل
فضائل وشرائف خصائل اور الفین کے دو ہزار دلائل کا جواب مہیا کرلیجیے بعد اسکے
ہوس اثبات مقبولیت ثلثہ کیجیے وانّی لک ہذا قولہ بعض اصحاب مقبولین مغیّرین ومبدّلین
مین ہون اقول خاص تمہارے کل مقبولین شیعون کے نزدیک مغیّرین ومبدّلین سو
ہین بعض کے کیا معنی قولہ اکثر اصحاب کے نسبت اس حدیث کا مضمون صادق آتا ہی
اقول محض غلط اس اکثریت پر کسی لفظ کو باحدی الدلالات الثلث دلالت نہین بلکہ خصم آپکا
کہہ سکتا ہی کہ اصحاب اوزان جمع قلت سے ہی پس بالمطابقت دلالت اسکی بر قلت ہی
واستعمال جمع قلت مقام کثرت مین خلاف اصل ہی اور ہر خلاف اصل محتاج بدلیل ہی
قولہ ایسا لفظ تشبیہ مین صحابہ کی بیان فرمایا اقول سبحان اللہ ماشاء اللہ کیا خوب دلیل
کثرت پر آپ نے ارشاد فرمائی یہ بالخصوص آپ ہی کا ایجاد طبع زاد ہی یہ بات تو اُنکے
کارپردازون کو بھی نہ سوجھی تھی بلکہ اُنکے بزرگوارون مین سے بھی کسی کو نہ سوجھی تھی اور کیونکر
اونکو سوجھتی کیونکہ علم وادراک سی بہرہ ور تھے اور اس امر سے باخبر تھے کہ ہر تشبیہ مین دال پر وجہ تشبیہ کا
ہونا ضرور ہی اور بے وجہ کسی امر کو وجہ تشبیہ ٹھہرالینا عقل ودانش سے دور ہی چنانچہ
اسی حدیث نجوم مین لفظ اہتدیتم بعد اقتدیتم کو دلیل اسکی ٹھہرایا ہی کہ وجہ تشبیہ اس مقام پر
استداب ہی تفصیل اس اجمال اور توضیح اس مقال کی یہ ہی کہ جب تصریحات محققین اعلام اہلسنت

کوئی طریقہ صحت حدیث نجوم کا نہ نکلا اور کسی کتاب معتمد میں اسکا پتہ نہ ملا تو انکے بعض علما کے
دل میں یہ خیال خام آیا اور یہ سودا سر میں سمایا کہ ایک حدیث صحیح مسلم سے کسی قدر اسکے
مضمون کی تصحیح کیجیے کہ اُس میں جناب رسولخدا نے اس مضمون کی روایت ہو النّجوم
امنة اهل الارض فاذا ذهبت النجوم اتى السّماء اور جب اس حدیث میں تشبیہ صحابہ
بنجوم وارد ہو تو اس تشبیہ میں تمسک ہو طرف اسکے کہ اقتدا انکی موجب اہتدا بھی ہوگی لیکن محققین
علمائے اہلسنت نے خود اس پر مواخذہ کیا اور اس تقریر کو لغو سمجھا اور فرمایا کہ صحیح صحیح نہیں ہے
اس لیے کہ اہتدا فرع اقتدا ہے اور جب اس حدیث میں حکم اقتدا موجود نہیں ہے تو بسر وجہ تشبیہ اہتدا
ٹھہرانا محض لغو اور باطل ہے بلکہ یہ اشارہ ہے طرف اُن فتن اور حوادث کے جو بعد انقراض عہد
صحابہ اسلام میں حادث ہوئے اور امن و امان نہ رہا پس بنا بر اسکے وجہ تشبیہ فقط امن و امان
ہے بندہ کہتا ہے کہ وجہ تشبیہ امن و امان ہونا تو ٹھیک ہے مگر امن و امان فتن و حوادث سے درست
نہیں ہے اسلیے کہ ابتدائے حوادث و فتن تو ابتدائے دور مفارقت جناب رسولخدا ہے
بدلیل لا تدری ما احدثوا بعدك وهم ازالوا هم قائمين منذ ما فارقتهم
جیسا کہ ہمنے پیشتر اس سے بیان کیا کہ منذ واسطے ابتدائے مدت کے ہے اور قطع نظر اس سے
فتن اور حوادث اصغر و اکبر کا عہد صحابہ میں ہونا تو اجلائے بدریین سے ہو فتنہ اہل ردہ
فتنہ قتل حضرت عمر فتنہ قتل حضرت عثمان کبرا فتنہ جانکاہ صفین و جادثہ عظیم الشان ہو
کہ جس میں کل صحابہ نجوم اہتدا راہ ہدی سے بسبب مخذول کرنے خلیفۃ اللہ کے کسیر گمراہ
ہوئے پھر فتنہ خانہ جنگ جمل اور فتن و خارجیات صفین کہ جس میں ہزارہا ملکہ لکھوکھ کی نوبت
قتل کی پہونچی یہانتک کہ بطور مثل کہتے ہیں العرب عن الحرب خرب یہ سب فتن قبل از
انقراض عہد صحابہ تھے بلکہ تا وقوع حادثہ جگر سوز ظالم و خاتمہ خاندان حضرت خاتم عہد
صحابہ کا کلیۃً انقراض ہونا انکا بنا بر اسکے وہ عہد صحابہ کو موجب امن از حوادث کہنا محض بجا ہے
پس ضرور ہے کہ حدیث صحیح مسلم کو بھی بفرض صحت مثل حدیث نجوم کے مفسر بالطبیت کرتے

اور وجہ تشبیہ امن و امان از زوال و فنا کہین جیسا کہ مسند احمد بن حنبل مین اور دیگر کتب
اہلسنت مین بطرق متعددہ منقول ہی قال رسول اللہ النجوم امان لاھل السماء
اذا ذھبت النجوم ذھبوا واھلبیتی امان لاھل الارض فاذا ذھب
اھلبیتی ذھب اھل الارض اور قریب اسی کے کتب شیعہ مین بھی بچند طرق منقول
ہے کہ فرمایا اون حضرتنے اھلبیتی امان لاھل الارض کما ان النجوم امان لاھل السماء
حاصل سبکا یہی ہی کہ میرے اہلبیت امان اہل زمین ہین جیسا کہ ستارے امان اہل آسمان ہین
اور موید اسکا اور بھی کتب شیعہ مین شامل بوجود ھم ثبتت الارض و السماء و بیمنھم رزق الوری
موجود ہی پس حدیث صحیح مسلم مین تفسیر صحابہ باہلبیت منقول نہین ہی مگر بمقتضاے
قضیہ مقبولۃ الطرفین الاحادیث یفسر بعضھا بعضا ضرور ہی کہ حدیث صحیح مسلم مین بھی صحابہ سے
اہلبیت ہی مراد ہون ورنہ جسطرح مقتدا ہونا صحابہ کا بدلائل عقلیہ و نقلیہ باطل ہی اوسیطرح
موجب امن و امان ہونا صحابہ کا بھی بالبداہت باطل ہی اسلئے کہ فتن اور حوادث زمانہ صحابہ تو درایت
ہین نہ روایت و الحمد للہ علی وضوح الحجۃ تماشاے قدرت خدا کرنا چاہیے کہ مخالف ہمارا
حدیث صحیح مسلم کو واسطے اثبات صحت مضمون حدیث نجوم کے لایا تھا وہ تو باعتراف
اُنہین کے علما کے نہوا مگر شیعون کو ایک شاہد حدیث صحیح اہلسنت سے لفظ اصحاب کے
مفسر باہلبیت ہونیکا ملگیا بیت عدو شود سبب خیر گر خدا خواہد ؎ خمیر مایہ دکان شیشہ گر
سنگ است ۔ اور جب حدیث صحیح مسلم مین اصحاب سے فقط اہلبیت مراد ہوے کہ اُنہین سے
تشبیہ نجوم صادق آتی ہی اور وہ معدود ے چند ہین پس تشبیہ نجوم من حیث الکثرۃ جو آپکا
افادہ جدیدہ غیر دین ہی باطل و رطلیہ صحت سے عاطل ہوگیا علاوہ اسکے جب
آپ کے علماے حدیث مسلم مین وجہ تشبیہ کو ابتدا ٹھہرانا بسبب عدم دلیل کے
قبول نہ کیا پھر آپ جو وجہ تشبیہ کثرت نجوم کو حدیث نجوم مین بلا دلیل ٹھہراتے ہین اسکو
کیونکر کوئی قبول کر سکتا ہے مگر یہ ارشاد فرمائیے کہ اس جگہ ہمارا طریقہ وراء طریق العقول

ہی ہم کام کشف و الہام سے لیتے ہین یہ شدنی معقول و منقول نہین ہین جیسا کہ آپ کے مولانا
رومؒ فرماتے ہین ؎ پائی ہا شد دلیل معقول و منقول ہین چوبین چوبان چوبین بخت بے تمکین بود
از دلائل گرلنتین حاصل شدے ؎ فخر رازی راز دار دین بدے لیکن اس صورت مین
بحث اصحاب عقول سے نامعقول ہو لہذا طور ہمولیں وراء طور العقول
قولہ جس طرح پر وہ فضیلت پر دال ہو اسی طرح پر کثرت پر یعنے لفظ نجوم اگر آپکو
علم معنی بیان مین مداخلت تام ہو تشبیہ مین علمائے وجہ تشبیہ کو فقط من بعض الوجوہ ہونا ضرور
جانا ہو کسی نے یہ نہین کہا ہو کہ تشبیہ مین کل وجوہ لازم ہو تاکہ لازم آوے زید کالاسد مین زید کے
لیئے دم بھی ہو پس بیان تشبیہ کے لیئے ذکر احد الوجہ اقتضا کے کافی ہو جیسا کہ کل علمانے
سمجھا ہو پس آپ نے تشبیہ سے اگر وہم کیا کہ اور کونسا قرینہ اسپر قرار دیا ہو اور اگر فرمایئے
کہ تشبیہ مین جسقدر تکمل ہو بہتر ہم کہینگے بہت اچھا ایک تھوڑی سی تکمل فی التشبیہ
ظرفاے شیعہ کی طرف سے بھی قبول فرمایئے اور اپنی عنایات سے اپنے صحابہ خاص کو اسکا
مصداق ٹھہرای اور وہ یہ ہو صحابہ گرچہ جملہ کالنجوم اند ولے بعضے کواکب بخس و شوم اند
قولہ سواے جاہل اور نادان کے کوئی ستارون کی مثال کو اقول جہالت اور نادانی
ہی کا باعث ہو کہ وجہ تشبیہ بدلیل کثرت ٹھہرائی ہو حالانکہ اوس زمانہ مین کثرت کفار کے
سامنے مسلمانونکی مع منافقین و مرتدین مثل دال مین نمک کے تھے آپ اتنا نہین سمجھتے
کہ قلت و کثرت امر اعتباری ہو ہر ایک نسبت اپنے مخالف کے ہو پس اگر وجہ تشبیہ
کثرت صحابہ ہوتی تو یہ بنسبت غیر صحابہ کے ہوتی اور غیر صحابہ مین ساری دنیا کے کفار ہین
پس سوائے مجنون کے کوئی عاقل بھی کہہ سکتا ہو کہ آج کے زمانہ مین مسلمان کفار سے زیادہ
ہین چہ جاے زمانہ جناب رسولخداؐ مین مگر خلل دماغ کا کچھ علاج نہین قولہ معدودی چند کے
حق مین وارد نہین سمجھ سکتا اقول آپ بجا اور درست فرماتے ہین لیکن یہ تو ارشاد
فرمایئے کہ یہ حکم عام ہو کہ جہان کہین ستارون کے مثال ہو ہم مثل کو بشمار سمجھین یا بخصوص تشبیہ صحابہ

بہ نجوم ہو اگر مخصوص ہو تو کوئی وجہ خصوصیت ارشاد فرمائیے اور اگر علم عام ہو تو جہان کیتن تشبیہ
باہل بیت علیہم السلام بہ نجوم ہمارے دعوے جیسا کہ حدیث اصحابی کالنجوم بایہم اقتدیتم اہتدیتم
کما انہ بالنجوم اہتدی الانام کا مضمون ہے پس اس حدیث میں جو تشبیہ اہلبیت بہ نجوم ہو
تو اہلبیت کو بھی ہدایت کنندگان امت سے چند سمجھینگے لیکن مسعود سے چند سمجھنا بقول آپکے
تو جہالت اور نادانی ہے پس ضرور ہوا کہ اہلبیت کے بھی بیشمار ہونے کے قائل ہو جیئے
وکفی بذالک جہلا یا اصل البیت علیہم السلام عقلا اس مقام پر خود سمجھلینگے
کہ کون عاقل اور دانا اور کون مجنون اور دیوانہ ہے اور البتہ قابل یاد گرفتنی ہے قولہ
تب بھی یہ عقیدہ امامیہ کا کہ اقتدا صرف اہلبیت کی واجب ہوا قول یہ اعتراض لغو اٹھائے
کے کار گیر کا ہوا اور اسکے جوابات شافی تعریجاً وضمناً کتاب مستطاب استقصا میں چند طرح سے
مذکور ہین اور عبارت مابعد مین ایک جواب پر آپ نے کسیقدر گفتگوی لاطائل بھی کی ہو
حالانکہ جواب اسکا بھی بطور دفع دخل اسی جگہ مذکور ہی لیکن اس سے بھی اور جوابات دیگر سے
بھی اپنی غض بصر اور قطع نظر کرکے وہی اعتراض منعرض جواب وجواب الجواب جوابات دیگر
کے جو آپ بیان فرماتے ہین اسکی کیا وجہ ہی یہ بات آپ کے کمال غیرت اور حیا کی دلیل
بعید ہی اور تخدیع اور تضلیل جہال پر حجت بے بدیل ہی اگر منظور نظر افاضت اثر فریب عوام کالانعام
نہوتا اور اطباق حق ہوتا تو کل جوابون کا جواب دیتے اسلیے کہ بفرض محال مثل شریک الباری
اگر ایک جواب باطل بھی ہو تو اس سے کل جوابات کا باطل ہونا لازم نہین آتا ہی بہرکیف
ہم اس مقام پر اشارہ طرف چند جوابون کے کرتے ہین حاصل اعتراض زرد وزی کار
مکار کی بجاوٹ اسکی مستشدین کے لیے طرہ دستار ہو یہ ہو کہ حضرت امام رضا علیہ السلام
نے حدیث عیون مین دو حدیث یعنی اصحابی کالنجوم اور دعوا اصحابی کو صحیح فرمایا ہی لیکن
اسمین قید من لم یغیر ولم یبدل کو لگایا جس سے ثابت ہو کہ من لم یغیر ولم یبدل صحابہ
مین سے قابل اقتدا ہین حالانکہ شیعہ سے صحابہ کا تغیر وتبدل کسی کو قابل اقتدا ہی نہین جانتے

جواب اوّل حدیث عیون مین ہذا صحیح فرمانا امام رضا علیہ السلام کا شیعون کے نزدیک منقول بطور خبر واحد کے ہی کہ مقام اعتقاد مین قابل اعتماد نہین پس اخبار احاد سے اعتقاد شیعون کا جو بدلائل قطعیہ ثابت ہی کہ سوائے اصحاب عصمت کے کوئی قابل اقتدا نہین ہو اُٹھ نہین سکتا جواب دوم سلمنا کہ منقول بہ خبر واحد نہین ہی لیکن امام رضا علیہ السلام نے ہذا صحیح تقیۃً فرمایا ہی مگر تاہم تمہاری ہی حدیث اصحابی اصحابی سے ایک قید ایسی لگائی ہی کہ جس سے تمہارے ثلثہ نکلجاتے ہین اس لیے کہ شیعون کے نزدیک اوّل مغیرین و مبدلین وہی لوگ ہین جواب سوم امام رضا علیہ السلام نے تصحیح دو نو حدیثون کی نہین کی ہی اور نہ حدیث عیون اخبار مین دو نو حدیثون کا لفظ ہی بلکہ فقط ہذا صحیح ہی اور مشار الیہ ہذا کا حدیث قریب دعوالی اصحابی ہی اور اُسی مین قید لم یغیروا لم یبدل ہی نہ حدیث نجوم مین اور حدیث نجوم اس مقام پر مسکوت عنہ ہی اگرچہ دوسری مقام مین خود قول جناب رسولخدا سے مفسر بالبعیت ہی اور اس جواب مین ہمارے مخاطب والا مقام نے کچھ گفتگوے لغو عبارت مابعد مین کی ہی انشاء اللہ وہین اُسکا جواب بھی آویگا جواب چہارم مشار الیہ ہذا صحیح مین قول بعموم مدح صحابہ ہی جیسا کہ ہمارے مخاطب والا مقام اسی پر راضی ہین نہ خصوص مدح باقتدا پس غرض اُن حضرت کی یہ ہی کہ مطلق مدح اُنہین صحابہ کی جائز ہی جو غیر مغیرین و مبدلین ہین بدلیل حدیث اصحابی اصحابی اور چونکہ اسی قدر مین مذہب اہل سُنت کا ابطال در باب تعدیل کُل صحابہ تھا اُن حضرت نے اسی پر اکتفا کی اور مضمون جواز اقتدا و عدم جواز اقتدا اس مقام پر لمصلحۃ مسکوت عنہ ہی جیسا کہ حدیث جناب رسولخدا مین تصریح ابن ملفن جواب سوال متی الساعۃ مسکوت عنہ ہی لخوف فتنہ و فساد و سوء التاویل کما مر جواب پنجم مقصود امام علیہ السلام کا اس مقام پر فقط ابطال مذہب اہلسنت ہی بدلیل الزامی یعنی حسب مزعوم اہلسنت ہمنے اصحابی سے صحابہ ہی مراد لیے جب بھی حدیث اصحابی اصحابی کہ مسلم خصام ہی کُل اصحاب لئام و کرام قابل اقتدا نہین ہین پس ضرور ہی کہ قید

من لم یغیر ولم یبدل لگائی جاوے اور بعد اِس قید کے جبتلک حضرات اہلسنت کسی دلیل قطعی سے
ثلثہ کو من یغیر و یبدل سے خارج نہ کرینگے اُنکا قابل اقتدا ہونا حدیث نجوم سے ثابت نہوگا
اور اِسکا اثبات کہ ثلثہ غیر مبدلین و مغیرین سے تھے سنیون سے محال ہی اور مخاطب نے جو
فرجہاں کے لیے وعدہ فرمایا ہی کہ ہم آگے چلکر ثابت کرینگی شیخ چلی کا خیال ہی آج صدہا
سال گذر گئے کہ ثابت نہوا اور شیعون نے اُنکو مبدلین و مغیرین مین داخل ہی رکھا تو اب تمہاری
کیا مجال ہی کہ ثابت کروگے اِس جواب کو صاحب استقصا نے بتصریح تمام بیان فرمایا ہی لیکن
ہمارے مخاطب نے چونکہ جواب اِسکا اپنے کلّ سے باہر سمجھا اِسلیے کچھ تعرض اِسکا نہ کیا
جواب ششم سلّمنا کہ قول امام رضا علیہ السلام عام ہی اصحاب عصمت اور بعض اصحاب غیر عصمت
سے لیکن لانسلّم کہ یہ عام اپنے عموم پر باقی ہی بلکہ بمقتضاے ما من عامٍ الا وقد خُصّ مخصوص ہی بسبب
اُن دلائل قطعیہ عقلیہ و نقلیہ کے جو اوپر انحصار اقتدا کے اصحاب عصمت مین دلالت کرتے ہین
پس جبتلک اہلسنت اُن دلائل قطعیہ کو باطل نہ کرین دعواے بقاے قول امام رضا علیہ السلام
بر عموم خود نہین کر سکتے ہین جواب ہفتم مراد امام علیہ السلام کی من لم یغیر ولم یبدل سے وہ
لوگ ہین جو مغیر و مبدل نہ بالفعل ہون نہ بالقوۃ اور وہ لوگ سواے اصحاب عصمت کے
کوئی نہین ہوسکتا ہی اور قرینہ قطعیہ اِس مراد پر وہی دلائل قطعیہ ہین جو دلالت کرتے ہین اوپر
عدم جواز اقتدائی غیر معصومین کے جواب ہشتم صحابہ من لم یغیر ولم یبدل وہی صحابہ
ہین جنھون نے اقتدا باصحاب عصمت کی ہی مثل سلمان و مقداد و ابوذر وغیرہم کے اور جن
لوگون نے منصوص غدیر خم کی اقتدا چھوڑکر اصحاب ثلثہ کی اقتدا کی وہ سب مغیرین و مبدلین
حکم خدا و رسول مین ہین پس جن لوگون نے اقتدا معصوم کی اُنکی اقتدا عین اقتدا ے معصوم ہی و
تبقریر اخر مقتدین معصومین چونکہ مقتدا سکے ہین کہ اقتدا بغیر معصوم جائز نہین ہی پس اُن مقتدین
کی اقتدا مستلزم اعتقاد عدم جواز اقتدا بغیر معصومین ہی اور غرض شیعون کی اِس قول سے
کہ اقتدا بغیر معصومین جائز نہین ہی یہ ہی کہ انتہاے اقتدا المعصومین ہونا ضرور ہی خواہ بلا واسطہ خواہ

بواسطہ اُن لوگون کے کہ جنکی اقتدا عین اقتدا ے معصوم یا مستلزم اقتدا ے معصوم ہو
جواب نہم قول امام علیہم السلام مین جائز ہی کہ مراد اقتدا سے اعم از اقتدا ے جزئی و کلّی
ہو مغیّرین و مبدّلین کی اقتدا ے کلّی و جزئی دونو جائز نہین ہی اور غیر مغیّرین و مبدّلین مین
معصومین کی اقتدا ے کلّی و جزئی سب جائز ہی اور غیر معصومین کی اقتدا ے جزئی جائز ہی
نہ اقتدا ے کلّی اور مراد اقتدا ے کلّی سے اقتدا قولاً و فعلاً و تقریراً ہی کہ یہی مخصوص
باصحاب عصمت ہی اور ایسی اقتدا اُنکی غیر کے بدلائل قطعیہ جایز نہین ہی جواب دہم غایۃ الامر
یہ ہی کہ اس مقام پر امام علیہ السلام کو ذکر ایک قید اخص کا فرمانا تھا یعنی مراد اصحاب سی اصحاب عصمت
ہین لیکن امام علیہ السلام نے بجائی اوسکے ذکر ایک قید اعم کا فرمایا یعنی من لم یغیر و لم یبدل اور اعم
اور اخص باہم متنافیین فی الصدق نہین ہین اس لیے کہ جایز ہی کہ مقام جاءنی زید مین جاءنی انسان
کہین اور وجہ اختیار اعم کی یہ ہی کہ ابطال مزعوم مخالف کہ کل صحابہ قابل اقتدا ہین اسی قدر مین بوجہ اسہل حاصل
تھا اور وہ حدیث مسلم مخالف ہی یعنی حدیث اصحابی اصحابی پس امام نے اسی پر اکتفا کی کہ حکوت
سائل حاصل ہوگیا اور اگر سائل زیادہ تر اس سی طالب تحقیق ہوتا تو البتہ وہ حضرت فرماتی کہ حسبطر حسے
اصحابی سی کل اصحاب مراد نہین ہین او سیطر حسے من لم یغیر و لم یبدل سی کل من لم یغیر و لم یبدل مراد نہین
ہین بلکہ اوسمین بہی مخصوصین مراد ہین یعنی اصحاب عصمت دلیل اس پر وہی دلائل ہین جو عدم جواز
اقتدا ے غیر معصومین پر قائم ہین فتلك عشرة كاملة قوله ولم يقل به احد منهم
اقول ولم يقل به احد منكم پس یہ قول بخرق اجماع مرکب خود باطل ہوگا یعنی ہمارے اور
تمہاری درمیان مین دو قول ہین یا یہ کہ کل صحابہ قابل اقتدا ہین یا اہلبیت قابل اقتدا ہین
پس جب کل صحابہ کا قابل اقتدا ہونا بدلیل اصحابی اصحابی باطل ہوگیا تو اہلبیت کا قابل اقتدا
ہونا ثابت ہوگیا اور یہ قول کہ بعض صحابہ قابل اقتدا ہون اور بعض قابل اقتدا نہون بخرق
اجماع مرکب باطل ہی اسی سبب سے امام رضا علیہ السلام نے اسکا ابطال فرمایا اور
ابطال اقتدائی کل صحابہ پر اکتفا کی قوله غرض کہ جب امامیہ نے دیکھا کہ یہ عبارت بیکار ہوئی

اقول کب کہا امامیہ نے کہ یہ عبارت بیکار ہوئی آپ اپنی نافہمی سے یون فرماتے ہین اسوجہ سے کہ
اعتراض زرہ دوزی کار مکار کو لاجواب سمجھتے تھے ابتو آپ نے دیکھا کہ تلک عشرہ کاملہ سے
تڑاتڑ دس اُنکے سر مبارک پر پڑی یقین ہے کہ اب تو بیکار نہ فرمائینگا اور تعجب ہے کہ کیونکر آپ
بیکار کہہ سکتے ہین کیا دعوائے عدالت کل صحابہ اس سے خاک مین نہین ملا کیا دعوی آپ کا کہ
کل صحابہ قابل اقتدا ہین اس سے باطل نہین ہوا کیا حضرات ثلثہ من یغیر و یبدل سے نکلگئے
کیا مرتدین منذ افارقتہم سے خارج ہوگئے و با این ہمہ دعوائے بیکار ہی بیکار کہ جسکا
بدحواسی اور بدہوشی پر مدار ہے یہ قید ایک تیر سہ پہلو جگر فگار ہے کہ نشانہ سے وار پار ہے
جولاہے کے چوتڑ کا تیر نہین ہے کہ خدا کرے چھوٹا ہو جائے قولہ اسنے بھی دار و گیر اہلسنت
سے نہ بچایا اقول اہلسنت خود مبتلائے دار و گیر شیعہ بحدیث نجوم ہین کہ جب کچھ نہین بن پڑتی
تو حدیث نجوم کی تکذیب کرتے ہین جیسا کہ ابن تیمیہ وغیرہ کی عبارت سے پیشتر اس سے
آپ نے سُنا شیعون پر دار و گیر حدیث نجوم سی خام خیالی ہے اور دار و گیر کشتۂ حیا و غیرت سے
خالی ہے جو جو گرفت تم شیعون پر کرو گے وہ ثلثہ ہی کو پیش کرینگے اور انہین کے زیر و زبر
کرنے سے تمہارے جگرون کو پیش کرینگے قولہ تب اسکو چھوڑا اور دوسرا طور پر تاویل
اقول کہان اُسکو چھوڑا کب چھوڑا کسے کہا چھوڑا بلکہ ثلثہ کو خارج کرکے چھوڑا اور بفرض تسلیم
کہ قید لم یغیر و لم یبدل حدیث نجوم مین بھی ہو تو بعد اس قید کی تفسیر باہلبیت کب منافی اسکی ہے
بلکہ حقیقت مین مصداق لم یغیر و لم یبدل بوجہ کمال یعنی لا بالفعل و لا بالقوۃ القریبۃ و البعیدۃ اہلبیت ہی
ہین پس جب قید من لم یغیر و لم یبدل لگائی تو ثلثہ کو مصداق نجوم سی خارج کرنا منظور نظر تھا اور جب تفسیر باہلبیت
کی تو اہلبیت کو متعین کر دیا واسطی مصداق نجوم ہونیکے منظور نظر ہوا اور یہ امر عین مطلوب شیعہ ہے
کہ ثلثہ مصداق نہین ہین اور اہلبیت مصداق ہین پس اسکو ایک دعوی چھوڑنا اور دوسرا دعوی لینا ثابت
دا دعوی فہمی دینا ہے سلمنا دو دعوی ہین پہلا دعوی قید من لم یغیر و لم یبدل کا جو بدلیل حدیث اصحابی
اصحابی ثابت ہے اور اس سے ابطال دعوائے اہل سنت کہ الصحابۃ کلھم عدول و کلھم قابل للاقتداء

ہوگیا اور بعد اسکے دوسرا دعوی کہ صحابہ بنجوم اہتدا فقط اہلبیت ہین ثبوت اسکا تحقیقاً والزاماً
بہ لزوم خرق اجماع مرکب ہوا اسلیے کہ ہم اور آپ متفق ہین اس پر کہ یا کل صحابہ لائق اقتدا ہین یا
اہلبیت اور جب کل صحابہ بدلیل اصحابی قابل اقتدا نہین ہین تو ضرور ہو کہ اہلبیت قابل اقتدا ہون
اور اسکا قائل ہونا کہ بعض صحابہ قابل اقتدا ہون اور بعض نہون خرق اجماع مرکب ہوا اور دلیل
تحقیقی شیعون کی روایت انکی ہو جناب رسولخدا سے کہ مراد اصحاب سے اہلبیت میرے
ہین اور غرض شیعون کی چند راہون سے یہ ہو کہ ہر راہ اہلسنت کی ماری پڑے اور کطرح
سر نہ اٹھائین اور پڑے پڑے چوٹین کھائین الغرض تبدیل طرق بمجبوری و ناچاری کار اہلسنت
ہی چنانچہ اولاً اخر کابی نے حدیث نجوم کو دلیل تحقیقی والزامی ہونیکا دعوی کیا جب وہ انجام
کو نہ پہونچا تب آپ کے بزرگوار زردوزی کار مکار نے بعض طرق سے دلیل تحقیقی ہونے کا
دعوی کیا جب وہ بھی انجام کو نہ پہونچا تو حضرت مخاطب نے فقط دلیل الزامی ہونیکا دعوی کیا
غافل اس سے کہ الزام مسلمات خصم ہوتا ہو اور خصم آپکا عموم حدیث مسلم نہین رکھتا ہو اسکو
تبدیل رنگ کہتے ہین جیسے خود بدولت کبھی شیعہ بھی سنی کبھی کرسٹانی کبھی نیچری بنتے ہین
قولہ اور یہ دعوی کیا کہ مراد اصحاب سے اہلبیت ہین اقول یہ دعوی شیعون نے نہین
کیا بلکہ ہمیشہ سے انکا دعوی یہ ہے کہ اصحاب اقتدا اصحاب عصمت ہین اور وہ منحصر ہین
اہلبیت طہارت ہین اور اقتدا ے غیر معصومین موجب ہدا نہین اور غیر معصومین خود
قابل اسکے ہین کہ ہدایت کیے جاوین وہ دوسرون کو کیا ہدایت کرینگے مصرع
او خود گم است باز کرا رہبری کند افمن یھدی الی الحق احق ان یتبع ام
من لا یھدی الا ان یھدی قولہ ہم اسکو چند دلیلون سے باطل کرتے
ہین اقول دعواے شیعہ بہت قوی اور آپ کی دلیلین بہت ضعیف ان
بیچاریون مین کہان اتنی طاقت کہ بار قوی کو برداشت کرسکین اور انتظار ثاقبہ فحول کی

قال المخاطب القمقام هداه الله سبل السلام

دلیل اوّل اصحاب کے لفظ سے اہلبیت مُراد لینا دا تحریف دینا ہی اِس لیے کہ عرفًا اصحاب کا اطلاق یار دوستون پر اور اہلبیت کا گھر والون پر ہوتا ہی شرعًا اصحاب سے مراد پیغمبر پر ایمان لانیوالے اور رفقا لیے جاتے ہین اور اہلبیت سے گھر والے اور بنی فاطمہ سمجھے جاتے ہین بلکہ احادیث نبوی اور اقوال ائمہ اطہار سے یہ ظاہر ہی کہ دونون لفظون کے مصداق دو فرد علحدہ علحدہ ہین جہان یاران پیغمبر کی شان مین کوئی حدیث یا قول ہی وہان لفظ اصحاب کا آیا ہی اور جہان خاندان نبوی اور ائمہ اطہار کا ذکر ہی وہان لفظ اہلبیت اور عترت کا چنانچہ پیغمبر خدا نے فرمایا ہی کہ انی تارک فیکم الثقلین کتاب اللہ وعترتی یا مثل اہلبیتی کسفینۃ نوح یا امام زین العابدین نے اپنی دعا مین جو صحیفہ کاملہ مین مذکور ہی فرمایا اللھم واصحاب محمد خاصۃ الذین احسنوا الصحابۃ الخ اگر لفظ اصحاب یاران پیغمبر کے لیے مخصوص نہ ہوتا اور اوا اُسکا استعمال اہلبیت اور عترت کی نسبت بھی ہوتا تو کیون ان احادیث مین الفاظ اہلبیت اور عترت کی تخصیص کیجاتی اور کس لیے پیغمبر خدا حدیث انی تارک فیکم الثقلین مین بجاے کتاب اللہ وعترتی کے کتاب اللہ واصحابی نفرماتے اور حدیث مثل اہلبیتی کسفینۃ نوح مین مثل اصحابی کسفینۃ نوح ارشاد نہ کرتے اور کسواسطے پیغمبر خدا جب حضرت فاطمہ کے گھر جاتے تھے تو سلام علیکم اہل البیت فرماتے تھے اور سلام علیکم یا اصحابی نہ کہتے غرضکہ احادیث نبوی اور اقوال ائمہ اطہار سے صاف معلوم ہوتا ہی کہ اصحاب اور اہلبیت کے لفظ محاورہ مین دونو ایک دوسرے سے جدا ہو گئے اور دونو کے مصداق دو فریق ہو گئے اصحاب کا اطلاق یارون دوستون پر اور اہلبیت کا استعمال گھر والون پر ہوتا رہا اور ابتک خواص اور عوام دونو فریق کے ویسا ہی استعمال

کرتے ہین پس نہایت تعجب کی بات ہی کہ صدہا احادیث ہزارہا اقوال مین تو اصحاب کا لفظ یارانِ
پیغمبر پر اور اہلبیت کا لفظ گھر والون پر استعمال کیا جاوے اور کسی حدیث کسی قول مین کوئی
اصحاب کے لفظ سے اہلبیت اور اہلبیت کے لفظ سے اصحاب مراد نہ لی اور صرف ایک
حدیث اصحابی کالنجوم مین خلاف بتاور اذہان اور مخالف محاورہ وعادت کے اصحاب کے
معنی اہلبیت کے لیے جائین اور پھر بھی ایسے معنی بنانیوالے اپنے آپکو مصداق یحرفون
الکلم عن مواضعہ کا نہ سمجھین اے حضرات ذرا تو انصاف کرو کہ اگر کوئی سنی بیچارہ اپنی
زبان سے نکالے کہ اہلبیت مین ازواج مطہرات بھی داخل ہین اور مثل اہلبیتی کسفینہ نوح
کے مصداق مین وہ بھی شامل ہین اور آیۂ تطہیر مین جو لفظ اہلبیت مذکور ہی اُس سے پیغمبر کے
ازواج مطہرات مراد ہین بلکہ مراد لینا ایک طرف وہ بھی شامل ہین تو دیکھو کہ تمہارے
علما کیسا شور وغل مچاتی ہین قیامت برپا کرتے ہین آسمان وزمین کو ملاتے ہین نوحہ وفریاد
کی آواز عرش تک پہونچاتے ہین کہنے والے کو خارجی اور ناصبی اور دشمن اہلبیت
کا بتلاتے ہین اور باآنکہ اہل بیت سے ازواج مراد لینا ٹھیک محاورہ کے
موافق ہے تسپر تحریف کا الزام لگاتے ہین اور خود جب اصحاب سے مراد اہلبیت اور یار
اور رفیق کی لفظ کو بھائی اور آل اولاد کی نسبت استعمال کرتے ہین تو کچھ بھی نہین شرماتے
شرمانا کیسا ایسی سمجھ پر ناز کرتے ہین ایسی جو ابلون پر سر افتخار بلند کرتے ہین پس ایسی سمجھ کا کیا علاج
اور اسکے جواب کا کیا جواب **بیت** آین سبز گواین چشمہ گواین لالہ گواین گل ؛ آن
شرح ندارد کہ بگفتار در آید۔ پس ہر شخص جو ذرا بھی انصاف اور سمجھ کو دخل دے یقین کریگا
کہ اگر پیغمبر صاحب اس حدیث کو اہلبیت کی شان مین فرماتے تو صاف لفظ اہلبیت کا ارشاد
کرتے اور بجاے اصحابی کالنجوم کے اہلبیتی کالنجوم فرماتے ہان شاید حضرات شیعہ یہ جواب دین
کہ پیغمبر صاحب نے معاذ اللہ تقیہ کو دخل دیا اور اصحاب کے خوش کرنیکو لفظ اصحابی فرمایا
اور جب گھر مین آئے اور اہلبیت نے شکایت کی تب آپنے اُنسے یہ فرما دیا ہو کہ مراد اصحاب سے تم ہو

یقول المتمسک بولایۃ علی بن ابیطالب علیہ السلام

واہ کیا دلیل ہی کہ ہر بات جسکی علیل مرض دلیل ہی ہر تحقیق بے سند ہی اپنی محاورہ دانی پر جدو
ہی حاصل دلیل علیل اسی قدر ہی کہ مصداق اہلبیت سے کلیتہً اصحاب خارج ہین اور اصحاب سے
کلیتہً اہلبیت خارج ہین اور کسی حدیث مین اصحاب سے اہلبیت نہین مراد لیے گئے پھر سب مستبعد
ہی کہ حدیث نجوم مین مراد لیے جائین حضرت سلامت آپ کے سب دعوی بے دلیل اور محض
غلط ہین پہلا دعوی آپ کا کہ مصداق اہلبیت سے مطلقاً اصحاب خارج ہین لانسلم کہ مطلق
اصحاب خارج ہون لیکن بنا بر مذہب شیعہ پس اصحاب عصمت اہلبیت سے ہرگز خارج نہین
بلکہ اصحاب جائز الخطا البتہ خارج ہین اور بنا بر مذہب اہلسنت پس غیر اصحاب عصمت بھی داخل
اہلبیت ہین خصوصاً بنا بر اُن لوگون کے جو تفسیر اہلبیت بہ من یحرم علیہم الصدقۃ
کرتے ہین یا تفسیر اُسکی ساتھ مطلق گھر والون کے کرتے ہین اور حمزہ اور عباس اور
ابن عباس و جعفر و عقیل وغیرہم کو داخل اہلبیت جانتے ہین یہانتک کو صحابیات کا اہلبیت
ہونا ٹھیک محاورہ فرماتے ہین اور دوسرا دعوی آپکا کہ اصحاب سے اہلبیت خارج ہین لانسلم
کہ مطلق اصحاب سے اہلبیت خارج ہین لیکن بنا بر مذہب شیعہ پس اصحاب عصمت سے ہرگز اہلبیت
خارج نہین ہین ہان اصحاب جائز الخطا سے البتہ خارج ہین اور بنا بر مذہب اہلسنت پس
اصحاب قرابت سے اگرچہ برشتۂ ازار سندی ہون کب اہلبیت خارج ہین اور کیونکر
اصحاب سے مطلقاً اہلبیت خارج ہو سکتے ہین حالانکہ بعد اسکے معلوم ہوگا کہ کسی معنون مین
اصحاب کے خواہ لغوی ہون خواہ عرفی خواہ اصطلاحی کوئی قید ایسی نہین ہی کہ جس سے
اہلبیت خارج ہو جائین اور اگر فرمائیے کہ ہمنے قید بیکار کی لفظ اصحاب مین بڑھائی ہی تو
ہم کہینگے کہ یہ ایجاد طبع زاد حضور والا کا ہی کسی عالم شیعہ و سنی نے یہ قید نہین لگائی ہی ذرا
رجوع کیجیے طرف اپنی کتابون کے اور اقوال علما کے کہ کتب رجال مین کل قرابت مندان

مومنین کو عمدہ اصحاب مین شمار کیا ہی حضرت حمزہ و عبیدہ و جعفر و عقیل و عباس و ابن عباس و
جناب امیر و حسنین علیہم السلام کو بہترین اصحاب اخیار مین جانتے ہین اور جناب سیدۃ النسا
اور ازواج کو صحابیات مین لکھتے ہین اور سارے سنیون کا ہم ذکر نہین کرتے
گو ایک قسم کی قرابت رکھتے تھے اور حدیث محدثہ سادہ یا بہشتی اند قطعی - سوا اور اسکے
کتابت جناب امیر علیہ السلام سے معاویہ کو کہ اگر صحابت موجب خلافت ہی تو صحابت مع القرابت
بدرجہ اولی موجب خلافت ہی اور اسی طرح حدیث ابو ذر بجواب سوال از رسولخدا صلی اللہ
علیہ و آلہ من احب اصحابک الیک قال هذا علی آفضلهم سلمانا
و اسلاما کما نقله العلامه عن المناقب و لم ینکره المجیب انا صب جناب امیر علیہ السلام کا صحابہ اخیار
سے ہونا ثابت ہی امر بدیہی کو کہانتک واضح کیا جائی یہ ہی حال اصل استعمال کا لیکن بشواہد
عقلی و نقلی و بقرائن حالی و مقالی کبھی اصحاب سے اصحاب جائز الخطا ہی مراد ہوتے ہین تو
بیشک اہلبیت معصومین اُنسے خارج ہو جاتے ہین جیسے حدیث اصحابی کالنجوم اور
کبھی اصحاب سے اصحاب عصمت و طہارت ہی مراد ہوتے ہین کہ بنا بر مذہب شیعہ فرقہ اہلبیت
ہین یہ امر جداگانہ ہی کہ ایک لفظ بقرائن مخصوص ساتھ بعض معانی کے ہو جاے جو دو ایک
مثالین مصداق جداگانہ ہونیکی آپ بیان فرمائینگے ہم کہینگے کہ یہ اسی قبیل سے ہین کہ بشواہد و
قرائن مصداق جدا ہو گئے ہین لیکن دو ایک مثال خبری سے اثبات دعواے کلی
سراسر جہالت اور عناد کی نشانی ہی یا ضلالت و غوایت بیخبری و کرسانی ہی باقی رہا
تیسرا دعوی آپ کا جسکو بڑے شد و مد سے آپ نے بیان فرمایا اور اُسکے مخالفین
کو آپ نے محرفین الکلم عن سواضعها سے ٹھہرایا ہی حالانکہ بعد اسکے معلوم ہوگا کہ آپ کے
بعض علما اور آپ کے بہت بڑے پیر صاحب آپ کے مخالف ہین اُسوقت حضور
کو بہت ندامت ہوگی کہ ایسا بیہودہ کلمہ کیون زبان سے نکالا بہرحال آپ دعوی کرتے
ہین کہ کسی حدیث مین اصحاب سے اہلبیت نہین مراد لیے گئے ہین یہ بھی دعوی بلا دلیل ہی

غایۃ الامر یہ کہ آپ کو اپنی جہالت سے کوئی ایسا مقام نہ ملا اور قضایائی مقررہ میں انبیاء سے ہو
کہ عدم الوجدان لا یدل علی عدم الوجود و بفرض محال اگر نہ بھی ہوتا تو کون مقام استبعاد کا ہے
علم لغت میں سیکڑوں لفظ ایسے ہیں کہ کہتے ہیں کہ قاعدہ کلی ہے فلاں لفظ مخصص ہے اور فلاں مقام
مستثنیٰ ہے علاوہ اسکے بیان تشریح کے سامنے استبعادات وہمیہ کو کیا دخل ہے ہم یہ بات
قطعی بیان کرتے ہیں کہ اتفاق و تجارب بلکہ حاکم الخطا نہ ہونے سے واجب ہے کہ اصحاب
سے اصحاب عصمت مراد لیے جائیں اگر دوسری جگہ اطلاق اصحاب اصحاب عصمت پر نہ آیا ہو
تعین ہی بجا ایک مقام خاص پر ایک دلیل قائم ہوئی کہ وہاں ایک معنی خاص مراد لیے
گئے دوسری جگہ پر دوسری دلیل قائم ہوئی دوسرے معنی مراد لیے گئے مثلاً ہر جگہ ذکر کے معنی یاد
اور بندگی کے ہیں اور سورہ جمعہ میں بتصریح مقام باتفاق علماء اسلام نماز جمعہ مراد ہے اور
یہ معنی بخصوصہ نہ لغوی ہیں نہ عرفی نہ شرعی ہیں مگر ایک فرد ہے بعض مبانی کا کہ بقرینہ مقام متعین
ہوا اب آپ فرمائیں کہ سیکڑوں جگہ حدیثوں اور آیات میں اور اقوال میں کہیں نماز جمعہ نہیں
مراد ہے پھر یہاں کیوں ہونگی ہے ہم آپکو ایک قاعدہ کلیہ بتائے دیتے ہیں کہ جس سے
بہت مقامات کا پتا آپکو مل سکتا ہے اور وہ قاعدہ یہ ہے کہ کہیں ان احادیث اور اقوال
میں کہ جہاں لفظ اصحاب سے کسی دلیل سے اصحاب جائز الخطا مراد نہ ہو سکتے ہوں ضرور ہے
کہ وہاں اصحاب العصمت مراد ہوں اور اگر آپ کی تسکین و تسلی اس پر بھی نہ ہوئی تو یہ
فرمائیے کہ آپ نے یہ جو کہا کہ کسی حدیث میں مراد اصحاب سے اہلبیت نہیں ہیں
اس سے کیا مقصود ہے اگر غرض آپکی یہ ہے کہ سوائے اس حدیث کے اور کسی حدیث میں
اہلسنت نے اصحاب سے اہلبیت کو مراد نہیں لیا ہے تو اہلسنت نے تو اس حدیث میں بھی
مراد نہیں لیا ہے اور شیعوں کو عندیات اہلسنت سے کیا ضرر اس لیے کہ حضرت مخاطب
ہمارے احادیث و مسلمات سے فضیلت اپنے ثلاثہ کی ثابت کرنا چاہتے ہیں نہ اپنے مفتریات
و موضوعات سے اور امر واقعی یہ ہے کہ حضرات اہلسنت بمفاد حب الشئ یعمی ویصم

محبت اصحاب لشرین اسلیے از خود رفتہ ہین کہ کسی وجہ سے فضیلت ہوا ہمین سے بعضون نے اہل سلمان
دلمو فور بھی اُنکے دہن مین نہین گزرتے ہین تو غیر اصحاب سے کیونکر یہ طلب ہو مراد اہلبیت ہے اور
اگر آپ کی غرض یہ ہو کہ امامیہ نے اصحاب سے اہلبیت کو کہین نہین مراد لیا ہی تو یہ محض آپکا
خیال خام ہو اور باعث اسکا عدم علم اور عدم مطالعہ کتب علماے امامیہ ہے امامیہ خلفاً
عن سلف اسی قاعدہ پر عمل رکھتے ہین جو شیخ مفید بیان کیا کہ لفظ آل سے بعض اوقات عصمت جہان
ہو وہان اہلبیت ہی مراد ہین اور علاوہ اسکے بہت سے مقامات مین بقرینہ سیاق و
سباق و بقرائن خارجیہ لفظ دیگر اہلبیت مراد لیتے ہین جیسا کہ حدیث صحیح ابتر امتہ اھل الارض
مین کہ ہر سابق مین مراد فقط بیان کیا کہ بیان لفظ صحابہ سے ہر دور کے اہلبیت ہی مراد لیے جاتے ہین
مؤید اسکی وہ حدیث ہو جو آپ ہی کی کتب مین موجود ہو انا مدینۃ العلم و علی بابہا ان لا اھل الارض
کمانی مسند احمد بن حنبل و الا حدیث بلفظہا بعینہا لیس فیہ لفظ اصحاب سے اہلبیت
مراد ہون اور اسی طرح سے حدیث لا تسبوا اصحابی مین بقرض صحت اہلبیت ہی مراد ہین اسلیے
کہ یہ امر ظاہر ہو کہ عہد جناب رسالتمآب مین کوئی شخص کسی کو کافر نہین کہتا تھا اور بعد وفات سرور
کائنات کے بنی امیہ نے اس امر شنیع کو شروع کیا یہانتک کہ ہر شہر و ہر قریہ مین بر سر منابر اہلبیت علیہم السلام
و بالخصوص جناب امیر علیہ السلام و حسنین کو تا زمانہ عمر بن عبد العزیز سب ہوتا تھا اور بیاض
ابن رحیمی مین کتب مخالفین سے منقول ہو کہ معاویہ وظہ فی الماویہ پانچ شخصون پر قنوت
مین لعنت کرتا تھا انمین سے اونکی جناب امیر اور حسنین علیہم السلام تھے بلکہ یہ امر عبادت اور سنت
قرار دیا تھا کہ احادنا س کہ بھی اس مین کچھ تردد و تکلف نہ ہوتا تھا جیسا کہ یہ امر مکمل تواریخ و سیر
مین موجود ہی پس ہر نہج سے ثابت ہوا کہ جناب رسالتمآب نے اس حدیث مین
اصحاب سے اہلبیت علیہم السلام کو مراد لیا ہو اور مؤید اسکی وہ حدیث ہو کہ جو ابن حجر نے
صواعق مین نقل کی ہو من سب علیا فقد سبنی اور اسی طرح سے آخر حدیث
ستفترق امتی بضع و ثلاثین فرقۃ کلہم فی النار الا واحدۃ ما انا علیہ و اصحابی تفرض صحت مراد اصحاب سے

اہلبیت علیہم السلام ہین اس امر کو علامہ شوستری علیہ الرحمہ نی ابتدای احقاق الحق مین بدلیل قطعی بیان
فرمایا ہو اور حدیث ثقلین اور سفینہ ۔ وامثالہما بھی اسپر شاہد عادل ہو اور اسیطرح اصحابی
لاتتخذوھم غرضا بعدی فمن احبھم فبحبی ومن ابغضھم
فببغضی ومن اذاھم فقد اذانی ومن اذانی فقد اذی اللہ
یعنی میرے اصحاب کو ہدف سہام ملام نہ کرو پس جو شخص دوست رکھی اونکو پس میری دوستی
سے دوست رکھا اُنکو اور جس شخص نے دشمن رکھا اُنکو پس میری دشمنی سے دشمن رکھا اُنکو
اور جسنے اُنکو ایذا دی اُسنے مجھکو ایذا دی اور جسنے مجھکو ایذا دی اُسنے خدا کو ایذا دی
پس بھلا فقرہ اسکا مطابق لاتسبوا اصحابی کے ہو بلکہ لفظ بعدی نص صریح ہو اُسپر اسکے کہ بعد
اُنحضرت کے اشقیای اُمت نے اونکی اہلبیت پر زبان طعن کو دراز کیا اور اصحاب ثلثہ پر زبان
طعن دراز کرنے والے نواصب کے نزدیک بعد ایک مدت کے زمانہ خلفاء سے
مستحدث ہوے لیکن اہلبیت کو برا کہنے اور اونکے گھر پر آگ لیجانیوالے تو فوراً بعد جناب
رسولخداؐ کے پیدا ہوے اور اہل دنیا کل محبت کرنے والے اُسوقت مین خلفا رجو سے
تھے نہ اُنسے بغض رکھنے والے اور اظہر من الشمس ہو کہ بعد جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے دست اُمت جفاکار سے کون لوگ بجز اہلبیت کے ایذا پانے والے تھے آیا وہ لوگ جو
سریر سلطنت پر بخلافت پر حکمران تھے یا وہ لوگ کہ جنکے گھر جلانیکی فکر کی گئی اور حقوق
اُنکے تا بہ فدک غصب کیے گئے اور وہ ان شبینہ کو محتاج کر دیے گئے یہانتک کہ نوبت
انتہای ظلم تا بہ مقتول روز سقیفہ یعنی شہید کربلا پہونچی اللھم العن من اسس اساس الظلم والجور
اور موید اسکے وہ احادیث ہین کہ جس مین جناب رسولخداؐ نے فرمایا کہ یا علی حربک حربی
وسلمک سلمی ومن ابغضک فقد ابغضنی ومن اطاع علیا فقد اطاعنی
ومن عصی علیاً فقد عصانی کما اخرجہ الحاکم فی مستدرکہ وابصر النبی علیا وحسنا
وحسینا وفاطمۃ فقال انا حرب لمن حاربکم وسلم لمن سالمکم

والفاطمة بضعة منی من اذاها فقد اذانی ومن اذانی فقد
اذی اللّٰہ ومن اغضبہا فقد اغضبنی کما اخرجہ البخاری
واحبونی لحبّ اللّٰہ تعالٰی واحبوا اہلبیتی لحبی کما فی
الجمع بین الصحاح اور اسی طرح سے بحار میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے ایک
حدیث طولانی میں مذکور ہی قال ان المومن اذا حضرتہ الوفات حضر رسول اللّٰہ
وجمیع الائمۃ الی ان قال فاذا دخل قبرہ وجد جماعتنا ہناک واذا جاء منکر
ونکیر قال احدہما للاٰخر ہذا محمد وعلی والحسن والحسین
وخیار صحابتہم بحضرتہ صاحبنا فیاتیان فیسلمان علی محمد الی ان
قال فیسلمان علی سائر من مضی من اصحابنا الحدیث خلاصہ مضمون یہ ہی کہ جب مومن کا وقت
وفات ہوتا ہی تو جناب رسول خدا اور ائمہ ہدٰی تشریف لاتے ہین پس جب منکر ونکیر قبر
مین ان بزرگوارون کو دیکھتے ہین تو کہتے ہین کہ یہ محمد اور خیار صحابہ انکے ہین پس منکر ونکیر
جناب رسول خدا پر سلام کرتے ہین پھر ساتھ کے سب اصحاب پر سلام کرتے ہین الحدیث
کیون حضرت اس حدیث مین تو صحابہ اور اصحاب سے اہلبیت ہی مراد ہین بقرینہ صدر حدیث حضرت
رسول اللّٰہ وجمیع الائمہ اور علاوہ اسکی کوئی شخص امت جناب سے لہذا اسی کا قائل نہین ہی کہ وقت
وفات حضرت ابوبکر وعمر یا سلمان وابوذر حاضر ہوتے ہون ہر چند یہ سب احادیث مثل حدیث نجوم
کے جو شیعون نے روایت کی ہی احاد ہین مگر ہماری علما بفرض صحت کل ان حدیثون مین اصحاب سے
اہلبیت مراد لیتے ہین پس یہ جو آپ نے فرمایا کہ کسی حدیث مین اصحاب سے اہلبیت مراد نہین لیے گئے
محض غلط ٹھہرا باعث اس غلطی کا بجز آپ کے جہالت کے اور کیا ہو سکتا ہی کاش احقاق الحق ہی
آپ نے دیکھ لیا ہوتا تو یہ نفرمائے کہ کسی حدیث مین اصحاب سے اہلبیت نہین مراد
لیئے گئے یہ تھا جواب اجمالی آپ کا اب ہم آپ کے فقرات شکنی کرتے ہین قولہ اصحاب
کی لفظ سے اہلبیت مراد لینا داد تحریف دینا ہی اقول لفظ اصحاب عام ہی اصحاب العصمۃ اور اصحاب

عدم العصمۃ سے کما ینبغی اور عوام سے خاص مراد ہیں اسی دلیل سے ہرگز تحریف نہیں ہو
وکم لہ نظائر ہر آن آل میں، صحابہ کو اور اہلبیت میں ازدواج کو داخل کرنا جہالۃ
کرتے ہیں البتہ داد تحریف دیتا ہو قولہ اسلیے کہ مترادف اصحاب کا اطلاق اقوال پر بعرف مخصوص
واسطے آپ کے امثال کے ہو کہ یہاں لفظ اصحاب سنتے ہیں جز چند منافقین اور مرتدین
بلکہ جز اصحاب ثلثہ کے اور کوئی اُنکے ذہن شریف میں نہیں گزرتا ہو شعر بسکہ در جہان فگار
وچشم بیدارم توئی ؛ ہر کہ بیدار می شود از دور بینم توئی ؛ بسطر سے عرف شیعہ میں اصحاب الثنا
واصحاب الشمال سے بھی ہی لوگ ذہن میں گزرتے ہیں آپ کو اپنے عمر کی قسم ہی سچ فرمائیگا
کہ آیا لفظ اصحاب سے کبھی آپ کے ذہن مبارک میں سلمان اور بوذر بھی گزرتے ہیں اور جب
یہ لوگ نہ گزرین تو ظاہر ہو کہ بالبداہت کب گزرینگے الغرض آپ کے عرف سے کچھ غرض نہیں
ہو مطلوب ہمارا عرف شرع اور عرف لغت ہو قولہ یارد ستون بر اقول یاری دوستی اور
بر خلافی اور دشمنی کچھ اپنے پر اسے پر موقوف نہیں ہو جناب سید علیہ السلام اور حمزہ اور
عباس کی یاری دوستی اور ابوجہل اور ابولہب کی خلاف اور دشمنی اجلائے بدیہیات سے
ہو اگر اہلبیت علیہم السلام کے یار دوست ہونیکا کوئی انکار کرے تو وہ خارج البتہ خارج از
دائرہ اسلام ہوگا ہر چند لفظ سا عنزن ہو مگر مقصود اصلی اور مطلوب کلی حضور کا یہ ہو کہ
یاران و دوستان بیگانہ کو اصحاب کہتے ہین نہین معلوم کہ یہ محاورہ اپنے گھر کا آپ فرماتے
ہین یا زبان عرب کا اول سے تو ہمکو بحث نہین ہو لیکن دوسرے کے واسطے کوئی سند
ضرور ہو معنی ہر زبان اہل زبان سے پوچھنا چاہیے: بابا جان اور آمان جان سے کب
لغت عرب کھوئیے کہ تحقیق لغت اور عرف لغت کا اوپر مدار ہی اور سوا اسکے خارج از
اعتبار ہو جناب والا اصحاب جمع صاحب کی ہو جیسا کہ عامۃ الناس گمان کرتے ہین یا جمع صحب کی ہو
جیسا کہ محققین فرماتے ہین مثل فرخ و افراخ اور صحب یا مخفف صاحب کا ہو یا صفت مشبہ
کہ صحب ہو اور جمع صاحب کی بھی ہو اور مشتق ہو صحبہ صحابۃ و صحبۃ سے یعنی عاشرہ یعنی معاشرہ ہوا

اوسکو کمانی القاموس وہ لازمہ یعنی ملازم ہوا اوسکو کمانی المجمع اور اکثر استعمال اسکا ملازمت
بدنی مین ہی اور کبھی بتوسع ملازمت بتوجہ وعنایت پر استعمال کیا جاتا ہی کما مر جوابہ اب آیئے
تتبع محاورات اور تفحص استعمالات پر پس ان تنابون سے ظاہر ہی کہ اطلاق اسکا معاشر
اور ملازم اور رفیق اور حافظ اور تابع اور مطیع اور متبوع اور مطاع اور متوجہ اور
مالک وغیرہ ملک پر آتا ہی اور یہ سب معنی محاورات عرب مین شایع وذایع ہین وصاحب
الزمان وصاحب المکان وصحاب الکبار واصحاب الجلاء وصاحب الحمار وصاحب القمار و
صاحب الفتنہ وصاحب الفتنہ صاحب المال وصاحب الرجال واصحاب النار واصحاب
الجنہ واصحاب الشمال واصحاب الشمال سب مستعمل ہی اور کسی معنون مین یہ قید
نہین کہ یہ لفظ اور یہ لفظ اور یہ لفظ نہو لیکن نہو قوله اہلبیت گا گھر والون پر ہوتا ہی
اقول حضرت [illegible] کی عرض جواب ارشاد فرمانے مین یہ آپکا خوف خاص ہی یا عرف
عام ہی تو یہ سمجھ کر آپنے گھر والون سے کہا ہی اس مین ہمکو کچھ بحث نہین ہی اور
قائل کو کہنے کا اختیار ہی اور بعد اسکے کلام اسکے اطلاق اور تقیید مین
ہی اگر کوئی قرینہ ارشاد فرمائے اور اگر نہین ہی تو انسان اور حیوان اور درخت
اور دشمن اور بیگانہ سب داخل ہین یہانتک کہ بقول مشہور الحرۃ من اہل البیت
چونکہ [illegible] یان اور ان رکھیلیان سہیلیان بی للونی کلہ سب داخل ہین اس صورت مین
ابولہب کو داخل اہلبیت کرنے مین شیعون کو کیا عذر ہی بلکہ آپ کی خوشی کیواسطے ابوجہل
اور ابوسفیان بھی کچھ تامل نہوگا آئندہ جمعہ مبارک ہو سبحان اللہ یا تحقیق انیق ہی
علیہ کہ [illegible] ہمین ہی ست بد کار طفلان خراب خواہد شد۔ قولہ ست ہما
اصحاب سے رد اقول لانسلم کہ یہ معنے شرعی ہین کوئی سند شرعیت دکھلایئے
ہان یہ بعض آپکے علماء نے بقید ما قد اعلی الایمان کے گڑھے ہین مگر الحمد للہ کہ اہل بیت
بھی اس قید سے خالی ہین اور نہ بقید ایمان کہ تصدیق جنانی اس مین شرط ہی آپکے نزدیک

نزدیک خارج ہین اور اسیطرح بقیہ اتو اعلی الایمان مرتدین منذ ماانکار قتہم بھی خارج ہوگئے قولہ
مراد ایمان لانیوالے اور رفقا لیے جاتے ہین اقول کیون حضرت اہلبیت علیہم السلام ایمان
لانیوالے شل اٰمن الرسول بما انزل علیہ کے اور شفیق اور رفیق نہ تھے جو اس تعریف سے
خارج ہوجائین اور اگر فرمائیے کہ مراد ہماری وہ لوگ ہین کہ جو بعد چالیس برس سور کھانے
اور شراب پینے کے ایمان لائے تو ہزارون صحابی جو عہد اسلام مین پیدا ہوئے مثل
عبداللہ عمر و عبداللہ عباس وغیرہ سب خارج ہوجائینگے اور مصیبت عظمی اہلسنت پر آجاویگی الغرض
کوئی لفظ اس تعریف مین ایسا نہین ہے کہ جس سے اہلبیت علیہم السلام خارج ہوجائین اس لیے کہ
گمان یہ قید اس مین ہر کانوا من الاعیار ولم یکونوا من الاقرباء الاخیار
سلمنا کہ یہ معنی اصطلاحی آپ کے شرعی سہی لیکن کیا ضرور ہے کہ ہر جگہ لفظ شرعی ہی معنون مین
مستعمل ہو بلکہ لغوی و عرفی و حقیقی و مجازی اور مجاز بالعموم علی حسب القرائن سب محتمل ہو
چنانچہ لفظ صلوۃ سے کلام اللہ اور احادیث مین سیکڑون جگہ معنی شرعی مراد ہین بخلاف
یا ایہا الذین اٰمنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما
اور اسی طرح سیکڑون جگہ معنی زکوۃ شرعی مراد ہین بخلاف خذ من اموالہم صدقۃ تزکیہم بہا
الغرض خدا اور رسول کو ہر جگہ پابندی اُن معنون کی جسکو آپ نے شرعی ٹھہرایا ہے
کیا ضرور ہے قولہ اور اہلبیت سے گھر والے اور بنی فاطمہ سمجھے جاتے ہین اقول
یہ معنی جو آپ نے شرعی فرمائے اسکی بھی شرعیت پر کوئی دلیل قائم نہ کی اس مین گھر
والے کا لفظ تو وہی ہے کہ جسکو آپ نے معنی عرفی فرمایا تھا ایک زیادہ امر اسقدر ہے
کہ بنی فاطمہ کے اور آپ نے البتہ احسان کیا کہ باوجودیکہ گھر والون مین داخل نہ تھے
آپ نے اپنی عنایات بیجا بایت سے انکو داخل کرلیا ہمکو شکر گزار ہونا اسکا ضرور ہے
اور گھر والے کا لفظ فقط ازواج کے داخل کرنے کے واسطے آپ نے پڑھایا
جو بدین نظر ہمارے خیال مین یہ آیا ہے کہ ہم والی کو یکسرہ معروف پڑھین کیا اردو کے

محاورہ مین خاص جورو ہی کو کہتے ہین اور مراد اُس سے حضرت صدیقہ ہونگی جیسا کہ
آپ کے بعض علما نے تفسیر آیہ تطہیر مین فرمایا ہی بہرکیف ہمکو تردد اس امر مین ہی کہ جب
گھر والے ازواج ہوے اور بنی فاطمہ حسنین علیہم السلام اور اولاد اُنکی تو خود جناب
فاطمہ اور جناب امیر علیہ السلام ملکہ جناب رسولخدا بھی مصداق اہلبیت شرعی سے خارج
ہو گئے اور اگر فرمائیے کہ نہین گھر والون مین داخل ہین تو ہم کہینگے کہ پھر حسنین نے
کیا قصور کیا تہا جو محتاج آپ کے احسان کے ہوے کہ جب آپ نے داخل کر لیا تو وہ
داخل ہوے اور اگر فرمائیے کہ نہین وہ بھی پہلے ہی سے داخل ہین تو اس صورتمین
دو معنی عرفی اور شرعی جو آپ نے بیان فرمائی اُس مین کیا فرق ہوا اور خاص کل بنی
فاطمہ کا الی یوم القیامہ اہلبیت ہونا خلاف مجمع علیہ امت ہی آپ نے شاید نظر اِسکے
کہ خود مدعی سیادت ہین اِس تعمیم کو اسلیے رکھا ہی کہ اپنے نفس نفیس کو بھی داخل اہلبیت
کرین یہہات سے چہ نسبت خاک را با عالم پاک۔ کجا گھوا اور پیشاب اور کجا
آب کوثر و تسنیم و کجا فضلہ خنازیر و کلاب و کجا فواکہ لطیفہ جنات النعیم مومنین ہاتھ پاؤن
مارنا اہلسنت کا مثل ناقہ عشوا کے تشخیص معنی اہلبیت مین قابل تماشا ہی یہ لوگ اِسقدر
اہلبیت علیہم السلام سے بیگانہ ہین کہ ابھی تک ٹٹولتے پھرتے ہین کہ اہلبیت کن لوگون کو
کہتے ہین اور آپس مین خرفشار عظیم رکھتے ہین کوئی صاحب فرماتے ہین کہ اہلبیت
فقط ازواج ہین جیسا کہ حضرت مخاطب کی بھی یہی راے معلوم ہوتی ہی کہ بعد چند سطر
کے فرماتے ہین کہ اہلبیت سے ازواج مراد لینا ٹھیک محاورہ ہی انتہی تو جب
ٹھیک یہ ٹھہرا تو اُسکے سوا کوئی معنی ٹھیک نہ ٹھہرے دوسرے صاحب فرماتے ہین
کہ ہرگز ازواج داخل اہلبیت نہین بلکہ جب زوجہ طلاق دیگی تو اپنے گھر ہو بچی بلکہ مراد
اہلبیت سے وہ لوگ ہین جو قرابت مندان رسول خدا ہین جن پر صدقہ حرام ہی یعنی عباس و
حمزہ و ابی طالب اور اُنکی اولاد الی یوم القیامہ اہلبیت ہین تیسرے صاحب فرماتے ہین

کہ اہلبیت ازواج اور بنی فاطمہ ہین چوتھی صاحب فرماتی ہین کہ یہ کچھ نہین بلکہ مراد اصحاب کسا یعنی
پنجتن پاک علیہم السلام ہین اور بس اور پانچوین صاحب غضب ڈھاتے ہین اور کہتے ہین کہ اہلبیت سے
مراد کلام خدا مین حضرت عائشہ صدیقہ ہین اور مراد لیذھب عنکم الرجس مین رجس سے
فحشا یعنی زنا ہی اور یہ آیہ قصہ افک عائشہ مین نازل ہوا شیعہ کہتے ہین کہ ہم مصداق اہلبیت
انھین کو جانتے ہین جنکو ہمارے خدا نے مورد طہارت من کل رجس ازل سے ابد تک ہمیشہ
کیا ہی مختصر بیان اسکا یہ ہی کہ باتفاق اکابر مفسرین مراد رجس کی معصیت و ذنب ہی اور فعل قبیح ہی
چنانچہ فخر رازی اور بیضاوی اور نیشاپوری اور علامہ ابوالسعود اور زمخشری نے بذنوب
اور معصیت تفسیر کی ہی عام من کونہ صغیرا او کبیرا اور اسیطرح علامہ نووی اور صاحب محکل اللغۃ
اور ابن حجر صاحب صواعق اور راغب اصفہانی نے باثم و قبیح اخلاق و افعال تعبیر کیا ہی
اب یہ امر قابل ملاحظہ ہی کہ الف لام الرجس یا جنس کا ہی کما ہو الاصل یا استغراق کا ہی یا عہد خارجی
یا عہد ذہنی کا پس ظاہر ہی کہ نفی جنس نفی کل افراد ہوتے ہی اور استغراق مین کل افراد مراد ہوتے
ہین اور نفی کل بطور سلب کلی و سلب جزئی دونو ہو سکتی ہی لیکن سلب جزئی موجب کسی فضیلت
کا نہین حالانکہ مقام بیان فضیلت اہلبیت کا ہی بلکہ بقول ابن حجر منبع فضائل ہی اور اسی طرح سے
عہد ذہنی و خارجی مین بعض معین یا بعض غیر معین مراد ہوتے ہین اور نفی بعض الرجس کل مومنین
مین پائے جاتی ہی اس لیے کہ کوئی مومن دنیا مین ایسا نہین کہ کل الذنوب کا فاعل ہو پس
ذہاب بعض ذنوب مین کوئی فضیلت اہلبیت کی نہ نکلیگی پس ثابت ہوا کہ مراد سلب کلی ارجاس ہی
اور اسپر احادیث بھی دلالت کرتے ہین چنانچہ فردوس الاخبار دیلمی مین کہ معتبر کتاب اہلسنت
کی ہی جناب امیر علیہ السلام سے روایت کی ہی قال قال النبی انا اھلبیت قد اذھب
اللہ عنا الفواحش ما ظھر منھا وما بطن یعنی ہم اہلبیت سے حق سبحانہ تعالی نے
کل گناہان ظاہری و باطنی کو دور کیا ہی اور در منثور سیوطی مین ہی کہ جناب رسالتمآب نے فرمایا کہ
انا و اھلبیتی مطہرون من الذنوب یعنی مین اور اہلبیت میرے جمیع ذنوب سے پاک و پاکیزہ

ہین اور نفائس العرائس مین ثعلبی سے منقول ہی قال قال رسول اللہ سباق ھذہ الامۃ
یوم القیمۃ اربعۃ لا یعصون اللہ طرفۃ عین علی بن ابیطالب وفاطمۃ والحسن والحسین
یعنی حضرت نے فرمایا کہ پیشرو اس امت کے جمیع مدارج مین بروز قیامت چار شخص ہونگے
کہ اُنہون نے گاہے طرفۃ العین بھی معصیت خدا نہین کی علیؑ اور فاطمہؑ اور حسنؑ اور حسینؑ
پس بدلالت عقل ونقل معلوم ہوا کہ مراد سلب کلی جمیع ذنوب واثام وکل القبائح فی الاخلاق
والافعال ہی وعلے ہذا القیاس ارادہ تشریعی ہر مومن وکافر سے متعلق ہوتا ہی اسمین
بھی کوئی فضیلت بخصوصیت اہلبیت نہین ہی علاوہ اسکے متعلق ارادہ تشریعی افعال عباد ہوتے
ہین اور یہ فعل خود جناب باری ہی اور ظاہر ہی کہ جو نفی لیذہب مضارع سے سمجھی جاتی ہی وہ
استمراری تجددی ہی کما ثبت فی علم البلاغۃ پس جن لوگون سے خدا نے بارادہ تکوینی ازلی
جمیع اقسام رجس کو ہمیشہ سے دور رکھا اور رکھیگا وہی اہلبیت عصمت وطہارت ونبوت ہین
پس مراد اہلبیت سے سوائے چار معصوم کے کوئی نہین ہوسکتا لاتفاق الامۃ علی عدم
عصمۃ غیرہم اور اسی جگہ سے ثابت ہوا کہ مراد بیت سے نہ بیت السکنی ہی کہ بی للہ اور بی کلو
اور چوہے بلیان اسمین داخل ہوسکین نہ بیت القرابۃ ہی کہ کل من یحرم علیہم الصدقۃ الی یوم
القیامہ اُس مین داخل ہوسکین لعدم العصمۃ فیہم باتفاق الامۃ بلکہ مراد بیت سے بیت الشرف
والغرۃ والفضل ہی اعنی العصمۃ والطہارۃ والنبوۃ اور مراد اہل سے آل ہی لاتحادہما لفظا و
معنی فی الاصل باتفاق اللغویین والنحویین وسیجئ زیادۃ توضیح بادلہ اُخر عنقریب
ان شاء اللہ تعالی فکن من المنتظرین حتی یاتیک الیقین قولہ کہ دونون لفظونکی مصداق دو قسم
علیحدہ علیحدہ ہین اقول اہلبیت کے مصداق تو بنا بر آپ کے زعم باطل کے ازواج ہین سالے
سُسرے بھی ہوسکتے ہین اسلیے کہ ٹھیک محاورہ ہی کہ گھر والیون کے عزیز اور اقربا بھی
گھر والے کہلاتے ہین محض بیگانے اور بیرونی نہین ہین پس مصداق اہلبیت جسطرح صحابیات
کو آپ نے ٹھہرایا ہی اُسی طرح اصحاب کو بھی ٹھہرا سکتے ہین پس مصداق جداگانہ کہان سے

نکالیے گا لیکن بنا بر رائے امامیہ پس اہلبیت سے جز اصحاب عصمت و طہارت کوئی مراد نہین
ہو سکتا ہی یہ ہی حال لفظ اہلبیت کا جیسا کہ ہمنے ابھی بیان کیا لیکن لفظ اصحاب پس بنا بر ہر معنی
لغوی و عرفی و شرعی کی اعم ہی اہلبیت سے جیسا کہ ہمنے پیشتر تحقیق اسکی کی پس غرض علحدہ ہونے
مصداق سے اگر کلیتہً ہی تو ا تسلم یہ دعوے بلا دلیل ہی ایک دو جگہ کے مصداق علحدہ
ہونیسے کلیتہً علحدگی کا ثبوت نہین ہوتا اور اگر غرض علحدہ ہونے مصداق سے جزئیتہً ہو
تو یہ بات مُسلم ہی کہ کہین مصداق علحدہ بھی ہوتے ہین مگر بشرط قرائن جیسے حدیث اصحابی
اصحابی مین کہ اصحاب عصمت کا داخل ہونا محال ہی اور از جُملہ قرائن تقابل بین اللفظین ہی
مثلاً یوم کہ ہزارون جگہ استعمال اُسکا روز مع شب پر آیا ہی جیسا کہ کہتے ہین الشہر ثلثون
یوماً و السنتہ ثلثمائتہ وستون یوماً پس بدیہی ہی کہ مراد یوم سے نہار مع اللیل ہی بخلاف قول خدا
سیروا فیہا لیالی و ایاما آمنین کہ یہان یوم سے بقرینہ تقابل لیالی فقط نہار مراد ہی
اسیطرح جب اہلبیت اور اصحاب کا ذکر متقابل ہوگا تو مصداق جدا جدا ہونگے مثلاً
صلوات اللہ علی الحسین و علی اولاد الحسین و علی اصحاب الحسین
پس اس مقام پر البتہ بقرینہ تقابل مصداق اولاد و اصحاب دو ہین برخلاف دوسری
دعا کے جس مین صلوات اللہ علی الحسین و اصحابہ و لعنۃ اللہ علی قتلۃ
الحسین و اصحابہ ہی پس کوئی بیدین ہی مثل حضرت مخاطب کے کہیگا کہ اولاد اصحاب
سے خارج ہین اور اہلبیت حسین کو ہمنے صلوات سے خارج کیا اور فقط بیگانون پر ہمنے
صلوات بھیجی ہی اور قاتلان اصحاب حسینؑ پر تو لعنت ہی اور قاتلان اولاد حسین علیہ السلام پر
لعنت نہین ہی اسیطرح اطلاق لفظ یار و دوست مین بیگانگی شرط نہین ہی مگر وقت تقابل
جیسے کہین کہ فلان عزیز قریب ہی اور فلان دوست و یار ہی پس اس جگہ البتہ یار و
دوست سے بیگانہ مراد ہوگا بقرینہ تقابل و اگر یہ نہوگا تو بیگانہ سے بڑھکر بیگانہ کب
دوست و یار ہو سکتا ہی اور کاشف اسکا ہی یہ قول کہ کہہ سکتے ہین کہ جناب سولخدا کے

دو عزیز قرابت مند تھے ایک حمزہ ایک ابولہب لیکن پہلا دوست و یار تھا اور دوسرا دشمن شقاوت شعار تھا اِس جگہ پر دوست و یار کا اطلاق یگانہ پر ہوا بالجملہ بعضے مقامات کے تفارق سے تفارق کلی نہین لازم آتا ہی بلکہ جہان کہین کسی فضیلت کا بہ نسبت اصحاب کے مذکور ہوگا اور کوئی امر خلاف عصمت نہوگا تو اس مین رئیس صحابہ اہلبیت علیہم السلام ہونگے دلیل اسپر وہی ہی کہ ہر معنی صحابت مین اہلبیت داخل ہین لیکن بقرینہ مقام جدا ہو جائینگے اور نظر اسی عمومہ کے ہمنے کہا ہی کہ اگر لفظ اصحاب کا ذکر یا مقتضیات و لوازمات عصمت ہو تو وہان ضرور ہوگا کہ اصحاب خاص یعنی اہلبیت علیہم السلام ہم مراد لین لعدم العصمۃ فی غیرھم باتفاق الامۃ کما عرفت مرارا اور ایسے مقام پر سنیونکا زرق برق و بق بق قابل اصغا نہوگا قولہ جہان یاران پیمبر کے شان مین کوئی حدیث یا قول ہی وہان لفظ اصحاب کا آیا ہی اقول اگر وہ حدیث یا قول مثل فاقوال صحابی اصحابی کے ہی تو وہان لفظ اصحاب یاران مکاران دغا شعاران کو مبارک ہم بھی کہتے ہین کہ اصحاب عصمت و طہارت کو اس سے کچھ واسطہ نہین اور اگر وہ حدیث یا قول مقترن بمقتضیات عصمت و طہارت ہی تو ضرور ہی کہ اصحاب عصمت ہی مراد ہون اور اگر محض مدح و ثنا اور دعا ہی جیسے اللّٰھمّ وال صحاب محمد خاصۃ الذین احسنوا الصحابۃ پس مراد اس سے مومنین موقنین ہین کہ جنکی راس و رئیس اہلبیت طاہرین ہین نہ منافقین و مرتدین اسلیے کہ اس کلام بلاغت نظام مین پہلے ہی قید یعنی احسنوا الصحابۃ کے جسکے معنی یہ ہین کہ حقوق صحبت کو بحسن و خوبی ادا کیا ان دغا بازون نمکحرامون کو خارج کرتی ہی جو رسول خدا کو نرغہ کفار مین چھوڑ کر ہمیشہ رو بفرار لاتے تھے اور مثل مادہ بزکوہی پہاڑون پر اچکتے تھے اور کامی چور نوالے حاضر تھے وہ اشقیا مصداق احسنوا الصحابۃ نہین ہو سکتے اور آپکے حضرات ثلثہ اطلاق اولین مین ہمارے نزدیک داخل ہین اور ثانی اور ثالث سے انکو کچھ علاقہ نہین ہے قولہ وہان لفظ اہلبیت اور عترت کا اقول لفظ اہلبیت اور عترت کا یکجا کرنا لعطف

تفسیر منادی ہو یا علای ندا کہ مصداق دونو کا ایک ہی یعنی اصحاب عصمت اور بدیہی ہو
کہ عترت مین ازواج کسیطرح سے خواہ بقول آپ کے سب طیّبات ہون یا بقول ہمارے
بعضے خبیثات داخل نہین ہو سکتے پس اہلبیت مین بھی داخل نہین ہو سکتے ورنہ مصداق
واحد ہونا باطل ہو جائیگا پھر کس مُنھ سے فرمائیگا کہ اہلبیت مین ازواج داخل ہونا ٹھیک
محاورہ ہی قولہ اگر لفظ اصحاب یاران پیغمبر کے لیے مخصوص ہوتا اقول کلام بلاغت نظام
بلغا کا مطابق مقتضاے حال و مقتضاے مقام ہوتا ہی جسوقت اور جس مقام پر عترتی
واہلبیتی فرمایا وہان ضرورت ابہام وابہام نہ تھی اور جہان اصحابی مفسر باہلبیتی فرمایا
وہانتک کہ حال و مقام مقتضی تفسیر بعد الابہام کا تھا اور جو فوائد تفسیر بعد الابہام مین
بلغا کو مدنظر ہوتی ہین یہ ضرور نہین کہ ہر جگہ پر ضرورت اُسکی ہو پس بلا ضرورت اُن
فوائد کو ملحوظ رکھنا خلاف بلاغت ہوگا مثلاً تاکید مخصوص بمقام شک وانکار ہی بغیر اسکی
تاکید لغو اور بیکار اور خلاف بلاغت ہوگی وسیجئی زیادۃ توضیح ان شاء اللہ تعالی
قولہ تو کیون ان احادیث مین الفاظ اہلبیت اور عترت کی تخصیص کیجاتی اقول یہ تخصیص
واسطے تنصیص کے ہی اس بات پر کہ قابل اقتدا وہی لوگ ہین جنکی عصمت بآیہ تطہیر
ثابت ہوئی ہی اور ایسے ہی نصوص باعث اسکے ہین کہ اگر کہین اقتدا باصحاب کا
ذکر ہو تو اصحاب عصمت ہی مراد لیے جائین پس اگر یہان بھی لفظ اصحاب بجاے
اہلبیت وعترت فرماتے تو یہ تخصیص نہوتی اور ہواخواہان ثلثہ اسکو بھی طرف ثلثہ ہی کے
کھینچتے اور ہر چند تفسیر باہلبیت کرتے مگر اہل سنت اُسکو بڑھائی ہوئی بات کہتے پس
ان احادیث تخصیص اہلبیت کو بجاے آیات محکمات سمجھنا چاہیے اور جہان ذکر اصحاب
ہو اُسکو مثل آیات متشابہات کے سمجھنا چاہیے فاما الذین فی قلوبھم زیغ
فیتبعون ما تشابہ منہ ابتغاء الفتنۃ یہ تقریر واسطے اُن لوگون کے
ہی جو تفسیر باہلبیت مُسلّم نہین کرتے جیسا کہ آپنے کیا ہی لیکن مُسلّمین تفسیر اہلبیت پس اُنکے

نزدیک لطف اسکا موقوف ہو اور یہ علم بلاغت سے کہ آپکو اس سے بہرہ نہین ہو بالجملہ جو فوائد
کہ تخصیص بعد التعمیم اور تفصیل بعد الاجمال و تفسیر بعد الابہام مین علماے بلاغت نے ذکر کیے
ہین وہی فوائد یہان بھی مترتب ہین کلام خدا مین ہو ونادینا ہ ان یا ابراھیم قد صدقت
الرؤیا اور وما ادرٰیک ما القارعۃ یوم یکون الناس الآیۃ فامہ ھاویۃ وما ادرٰیک
ما ھیہ نار حامیہ اور حدیث مین ہی لاعطین الرایۃ غدا رجلا کرارا غیر فرار
جو وہین ایسے مقامات مین تعمیم و تخصیص کی ہین وہی وجہ تعمیم بصحابہ اور بعد اُسکے تفسیر
باہلبیت کی ہو بلکہ جو تخصیص بعد التعمیم کہ نوری ہو الشف ہی اوس تخصیص سی کہ بعد ایک دن کے
ہو جیسا کہ لاعطین الرایۃ مین ہی کما لایخفی قولہ اور جب حضرت فاطمہ کے گھر جاتی الی قولہ فرماتی
اقول اگر اس مقام پر یا اصحابی فرماتے تو اصحاب کسا کی تخصیص و تنصیص باہلبیت نبوت ہوتی
نہوتے اور اہلسنت کہتے کہ اہلبیت ازواج ہین کیون حضرت ٹھیک محاورہ تو اہلبیت کا
بقول آپکے ازواج کے لیے ہو تو پھر نبی عائشہ اور نبی حفصہ کے گھر جاکر ایک دن بھی
سلام علیک اہل البیت نفرمایا اور اصحاب کساء کے لیے مہیون فرمایا اسکی کوئی وجہ ارشاد
فرمائیے قولہ اور دونو کے مصداق دو فریق ہوگئے اقول سخن مکرر ہی فالجواب
الجواب قولہ اتباک خواص و عوام دونو فریق کے اقول کذب محض ہو اسلیے کہ شیعہ لفظ
اصحاب سے کبھی بمقتضاے قرائن و دلائل کے اصحاب عصمت و طہارت بھی مراد لیتے ہین اور
کبھی اصحاب الشمال اور کبھی اعم اصحاب عصمت اور غیر اصحاب عصمت سے اور اہلبیت سے فقط
اصحاب عصمت و طہارت ہی مراد لیتے ہین اور اہلسنت جہان کہین لفظ اصحاب جب بالخصوص ساتھ
کسی مدح کے سنتے ہین تو اصحاب ثلثہ ہی مراد لیتے ہین اور لفظ اہلبیت مین جو لوگ تفسیر اُسکی
بمن یحرم علیہ الصدقۃ کرتے ہین بعض اصحاب کو بھی داخل کرتے ہین اور امثال مخاطب صحابیات
ازواج کو مراد لینا ٹھیک محاورہ فرماتے ہین پس اتفاق خواص و عوام فریقین ایک بات پر
ہوا اور نہ تمہاری بات پر ہوا جھوٹ جھوٹ باتین فریب عوام کے لیے بنانے سے کیا فائدہ

قولہ اور کسی حدیث کسی قول مین اصحاب کے لفظ سے اہلبیت مراد نہین لیے گئے اقول الحمد للہ کہ ہمنے آپ کے مزعوم کا بطلان باحادیث کثیرہ ثابت کر دیا اور بہت مثالین ایسی دین کہ شیعون نے وہان لفظ اصحاب سے اہلبیت ہی سمجھا ہو اب جایئے کوئی دوسرا راگ گایئے قولہ صرف ایک حدیث اصحابی کالنجوم مین اقول اتو صرف ایک حدیث نفرمائیگا بلکہ غیرت ہوگی تو کچھ فرمائیگا کہ ہمنے بہت سے احادیث کا پتا آپ کو دیدیا لیکن غیرت کہان وہ تو ہمارے حضرت مین خصوصًا اور سنّیون مین عمومًا چھو نہین گئی ہو قولہ خلاف تبادر اذہان اقول ہیچ ہو کہ تبادر اذہان سنیہ تو ابوبکر و عمر ہی ہوا کرتے ہین اسکا کیا علاج ہو کان حب الشئ یعمی ویصم اگر چشم بینا اور گوش شنوا رکھتے تو راہ راستی پر چلتے اور ذہن طرف کجی کے نہ جاتا قولہ اصحاب کے معنی اہلبیت کے لیے جائین اقول ابھی تک حضور والا بحث مصداق مین کرتے تھے جیساکہ آپ نے چار سطر پیشتر فرمایا کہ دونو کے مصداق دو فریق ہوگئے انتہی اب بحث معنی و مفہوم مین کرنے لگے یہ کسنے کہا کہ معنے اصحاب و اہلبیت کے ایک ہین اور یہ دونو لفظین مترادف ہین ارے حضرت کچھ تو خدا سے ڈرو اور فریب دہی اور اضلال عوام کے لیے اسقدر بہتان تو شیعون پر نہ کرو کہ شیعہ دونو لفظون کے معنی ایک کہتے ہین شیعہ ان دونو لفظون کے دو معنی کہتے ہین مگر مصداق انکا کبھی ایک ہوتا ہو کبھی دو ہوتے ہین حسب قرائن مقام جیسے حیوان و ابیض کبھی متحد المصداق ہو کبھی مختلف المصداق ہو بہرکیف یا تو آپ ایسے جاہل ہین کہ مصداق و مفہوم مین کچھ فرق نہین جانتے یا جان بوجھ کر فقط شیعون کے ہر ادنی ایسی تقریرین مختل النظام کرتے ہین الغرض ہر ہر سطر مین ہمارا گرگٹ نیا رنگ بدلنا ہو قولہ مصداق یحرفون الکلم عن مواضعہ اقول ذرا انصاف فرمایئے کہ محرفین کلم عن مواضعہا وہ لوگ ہین جو ہر جگہ لفظ اصحاب سے اصحاب ثلثہ کو سمجھتے ہین یا وہ لوگ کہ بحسب مقتضاے مقام بعض مواضع مین اصحاب الجنہ اور بعض مواضع مین اصحاب النار اور بعض مواضع مین بحسب قرائن و دلائل عقلیہ و نقلیہ اہلبیت علیہم السلام کو سمجھتے ہین ۵

ہر سخن جائے و ہر نکتہ مقامے دارد ۔ قولہ اور مثل اہلبیتی کسفینۃ نوح کے مصداق مین وہ بھی شامل
ہین اقول آجتک تیرہ سو برس کا زمانہ ہوا کسی سنی کی زبان سے یہ نہ نکلا کہ حدیث سفینہ
مین ازواج داخل ہین تعجب ہی کہ کیونکر آپ کے مُنھ سے ایسی بات نکلتی ہی کبرت کلمۃ تخرج
من افواھہم ان یقولون الا کذبا اور کیونکر آپ فرمائین کہ اہلبیت سے ازواج مراد لینا
بقول آپکے ٹھیک محاورہ ہی پس حدیث سفینہ مین بھی ازواج ہی مراد ہونگے کیون حضرت
مثل آپکے ہم پوچھتے ہین کہ بجاے مثل اہلبیتی کے حضرت نے صاف صاف کیون نہ فرمایا
کہ مثل ازواجی سفینۃ من رکبہا کہ پھر شیعون کو کچھ مقام کلام نہ رہتا قولہ آیۂ تطہیر مین لفظ اہلبیت
مذکور ہی اقول البتہ اس آیہ مین خلاف عقل و نقل بعضون نے ازواج منفردًا اور شاملاً
للغیر بقرینۂ ترتیب عثمانی کہ خلاف تنزیل یزدانی ہی اور سابق و لاحق مین ترتیب عثمانی
مین ذکر ازواج ہی ازواج کو مراد لینا ہی حالانکہ یہ مراد لینا بدلائل عقلیہ و نصوص نقلیہ
باطل ہی کما ستسمع عنقریب ان شاء اللہ لکن حدیث مثل اہلبیتی مین بجز آپ کے کسی نے احتمالاً
بھی ذکر ازواج نہین کیا اور اسیطرح حدیث ثقلین مین کہ بعض طرق مین عترتی اہلبیتی کا لفظ
ہی اور عنقریب معلوم ہوگا کہ بدلائل قطعیہ ثابت ہی کہ ہرگز ازواج کو ایسی احادیث مین مداخلت
نہین ہوسکتی قولہ اور نوحہ و فریاد کی آواز عرش تک پہونچاتے ہین اقول نسبت
نوحہ و فریاد کے شیعون کی طرف دینا بہت بجا و درست ہی کہ ابتدای ظہور ارتداد
سے کہ روز مندانہ قار قتہم تھا تا ظہور موفور السرور قائم آل محمد ہمیشہ مظلوم ہین لکن کچھ رونا نہین
بقول جناب امیر علیہ السلام لاغضاضۃ للمرء المسلم ان یکون مظلومًا مالم
یکن شاکا فی دینہ اور ہرچند مظلومیت و مغلوبیت انکی ہر امر مین ہی مگر معرکۂ بحث
و کلام و اختتام خصام لئام و اقامت حجج قاہرہ اور براہین باہرہ مین ہمیشہ یہی غالب ہین
ولن یجعل اللہ للکافرین علی المؤمنین سبیلا فسرہ المفسرون بالغلبۃ بالحجۃ
پس ایسے مقام مین تو شیعہ ایسے جوابات دندان شکن دیتے ہین کہ اہل سنت دیوانہ

اور مبہوت ہوجاتے ہین اور مصداق فبهت الذی کفر کا نہ التقم الحجر بن جاتی ہین اور ایسی
بھگو بھگو کر جوتیان مخالفین کے سر پر مارتے ہین کہ کچھ دنون حاجت حلاق باذن انیز وخلاق
ساقط ہوجاتی ہی اور حضرات اہل سنت فریاد کرتے ہوے اور واغوثاہ واغوثاہ پکارتی
ہوے عدالتون مین دوڑتے ہین اور حکام وقت کو اپنا غوث الاعظم قرار دیتے ہین کہو
کبھی کوئی شیعہ بھی نالش کرنیگیا ہی حضرات کو کیا غیرت اور حیاے جامۂ حیا خدا نے انہین قدرون پر
راست کیا ہی قولہ کہنے والیکو خارجی وناصبی اور دشمن اہلبیت کا بتلاتے ہین اقول اس مین
کیا شک ہی وجہ موجہ اسکی یہ ہی کہ ہواخواہی ثلثہ مین اپنی احادیث پر بھی کچھ نظر نہین کرتے
اور جسکو محققین علما کاذب اور موضوع کہتے ہین اُسکی تصدیق پر کمر باندھتے ہین کما فی
حدیث النجوم اور بمفاد احادیث صحیحہ جو لوگ اہلبیت نہین ہین اُنکو زبردستی اہلبیت بناتے ہین کما
ستسمع عنقریب پھر ہم ان امور کو بخیر عداوت اہلبیت کے کس چیز پر محمول کرین قولہ اور یا آنکہ
اہلبیت سے ازواج مراد لینا ٹھیک محاورہ کے موافق ہی اقول بخدا اے لایزال کہ ہرگز
جی نہین چاہتا ہی کہ ایسے سفاہے سے گفتگو کیجیے کہ جنکے منہ مین لگام نہین ہی جو جی چاہتا ہی بکتے ہین
دعویاے بے سروپا پر ٹسکتے ہین اس مرد عزیز نے معنی اصحاب بیان کیے کوئی دلیل پیش
قائم نہ کی معنی اہلبیت بیان کیے اُسپر بھی سند ندارد اب فرماتے ہین کہ ٹھیک محاورہ ازواج
مراد لینا ہی سوا اونکی اور کسی کو مراد لینا ٹھیک نہین ہی کوئی دلیل کوئی برہان کوئی حجت آپکا کہنا
کوئی کیونکر ان لے ہم ہرچند غور کرتے ہین ہمارے خیال مین کوئی وجہ اسکی نہین آتی بجز اسکے
کہ محاورات اُردو مین اہلخانہ اور گھر کے لوگ جورو کو کہتے ہین اُسکو آپ ترجمہ لفظ اہلبیت کا
قرار دیکر سمجھے کہ زبان عرب مین بھی اہلبیت جورو ہی کو کہتے ہین حضرت سلامت لاقیاس
فی اللغۃ محاورہ ہر زبان اہل زبان سے پوچھنا چاہیے کیون حضرت زید ابن ارقم فصیح عرب
اور محاورہ دان عرب تھے کہ نہین جو تقسیم کہتے ہین کہ ہرگز ازواج داخل اہلبیت نہین ہین
جیساکہ صحیح مسلم مین ہی فقلنا من اهل بيته نساءه قال لا ايم الله ان المرأة يكون

مع الرجل العصر من الدهر ثم یطلقها فترجع الی ابیها وقومها
یعنے پوچھا ہے کہ ازواج داخل اہلبیت ہین کہا ہین قسم خدا کی بدرستیکہ عورت سالہا مرد کے
ایک زمانہ تک رہتی ہو پھر مرد اسکو طلاق دیتا ہو پس وہ رجوع کرتی ہو طرف اپنے باپ اور قوم
کے پس جسبات کو آپ کے نزدیک وار بحلف بیان کرین انکو کیونکر آپ صادق نہ سمجھینگے اور سنیے
کہ آپ کے بڑے خالو صاحب ابن خالویہ لغوی علی ما نقل من کتابہ المسمی بکتاب الآل فرماتے ہین کہ ہرگز
ازواج داخل اہلبیت نہین ہین اور آپکے چھوٹے خالو صاحب کمال الدین بن طلحہ شافعی فرماتے ہین
کہ معنی آل و اہلبیت کے ایک ہین اور استدلال کرتے ہین ساتھ حدیث لغوی کے جسکے آخر مین
ہے نقلنا یا رسول اللہ کیف الصلوٰۃ علیکم اھل البیت فقال قولوا اللھم صل
علی محمد وعلی آل محمد کما صلیت علی ابراھیم وال ابراھیم الخ
اور یہ حدیث صحیح بخاری مین بھی موجود ہو بعد اسکے فرماتے ہین کہ جب پیغمبر نے تفسیر احدہما بالاخر
فرمایا والمفسر والمفسر بہ سواء فی المعنی فیکون بہ آلہ اھلبیتہ واھلبیتہ آلہ
فیتحدان فی المعنی اور مؤید اسکا ہو اتحاد لفظ آل اور اہل کا جیساکہ کتاب الآل ہی منقول
ہے فان قلت ما الفرق بین الآل والاھل قلت ھما سواء الا ان الھمزۃ فی آل
مبدلۃ من الھاء فی الاھل ثم لینت کما قیل ھیاک وایاک وھیھات
وایھات ودلیل ذلک اجماع النحویین علی ان تصغیر آل اھیل یردہ الی اصلہ
لاخلاف فیہ الی آخر ما قال محصل اسکا یہ ہو کہ آل اور اہل متحد المعنی ہین اور بھی مؤید
اسکی وہ حدیث ہو جو ابن صباغ مالکی نے کتاب الفصول مین بجاے اہلبیتی کے آل بیتی روایت
کی ہو اور اسیطرح سے بعض طرق حدیث ثقلین مین عترتی اہلبیتی وارد ہو اور بھی موید اسکی وہ حدیث
ہی جو مسند احمد بن حنبل مین ام سلمہ ہی منقول ہو کہ جناب رسالتمآب نے علی و فاطمہ اور حسنین کو ردا
فدک کی اوڑھایا اور ان حضرت پر ہاتھ رکھکر فرمایا اللھم ان ھؤلاء آل محمد فاجعل
صلواتک وبرکاتک علی محمد وآل محمد انک حمید مجید اور اسی مسند حنبلی مین

چند روایتین ایسی بھی ہین کہ جس مین جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کا ان حضرات کو چادر اڑھا کر اہلبیتی
فرمانا مذکور ہی تو جمع سے روایات مسند حنبلی کے بھی معلوم ہوتا ہی کہ اہلبیت اور آل ایک ہی ہین
پس جب آل محمدؐ اور عترت محمدؐ اور اہلبیت محمدؐ کا مصداق ایک ہوا تو اہلبیت مین ازواج کو داخل کرنا آل و
عترت مین داخل کرنا ہی اور منکوحات کو آل و عترت مین داخل کرنا عین مجوسیت ہی پس اگر مجوس ہذہ الامۃ
بھی اس کی قائل ہون تو ہوسکتا ہی فان الکفر ملۃ واحدۃ اور اگر حضرت مخاطب کو اپنی محاورہ دانی پر اصرار
ہی اور اپنی بزرگون کی تحقیق اور استدلال اونکی نزدیک غلط اور قابل اعتبار نہین تو یہ ارشاد فرمائین
کہ اون احادیث صحاح کا جس مین ازواج کا اہلبیت سی خارج ہونا اور انحصار لفظ اہلبیت کا موجود ہین
مین سی فقط اصحاب کسا پر منصوص ہی اوسکا کیا جواب ہی اور وہ احادیث اتنی ہین کہ فقط اونکی نقل مین
ایک کتاب ضخیم ہوجائی چنانچہ برحی دوندار خرداری واندکے از بسیارے وہ یکے از ہزاری ان
احادیث سے بیان مذکور ہوتے ہین روی الترمذی لما نزلت ھذہ الآیۃ علی
النبی انما یرید اللہ الخ فی بیت ام سلمۃ فدعا فاطمۃ وحسنا وحسینا فجللھم
بکساء وعلی خلف ظھرہ فجللہ بکساء ثم قال اللھم ھولاء اھلبیتی
فاذھب عنھم الرجس وطھرھم تطھیرا قالت ام سلمۃ وانا معھم یا نبی
اللہ قال انت علی مکانک وانت علی خیر محصل ترجمہ یہ ہی کہ صحیح ترمذی مین ہی کہ جب ایہ تطہیر
بشیر و نذیر کے خانہ ام سلمہ مین نازل ہوا تو جناب رسالتمآب نے فاطمہؑ اور حسنینؑ اور علیؑ پر
ایک چادر اڑھائی اور فرمایا کہ خدایا یہ اہلبیت میرے ہین پس دور رکھ انسے ہر رجس کو اور
طاہر کر انکو طاہر کردنی ام سلمہ نے عرض کی کہ یا نبی اللہ ایا مین بھی ان سب کے ساتھ ہون حضرت
نے فرمایا تم اپنی جگہ پر بیٹھی رہو تم خیر پر ہو مقام غور ہی کہ حضرت نے ام سلمہ کی بجائے انکِ
علی خیر انک من اھل البیت نفرمایا اس سے ظاہر ہوا کہ ازواج داخل اہلبیت نہین ہین
اور ترمذی نے اس حدیث کو بکرات و مرات مقامات متعددہ مین بیان کیا ہی اولاً سورہ
احزاب مین اور ثانیاً مناقب اہل بیت مین اور ثالثاً فضائل فاطمہ مین اور اسی طرح سے

صحیح مسلم مین عائشہ سے اور مسند ابن حنبل مین اُم سلمہ سے اور ثعلبی نے اپنی تفسیر مین اور مولوی ولی اللہ نے کتاب مرآۃ القلوب فی ذکر المحبوب مین اور شاہ عبدالحق دہلوی نے شرح مشکوۃ مین مسند حنبلی سے اور ابن حجر نے مسلم سے صواعق مین بتفاوت بعض الفاظ نقل کیا ہی اور اس سی بھی اصرح وہ روایت ہی جو جامع الاصول مین ابن اثیر نے اور سنن ابی داؤد مین اُم سلمہ سے روایت کی ہی قالت ھذہ الآیۃ نزلت فی بیتھا انما یرید اللہ الخ قالت وانا جالسۃ عند الباب فقلت یا رسول اللہ الست من اھل البیت فقال انک علی خیر انک من ازواج رسول اللہ اور سنن ابی داؤد مین اتنی عبارت اور بھی ہی وفی البیت رسول اللہ وعلی وفاطمۃ وحسن وحسین فجللھم بکساء وقال اللھم ھولاء اھلبیتی محصل یہ ہی کہ اُم سلمہ درخانہ پر تھین اور گھر مین بجز خمسۂ النجباء اور کوئی نہ تھا پس حضرت نے اُنکو ایک چادر مین لیا اور فرمایا کہ ہولاء اہلبیتی اُم سلمہ نے حضرت سے عرض کی کہ کیا ہم اہلبیت سے نہین ہین حضرت نے فرمایا تو خیر پر ہے اور تو ازواج رسولؐ سے ہی پس اگر ازواج اہل بیت مین ہوتے تو حضرت جواب اُم سلمہ بہ بلی ونعم فرماتے لکن جب یہ نفرمایا اور فرمایا کہ تم ازواج رسولؐ سے ہو تو معلوم ہوا کہ ازواج غیر اہل بیت ہین اور مسند امام احمد بن حنبل مین بھی روایت اُم سلمہ بانحاء شتی مسطور ہی چنانچہ بعض طرق کا حاصل یہ ہی کہ جب جناب رسول خداؐ نے خبر تشریف لانے علیؑ و فاطمہؑ اور حسنینؑ کی سُنی تو اُم سلمہ سے فرمایا قومی فتنحی عن اھل بیتی قالت فقمت فتنحیت فی البیت قریبا فدخل علی وفاطمۃ والحسن والحسین وھم صغیران قالت واخذ الصبیین فوضعھما فی حجرہ فقبلھما واعتنق علیا باحدی یدیہ وفاطمۃ بالید الاخری وقبل فاطمۃ واغدف علیھم خمیصۃ سوداء وقال اللھم الیک لا الی النار انا واھلبیتی قالت قلت وانا یا رسول اللہ قال وانت علی خیر یعنے تم اُٹھ جاؤ اور علحدہ ہو جاؤ میرے اہل بیت سے اُم سلمہ کہتی ہین کہ مین اُٹھکر ایک گوشہ

خانہ مین علحدہ گئی پس جب علیؑ اور فاطمہؑ اور حسنین داخل خانہ ہوئی پس حضرت نے حسنینؑ کو اپنی
گود مین لیکر دونو کو بوسہ دیا اور ایک ہاتھ سے علیؑ اور دوسرے ہاتھ سے فاطمہؑ کو گلے لگایا
اور ایک سیاہ گلیم کو سب پر اُڑھایا اور فرمایا خدایا مین اور اہل بیت میرے تیری طرف آئے
ہین نہ طرف آتش کے کہا اُم سلمہ نے اور مین یا رسُول اللہ حضرت نے فرمایا کہ تو خیر پر ہے
اور بعض روایت مین یون ہے کہ حضرت نے فرمایا انک علی خیر واما اھلبیتی ھولاء
یعنی تو خیر پر ہے لیکن اہل بیت میرے یہی ہین اور اسیطرح ثعلبی نے مجمع سے یہ روایت کی ہے
کہ حضرت عائشہ فرماتی ہین کہ جب مین نے خدمت رسُول مین عرض کیا وانا من اھلک
حضرت نے فرمایا تنحے اور اسی طرح ثعلبی نے روایت دیگر زینب سے
کی ہے کہ بعد اسکے کہ جناب سُول خدا نے کسا خیبری کو اُن بزرگوارون پر اُڑھایا اور فرمایا
ان لکل نبی اھلا وھولاء اھلبیتی فانزل اللہ عزوجل انما یرید اللہ الخ
فقالت زینب یا رسول اللہ ادخل معکم فقال رسول اللہ مکانک
انک علی خیر کیون حضرت ذرا انصاف فرمایئے اور اعتساف کو چھوڑیے اور غور
کیجیے کہ جناب سالتماب کا اپنی زوجہ کو اُٹھا دینا اور اُنسے ارشاد فرمانا کہ میرے اہلبیت
سے علحدہ ہو اور بعض کا پوچھنا کہ یا حضرت میرا کیا حال ہے اور حضرت کا فرمانا کہ تو اگرچہ
مگر میرے اہلبیت یہی لوگ ہین اور بھی جناب سُولخدا کا بعد نزول آیہ تطہیر چھ مہینہ تک وقت صبح
خانہ جناب فاطمہ پر تشریف لاکر الصلوٰۃ یا اھل البیت انما یرید اللہ الخ فرمانا کما فی صحیح
الترمذی وسنن ابی داؤد وموطا مالک اور ازواج کو ایک دن بھی اس خطاب سے
مخاطب نفرمانا ہر ایک امین سے کیا کیا نص قاطع اور برہان ساطع اس بات پر ہے کہ ازواج
اہل بیت نہین ہین و بالعکس اب تو فرمائیگا کہ اہل بیت سے ازواج مراد لینا ٹھیک محاورہ ہے
کیا آپ نے اپنے بڑے پیر میان شاہ عبدالحق دہلوی کی تقریر شرح فارسی مشکوۃ مین نہین
دیکھی ہے اُنہون نے اقرار کیا ہے کہ اطلاق لفظ اہلبیت انہین چار بزرگوارون پر بالخصوص وارد

ہوا ہی اور سند مین روایت مسند حنبلی کو ذکر کیا ہی کہ جسکے ترجمہ مین کہا ہی کہ پیچید بر آنہا گلیم سیاہ کہ
پوشیدہ بود و گفت خداوندا اینہا اہلبیت من اند آمدہ اند بسوئی تو نہ بسوئے آتش من و اہلبیت
من انتہی اور مولوی ولی اللہ لکھنوی نے کتاب مرأۃ القلوب فی ذکر المحبوب مین کہا ہی کہ چون
آیۂ تطہیر نازل شد آن حضرت علیؑ و فاطمہؑ و حسنؑ و حسینؑ را جمع فرمود و نص فرمود کہ ایشان
اہلبیت من اند و در آخر کلام ایمعنی را از متواترات و السنۃ اور ابن حجر سنگدل نے صواعق
مین لکھا ہی کہ اخرج احمد انہا نزلت فی خمسۃ النبیؐ و علی و فاطمۃ والحسن والحسین و اخرجہ
ابن جریر مرفوعا بلفظ انزلت ہذہ الآیۃ فی خمسۃ فی و فی علی و حسن و حسین و
اخرجہ الطبرانی ایضاً محصل ان سب کا یہ ہی کہ آیۂ تطہیر خمسۂ نجباء اصحاب کسا کے حق مین
نازل ہوی اور اسی طرح ثعلبی نے اپنی تفسیر مین اور ابو الحسن واحدی نے کہ اکابر علماے
اہلسنت سے ہی تفسیر وسیط مین روایت کی ہی دیکھیے اقوال اپنے علما کے کہ وہ کس صراحت
سے ازواج کو مصداق آیۂ تطہیر ہونے سے نکالتے ہین اور انحصار آیہ خمسہ نجبا پر کرتے
ہین اور حقیقت یہ ہی کہ جملہ احادیث مذکورہ ہذا المقام سے چند طرح کا حصر مستفاد ہوتا ہی ایک حصر
بحسب العدد اور دوسری لفظ ہؤلاء سی جو فقرۂ ہؤلاء اہلبیتی مین ہی اس لیئے کہ اسم اشارہ موضوع
ہی واسطے مشار الیہ محسوس معیّن کے تیسرا حصر تقدیم مسند سے جیسا کہ بحث ما انا قلت مین علم
بلاغت مین مذکور ہی چوتھی حصر بخطاب تنحی واسطی ازواج کی وقت ارادۂ دخول تحت الکسا پانچوین حصر
بتغیر ازواج بزوجیت سوال انست من اہل البیت مین اور تخصیص اہل بیت ہونے کی
مشار الیہم مین بقولہ واما اہلبیتی فہؤلاء بعد ان حصرون کے آیا ممکن ہی کہ کوئی کہے
کہ ازواج اہلبیت ہین اور حسب طرحسے ان احادیث کو دلالت حصر پر ہی اسی طرحسے کل ان
احادیث کو دلالت ہی اور پر اس امر کے کہ آیۂ تطہیر شان اہلبیت مین منفردًا نازل ہوا اسلیے
کہ سب مین نزلت ہذہ الآیۃ ہی نہ نزلت الآیات پس جو آیت کہ تنزیلًا منفرد ہی اس مین سیاق و
وسباق ترتیب عثمانی کا کہ بالاتفاق خلاف ترتیب تنزیلی ہی لحاظ کرنا محض امر لغو ہی اسلیے کہ

ترتیب عثمانی بادنی مناسبت کردیگئی ہی پس ذکر متعلقات مین ذکر متعلقین مناسب تھا
کہ معلوم ہو کہ متعلقین مثل متعلقات کے نہین ہین پس مورد اُن عتاب وخطاب کے کہ
ازواج ہین یہ لوگ نہین ہین پس اگر آپ تبکذیب اِن احادیث صحاح اور اقوال اپنے
بزرگوارون کے پھر بھی فرماتے جائین کہ ٹھیک محاورہ ازواج کے لیے ہے تو ہم
بجز اسکے کہ آپ کے خدمت بابرکت مین عرض کرین کہ ہے در کفر ہم ثابت نہ زنار را رسوا کمن
اور کیا عرض کرین واضح ہو کہ حصر اہل بیت کا موجودین مین آل عبا پر دلالت نہین کرتا
ہی کہ معدومین بھی کوئی مصداق لفظ اہلبیت نہو اسلیے کہ ظاہر ہی کہ یہ حصر اضافی ہے
بنسبت موجودین کے اور بدلالت آیۂ تطہیر ثابت ہی کہ کل معصومین آل رسول اہلبیت
ہین نہ کل اقربا اور نہ ازواج لعدم العصمۃ باتفاق الامۃ فہیم کما مر پس قطع نظر ان سب نقلیات کے
پیشتر اس سے بدلیل عقل معاضد نقل ہم ثابت کرچکے ہین کہ آیۂ تطہیر کو دلالت قطعیہ
اور عصمت کے ہو پس سوائے معصومین کے کوئی کیونکر داخل اہلبیت ہو سکتا ہی اور
اسی طرح جن جن احادیث مین کہ امر باقتدا ہی جیسے حدیث تمسک بالثقلین اور حدیث سفینہ
کہ مراد رکوب سفینہ سے اقتدا باہلبیت ہی پس چونکہ بدلائل قطعیہ ثابت ہی کہ اقتدائی غیر معصومین جائز
نہین ہی پس کوئی اصحاب غیر معصومین مین سے داخل نہین ہو سکتی چہ جائی صحابیات طیبات ہون کہ خیثات
اگرچہ اس مقام مین تطویل ہوئی لیکن خالی از تحصیل نہین قولہ اور یار اور رفیق کی لفظ کو
اقول یار اور رفیق کی لفظ سے کہین بحث نہین اگرچہ اُسکا حال بھی ہم بیان کرچکے آری
لفظ اصحاب سے بحث ہی اور ہمنے ثابت کیا کہ ہر معنی اصحاب مین اہلبیت داخل ہین
پس لفظ عام سے معنی خاص مراد لینے مین کوئی قباحت نہین ہی شرماتا تمکو چاہیی کہ
اہلبیت مین اصحاب وصحابیات کو داخل کرتے ہو قولہ ایسے جواب کا کیا جواب اقول
اور اسکا کیا جواب کہ جب اصحاب سے جو تمہارے نزدیک کثرت مین مثل نجوم کے ہین سب
اصحاب مراد لو اور اُن سب کی اقتدا کرو تو باقتدا ے بعض صحابہ شراب بھی پیو کہ انتو خوف

نفس رسول اللہ بھی نہین ہی اور اگر کہوگے کہ ہان ہم تو بالخصوص ایسا کرتے ہین تو ہم کہینگے کہ بہت اچھا پھر باقتدای بعض صحابہ کہ بسبب انہین کے حضرت صدیق مصداق آیۂ الوالفضل ہوے معاذ اللہ حضرت صدیقہ کو متہم بزنا بھی کرو اور حضرت عثمان کو باقتدائے بعض صحابہ وصحابیات قابل قتل بھی سمجھو اور معاذ اللہ جناب امیرؑ کو باقتدائے بعض صحابہ قابل سب اور قابل حرب بھی سمجھو اور مقتضائے یا علی حربک حربی محارب من اللہ ہوکر کافر بھی ہوجاؤ الغرض قباحتین اس قول مانند بول کی کہانتک تحریر ہون **بیت** این سبزہ واین چشمہ واین لالہ واین گل ۔ آن شرح ندارد کہ گفتار درآید۔ **قولہ** اور بجاے اصحابی کالنجوم الخ **اقول** سخن مکرر ہی فالجواب الجواب **قولہ** معاذ اللہ تقیہ کو دخل دیا **اقول** البتہ سواد اعظم سے جنکے قلوب کسواد اللیل المظلم ہین تقیہ ضرور ہی دلیل سپر حدیث صحیح بخاری قبل کتاب لباری ہی لولا قومک حدیث العہد بالجاہلیۃ لہدمت البیت ذرا یہ تو ارشاد ہو کہ وہ قوم سراپا لوم حضرت عائشہ کے کون تھے جس سے جناب رسولخداؐ ڈرتے تھے اور بنا بر قول اہل سنت جو تفسیر لم یخش الا اللہ واللہ احق ان تخشوہ مین کتنے ہین عمل نہ کرتے تھے اور حضرت عمر وابوبکر کو قوم عائشہ مین نہ کہنا بڑی قباحت عظیم لاتا ہی کہ نسب شریف بی عائشہ مین بٹا لگاتا ہی مقام معاذ اللہ یہ ہی نہ وہ جواب آپ نے تقیہ کے بارہ مین کہا **قولہ** اور جب گھر مین آئے **اقول** گھر مین آنیکا مضمون تو حدیث شیعہ مین نہین ہی اسلیے کہ مفاد حدیث یہی ہی کہ جس مجمع عام مین سرور انام نے اصحابی کالنجوم فرمایا اسی مجمع مین حضرت نے تفسیر اسکی باہلبیت کی پس گھر مین آکے یہ آپکی حدیث مین ہوگا یا آپ کا مسخراپن ہے

وانا نسخر منکم کما تسخرون

قال المخاطب لقمقام ھداہ اللہ سبل السلام

دوسری دلیل اگر ہم لفظ اصحاب سے اہلبیت کے معنی مراد لینے پر کچھ دار وگیر امامیہ کی نہ کرین اور انکی اس تحریف معنوی کو تسلیم بھی کرلین تب بھی موافق انکے عقیدہ کے

یہ حدیث شان مین اہل بیت کے صادق نہین آتی اسلیے کہ اہل بیت کا اطلاق دوازدہ امام پر ہوتا ہی اور اصحاب کا اطلاق صرف انہین لوگون پر جو حضرت کی صحبت مین رہی اور سوائے حضرت علیؑ اور حسنین علیہم السلام کے اور نو امام پیغمبر صاحب کے پیچھے پیدا ہوے پس یہ ظاہر ہی کہ نو امامون پر لفظ اصحاب کا صادق نہوگا تو حدیث اصحابی کالنجوم مین سے سوائے حضرت علیؑ اور حسنین علیہم السلام اور سب ائمہ کرام خارج ہوجائینگے اور وہ نجوم کی تشبیہ سی مستثنے کردی جائینگے اور انکی اقتدا باعث ہدایت نہ سمجھی جائیگی ونعوذ باللہ من فلک کون مسلمان ہی کہ ایسی بات زبان پر لاویگا اور ائمہ کرام کی نسبت ایسا خیال کریگا پس ثابت ہوا کہ مراد اصحاب سے اہلبیت نہین ہین ورنہ پیغمبر صاحب ضرور لفظ اہلبیت کا فرماتے اور بجاے اصحابی کالنجوم کے اہلبیتی کالنجوم ارشاد کرتے تاکہ کوئی امام اسکے مصداق سے خارج نہوتا ان ممکن ہی کہ حضرات شیعہ یہ جواب دین کہ نو ائمہ جو پیغمبر صاحب کے روبرو پیدا نہین ہوے اگرچہ باعتبار عالم اجسام کے اصحاب کی مصداق سے خارج ہین مگر بلحاظ عالم ارواح کے اصحاب مین داخل ہین

یقول المتمسک بولایۃ علی بن ابی طالب علیہ السلام

عجب خلط ہی عجب خبط ہی مقدمتین کا اقرار نتیجہ سے انکار اسکو کس قسم کا جنون کہیے اور اگر حضرت مخاطب کو مجنون نہ کہین تو پھر کیا کہین مقدمہ اولی کہ اصحاب سے مراد اہلبیت ہین شیعون کیجانب سے مسلم کرتے ہین مقدمہ ثانی کہ اہلبیت سے مراد دوازدہ امام ہین خود بدولت فرماتے ہین ترتیب بشکل اول یہ ہی کہ اصحاب اہلبیت ہین اور اہلبیت دوازدہ امام ہین پس اصحاب دوازدہ امام ہین اب یہ کیا لغوبات ہی کہ جو آپ فرماتے ہین کہ دوازدہ امام مین سے نو امام نکلگئے اگر یہ اعتراض جواب کرتے ہین کرنا منظور تہا تو مقدمہ اولی کو کیون تسلیم کیا اور اگر کہیے کہ بسبب عدم سلیقہ بیان کے عبارت سودی

نہین ہی مگر مقصود مستدل تحجیج بیان یہ ہی کہ لفظ اصحاب یعنی من ادرک الصحبۃ فقط بعض اہلبیت پر صادق آتا ہی نہ کل پس کل اہلبیت کو شیعہ کیونکر مصداق نجوم اور مقتدا جانینگے تو جواب اِسکا یہ ہی کہ بنا بر تمہاری تسلیم کے اصحاب سے مراد اہلبیت ہین جیسا کہ بنا اِس تقریر کی فرض تسلیم پر رکھی ہی اور گیا ہی کہ اِسپر ہم وارد گیر نہین کرتے اور مسلم فرض کرتے ہین کہ تفسیر اصحاب باہلبیت صحیح ہی پس مسلم کرنا اِسکا مستلزم اِس بات کا ہی کہ اصحاب سے معنی اصطلاحی مراد نہین ہی پس اگر بعض ائمہ پر صدق معنی اصطلاحی کا ہو یا نہو تو کیا قباحت ہے اُس لیے کہ اصحاب اصطلاحی مخاطب تو نجوم ٹھہرے ہی نہین بلکہ نجوم اہلبیت ٹھہرے خواہ وہ اصحاب اصطلاحی بھی ہون یا نہون بنا بر اِسکے اعتراض سراسر لغو ہو گیا اب کچھ اور راگ گائیے مگر اپنے تئین الزام جنون و دیوانگی سے بچائیے **قولہ** جو حضرت کی صحبت مین رہے **اقول** نہین معلوم کہ صحبت مین رہنے کا مضمون کہان سے نکالا ہی جہان معنی شرعی و عرفی بیان کیے ہین وہان کہین صحبت مین رہنے کا ذکر نہین ہی اگر نظر اِسکے ہو کہ ہمارے علما نے رویت یا ملاقات کو شرط صحابت کیا ہی جیسا کہ حاشیہ پر قول علامہ شوستری کو بخیانت نقل کیا ہی حالانکہ علامہ مذکور بھی قول اہل سنت ہی کے ناقل ہین کما یدل علیہ قولہ اظہر الاقوال بہر کیف اُنہون نے معنی اصطلاحی اہلسنت بیان کیے ہین نہ معنی لغوی و عرفی اور حقیقی اور مجازی اور ہمنے سابق مین بیان کیا کہ معنی اصطلاحی اہلسنت کیا ضرور ہی کہ کلام خدا و رسول مین ہر جگہ مراد لیے جائین کیون نہین معنی لغوی اور عرفی مراد ہون اور لغت و عرف مین حقیقت اور مجاز اور عموم بالمجاز سب جاری ہو سکتے ہین اور بھی ہمنی بیان کیا ہو کہ صحابت کے معنون مین مطیع اور تابع اور متوجہ اور معتنی سب ہی حالانکہ ان معنون مین صحبت مین رہنے کو دخل نہین ہی اور ثبت شائع و ذایع ہی کہ تابعین اور مطیعین پر لفظ اصحاب کا اطلاق کیا جاتا ہی جیسے مبحث جزلایتجزی مین جو لوگ تابع قول نظام ہین وہ اصحاب النظام کہلاتے ہین اور حکمت اشراق مین جو لوگ تابع افلاطون ہین وہ اصحاب افلاطون کہلاتے ہین اور ہر مذہب والے اپنے ہم مذہبون

کو تعبیر باصحابنا کرتے ہین خواہ اُنکی صحبت مین رہی ہون یا نہ رہی ہون پس اگر کل ائمہ علیہم السلام
کو باعتبار کمال اطاعت و انقیاد و تبعیت کے اصحاب رسُول اللہ کہین تو اِس مین کیا قباحت
لازم آتی ہی بنا برا سکے نوُا مامون کو صدق لفظ اصحاب سے نکالنا کمال حماقت و
جہالت ہی قولہ اقتدا باعث ہدایت نہ سمجھی جائیگی اقول بنا بر قول آپ کے مصداق اصحاب
کلیتہً مصداق اہلبیت سے جداگانہ ہین ہم بعینہ مثل آپ کی تقریر کے گزارش خدمت
شریف کرتے ہین کہ ہرگاہ نجوم ہدایت اور قابل اقتدا بنا بر حدیث نجوم کے
آپ کے زعم باطل مین صحابہ بلکہ ثلثہ ہی ٹھہرے تو کیا اہلبیت رسُول لہذا قابل اقتدا نہونگے
اور نجوم کی تشبیہ سے خارج کر دیے جائینگے اور اُنکی اقتدا باعث ضلالت ہو جائیگی
کون مسلمان ہو کہ ایسی بات زبان پر لائیگا اور اہلبیت خصوصًا جناب امیرؑ و حسنینؑ کی نسبت
ایسا خیال کریگا فما ہو جوابکم فہو جوابنا اگر فرمائیے کہ ہان اِس حدیث سے تو مقتدا
ہونا اہلبیت کا سنین ثابت ہوتا مگر بدلائل آخر ثابت ہوتا ہی تو شیعہ کہینگے کہ ہم بھی تو
مقتدا ہونا اہلبیت کا کلًا بتفسیر لفظ اصحاب باہلبیت اسی حدیث سے اور حدیث تمسک
اور حدیث سفینہ اور امثال اُسکے سے و بآیات قرآنی جیسے فاسئلوا اہل الذکر
وکونوا مع الصادقین واطیعوا اللہ و امثالہا سے بلکہ بنص من رسُول اللہ باسماہم
و باشخاصہم و بنص السابق علی اللاحق ثابت کرتے ہین پس نوُا مامون کا بھی مقتدا ہونا
ثابت ہو جائیگا اور یہ کیا ضرور ہی کہ کل مقتداؤن کا مقتدا ہونا ایک ہی دلیل سے
ثابت کیا جائے پس بحسب تسلیم تمہارے کہ اصحاب سے مراد اہلبیت ہین تین کا اہلبیت
سے مقتدا ہونا ثابت ہو گیا اب یہ فرمائیے کہ جناب رسُولخدا صلے اللہ علیہ وآلہ
نے اِن تین کو اہلبیت سے مقتدا کیا ہم بحدیث تمسک ہم بحدیث سفینہ و ہم بحدیث نجوم
باقرار تمہارے تو آپ کے ثلثہ کا مقتدا ہونا تو خاک مین ملگیا بلکہ بکذب و دروغ
مقتدا بن جانے سے وہ فاجر و کافر ہو گئے آپ اپنے ثلثہ کی خبر لیجیے کہ وہ جہنم

ہین گئے ہمارے نوا مامون کی آپ فکر نہ کیجیے کہ ہم اُنکو اپنے ان شیعون مقتداؤن کے
حکم سے مقتدا بنا لینگے قولہ کون مسلمان ہی کہ ایسی بات زبان پر لائیگا اقول جو مسلمان
بے ایمان ایسا ہی کہ اصحاب ثلثہ کو مصداق حدیث نجوم سمجھتا ہی اور اہلبیت کو اُسکے مصداق
سے خارج جانتا ہی وہی نالائق قائل اس کفر و زندقہ کا ہی علاوہ اسکی گستاخی معاف حضرات
اہلسنت تو کل ائمہ کرام کو قابل اقتدا نہین سمجھتے ہین آپ کے علمائی نصریح کی ہی کہ حضرت
امام جعفر صادق علیہ السلام خرگوش کو حرام جانتے تھے اور ابو حنیفہ حلال اب آپ خرگوش
نوش فرماتے ہین اور قول امام جعفر صادق علیہ السلام فراموش نوکیے کسکو مقتدا ٹھہراتے
ہین صاحب منہاج نے تصریح کی ہی امام محمد باقرؑ و امام جعفر صادق علیہما السلام تباکو کو حلال
دینیہ مین حرام جانتے تھے اور ابو حنیفہ کی فقہ مبتنی اوپر اسی قیاسات خرصیہ کے ہی
آپ نے ہی امامون کی بہ نسبت اتنا تعجب ظاہر کرنا حق تھا اور نعوذ باللہ کہتے تھے حالانکہ کل حضرات
اہلسنت اقتدا ے کل ائمہ کے منکر ہین گو فریب دہی عوام کے واسطے زبانی مدح و اطاعت
اہلبیت ہین و لکن یقولون بافواھھم ما لیس فی قلوبھم و قد مر بحثہ مستوفا فی الجلد الاول
قولہ لفظ اہلبیت کا الی قولہ ارشاد کرتے اقول چونکہ اس بات کو جناب والا مکرر وسہ کرر
ارشاد فرماتے ہین گویا کہ علق نفیس اور مرۃ الغراب تصور کیے ہین پس ہر چند ہم جواب
اسکا دیچکے ہین مگر پھر بھی بہ خفش کے سامنے مکرر کہتے ہین کہ کبھی تو سر ہلایئے اور
کان نہ بیت پھٹا لیئے اور کچھ ہی سمجھا لیئے یہ جواب فرماتے ہین کہ ضرور
لفظ اہلبیت کا فرماتے اور اہلبیتی کالنجوم ارشاد کرتے تو جب اصحاب کی تفسیر باہلبیت
کی تو اہلبیتی کالنجوم فرمادیا پھر کیونکر آپ فرماتے ہین کہ لفظ اہلبیت کا نہین فرمایا غایۃ الامر
یہ ہی کہ لفظ اہلبیت کا بعد لفظ اصحاب فرمایا پس اگر آپ فرمایئے کہ بعد اصحاب کیون
کہا پہلے ہی کیون نہ کہدیا تو اس اعتراض کا جواب شیعون سے نہین ہو سکتا اس لیے
کہ آپ فن بلاغت سے بہرہ نہین رکھتے کاش دس پانچ سبق مختصر معانی کے آپ نے

پڑھ لیے ہوتے تو ایسے خدشات بیہودہ دلمین نہ آتے آپ کے نزدیک باب تفسیر و
مفسر جن وجوہ بلاغت کے لیے مقرر کیا گیا ہی وہ محض لغو اور بیکار ہی اور تفصیل بعد الاجمال
اور تخصیص بعد تعمیم یہ سب لغو ہی حالانکہ اسکے لیے بڑے بڑے فوائد ہین جسکے ذکر سے
کتب علم بلاغت مشحون ہین بالاجمال اس مقام خاص کے ہم بعض فوائد کو ذکر کرتے ہین پس
جانیئے کہ علماے معانی نے بیان کیا ہی کہ ذکر شئی کا باجمال و ابہام کبھی غرض اُس سے متوجہ
کرنا مخاطب کا ہوتا ہی طرف اپنے کلام کے تاکہ وہ لفظ مبہم کو سُنکر متوجہ ہو کہ غرض متکلم
کیا ہو پس جب بعد توجہ القاے غرض اپنے متکلم کرے تو اُسکا ذہن غافل نہ رہے اگر
آپنے نحو میر پڑھی ہوگی تو اوستاد نے بحث بدل الکل من الکل مین تبلایا ہوگا کہ مبدل منہ
مقصود اصلی نہین ہوتا بلکہ فقط توطیہ و تمہید ہوتا ہے لئلا یفوت المخاطب
غرض المتکلم بسبب غفلتہ و عدم التفات ذھنہ اور کبھی غرض ذکر مبہم و
مجمل سے وقعت اُسکی بیچ قلوب کے ہوتی ہی جیسے القارعۃ ما القارعۃ
وما ادراک ما القارعۃ یوم یکون الناس کالفراش الخ پس ولاقیامت
کا ذکر بلفظ مبہم کیا پھر اُسکے اوسکی تفصیل مین یوم یکون الناس فرمایا اس طرح پر ذکر
کرنا دلالت کرتا ہے اوپر اس بات کے کہ روز قیامت کوئی بڑا امر بزرگ ہی الغرض
ان فوائد کے سمجھانے مین تقریر کو طول ہوتا ہے اور مقصود اصلی رہا جاتا ہے پس
اسکا یہ وجہ بلاغت افصح العرب نے پہلے لفظ اصحاب کا ذکر کیا اور یہ لفظ نہایت مجمل
تھا اسلیے اطلاق اسکا کبھی اوپر معانی لغویہ آور کبھی اوپر معانی عرفیہ اور کبھی اوپر معانی اصطلاحیہ
کے آتا ہی اور کبھی اصحاب سے مثل الذین امنوا کے وہ لوگ مراد ہوتے ہین جو
ظاہری ایمان رکھتے تھے پس منافقین اور فساق و فجار صحابہ کہ جنکو بوجہ
شراب خواری حضرتؐ جوتیون سے مارتے تھے اور حدود شرعیہ اُنپر جاری کرتے
تھے یہ سب بھی اصحاب رسولؐ کہلاتے تھے اور کبھی اصحاب سے خلص مومنین اور اصحاب

حقیقی مراد ہوتے تھے اُس مین بھی علی مراتبہم کاملین اور اکملین اور ناقصین اور انقصین ہوتے
تھے پس جو لوگ حاضرین خدمت مین سے فہمیدہ لوگ تھی اونکو ایسے لفظ کے استعمال
سے تحیر ہوا یہانتک کہ متوجہ ہوکر پوچھا کہ آپ کی کیا غرض ہی اسلیے کہ منافقین اور
فساق و فجار صحابہ اسکی لیاقت نہین رکھتے ہین کہ اُنکی اقتدا کیجاوے پس اُنکے متوجہ ہونیکے
بعد جناب سو نخدا نے اپنی لقاے غرض اصلی فرمای کہ مراد میرے اصحاب سے وہ
اصحاب خاص ہین جو اکملین مین سے ہین اور بحد عصمت پہونچے ہوے ہین اور وہ سوا ے
اہلبیت کے اور کوئی نہین ہی ایک فائدہ دوسرا فائدہ اسی کے ضمن مین بدلالت صریحی
مفہم لیاقت دیگر اصحاب کے واسطے مقتدا ہونے کے ثابت ہوئی اس لیئی کہ جب
تفسیر صحابہ باہلبیت کی تو اس سے بدلالت صریحی ظاہر ہوا کہ سوا ے اہلبیت کے صحابہ کو
اسکی لیاقت نہین ہی کہ مقتدی بناے جاوین ورنہ یہ تفسیر جائز نہوتی تو درحقیقت مرجع
اس عبارت کا طرف اسکے ہوا کہ اہلبیت کو اہلبیت مقتدا ہونیکی ہی اور دیگر صحابہ کو خصوصًا
آپ کے ثلاثہ کو جنکے ایمان ہی مین کلام ہی اسکی اہلیت نہین ہی پس اگر پہلے ہی سے فرمادیتے
کہ اہلبیت قابل اقتدا ہین تو یہ فائدہ نہ حاصل ہوتا کہ غیر انکا قابل اقتدا نہین ہی تو جو امثال اُنکے
بیمغز ہین وہ بھی سمجھتے کہ اہلبیت اور اصحاب دونو قابل اقتدا ہین وھو خلاف مقصود اللہ
ورسولہ الغرض آپ کو لیاقت اسکی نہین ہی کہ فصاحت و بلاغت کلام خدا اور رسول کے
لطائف کو سمجھے آپ ابوہریرہ کی حدیث من اکل بصل العلکۃ فقد حجر المسجد
کو جانیے گا قولہ مگر بلحاظ عالم ارواح کے اصحاب مین داخل ہین قول صحابت عالم اجسام
گو بحسب رویت کے ہونگی لیکن بحسب تبعیت و اطاعت کاملہ کے قابل انکار نہین ہوسکتی اور
بجز نواصب و خوارج کے کوئی مسلمان اُسکا منکر نہین ہوسکتا اور عالم ازواج کا ذکر ہرچند
آپ نے بہ تمسخر کیا ہی مگر صحابت عالم انوار اہلبیت اطہار کے لیے مخصوص ہی کہ کسی کو اختیار
و ابرار سے میسر نہوے چہ جائے بُت پرستان شراب خوار اگر اس مین کسیکو شک ہو تو

عبقات الانوار کی مجلد حدیث نور کو ملاحظہ کرے شاید ظلمات سیاہ قلبی سے نجات پاوے

قال المخاطب القسقاهراه الله سبل السلام

تیسری دلیل جو عبارت من لم یغیر بعدہ کے اس حدیث کے آگے زیادہ لکھی ہی اُسنے اس تاویل کا دروازہ بند کردیا اور لفظ اصحاب سے اہلبیت کے معنی لینے کو منع کردیا اسلیے کہ حضرات نے تو یہ خیال کیا کہ اگر اور کچھ الفاظ اس حدیث کے آگے نہ بڑھاے جاوینگے اور فقط ہذا صحیح کہکر یہ حدیث ختم کردیجاوے گی تو سنیون کی دار وگیر سے نجات نہ ملیگی اور حدیث اصحابی کالنجوم کی صحت سنکر وہ جان آفت مین ڈال دینگے اسلیے یہ الفاظ امام صاحب کی طرف سے بڑھا دیے کہ مراد اصحاب سے وہ لوگ ہین جنہون نے کچھ تغیر و تبدیل دین مین نہین کی اور جو مرتد نہین ہوے اور جو دوزخ کیطرف نہ کھینچے جائینگے اور جن سے پیغمبر خدا بیزاری اپنی ظاہر نہ کرینگے پس ان الفاظ سے ہمارا نقصان تو کچھ نہوا اسلیے کہ ہم بھی ایسے تغیر و تبدیل کرنیوالون کو اور مرتد ہوجانیوالون کو اس حدیث کے مصداق سے خارج سمجھتے ہین اور خلفاء راشدین اور انصار و مہاجرین کو گو ہزار طرح پر امامیہ مرتدین مین شامل کرنا چاہین وہ شامل نہین ہوسکتے کہ اسکا بیان تفصیلی بحث ارتداد صحابہ مین ہوگا انشاء اللہ تعالی لیکن ان الفاظ سے ہمکو بہت ہی فائدہ ہوا اور حضرات امامیہ کی تاویل و تحریف کا حال اس سے کھلگیا اس لیے کہ اگر یہ الفاظ نہوتے تو خیر کسی نہ کسی طرح پر وہ اپنا دل خوش کرسکتے تھے اور اصحاب سے مراد اہلبیت لے سکتے تھے لیکن ان لفظون نے مجبور کردیا کہ وہ کسی طور سے اصحاب سے اہلبیت مراد نہین لے سکتے اس لیئے کہ اگر حدیث اصحابی کالنجوم مین مراد اصحاب سے اہلبیت ہون تو جو الفاظ من لم یغیر بعدہ کے آگے بیان کیے گئے ہین وہ بھی انکی شان مین وارد ہونگے تو معاذ اللہ معنی اُسکے مطابق قول شیعون کے یہ ہونگے کہ وہی اہلبیت مثل ستارون کے ہین جنہون نے دین مین تغیر و تبدیل نہین کی و نقل کفر کفر نباشد جو مرتد نہین ہوے پس کس منہ سے

اس حدیث کو شان مین اہلبیت کی کہین گے اور کس طرح اہلبیت نبوی پر تہمت تغیر وارتداد کی لگاوینگے
غرض کہ ان الفاظ نے امامیہ کی تحریف کو ثابت کر دیا اور انکی تاویل کا دروازہ بند کر دیا
سبحان اللہ کیا قدرت خدا کی ہے کہ جن الفاظ سے ہمپر الزام دینا چاہتے تھے اُنسے خود ہی
ملزم ہو گئے اور جو عبارت ہمارے قائل کرنیکی لیے بڑھاتے تھے اُس سے خود قائل ہو گئے
بیت عدو شود سبب خیر گر خدا خواہد ٭ خمر مایۂ دوکان شیشہ گر سنگ است

یقول المتمسک بولایۃ علی بن ابی طالب علیہ السلام

یہ کلام مختل النظام مبتنی اوپر چند خطاؤن بلکہ کیا دیون کی ہی ایک یہ کہ منقول عیون الاخبار کو حدیث قرار دیا ہی
حالانکہ وہ کلام سائل ہی نہ قول معصوم نہ قول راوی آری ہذا صحیح حدیث منقول بخبر احاد ہی کما اشرنا الیہ
دوسری یہ کہ ہذا صحیح متعلق بسوال اول سائل ہی وقد قلنا ہذا غیر صحیح عندنا کیون نہین جائز ہی کہ متعلق
بسوال ثانی ہو بلکہ ضرور ہی کہ ایسا ہو کما ستیضح چنانچہ بعد اسکی امین آپ کچھ بحث لغو ولاطائل کرینگی اور وہین جواب
بھی سنین گی تیسری لم یغیر ولم یبدل متعلق بقول اول ہی ہی کیون نہین جائز ہی کہ جیسی ہذا صحیح متعلق بسوال
ثانی ہے لم یغیر ولم یبدل ہی متعلق اوسی سوال کے ہو پس یہ کہنا کہ بعد اسکے کہ قید
لم یغیر حدیث نجوم مین لگائی گئی اب تفسیر اوسکے باہلبیت نہین ہو سکتی ہے محض لغو
ہوا اس لیئے کہ حدیث نجوم مین یہ قید لگا ہی نہین گئی بلکہ ہذا صحیح مین لگائی گئی ہے
ہو لہ وہ متعلق بسوال ثانی ہی پھر حدیث نجوم کی تفسیر باہلبیت مین کیا نقص واقع ہوا اور جو فرض
بفرض تنزل بلکہ تنزلات ہم کہتے ہین کہ بعد قید لم یغیر ولم یبدل کی تفسیر باہلبیت کی تو اس مین
کیا قباحت ہوا سلیے کہ اصحاب غیر مبدلین لا بالفعل ولا بالقوہ بجز اہلبیت کے کوئی دنیا مین
نہین ہو سکتا آرے اگر قبل ان قیود کے تفسیر باہلبیت کرتے تو بظاہر آپکا اعتراض ہو سکتا
اگرچہ ممکن تھا کہ ہم کہین کہ مراد حضرت کی یہ ہو سکتی ہی کہ نجوم اہلبیت ہین کہ وہ مصداق لم یغیر ولم
یبدل ہین نہ غیر اُنکے کہ مصداق مغیرین ومبدلین ولو بالقوہ ہین پس مآل اسکا طرف صفت کاشفہ
کے ہو گا نہ طرف احترازیہ کے جیسے آپ ازواج مطہرات وطیبات کہتے ہین نہ باین معنی کہ

کہ ازواج رسولؐ سے بعض کو متنجسات وخبثیات بھی کہتے ہین ہر کیف تقدم تفسیر علی التقلید کس
دلیل سے آپ نے ثابت کیا کہ جسپر گمان معاویہ سقدر عوعو کرین اور کہین کہ بعض اہلبیت معاذ اللہ
متغیرین ومبدلین سے ہوگئے بلکہ ہم کہتے ہین کہ اصحاب نجوم مین چونکہ یہ قیدین ملحوظ نظر جناب
رسولخدا تھین اسی سبب سے تفسیر باہلبیت کی اور اگر تم اپنی ہمغزی سے کہو کہ جس حدیث مین تفسیر اہلبیت
ہو اُس مین ان قیود کا ذکر نہین ہو تو ہم کہینگے کہ جس مین ان قیود کا ذکر ہو اُس مین تفسیر باہلبیت بھی نہین ہے
علاوہ اسکے کو ذکر قیود کا سو مگر ملحوظ نظر جناب رسولؐ خدا تھین جیسے حدیث من قال لا الہ
الا اللہ دخل الجنۃ جس پر بچارے ابوہریرہ کو خلیفہ ثانی نے وہ گھونسا مارا کہ چوتڑ
کے بل گرے کما ھو فی صحیحہ حکم پس جس طرح سے قول امام رضا علیہ السلام سے معلوم ہوا کہ یہ
حدیث بشروطہا ہی یہانتک کہ فرمایا وانا من شروطہا یعنی ہماری امامت کا اقرار بھی اسکے
شروط سے ہی اسیطرح سے ہم کہتے ہین کہ جناب رسولخدا کو مرکوز خاطر تفسیر باہلبیت بعد ان قیود کے
تھی درکاشف اُسکا فرمانا امام رضا علیہ السلام کا ہی اسلیے کہ ہمارے عقیدہ مین ائمہ علیہم السلام
بجز قول جناب رسول خدا کے کچھ فرماتے ہی نہین تھے اور جب آنحضرت سے کسی نے پوچھا کہ آپکی رائے
اس مسئلہ مین کیا ہی جواب مین فرمایا کہ ہمارے نزدیک رائے کسی مسئلہ مین نہین ہی بلکہ جو کچھ ہم
کہتے ہین قول رسولؐ خدا سے کہتے ہین الحاصل نہین معلوم کہ آپ کے موچی صاحب نے یہ تفسیر
قبل التقلید کہان سے نکالی احمق من البہنقہ اتنا بھی نہ سمجھا کہ اگر کوئی سنی ہی ہمسے پوچھے گا کہ شیعہ تفسیر
بعد التقلید کہتے ہین تو ہم کیا جواب دینگے آپ کا کوئی قصور بجز حماقت اور غباوت کے نہین ہی
یہ سب کیا دیان اُسی اٹیالے کے کاریگر کی ہین جو ادھوڑی استر کو نرمی استر بناتے ہین
اور نرمی استر مین ترپ جھرپ ٹاٹ بافی کی لاتے ہین اور بعد اس سب کے صفت کاشفہ کا
کون مانع ہو اور حضرت امام رضا علیہ السلام نے معصومین کو غیر معصومین سے جدا کرنیکے لیے
اصحابی کالنجوم پڑھا ہو نہ یہ کہ معصومین مین مبدلین وغیر مبدلین فرمایا ہی اور چونکہ سائل سنی المذہب
کل صحابہ کو عدول سمجھتا تھا حضرت نے اُسکے قول کو بدلیل اصحابی باطل کردیا قولہ زیادہ لکھی ہی

اِسنے اس تاویل کے دروازہ کو بند کردیا **اقول** دعوائے زیادتی بیدلیل و تفسیر کو تاویل کہنا حماقت کی دلیل ہی اور بظاہر بند ہونا دروازہ کا جب ہوتا کہ جب اِس حدیث مین قبل تقیید کے تفسیر بالمثبت ہوتی واذلیس فلیس **قولہ** بذا صحیح لکھکر یہ حدیث ختم کردیجائے **اقول** یہ حدیث ہرگز ختم نہین کی گئی بلکہ حدیث دعوائی اصحابی ختم کی گئی آپکے موچی صاحب نے محض بکذب و دروغ ہذا صحیح کے ترجمہ مین دونو حدیث کے صحیح ہونیکو ذکر کیا ہی **قولہ** سُنیون کی دار وگیر سے نجات نہ ملیگی **اقول** سُنیون کی جان خود دار وگیر حدیث نجوم مین پڑی ہی اگر صحیح کہتے ہین تو حدیث اقتدوا بالذین باطل ہوتی ہی اور باقتدائے امثال علی و عباس کہ شیخین کو کافر مین غادرین خائنین آثمین جانتے تھے کمافی صحیح المسلم اور باقتدائے سعد عبادہ و اسامہ خلافت شیخین باطل ہوئی جاتی ہی اور جتنے علمای محققین نے اس حدیث کو مکذوب اور موضوع اور باطل و دروغی کہا ہی وہ خود واہی ہوے جاتے ہین اور اگر جھوٹی کہتے ہین یا کوئی قید لگاتے ہین تو عدالت کل صحابہ ہاتھ سے جاتی ہی اسیکو دار وگیر کہتے ہین **قولہ** صحت منکم الخ **اقول** تمہاری کتابون سے تو صحت نہوئی اور ہماری کتابون کی صحت تمہارے کسی کام نہ آویگی اسلیے کہ الزام فرع تحقیق ہی علاوہ اِسکے تقیید و تفسیر سے اُس مین ایک ایسی آنچ لگی ہوئی ہی کہ تمہارے اسفل سے اعلی تک فگار کردیتی ہی **قولہ** مراد اصحاب سے وہ لوگ ہین **اقول** مکرر بیان ہوا کہ یہ مراد حدیث دعوائی اصحابی سے ہی نہ حدیث نجوم سے مگر بے حجت و دلیل زق زق بق بق کرنا کام تمہارا ہی اور اگر ہم فرض بھی کرلین کہ ان حدیث نجوم ہی سے متعلق ہی تو ہم کہہ سکتے ہین کہ غرض امام کی الزام خصم ہی کہ وہ کل صحابہ کو مصداق حدیث نجوم سمجھتا تھا حضرت نے اُسکے فرعوم باطل کو بحدیث اصحابی باطل کردیا کہ پھر وہ سائل سُنی کچھ نہ کہہ سکا دلیل اسکی سنیت پر قول اُن حضرت کا اِس حدیث مین ہی لما یروونہ یعنی اہلسنت روایت کرتے ہین پس چونکہ سائل سُنی تھا لیاقت اِسکی نہ رکھتا تھا کہ اُسکے سامنے تفسیر بالمثبت کیجاوے **قولہ** کچھ نقصان نہوا **اقول** بہت بڑا نقصان ہوا اسلیے کہ

ثلاثہ آپ کے خبکا ارتداد ہمارے نزدیک اجلاے بدیہیات سے ہے وہ اس قید کی وجہ سے مصداق
حدیث سے خارج ہوگئے **قولہ** خارج سمجھتے ہین **اقول** کہان خارج سمجھتی ہین اگر خارج ہی سمجھتی
تو شیعون سے کیون مستدعی ہوتے کہ وہ دخول ثلثہ کرین اور کیون اس قید کو بار بار زائد و تحریف
شیعہ کہتے ہان تم تو اکملین غیر مبدلین یعنی اہل بیت طاہرین کو البتہ خارج سمجھتے ہو اور مصداق
یقولون بافواھھم ما لیس فی قلوبھم مین داخل ہوتے ہو **قولہ** ہزار طرح پر شامل کرنا چاہین شامل
نہین ہو سکتے **اقول** ہزار ہی طرح پر نہین بلکہ ہزار دن طرح سے ارتداد ثلثہ ہم ثابت کرتے ہین
چنانچہ ایک کتاب الفین ہی کہ اوس مین دو ہزار دلیلین اثبات خلافت بلافصل جناب امیر علیہ السلام
کے مذکور ہین اور ہر ایک دلیل سے بمفاد الاشیاء تعرف باضدادہا ارتداد ثلاثہ ثابت ہوتا ہی اور
آپ ایک طرح سے بھی نہین خارج کر سکتے اور اگر مثل جہالت ابوجہل کہ باوجود دیکھنی ہزارہا معجزات نبوی
کے اپنی جہالت پر مصر رہا آپ کے امثال بھی نہ مانین تو اس مین ہمارا کیا ضرر ہی **بیت**
اگر نہ بیند بروز شپرہ چشم ۔ چشمۂ آفتاب را چہ گناہ **قولہ** ارتداد صحابہ مین ہوگا **اقول** ابھی تو
آپ کے شکم مبارک مین ہی ہم کہان سے ابولؤلؤ کو بلوائین کہ مافی البطون عمریون کے باہر ہون
جناب والا یہ جو ہر جگہ پر آپ فرماتے ہین کہ عدم ارتداد صحابہ و ثلثہ ہم بعد اسکے ثابت کرینگے
حالانکہ نجوم مین داخل ہونا انکا موقوف اوپر عدم ارتداد کے ہی اور موقوف علیہ مقدم ہوتا
ہی موقوف پر پس یہ کیا جہالت ہی کہ مقدم ندارد موخر پر اسقدر اوچکتی ہین اور بے سر و پا بکتے ہین
اور مسکتے ہین اگر آپ عدم ارتداد صحابہ بلکہ ثلثہ ثابت کر دیتے تو شاید نجوم مین کوئی پھر آپ سے
اسقدر بحث بھی نکرتا بہرکیف اگر آگے کچھ لکھیگا تو جواب بھی سن لیجیگا بالفعل تو آپ کی دلیل اقطع
اور ابتر اور تحریر سے دم بریدہ تر رہی عقلا ایسے حوالات کو حیلہ و حوالہ سمجھتے ہین اور **بیت**
آدمی را بچشم حال نگر ۔ از خیال پری و دی بگزر ۔ کہتے ہین **قولہ** بہت ہی فائدہ ہوا **اقول**
کچھ بھی فائدہ نہین ہوا بلکہ بہت نقصان ہوا اسلیے کہ آپ نے تسلیم کر لیا کہ ہم تغیر و تبدل کرنیوالونکو
اور مرتد ہو جانیوالونکو اس حدیث کے مصداق سے خارج سمجھتے ہین اس تسلیم سے آپکی

ایک نقصان یہ ہوا کہ جسکو آپ تحریف شیعہ کہتے تھے وہ تحریف نہ ٹھہری دوسرے آپ کے
ثلاثہ مغیرین ومبدلین سے نہ نکلے اسلیے کہ آپ نے بیان دعوی فرمایا کہ خلفاے راشدین
اور انصار ومہاجرین اس مین شامل نہین ہوسکتے اور اسپر کوئی دلیل ارشاد نفرمائی اور دعوائے
بلا دلیل پیش عقلا مقبول نہین ہان جان بچانیکے واسطے ایک وعدہ آپ نے کیا ہی کہ ہم اسکو بحث
ارتداد صحابہ مین لکھین گے ولعل ھذا وعد مکذوب اور بالفرض اگر ملک الموت نے مہلت
دی اور شیطان نے اعانت بھی کی تو جو کچھ جھک ماریگا آگے چلکر دیکھا جائیگا اور آگے
چلکر فائدہ ہو یا نہو بالفعل تو آپ کی جان نہین بچی پس نہین معلوم کہ کونسا فائدہ ہوا اسلیے کہ جسکو
آپ تحریف کہتے تھے وہ تحریف نہین ٹھہری بلکہ وہ معنی مقبولہ آپ کے ٹھہر گئے اور جنکو آپ
مغیرین ومبدلین سے نکالنا چاہتے تھے وہ ابھی تک داخل ہی ہین آئندہ کا خدا مالک بیسرے
دعوای عدالت کل صحابہ خاک مین ملگیا یہ نقصان ہوا یا فائدہ ہوا قولہ مجبور کردیا اقول ہرگز
نہین مجبور کیا بلکہ آپکے موچی صاحب کو اور آپکو عقل وشعور سے دور کیا ہی کہ ملاوہ یہ مدعی
قبلیت تفسیر از تقیید ہوئی اور ہم تفسیر بعد التقیید کرکے آیا اور موچی صاحب کا منھ جھلسا
چکے اور لحیۂ نعثلی کو جلا چکے اور الیۂ عمری کو پارہ پارہ کرچکے قولہ وہ بھی انکی شان مین ہوگی اقول
ہرگز انکی شان مین نہین ہی بلکہ مخالف کی شان مین ہی لتقدم التقیید علی التفسیر وعلی التنزل
صفت کاشفہ ہی نہ احترازیہ کما مر قولہ وہی اہلبیت مثل ستارون کے ہین اقول یہ سب بنائے
فاسد علی الفاسد ہی جیسا کہ سابق مین ہمنے کہا کہ یہ متعلق بدعوای اصحابی ہی نہ بحدیث
نجوم وعلی التنزل مطلب امام کا یہ ہی کہ جو اصحاب نجوم ہدایت ہین وہ وہی لوگ ہین جو
مغیرین اور مبدلین سے نہین ہین لا بالقوۃ ولا بالفعل اور وہ اہل بیت ہین یہ معنی تمنے کس لفظ
سے نکالے کہ اہلبیت مین مغیرین اور مبدلین ہین یہ تمنے نقل کفر نہین کیا ہی بلکہ عین کفر کیا ہی
جو ایسے معنی گھڑے ہین اور بکذب وافترا شیعون کی طرف نسبت کی ہی شیعون نے کہان
تفسیر اہلبیت کرکے یہ قیدین لگائی ہین بلکہ یہ قیود انکو موجب تفسیر اہلبیت ہوی ہین اور یہ تفسیر اپنے

دل سے نہین گڑھی ہی بلکہ اُنکے ثقات رواۃ نے اسی حدیث مین جناب رسولخدا سے نقل کی ہی پس اگر
اس حدیث مین نہوتے تب بھی موید اے احادیث دیگر مثل حدیث سفینہ وحدیث تمسک وغیرہا
بھی تفسیر کرتے چہ جائے اینکہ خود اسی حدیث نجوم مین مذکور ہی کما سیجئی عن قریب ان شاء اللہ
قولہ امامیہ کی تحریف کو ثابت کردیا **اقول** امامیہ کی تحریف تو ثابت نہوئی اسلیے کہ تم خود اسکے
مقر ہوگئے مگر تمہاری تحریف یعنی حدیث مین اور بکیادی ومکاری الزام دینا شیعون کو
بخوبی ثابت ہوگیا اور علاوہ اسکے یہ بھی تمہاری اقرار سے ثابت ہوگیا کہ اہلبیت مورد حدیث
ثقلین نہین اور وہ نہ نجوم اہتدا ہین اور نہ قابل اقتدا بلکہ جو کچھ ہین صحابہ ہین بلکہ ثلثہ ہین پس تم حدیث
سفینہ اور حدیث تمسک کے منکر ہوے اور کیونکر نہ منکر ہو کہ تمہارے خلیفہ ثانی حسبنا کتاب اللہ
کہکر تمسک باہلبیت کے منکر ہوگئے تھے لیکن حضرت عمر کے بیان سے تو تمسک باصحاب بھی باطل ہوا
جاتا ہی آپ کے قیل وقال نے ہماری وہن پر اسوقت یہ بات حالی کی کہ حضرت عمر بھی منکر
حدیث نجوم کے ہونگے ورنہ حسبنا کتاب اللہ کیون فرماتے بیت عمدو شود سبب خیر گر خدا خواہد

خمیر مایہ دوکان شیشہ گر سنگ است

قال المخاطب المقام هداه الله سبل السلام

جب علمائی امامیہ نے دیکھا کہ یہ دعوی بھی ثابت نہین ہوتا اور اس حدیث مین اصحاب کی
لفظ سے اہلبیت کے معنی نہین بنتے تب مجبور ہوکر حدیث اصحابی کالنجوم کی صحت سے انکار
کیا اور اُسکی عدم صحت کا دعوی کرکے اپنا پیچھا چھوڑانا چاہا مگر ہزار شکر اسپر ہی کہ الفاظ حدیث
سے انکار نہین کیا اور اس عبارت کو جو اوپر ہمنے نقل کی ہی نہین جھٹلایا بلکہ صرف تاویل اور
تحریف معنوی کو کام فرمایا ہی اور فقط شبہات اور احتمالات سے اِسکی صحت سے انکار کیا
ہی چنانچہ صاحب اسقصار الافحام نے جواب مین منتہی الکلام کے لکھا ہی کہ اس روایت سے ثابت
ہوتا ہی کہ دو حدیثون کی نسبت سائل نے سوال کیا ایک حدیث اصحابی کالنجوم کی نسبت دوسرے

حدیث دغوالی کی نسبت اور امام موسی رضا علیہ السلام نے ہذا صحیح اُسکی جواب مین فرمایا پس جواب
صرف حدیث اخیر کی نسبت ہی نہ حدیث اول کی نسبت کما قال از ملاحظہ این حدیث شریف ظاہر است
کہ انچہ مخاطب در ترجمہ آن گفتہ کہ امام رضا علیہ السلام حکم بصحت این ہر دو حدیث نمود غیر صحیح است
زیرا کہ ہرگز تصریح بہ صحت ہر دو حدیث درین روایت صراحۃً کہ مدلول کلام او ست مذکور نیست
بلکہ لفظ ہذا صحیح مذکور است وجائز است کہ آن متعلق بہ ہر دو حدیث نباشد بلکہ محتمل است کہ گو سائل
در سوال از دو حدیث استفسار کردہ بود مگر آن جناب در جواب یکے از ان کہ حدیث اخیر است
بیان فرمودہ ہیں جواب یا صواب مین تین حظائین ہین اول خود مجیب اس جواب کو یقینًا بیان نہین
فرمایا اور جائز است اور محتمل است بجاے واجب است ویقین است کے استعمال کرتا ہی اور
احتمال ورشک سے اس حدیث کے جسکی صحت مین بقول امام کچھ شک نہین تکذیب فرماتا ہی
دوسرے یہ احتمال بھی فقط احتمال ہی احتمال ہے اسلیے کہ جب سائل نے دو حدیثون کی
نسبت استفسار کیا اور امام نے ہذا صحیح کہکر جواب دیا تو یقینًا یہ امر ثابت ہوا کہ حضرت امام نے
سائل کے قول کی تصدیق کی اور اُسکا قول دو حدیثون کی نسبت تھا اس سے دونون حدیثونکی
صحت ثابت ہوتی رہا یہ احتمال کہ اگر امام دونو حدیثون کی صحت تسلیم کرتے تو ہذان صحیحان
فرماتے قابل لحاظ کے نہین ہی اس لیے کہ مقصود سائل کا واحد تھا یعنی قول بنسبت مح
صحابہ کے تو حرف اشارہ واحد کا مقصود واحد کے نسبت استعمال کرنا خلاف محاورہ نہین
ہی تیسرے سائل نے دو حدیثون کی نسبت استفسار کیا اور امام نے فقط ہذا صحیح فرمایا
پس اگر ہم تسلیم بھی کرین کہ یہ جواب دوسری ہی حدیث کی نسبت ہی تو پہلی حدیث کا جواب
کیا ہی کیا یہ کسی کے خیال مین آتا ہی کہ سائل دو حدیثون کی نسبت سوال کرے اور امام ایک
حدیث کے نسبت جوابدین اور دوسری کی نسبت لا ونعم کچھ نہ فرماوین اور اُسکی صحت اور
عدم صحت کی نسبت کچھ بھی زبان مبارک سے ارشاد نہ کرین اور ایک مجمل لفظ کہکر سائل کو حیرت مین
ڈالین شاید حضرت امامیہ یہ جوابدین کہ ائمہ کی شان یہی ہی کہ کسیکو کبھی جواب صاف نہ دین اور تقیہ کو

کسی حالت مین نہ چھوڑین اور ہمیشہ گول بات کے سوا زبان سے کچھ نہ ارشاد فرماوین خدا کے واسطے
ذرا انصاف کرنا چاہیے کہ جس سائل نے امام سے سوال بنسبت دو حدیثون کے کیا تھا جب
اُسکے جواب مین امام نے ہذا صحیح فرمایا تو وہ کیا سمجھا ہوگا دونو حدیثون کی نسبت یا ایک ہی کی
نسبت اگر وہ ایک ہی حدیث کی نسبت سمجھا تو ضرور دوسری حدیث کی نسبت مکرر استفسار کرتا اور اگر وہ دونو حدیثون کی
نسبت سمجھا تو یا امام کے ان لفظون کا یہی مطلب ہوگا یا معاذ اللہ امام نے اُسکو جان بوجھ کر
مجمل لفظ کہکر دھوکہ مین ڈالا ہوگا

یقول المتمسک بولایۃ علی بن ابی طالب علیہ السلام

لڑکپن مین بعض کتب حکمیہ مین ہمنے پڑھا تھا کہ عدالت اوسط ہی مین الافراط والتفریط جیسے درمیان
بخور اور جمود کے عفت ہی اور درمیان جبن اور تہور کے شجاعت ہی اور درمیان بلاہت
وجربزہ کے حکمت ہی تو مضمون جربزہ خیال مین نہ آتا تھا لیکن جب امثال حضرت مخاطب
کے کلام کو دیکھا تو معلوم ہوا کہ دنیا مین ایسی حدت ذہن والے لوگ بھی ہین کہ جنکا ذہن
کسی بات پر قرار نہین لیتا اور ہر دم مثل بوزینہ ایک شاخ سے دوسری شاخ پر اچکتے کودتے
ہین ابتدا ہی یہ فرمایا کہ کل امامیہ کو صحت حدیث نجوم کا زبان امام رضا علیہ السلام سے اقرار ہی
اب یہ کس منہ سے نکلتا ہی کہ صاحب استقصا نے انکار کیا ہی پھر فرمایا تھا کہ جب تلک سنیون نے
کتب شیعہ سے یہ حدیث نہ دکھلائی تب تلک امثال علامہ شوستری نے کیا شور وغل
اسکی تکذیب کا مچایا اس سے ثابت ہوا کہ بعد اسکے علماء امامیہ نے اقرار کر لیا کاش ایک
عالم کا بھی نام بتلایا ہوتا کہ جسنے اقرار اسکی صحت کا کیا ہوتا اب پھر فرماتے ہین کہ جب علماء
امامیہ نے دیکھا کہ یہ دعوی بھی ثابت نہین ہوتا تب اسکی صحت کا انکار کیا حضرت سلامت شیعہ
جسکا ہمیشہ سے آجتک انکار کرتے ہین وہ وہی تمہاری حدیث نجوم ہی کہ جسکا تمہارے کل
علماء محققین وناقدین نے انکار کیا ہی اور موضوع اور باطل ومکذوب ورواہی کہا ہی اور ائمین

کہین مقتدی اور مقتدا کا پتا نہین لگتا ہو نہ اپنی حدیث کا جو شعرہ بالبیت ہو اسکا شیعہ کیون انکار
کرینگے اور اگر انکار کرے تو اپنی کتابون مین کیون مندرج کرے اور اُنکے مذہب کے لیے
تو نہایت مفید ہو کہ اہلبیت کو قابل اقتدا بتاتے ہے اور امثال ثلثہ کو کنارہی جہنم کی لیجاتی ہی پھر
اسکا انکار کیون کرین اور یہ جو آپ فرماتے ہین کہ شکر ہے الفاظ حدیث سے انکار نہین کیا
بلکہ تحریف معنوی کی سبحان اللہ کیا عقل ہو ہم نہین سمجھتے ہین کہ آپ کیا فرماتے ہین ہم تو اسکو
نہ لفظاً نہ معنی کبھی تسلیم کرتے ہی نہین بلکہ قول سائل کہتے ہین ہمارا صحیح کو البتہ حدیث کہتے
ہین اور نہ اسکو متعلق بقبول ثانی کرتے ہین پس قول اول کو حدیث لفظاً کہتی ہین اور نہ معنی کہتی ہین
مختصر بیان اسکا یہ ہی کہ امام علیہ السلام سے ایک شخص نے پوچھا کہ آپ کیا فرماتے ہین اس قول کی بارہ مین
اور اس قول کی بارہ مین حضرت نے ارشاد فرمایا کہ یہ صحیح ہی پس قید و شروط حضرت مخاطب کے موجی صاحب نے
بکذب و دروغ ہذا صحیح کا ترجمہ کیا کہ حضرت نے فرمایا کہ دونون حدیثین صحیح ہین جناب صاحب بمقتضا اسپر مواخذہ
کرتے ہین کہ کسی لفظ کا ترجمہ یہ نہین ہی کہ دونون حدیثین صحیح ہین بلکہ ترجمہ ہذا صحیح کا یہ ہی کہ یہ صحیح ہی پس ہو سکتا
ہی کہ مراد امام کی تصحیح قول ثانی ہو بان قید و شروط پس صحت قول اول تمنی کہان سی ثابت کی اور بعد
اسکی فرمایا ہی کہ بلکہ ہم کہتے ہین کہ ضرور ہی کہ اسکو ہم متعلق بقبول ثانی کرین اور سپرد دلیل قائم کی ہی ہماری
حضرت مخاطب کی یہ بات تو بھی نہین آتی کہ اسکی صحت تو تقلیدی ہی ہمین معلوم کیونکر یقینی ہو گئی کوئی ٹوٹی
پھوٹی بھی دلیل اسکی صحت پر قائم نہین کرتے زبردستی عقل مچاتے ہین صحیح ہی ہم کہتی ہین غلط ہے
غلط ہی مناسب مقام یہ معلوم ہوتا ہی کہ دینداروں کی ذہن آنی کی لیے ہم یہان ایک مثال
بیان کرین اور اگر جہالت شعار لوگ مثال تو سمجھ لین اور بولنے کے نہ سمجھین تو بھی مثال اسکی یہ
ہی کہ ایک شخص ایک طبیب حاذق کے پاس جاوے اور کہے کہ کیا فرماتے ہین آپ اس
بارہ مین کہ زید مدقوق و مسلول ہی اور عمر کبود و مطحول ہی طبیب جواب مین کہے کہ یہ اچھا
ہو جائیگا بشرطیکہ دوا اور پرہیز کرے عقلا تو یہی سمجھینگے کہ طبیب نے بہ نسبت عمر کے
بیان کیا ہی مگر امثال مخاطب اور جد فاسد اُنکے اس مقام پر کہینگے کہ نہین طبیب نے دونو کا

حال بیان کیا ہی یا مطلق مریض کا حال بیان کیا ہی پس اگر ایسے لوگون کے جواب مین کوئی شخص کہے
کہ یہ تم کیونکر کہتے ہو اسلیے کہ جائز ہی کہ طبیب نے آخر والی کا حال بیان کیا ہو پھر دونو کا حال کہانسے نکلا
تو اُسکے جواب مین امثال مخاطب فرمائین کہ تمہارے احتمالی سخن سے یقینی بات کہ اچھا ہوجانا زید کا
ہی رفع نہین ہوسکتا اور اگر پوچھنے والا قول طبیب کو عمر ہی کے بارہ مین سمجھتا تو پھر طبیب سے
کیون نہ پوچھتا کہ آپ نے تو عمر کا حال بیان کیا پھر زید کا کیا حال ہی اور اگر وہ دونو کا حال سمجھا
تو طبیب نے اُسکو گمراہی مین ڈالا اور حقیقت یہ ہی کہ طبیب نے کسیکو گمراہی مین نہین ڈالا مگر امثال
مخاطب کی بدعقلی نے اُنکو گمراہی مین ڈالا ہے وتلك الامثال نضربها
لقوم يعقلون وان لم يعقلها السفهاء الحمقاء الجاهلون و
سيعلم الذين ظلموا اى منقلب ينقلبون قولہ اس جواب باصواب
مین تین خطائین ہین اقول جواب حقیقت مین بہت باصواب ہی اور آپکی خطائین محض ناصواب اگر آپکو
ہم عاقل اور دانا جانتے تو اس مقام پر ہمکو بہت غصہ آتا لیکن چونکہ آپ کو جاہل اور دیوانہ سمجھتے ہین
اس لیے ہمکو بہت ہنسی آتی ہی صاحب استقصاء تو یقین صحت حدیث کو بابداع احتمال غیر صحت باطل
کرتے ہین اور فرماتے ہین کہ اذا جاء الاحتمال بطل الاستدلال ہمارے حضرت مخاطب فرماتے ہین
کہ امر محتمل سی امر یقینی نہین باطل ہوتا آخر یہ نہین سمجھتے کہ احتمال عدم صحت یقین صحت کو باطل کرتا ہی پھر صحت یقینی
کہانسی ٹھہرا جو آپ فرماتے ہین کہ امر یقینی احتمال سی نہین باطل ہوتا آجتک کسی صاحب عقل نی خواہ مسلم ہو خواہ
کافر خواہ ملحد ہو خواہ دہری قضیہ اذا جاء الاحتمال بطل الاستدلال کو باطل نہین
سمجھا مگر ہمارے حضرت مخاطب ایسے جاہل ہین کہ ایسی بدیہیات کا انکار کرتے ہین اور جو کچھ
منھ مین آتا ہی مثل دیوانون کے بکتے ہین ہمکو تعجب ہوتا ہی کہ کیونکر کچھ سفہا ان حضرت کو عقلا
مین سے گنتے ہین لیکن اگر ایسا نہو تو خدا اپنے گدھون کو منہ مین بھوگ کیونکر کھلاے قولہ اس
جواب کو یقینا بیان نہین فرمایا اقول مجیب اپنے جواب کو یقینا بیان فرماتے ہین چنانچہ متصل
اسی قول کی جسکو آپ نے نقل کیا ہی فرماتے ہین حدیث بلاشبہ احتمال دارد کہ جواب آنحضرت متعلق

بمحض حدیث ثانی باشد نہتی آپ نے اس عبارت کو جو یقینیت جواب پر دلالت رکھتی ہی مضر اپنے
مطلوب کا سمجھکر بخیانت نقل نہ کیا اس لیے کہ ظاہر ہی کہ احتمال یقینی ہونے سے جواب یقینی ہو جائیگا پھر
آپ کیونکر کہہ سکتے ہین کہ جواب یقینی نہین ہی بلکہ مشکوک ہی اور یہ احتمال یقینی بشبہہ صحت حدیث کو
باطل کرتا ہی پھر کیونکر آپ فرماتے ہین کہ صحت حدیث یقینی ہی خلاصہ کلام اس مقام پر یہ ہی کہ موحی
صاحب مدعی دعوی صحت حدیث نجوم کا کرتے ہین دلیل اُس پر یہ لاتے ہین کہ حدیث نجوم کو امام
رضا علیہ السلام نے صحیح کہا ہی اور جسکو امام رضا علیہ السلام صحیح کہین وہ صحیح ہی نتیجہ حدیث نجوم صحیح ہے
صاحب استقصا مانع ہین اور منع کرتے ہین صغرای دلیل کو اور چونکہ منع ایک مقدمہ خاص کی ہی
سند منع کی ضرورت نہین ہی مدعی کو چاہیے کہ اپنی صغریٰ کو ثابت کرے لیکن صاحب استقصا نے
منع صغری پر تبرعًا و احسانًا ایک سند بھی بیان کی کہ قول امام رضا علیہ السلام مین لفظ صحیح متعلق
بقول ثانی ہی نہ بقول اوّل اور جب اسکا احتمال ہوا تو تمہارا صغری باطل ہوا پھر فرمایا کہ
ہر چند ابطال استدلال کے لیے بھی احتمال کافی ہی لانہ اذا جاء الاحتمال بطل الاستدلال
لیکن ہم اسپر ترقی کرکے اس احتمال کو حتمًا و جزمًا ثابت کرتے ہین اور بعد اقامت برہان
کے فرماتے ہین کہ بالبداہۃ قطعًا ثابت شد کہ جواب امام رضا علیہ السلام بہر دو حدیث متعلق
نیست بلکہ آنحضرت فقط حال حدیث دعوا الی الخ بیان فرمودہ الی اخرہ قال پس تعجب ہے کہ
ہمارے مخاطب خوش فہم کیونکر فرماتے ہین کہ واجب است و یقین است نہین بیان کیا جسکو
انسان کہے کہ قطعًا ثابت شد اُسکو کیونکر کوئی کہہ سکتا ہی کہ یقینًا نہین بیان کیا قولہ تیسرے
یہ احتمال بھی فقط احتمال ہی احتمال ہوا اقول اس فقرۂ مہملہ کے معنی نہین سمجھ مین آتے کہ مراد
اِس سے آپ کی کیا ہی اگر یہ مراد ہی کہ یہ احتمال ضعیف ہی تو یہ اوّل بحث ہی ضعف و قوت کا کیا کم
ہی صاحب استقصا نے دلیل دیر قطعیت اس احتمال کے قائم کی ہی ہر چند احتمال ضعیف بھی
واسطے بطلان قطعیت دلیل کے کافی ہی کما مر چہ جائے اسکے کہ احتمال قطعی ہو قولہ سائل
کے قول کی تصدیق کی اقول قول سائل تو فقط سوال تھا دو قولون سے پیغمبر کے پس اگر حضرت

نے تصدیق قول سائل کی تو تصدیق سوال کی اور تصدیق سوال کے معنی یہ ہین کہ سوال بجا
نہین ہی گو جس چیز سے سوال کیا ہی وہ بجا ہو یہ کیا آپ نہین سمجھتے ہین یہ کیون نہین کہتے ہین کہ سائل
نے دو قولون سے سوال کیا ہم دونو قولونکو ایک قول کیے دیتے ہین تو ہم کہینگے کہ نہایت
واشمندی آپ کی ہی کہ جو عبارت حدیث آپ نے نقل کی ہی اس مین صاف ہی کہ
عن قول النبی وعن قولہ فلان تثنیت کی صاف صراحت ہی اور یہ تثنیت فقط لفظا نہین ہی
بلکہ معنی بھی ہی پس دو قول کو کہ نہ متحد اللفظ ہون نہ متحد المعنی ایک کہنا یہ آپ ہی کا کام ہی اور جب
دو قول تھہرے تو پھر نہ اگر ہو واحد کے لیے ہی دو مشار الیہ سے کیونکر متعلق ہو سکتا ہی اگر
حضرت کو دونو کی تصدیق منظور ہوتی تو ہذان صحیحان فرماتے قولہ بنسبت مدح صحابہ کے
اقول ہرگز سوال سائل مدح وذم صحابہ سے نہ تھا بلکہ دو دو حدیثون کی صحت کو پوچھتا تھا حضرت
نے ایک کو فرمایا کہ صحیح ہی اور اگر دونو کی صحت بیان کرنی منظور ہوتی تو ضرور ہذان صحیحان فرماتی
اور جب یہ فرمایا تو کس دلیل سے ثابت ہوا کہ مراد حضرت کی تصحیح قول مدح ہی نہ تصحیح احد الحدیثین
حالانکہ قول مدح کا بیان کیون ذکر نہین اور اگر ہم اسکو مسلم بھی کرلین تو ہمارا کوئی ضرر نہین ہی
بلکہ آپ کا ضرر دوچند ہوا جاتا ہی اسلیے کہ حضرت امام رضا علیہ السلام نے قول مدح کی
تصحیح کی تو دو حدیثون کی پس آپ کی عنایت سے ایک نہ شد تو ناہی اب ہر دو شد
ہو جائینگا علاوہ اسکے قول بمدح بھی ایک قول نہین ہی بلکہ باعتبار دو مدحون کے دو قول ہین
پس تاویل بقول مدح سے کچھ فائدہ نہوا اور اگر فرمائیے کہ مطلق مدح مراد ہی تو علاوہ اس سے
کہ تعدد دو توحید ثنون کی ہاتھ سے جاتی ہی وجود مطلق نہین ہی مگر امر ذہنی اور امور ذہنیہ محسوسات
مین نہین ہین پھر مشار الیہ ہذا کیونکر ہو سکتے ہین یون باتین جو چاہے بنا لیجئے مگر ہین خود وخدا
انصاف چاہیے کہ ہذا موضوع ہی و اسطے مشار الیہ واحد محسوس معین کے اور اس مین کچھ
شک نہین کہ جب لفظ اپنے معنی موضوع لہ مین مستعمل نہوگی تو مجاز ہوگی اور قول بمدح
صحابہ اس مقام پر صراحۃً مذکور نہین ہی گو اسکے مضمون سے ذہن مین لازم آجاتا ہو پس موجود

مصرح کو چھوڑ کر غیر موجود کو مرجع ہذا الخ مگر اگو بضرورت ممکن ہی مگر یہ معنی مجازی اور تاویلی کہی جائینگے
پس کون ضرورت داعی ہی کہ معنی حقیقی کو چھوڑ کر آپ یہ معنی مجازی تاویلی بیان مراد لیتے ہین اور
ہذان صحیحان کی جگہ پر مار پیٹ کر ہذا صحیح کو بمعنی مجازی قائم کرتے ہین حالانکہ کوئی قرینہ صارفہ
عن الظاہر موجود نہین ہی پس قطع نظر اسکے کہ شیعہ ایسی تاویلون کو مسلم نہ کرینگے یہ تو فرمائیے کہ
ہذان صحیحان مین کیا نقص تھا جو اسکی جگہ پر ہذا صحیح کہا گیا اور اس تاویل کی کونسی ضرورت
داعی ہی اور اگر فرمائیے کہ ہمکو ضرورت اسکی داعی ہی کہ شیعون کو ہرا دینا اور ثلثہ کو مقتدا بنا دینا
اس پر موقوف ہی تو دنیا مین ایسی باتین بنانا کچھ دشوار نہین ہی مشکل یہی ہی کہ جب مالک روز
جزا پوچھیگا کہ ایہا الشقی ما حملک علی ہذا التاویل تو کیا جواب دیجیگا بجز اسکے کہ ملائکہ سے پوچھیے
کہ ہل الی مرد من سبیل قولہ تو یہی حدیث کا کیا جواب ہی اقول سائل نے حضرت کا مطلب سمجھا
اور اپنے سوال کا جواب پایا آپ کی سمجھ مین آوی یا نہ آوی آپ جب ہذا و ہذان مین
فرق نہین سمجھتے اور دو قول کو ایک قول سمجھتے ہین تو آپ کیا سمجھیگا لیکن ہم اپنی بزاخفش
کو سمجھائے دیتے ہین پس جانیے کہ سوال سائل متضمن تھا دو قول کی ایک قول بطور
اسکے بیان کے صحیح نہ تھا اور ایک قول صحیح تھا حضرت نے جب قول آخر کو فرمادیا کہ یہ صحیح ہی تو
اسی سے نکلا کہ وہ صحیح نہین ہی اور جواب اسکا ہو گیا تو پھر ضرورت سوال وجواب کی باقی نہ رہی
ہم آپ کو ایسی مثال دین کہ آپ خوب سمجھ لیجیے اور پھر کلام نہ کیجیے مثلاً بازار مین آپ جائیے
اور جوتے والے سے کہیے کہ ہمکو جوتے دکھلائے اور وہ دو جوڑے جوتے آپ کے
قابل پسند کرے آپ ایک کو اس مین سے کہیے کہ یہ اچھا ہے تو وہ بمجرد آپ کے اس
کہنے کے دوسرا جوتہ اٹھا لیگا اور پھر آپ سے نہ پوچھیگا کہ دوسرے جوتے کی نسبت
آپ نے کچھ نہ فرمایا جناب من ایسی باتین تو دن رات کے معاملات مین جاری اور ساری
ہین لیکن تعصب اور کج فہمی مرض لاعلاج ہی قولہ لا و نعم کچھ نہ فرمائین اقول اگر کسیوجہ
سے مقام مقتضی عدم جواب ہو تو جواب نہ دینے مین کیا قباحت ہی دیکھیے حدیث صحیح مسلم

قال سئل سلمة بن يزيد الجعفي رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فقال يا نبي الله
ارايت ان قامت علينا امراء يسئلونا حقهم ويمنعونا حقنا فما تامرنا فاعرض
عنه ثم سئله فاعرض عنه يعني جناب رسول خدا سے ایک بات مکرر پوچھی اور حضرت
نے ہر دفعہ جواب سے اعراض کیا پس جب نبی بمصلحہ جواب نہ دین فالوصی اولی قولہ
اور ایک مجمل لفظ کہکر سائل کو حیرت مین ڈالین اقول نہ تو انحضرت نے مجمل لفظ کہا اور نہ سائل
حیرت مین پڑا اسلیے کہ حضرت نے صاف صاف فرمایا کہ یہ حدیث صحیح ہی اور سائل سمجھگیا کہ وہ غلط
ہی اسی باعث سے پھر سوال بھی نہین کیا اگر مثل آپ کے نافہم ہوتا تو ضرور پوچھتا لیکن اگر آپ کی
تسکین اس پر نہین ہوئی اور خواہی نخواہی آپ کو اس پر اصرار ہی کہ ایک حدیث کا جواب نہین ہوا تو
ہم اگر آپ کی خاطر سے اسکو مان بھی لین تو کوئی قباحت اس مین لازم نہین آتی اسلیے کہ ممکن ہی کہ
کسی وقت مین کسی مصلحت سی جواب مطابق سوال نہ دیا جاے بلکہ جواب سوال سے اعراض کیا
جائے اور جب جناب رسول خدا نے بمصلحہ ایسا کیا ہو تو اگر امام نے بھی ایسا کیا ہو تو کیا قباحت
ہی اگر آپ کو باور نہو تو سنیے ابن ملقن نے توضیح شرح بخاری مین ایک حدیث کی شرح مین
لکھا ہی کہ جسکا خلاصہ یہ ہی کہ ایک مرد نے جناب ختمی مآب سے پوچھا کہ متی الساعۃ یعنی کب ہے
روز قیامت حضرت نے اُسکے جواب مین ارشاد فرمایا ما اعددت لها یعنی تو نے اسکا ساز
وسامان نہین کیا ہی وفیه دلیل علی جواز تنکب العالم بالفتیا عن نفس
ما سئل عنه اذا کانت المسألة لا تعرف او کانت مما لا حاجة له بالناس
الی معرفتها او کانت مما تخشی منها الفتنة وسوء التاویل انتهی
یعنی اس سوال در جواب مین دلیل ہی اوپر اس بات کے کہ جائز ہے واسطے عالم کے کہ اعراض
کرے فتوی سے نفس مسئلہ کے جسوقت کہ مسئلہ قابل جواب نہو یا ایسی بات ہو کہ آدمیون کو
اُسکے جاننے کی حاجت نہو یا اُسکے جواب سے خوف فتنہ وفساد وسوء تاویل ہو اور اسی
قبیل سے ہی اعراض کرنا حضرت موسیٰؑ کا جواب فرعون سے جب اُسنے سوال کیا ما

خداوند عزوجل سے اور کہا کہ ومارب العالمین یہانتک کہ جب اوسنے جواب مطابق
سوال نہ پایا تو کہا ان رسولکم الذی ارسل الیکم لمجنون اور اسی قبیل سے
ہے یسئلونک عن الاہلہ قل ہی مواقیت للناس اور اسی قبیل سے ہے
یسئلونک عن الروح قل الروح من امر ربی اور امثال اسکی کلام خدا و
رسول مین بہت ہین پس اگر امام رضا علیہ السلام نے ایک حدیث کا جواب دیا اور ایک کا
لمصلحۃ ندیا تو کیا قباحت ہی آپ کے مفتیون نے تو ہر مفتی کیواسطے یہ امر جائز رکھا ہے قولہ
شاید حضرات امامیہ یہ جواب دین کہ ائمہ کی شان ہی ہی اقول امامیہ نے کبھی یہ جواب دیا ہی
نہ دینگے یہ سوء ظن نسبت ائمہ علیہم السلام کی رکھنے والے وہی لوگ ہین جو ایسے احتمالات بی
سروپا اپنے دل سے گڑھتے ہین ذلک ظن الذین کفروا فویل للذین کفروا من
النار امامیہ تو ائمہ کو حجت خدا سمجھتے ہین یہ کیونکر ہوسکتا ہی کہ کہین کہ ائمہ علیہم السلام کبھی کسی کو
جواب صاف نہین دیتے بلکہ شیعون کا یہ عقیدہ ہی کہ جو جواب ائمہ دیتے ہین وہ ایسا دیتے
ہین کہ سائل کو پھر حاجت بسوال نہین رہتی گو ایسے کو دن جو کالہ اور آبا کو نہ سمجھین نہ سمجھین قولہ
اور ہمیشہ گول بات کے سوا زبان سے کچھ ارشاد نفرماوین اقول علم فصاحت و بلاغت
مین ثابت ہوا ہی کہ کلام مطابق مقتضاے مقام ہونا عین بلاغت ہے پس جس مقام پر کہ
مقام مقتضی ہوگا گول بات کہنے کا واجب ہی بلغا کے لیے کہ گول بات کہین اور جو مقام مقتضی
صاف بات کہنے کا ہوگا وہان ضرور ہی کہ صاف بات کہین پس آپکا یہ کہنا کہ ہمیشہ گول بات کے
سوا زبان سے کچھ ارشاد نفرماوین یہ محض جھوٹ و دعوای بلا دلیل ہی اور ظن غالب ہی کہ اہلسنت
آپکو ایسی دعاوی کاذبہ مین بسبب تو مذہبی کے معذور فرماوینگے اور اگر اس لحاظ کو پیش نظر نہ رکھینگے
تو اپنی احادیث صحیحہ کا کہ جس مین صاف صاف مبہم اور مجمل اور گول بات کہنا جناب رسولخدا
کا بروقت اسکے مصرح ہی کیا جواب دینگے چنانچہ اکابر و اعاظم اہلسنت نے کہا ہی کہ جب کوئی
اعرابی جناب رسولخدا سے سوال کرتا تھا اور وہ حضرت جواب صاف دینمین وقوع فتنہ و

فساد اور سائل کے مضطرب الایمان ہوجانے سے ڈرتے تھے تو جواب بطور توریہ وایہام کے
دیتے تھے چنانچہ حدیث ابن ملقن اسی قبیل سے گزر چکی ہی اور جلال الدین سیوطی نے رسالہ فوائد
کامنہ فی ایمان السیدۃ آمنہ مین لکھا ہی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا سأله اعرابیٌّ
وخاف من افصاح الجواب الفتنة واضطراب قلبه اجابه بجواب فیه
توریة وایهام کالحدیث الذی اخرجه البخاری انه سئله رجل
عن الساعة فنظر الی احدث القوم سنا فقال ان یستنفذ هذا عمره لم
یمت حتی تقوم الساعة قال العلماء کان الاعراب یسئلونه کثیرًا
عن الساعة فخشی صلی اللہ علیه وسلم من قوله لهم لا اعلمها فتنتهم
وشکهم فی نبوته فاجابه بجواب فیه توریة وایهام ومراده ان بلغ الغلام
اقصی العمر لم یمت حتی یقوم علی الحاضرین ساعتهم بان یموتوا
کلهم وقیام ساعة کل احد موته محصل اسکا یہ ہی کہ جسوقت کوئی اعرابی حضرت
سے سوال کرتا تھا اور وہ حضرت بخوف فتنہ واضطراب قلب اُسکی جواب صاف نہ دے سکتے
تھے تو جواب بتوریہ وایہام دیتے تھے چنانچہ بخاری نے یہ حدیث لکھی ہی کہ ایک شخص نے
سوال کیا کہ قیامت کب ہوگی پس حضرت نے نظر کی طرف ایک نوجوان کے کہ سب سے سن مین
کم تھا اور فرمایا کہ اگر یہ شخص اپنی عمر تمام پاوے تو نہین مریگا تا اینکہ ساعت قائم ہو پس علمانے توجیہ
مین اس حدیث کی کہا ہی کہ اعراب اکثر حضرت سے روز قیامت کو پوچھتے تھے اور حضرت
ڈرتے تھے اُنکے فتنہ مین پڑنے سے اور شک کرنے سے نبوت مین اگر صاف فرماتے کہ
مین نہین جانتا پس جوابدیا ساتھ توریہ اور ایہام کے اور مراد حضرت کی یہ ہی کہ اگر یہ نوجوان اپنی
عمر پاوے تو نہ مریگا یہانتک کہ قائم ہو اوپر حاضرین کے ساعت اُنکے ساتھ اسطرح کہ مرین
کل اُنکی اور قیام ساعت ہر شخص کا موت اُسکی ہی انتہی اور پھر اُسی کتاب مین مسند بزار اور معجم کبیر
طبرانی سے ساتھ اُس سند کے کہ رجال اُسکے رجال صحیح کے ہین سعد بن ابی وقاص سے نقل کیا ہی

ان اعرابیا اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ این ابی قال فی النار قال
فاین ابوک قال حیث ما مررت بقبر کافر فبشرہ بالنار ھذا حدیث
صحیح وفیہ فوائد منھا بیان ان السائل کان اعرابیا وھو فی مظنۃ
خشیۃ الفتنۃ والردۃ ومنھا بیان ان الجواب فیھا ایھام وتوریۃ
اذ لم یصرح فیہ بان الاب الشریف فی النار انما قال حیث ما مررت
بقبر کافر فبشرہ بالنار وھذہ جملۃ لا تدل علی ذلک انما قد یفھم
منھا بحسب السیاق والقرائن وھذا شان التوریۃ والایھام
فکرہ صلے اللہ علیہ وسلم ان یفصح لہ بحقیقۃ الحال ومخالفۃ ابیہ
فی المحل الذی ھو فیہ خشیۃ ارتدادہ لما جبلت علیہ الانفس
من کراھۃ الاستیثار علیھا ولما کانت عادۃ الاعراب من غلظ
لکذ بسوء الجفا فاورد لہ جوابا مرھما مطیبا لقلبہ الی اخر ما قال

محصل اسکا یہ ہی کہ ایک اعرابی نے حضرت سے پوچھا کہ یا رسول اللہ کہان ہی باپ میرا
فرمایا کہ جہنم مین اُسنے پوچھا کہ کہان ہین باپ آپ کے حضرت نے ارشاد فرمایا کہ جس کافر کی
قبر پر تو گزر کرے اُسکو بشارت دے جہنم کی اور یہ حدیث صحیح ہی اور اس مین چند فائدے
ہین از انجملہ یہ ہی کہ سائل اعرابی تھا اور اُس سے مظنہ فتنہ وارتداد تھا اور از انجملہ یہ ہی کہ جواب
اس حدیث مین بطور توریہ وایہام کے ہے اسلیے کہ حضرت نے تصریح نفرمائی کہ آپکے
والد ماجد کہان ہین بلکہ فرمایا کہ جس کافر کی قبر پر تو گزر کرے اُسکو بشارت آتش کی دے
اور یہ ایسا جملہ ہی کہ دلالت نہین کرتا مطابقت اِس معنی پر کہ حضرت کے باپ بھی آتش مین
ہین ہان بحسب سباق وقرائن یہی ظاہر ہوتا ہی اور یہی ہی شان توریہ وایہام کی کہ ظاہر اوسکا اور
اور باطن اُسکا اور ہوتا ہی پس مکروہ جانا اُنحضرت نے اظہار حقیقت حال کو بخوف اُسکے
ارتداد کے اور ایک جواب متوہم خوش کرنیوالا اُسکے دل کا دیا پس اگرچہ علماء اہلسنت اسکا

توریہ نام رکھین مگر اخفائی حق بعبارت تحمل الباطل عمل مین آیا اور شیعہ اسکو قسم من التقیہ کہتے ہین
پس مآل واحد ہوا اگرچہ نام جو چاہے رکھ لیجیے اور قول بات بھی ترجمہ لفظ ابہام اور توہم کا ہی
پس اگر ائمہ علیہم السلام نے بھی بنظر مقتضائی مقام کسی جگہ پر کوئی بات کہی تو کیا قباحت لازم آئی
اور باقی یہ جو آپ نے فرمایا کہ ہمیشہ گول بات کہین یہ محض کذب و دروغ بیفروغ ہے
ولعنۃ اللہ علی الکاذبین کتب اربعہ و غیرہ مین ہزار و ہزار احادیث ائمہ علیہم السلام
سے اصول و فروع مین کہ جس سے عیان ہے کہ تقیہ اور تصدیق مذہب
شیعہ منصوص ہی موجود ہین پھر کل گول بات کہان سے ہو سکتی ہے قولہ مکرر استفسار کرنا
اقول مکرر جب استفسار کرنا کہ حدیث اول کو ضابطہ نہ تھا استفسار نکرنا بھی ایک دلیل ہے
کافی اور وافی کذب حدیث نجوم پر بطور المسلمات قولہ دھوکہ مین ڈالنا ہوگا اقول نہ سائل
دھوکے مین پڑا نہ شیعہ بحمد اللہ دھوکے مین پڑے مگر اسمال آپ کے اور آپ کے
موحی صاحب التقیہ دھوکے مین پڑے لیکن کیا قباحت ہے جب قرآن کی شان مین ہے
یضل بہ کثیرا ویھدی بہ کثیرا وما یضل بہ الا الفاسقین
پس اگر کلام ائمہ بھی کلام الہی قرآن مین ضال و مضل گمراہ ہون تو ہو سکتا ہے فافہم فی سکوتھم یعمھون

قال المخاطب المتقدم ھذا ما اللہ ورسولہ علیہم السلام

لیکن اگر ہم اس روایت مین امام کی تصدیق کو بنسبت دیگر صریح احادیث کے تسلیم بھی
حضرات شیعہ کی جان نہین بچتی اس لیے کہ قطع نظر اس روایت ضرار اس کتاب کے اور
روایتون سے بھی صحت مضمون حدیث اصحابی کالنجوم کی ہوتی ہے پس اگر علماء امامیہ اس
روایت مین اس حدیث کی تکذیب کرین تو اور احادیث کو کیا کرینگے اور کہان تک ائمہ
کرام کے قولونکو جھٹلا دینگے چنانچہ اب ہم اس حدیث کی صحت دوسرے طریق سے
ثابت کرتے ہین ملا حیدر آقی اثنا عشری نے جامع الاستفسار مین لکھا ہے کہ بتقریب جدا

نے فرمایا کہ انا کالشمس وعلی کالقمر واصحابی کالنجوم بایھم اقتدیتم اھتدیتم کہ
مین مثل سورج کے ہون اور علی مثل چاند کے اور میرے اصحاب مثل ستارون کے
جنکی پیروی کروگے ہدایت پاؤگے معلوم نہین کہ اس حدیث کو دیکھکر کیسا شعلہ جانسوز
علمار امامیہ کے سینہ سے نکلیگا اور خبر نہین کہ یہ شرارہ اونکے خرمن عقل وخرد کو کیسا جلاویگا
ہان اسکی بھی تاویل کرینگے کہ مراد اصحاب سے اہلبیت ہین اسکا جواب ہم اوپر بیان کرچکے
اور اب بھی بیان کرتے ہین لیکن قبل جواب دینیکے ہم یہ عرض کرتے ہین کہ جب اس حدیث
کی صحت ثابت ہوگئی تو عیون اخبار مین جو امام وسیؑ رضا کے جواب سے اُسکی صحت ہوتی
ہی اوسکا کس منھ سے انکار کرینگے اور جو عبارت زاید من لم یحضرہ الفقیہ اُس روایت
مین ہی اوسکو شان مین اہلبیت کے کیونکر صادق سمجھینگے اب اِس تاویل کو جو اس کی نسبت
ہی غور سے سنیے کہ جو تقریر اس علامہ اثنا عشری نے کی ہی وہ اِس امر پر دال ہی کہ مراد
اصحاب سے اہلبیت نہین ہین اسلیے کہ اوپر اِس حدیث کے یہ بیان ہی کہ ثبوت مثال
نُور آفتاب کے ہے اور امامت مانند چاند کے روشنی کے اور علم علما کا مانند
چمک ستارون کے وہذہ عبارۃ بلفظہا وردت فی اصطلاح القوم تسمیۃ الولایۃ
بالشمسیۃ والقمریۃ والمراد بھما ولایۃ النبی وولایۃ ولی ونسبۃ العلماء
الیھما کنسبۃ النجوم الی القمر والشمس الی قولہ فکذلک لا یکون العلماء الیھما
قدرۃ ولا ظھور مع وجود الاوصیاء وانوارھم من حیث الولایۃ ویرید
ذلک کلہ ما اشار الیہ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بقولہ انا کالشمس
وعلی کالقمر واصحابی کالنجوم بایھم اقتدیتم پس ظاہر ہی کہ ائمہ کرام اوصیا
مین داخل ہین نہ علمار مین اور تمثیل نجوم کی علما پر صادق ہی نہ اوصیا پر تو اس علامہ کی تقریر
سے ظاہر ہوا کہ حدیث اصحابی کالنجوم مین اصحاب سے مراد اہلبیت نہین ہین بلکہ علما ہین اور
اس سے ہمارے دو لو مطلب ثابت ہوگئی کہ یہ حدیث صحیح ہی اور مراد لفظ اصحاب سے اہلبیت نہین ہین

یقول المتمسک بولایۃ علی ابن ابی طالب علیہ السلام

مکرر گزارش خدمت شریف ہو اکہ علماء امامیہ تمہارے علماء محققین کیطرح اُس حدیث نجوم
کے منکر ہین جو تمہاری کتابون مین بلا تقیید و بلا تفسیر منقول ہی لیکن جو اُنکی کتابون مین بہ تفسیر موجود
ہی اُسکا انکار نہین کرتے ایسی احادیث مفسر و مقید کا ذکر کرنا محض لغو ہی اور یہ حدیث بھی
مفسر لعلما ہی اور مراد علما سے علماء آل محمدؐ ہین کہ وہی اہلبیت علیہم السلام ہین اور عنقریب ثابت
ہوگا کہ غیر آل محمدؐ مراد لینا آپ کا محض لغو اور باطل ہی بہرکیف آپ کو لازم تھا کہ توثیق اس
حدیث کی پہلے سنداً و متناً و دلالۃً ثابت کرتے تب اِس سے استدلال کرتے خود ملاحید
آملی کہ متصوفین سے ہی اور تابعین ابن اعرابی محیت الدین سے اُسکو شیعہ کب معتبر کہتے
ہین اور اُسکی کوئی کتاب جامع الاستفسار بھی نہین ہی مگر آپ کے طغیان قلم نے اسرار کو
استفسار کیا ہی بہرکیف مصنف اور مصنف سب غیر معتمد حدیث بھی مرسل کسی راوی کا نام
وذکر تک نہین پھر شیعون پر استدلال ایسی حدیث سے کرنا کیونکر ہو سکتا ہی پس ضرور
تھا کہ توثیق مصنف اور مصنف اور حدیث کی ہمارے علماء مقبولین سے ثابت کر لیتے
تب کچھ گفتگو کرتے یہ کلام بحسب سند تھا لکن بحسب متن پس ان الفاظ سے کہین ہماری کتب
معتبرہ مین موجود نہین ہی لکن بحسب دلالت پس اگر آپ کی نافہمی سی مطابق مقصود ہمارے
نہین ہی تو مطابق آپ کے مقصود کے بھی نہین ہی اسلئے کہ مقصود آپ کا تو صحابہ بلکہ
ثلثہ کو مقتدا بنانا ہی حالانکہ اسمین تفسیر لعلما ہی عام اس سے کہ صحابہ ہون یا غیر صحابہ اور
بہت ظاہر ہی کہ جہال معنی اباً و کلالۃ اور قائلین کل الناس افقہ من عمر حتے
المخدرات فی الخدور کب آسکتے ہین پس یہ حدیث تو آپ کے لیئے سم
قاتل اور زہر ہلاہل ہی اور مستدل جاہل اور غافل و لایعقل ہی علاوہ اِس سے عبارت
مین حذف و اسقاط کرکے خلط و خبط کیا کہ کسی طرح اپنا مطلب ثابت کرے غافل اس سے کہ

فقرہ لایکون للعلماء قدرہ ولاظہور مع وجود الاوصیاء نی حق ثلثہ کار کارد البوالہوس کیا اسلیئے کہ باوجود وصی برحق اور ولی مطلق جناب امیر علیہ السلام اور اُنکے اوصیاء کے ثلثہ کے لیے کوئی قدرت اور ظہور نہا پس اگر بفرض محال وہ علما بھی ہون تو باوجود آفتاب اور ماہتاب کے مثل ستارونکے بیکار ہوے پس قابل اقتدا نہونگے اور اہتدا فرع اقتدا ہی پس بایتہم اقتدیتم اہتدیتم بنظر اونکی باطل ہوگیا حفظت شیئاً وغابت نک اشیاء برخلاف اسکے کہ جب علماے علماء آل محمد مراد ہون کہ بعد وصی ہونے کے مصداق بایتہم اقتدیتم اہتدیتم کے ہونگے کما سیجئی عنقریب فانتظرہ قولہ بہ نسبت دوسری حدیث کے سمجھین اقول آخر جھک مار کر جھوٹے منہ سے یہ تو نکلا کہ تصدیق دو حدیثون کی امام کے قول سے نہین ہوتی اب کوئی حدیث بلا تقلید و تفسیر دکھلاو تو ہم جانین کہ تم سچی ہو تمہارے خر کابلی سے تو ہو ہی نہین سگا خر کوہاے کابلی سے کیا ہوگا قولہ تو بھی حضرات شیعہ کی جان نہین بچتی اقول حضرات اہلسنت اپنی جان بچانیکی فکر کرین کہ اس حدیث سے حدیث اقتدوا بالذین بعدی باطل ہوئی جاتی ہی اور شیعونکو باقتدای علی وعباس و سعد عبادہ شیوخ ثلثہ کو غاصب اور کاذب اور غادر اور خائن کہنیکی جگہ ملتی ہی وباقتدای حضرت عثمان بلکہ حضرات ثلثہ توہین وتذلیل صحابہ کبار کی گنجائش ہوتی ہی ہان اتنا فرق ہوتا ہی کہ حضرت عثمان اور اُنکے اخوان نے کرام کی تذلیل و توہین کی اور شیعہ لئام کی کرتے ہین کما مر قولہ صحت دوسری طریق سے ثابت کرتے ہین اقول جس حدیث سے آپ صحت ثابت کرتے ہین اُسکی صحت خود غیر مسلم ہی اور قطع نظر اسکے اُسکا فقرہ اول تو آپ کا جگر سوزاور سینہ دوز ہی اس لیے کہ اُس مین مذکور ہی کہ انا کالشمس وعلی کالقمر اور ظاہر ہی کہ ؎

خور چو نماید غروب ماہ نماید طلوع ۔ پس آپ کے ثلثہ کس ظلمات ضلالت مین گئے کہ فاضل خلافت بلا فضل ہوے جب یہ فقرہ آپ کو وادی ہلاکت ابدی مین پہنچ چکا تو فقرہ اصحابی کالنجوم کس کام آویگا قولہ اُسکا جواب ہم اوپر بیان کرچکے اقول ہم اپ کے اوپر کے نیچے کو مدخول کرچکے قولہ امام موسیٰ رضا کے جواب سے اسکی صحت ثابت ہوئی اقول ابھی تمنے

چار سطر پیشتر اقرار کیا ہو کہ ہمنے فرض کر لیا کہ امام رضا کے قول سے صحت نہین ثابت ہوئی پھر
کس منہ سے نکلتا ہو کہ امام رضا علیہ السلام کے جواب سے صحت ثابت ہوئی فاتت کالتی لقضت
عزلها انکا شاید بار بار گرانا اور لیٹ پلٹ جانا آپ کی تیزی کے سبب سے ہے
قولہ اسکو شان مین اہلبیت کی کیونکر صادق سمجھینگے اقول سابق مین گزر چکا کہ اوسکو متعلق دعوای
صحابی کا کرکے شان اصحاب ثلثہ مین سمجھتے ہین نہ شان اہلبیت مین و علی التنزل تقیید مقدم لتقیید
ہو کما مر قولہ مراد اصحاب سے اہلبیت نہین ہین اقول فہم تمہارا محض غلط ہی مراد اہلبیت ہی ہین
جیسا کہ بعد اسکے بشہادت ملاک العلما بھی ثابت کیا جائیگا کہ تقریر اس علامہ اور اس علامہ کی
ایک ہی قبیل سے ہی قولہ اور ظاہر ہی کہ ائمہ کرام اوصیا مین داخل ہین نہ علما مین اقول یہ سارا
گرجنا اور تڑپنا فقط اس بات پر تھا کہ اوصیا علما نہین ہین سبحان اللہ کیا جہالت ہی اتنا نہین سمجھتے کہ
اوصیا کیا جہلا ہوتے ہین بلکہ بالضرورۃ اوصیا وہی لوگ کئے جاتے ہین جو علما ہوتے ہین بلکہ اعلم العلما
ہوتے ہین تاکہ ترجیح ملا مرجح اور ترجیح مرجوح اور تفضیل مفضول کہ عقلاً و نقلاً باطل ہی نہ
لازم آوے لا یستوی الذین یعلمون والذین لا یعلمون
حضرت مخاطب عجب کودن ہی کہ عبارت علما کو نہین سمجھتا پھر کلام خدا و رسول کو کیا سمجھیگا مطلب
عبارت ملا حیدر آملی ظاہر ہی مگر ہمارے حضرت کو لیاقت فہم کہان ہی وہ نبوت کو تعبیر نسبیت اور
ولایت کو تعبیر بقربت کرتے ہین اور مراد اُنکی ولایت سے نیابت حقیقی رسول ہی کہ اُسی کو
تعبیر بوصایت بھی کیا ہی پس غرض اُنکی یہ ہی کہ اوصیا جبتلک درجہ وصایت و نیابت کو نہین پہونچے
ہین علما ہوتے ہین اور بعد اُس درجہ پر فائز ہونے کے وہی علما اوصیا ہوتے ہین پس
جس زمانہ تک کہ جناب امیر علیہ السلام موجود تھی حسنین علیہما السلام کیلئے عہدۂ ولایت و وصایت
نہ تھا پس یہ دونو بزرگوار اُسوقت تک امام ناطق نہ تھے بلکہ امام صامت تھے اور بعد جناب
امیر علیہ السلام کے تعلق ولایت و وصایت باامام حسن علیہ السلام تھا امام حسین علیہ السلام اسوقت
امام صامت تھے اور اسی طرح ہر غائب اپنے سابق عنہ کے سامنے امام صامت تھا پس

امام صامت کو تعبیر بعلما کرتے ہین اور امام ناطق کو تعبیر باوصیا اور کہتے ہین کہ جسطرح پیغمبر کے ساتھ
قدرت اجراے احکام اور ظہور آثار نیابت علی وجہ الاستقلال والاتمام جناب امیر علیہ السلام کو بھی
اُسی طرح سے ہر نائب کو تا زمانہ منوب عنہ کوئی قدرت اور ظہور نہ تھا بالجملہ ہر وصی بعد وصی ہوتی
اوصیا مین ہوگا اور قبل وصی ہونے کے ضرور ہی کہ اعلم العلما مین سے ہو ورنہ کیا وجہ کہ اوسکو
وصایت پہونچی اور غیرون کو نہ پہونچی اگر ایسا نہو تو وہی ترجیح مرجوح لازم آوے پس اب آپ
فرمایئے کہ علما اہلبیت ہوے یا اصحاب ثلثہ کہ جو جہل الجہلا شیعون کے نزدیک تھے اور جسکو
آپ نے علامہ اثنا عشری کہا تھا اُسنے ثلثہ کو نجوم بنایا یا علماے آل محمد کو قولہ ہمارے دونو
مطلب ثابت ہوگئے اقول ایک بھی ثابت نہوا اسلیے کہ صحت حدیث مفسر بعلما آل محمد ثابت
ہوے نہ صحت حدیث مطلق جسکے راوی اہلسنت ہین اور محققین اُنکے مثل ہمارے اسکو کاذب
اور موضوع اور باطل کہتے ہین اور نجوم علماے آل محمد ہین کہ وہی اہلبیت ہین اور آپکا تیسرا
مطلب جو اصلی تھا یعنی ثلثہ نجوم ہین وہ بھی نہ ثابت ہوا پس مناسب یہ کہ کہا جاے کہ تینون غائب
ہوگئے تعجب ہو کہ دو کا ذکر کیا اور تیسرے کو جو سب سے بڑا تھا سب دغا کر گئے قولہ
اور مراد لفظ اصحاب سے اہلبیت نہین ہین اقول بنا بر تحقیق علامہ اثنا عشری جسکو تمنے اپنا
ظہیر سمجھا تھا اصحاب سے مراد علما ہین پس ہم آپ کے علما سے ایک بڑے عالم کا نشان
دیتے ہین جو ملقب بملک العلما ہی اور وہ علامہ شہاب الدین دولت آبادی ہین کہ فاضل شیخ
نے اونکو عظمای اہلسنت سے شمار کیا ہی اور صاحب منتہی الکلام بھی اُنکو اپنا مقتدای کامل جانتے
ہین اور اُنکے افادات سے متمسک ہوتے ہین وہ تفسیر اصحاب باہلبیت کرتے ہین آپ کو ضرور ہی
کہ اپنے ایسے مقتدا کی اقتدا کیجیے اور پھر منھ سے نہ نکالیے کہ مراد اصحاب سے اہلبیت
نہین ہین اس لیے کہ علامہ مذکور اپنی کتاب ہدایۃ السعدا مین فرماتی ہین وچون زمانہ آخر آید و
مانند شب تار شود ظہر الفساد فی البر والبحر فساد القلوب علی قدر فساد الزمان ثم یفشوا الکذب و
در آن وقت کہ ماہتاب ولایت علی ولی غروب کند بسیار کسان ولایت کہ خلفای علی ولی اند

اذن واجازت باقی و پائندہ باشد و بالنجم تہتدون و باہیم اقتدیتم اہتدیتم چون مصطفے مانند آفتاب و
علی مانند ماہتاب و خلیفہ گان علی ولی مانند ستارگان اند باوجود آفتاب ہمہ تنگرند و باوجود ماہ
ستارگان نشمرند انتہی اس روایت کو کہ جس مین تفسیر بالبیت بڑے علامہ اہلسنت نے تنصیص بیان
کردی ہی دیکھکر نہین معلوم کہ کیسا شعلہ جانسوز علمای اہلسنت کے سینہ سے نکلیگا اور خبر نہین کیہ
شرارہ اونکی خرمن عقل و خرد کو کیسا جلائیگا اور جیتے جی کنار جہنم پہونچائیگا اب دیکھا چاہیے کہ
اپنے ایسے بڑے پیر اور عالم کو محرفین الکلم عن مواضعہا سے ٹھہراتے ہین یا نہین اور پھر بھی
صدوق علیہ الرحمہ پر تہمت زیادہ کرنیکی لگائے جاتے ہین یا نہین اور چونکہ قول اس علامہ شعرانی
اور اس علامہ اثنا عشری کا در باب تسمیہ نبوت و امامت بشمس و قمر ایک ہی تو ضرور ہی کہ تفسیر نجوم
باہلبیت مین بھی یک ہی ہو اور مراد اونکی علماے علماے آل محمد ہون کہ کسی زمانہ مین وہی
اوصیا بھی ہوتے ہین اور علاوہ برین آپ کے علما سی اور بھی قائل ہین کہ نجوم اہتداعترت
طاہرہ یعنی اہلبیت علیہم السلام ہین جیسے شیخ احمد بن الفضل وسیلۃ المال فی مناقب الآل مین فرماتی
ہین اخرج الدارقطنی عن مغفل بن یسار رضی اللہ عنہ قال سمعت ابابکر
رضی اللہ عنہ یقول علی بن ابی طالب عترۃ رسول اللہ ای الذین حث ابنی
علی التمسک والاخذ بہدیہم فانہم نجوم الہدی من اقتدا بہم اہتدا
یعنی فرمایا حضرت ابوبکر نے کہ علی عترۃ رسول ہین یعنی اُن لوگون سے ہین کہ رسول خدا نے جنسے
متمسک ہونیکا حکم کیا اور اُنکی ہدی پر چلنے کو کہا اسلیے کہ وہی لوگ نجوم ہدایت ہین جو شخص کہ
اُنکی اقتدا کرے ہدایت پاوے انتہی پس جب اہلبیت ہی نجوم اہتدا ہوے تو آپکے ثلثہ کہان گئے
اب تو یقین ہی کہ اہلسنت اگر کچھ بھی حیا رکھتے ہون تو چلو بھر پانی مین ڈوب مرین اور تخصیص اہلبیت
بتقدیم مسند الیہ ہی کما ثبت فی بحث ما انا قلت فی علم البیان و بتقدیم ذکر التمسک المختص بہم فی حدیث
الثقلین معلوم نہین کہ یہ حدیث اور اوسکی تفسیر باہلبیت صدوق کے تصدیق کرکے سنیون کو کیسا
جلا دیگی اور جیتے جی جہنم مین پہونچا دیگی

قال المخاطب لقمقام هذا کو الله سبیل السّلام

اگر اس روایت پر سیری نہوئی اور حضرات امامیہ کو اپنے بزرگون کی تصدیق سننے کی خواہش ہو
تو اور بھی سنین اور تسیری طریق سے اس کے مضمون کی صحت پر سنلین شیخ صدوق نے
معانی الاخبار مین لکھا ہو کہ حدثنا محمد بن الحسن احمد الولید رحمہ الله قال
حدثنا محمد بن الحسن الصّفار عن الحسن بن موسی الخشاب عن غیاث
ابن کلوب عن اسحاق بن عمار عن جعفر بن محمد عن ابائہ علیہم السّلام
قال قال رسول الله صلی الله علیہ وآلہ وسلم ما وجدتم فی کتاب الله عزّ وجلّ فالعمل
لکم بہ لا عذر لکم فی ترکہ وما لم یکن فی کتاب الله عزّ وجلّ وکان فیہ السنة منّی
فلا عذر لکم فی ترک سنتی ومالم یکن فیہ سنة منی فما قال اصحابی فقولوا انما
مثل اصحابی فیکم کمثل النجوم بایّها اخذتم بہ اهتدی بای اقاویل اصحابی اخذتم
اهتدیتم واختلاف اصحابی لکم رحمة یعنی امام جعفر صادق نے فرمایا کہ فرمایا پیغمبر خدا نے
کہ جو پاؤ تم خدا کی کتاب مین اُسپر عمل کرو کوئی عذر تمکو اُسکے ترک پر نہین ہو سکتا اور جو کچھ کتاب خدا
مین نپاؤ اُس مین میری سنت پر عمل کرو کوئی عذر تمکو میری سُنّت کے ترک پر نہین ہو سکتا اور
جس مین میری سنّت نہ ملے اُس مین عمل کرو اُس پر کہ جو کچھ میرے اصحاب نے کہا ہو کیونکہ
میرے اصحاب تمہارے بیچ مین ایسے ہین جیسے کہ ستارے جسطرح پر جس کسی ستارہ
کو کوئی لے لے راہ پر پہونچ جائیگا اوسی طرح پر میرے اصحاب ہین کہ جس کسی قول کو میرے
اصحاب کے تم لے لوگے ہدایت پاوگے اور میرے اصحاب کا اختلاف تمہاری واسطی
رحمت ہی اس حدیث کی صحت مین کسی کو کلام نہین اسلیے کہ علامہ طبرسی نے احتجاج مین اور
ملا باقر مجلسی نے بحار الانوار مین اسکی تصدیق کی ہی پس یہ حدیث معنًا مطابق حدیث سابق
کے ہے بلکہ اختلاف اصحابی لکم رحمة کا فقرہ اور زیادہ ہی پس انکار حدیث سابق سے جو عیون

اخبار مین مذکور ہی گان لم یکن سمجھین ور اسی حدیث کو جو معانی الاخبار سے ہمنے نقل کی صحیح جانین
تب بھی مطلب ہمارا فوت نہین ہوتا اسلیے کہ جو الفاظ اس حدیث کے ہین وہ بھی مؤید ہماری
قول کے ہین باقی رہی تاویل و تحریف علمائے امامیہ کی اوسکی نسبت بھی ہم بحث کرتے ہین اور جو کچھ
تاویلات اُنھون نے کیے ہین اوسکو ظاہر کرتے ہین

یقول المتمسک بولایۃ علی بن ابی طالب علیہ السلام

یہ حدیث جو ہماری کتاب کی ہی گو اخبار احاد سے ہی مگر شیعون کو اسکا انکار نہین ہی اسلیے کہ
زبان جناب رسول خدا سے مفسر باہلبیت ہی اور اہلبیت کا مقتدا ہونا اور ثلثہ کا مکذب و
مرد مرتد ہونا اس سے ثابت ہوتا ہی پس شیعہ اسکا انکار کیون کرینگے چنانچہ خود مخاطب
فرماتے ہین کہ اس حدیث کی صحت مین کسی کو کلام نہین اور بیشتر اسکے فرما چکے ہین کہ علمائی امامیہ
نے حدیث نجوم کے انکار مین کسقدر شور و غل مچایا ہی اب تو یہ فرمائیے کہ ابتدا مین آپنے خبر
انکار علمائی شیعہ سے دی اب خبر اقرار علمای شیعہ سے دیتے ہین ان دونو خبرون مین کس خبر
مین آپ صادق ہین اور کس خبر مین آپ کاذب ہین اور اگر کہین کہ ہم دونو خبرین متناقضین
مین صادق ہین اور علمائی امامیہ مقر اور منکر دونو ہین تو ہم پوچھتے ہین کہ مابہ الاقرار عین مابہ
الانکار ہی یا کچھ فرق ہی درمیان اُسکے کہ جسکا اقرار ہی اور درمیان اُسکے کہ جسکا انکار ہے
درصورت اوّل عقل کسی عاقل کی باور نہ کریگی کہ علمائی امامیہ کہ مثل مخاطب کے جاہل نہین ہین
ایک ہی امر کا اقرار و انکار معًا کرین بلکہ اگر کسی ہندو اور یہودی اور نصرانی کے سامنے بھی
آپ اسکا ذکر کرینگے تو ہرگز ہرگز آپ کے اس قول کو باور نہ کریگا اور آپ ہی کو دیوانہ و مجنون
و کاذب و مفتری کہیگا اور درصورت ثانی مابہ الفرق کو اس حدیث سے آپنے علحدہ کیون
کیا یا اوُنکے سینہ و قارحہ قلوب سینہ فقیل یارسول اللہ من اصحابک قال اھلبیتی
کیون جدا کرتا کہ شیعہ بغیر اس فقرہ کے اس حدیث کا اقرار ہی نہین کرتے اور اسکا جدا کرنا

بعینہ مثل اسکے سمجھتے ہین کہ کسی نے کہا تھا کہ میں نے دیکھا ہے کہ قرآن مین لکھا ہے کہ لاتقربوا الصلوٰۃ یعنی نہ پڑھو نماز نہ پڑھنے کا آپ
ملستے اور شراب پیتے ہو تو ہم سے کیا خطاب ہے کہ تم نماز نہ پڑھو تو ہم کیا کرین
فہما منافع الخ یعنی ہر دو مین کچھ منافع ہین گناہ کے ملنے کا جو یا ہو ثواب
ہو تو جو جواب اس کافر کو دینگے وہی ہم تمکو دینگے کہ ہم نے جو جو کتابون کا آپ
تصور کیجیے تو ہم نے اس حدیث کی صحت مین کسی کو کلام نہین الا قول اس حدیث کی صحت مین من حیث
بالکل کچھ کلام نہین مگر آپ کے کلام مین بڑا کلام ہوا سلیئے کہ اگر مراد آپ کی یہ ہے کہ یہ ایک
خبر غیر تام ہی اور کلام تو جب تمام ہوا ہے کہ جمیع اقسام تفسیر اطہیت ہوا ہو تو اس بات کی ہم تصدیق کرتے ہین
اور اگر مراد آپ کی یہ ہے کہ فقط اسی قدر جسکو ہمنے نقل کیا ہی یہی کلام تمام ہوا اور پوری حدیث
اسی قدر ہی تو آپ جتنی کتابون کا مصنف ہی اور دروغ گو ہین اس لیے کہ جن جن کتابون کا آپ
پتا دیتے ہین ان سب مین تفسیر اطہیت ہی ہین بدون اس تفسیر کے ہم ہرگز اسکو قبول نہین
کرتے اور تمہارے مقلدین علما جن تمین قبول کرتے اور کذوب اور موضوع اور باطل کہتے
ہین اور بعینہ مثال اسکی وہی ہی کہ اگر آپ فقط لاتقربوا الصلوٰۃ کو آیت تمام کہتے ہین تو آپ
کافر ہوتے ہین اور ہم تو اس مین کچھ شک نہین ہی وجوہ کثیرہ منجملہ اسکے یہ ہی کہ آپ تارک الصلوٰۃ
ہین اور نماز خدا کو تعبیر ساتھ بدن توڑنے کے کرتے ہین جیسا کہ بعض پرچہائی تہذیب الاخلاق
مین موجود ہی بہر کیف اگر آپ لاتقربوا الصلوٰۃ کو خبر ناقص آیت کا سمجھتے ہین اور تمام انتم
سکارا پر کرتے ہین تو اسی پر ہماری حدیث نجوم کو بھی قیاس کر لیجیے کہ ہم بھی مصدق اسکے
کل کے ہین نہ خبر کے من حیث انہ ہو الکل قولہ پس یہ حدیث معنیً مطابق حدیث سابق
کے ہی اقول کذب و دروغ کا آپ پر خاتمہ ہی یہ حدیث اور وہ حدیث ہرگز ہرگز نہ لفظاً
ایک ہی جیسا کہ ظاہر ہی نہ معنیً ایک ہی اسلیے کہ اسکے معنی تو یہ ہین کہ مقتدا اہلبیت اطہار
اور انکے سوا کل مقتدایان باطل ائمہ مہدون الی النار ہین اور اوسکے معنی یہ ہین

کہ ثلثہ اور اُنکے اخراب اور اذناب تا معاویہ و دیگر کلاب سب مقتدا ہین خدا کیواسطے ذرا
تو انصاف فرمائیے کہ دونو کلام متحد المعنی کیونکر ہوسکتے تو لہ بلکہ اختلاف اصحابی لکم رحمۃ اقول یہ
فقرہ بھی دلالت کرتا ہی اسی پر کہ اصحاب سے مراد اہلبیت ہین اسلیے کہ کلام اہلبیت مین تقیہ
اختلاف ممکن ہو نہ کلام دیگر صحابہ مین کہ اہلسنت تو تقیہ کو بقیاس ابی حنیفہ نفاق جانتی ہین پس یا اپنی
صحابہ کے نفاق کے قائل ہوجائین تو چشم بار روشن دل باشاد لیکن اختلاف نفاقی کو رحمت سمجھنا کیونکر
ہوگا یا کوئی وجہ دیگر واسطے اختلاف کے معرض بیان مین لائین کتاب ایک پیغمبر ایک خدا ایک تابعین
ایک متبوعین ایک پھر اختلاف کیون ہوگا یہ بات ہم اپنے جی سے نہین کہتے ہین بلکہ تمہارے
یہان بھی بعض طرق حدیث نجوم مین یہ فقرہ موجود ہی اور اس فقرہ کو بھی تمہارے علمانے دلیل
کذب حدیث نجوم علاوہ اور دلیلون کے ٹھہرایا ہی چنانچہ نقل اُسکی مطابق اصل کے کتاب مستطاب
استقصا مین موجود ہی من شاء الاطلاع علیہ فلیرجع الیہ قولہ تکذیب امام موسیٰ رضا کی اقول فض
اللہ فاک وجعل النار مثواک تکذیب امام تم اسے نابکار مکار کہہ سکتے ہین ہم تو تکذیب حدیث
نجوم بروایت اہلسنت کرتے ہین اور امام علیہ السلام نے بھی اُسکی تکذیب ہی کی ہو کوئی وجہ موجہ
ترک ہذان صحیحان کی اور اختیار ہذا صحیح کے بجاے اُسکے تمہارے کسی جد امجد سے بھی نہین نکلسکتی
وقد ھو مستوفا قولہ کان لم یکن سمجھین اقول الحمد للہ کہ ہمنے اُسکو ھباءً منثورا
اور کان لم یکن شیئاً مذکورا کردیا تم سمجھو یا نہ سمجھو تمہاری سمجھ پر پتھر پڑے ہین تم خاک سمجھوگے
قولہ مؤید ہمارے قول کے ہین اقول تائید بخبر ناقص ناقص ہی جیسے تارک الصلوۃ کے لیے تائید
بلا تقریبا الصلوۃ اور تائید بحدیث کامل کہ جسکا اختتام برا ہلبیتی ہی عین دعوای شیعہ ہی پس اسکو مؤید بنانا
کہنا محض جہالت ہی قولہ باقی رہی تاویل و تحریف اقول خود تحریف کرتے ہین کہ خبر حدیث کو
ساقط کرتے ہین اور دوسرون پر الزام تحریف لگاتے ہین اور تاویل تو اسکو کہتے ہین کہ لفظین
وہی ہون اور معنی خلاف ظاہر لیے جائین یہان تو حدیث مین تنصیص بلفظ اہلبیت مروی ہوئی
ہی اسکو تاویل کہنا سراسر جہالت ہی حدیث مین لفظ اہلبیت نسوتی اور معنی اصحاب مین اہلبیت کوئی کہتا

توالبتہ تاویل کہ سکتے تھے گو بدلائل عقل ونقل بعض مقامات مین تاویل واجب ہوتی ہی جیسے آیات
اور روایات تشبیہ وتجسیم ہین پس اگر تفسیر بالبیت محض مین ہوتی تو بوجہ عدم جواز اقتدای غیر معصوم بدلائل
عقلیہ ونقلیہ خواہی نخواہی ضرور ہم بھی تاویل کرتے لیکن جب ہماری حدیث مین منصوص ہی تو ہمکو تاویل
کی کیا حاجت ہی اور تحریف اسکو کہتے ہین کہ صورت کلام بگاڑ دیجاوے جیسے حضرت عثمان نے
کنتم خیر ائمۃ کو حذف کرکے خیر امۃ رکھ لیا یہ تحریف ہی لعن اللہ محرفین الکلم عن موضعہا
کیون حضرت ہمارے علمانے اس حدیث مین کس لفظ کی صورت بگاڑی ہی بیان تو جو صاف صاف
ہمارے راوی نے روایت البیتی کی ہی وہی علمای امامیہ کہتے ہین اور شیعہ اسی کو تسلیم کرتے ہین
اگر کوئی دوسرا مذہب والا نہ تسلیم کرے بجہنم ہم کب کہتے ہین کہ خواہی نخواہی اوسکو اہلسنت بھی
تسلیم کرلین قل یا ایہا الکافرون لکم دینکم ولی دین

قال المحاضب القمقام ھداہ اللہ سبل السلام

واضح ہو کہ شیخ صدوق نے اس حدیث کو جسطرح اوپر ہم نے نقل کیا لکھکر یہ الفاظ اور بڑھا
دیئے ہین فقل یا رسول اللہ من اصحابک قال اہلبیتی کہ جب حضرت پیغمبر خدا نے فرمایا کہ
کہ اصحاب میرے مثل ستارون کے ہین اور انکا اختلاف رحمت ہی تب پوچھنے والے نے
پوچھا کہ یا حضرت آپ کے اصحاب کون ہین حضرت نے جوابدیا میرے اہلبیت ہین انہین الفاظ پر
صاحب متقصلف نے اپنے جواب کو جو حدیث سابق کی نسبت ہی استدلال کیا ہی اور حدیث سابق کا
ان لفظون سے جوابدیا ہی پس اگر در حدیث عیون جواب آنحضرت متعلق بہر دو حدیث باشد
ومعنایش آن باشد کہ ازین حدیث بنجوم ہم مراد اصحاب اند مخالفت ومناقصت با حدیث معانی
الاخبار وامثال آن لازم می آید لہذا بالبداہت قطعًا ثابت شد کہ جواب امام رضا علیہ السلام
متعلق بہر دو حدیث نیست بلکہ آنحضرت فقط حال حدیث دعوالی اصحابی بیان فرمودہ وتفسیر آن
باصحابیکہ مغیر ومبدل نہ شدند نمودہ زنگ شبہ از خواطر اہل ایمان زدودہ لیکن اس جواب مین بھی چند

نقص ہین اوّل ہم اس عبارت زائد کو صحیح نہین سمجھتے اور اُسکو تحریف شیخ صدوق کی جانتے ہین کہ حضرت
نے اپنے مذہب کے موافق یہ الفاظ بڑھا دیئے ہین اور یہ صرف ہم اپنی بدظنی سے نہین کہتے اور
شیخ صدوق پر تہمت نہین لگاتے بلکہ خود انہین کے علما اُنکی نسبت ایسا خیال کرتے ہین اور اونکو
تحریف کے فن مین اُستاد جانتے ہین اگر کسی کو شک ہے تو وہ ملا باقر مجلسی کی بحار الانوار کو دیکھے کہ
ملّائی موصوف نے شیخ صدوق کی نسبت کیا فرمایا ہے ایک حدیث مین جو ابی بصیر سے الفاظ شاء ماشاء کے
معنے مین منقول ہے صدوق صاحب نے تحریف کی اور الفاظ حدیث کو کم زیادہ کر دیا اور جن لفظون
سی کافی مین منقول تھی نقل نہ کیا اوسپر ملا باقر مجلسی نے یہ الفاظ شان مین حضرت کے لکھے ہین
هذا الخبر ماخوذ من الکافی وفیه تغیرات عجیبة تورث سوء الظن بالصدوق
وانه انما فعل ذلك ليوافق مذهب اهل العدل وفی الکافی هکذا الخ
کہ یہ خبر کافی سے لیگئی ہے اور اس مین عجیب تغیر و تبدیل کیا گیا ہے کہ جس سے صدوق کی نسبت بدظنی
ہوتی ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ اُنہون نے اس حدیث مین تغیر و تبدیل اسلیے کی ہے کہ اہل عدل کے مذہب
کے موافق ہو جائی اور الفاظ حدیث کافی کے اِس طرح پر ہین فقط کہ اسکو لکھکر ملا مجلسی نے الفاظ حدیث
کافی کے نقل کیے ہین پھر ملا باقر مجلسی ثابت ہوا کہ حضرت شیخ صدوق ذرا ذرا بات پر الفاظ حدیث
کے بدل دیتے تھے اور اسلئے موافق کرنے ساتھ اپنے مذہب کے امامون کی احادیث مین تغیر و
تبدیل کر دیا کرتے تھے پس اگر اس حدیث مین جس سے صحابہ کی فضیلت ثابت ہوتی ہے اور جسکی صحت
سے کل مذہب ہی باطل ہوا جاتا ہے کچھ الفاظ زائد کر دیئے ہون تو کیا عجب ہے بلکہ یقین کرنا
چاہیے کہ ضرور اُنہون نے اخیر فقرہ بڑھا دیا ہے اور کیون نہ بڑھاتے اسلیے کہ اگر حدیث کو اُنہین
لفظون پر ختم کر دیتے اور اصحاب کا پیغمبر صاحب کی زبان سے مثل ستارون کے ہونا اور اُنکی
اقتدا کرنا تسلیم کر لیتے تو پھر اپنے مذہب کو کسطرح بچاتے اسلیے ہم بھی ملا باقر مجلسی صاحب کے ساتھ
اتفاق کرتے ہین اور حضرت شیخ صدوق کے حق مین اِس حدیث مین الفاظ زائد کرنیکی نسبت وہی
الفاظ کہتے ہین انما فعل ذلك ليوافق مذهب اهل العدل لیکن اگر کسیکو اسپر اطمینان نہو

اور باوجود اقرار ملّا یا و محلسی کے صدوق کے تحریف و تغیر پر یقین نہ آوے تو ہم چند دلیلونسے ثابت کرتے ہین کہ الفاظ فقیل یارسول اللہ من اصحابک فقال اھلبیتی بڑھائے ہوے ہین

یقول المتمسک بولایۃ علی بن ابی طالب علیہ السّلام

عجب خلط اور عجب خبط ہی کہ کبھی حضرت مخاطب مدعی بنتے ہین اور مستدل ہوتے ہین اور کبھی مانع بنجاتے ہین اور لانسلم کہنے لگتے ہین اور بھول جاتے ہین کہ ہم مدعی تھے کہ مانع تھے حضرت سلامت جسوقت کوئی گلاس زیادہ ہوجاے یا کوئی بوتل کڑی چل جاے تو اسوقت قلم خرافت رقم کو روک لیا کیجیے شیعون نے اسمقام پر کوئی دعوی نہین کیا آپ نے خود دعوی کیا کہ ہم حدیث شیعہ سے نجوم ہونا صحابہ کا یعنی ثلاثہ کا ثابت کرتے ہین اور استدلال کیا ساتھ اُس حدیث کے جس مین ساتھ لفظ اصحاب کے لفظ اہلبیت مفسر اُسکا موجود ہی شیعہ منع کرتے ہین اس استدلال کو اور کہتے ہین کہ لانسلم کہ بغیر لفظ اہلبیت ہماری حدیث ہو آپ اُسکے جواب مین فرماتے ہین کہ لانسلم کہ مع لفظ اہلبیت ہو کوئی دنیا مین جاہل سے جاہل بھی ہوگا تب بھی لانسلم پر لانسلم وارد نہ کریگا مگر آپ ایسے اجہل الجہلا ہین کہ لانسلم پر لانسلم وارد کرتے ہین ہم کہتے ہین کہ اگر آپ لانسلم کہتے ہین اپنے گھر خوش رہیے آپ کا دعوی بھی نہ ثابت ہوا سلیے کہ دعوی دلیل سے ثابت ہوتا ہی نہ لانسلم سے لانسلم واسطے منع دعوی کے ہی نہ واسطے اثبات دعوی کے پھر معلوم نہین کہ کس مُنہ سے نکلا تھا کہ ہم شیعون کی کتاب سے ثابت کرتے ہین ہان اگر کسی کتاب شیعہ سے حدیث نجوم بغیر تفسیر اہلبیت نکالتے تو بظاہر دعوی آپ کا کسیقدر ثابت ہوتا ہر چند شیعہ کہتے کہ چون بدلائل عقلیہ و نقلیہ ثابت ہی کہ اقتدا ے غیر معصوم جائز نہین ہی پس ضرور ہی کہ مراد اہلبیت ہون آرے اگر کسی کتاب سے یہ ثابت کرتے کہ اہلبیت مراد لینا باطل ہی اور صحابہ بلکہ ثلثہ مراد لینا صحیح ہی تو بیشک آپکا دعوی ثابت ہوتا اذلیس فلیس قولہ یہ الفاظ اور بڑھا دیئے ہین اقول ہان بڑھا دیے ہین اپنی کتاب مین اپنی حدیث مین اپنے راوی کی زبان سے بڑھا دیے پھر تمہارے باپ کا کیا اجارہ تمہاری کتاب مین تمہارے راویان کذاب کی زبان

سی توہین بڑھیا شیعون کا اعتقاد اونکے راویان صادقین کی زبان سے انہین بڑھے ہوے
الفاظ پر ہی اور بغیر ان الفاظ کے تمارے راویان کذاب کی بنائی ہوئی بات ہی کہ واسطے خوش آمد
ثلثہ اور کلب الکلب معاویہ کے نقل کیا ہی اور ظاہر ہی کہ اہلبیت علیہم السلام کے لیے کون ثروت
دنیا مین تھی اور کہان خزائن کسریٰ وقیصری پر اُنکو دسترس تھا کہ اُنکی خوش آمد مین لوگ اہلبیت کا
لفظ بڑھا دیتے ہان خوش آمد خلفای جور مین البتہ اس لفظ اہلبیت کو لوگون نے نکالڈالا ہے
عقل عقلا تو یہی حکم کرتی ہی تم ایسے جاہل جو چاہین بکین قولہ صاحب استقصا نے اپنے جواب کو
جو حدیث سابق کی نسبت ہی استدلال کیا ہی اقول یہ عبارت مختل ومخبط قابل تماشای اہل علم
ہی مخاطب فرماتے ہین کہ انہین الفاظ پر جواب کو استدلال کیا ہی نہین معلوم کہ یہ محاورہ کسی اردو
کا ہی یا کسی دیہاتی زبان کا ہی یا خانہ زاد زبان کا بہرکیف لفظ استدلال کا اس مقام پر استعمال کرنا
دلالت اوپر کمال جہالت کے کرتا ہی اسلیے کہ استدلال کار مدعی ہی اور مانع جو سند منع لاوے
اُسکو موجہ کہتے ہین نہ مستدل اور اس مقام پر مدعی صحت حدیث نجوم موچی صاحب ہین اور
استدلال کیا ہی اپنے دعوی پر بقول امام رضا علیہ السلام کہ حضرت نے حدیث نجوم کو ہذا صحیح
فرمایا ہی صاحب استقصا اس پر منع کرتے ہین کہ لانسلم کہ امام علیہ السلام نے ہذا صحیح حدیث نجوم کو
فرمایا ہو بلکہ کیون نہین جائز ہی کہ دعوالی اصحابی کو فرمایا ہو واذا جاء الاحتمال بطل الاستدلال
پھر اس سے ترقی کرکے فرماتے ہین کہ ضرور ہی کہ ہم ہذا صحیح کو اسی پر محمول کرین کہ یہ نسبت دعوالی
اصحابی کی ہی اسواسطے کہ اگر اسکو ہم متعلق بحدیث نجوم سمجھین تو ہماری دوسری حدیث سے
یہ متناقض ہوجاتی ہی پھر ہمکو کیا غرض ہی کہ ہم اسکو متعلق بحدیث نجوم کرکے اپنی دوسری حدیث
سے متناقض بنائین لہذا ضرور ہی کہ متعلق بدعوالی اصحابی کہین اور اس صورت مین موچی
صاحب کا استدلال باطل ہوگیا جبتلک کسی دلیل سے نہ ثابت کرین کہ خواہی نخواہی ہذا صحیح
متعلق حدیث نجوم سے ہے اسکے جواب مین مخاطب اجہل کوئی فکر دلیل وپر ثبوت تعلق ہذا صحیح
بحدیث نجوم تو نہین کرتے مگر جواب مین یہ فرماتے ہین کہ جس حدیث کی نسبت تم متناقض ہونا اس حدیث

کا بیان کرتے ہو وہ حدیث ہم مسلم نہین کرتے تمہارے اُس حدیث کے مسلم نہ کرنے سے دعوای
صحت حدیث نجوم نہین ثابت ہوتا ہی غایۃ الامر یہ ہی کہ ہمنے تمہاری حدیث نجوم کو غیر مسلم کیا تمنے ہماری
حدیث کو غیر مسلم کیا اس تمہاری عدم تسلیم سے تمہارا دعوای صحت حدیث نہین ثابت ہوا قولہ
اس جواب مین چند نقص ہین اقول اس مقام مین قلم آپ کا بہت لغزش کرتا ہی کہ بے ٹھکانے
باتین اُس سے نکلتی ہین شاید دور از حال کچھ خلل دماغ مین آگیا ہی یا کوئی گلاس کسی کے اصرار سے
بڑھگیا ہی آپ فرماتے ہین چند نقص ہین اور تفصیل مین جز ایک اول کے جسکا ثانی ندارد ہی اور کچھ
نہین بیان فرماتے اولاً اول کا اطلاق بغیر ثانی کے نہین ہوتا ثانیاً چند کا لفظ ایک پر نہین بولا جاتا
ہو کچھ اسکی توجیہ بھی ارشاد فرمادیتے کیسے کہ نا تسلیم کو سجیل ہو مثل اُس شارک کے جو ہر بات کے جواب مین
درین چہ شک سکھایا گیا تھا قولہ اولاً ہم اس عبارت زائد کو صحیح نہین سمجھتے اقول آپ کا نہ صحیح
سمجھنا کسی بات کو نقص اوس بات مین نہین ہوا کرتا ہی اگر کسی کے نہ صحیح سمجھنے سے کوئی بات ناقص ہو جاے
تو آپ کے صحاح ستہ ناقص ہو جائین اسلیے کہ ہزارون آدمی اوسکو صحیح نہین سمجھتے ہان کوئی
دلیل نقص پر قائم کرتے تو دعوی نقص کا بجا تھا اور فقط اسوجہ سے کہ ہم اوسکو نہین مانتے کوئی شی
ناقص نہین ہوتی یہ سب نقص آپ کے فہم کا ہی کہ عدم تسلیم کو دلیل نقص ٹہرایا ہی بنا بر آپ کی تقریر کے
لازم آتا ہی کہ ابوجہل اور ابولہب کا تسلیم نہ کرنا دین رسول خدا کو موجب نقص دین نبوی ہو وھذا
مما تضحک علیہ الثکلی علاوہ اسکے یہ کلام آپ کا لانسلم والے کی سند منع پر ہی اور بطلان
سند منع سے مطلقاً اثبات دعوی نہین ہوتا چہ جاے اسکے کہ کوئی شخص اُسکا بطلان بھی نہ کرے
بلکہ اوسپر لانسلم کہے تو یہ وہی وارد کرنا لانسلم کا لانسلم پر ہی کہ دلالت کمال جہالت پر کرتا ہے
وقد مر مثلہ مرارًا قولہ اور اسکو تحریف شیخ صدوق کی جانتے ہین اقول اسی طرح ہم
ہم بھی حذف لفظ اہلبیتی تحریف راویان کذاب اہلسنت سے جانتے ہین جیسا کہ کذابیت پر اُن راویونکے
تمہارے علماے محققین مقر ہین قولہ اُنہین کے علما اونکی نسبت ایسا خیال کرتے ہین اقول اتمام بحث
ہی عموماً علما پر حالانکہ کسی فی علماے شیعہ تمہاری خیال باطل کے خیال نہین کیا ہی کاش دو ہی چار

عالم کی عبارت سے یہ مضمون ثابت کیا ہوتا تو لفظ علما کا مصداق پیدا ہوتا جھوٹے کو کہانتک جھٹلایئے
قولہ ملا باقر مجلسی کی بحار الانوار کو دیکھیے اقول یہ اتہام ہو بالخصوص مولانا محمد باقر مجلسی علیہ الرحمہ پر بسبب
اپنی سوء فہم کے مطلب اونکی عبارت کا نہین سمجھے اور جو جی چاہا بکے کما سیجئ قولہ صدوق نے تحریف کی
اور الفاظ حدیث کو کم و زیادہ کردیا اقول نہ مجلسی نے تحریف کی نسبت طرف صدوق کے دی
اور نہ الفاظ کے زیادہ و کم کرنیکو اونکی طرف منسوب کیا یہ محض کذب و دروغ آپ کا ہی اور باعث
اسکا یہ ہی کہ جس طرح آپ سوء ظن صدوق علیہ الرحمہ سی رکھتے ہین اوسی طرح خیال مبارک مین یہ آتا ہی کہ
سبھی لوگ اُنسے سوء ظن رکھتے ہین ؎ کافر ہمہ را بہشت خود می داند۔ حاشا ثم حاشا کہ جناب مجلسی صدوق
علیہ الرحمہ سے سوء ظن رکھتے ہون بلکہ کمال حسن اعتقاد اونکے ثقہ اور امین ہونیکا رکھتے ہین اسی وجہ سی
اونکے حق مین جلد رابع بحار الانوار مین فرماتے ہین من عظماء القدماء التابعین
لاثار الائمۃ النجباء الذین لا یتبعون الاراء ولا الاھواء وانما ینزل اصحابنا کلامہ
وکلام ابیہ رضی اللہ عنہما منزلۃ النص المنقول والخبر الماثور انتہی یعنے
صدوق علیہ الرحمہ عظماء قدماء سے ہین جو تابعین آثار ائمہ معصومین سے تھے اور کبھی مثل مخالفین
رای وقیاس پر عمل نہ کرتے تھے اور اسی سبب سی کل امامیہ اونکے قول کو اور اونکے پدر بزرگوار
کے قول کو بجای نص منقول اور خبر ماثور جانتے ہین انتہی پس جو شخص کہ ایسا حسن اعتقاد صدوق علیہ الرحمہ
سی رکھی بلکہ کہے کہ کل امامیہ اونکے قول کو بمنزلہ حدیث منقول جانتی ہین اور فی الواقع کوئی کتاب
مجلسی علیہ الرحمہ کی ذکر احادیث صدوق علیہ الرحمہ سے خالی نہین ہی پس عقل محال جانتی ہے کہ
باوجود سوء ظن رکھنے کے پھر اپنی کتب دین و ایمان مین کوئی شخص اوسکی احادیث کا اعتبار کرے
ہان آپ اپنی سوء فہم سی اونکی عبارت مین جو معنی چاہیے پیدا کیجیے اور اس مقام پر ایک امر عجیب
قابل تماشائی احباب اولے الالباب ہی کہ صاحب منتہی المقال کہ انتہا کے صادق ہین اپنی کتاب منتہی
مین اسی عبارت کو جو ہمنے جلد رابع سی ابھی نقل کی ہی نقل کرتے ہین اور اوسکے درمیان مین یہ
عبارت بڑھاتے ہین مثل المتاخرین الذین سلکوا طریق الشیاطین اور اوسکی نسبت

طرف مجلسی کے دیتے ہین کہ اونہین نے کہا ہی حالانکہ سیکڑون نسخہ جلد رابع بحار کے مطبوع وغیر مطبوع
موجود ہین کسی مین یہ عبارت نہین ہی مگر اشال مخاطب بڑھانیکی نسبت بسوءظن طرف صدوق کے
دینگے اور اپنے جدامجد کیطرف بحسن ظن کبھی نہ دینگے لکن اگر اونکے اس داغ کذب و دروغ کو
اونکی اولاد و احفاد مٹانیکو چاہین تو کوئی نسخہ کہین سے بحار الانوار کا لاکر ہمکو دکھائین کہ جس مین عبارت
ہو کیون حضرت اسکو تحریف کہتے ہین یا جو آپ صدوق علیہ الرحمہ کیطرف بکذب و دروغ نسبت
دیتے ہین کتب کلامیہ مخالفین اور اسکے جوابات دیکھنے سے معلوم ہوتا ہی کہ اشال خر کابلی اور
فضلہ روزبہان اور بساطی دہلوی اور کفش دوز فیض آبادی نے کسقدر تحریف و تغیر نقل
عبارات کتب اور احادیث مین کی ہی ان حضرات کی شکایت کوئی کیا کرے کہ باعث انکی خیانتون
کا مجبوری و ناچاری ہوئی ہی کہ جب کوئی جواب نہ ملا تو تحریف عبارت جواب دیا لیکن ہاے تعجب ہی
کہ اس زمانے کے علماے اہل سنت بلاضرورت بھی تغیر و تحریف اور زیادتی اور کمی عبارات کتب
شیعہ مین کرتے ہین اور کچھ فضیحتی اور رسوائی دنیا سے بھی نہین ڈرتے ہین چنانچہ بالفعل چھاپہ مصر کی
کتاب مکارم الاخلاق حسن طبرسی علیہ الرحمہ کی نظر سے گذری ہی کہ جس مین انتہائی تحریف تغیر و تبدیل
ہی اور فہرست شیخ الطائفہ چھاپہ کلکتہ وہ بھی خالی از تحریف و تغیر نہین ہی پس ظاہر ہوا کہ سلف سے
عادت حضرات اہلسنت ہی کہ اپنے نفع مذہبی کے لیے تحریف و تغیر کرتے آئے اور اب بھی
کرتے ہین پس باوجود اسکے صدوق کیطرف نسبت تحریف دینا اور اونسے سوءظن رکھنا
اپنی تئین رسوا کرنا اور اپنے ہم مذہبون کی خیانتونکو یاد دلانا ہی قولہ جن لفظون سے کافی مین
منقول ہی نقل کیا اقول صدوق علیہ الرحمہ نے کتاب توحید مین کافی سے نقل نہین کیا بلکہ بواسطہ
ایک راوی کے کہ علی ابن احمد الدقاق ہین کلینی سے نقل فرمایا ہی اور ہمنے حدیث کتاب التوحید
اور حدیث کافی کو ملایا تو ان دونو مین بحسب المعنی کچھ فرق نہین ہی آئے بعض الفاظ مین کہ مترادف
المعنی ہین کچھ فرق ہو پس جائز ہی کہ راوی صدوق علیہ الرحمہ نے کلینی سے نقل بالمعنی کیا ہو اور اسمین
کوئی نقص نہین ہی ہزارون راویون نے احادیث کو نقل بالمعنی کیا ہی لیکن جس نسخہ کتاب توحید صدوق

سے مجلسی علیہ الرحمہ نے وقت تصنیف بحار یہ حدیث نقل کی ہی وہ نسخہ بسبب سقیم تھا کہ اُس مین ایک
سطر عبارت بالکل غائب تھی اور نظر ناسخ کی لفظ قوت علی الطاعۃ سے لفظ قوۃ علی المعصیۃ پر جا پڑی
رہی اور اسمین ان دونو لفظون کے ایک سطر عبارت ساقط ہوگئی کہ جس سی معنی حدیث مین
بالکلیہ تخلل آگیا اور کچھ تقدیم و تاخیر الفاظ بھی ہوگئی ان تغیرات کیطرف جو ناسخ سے ہوئی مجلسی
علیہ الرحمہ اشارہ فرماتے ہین کہ فیہ تغیرات عجیبۃ یعنی من الناسخ لا من الصدوق پس
آپ نے یہ گمان سے نکالا کہ مجلسی علیہ الرحمہ نے نسبت تحریف اور زیادہ اور کم کرنے کے
طرف صدوق کے دی ہی بعد اسکے فرماتے ہین کہ تورث سوء الظن بالصدوق
یعنی ناسخ نے ایسے تغیرات کیے ہین کہ جو لوگ صدوق سے سوءظن رکھتے ہین یعنے
اشاعرہ جبریہ کہ جنکا جبریہ ہونا اور صاحب مسلم الثبوت سے ثابت ہے کہ فرماتے ہین کہ
الحق اللہ کفو للجبر وہ فرقہ جبریہ ان تغیرات کی نسبت ناسخین کیطرف نہ دینگے بلکہ خود صدوق
کیطرف دینگے اور بسوءظن کہینگے کہ صدوق علیہ الرحمہ نے خود یہ تغیرات اس لیئے کیے کہ
حدیث کو موافق مذہب عدلیہ بنائین حالانکہ یہ ظن ونکا از قبیل سوء الظن و از قبیل بعض الظن اثم کے
ہی اور تعبیر اس ظن کی بسوءظن اس لیے کی کہ یہ حدیث جسطرح کتاب کافی مین اور نسخہ ہائے
صحیح کتاب التوحید مین منقول ہی کچھ مخالف مذہب عدل نہین ہی چنانچہ ناسخ نے بوجہ احسن اپنی
شرح مین توجیہ اور توضیح اسکی کی ہی پس صدوق علیہ الرحمہ کو کون امر داعی تھا کہ ایسے تغیرات
عمل مین لاوین کہ جس سے حدیث مختل المعنی ہوجائے اور بالفرض اگر بظاہر جبر پر بھی دلالت
کرتے تو چونکہ موافق مذہب عامہ ہوتے مثل احادیث دیگر اسکو محمول علی التقیہ کر دیتے علاوہ
اسکے جب باب تاویلات آیات قرآنی تشبیہ و تجسیم مین کھلا ہوا ہی تو احادیث مین بدرجہا اولی
تاویل ہوسکتی ہی خصوصاً نظر باینکہ خود ائمہ علیہم السلام نے فرمایا ہی ان فی اخبارنا محکم
کمحکم القرآن ومتشابہ کمتشابہ القرآن پس فرمانا آپ کا کہ خود مجلسی کو اُن سے
سوءظن ہی آپ نے گمان سے نکالا گمان مجلسی نے فرمایا ہی کہ تغیرات من الصدوق تورث سوء الظن

ی من الصدوق کیا بیحیائی اور بغیرتی ہی کہ اپنی طرف سے ایک سخن پوچ و لچر ایجاد کرنا اور دوسرون
کی عبارت کا مصداق اوسکو قرار دینا بغیر اسکے کہ اوسکے الفاظ کوئی شہادت اوسپر قائم ہو
الحاصل ہماری بیان سے کالصبح یہ مسفر ظاہر ہو گیا کہ آپ نے کل علما پر عموماً اور مجلسی علیہ الرحمہ
پر خصوصاً محض کذب اور افترا اور بہتان کیا فجزاہ اللہ عنہم وقد فعل
قولہ باقرار ملا باقر مجلسی کے ثابت ہوا اقول ہرگز اقرار مجلسی نہین ہوا کہ صدوق نے بڑھایا
ہو اور اسکا بھی اقرار نہین ہی کہ مجھکو مورث سوء ظن ہو بلکہ وہ یہ فرماتے ہین کہ ناسخین نے
تغیر کیا اور اونکا تغیر کرنا جبریہ کے لیے مورث اس گمان بد کا ہو گا کہ اسلئے موافقت مذہب
عدلیہ کے صدوق نے خود ایسا کیا ہو گا قولہ ذرا ذرا بات پر الفاظ حدیث کے بدل دیتے
ہین اقول یہ دوسرا اتہام ہی مجلسی پر کہ اونہون نے کہا ہو کہ ذرا ذرا بات پر بدل دیتے تھے
حقیقت یہ ہی کہ صدوق علیہ الرحمہ نہ ذرا ذرا بات مین نہ بڑا بڑا بات مین بدلتے تھے
بلکہ سچی سچی بات بکمال صدق و راستی نقل کرتے تھے بلکہ کذب و دروغ کلا و جزافا تمہارے
علما از سابقین تا لاحقین اور تمہارے رواۃ کا تمام و بیشتر کا ذکر جانے دیجیے کہ کہانتک
کوئی کہیگا بالفعل تمہارے موچی صاحب کے کذب و دروغ کا اور بڑھا دینا اونکا عبارت
مجلسی مین ہمنے ابھی اوسکا نشان دیا ہی اور جس شخص نے اونکے کتبی اور اوسکے جواب
استقصا کو دیکھا ہی اوسکو معلوم ہی کہ کتنے ہزار جھوٹ اس کتش دوز جہنم سوز نے بنائی ہین
اور اسیطرح جسنے تحفہ سروقہ عبد العزیز اور اسکے جوابات صوارم اور صمصام اور حسام
کو دیکھا ہی اوسکو معلوم ہی کہ اوس مرد عزیز بے تمیز نے بھی کتنے دروغ بیفروغ کو فروغ
دیا ہی اور تمہارے رواۃ بھی سب جھوٹے ہین ایک اسی حدیث نجوم کے رواۃ کو دیکھو
کہ تمہارے علمای محققین اور ناقدین نے سبکو کذاب اور وضاع اور واہی بتا ہی کیا ہی
اور اگر اس سے زیادہ سننے کی ہوس ہو تو دو چار آپ کے اگلون کا بھی ہم نشان دیتے ہین
منجملہ اونکے بڑے ناہنجار شترگربہ کا جسنے البحر الزخار ہی کہ احادیث موضوع بنانے مین

اوستاد ہین اور اونکی بدولت صحاح ستہ موضوعات سے مملو و مشحون ہین ذری ذری بات پر
حدیث تیار کر دیتے تھے فقط ایک عشر قیمت پیاز پر حدیث بصل البکہ بنادی جیساکہ مشہور ہی ہم
فقط یہ نسبت اونکی طرف نہین دیتے ہین بلکہ صحابہ جناب رسول خدا بھی اونکو جھوٹی حدیث
بنانے مین بیباک دھر سمجھتے تھے اگر اس مین آپکو شک ہو تو جمع بین الصحیحین کو دیکھیے حدیث ۱۶۶
قال خرج الینا ابوھریرۃ فضرب یدہ علی جبھتہ قال الا انکم تحدثون عن
انی اکذب علی رسول اللہ یعنی نکلا ہماری طرف ابوہریرہ پس سر پر ہاتھ مار کر کہا
کہ تم لوگ کہتے ہو کہ مین جناب رسولخدا پر جھوٹ باندھتا ہون بہرکیف یا ابوہریرہ جھوٹے تھے
یا صحابہ جو اونکو جھوٹا کہتے تھے اور سنیے اوسی کتاب مین حدیث ۱۲۴۴ ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم امر بقتل الکلاب الا کلب صید او کلب غنم او
ماشبہ فقیل لابن عمر ان ابا ھریرۃ یقول او کلب زرع فقال ابن عمر
ان لابی ھریرۃ زرعا یعنی جناب رسولخدا نے حکم فرمایا کتون کے مارنیکا مگر سگ شکاری
یا سگ گلہ غنم پس لوگون نے کہا ابن عمر سے کہ ابوہریرہ فرماتے ہین کہ جناب رسولخدا نے کلب
زرع کو بھی منع کیا ہی پس کہا ابن عمر نے کہ ابوہریرہ زراعت رکھتا ہی یعنے یہ اپنے فائدہ کے
لیے بنایا ہی اور سنیے اوسی کتاب مین حدیث ۱۶۰ یروی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
من تبع جنازۃ فلہ قیراط من الاجر فقال ابن عمر لقد اکثر علینا ابوھریرۃ
یعنی جو کوئی مشایعت جنازہ کرے اوسکو ایک قیراط اجر ہی پس کہا ابن عمر نے کہ اکثار کر دیا ہم پر
ابوہریرہ نے اب یا اوستادی ابوہریرہ مجہول کیجیے یا کذب ابن عمر پر ہمارا الوکسی طرح ہاتھ سے
نہ جائیگا ہر کافر یکہ کشتہ شود سود اسلام است اور سنیے کہ طبرانی نے کتاب اوسط مین روایت
کی ہی کہ ابوہریرہ نے کہا ان رسول اللہ قال من لم یوتر فلا صلوۃ لہ فبلغ ذلک
عائشہ فقالت ومن سمع ھذا من ابی القاسم وما بعد العھد وما نسینا
انما قال ابو القاسم الحدیث یعنی جو شخص وتر نہ پڑھے پس اوسکی کوئی نماز نہین ہی پس یہ خبر عائشہ کو

پہونچی پس کہا اوسنے کہ کسنے سنا ہی اس حدیث کو جناب رسول خدا سے بہت زمانہ نہین گزرا اور
اونکے اقوال کو ہم بھول نہین گئے فرمایا نہین انحضرت نے مگر اسیطرح اور سیوطی فی رسالہ عین
الاصابہ مین روایت کیا ہی ابو ہریرہ سے من غسل میتا اغتسل ومن حملہ
توضأ فبلغ ذلک عائشۃ فقالت او ینجس موتی المسلمین ما
علی الرجل لو حمل عودا یعنی جناب رسول خدا نے فرمایا کہ جو غسل دے میت کو غسل
کرے اور جو اٹھاوے میت کو وضو کرے جب عائشہ نے سنا کہا کیا نجس ہین اموات مسلمانون کے
اور نہین ہو کسی پر کچھ جو اٹھاوے ایک لکڑی کو اور بھی سنیے کہ آپ کے بڑے خلیفہ راوی
حضرت ابن عمر بھی اس دار العضال مین گرفتار اور فن احادیث تراشی مین بڑے ماہر و پرکار
ہین اور ہم اپنی بدظنی سے یہ نہین کہتے اور ابن عمر پر تہمت نہین لگاتے بلکہ حضرت ام المومنین انکی
نسبت ایسا خیال فرماتے ہین چنانچہ دار قطنی اپنی سنن مین روایت کرتے ہین حضرت عائشہ سے
انہ بلغہا قول ابن عمر فی القبلۃ الوضوء فقالت کان رسول اللہ تقبل وہو
صائم ثم لا یتوضوء یعنی حضرت عائشہ نے سنا کہ ابن عمر فرماتے ہین کہ بوسہ لینے مین وضو ضرور
ہی پس فرمایا ام المومنین نے کہ جناب رسول خدا بوسہ لیتے تھے حالت صوم مین اور وضو نہین
کرتے تھے اور اس سے بدیع تر سنیے کہ محمد بن عمر واقدی علمای رواۃ اہلسنت مین کیسی نامی و گرامی
ہین کہ محمد بن سلام اونکو عالم دہر اور ابراہیم حربی اونکو امین الناس فی الاسلام کہتے ہین اور مصعب زبیری
بقسم شرعی گواہی دیتے ہین کہ مین نے مثل اوسکے نہین دیکھا اور دراوردی نے اونکو
ملقب بامیر المومنین فی الحدیث کیا ہی ایسے جلیل المنزلت کی شان مین شیخ رحمت اللہ مختصر سنہ مین صاف
لکھتے ہین کہ محمد بن عمر الواقدی قال النسائی یضع الحدیث اور یحیی بن معین تصریح کرتے ہین کہ واقدی
نے بیس ہزار حدیث مکذوبہ بنائی تھی اور شافعی نے کتب واقدی کو لاشی محض و کذب بحت
جانا ہی چنانچہ خوارزمی نے مسند ابو حنیفہ مین لکھا ہی کہ فقد ذکر الواقدی کذا لک
فی المغازی وقد طعنوا فیہ فقال یحیی بن معین وضع الواقدی علی رسول اللہ

عشرین الف حدیث وقال احمد بن حنبل الواقدی یرکب الاسانید
وقال ابن المدینی لا یکتب حدیثہ وقال الشافعی کتب الواقدی کذب
اور میزان ذہبی میں ابن المدینی سے منقول ہو کہ الواقدی یضع الحدیث پس جب حال واقدی کا
جو اہلسنت کے نزدیک امیر المومنین فی الحدیث ہیں یہ ہو کہ بیس بیس ہزار حدیثیں جھوٹی بنائیں ہوں
تو اور محدثین کے حال کو بھی اسی پر خیال کر لینا چاہیے سو قیاس کن زگلستان من بہار مرا۔ ہر چند
سخن کو طول ہوا مگر ایک دو فقرہ اور سن لیجیے چونکہ ہندوستان میں سوائے حنفی المذہب کے اور
فرق اہل سنت منقود ہیں اس لیے ظن غالب ہی کہ بعد سنی ہونے کے آپ حنفی المذہب بھی ہوں پس کچھ
حال حجتہ آل نبی امام اعظم کا بھی سن لینا آپ کو بہت ضرور ہو چنانچہ فیض القدیر شرح جامع صغیر میں
مذکور ہو النعمان بن ثابت الامام ابو حنیفہ الذہبی فی الضعفاء و قال
قال ابن عدی عامۃ ما یرویہ غلط و تصحیف و زیادات یعنی نعمان ابن
ثابت کہ امام اعظم ابو حنیفہ ہیں ذہبی صاحب میزان الاعتدال نے اونکا شمار ضعفا میں کیا
ہو اور کہا ہو کہ کہا ابن عدی نے کہ تمام روایتیں اونکی خالی غلط اور تصحیف اور زیادات سے نہیں
ہیں انصاف کیجیے کہ اس قدر غلط اور تصحیف و تحریف اور نقصانات اور زیادتیوں سے
صحف علیہ حضرت امام اعظم کوفی ہیں اور یہ سوء ظن ہمارا اونکی نسبت
ہو یا آپ کے علمای کرام کا اور یہ عبارت فیض القدیر کی نص ہو اور پر اوستادی امام اعظم کے
مثل عبارت بخاری کے ہے کہ جسکا مطلب تو آپ خاک نہیں سمجھے اور اپنے جی سے بے سر و پا
باتیں بنائیں اور اسپر اسقدر ناز و تبختر کیے شیعہ سنت عمری سے حضور اور نفور ہیں البتہ خریدار
ایسے ناز و تبختر ان کے فغانان را ہم پور ہیں سہ ناز بر آن کن کہ خریدار تست۔ قولہ جسکی صحت
سے کل مذہب ہی باطل ہوا جاتا ہو اقول آپ نے آیات فضائل صحابہ لکھے اوس سے تو
اونکا مذہب باطل ہی نہوا بلکہ آپ ہی نے منہ کی کھائی اور اپنے اگلے پچھلوں کی رسوائی
و فضیحتی کرائی اب اس حدیث نجوم سے شیعوں کا کیا کندہ ہوتا ہو بلکہ تمہارا ہی مذہب بیخ و بن سے

کندہ ہوتا ہو ہر چند سابق مین ہم مفصل تمام اسکو بیان کر چکے ہین ولکن کلما عدت عدنا کلما اکمرت کمرنا
پس سنیی کہ اگر حدیث نجیم مفسر باہلبیت نہوتے تو چونکہ ہمارے عقائد قطعیہ کے مخالف تھے اور
عامہ کے موافق ہم اسکو جملگی علی التقیہ مطروح کر دیتے مثلاً آیات تجسیم و تشبیہ کے ماول تاویلات
کرتے اور جملہ آیات سے یہ بھی ہو سکتا کہ مراد یہان اصحاب سے اہلبیت ہین کیونکہ اقتدای
غیر معصوم باطل ہو اور سوای اہل بیت کے کوئی معصوم نہین کیون حضرت شیعونکا کیا ضرر ہوا
آپ اپنی خبر لیجیے کہ اگر حدیث کما پنی تمام پر باقی رکھے گا تو خلافت شیخین باطل ہو جائیگی اور اقتدا
بالذین عمان اڑ جائیگا اور شیعہ باقتدای علی و عباس شیخین کو کاذبین غادرین خائنین آثمین کما فی
الصحیح المسلم سمجھینگے اور اگر کوئی تخصیص لگائے گا تو عدالت کل صحابہ مین بٹا لگ جائیگا اب فرمایئے کہ
مذہب شیعون کا اس حدیث نے باطل کیا یا سنیون کا وقد مر تفصیلا قولہ تو پھر اپنے
مذہب کو کسطرح بچاتے اقول اوسی طرح جسطرح ابھی ہمنے بیان کیا اب تم بتلاؤ کہ تم اپنے مذہب کو
کسطرح بچاتے ہو اسی بات سے کہ ہمارے مذہب کو بچانیکی حاجت نہین ہو بلکہ وہ ہر طرح سے
بچا ہوا ہو ثابت ہو گیا کہ ہرگز صدوق علیہ الرحمہ نے اس لفظ کو نہین بڑھایا ہو بلکہ اونکے ثقات
رواۃ نے رسول اللہ سے نقل کی ہو اگر آپ سچے ہین تو اس حدیث کو کسی کتاب معتبر
شیعہ سے بلا اس تفسیر کے دکھا دیجیے وانی لک ھذا قولہ اس لیے ہم بھی ملا باقر مجلسی
کے ساتھ اتفاق کرتے ہین اقول حضور والا بت جھک مارتے ہین جو یہ آپ کہتے ہین وہ
ہرگز مجلسی نے نہین کہا ہو کما اوضحناہ قولہ ہو ہم چند دلیلون سے ثابت کرتے ہین اقول
کوئی دلیل آپ کے مطابق دعوی کے نہین ہے جیسا کہ عنقریب ظاہر ہوتا ہو ضرور تھا کہ
کچھ اپنے خلل دماغ کا علاج کرتے تب کچھ دلیلین لکھتے مگر افسوس ہو کہ آپ نے نہ کیا

قال المخاطب القمقام ھداہ اللہ سُبُل السّلام

پہلی دلیل مولوی علی بخش خانصاحب بہادر اپنی ایک رسالہ مین فرماتے ہین کہ اصحابی کا لفظ معاذ اللہ یا

پہلی اور حیستان بھی کہ جسکے پوچھنے کی ضرورت ہوتی اور سننے والا نہ سمجھتا اور بالفاظ من اصحابک
استفسار کرتا پس یہ سوال خود اس امر پر دلالت کرتا ہی کہ اپنی طرف سے بڑھایا ہی دوسری دلیل اس
حدیث سے اختلاف اصحاب کا ثابت ہوتا ہی اور موافق اصول شیعون کے اہل بیت باہم مختلف
نہین ہوتے پس کیونکر اصحاب سے اہلبیت مراد لیا جائز ہوگا اور اختلاف اصحابی لکم رحمۃ کی
فقرہ کے کیا معنی ہونگے چنانچہ خود اسی حدیث مین بعد ان الفاظ کی جو ہمنے نقل کیی شیخ صدوق
یہ فرماتے ہین کہ قال محمد بن علی مولف ھذا الکتاب ان اھل البیت علیھم السلام لا
یختلفون ولکن یفتون للشیعۃ بمر الحق وانما افتوھم بالتقیۃ فما یختلف من قولھم فھو
للتقیۃ والتقیۃ رحمۃ للشیعۃ کہ مولف اس کتاب کا کہتا ہی کہ اہلبیت علیہم السلام تو کچھ اختلاف
نہین کرتے بلکہ اپنے شیعون کو صحیح فتوی دیتے ہین البتہ کبھی کبھی فتوی تقیہ ہی کا دیتے ہین
پس جو اختلاف سے مراد تقیہ ہی اور تقیہ شیعون کے حق مین رحمت ہی اگرچہ صدوق اور انکی
پیروی جواب پر نماز کرین مگر کوئی اہل عقل اس جواب کو پسند نہ کریگا اس لیے کہ تقیہ کے معنی ہین
سچی بات کو بسبب خوف کے چھپانا اور جھوٹھ کو ظاہر کرنا پس سوائے حضرات امامیہ کے
دوسرا کون ہی کہ جھوٹھ بولنے کو رحمت سمجھے گا اور اختلاف اصحابی لکم رحمۃ کی حدیث کو
تقیہ پر محمول کریگا لیکن اگر ہم اختلاف کو تقیہ پر منحصر سمجھین تو گویا حدیث کے یہ معنی ہوے کہ میرے
اہل بیت جس قول پر کوئی عمل کریگا وہ ہدایت پاویگا اگرچہ وہ قول باہم مختلف ہون اور
ایک دوسرے سے مخالف ہون اسلیے کہ اختلاف میرے اہلبیت کا رحمت ہی فقط اور
یہ ظاہر ہی کہ ہزارہا احادیث اور اقوال ائمہ کے ایسے ہین کہ جنکو اہلسنت مانتے ہین
اور حضرات امامیہ اونکو تقیہ پر محمول کرتے ہین لیکن جب تقیہ رحمت مین شمار کیا گیا تو سنیون کا
اون اقوال پر عمل کرنا جو ائمہ نے براہ تقیہ کے فرمائے ہین ہدایت ٹھہرا ورنہ اگر تقیہ کے
قولون پر عمل کرنیوالے خطا پر ہون اور گمراہ ٹھہرائے جائین تو پھر معنی اون الفاظ کے
کہ بایہم اقتدیتم اھتدیتم واختلاف اصحابی لکم رحمۃ کے کیا معنی ہونگے اور کوئی یہ

نہ خیال کرے کہ ائمہ کرام نے جو اقوال اور احکام براہ تقیہ کے فرمائے ہین وہ مجمل و مشترک المعنی
نہین ہین بلکہ نہایت صاف اور صریح ہین اور یہ بھی کوئی نہ سمجھے کہ اونہون نے وقت کہنے
اون اقوال اور دینے اون احکام کے اسکا خیال نہین کیا کہ پوچھنے والا اور سننے والا اوسپر
یقین کرے اور کسی طرح پر اوسکو اس قول کی صداقت مین شبہ نہ رہے جیسا کہ علماء امامیہ نے
اسکو خود بیان کیا ہی چنانچہ میر باقر داماد نیر اس الضیا مین فرماتے ہین کہ جو فتوی ائمہ کرام نے موافق
قاعدہ تقیہ کے دیے ہین اون مین سے بعض ایسے ہین کہ اونسے غرض تعلیم ہی تاکہ اوسکا جواز
بیان کیا جائے کہ وقت ضرورت کے اسپر عمل کیا جائے اور بامید اسکے کہ مومنون کو حق بات
تبلا ہی دیگئی ہی اور اونمن سے بعض فتوی ایسے ہین کہ جو ایسے پوچھنے والے نے پوچھے کہ اپنے
باطل مذہب پر فریفتہ تھا اور اپنے دین کج پر اعلی درجہ کا غلو رکھتا تھا تو ایسے شخص کو ائمہ کرام
نے اوسکے دین و مذہب کے موافق فتوی دے دیئے اسلیے کہ نہ اوسکے ہدایت پانے کی
امید تھی نہ راہ راست پر آنیکا یقین تھا پس جب امامون نی خود دیدہ و دانستہ پوچھنے والیکو فتوے
اوسکے دین و مذہب کے موافق تبلا دیا تو گو وہ فتوی مخالف اور روایتون کے ہو لیکن
بہ نسبت اختلاف اصحابی لکم رحمۃ کے پوچھنے والے کے حق مین رحمت ہو گیا اور بمقتضاے
بای اقا دیل اصحابی اخذتم اہتدیتم کے اوسپر عمل کرنیوالا ہدایت پانے والون مین محسوب ہوگا

یقول المتمسک بولایۃ علی بن ابیطالب علیہ السلام

کل قضایا آپکی دلیلون کے باطل اور حلیہ صحت سے عاطل ہین کاش ایک مقدمہ بھی صحیح ہوتا
تب بھی ہم آپ کے شکر گزار ہوتے ایک دعوی آپ کا کہ جس چیز سے سوال اور استفسار
متعلق ہوتا ہی وہ ضرور ہی کہ از قسم معما اور لغز اور چیستان ہو لانسلم یہ محض غلط ہی سیکڑون
مسائل غیر معلومہ سے سوال متعلق ہوتا ہی اور اوسکو کوئی لغز اور چیستان اور معما نہین کہتا
کیون حضرت ہم آپ سے پوچھتے ہین کہ حضرت عمر خانہ جناب فاطمہ کے جلانیکو آگ لیگئے تھے

یا نہین اور مخلفین جیش اسامہ سے تھے یا نہین اور احد و خیبر مین سولین الدبر سے تھے یا نہین اور سیوطی
نے اونکے بارہ مین کیا لکھا ہے اور افلح اونکا کون تھا یقین ہی کہ جواب مین آپ فرمائینگے تم تو
معمّا اور پہیلی اور چیستان ہم سے پوچھتے ہو نہین حضرت معما نہین پوچھتے بلکہ جو باتین ہمکو معلوم
نہین ہین وہ پوچھتے ہین دوسرا دعوی آپکا کہ ائمہ مین اختلاف ظاہر عبارت اور ظاہر احکام
مین نہین ہوتا نسلّم بلکہ اختلاف احکام حقیقیہ واقعیہ مین نہین ہوتا دیکھیے ظاہر عبارات آیات تنزیہ
وتجسیم وتشبیہ مین کیسا اختلاف ہی پس جب خدا کے قول مین اختلاف ہی تو ایسا ہی اختلاف اقوال
ائمہ مین بھی ہو سکتا ہی اور اختلاف تقیہ کو جو آپ باطل سمجھتے ہین آپ کے سمجھنے سے کیا ہوتا ہی
ہم تو بدلائل قطعیہ عقلیہ ونقلیہ اوسکو حق سمجھتے ہین پھر ہمارے دین و مذہب مین آپ کا کیا اجارہ
ہی ذرا یہ تو فرمایئے کہ اختلاف تقیہ کو تو آپ باطل سمجھتے ہین اور آپکے احادیث مین جو
اختلاف اصحابی ہی جیسا کہ صواقع مین جمع بین الصحیحین و دیگر کتب معتمدہ سے روایت کی ہی کہ فرمایا
جناب رسولخداؐ نے سألت ربی عن اختلاف اصحابی من بعدی فاوحی اللہ الی یا محمد ان
اصحابک عندی کالنجوم فی السماء بعضہا اقوی من بعض فمن اخذ شئی
مما ہم علیہ من اختلافہم فہو عندی علی ہدی پس یہ اختلاف اصحاب جو حدیث ہی اور
اتفاق اونکا موجب ضلالت ہی اور جناب رسولخداؐ کے بعد ہوا یہ بوجہ تقیہ ہو نہین سکتا اسلیے کہ
تقیہ تو آپ کے زعم باطل مین باطل ہی پس یہ اختلاف کسطرح کا تھا اور بعد جناب رسولخداؐ کے
جو مہاجرین و انصار مین روز سقیفہ اختلاف ہوا کہ کوئی کہتا تھا منکم امیر ومنا امیر اور
کوئی کہتا تھا منا الامراء ومنکم الوزراء کما فی صحیح البخاری یہ اختلاف تو عین ہدایت تھا
اور بعد اسکے اتفاق منافقین صحابہ خلافت ابوبکر پر عین ضلالت تو ایسے اختلاف واتفاق
کیواسطے بجز دنیا طلبی کے کہ بمقتضائی تریدون عرض الدنیا ثابت ہی کوئی اور وجہ وجیہ
بیان فرمایئے آپ بجا رہے کیا بیان کرینگے جب آپ کے بڑے بڑے علما سے توجیہ اسکی
نہو سکی تب اسکو قول منکر ٹھہرا کر آپ کے محققین نے اس حدیث کو موضوع و مکذوب و باطل

ٹھہرایا ہی بزاز فرماتے ہین کہ الکلام منکر لم یثبت والنبی صلی اللہ علیہ وسلم لم یصح
الاختلاف بعدکم من اصحابہ یعنی قول باختلاف صحابہ نہایت امر منکر اور قبیح ہی کہ ثابت
نہین ہوا ہی اور ہرگز جناب رسول خدا نے جائز و مباح نہین کیا ہی اپنے اصحاب کیواسطے
کہ بعد اونکے باہم اختلاف کرین انتہی تفسیر اور دعوی آپ کا کہ تقیہ کے معنی چھوٹ کہنا ہی اور جھوٹ
رحمت نہین ہوسکتا یہ معنی تقیہ کے نہین معلوم آپ نے کہان سے نکالے ہین یہ معنی لغوی
ہین کہ عرفی ہین کہ شرعی ہین کہین سے پتہ اور نشان دیجیے لغت مین تقیہ ماخوذ ہی وقی یقی
وقایۃ وتقاۃ وتقیۃ سے کہ بمعنی حذر کردن وخوف کردن وپرہیز کردن کے ہی اور عرف
مین بمقتضای حدیث مشہور استر ذهبك وذهابك ومذهبك اپنے مذہب کو چھپانا
تعجب ہی کہ چھپانا مال کا اور چھپانا سفر کا جھوٹ نہوا اور چھپانا مذہب کا جھوٹ ہوجائے
حضرت سلامت کذب وتقیہ مین نہ اتحاد مفہومی ہی نہ مصداقی پھر دونوں ایک کیونکر ہوسکتی
ہین آرے کبھی ایسا ہی کہ تقیہ مین ضرورت مقتضی اظہار باطل کی ہوتی ہی لیکن ہر اظہار باطل
حقیقت مین کذب نہین ہی جسطرح ہر اظہار حق صدق نہین ہی جیسے آپ کے ثلثہ اور کل
منافقین انک لرسول اللہ کہتے تھے مگر خداوند تعالی بقول خود واللہ یشهد ان
المنافقین لکاذبون شہادت اونکے کذب کی دیتا ہی اس سے ظاہر ہوا کہ خدا کے
نزدیک اظہار ظاہری پر مدار صدق وکذب نہین ہی بلکہ ضرور ہی کہ بصمیم قلب ہو اور جب تقیہ مین
اظہار باطل بصمیم قلب نہین ہی تو ضرور ہی کہ خدا کے نزدیک کذب نہو جسطرح اظہار ظاہری انک
لرسول اللہ صدق نہوا گو آپ کے ایسے جھوٹے بکا کرین کہ اظہار ظاہری کذب و
صدق ہی ولکن اللہ احق بالتصدیق علاوہ اسکے احکام متبدل حیثیات واعتبارات
متبدل ہوتے ہین پس جسوقت کسی نے حالت تقیہ مین کوئی بات من حیث التقیہ کہے تو اس
حیثیت سے وہ واقع مین سچ ہی گو بحیثیت عدم تقیہ باطل ہو بلکہ متبدل حیثیات تبدل
ذات بھی ہوجاتا ہی دیکھیے کہ حیوان من حیث النطق یعنی ادراک معقولات مثل شیعون کے

انسان ہو اور وہی حیوان بحیثیت عدم ادراک معقولات مثل حمار کے ہو ولولا الاعتبارات لبطلت الحکمۃ پس
اگر کسی شیعہ نے وقت تقیہ مین من حیث التقیہ کہا کہ حضرت صدیق ابوبکر الصدیق اس دار دنیا مین
خلیفۃ الرسول اور دار آخرت مین سید الکہول ہین تو وہ بیشک بحیثیت تقیہ سچا ہی جسطرح سے اونہین حضرت
کو بحیثیت عدم التقیہ غاصب کاذب غادر وخائن وآثم کما فی صحیح المسلم کہنے مین سچا ہی پس کسی
حال مین اوسپر اطلاق کاذب نہین ہو سکتا مثال اسکی یہ ہو کہ من حیث ضعف الاسلام حکم لکم دینکم
ولی دین حق ہو اور من حیث قوۃ الاسلام حکم واقتلوا المشرکین حق ہو اب نظر اسکے کہ صدق من
حیث التقیہ قریب ہو کہ وقت عدم تقیہ کذب ہو جاوے اسکو کذب مجازی کہسکتے ہین بطور مجاز
بالاشراف جیسے من قتل قتیلا فلہ سلبہ بالجملہ قبیح کذب حقیقی ہو نہ مجازی سلمنا کہ حقیقی ہی
سہی لیکن لانسلم کہ ہر وجہ سے قبیح ہو قال شیخنا السعدی در دروغ مصلحت آمیز بہ از راستی فتنہ انگیز اور
ہر مومن وکافر کے نزدیک مسلم ہی کہ قلیل القبیحین حسن ہو عقلا بلکہ حدیث ہو ابتلی ببلیتین
فلیختار اہونہما بھی ہو اسی کے ہو نقلا پس جبکہ امر دائر ہو درمیان حرام کھانے اور جان
جانے کے تو اختیار اہون ہم حسن ہو جائیگا کما فی اکل المیتۃ عند الاضطرار اسی طرح خدا نے بقول
[illegible] نفس تقیہ نفس الاضطرار اجازت خلاف کرنیکی عطا کی ہی پس جسطرح اکل
میتہ باجازت خدا حسن ہو گیا اوسی طرح سے یہ خلاف کرنا بھی حسن ہو جائیگا اور جسطرح
اجازت خدا اکل میتہ مین رحمت خدا ہی اوسیطرح سے اجازت تقیہ بھی رحمت خدا ہو پس آپکا
فرمانا کہ جھوٹ رحمت خدا نہین ہو سکتا ہی محض بیجا اور لغو ہی اسلیئے کہ کون کہتا ہی کہ مطلقاً
جھوٹ رحمت خدا ہی بلکہ اجازت تقیہ کو رحمت خدا کہتے ہین کہ جس سے جان بچ جاتی ہے
اوسوقت مین کہ جسوقت حکم جان دینے کا نہین ہو اور جسوقت حکم ہو جیسے جہاد مین پس
ایسے وقت مین جان بچاکر بھاگ جانا آپ کے ثلثہ کا کام ہو شعر ثلثہ کس لڑائی مین بھاگے
بھگوڑون کے سدا رہتے تھے آگے قولہ مولوی علی بخش خان صاحب بہادر اپنے ایک
رسالہ مین فرماتے ہین اقول جناب مستطاب خان والاشان علی بخش خان صاحب بہادر

بے بہا در کے نام مبارک سنے سے خیال میں گزرا تھا کہ شواہد کی شان رفعت نشان کے کوئی
کلام بھی عظیم الشان ہوگا مگر وہی مثل ٹھیک ہوئی کہ ہاتھی آیا ہاتھی آیا پھر کیا ہوا آپ فرماتے ہیں
کہ جس چیز سے سوال کیا جاتا ہو وہ ضرور ہے کہ معما اور پہیلی ہو اور چونکہ لفظ اصحاب معما اور پہیلی
نہ تھی تو اوس سے سوال متعلق کرنا محض غلط ہے سبحان اللہ کیا دلیل ہے تقریر کیسی چست اور صغری
وکبری کیسا درست جناب من معاصب شعر فہمیدہ سخن خدا کیا معما اور پہیلی تھی کہ لوگون نے ہزار دن
مسئلہ آنحضرت سے پوچھا اور کسی مسئلے کو کوئی معما اور پہیلی نہین کہتا آپ چو پو چھتے ہین کہ لفظ
اصحاب معما ہی یا پہیلی تو یہ سوال آپ کا کونسا چیستان اور کونسی پہیلی ہی بہر کیف ہم آپکے چیستان
اور پہیلی کا جواب دیتے ہین کہ لفظ مجمل اور مبہم اور متشابہ ہو وہ بھی پوچھا جاتا ہی اور ہر بات
غیر معلوم پوچھی جاتی ہی مثل آپ کے پوچھی جاتی ہی لفظ اصحاب مین احتمال معنی لغوی عرفی وشرعی سب کا
ہی اور حقیقت اور مجاز کا محتمل ہی پس اگر کسی شخص نے بمقتضای فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون
مقصود لفظ اصحاب سے سوال کیا تو کیا حقیقتاً لائق اوی وجہ خلش سائل بہت ظاہر ہی کہ حضرت نے
حکم باقتدای اصحاب فرمایا تو سائل نے یہ سمجھا کہ کل اصحاب قابل اقتدا نہین ہو سکتے اس لیے
کہ بعض اون مین سے شمر اور خوارج بھی تھے کہ جن کی حضرت اپنی کفش مبارک سے تادیب کرتے تھے اور
بعض ایسے تھے کہ بی عائشہ کو متہم بہ زنا کرتے تھے اور جناب سو لحد اور پر حد قذف جاری
کرتے تھے اور بعض اون مین سے منافقین تھے کہ جنکی شان مین خداوند عالم فرماتا ہے
ومن اھل المدینۃ مردوا علی النفاق لا تعلمھم نحن نعلمھم اور بعض
اون مین سے جیفۂ دنیا کے کلاب منکر من یرید الدنیا ومنکم من یرید الاخرۃ تریدون
عرض الدنیا پس بعید از عقل ہی کہ یہ کل صحابہ قابل اقتدا ہون اس لیے سائل نے پوچھا کہ مراد آپکے
اصحاب سے کون لوگ ہین حضرت نے جواب مین فرمایا کہ اصحابی کالنجوم یعنے اصحاب میرے
قابل اقتدای اہلبیت میرے ہین کہ وہی لوگ معصوم اور مورد آیۂ تطہیر اور محکوم بتمسک بحدیث ثقلین
وبحدیث سفینہ ہین اور دوسرون مین یہ لیاقت نہین ہی کہ مقتدا ہون قولہ اہلبیت باہم مختلف نہین ہوتے

اقول بیشبہ باختلاف حقیقی نہین مختلف ہوتے گو بظاہر بعض اقوال بسبب متشابہ ہونے کے یا بسبب
تقیہ کے مختلف ہوجائین یہ اختلاف اور عدم اختلاف متناقض نہین ہین لعدم شرط التناقض وہو اتحاد
الوجہ قولہ اور اختلاف اصحابی لکم رحمہ کے فقرہ کے کیا معنی ہونگے اقول وہی معنی ہون گے جو تم
خود صدوق علیہ الرحمہ سے نقل کرتے ہو قولہ کوئی اہل عقل اس جواب کو پسند نہ کریگا اقول عقلا نے
پسند کیا ہی تم ایسے بیعقلون کے ناپسند کرنے سے کیا ہوتا ہی جبتلک کوئی وجہ وجیہ ناپسندی
کی نہ بیان کرو اور جب کوئی وجہ اوسکی آپ سے نہ نکل سکی تو آپ یہ فرمانے لگے کہ چونکہ یہ
جواب مبتنی بر تقیہ ہی اور تقیہ شی قبیح ہی اسلیے یہ جواب بھی قبیح ہی لیکن جب قبح اوسکا ہمارے
نزدیک مسلم ہی نہین ہی تو قبح جواب کب مسلم ہوگا ہم بدلائل عقلیہ ونقلیہ ثابت کرتے ہین حسن
تقیہ کا لیکن یہ ایک مبحث جداگانہ ہی آپ ایک شاخ سے دوسری شاخ پر مثل بندرون
کے کیون اوچکتے ہین قولہ تقیہ کے معنی ہین سچ بات کو بسبب خوف کے چھپانا اور جھوٹھ کو
ظاہر کرنا اقول آپ جھوٹے ہین اور یہ معنی بھی جھوٹے ہین شیعون نے یہ معنی تقیہ کے
نہین بیان کیے ہان یہ معنی وہ لوگ بیان کرین تو بیجا نہین ہی جو حضرت ابراہیمؑ کے تین
جھوٹ کے قائل ہوے ہین اگر اس مین کچھ تامل ہو تو جمع بین الصحیحین کو ملاحظہ فرمائیے کہ اوسمین
منقول ہی ان رسول اللہ قال فی صفۃ حال الخلق یوم القیامۃ انھم یاتون
آدم فیعتذر الیھم فیاتون نوحاً فیعتذر الیھم فیاتون ابراھیم فیقولون
یا ابراھیم انت نبی اللہ وخلیلہ من اھل الارض اشفع لنا الی ربک اما تری
ما نحن فیہ فیقول لھم ان ربی قد غضب علی غضبا ما غضب قبلہ ولن
یغضب بعدہ مثلہ وانی کذبت ثلث کذبات نفسی نفسی اذھبوا الی غیری
یعنی جناب رسولؐ خدا نے بیان حال خلق مین روز قیامت کے فرمایا کہ خلائق حضرت آدمؑ
کی پاس آوینگی درسوال شفاعت کرینگی تو حضرت آدم اوسی عذر کرینگی کہ مجھسے نہین ہوسکتا پھر حضرت نوح کے
پاس آوینگی وہ بھی عذر کرینگی پھر حضرت ابراہیم کی پاس آوینگی اور عرض کرینگی کہ ای ابراہیم آپ نبی اللہ اور

خلیل خدا اہل زمین سے ہین شفاعت کیجیے ہماری اپنے پروردگار سے آپا نہین دیکھتے ہین
آپ کہ ہم کس حال مین مبتلا ہین پس حضرت ابراہیم اونکے جواب مین فرماوینگے کہ پروردگار میرا
آج میرے اوپر ایسا غضبناک ہی کہ نہ کبھی ایسا غضبناک ہوا تھا نہ کبھی ہوگا اور مین تین جھوٹ
بولا ہون جسکا آگے خود اپنے نفس کیواسطے محتاج شفاعت ہون مین دوسرون کی شفاعت
کیا کرونگا جاؤ میرے سوا غیر کیطرف دوسری حدیث اسی کتاب سے سنیے ان رسول
اللہ صلعم قال لم یکذب ابراہیم الا ثلث کذبات یعنے حضرت ابراہیم
تین ہی جھوٹ بولے پس ان احادیث سے جو آپکے صحاح سے منقول ہوئی معاذ اللہ
حضرت ابراہیم کا جھوٹا ہونا صاف صاف ثابت ہی اور جو کہ شاہ صاحب نے اپنے
کیدون مین اسکا جواب دیا ہی کہ کذب سے مراد کذب حقیقی نہین ہی بلکہ وہ عبارت ہے
ایسے کلام سے کہ جو بظاہر کذب معلوم ہو اور حقیقت مین کذب نہو آنہی محتملا یہ جواب
قابل مضحکہ اطفال ہی اگر کذب سے کذب حقیقی مراد نہوتا تو حضرت ابراہیم کا جھوٹی معذرت
کرنا لازم آتا ہی کہ ہم قابل شفاعت کرنے کے نہین ہین اور ہمارا خدا ہمپر ایسا غضبناک ہو
کہ نہو اٹھانہو گا پس اگر حضرت ابراہیم کذبات ثلاثہ مین صادق تھے تو اس اعتذار مین معاذ اللہ
کاذب اور اگر اعتذار مین صادق تھے تو کذبات ثلاثہ مین کاذب یہ جواب شاہ صاحب کا
اشکال کلامی ہاتی یوم الجمعۃ کاذب سے کم نہین کہ کذب مستلزم صدق و صدق مستلزم کذب
ہی اور بعینہ یہی تقریر اوس حدیث صحیح مسلم مین جاری ہی کہ جس مین حضرت خلیفہ ثانی لاثانی
نے مخاطبا امیر المومنین علیہ السلام زبان صدق ترجمان سے ارشاد فرمایا ہی کہ تم مجھکو اور
ابوبکر کو کاذب اور غادر اور آثم اور خائن جانتے ہو الی آخر ما قال پس ہم کہہ سکتے ہین
کہ اگر خلیفہ جی صادق ہین تو کذب اونکا بمودای الحق مع علی و علی مع الحق صادق آیا اور اگر
اس نسبت دینے مین صادق نہ تھے جب بھی کذب لازم آیا الغرض کذب مستلزم صدق و برعکس
اسکے ہے اور ہمارے نزدیک بہت سہل جواب اسکا یہ ہی کہ مثل مولانا جلال الدین دوانے

کے ایسے کلام کو قسم خبر سے نکال کے انشا میں داخل کر دیتے جنمیں سے نجات پائی آئندہ
آپ کو اختیار ہی بالجملہ اہل حق کے نزدیک تقیہ عبارت ہی عدم اظہار حق سے واسطے کسی
مصلحت شرعیہ کے اور وہ منقسم ہوتا ہی طرف احکام خمسہ شرعیہ کی یعنی وجوب و حرمت و ندب و
کراہت و اباحت اور مقامات ہر ایک کے کتب فقہیہ امامیہ مین بتفصیل تمام مذکور ہین اور
یہ عدم اظہار حق جو ہمنے تعریف تقیہ مین بیان کیا اعم اس سے ہی کہ باظہار باطل ہو یا بلا
اظہار باطل ہو اور اظہار باطل اعم اس سے ہے کہ بعبارت ناصہ بر باطل ہو یا بعبارت
محتمل الباطل اور باطل اعم ہی اس سے کہ کفر ہو یا غیر کفر پس اس سے ثابت ہوا کہ تقیہ کے لیے
اقسام متعدد ہین اور بظاہر نظر اشنع و اقبح اقسام عدم اظہار حق باظہار باطل بعبارت
ناصہ بر کفر ہی پس ہم بعض دلائل ثبوت جواز اظہار حق اسی قسم کے لکھتے ہین اس لیے کہ مقام
تعلق ہی تفصیل اسکی جب مخاطب سے بحث تقیہ پردہ خفا سے منصہ ظہور مین آویگی تب انشاء اللہ
ہم بھی کر دینگے قال اللہ عز وجل ولکن من کفر باللہ بعد ایمانہ الا من اکرہ
وقلبہ مطمئن بالایمان الآیہ یعنی خدا عز جل شانہ قرآن مجید مین فرماتا ہی کہ جو لوگ اظہار
کفر کرینگے بعد ایمان لانیکے پس اوپر اونکے غضب ہی جانب خدا سے اور واسطے اونکے
ہی عذاب عظیم مگر وہ لوگ کہ باکراہ خاطر فقط زبان سے اظہار کفر کرین اور دل اونکے
اطمینان رکھتے ہون ساتھ ایمان کے وہ لوگ مستثنی ہین کہ اونکے واسطے نہ عذاب ہی اور
نہ غضب خدا ہی یعنی خدا اونسے ایسے اظہار کفر مین ناخوش نہین ہی پس یہ آیہ شریفہ
نص صریح جواز تقیہ مین ہی اور دلالت کرتا ہی اس امر پر کہ اظہار کفر وقت خوف بجبر و
اکراہ نہ بخوشی خاطر اور اخفائی ایمان قلب مین جائز اور مباح اور موجب عذاب و
ناخوشی خدا نہین ہی اور مویدا سکے آپ کے تفاسیر ہین فخر الدین رازی اپنی کبیر مین
ذیل تفسیر آیہ الا ان تتقوا منہم تقۃ مین فرماتے ہین واعلم ان نظیر ھذہ
الایۃ قولہ تعالی الا من اکرہ الایۃ یعنی جانتو کہ مثل آیہ الا ان تتقو کے آیہ الا

تقیہ کی تعریف

من اکرہ بھی ہو پھر ترک ہے اسی طرح اگر نفس یا بعض اعضا کا تلف ہونا مثل ان کے ہو ان الحکم فیہا
بالجواز لقولہ حرمۃ مال المسلم کحرمۃ دمہ اور اسی طرح اگر نفس یا بعض اعضا کا تلف ہونا مثل ان کے ہو
والمراد ان سبع بالتمر سقط فرض الوضوء وجاز التیمم وکذلک القدرۃ علی بعض المال
یعنی تقیہ جائز ہو جسکو واسطے حفظ نفس کے اور اسی طرح اگر نفس یا بعض اعضا کا تلف ہونا مثل ان کے ہو
ہو کہ وہ بھی جائز ہو اسلیے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہو کہ حرمت مال المسلم
کی مثل حرمت خون اسکی ہو اور پھر فرمایا ہو کہ جو شخص مقتول ہو حفظ مال مین اپنے وہ شہید مرا اور
بھی واسطے اس بات کی کہ حاجت طرف حفظ مال کے شدید ہو یہانتک کہ اگر پانی بقیمت بکتا ہو تو
فرض وضو ساقط ہو اور تیمم جائز ہو واسطے دفع نقصان اسیقدر مال کے پھر فرماتے ہین قال
مجاہد کان ہذا الحکم ثابتا فی اول الاسلام لاجل ضعف المسلمین واما بعد قوۃ الاسلام فلا یعنی مجاہد نے
کہا ہو کہ یہ حکم تقیہ ابتدائی اسلام مین بعلت ضعف مسلمین تھا لیکن بعد قوت اسلام پس حکم باقی نہین
ہو اس مقام پر بندہ کہتا ہو کہ سبب مجاہد صاحب کے علت جواز تقیہ ضعف اسلام کو سمجھا پس کون
احمق کہیگا کہ جہان قوت اسلام ہو اور مسلمانون کو کچھ خوف نہین ہو وہان بھی تقیہ جائز ہو کلام تو
مقام خوف مین ہے پس جن مقامات مین کہ ضعف اسلام کو ہو وہان علت جواز تقیہ پائی گئی ہو
پس علت سے معلول کو متخلف کرنا اس سے زیادہ کیا حماقت ہوگی اور جب ابتدائی اسلام مین
آپ قائل بجواز تقیہ ہو گئے تو قبح عقلی تو اوسکا جاتا رہا باقی رہا قبح شرعی پس حیثیت کوئی ناسخ
آیات تقیہ کا نہ بیان فرمایئے گا تب تلک حکم ثابت استصحاباً بارفع نہین ہو سکتا ہو بعد اسکے
امام رازی صاحب خود قول مجاہد پر راضی نہین ہین اور فرماتے ہین وروی عون عن الحسن
انہ قال التقیہ جائزۃ للمومنین الی یوم القیامۃ یعنی عون نے حسن سے روایت کی ہو کہ فرمایا تقیہ
مومنین کے لیے جائز ہو تا روز قیامت یعنی مقام تقیہ مین اور یہ حدیث صحیح بخاری مین
بھی ہو پھر امام صاحب فرماتے ہین کہ ہذا القول اولی لان دفع الضرر واجب بقدر الامکان یعنی
یہی قول حسن بہتر ہو اس لیے کہ دفع ضرر انسان پر بقدر امکان واجب ہو اور بیضاوی صاحب

شان نزول

شان نزول مین اس آیہ کے فرماتے ہین روی ان قریشًا اکرہوا عمارًا وابویقظۃ یاسرًا وسمیۃ علی الارتداد فربطوا سمیۃ بین بعیرین وطعنہا ابوجہل فقتلہا وقتلوا یاسرًا وہما اوّل قتلیین فی الاسلام واعطاہم عمار بلسانہ ما ارادوا وانکر ذلک فضیل یا رسول اللہ ان عمارًا کفر فقال کلّا ان عمارًا ملئ ایمانًا من قرنہ الی قدمہ واختلط الایمان بلحمہ ودمہ فاتی عمار رسول اللہ وہو یبکی فجعل رسول اللہ یمسح عینیہ وقال مالک ان عادوا لک فعد لہم بما قلت انتہی الروایۃ حاصل اسکا یہ ہو کہ یہ آیہ نازل ہوا شان مین عمار اور ابوین اونکے یاسر وسمیّہ کے کہ وہ گرفتار ہوے دست کفار قریش مین اور اونہون نے حکم کیا انکو کہ ایمان سے پھرو اور کافر ہو اور ابن عباس کی روایت مین ہو کہ حکم کیا کفار نے کہ جناب رسالتمآب کو برا کہو اور ہمارے اصنام کی مدح و ستائش کرو اور ہر دو روایتون کے سمیّہ کو بابتدائی تمام قتل کیا اور پھر یاسر کو قتل کیا اور یہ دونو اوّل قتلیین فی الاسلام ہین بعد اسکے بجانب عمار متوجہ ہوے عمار نے بخوف جان جو کچھ اونہون نے چاہا اپنی زبان سے کہا اور جناب رسولخدا کو برا کہا اور اصنام کی مدح وثنا کی پس جب عمار مدینہ مین آئے لوگون نے عرض کی یا رسول اللہ عمار کافر ہو گئے حضرت نے ارشاد فرمایا کہ ہرگز نہین بدرستیکہ عمار بھرا ہوا ہو ایمان سے از سر تا پا اور ایمان اسکے گوشت وخون مین مخلوط ہوا ہو پس عمار حاضر خدمت سراپا برکت ہوے درحالیکہ روتے تھے پس جناب رسول خدا نے اونکے آنسو کو پونچھنا شروع کیا اور فرماتے جاتے تھے کہ کچھ ہرج نہین ہو اے عمار واسطے تیرے اوس امر مین جو تونے کیا بلکہ اگر پھر ایسا اتفاق ہو تجھکو تو ویسا کیا ہو ویسا ہی پھر کرنا اور جو کچھ کہا تھا پھر وہی کہنا بعد اسکے قاضی بیضاوی فرماتے ہین کہ فیہ دلیل علی جواز التکلم بالکفر عند الاکراہ یعنی یہ دلیل ہی اوپر جواز کفر بولنے کے وقت مجبوری کے اور پھر فرماتے ہین کہ ہر چند افضل یہ ہو کہ اس سے پرہیز کرے جیسا کہ اونکے مان باپ نے کیا اور دلیل اس افضلیت کی وہ روایت ہو کہ مسیلمہ کذاب نے دو مسلمانون کو گرفتار کیا پس ایک سے کہا کہ کیا کہتا ہو تو درباب محمدؐ اوسنے جواب دیا کہ وہ رسول اللہ ہین پھر پوچھا کہ کیا کہتا ہے

میرے باپ بیٹے کہا کہ آپ بھی رسول اللہ ہین پس مسیلمہ نے اوسکو چھوڑ دیا اور متوجہ ہوا
طرف دوسرے کے اور کہا کہ کیا کہتا ہی محمدؐ کے حق مین اوسنے کہا کہ رسول اللہ ہین پھر پوچھا کہ
میرے حق مین کیا کہتا ہی اوسنے جواب مین کہا کہ مین بہرا ہون مجھ مین دفعہ ہی بات اوس سے پوچھی
اوسنے وہی جواب یا مسیلمہ کذاب نے اوسکو قتل کیا پس یہ خبر جناب سولعدا کو پہونچی حضرت نے فرمایا
کہ اچھا شخص نے بھی اچھا کیا کہ اجازت خدا پر عمل کیا اور کتمان حق کرکے اپنی جان بچائی اور
دوسرے نے بھی اچھا کیا کہ اظہار حق کیا پس مبارک ہو اوسکے واسطے الغرض اس آیت
سے اور اون روایات تفسیری سے جو آپ کے مذہب کی ہین بالتصریح ظاہر ہوا کہ عدم
اظہار حق باظہار کفر مع جائز ہوا اور خدا اور رسول نے اجازت دی ہی اوسکو مستحسن نہ سمجھنا
اور قبیح و مستہجن کہنا آپ ہی کے ایسے ایمانداروں کا کام ہی اب ہم کہتے ہین کہ جب ہمنے اس قسم
کے تقیہ کو جو بنظر ظاہر آپ کے اعتبار سے شنیع تھا جواز اوسکا کتاب خدا سے اور آپ کی کتابون
سے ثابت ہی کر دیا تو اقسام دیگر کا جواز بدرجہ اولی ثابت ہوگیا اور بہت سے آیات
اور احادیث ہین کہ بالخصوص ہر قسم تقیہ کے جواز پر دلالت کرتے ہین آیات مین سے
آیہ کریمہ الا ان تتقوا منہم تقاۃ اوتقیۃ علی بعض القراءۃ کما قالہ البیضاوی
اور آیہ کریمہ لا تلقوا بایدیکم الی التہلکۃ اور کریمہ یکتم ایمانہ وکریمہ لبثت
فینا من عمرک سنین بتفسیر بیضاوی اور بہت سے احادیث بھی ہین جہان آپ
بحث تقیہ بیان کرینگے وہان ہم بھی بیان کرکے آپ کے ہفوات و مفتریات کو محض شیطانی
ہین انشاء اللہ باطل کرینگے الحاصل ہمنے جو اقسام تقیہ کے بیان کیے اوس سے ظاہر
ہوا کہ تقیہ مین ضرور نہین ہی کہ عدم اظہار حق باظہار باطل ہو پس آپ نے کمان سے کہا کہ
جھوٹ کو ظاہر کرنا معنی تقیہ ہی خصوصا جسوقت کہ تقیہ متعلق بقول نہو بلکہ بفعل ہو پس فعل تو
متصف بصدق و کذب مجازی بھی نہین ہو سکتا دلیل ہمارے قول کی حدیث صحیح بخاری
ہی کہ جناب رسول خدا نے مخاطب بعائشہ ہوکر فرمایا الولا حدثان قومک حدیثوا عہد

بالکفر وفی روایۃ بالبیت الحاصل من ہذہ الروایۃ المحکیۃ یہ ہوکہ اگر تبری قوم قریب العہد
بکفر یا بجاہلیت ہوتی تو حکم کرتا یعنی کہ خانہ کعبہ کو گرادین اور اوسکو اساس ابراہیمی پر ازسر نو تعمیر
کرین اور دروازہ اوسکا متصل بزمین کرین اور دو دروازہ کرین ایک شرقی اور ایک غربی
پس جناب رسول خدا نے بخوف مرتد ہوجانے قوم عائشہ کے کعبہ کو نہ بنایا اور ترک بنا
نہین کیا مگر تقیۃً جیسا کہ علما نے لکھا ہی پس اس قسم کے تقیہ پر اطلاق کذب نہین کرسکتے نہ
حقیقۃً نہ مجازاً پس جو آپ نے افادہ فرمایا کہ تقیہ کے معنی کذب کے ہین یہ آپ ہی کا کذب
ہوگیا آرے گاہے تقیہ مین اظہار باطل صریح یا غیر صریح کی حاجت ہوتی ہی لیکن وہ حقیقۃً
کذب نہین ہی بلکہ کذب مجازی ہی اور قبیح نہین ہی کما فی الجواب الاجمالی وبفرض تنزل کذب
ہی سہی مگر جب آپ کے علماء اعلام اوسکے جواز کا اقرار فرماتے ہین تو آپ کیونکر چون و
چرا لب پر لاتے ہین چنانچہ آپکے خاتم المحدثین نے کتاب تحفہ مسروقہ مین اپنے اوس کید نہین جسمین
کذبات ثلثہ ابراہیمی کا جواب لغو دیا ہی صاف تحریر فرماتے ہین وہذہ عبارتہ اگر دفع جباری
از مال وجان وناموس خود منجر بکذب صریح شود آن نیز دران وقت حلال می گردد انتہی
پس اگر قرآن وحدیث کو نہ مانینگے تو اپنے جد امجد کے قول سے تو سر نیچا کیجیے گا یا اوسکو
بھی تعجباً نہ فرمائیے گا کہ سوائے جناب خدام شاہ صاحب کے دوسرا کون ہی کہ جھوٹ بولنے کو
حلال ورحمت سمجھیگا قولہ سوائے حضرات امامیہ کے دوسرا کون ہی کہ جھوٹ بولنے کو رحمت سمجھیگا
اقول سوائی حضرات اہلسنت کے کون ہی چوکہ فرمان خدا ورسول کو عذاب ورحمت سمجھیگا
قبل اس کریمہ من کفر کے یہ آیت ہے انما یفتری الکذب الذین لا یؤمنون بآیات
اللہ واولئک ہم الکاذبون یعنے افترائی کذب نہین کرتے مگر وہ لوگ جو ایمان نہین
لاتے ساتھ آیات خدا کے اور وہی لوگ ہین کاذب صاحب تفسیر بیضاوی فرماتے ہین
کہ من یکفر بدل واقع ہوا ہی یا لا یؤمنون سے یا اولئک سے یا کاذبون
سے اور ظاہر ہوکہ مراد کا لا یؤمنون سے مفتریین کذب ہین یا واولئک سے بھی مراد

وہی ہین اور کاذبون سے بھی مراد وہی لوگ ہین اور جب من کفر بدل ہی الذین کذبون سے تو
مصداق کاذب ہر صورت مین من کفر ہوا لانحصار البدل و المبدل منہ فی المتبدل منہ و تقدیم
مسند الیہ الکاذبون حصر کذب کا من کفر پر ہوا نہ کہ من اکرہ جناب باری سے مستثنیٰ
فرمایا من کفر سے تو مصداق کاذبون سے اور مصداق یفتری ہی الکذب سے اکراہ کردہ شدگان
خارج ہوگئے اور ہم اوپر لکھ چکے ہین کہ الا من اکرہ باہل تقیہ مین داخل ہوا ہی پس اس ہر
مثل صبح صادق روشن ہوا کہ اہل تقیہ مصداق کذب اور کاذب نہین ہو سکتے اور اسکی وجہ
بہت ظاہر ہی کہ نسبت فعل کی طرف فاعل مختار کے دیکھی جاتی ہی نہ طرف محرک کے
گرچہ تیر از کمان ہمی گذرد لو از کماندار بینند اہل خرد پس در حقیقت کمان ہی کاذب فی الدین علت
موجبہ تقیہ ہی تو کاذب اکراہ کنندگان ہوے نہ اکراہ کردہ شدگان اسی سبب سے خدا نے حصر کذب
کاذبین فی الدین مین کیا اور اہل تقیہ کو اوس سے مستثنیٰ فرمایا مگر آپ خلاف حکم خدا کہتے ہین
کہ تقیہ جھوٹھ بولنا ہی تعجب ہی کہ جس امر کی خدا اجازت دے اور جھوٹھ کے مصداق سے اوسکو
خارج فرماوے اور رسول خدا بھی اوسکی اجازت دین اور مصدق سبیل کذاب کو فرماوین
کہ اخذ بر خصتہ اللہ اور جس شخص نے کہا کہ مین بہرا ہون حالانکہ بہرا نہ تھا اوسکو فرماوین ہمنے آلہ
اور دونوسے ایک کو بھی جھوٹھا نہ فرماوین آپ اونکا نام جھوٹھا رکھین سراسر حیرانی ہی کہ یہ کیسی
مسلمانی ہی کہ تصدیق آیات ربانی و احادیث حبیب یزدانی مین تامل ہی یہ ایمان ہی کہ بے ایمانی ہی
سہ در کفر ہم ثابت نہ زنار را رسوا مکن - قولہ اور یہ ظاہر ہی کہ ہزارہا احادیث اور اقوال
اماموں کے ایسے ہین کہ جنکو اہلسنت مانتے ہین اقول اسقدر فریب دہی عوام سے کیا حاصل ہی
ساری دنیا جانتی ہی کہ سوای ابوحنیفہ کے آپ کسی کی قول کو نہین مانتے آپ کو بھی ابوحنیفہ
پوچھتے ہین کہ آپکی تصدیق اپنے مسائل فقہیہ کے اس راہ سے ہے کہ قول ابوحنیفہ اس واسطے
کہ قول ابوحنیفہ ہی ذرا یہ تو فرمائیے کہ یہ جھوٹھ کہ ہم ائمہ کے قول پر عمل کرتے ہین بس ضرورت سے
آپ بولے ہین اور سوا ے دو ضرورتون کے تیسری نہین معلوم ہوتی ایک فریب عوام دوسرے

شیعون کو ہرا دینا لیکن بحمد اللہ آپ دونو تمنا مین خسران الدنیا والآخرۃ ہین قولہ
اور حضرت امامیہ اونکو تقیہ پر محمول کرتے ہین اقول جس بات کو تقیہ پر محمول کرتے ہین اوپر
شرحالت تقیہ مین عمل کرنا عین ضلالت اور گمراہی بھی جانتے ہین قولہ عین ہدایت ہمارا
اقول ع مردم اندر حسرت فہم درست سبحان اللہ کسقدر بیجہ کی رسائی آپ کے فہم رسا کو ہے خود
اختلاف کو اختلاف من حیث التقیہ مسلم کرنا اور پھر احکام تقیہ اوسپر جاری نہ کرنا ہم نہین جانتے
کہ از راہ عبادت ہے یا از راہ مسامحت شیعہ ہے یا شیعون کے مذہب مین احادیث تقیہ پر
غیر محل تقیہ مین عمل کرنا عین ضلالت ہے سوا سطے کہ خود بالتصریح والتنصیص ائمہ علیہم السلام نے اپنے
اصحاب سے ارشاد فرمایا ہے کہ غیر حالت تقیہ مین خذ بما خالف العامۃ ودع ما وافقہم فان
الرشد فی خلافہم یعنی جو حدیث کہ موافق عامہ ہے اوسکو چھوڑ دے اور جو مخالف عامہ ہے اوسکو
لے کہ رشد اوسکے خلاف مین ہے پس رشد کے مقابل مین غی ہے یعنی ضلالت پس جو حدیث
کہ موافق عامہ ہے اوسپر عمل کرنا غیر مقام تقیہ مین عین ضلالت ٹھرا اب آپ فرمائین کہ جن احادیث
کو کہ ائمہ نے از راہ تقیہ فرمایا ہے آپ بکذب و دروغ اوس پر مدعی عمل ہین حالانکہ عمل آپکا اقوال
ابو حنیفہ پر ہے سو عمل کرنا آپ کا یا من حیث التقیہ ہے تو اولا تقیہ کی کیا وجہ ہے اور ثانیا ضرور
ہے کہ آپ اوسکو خیر اصل و مخالف حق بھی جانیے ورنہ تقیہ سے خارج ہو جائیگا و یا من
حیث التقیہ نہین ہے بلکہ اصلی و موافق طریقہ ابی حنیفہ جانتے ہین تو شیعون کے نزدیک یہ
عین ضلالت ہے پھر آپ نے عین ہدایت کس راہ سے ٹھہرایا تھا حال اس گفتگو کا اگر
بنا اوسکی و پر الزام کے ہے اور اگر بنائی گفتگو آپ کی الزامی نہین ہے بلکہ تحقیقی ہے تو آپ کی تحقیق شیعونکے
لیے بکار آمد نہین ہے آپ کی تحقیق آپ ہی کو مبارک رہے قولہ گمراہ ٹھہرائے جائینگے اقول
اگر مقام غیر تقیہ مین اوسپر عمل کرینگے تو بیشک و شبہہ گمراہ ٹھہرائے جائینگے قولہ تو پھر ان
الفاظ کی اقول اسکے معنی ہم آپ کو پڑھاتے ہین اور بزعم خویش کو سمجھاتے ہین کہ مقصود
یہ ہے کہ جنہون نے قول تقیہ پر مقام تقیہ مین عمل کیا وہ بھی ہدایت پانیوالے ہین اس لیے کہ تقیہ

جائز تھا: در امر جائز کا کرنیوالا ہدایت پانیوالا ہوا اور جنہون نے غیر تقیہ پر مقام غیر تقیہ مین عمل کیا
وہ بھی ہدایت پانیوالے ہین اس لیے کہ حکم اصلی حقیقی خدا پر عمل کیا اوس مقام مین جو مقام اوسکے
عمل کا تھا یہ نہایت غلط فہمی آپ کی ہو کہ اسکے معنی یہ سمجھے کہ جس قول پر جسوقت چاہے عمل کرے
اسلیے کہ قولین مختلفین مین ایک ہی مقام مین لاریب احدہما حق وثانی غیر حق ہو پس نہین ہو سکتا ہو
کہ خدا و رسول ایک ہی حال مین حق وغیر حق کے عمل کرنیکا حکم فرماوین آرسے یہ ہو سکتا ہو کہ
وقت ضرورت بمقتضای اسکے کہ اقل القبیحین حسن ہوتا ہو غیر حق کے جواز کا حکم دین ع
ہر سخن جائی و ہر نکتہ مقامے دارد۔ قولہ اور کوئی یہ خیال نہ کرے اقول یہ عبارت محض
مہمل ہو اور پوچ ہو علاوہ بران متناقض ہندی مین مہمل گوئی ہو عربی فارسی کا خدا حافظ ہے
تبرعاً ہم کہتے ہین کہ اگر مہملیت جانب ناسخ سے ہے اور مقصود آپ کا یہ ہو کہ احکام تقیہ بلفظ
مجمل اور مشترک المعنی نہین بیان ہوے ہین اور صاف وصریح ہین تو یہ دعوی بھی آپ کا مثل
اور دعوی کے کلیتہً غلط ہی بلکہ بہت سی احکام تقیہ ایسے الفاظ وعبارات واشارات سے
وارد ہوے ہین کہ عقلا و بلغا بحمداللہ سمجھ لیتے ہین کہ معنی ظاہری ہرگز مقصود قائل نہین ہین
گو تم ایسے احمق کی سمجھ مین بہ سبب غباوت وحماقت کے نہ آوے اور یہ فضل خداوندی
ہو کہ شیعہ مقصود اصلی کو اقوال ائمہ علیہم السلام سے سمجھ لیتے ہین اور جنکے قلوب وبصائر پر خدا نے
مہر کردین ہین وہ نہین سمجھتے ہین ختم اللہ علی قلوبہم وعلی ابصارہم غشاوۃ
وانہا لا تعمی الابصار ولکن تعمی القلوب التی فی الصدور اور جو اقوال کہ صاف وصریح
ہین وہ بسبب موافقت اقوال عامہ کے سمجھلیے جاتے ہین قولہ پوچھنے والا اور سننیوالا گمراہ ہوگا
اقول ہم بھی کہتے ہین کہ خوب خیال اس بات کا کیا ہو کہ گمراہ ہونیوالا گمراہ ہوگا اور ہدایت
پانیوالا ہدایت پائیگا ما یضل بہ کثیرا ویہدی بہ کثیرا وما یضل بہ الا الفاسقین پس جس طرح سی
حقیقت مین سبب گمراہی قرآن نہین ہوا ور نہ چاہیے تھا کہ مومنین کے لئی بھی معاذاللہ موجب گمراہی
ہوتا بلکہ سبب گمراہی فسق اور کفر ونفاق ہوا اسیطرح سے حقیقت مین قول امام کہ شریک القرآن

ہوادی حدیث ثقلین ہین موجب گمراہی نہین ہی بلکہ سائل کا فسق وکفر ونفاق موجب اوسکی گمراہی
کا ہوگا اسلیے کہ اگر وہ مومن ہوتا تو مثل شیعون کے اوسکو محمول علی التقیہ کرتا اور ہدایت پاتا
لیکن اُسکی ضلالت اور گمراہی باعث اسکی ہی کہ رجوع الی الحق نہ کیا اور موافق قول عامہ کو ہر
حال مین حق سمجھا پس اسکی گمراہی سے امام کو کیا ضرر جیسے گمراہی فاسقین سے قرآن کو کیا ضرر
فذرھم فی سکرتھم یعمھون اور یہی ہی مقصود عبارت میر قبر داماد علیہ الرحمہ کا قولہ لقین کرے
اقول بشیہ شیعہ یقین کرتے ہین اور صداقت مین شک نہین رکھتے اس بات پر کہ یہ قول
اپنے مقام پر قابل عمل ہی اور عمل نہ کرنیوالا اوسپر گمراہ ہی اگر وقت تقیہ ہی اور وہ قول موافق
عامہ ہی تو اوسی پر عمل کرنا متحتم وواجب ہے اور اگر مقام تقیہ نہین ہی تو قول دیگر پر عمل
کرنا ضرور ہی قولہ پس جب امامون نے خود دیدہ دانستہ اقول یہ قول اور قول
سابق ایک ہی ہی اور بجز لفظ دیدہ ودانستہ بڑھانیکے اور کوئی فرق معلوم نہین ہوتا کہ
تقریر اول مین سہو وغفلت کا احتمال ذہن رسا نے کہانسے نکالا تھا جواب دیدہ ودانستہ
کا نغمہ طنبور پر بڑھایا الغرض بجز تسوید قرطاس وفریب عوام الناس کے کچھ حاصل صاحب
رسالہ کو نہین ہی اعوذ برب الناس من شر الوسواس الخناس الذی
یوسوس فی صدور الناس اور جب یہ تقریر اور تقریر اول ایک ہی فالجواب الجواب قولہ
ہدایت پانیوالون مین محسوب ہوگا اقول تمہارے زعم باطل مین تو ایسا ہی ہی لیکن شیعونکے
نزدیک بالکل گمراہ ہوگا اسلیے کہ بسبب اپنی ضلالت اور گمراہی کے فرق درمیان تقیہ اور
غیر تقیہ کے نہ کیا اگر بیدین نہوتا تو مثل شیعون کے ہدایت پاتا اب ہم آپ سے پوچھتے
ہین کہ شیعون کے نزدیک تو ایک وجہ وجیہ اختلاف اپنے اصحاب کے یعنی اہلبیت کے
تقیہ ہی گو تم اپنی جہالت سے انکار کرو لیکن درصورت صحت حدیث نجوم آپکے اصحاب کی
وجہ اختلاف کیا ہی اور باہم اقتدیم کے کیا معنی ہین آیا حق نقیضین مختلفین مین ہوتا ہی کہ جسکی
اوپر سے اقتدا کرین ہدایت پاوین اور اگر شیعہ باقتدای عباس وعلی آپ کے خلیفتین کو

کاذب وغادر وخائن وآثم کمانی صحیح المسلم سمجھین اور باقتدائی سعد عبادہ اور اسامہ اور امثال اونکی خلافت ابوبکر کو باطل سمجھین تو کیون ہدایت پانیوالے ہوئین

قال المخاطب القمقاها ہداہ اللہ سبل السلام

تمیر مرئیس صاحب استقصا نے حدیث عیون اخبار کی تکذیب پر یہ دلیل بیان کی ہو کہ اگر وہ حدیث صحیح ہوئی تو مخالفت دوسری حدیث سے جو معانی اخبار مین مسطور ہو لازم آتی ہو یہ دلیل بالکل پوچ ہو اسلیے کہ اگر عبارت زائد پر جو شیخ صدوق نے بڑھا دی ہو لحاظ نہ کیا جاوی تو دونو حدیثون کا مضمون موافق ہوتا ہو نہ مخالف اسلیے کہ عیون اخبار کی حدیث کے یہ الفاظ ہین اصحابی کالنجوم بایھم اقتدیتم اھتدیتم اور معانی اخبار کی حدیث کے یہ الفاظ ہین ان مثل اصحابی فیکم کمثل النجوم بایھا اخذ اھتدی پس ہم نہین جانتے کہ دونو حدیثین باعتبار معانی کے کیونکر مخالف ہین باقی رہی بحث عبارت زائد فقیل یارسول اللہ من اصحابک کے اسکو ہم تحریف شیخ صدوق کی سمجھتے ہین اور اوسکے دلائل ہم ابھی بیان کر چکے ہین پس اگر ہم تسلیم کرین تو جو حدیث اصحابی کالنجوم کو امام موسی رضا علیہ السلام نے موضوع اور غیر صحیح فرمایا تو جب اوسکی صحت امام باقر علیہ السلام کے بیان سے ہوتی ہو تو ایک امام کے قول سے دوسرے امام کی تکذیب لازم آتی ہو ہان اگر معانی اخبار کی حدیث سے یہ ثابت ہوتا کہ حدیث اصحابی کالنجوم معنًا موضوع اور غلط ہو تو ہم صاحب استقصا کے جواب کو اونکے اصول کے مطابق تسلیم کر لیتے لیکن جب اوس سے بھی اوسکی صحت ثابت ہوتی ہو تو ہم نہایت تعجب کرتے ہین کہ مولف موصوف نے حدیث معانی اخبار کے بیان کرنے مین سوا اسکے کہ حدیث اصحابی کالنجوم کی صحت کو ایک دوسرے امام کے قول سے ثابت کر دیا کیا فائدہ اپنے واسطے تصور کیا تھا علاوہ برین غور کرنیکی بات ہو کہ اگر پوچھنے والا یہ سوال کرتا کہ اصحاب سے مراد کون لوگ ہین تو کسیکو یہ معلوم

ہوتا کہ اصحاب سے مراد اہلبیت ہین پس کیونکر قیاس مین آوے کہ اگر پیغمبر خدا یہ حدیث شان مین
اہلبیت کے فرماتے تو وہ ایسا لفظ استعمال کرتے جسکا اطلاق عرفًا اہلبیت پر نہین ہوتا اور کیونکر عقل
قبول کرے کہ اصحاب کے لفظ کو سائل نہ سمجھا اور اوسنے اُوس کے معنی حضرت سے پوچھے
ہونگے اسلیے کہ ہم اکثر احادیث مین دیکھتے ہین کہ لفظ اصحاب کا آیا ہی اور پھر کسی ایک مین
بھی ایسا سوال نہین دیکھتے مثلًا حدیث دعوالی اصحابی کو دیکھنا چاہیے کہ خود صاحب استقصا
اوسکو صحیح بتلاتے ہین اور امام موسیٰ رضا کی تصدیق کو اوسی پر ختم کرتے ہین تو اوسکے بعد یہ
عبارت نہین ہی فقیل من اصحابک تو کیونکر ہم جانتی کہ کبھی کسی شخص نے اصحاب کے لفظ کو
پیغمبر صاحب سے سنکر اوسکے معنی نہ پوچھے اور اس حدیث مین لفظ اصحاب ایسا مغلق اور
مبہم ہوگیا کہ بغیر پوچھے معنی کے سننوالا اوسکے معنی نہ سمجھا اور بدون اوسکی شرح دریافت
کرنیکے سامع سے دور ہوگیا وہذہ مما یضحک علیہ الصبیان

یقول المتمسک بولایۃ علی بن ابیطالب علیہ السلام

یہ عجائب اضطراب قابل تماشائی اولی الباب ہی معلوم نہین کہ اس اختلال حواس اور تخلط مقیاس
کا کیا باعث ہی مخاطب کیا جلد ایک راہ چھوڑکر دوسری راہ چلتا ہی اور ہمارا گرگٹ نیا
رنگ بدلتا ہی پہلا دعوی یہ تھا کہ جواب استقصا مین چند نقص ہین اور اوس چند کے بیان مین
بجز عدم تسلیم عبارت فقیل کچھ بیان نہ کیا حالانکہ اگر عدم تسلیم نقص ہو تو کافرون کا تسلیم نہ کرنا
کلام اللہ کو ناقص کلام اللہ ہو دوسرا دعوی یہ ہوا کہ ہم چند دلیلون سے ثابت کرتے ہین
کہ عبارت فقیل صدوق کی بڑھائی ہوی ہی اوسکی دو دلیلین محض پوچ و لچر بے سر و پا
مثل گوز خر بیان کرکے اور اب اوسکی تیسری دلیل مین پھر رجوع
کیا طرف عبارت استقصا کے اور جو تقریر مختل بیان کی وہ موقوف ہی اوپر اس امر کے کہ یہ
عبارت فقیل زائد ہو حالانکہ یہ اول دعوی ہی الغرض نشست اور انتشار آپ کا دربارہ تکذیب

قول رسول کہ اصحابی کالنجوم ہی تماشا کرونی ہی اس سرگردانی سے آپکو بخر مصداق ہونے الحذر تر
انھم فی کل وادیھیمون کے کچھ حاصل نہین ہی یہ تو آپ کا گایا ہوا راگ ہی کہ ہم عبارت
زائد کو تحریف صدوق سمجھتے ہین اسکو بار بار کیا گاتے ہین اب کوئی دوسرا راگ گائیے آپکی
کسی بات کو زائد سمجھنے سے کیا ہوتا ہی جن لوگون کی کتابون مین یہ حدیث موجود ہی وہ تو
ہرگز زائد نہین سمجھتے بلکہ قول رسول اللہ سمجھتے ہین اپنی اپنی سمجھ کا ہر شخص کو اختیار ہی ہر کافر
کہتا ہی کہ ہم تو نکو خدا سمجھتے ہین پھر اوسکے سمجھنے سے کیا ہوتا ہی اسیطرح اگر آپ نے بھی اس
عبارت کو زائد سمجھا تو کیا نقصان ہوا تعجب ہی کہ حدیث معانی الاخبار کو مصدق حدیث اصحابی
کالنجوم ٹھہراتے ہین اور کہتے ہین کہ اس سے معنی موضوع اور غلط ہونا اس حدیث کا نہین
ثابت ہوتا ہی ہم کہتے ہین کہ یہ حدیث نہ لفظا اوسکے مطابق ہی نہ معنا عدم مطابقت لفظی
تو ظاہر ہی لیکن معنوی پس حدیث معانی الاخبار مین بالتصریح موجود ہی کہ اصحابی کالنجوم اور اصحابی
کالنجوم مین آپ کے نزدیک مصداق اصحاب خلفاء ثلثہ ہین پس باین عدم مطابقت لفظی
اور معنوی کیونکر مصدق اوسکے ہوے لیکن آپکی عادت ہی کہ ہر مکذب کو مصدق بناتے
ہین چنانچہ لقب صدیق حضرت عتیق اسی پر مبنی ہی اور جو آپ فرماتے ہین کہ اگر عبارت زائد
پر لحاظ نہ کیا جاوے تو دو نو حدیثون کا مضمون ایک ہوتا ہی یہ لحاظ نہ کرنا بنظر اسکے آپ
فرماتے ہین کہ ہماری حدیث نجوم کی تصحیح ہو جائے پس یہ فرمانا آپ کا بعینہ ایسا ہی کہ مثل
آپ کے کوئی ملحد بیدین کہے کہ اگر لاتقربوا الصلوۃ مین عبارت زائد انتم سکاری کا لحاظ
نہ کیا جائے تو ہمارا قول اور مسلمانون کا قول ایک ہوتا ہی اور اگر فرمائیے کہ مسلمان اسکو
زائد نہین سمجھتے ہین تو شیعہ بھی جس عبارت کو آپ زائد کہتے ہین زائد نہین سمجھتے اور
باوجود اس عبارت کے یہ حدیث اوسکی مکذب ہی نہ مصدق باین معنی کہ جب جناب
رسولخدا نے اصحاب نجوم اہتدا اہلبیت کو فرمایا تو جو عبارت کہ دلالت کرے اوپر
اسکے کہ ثلثہ نجوم اہتدا ہین وہ محض غلط اور کاذب ہو گئے اور جب یہ حدیث معانی

الاخبار سے کذب حدیث نجوم ثابت کردیا تو آپ اگر اپنے وعدہ مین سچے ہین تو قول صاحب
استقصا کو تسلیم کرینگے لیکن صدق درستی تو آپ سے کوسون دور ہی قولہ یہ دلیل بالکل پوچ
ہی اقول آپ خود پوچ ہین اور باتین آپ کی بالکل پوچ ہین اور تفریعات آپکے
پوچ در پوچ قولہ اسلیے کہ اگر عبارت زائد پر جو شیخ صدوق نے بڑھادی ہی لحاظ نہ
کیا جاوے اقول اگر شیعون کو مثل آپ کی دین و دیانت سے بہرہ ہوتا تو ہرگز لحاظ اس
عبارت کا نہ کرتے لیکن بنا بر اپنے مذہب کے تکذیب قول رسول خدا کی کہ صدوق
جسکے ناقل ہین جائز نہ تھی اس لیے اونہون نے لحاظ کیا اگر تقریر آپکی سبتنی ہی اور مسلم رکھنے
قول امامیہ کے پس قول امامیہ سے قطع نظر کرنا کیا معنی کیونکہ یہ بات موجب الزام امامیہ
نہین ہوسکتی اور اگر یہ کہیے کہ ہماری غرض تحقیق ہی نہ الزام تو ہم کہ چکے ہین کہ آپ کی
تحقیق آپ کو مبارک رہے ہم اپنے پوچ دلچسپ تحقیق کو کب مانتے ہین اور اس تحقیق
کو بھی جب آپ کے محققین نے انکار حدیث نجوم کرکے مثل گوز شتر باد ہوا کردیا تو یہ
تحقیق عین ناتحقیق ٹھہر گئی الحاصل غرض صاحب استقصا یہ ہی کہ چونکہ ہمارے موثقین
روات سے تفسیر اصحاب باہل بیت مروی ہوی ہی اسلیے ہمکو ضرور ہی کہ اگر اس حدیث
نجوم کو کہ جس مین بحث ہی ہم مسلم کرین تو ضرور ہی کہ ماول باہلبیت کرین تاکہ تضاد بین الحدیثین
لازم نہ آوے اور جب ہم اپنے احادیث کو بطور اپنے مذہب کے تاویل کرکے
مطابق یکدیگر کرتے ہین تو آپ کے مسلم کرنے اور نہ مسلم کرنے کو اس مین کیا دخل ہی نہایت
زبردستی ہی کہ خواہ نخواہ دو کلمہ از مادر عروس ہم بشنو اگر بعض حدیث کو بمقتضاے
یومنون ببعض الکتاب و یکفرون ببعض انکار کرکے اپنی ایک صورت جمع بین الحدیثین نکالی
تو ہمکو کیا ضرور ہی کہ اس فعل ناشائستہ کو آپکے ہم بھی پسند کرلین اور قصہ مسلمہ معمول بہا بین الفریقین
پر کہ الاحادیث تفسر بعضہا بعضا ہی عمل نہ کرین ہان آپ تو بغرض داخل کرنے اصحاب
ثلثہ کے حدیث نجوم مین ایسی واہی راہین چلینگے کہ احادیث کی تکذیب کہین کلا اور

کہین بعضا کرینگے لیکن شیعون کو آپکے ثلثہ سے کیا مطلب سلیمی کہ اونکے مدارج عالیہ شیعونکے
نزدیک حدیث فدک وقرطاس وغیرہ سے کہ لاتعد ولاتحصی ہین خوب ثابت ہوچکی ہین
قولہ باقی رہی بحث عبارت زائد فقیل یا الخ کے اقول یہ بحث آپکی عبارت زائدہ مین محض لچر و
بیمحل ہی کون کہتا ہی کہ اس عبارت کو آپ مسلم کیجیے آپ اپنی دعوی اولی کو کہ فضیلت ثلثہ کی
ثابت کرنا منظور ہی بھول گئے آپ اس دعوی پر مستدل ہین بحدیث نجوم ہم جواب مین کہتے
ہین کہ ہمارے نزدیک اصحاب سے اہلبیت مراد ہین بدلائل عقلی ونقلی کہ سابق مین گذری
پس فضیلت ثلثہ نہ ثابت ہوئی پس اگر تفسیر اصحاب باہلبیت آپ مسلم کرین یا نہ کرین تو ہمکو کیا
ہم مستدل نہین کہ ہمارے ذمہ اثبات کسی امر کا لازم ہو بلکہ مانع ہین ومانع کے لیے احتمال
کافی ہی چہ جائی اینکہ ہم بدلائل عقلیہ ونقلیہ ثابت بھی کرین کہ مراد اصحاب سے اہلبیت ہین
قولہ اوسکے دلائل ہم ابھی بیان کرچکے اقول اون دلائل کی لغویت ہم ابھی بیان کرچکے
قولہ جب اوسکی صحت امام باقر علیہ السلام کے بیان سے ثابت ہوتی ہی اقول جھوٹے
کا منھ کالا آپ نے خود ہی قبل اسکی ترجمہ حدیث معانی الاخبار مین حدیث مذکور کو امام
جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہی کیا ٹھیک مثل صادق آتی ہی دروغ گو را حافظہ نباشد
اور امام جعفر صادق علیہ السلام کے قول سے صحت اوس حدیث نجوم کی ثابت ہوئی
کہ جس مین اصحاب سفیر باہلبیت علیہم السلام ہین نہ وہ حدیث موضوع ومکذوب تمہارے
علما کی کہ جسکے معنون مین تم اصحاب ثلثہ کو مثل جملہ فساق وفجار صحابہ کے داخل سمجھتے ہو پس
جسکو امام رضا علیہ السلام نے کاذب کہا وہ حدیث دیگر بمفہوم عام وبالفاظ خاص ہی اور
جسکی امام جعفر صادق علیہ السلام نے تصدیق کی وہ حدیث دیگر بمفہوم خاص وبالفاظ
خاص دیگر ہی پس ایک قول سے دوسرے کی تکذیب نہوئی بلکہ تصدیق ہوئی ولو
بالمعنی المخالف بامعنی کہ جب ایک کی تصدیق کی تو ثابت ہوگیا کہ جو مضمون مخالف اسکا
ہی وہ کاذب ہی دونو امام نے ایک قول کی تصدیق کی اور دوسرے قول کی تکذیب

علما مخالفة مبنیا قولہ دوسرے امام کی تکذیب لازم آتی ہو اقول بصورت زائد کہنی عبارت ثقیل کی
بظاہر مخالفت ہوتی اور یہ خود بنا فاسد علی الفاسد ہو اور بظاہر اسلیے کہا کہ بمقتضائی دلائل عقلیہ ونقلیہ
اس صورت مین بھی ضرور ہوتا کہ تکذیب متعلق بمفہوم عام کیجاوے اور تصدیق متعلق بمفہوم خاص
یعنی اہلبیت علیہم السلام قولہ اگر معانی اخبار کی حدیث سے یہ ثابت ہوتا اقول معانی الاخبار کی
حدیث سے صحت اوسی حدیث اصحابی کی ثابت ہوئی جو مفسر باہلبیت ہو پس بمفہوم مخالف اس سے
ثابت ہوا کہ جو مفسر باہلبیت نہین ہو وہ حدیث اصحابی معنا موضوع اور غلط ہو بلکہ لفظا بھی
قولہ اونکے اصول کی مطابق تسلیم کر لیتے اقول اس خلل دماغ کا کیا علاج ہو اصول صاحب
استقصا مقتضی تفسیر اہلبیت ہو اس لیے کہ اونکے نزدیک معصومیت شرط اقتدائی مطلق ہو فمن
یھدی الی الحق احق ان یتبع امن لا یھدی الا ان یھدی پس ان اصول کے مطابق کہان تسلیم کیا
کہ آپ کی دلیل الزامی مسلم ہو سکے وہ تو خرط القتاد قولہ لیکن جب اوس سے بھی اوسکی صحت ثابت
ہوتی ہو اقول مطابق اصول صاحب استقصا کے ہرگز ثابت نہوے اسلیے کہ بنا بر اوسکے
اصول کے مقتدا وہ اصحاب ہین کہ جو مصداق اہلبیت ہین نہ وہ اصحاب جو مصداق ثلاثہ ہین
پس ثبوت صحت حدیث نجوم موقوف ہو اوپر زائد ہونے عبارت ثقیل کے اور یا دنی عبادت
کے بنا بر اصول شیعہ کے غیر مسلم ہو پس صحت حدیث نجوم غیر مسلم ہو قولہ نو ہم نہایت تعجب کرتے ہین
اقول ہم بھی نہایت تعجب کرتے ہین حضور والا کی نافہمی سے کہ اس فائدہ کو آپ نہین سمجھتے کہ آپ
جواب مین ایسے مبہوت ہوے کہ جب کچھ بن نہ پڑی تو باقتدائی غاصبین اولین غصب منصب کیا کہ
معنی کو مستدل بنایا اور لانسلم پر لانسلم جمایا مکرر گزارش ہوا کہ اہلبیت مدعی ہوی فضیلت ثلاثہ
کی بحدیث نجوم صاحب استقصا نے فرمایا کہ لانسلم کہ مصداق اوسکے ثلثہ ہین بلکہ ہمارے نزدیک
مصداق اوسکے اہلبیت ہین جیسا کہ معانی الاخبار مین ہو آپ جواب مین فرماتے ہین کہ لانسلم
کہ مصداق اہلبیت ہین اسلیے کہ تفسیر اہلبیت برھانی مصدوق کی ہو پس جواب لانسلم بلا تسلیم دینا بجز جہلا
کی کسی اور کا کام نہین ہو مگر آپ اپنی نالیاقتی سے مجبور ہین مقدمات مرجوعہ کار سرکار کو بھی یقین ہو

کہ اسیطرح آپ غارت غول کرتے ہونگے ہم نہایت تعجب کرتے ہین کہ اس لیاقت پر کس لیاقت ولون
نے آپ کے لیے یہ عہدے تجویز فرمائے ہین ولکن الدنیا بالاتفاق والاخرۃ بالاستحقاق خدا اپنے
گدھون کو موہن بھوگ کھلاتا ہی **اقول** اللہ اللہ کیا جمود وخمود فطنت
ہی کہ سخنہای پیش پا افتادہ مثل مثناۃ بالتکریر ملا صدرائے قابل غور وفکر ٹھہرائے جاتے ہین
فوائد لفظ مبہم ومجمل بولنے کے اور بعد اوسکے تفسیر کرنے کے سابق مین تفصیل بیان ہوچکے
بنابر اوسکی جب قائل کلام تمہیدی سے فارغ ہوگا تو پوچھنے والا پوچھے یا نہ پوچھے ضرور
اپنے مقصود اصلی کو بیان کریگا پس اگر پوچھنیوالا عجلت نکرتا تو خباث سولخذ اخوذ بالضرور
تفبیر بالبیت بیان فرماتے اور سابق مین بیان ہوا کہ فائدہ اس طرز کلام بلاغت نظام سے
یہ حاصل ہوا کہ نالیاقتی اصحاب متبادر واسطے اقتدا کے اور تعین اہل بیت واسطے اس
امر جلیل القدر کے ثابت ہوگئی اور اگر بجاے اسکے اہلبیتی کالنجوم فرماتے تو یہ مقصود نہ
حاصل ہوتا اسلیئے کہ احتمال تھا کہ اہلبیت بھی کالنجوم ہون اور اصحاب بھی کالنجوم ہون لیکن
جب بیان فرمایا کہ اصحاب سے مراد یہ اصحاب نہین ہین کہ جن مین منافقین اور مرتدین اور فساق
اور فجار بھی شامل ہین بلکہ غرض میری اہلبیت معصومین ہین تو اس طرز بیان سے مخصوص ہونا
اہل بیتؑ کا واسطے نجوم اقتدا ہونیکے ثابت ہوگیا والحمد للہ علے ذلک **قولہ** تو یہ
کسیکو نمعلوم ہوتا **اقول** جو لوگ مثل آپ کے عقل رکھتے ہین اونکو کہیے کہ نہ معلوم ہوتا تو
بجا ہی لیکن شیعیان اہلبیت کو تو بشک بعقل سلیم معلوم ہوجاتا کہ منافقین ومرتدین مثل حضرات
ثلثہ کے اور وہ لوگ جو مصداق اصحابی اصحابی ہین ہرگز بالاتفاق مراد نہین ہین اسلیئے
کہ وہ خود قابل اسکے ہین کہ دوسرونکی اقتدا کرین پس بنابر اسکے منحصر ہوجاتا نجوم اقتدا
ہونا واسطے معصومین کے اور چونکہ غیر اہلبیت کوئی معصوم بالاتفاق نہین ہی پس متعین ہوجاتے
اہل بیت واسطے نجوم اقتدا ہونے کے اور ہم بخوبی سمجھ لیتے کہ مراد اصحاب سے اس
مقام مین اہل بیت ہین **قولہ** جسکا اطلاق عرفاً اہلبیت پر نہین ہوتا **اقول** سابق مین بیان ہوچکا

کہ عرفا بھی اطلاق لفظ اصحاب اہلبیت پر ہی بلکہ کل تمہارے علماے کتب رجال نے اہلبیت
کو عمدہ اصحاب اخیار مین لکھا ہو اور بعض اہلبیت کا تمہارے اصحاب عرفی مین ہونا کچھ ضرر نہین کرتا
اسلیئے کہ جناب سو لہذا کو تبعیت عرف اہلسنت کی سننے واجب کی بلکہ ہر لفظ اپنے اپنے موقع پر کبھی
معنی لغوی کبھی عرف عام کبھی عرف خاص کبھی حقیقی کبھی مجازی معنون پر مستعمل ہوتا ہی ؎ ہر سخن
جائی و ہر نکتہ مقامے دارد قولہ کیونکر عقل قبول کرے کہ اصحاب کے لفظ کو سائل نہ سمجھا اقول
بیعقلونکی عقل قبول نہ کرے تو نہ کرے عقلای عقل نے قبول کیا کہ سائل نے سوال کیا اور جناب
رسول خدا نے جواب دیا اوس سوال و جواب مین کون سا اجتماع النقیضین اور شریک الباری لازم
آگیا کہ جسکو عقل قبول نہ کرتی ہو ایسے لغویات اور استبعادات دور از کار کو مقام برہانیات
مین ذکر کرنا بجز کمال عقل و دانشمندی کے کس چیز پر محمول کیجیے قولہ ہم اکثر احادیث مین دیکھتے
ہین کہ لفظ اصحاب کا آیا ہی اقول ہم اکثر آیات اور احادیث مین دیکھتے ہین کہ لفظ اصحاب
آیا ہی مثل اصحاب النار و اصحاب الشمال و اصحابی اصحابی و من الاصحاب من لایرانی اور
کہین جضرات اہلسنت حضرات ثلثہ مراد نہین لیتے پھر حدیث اصحابی کالنجوم مین اصحاب
ثلثہ کیون مراد لیتے ہین اور اگر آپ کہیے کہ نہین ہر جگہ وہی لوگ مراد ہین تو ہم بھی آپکی
خاطر سے تسلیم کر لینگے اور اگر کہیی کہ نہین ثلثہ اولین اصحاب ہونیکی لیاقت نہین رکھتے ہین تو ہم
کہینگے کہ یہ اول بحث ہی ہماری اور آپ کے درمیان مین پس ضرور تھا کہ آپ پہلے لیاقت
ثلثہ ثابت کرتے اور بدون اثبات لیاقت اونکو نجوم کہنا نہایت نالیاقتی آپکی ہی قولہ اور پھر
کسی ایک مین بھی ایسا سوال نہین دیکھتے اقول ہمنے بہت سے احادیث مین ذکر اصحاب بمدح
و ذم دیکھا ہی مطابق آیہ وافی ہدایہ منکم من یرید الدنیا و منکم من یرید الآخرہ لیکن کسی حدیث مین حکم
اقتدا باصحاب کا ذکر نپایا بلکہ جہان حکم اقتدا پایا متعلق باہلبیت پایا جیسے حدیث ثقلین و حدیث سفینہ
و امثالہما اسی سے ثابت ہوا کہ وہ حدیث نجوم کہ جسمین حکم اقتدا مطلق اصحاب ہے محض جھوٹی
ہی اور بقول آپ کے علمائے محققین کے بھی جھوٹی ہی اور اگر آپ فرماوین کہ نہین اور بھی کوئی

حدیث اِس مضمون کی ہی تو ہم کہینگے کہ ہمارے سامنے لائیے تو کو آپکو نہ سوجھیگا مگر ہم اپنے اندھیکو
مع السوال یا بدون السوال تفسیر باہلبیت ٹٹولوا ہینگے الحاصل منشائی سوال سائل بھی تھا کہ ہر جگہ حکم
باقتدائی اہلبیت ہی پھر یہان حکم باقتدائی اصحاب کیون ہوا پس اگر سائل سوال نہ کرتا تب بھی ضرور
تھا کہ خود وہ حضرت بعد فراغ از کلام تمہیدی تفسیر باہلبیت فرماوین قولہ صاحب استقصا اسکو صحیح
بتلاتے ہین اقول صاحب استقصا کا اسکو صحیح فرمانا مبنی بر تنزل ہی یعنی اگر ہم ہذا صحیح کو محمول
برتقیہ نہ کرین تو یہ حدیث صحیح ہوسکتی ہی اور بفرض صحت اوسکے معنی وہی ہین جو سابق مین ہم
بیان کرچکے قولہ امام موسیٰ رضا کی تصدیق اقول مقصود امام رضا علیہ السلام بھی یہی ہی کہ بفرض
صحت حدیث و بفرض ثبات کے کہ معنی بھی وہی ہین جو مخالفین سمجھے ہین یعنی حضرت نے اصحاب
سے تبرے کو منع کیا ہی تو بھی ضرور ہی کہ کہا جاوے کہ مراد غیر مغیّرین و غیر مبدّلین ہین لیکن مغیّرین
و مبدّلین جب خود حضرت اونکو سخت سخت فرماتے ہین کہ موجب اسکا اور لعن کا ایک ہی ہی
پس دوسرون کو کیونکر منع فرماوینگے الغرض بارہ سو برس کا زمانہ گزرا کہ جہان کے سنیون نے
کس کس جنگل اور بیابان کی خاک اپنے سر پر نہ ڈالی ہوگی کہ کسی طرح حضرات ثلاثہ کو سہام ملام
سے بچالین مگر وہ نہ بچ سکے اور انشاء اللہ تا قیامت یہ طوق زرین اونکے زیب گردن رہیگا
اور آپ کے اوتارنے سے نہ اوتریگا قولہ اسکے بعد یہ عبارت نہین ہی اقول اسمقام پر ہرگز
احتیاج اس عبارت کی نہ تھی ورنہ کوئی پوچھنے والا ضرور پوچھتا اور وجہ اسکی بہت ظاہر ہی
اسلیے کہ اس حدیث مین کوئی مضمون بلکہ کوئی لفظ ایسا مذکور نہین ہی کہ جس سے ایسی کوئی مدح صحابہ
کی نکلے کہ صحابہ پر منطبق ہوسکے بلکہ غایۃ ما فی الباب سفارش صحابہ مثل حدیث اصحابی کالنجوم کی ہی
بخلاف نجوم اقتدا ہونیکے کہ بجز معصومین کے کسی پر منطبق ہونا جائز نہین پس تحیر سائل بجا تھا
اسلیے کہ اصحاب ظاہری تو آپکی مراد نہین ہوسکتی پھر کون اصحاب مراد ہین حضرت نے فرمایا
کہ اصحاب حقیقی یعنی اہلبیت میرے مراد ہین قولہ لفظ اصحاب ایسا مغلق اور معمّا ہوگیا اقول
واقع مین اس مقام پر نہایت مغلق اور معمّا ہی بسبب نالیاقتی اصحاب ظاہری کے نجوم اقتدا ہونے سے

اور عقل بہت انکار کرتی ہی اس امر سے کہ جو لوگ چالیس چالیس برس بت پرستیان کرین اور شراب پین اور سور کھائین وہ دفعۃً فقط باقرار زبانی شہادتین نجوم سمار ہدی بنجائین اور جو لوگ کہ مصداق لم یسجد الصنم قط و لم یعصوا اللہ طرفۃ عین ہون وہ نجوم ہدایت نہون یہی امر باعث اغلاق ہی کیون حضرت اگر مغلق اور معمانہ تھا تو آپ نے اپنے نامہ اعمال کیطرح ایک خبر اسمین کیون سیاہ کیا اور جو کچھ آپ نے سیاہ کیا ہمنے بحمد اللہ اوسکو دھو کر صاف کر دیا یہی آپ کی سیاہ کاری اور ہماری سفید کاری اقول دلیل ہی اسپر کہ یہ لفظ ایسا مغلق اور معما ہی کہ شیعون ہی کے حل کرنے سے حل ہوتا ہی آپ کے ایسے جہلا کیا حل کرینگے قولہ سامع سے نرہا گیا اقول سامع سے کیونکر رہا جاتا حالانکہ مدح مہاجرین مین تسمّرون الیھم بالمودۃ اور تریدون عرض الدّنیا اور مدح انصار مین مرحوا علی النفاق اور مدح الذین امنوا مین ثم کفروا ثم ازدادوا کفرا اور مذمت بین بین ذلک لا الی ھولاء ولا الی ھولاء اور اذا خلوا الی شیاطینھم قالوا انا معکم انما نحن مستھزؤن سن چکا تھا اوعلاوہ اسکے حدیث اصحابی اصحابی بھی جان چکا تھا پس اگر مثل آپ کے کل کو مصداق نجوم ہدایت جانتا فھذا مما تضحک علیہ الثکلی اور اگر بعض کو خارج کرتا تو شیعہ سبب داخل کر دینے حضرات ثلثہ کے انہین خارجیون مین اہلسنت کے گھر مین صف ماتم بچھواتے چنانچہ آخر کار ایسا ہی واقع بھی ہوا اب آپ کو تقدیرات الٰہی مین بجز صبر کے کیا چارہ ہی فلیضحکوا قلیلا ولیبکوا کثیرا

قال المخاطب القمقام ھداہ اللہ السبیل السلام

چوتھی دلیل اگر ہم اس عبارت زائد کو جو معانی اخبار کی حدیث مین ہی موافق قول صدوق کے تسلیم بھی کرین اور عیون اخبار کے حدیث کو معانی اخبار کی حدیث سے مخالف ہونا بھی قبول کرین تب بھی صرف اسوجہ سے کہ دونو مین مخالفت ہی یہ کیا ضرور ہی کہ عیون اخبار کے حدیث کو غلط ٹھہرائین اور کیون اوس حدیث کو صحیح کہکر معانی اخبار کی حدیث کو

غلط نہ ٹھہراوین بلکہ غلط ٹھہرانیکی ضرورت ہی نہین ہی فقط اخیر کا جمایا ہوا فقرہ دور کرکے دونو
حدیثون کا اختلاف دور کروین علاوہ برین ہمکو صاحب استقصا کے اس امر پر نہایت تعجب
آتا ہی کہ وہ اختلاف کے سبب سے ایک حدیث کو غلط ٹھہراتے ہین اسلیے کہ حضرت
کے محدثین اور علما نے ایسے احادیث اور اقوال نہین بیان کیے کہ جنکے اختلاف پر
تعجب ہووے ائمہ کرام اسی کا افسوس کرتے رہے مجتہدین متاخرین اسی غم مین مرگئے
اور احادیث کا اختلاف دور نہ کرسکے پس جب اختلاف درجہ غایت پر پہونچ گیا ہو اور
اور باوجود مساعی جمیلہ متقدمین کے اسکا رفع ہونا محالات مین سے ٹھہر گیا ہو تو ایک دو
حدیث کے اختلاف پر کیون اسقدر افسوس ہی تعجب ہے صاحب استقصا کی ذات سے
کہ حضرت نے اپنے امام اعظم طوسی کا قول ملاحظہ نہین فرمایا کہ جسمین اقرار ہی کہ فقط کتاب
تہذیب مین پانچ ہزار سے زیادہ حدیثین ہین جو باہم متعارض اور متناقض ہین اور جنکا
تعارض ہزار تاویل اور تحریف معنوی سے چھپانا چاہا اور نہ چھپ سکا چنانچہ انکے امام اعظم
کی تقریر جو صاحب فوائد مدنیہ نے نقل کی ہی یہ ہی وقد ذکرت ما ورد عنہم من الاحادیث المختلفۃ
التی تخیص الفقہ فی کتاب المعروف بالاستبصار وفی کتاب تہذیب الاحکام ما یزید علی خمسۃ آلاف
حدیث وقد ذکرت فی اکثرہا اختلاف الطائفۃ فی العمل بہا وذلک اشہر من ان یخفی اور یہ نہ
خیال کرنا چاہیئے کہ یہ اختلاف صرف راویون کے سبب سے ہے بلکہ حضرات امامیہ
اسکا اقرار کرتے ہین کہ یہ اختلاف خود ائمہ کی طرف سے ہی چنانچہ ملا باقر مجلسی نے بحار الانوار
مین لکھا ہی کہ ایک شخص نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا کہ کوئی شی سخت زیادہ ہم پر
اس سی نہین ہی کہ ہماری آپس مین بڑا اختلاف ہے تب امام نے جواب دیا کہ یہ اختلاف
میری طرف سے ہی اور اوسی مین بروایت زرارہ کے لکھا ہی کہ اوسنے امام باقر علیہ السلام
سے ایک مسئلہ پوچھا حضرت امام نے اوسکو کچھ جواب دیا اسکے بعد ایک دوسرا شخص آیا اور
اوسنے بھی وہی مسئلہ پوچھا اوسکو بخلاف پہلے جواب کے جواب دیا کہ پھر تیسرا شخص آیا

دونوجوابون کے برخلاف جوابدیا جب وہ دونوآدمی چلے گئے تب مین نے کہا کہ یا ابن
رسول اللہ اسکا کیا سبب ہو کہ دوآدمی اہل عراق سے آئے اور دے دونوآپ کے
شیعون مین سے تھے اور آپ نے دونوکو جواب ایک دوسرے سی خلاف دیا ہی
امام علیہ السلام نے فرمایا کہ یہی ہمارے حق مین بہتر ہو اور اسی مین ہماری اور تمہاری
خیریت ہو اگر دوس مین تم سب مختلف نہو اور ایک بات پر متفق ہوجاؤ تو لوگ تمکو
پکھوڑین اور ہم تم زندہ نہ رہنے پاوین اور پھر زرارہ کہتا ہو کہ جب امام جعفر صادق
سے اس امر کو مین نے پوچھا تو اونہون نے بھی اپنے پدر بزرگوار کے موافق جوابدیا
اور یہ کوئی نہ سمجھے کہ فقط ایک مسئلہ مین دو طرح پر مختلف احکام ائمہ کرام دیا کرتے
تھے بلکہ ستر تک نوبت پہونچتی تھی جیسا کہ بحار الانوار مین امام جعفر صادق سے منقول ہو
کہ امام موصوف فرماتے ہین کہ مین ایک بات مین ستر پہلو رکھتا ہون جس سی چاہون
نکلجاؤن غرض کہ ان اختلافات کو کوئی کہانتک بیان کرے جسکو اس باغ کی بہار دیکھنا
ہو وہ باب کتمان العلم عن غیر اہلہ کو بحار الانوار مین نکالکر دراسیر کرے پس جبکہ اختلاف احادیث
کا یہ حال ہوا اور خود حضرات ائمہ ایک بات مین ستر بات پیدا کرتے ہون اور ایک
وقت مین ایک سوال کے جواب مین اپنے مخلصین شیعون کو الگ الگ مختلف جواب دیتے
ہون جن مین سے ایک کو دوسرے سے نسبت نہو اور اسی مین اپنی اور اپنے شیعونکی
خیریت سمجھے ہون تو پھر صاحب استقصا دو حدیثون کے اختلاف پر کیون تعجب کرتے
ہین اور کیلئے اونکی تطبیق کی فکر فرماتے ہین اور حقیقت یہ ہو کہ یہ اختلاف اون منافقون
اور جھوٹھون نے کیا ہی جنکو ائمہ اپنے پاس آنے نہ دیتے تھے اور وہ اونکو بدنام
کرتے تھے اور اپنی طرف سے حدیثین اور باتین بناکر اونکی طرف منسوب کرتے تھے اور ائمہ
کرام اونسے بیزاری ظاہر کرتے تھے اور انپر لعنت کرتے تھے اور اونکو کاذب اور ملعون
کہتے تھے اور وہ اپنی جھوٹھی بنائی ہوی باتون کو ائمہ کیطرف منسوب کرتے تھے اور اس

امر کو ہم آئندہ شعبون کی کتابون سے ثابت کرینگے انشاء اللہ تعالیٰ

یقول المتمسک بولایۃ علی بن ابیطالب علیہ السلام

یہ تحریر بنظیر اور تقریر دلپذیر مخاطب تحریر طعنہ زن صدر عفران زار کشمیر ہی کہ جسکے دیکھنے سے ہر دل کلفت زدہ شگفتہ اور گرد کلال و ملال سے شستہ و رفتہ ہوتا ہی تحیر ہی کہ جب مخاطب کے ایسے بالیاقت کا یہ حال ہی تو وائی برحال جہال دعوی تو یہ تھا کہ ہم چند دلیلون سے زائد ہونا عبارت صدوق کا ثابت کرتے ہین اور دلیل کو دعوی سے کچھ ربط نہین عجب خلط و خبط ہی حصل اس تقریر کا یہی ہی کہ جب حدیث عیون اور حدیث معانی اخبار باہم مختلف ہین تو کیا ضرورت اسکی ہی کہ اول کو صحیح اور ثانی کو صحیح ٹھہراوین ہر چند آپ پر اسکی وجہ مخفی ہی مگر ہم پر بہت ظاہر ہی اول تو یہ کہ اس حدیث کا نام آپ ہی نے حدیث رکھا ہی اور ہم تو اوسکو سوال سائل سمجھتے ہین دوم سلمنا کہ حدیث ہی مگر جھوٹی حدیث ہی نہ فقط ہماری زبان سے بلکہ آپ کے علمای محققین کی زبان سی یہی کما مر سوم یہ کہ امام رضا علیہ السلام کی تصدیق اوس سے متعلق نہین ہوئی ورنہ ہذان صحیحان ہوتا چہارم یہ کہ مطابق عامہ ہی پس واجب الطرح ہی اور حدیث معانی الاخبار مطابق اصول شیعہ ہی پس واجب العمل ہی پنجم یہ کہ یہ مجمل ہی اور وہ مفصل ہی اور ظاہر ہی کہ مفصل مجمل پر راجح ہی الحاصل مخاطب کو اپنے اغیار کے مسلمات مین کیا دخل ہی آپکو اگر الزام خصم دینا ہی تو اوسکے مسلمات پر دیجیے آپ کو عہدہ اصلاح مسلمات خصم کسی سرکار سے مفوض نہین ہوا کہ آپ فرماوین کہ تم فلان حدیث کی تصدیق کرو اور فلان کی تکذیب اور یہ فقرہ اس حدیث سے نکالڈالو اور فلان فقرہ بڑھادو توجہ وعندیہ توجہ تم کس کھیت کی مولی ہو اور کس گنتی و شمار مین اور کس قطار مین جو اپنے کو پانچون سوارون مین ملاتے ہو حضور اپنی عقل کا گدہا الگ ہی دوڑائین فرسان میادین معارک مرد آزما سے علحدہ جائین ورنہ آپکا گدھا ٹھوکر کھائیگا اور آپکو خندق فضیحتی و رسوائی مین گرائیگا اور اختلاف ظاہری احادیث

شیعہ پر جو آپ طاعن ہین تو اوسکا علاج اپنی صحاح استقام کی احادیث سے کیجیے اگر اس سے شفا نہو
تو اختلاف آیات تشبیہ و تنزیہ سے علاج کیجیے اور اگر قرآن و حدیث دونو سے شفا نہو تو اپنی
مرض کو لاعلاج سمجھکر صبر کیجیے اور تقدیر خدا پر راضی رہیئے فانہ یضل من یشاء ویھدی
من یشاء الی صراط مستقیم قولہ کیا ضرور ہو کہ عیون اخبار کی حدیث کو غلط ٹھہراوین
اقول ضرورت اسکی یہ ہو کہ امام نے اوس سوال سائل مین تصریح بصحت نہین فرمائی پھر اوسکی
حدیث ہو نہین تامل ہو چہ جائیکہ ہم تصحیح بھی کرین بلکہ سکوت امام سے اوسکی عدم تصحیح ثابت ہے
فان السکوت فی معرض البیان بیان للعدم اور ہمکو کیا غرض اوسکی تصحیح کی ہی جب معانی الاخبار کی
حدیث مین تصریح بہ تصحیح قول امام جعفر صادق علیہ السلام سے موجود ہی قولہ بلکہ غلط ٹھہرانیکی
ضرورت ہی نہین ہو اقول یہ وہی تقریر پوچ و لچر ہی جو دلیل ثالث مین بیان کر چکے
اور ہم اوسکا جواب دندان شکن دیچکے کہ یہ بعینہ مثل نکالدینے انتم سکاری کے ہو
لاتقربوا الصلوۃ سے فقط فریب عوام کیواسطے تکثر دلائل کرنے سے اور کہی ہوی باتونکو
مکرر کہنے سے کیا حاصل ہی جو بات فی نفسہ باطل ہو وہ ہزار مرتبہ کی تبدیل عبارات سے حق
نہوگی نجس العین بار بار دھونے سے پاک نہین ہوتا بلیت سگ بدریائی ہفتگانہ بشوئی
چونکہ ترشد پلید تر باشد قولہ اختلاف کے سبب سے ایک حدیث کو غلط ٹھہراتے ہین اقول
اختلاف سبب غلط ٹھہرانیکا نہین ہو بلکہ عدم تصدیق امام اور مخالف دلائل قطعیہ عقلیہ و نقلیہ ہونا
سبب غلط ٹھہرانیکا ہو اور فقط اختلاف تو موجب جمع بین الحدیثین ہوتا ہو اور اس مقام پر جب
ہمنے ہذا صحیح متعلق بدعوای اصحابی کیا تو حدیث معانی الاخبار مین اور حدیث ہذا صحیح مین کچھ
اختلاف نرہا باقی رہا سوال دل سائل پس جب امام نے اوسکی تصحیح نہ کی تو وہ حدیث
ہونے سے خارج ہو گیا پس درمیان اوسکے اور حدیث معانی الاخبار کے اختلاف بین الحدیثین
کا اطلاق نہین ہو سکتا بلکہ اختلاف بین الحدیث و قول سائل ہوا اور حدیث اوسے باتصحیح
ہو قول سائل سے یہ بھی ایک وجہ تصحیح حدیث معانی الاخبار اور تکذیب قول سائل کی ہو

اور اگر آپ کے ذہن مبارک مین بسبب کمال دقت نظری کے یہ پیچیدہ ہو کہ جہان دو قول
بظاہر مختلف ہون تو ضرور ہو کہ ایک غلط ٹھہرایا جاوی پس وہ آیات قرآنی کہ جو بظاہر
بحسب ترتیب ہر دلالت کرتے ہین آپ کے نزدیک غلط محض ہونگے پھر مناسب ہو کہ
بعد ترتیب عثمانی کچھ آپ بھی اصلاح آیات قرآنی کیجئے خصوصًا جو آیات کہ شان
منافقین مین ہین اونکو تو کسیکا فقرہ جمایا ہوا سمجھکر ضرور نکالکر بسنّت عثمانی جلا دیجئے کہ
مبادا حضرات شیعہ ثلثہ کو اوسکا مصداق کر دین قولہ جنکے اختلاف پر تعجب ہوی
اقول صاحب استقصا کو کوئی تعجب اختلاف احادیث پر نہین ہو ورنہ جمع بین الحدیثین
کیون کرتے ہان اکو البتہ تعجب ہی اور اس تعجب کا ہمکو کچھ تعجب نہین ہو اسلیے کہ
جہلا اور حمقا کو اکثر تعجبات بیجا ہوا کرتے ہین اور کیون نہین تعجب کرتے اختلاف آیات
قرآنی سے اور کیون نہین بعض کو غلط ٹھہراتے کہ مصداق یومنون ببعض الکتاب ویکفرون
ببعض ہو جائے قولہ ائمہ کرام اسیکا افسوس کرتے رہے اقول جواب ہی خرافات ہو کہان ائمہ نے
افسوس اختلاف احادیث کا کیا بلکہ خود فرمایا کہ ہم بوجہ تقیہ اختلاف کرا دیتے ہین جیسا کہ آپ
خود ہی بعد چار سطر کے ناقل ہین اب ہم جھوٹھے کے منھ مین کیا کہین قولہ مجتہدین متاخرین اس
غم مین مر گئے اقول محض کذب و دروغ ہی ہمارے علماء شکر اللہ سعیہم نے جمع بین الاحادیث
کر کے اختلاف مٹا دیا ہان سُنیان ہفت اقلیم از متقدمین تا متاخرین اسی غم جگر سوز مین مر گئے
اور گڑ گئے اور سڑ گئے کہ کسی طرح احادیث صحاح ستہ کو جو کفر و الحاد ثلثہ پر دلالت کرتی ہین
مثل حدیث قرطاس و فدک و کاذب و غادر و خائن کے اور امثال اسکے کہ بہت ہین جمع
کیجیے اور اختلاف دور کیجیے مگر آجتک نہ کر سکے اور باوجود مساعی نامشکور متقدمین اور
متاخرین رفع اختلاف محالات مین ٹھہر گیا یہ بحث ایک مبحث کی ہو اور ایسی ہزارون ہین
ایک ادنی امر اختلاف ائمہ اربعہ ہو لاکھون مسائل ہین کہ تا قیامت اوسکا رفع ہونا محالات
سے ہے قولہ تعجب ہو صاحب استقصا کی ذات سے اقول تعجب ہو آپ کی ذات شریف

سے کہ آیات مفسّرات یزدانی اور محکمات اور متشابہات قرآنی کے اختلاف پر نظر نہین کرتے
اور اختلاف احادیث پر طعن کرتے ہین حالانکہ خود ائمہ نے فرمایا ان فی اخبارنا محکم کمحکم
القرآن ومتشابہ کمتشابہ القرآن آپ اس سے نہین ڈرتے کہ اگر قبیح اختلاف کو
نظر عوام مین جلوہ گر فرمائیے گا تو وہ اختلاف آیات دیکھکر کلام اللہ سے ہاتھہ اوٹھا لینگے
یہ امر تو کچھہ دشوار نہین مگر مصیبت عظمی یہ ہوگی کہ حسبنا کتاب اللہ لغو ہو جائیگا اور حضرت
عمر کا فرمودہ کہ کتاب اللہ جنکی تابع رائی زنن تھے غلط ٹھہر جائیگا اور اعظم ترین مصائب حضرات
اہل سنت کے لیے کہ مقام رونے اور سر پیٹنے اور خاک اوڑانیکا ہوگا یہ امر ہوگا کہ جب صحاح ستہ
کے اختلاف پر نظر کرینگے تو وہ بھی مثل قرآن دست حق پرست عثمان سے قابل سوختن ٹھہرینگے
اور اگر کوئی شخص نادانی سے تعجب کرے کہ اگر صحاح مین اختلاف ہوتا تو اہل سنت شیعون کی کتابون پر
بوجہ اختلاف کیونکر طعن کرسکتی تو ہم کہینگے کہ قدیم الایام سے اہلسنت کا یہی دستور ہی کہ اپنا ٹینٹ ٹیڑھا
رکھتے دوسرون کی پھلی نہارتے ہین الغرض احصائی اختلافات صحاح تو ممکن نہین مگر بطور مشتی
نمونہ از خروارے ہمکو بیان کرنا ضرور پڑا اما اجمالاً پس ایک عائشہ صدیقہ ہماری تصدیق کے
لیے کافی ہین کہ اونہون نے کتنی روایتین جو آپ کے صحابہ کرام نے رسولخدا سے کی ہین اوسکے
خلاف روایت کی ہی اور آپ کے صحابہ کی تکذیب مین ہمیشہ سرگرم رہین یہانتک کہ آپ کے
علمانے کتابین اس باب مین تصنیف کرڈالین چنانچہ کتاب الاصابہ لایراد ما استدرکتہ عائشہ علی الصحابہ
فاضل زرکشی نے لکھی اور جلال الدین سیوطی نے عین الاصابہ فی استدراک عائشہ علی الصحابہ لکھی
پس خیال کرنا چاہیے کہ جب زن پردہ نشین نزاویہ گزین کے اختلافات اتنے ہون
کہ جس مین کتابین تصنیف ہون تو مردان معرکہ آرا اور منبر جان جلوت سرا کے اختلاف کا تو
خدا ہی حافظ ہی اگر سیر اس باغ وبہار اور نزہت اس گلزار کی ہوس ہی تو کتاب تبیین الاختلافات فی
روایات اہل الخلاف کو ملاحظہ فرمائیے اور بحیائی عثمانی سر نیچے جھکائیے اما تفصیلاً پس مشکوۃ شریف
مین ابو ایوب اور جابر اور انس سے روایت کی ہی کہ حضرت رسالتمآب نے حکم استنجا بالماء کا فرمایا

اور مسلم نے بھی اپنی صحیح مین انس بن مالک سی اور بچند طریق دیگر روایت کی ہی کہ خود حضرت استنجا بالماء
فرماتے تھے اب سنیے کہ فیض القدیر نے شرح جامع صغیر مین لکھا ہی کہ احمد بن حنبل فرماتے ہین
کوئی حدیث صحیح استنجا بالماء مین نہین وارد ہوئی اور مالک نی انکار اسکا کیا ہی کہ جناب رسولخدا
نی کبھی استنجا بالماء کیا ہو اور ابن الحبیب نے استنجا بالماء سی منع کیا ہی اسوجہ سے کہ وہ مطعومات
سے ہی اور بخاری اور مسلم نے اپنے صحیحون مین روایت کی ہی کہ جناب رسولخدا نے وضو مین
ہاتھ تا مرفقین دھوئے اور پھر صحیح مسلم مین ابی جازم سے راوایت کرتا ہی کہ حضرت ابوہریرہ
ہاتھ کو تا ہر دو بغل دھوتے تھے اور فرماتے تھے سمعت خلیلی علیہ السلام یقول تبلغ الحلیۃ
من المومن حیث یبلغ الوضوء اور اسی طرح پیرون کے دھونے مین اختلاف ہو کہ تا کعبین ہی چاہیے
تا رکبتین مستحب ہی چنانچہ نووی شرح مسلم مین فرماتے ہین جواب مین قول ان لوگون کے جو مدعی
اتفاق ہین اوپر عدم استحباب زیادت فوق مرفقین اور کعبین کے کیف یصح دعواھما وقد
ثبت فعل ذلک عن رسول اللہ وابی ھریرۃ وھو مذھب لا خلاف فیہ عندنا
ولو خالف فیہ من خالف کان محجوجا بھذہ السنن الصحیحۃ الصریحۃ
اور اسی طرح روایات مسحات راس بھی مختلف ہین اکثر احادیث صحیحہ اوپر وحدت مسح کے
دلالت کرتی ہین اور ابو داؤد نے اپنے سنن مین روایت کی ہی انہ علیہ السلام مسح راسہ ثلثۃ
اور اسیطرح عدد غسلات وضو مین احادیث مختلف ہین بعضون مین ایک ایک بار بعضون مین
دو دو بار اور بعضون مین تین تین بار وارد ہوا ہی مشکوۃ مین عبد اللہ بن عباس سی روایت
کی ہی قال توضا رسول اللہ مرۃ مرۃ لم یزد علی ذلک رواہ البخاری اور عبد اللہ بن یزید سی یون
روایت ہی ان النبی توضا مرتین مرتین اور عثمان نے حکایت کی وضو جناب رسولخدا سی
فتوضا ثلثا اور مشکوۃ مین طلق بن علی سی روایت کی ہی قال سئل رسول اللہ عن
مس الرجل ذکرہ بعد ما توضا قال ان ھو الا بضعۃ منہ
اور پھر بسرہ بنت صفوان سے روایت کی ہی قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اذا قضی احدکم بیدہ الی ذکرہ فلیتوضأ اور مشکوۃ مین اور مسند ابو حنیفہ مین روایت
کی ہی عن عائشۃ قالت کان النبی تقبل بعض ازواجہ ثم یصلی ولا یتوضا وعن
ابن عباس لیس فی القبلۃ وضوء اور پھر مشکوۃ مین عبد اللہ بن عمر سے روایت کی ہے
من قبل امراتہ او جسہا بیدہ فعلیہ الوضوء اور مشکوۃ مین عائشہ سے روایت
کی ہی من حدثکم ان النبی کان یبول قائما فلا تصدقوہ ما کان یبول الا قاعدا
اور مشکوۃ مین صحیح مسلم اور صحیح بخاری سی روایت کی ہی عن حذیفۃ قال اتی النبی سباطۃ قوم
فبال قائما اور حضرت عمر سے احفظ اللہ برتو مشہور اور معروف ہی معلوم نہین کہ حضرات اہلسنت
کہ بعد از افلح غلامان حضرت عمر ہین اس سنت پر کیون نہین قائم ہوتے الحاصل یہ چند حدیثین ہمنے
بسم اللہ باب الطہارہ کے مختلف لکھین اب صاحبان دانش کل ابواب فقہ کو اس پر قیاس کرلین
ع قیاس کن زگلستان من بہار مرا + اور اگر کوئی قصدا احصاء کرے تو مجلدات ضخیمتر از تہذیب و
استبصار بھی وفا نہ کرینگے ہمکو اتنی فرصت نہین کہ اپنی اوقات عزیز کو جمع کرنہین ان مزخرفات کے ضائع
کرین قولہ رفع ہونا محالات مین ٹھہر گیا اقول مدعی محض کاذب بلکہ اکذب البریہ ہی ہماری مذہب مین
ایک حدیث بھی مختلف حقیقت مین نہین ہی اور جو ظاہری اختلاف مثل آیات قرآنی کے تھا اوسکو
ہمارے علما شکر اللہ سعیہم نے بمساعی جمیلہ رفع کردیا چنانچہ کتاب تہذیب و استبصار اسی بارہ مین
تصنیف ہوی ہی قولہ جو باہم متعارض و متناقض ہین اقول بشبہہ تعارض ظاہری تھا جیسا کہ آیات
قرآنی مین ہی اوسکو علما نے رفع کردیا قولہ جنکا تعارض ہزار تاویل اور تحریف معنوی سی چھپانا
چاہا اور نہ چھپ سکا اقول انتہی کی خباثت اور خیانت اور مکر و فریب ہی کہ کوئی اپنے کلام زور
اور تحریفات سراپا قصور کو بغیرتی سے جسور اور حیا سے دور ہو کر تحت اقوال دیگران نقل
کرے تاکہ جہلا جانین کہ یہ بھی کلام اوسی غیر کا ہی کلام شیخ ابو جعفر طوسی علیہ الرحمہ ہین کہ جسکو
خود مخاطب والاشان نقل فرماتے ہین ہرگز ان مضامین کا وجود نہین نہ اونہون نے
اون احادیث کو متعارض اور متناقض فرمایا ہی اور نہ ہزار تاویل اور تحریف معنوی کو ذکر کیا ہی

بلکہ فقط اسیقدر فرمایا ہی کہ دونو کتاب استبصار و تہذیب مین قریب پانچہزار احادیث مختلفہ کے مین نے
ذکر کیا یعنے واسطے جمع کرنے اور رفع اختلاف کرنے کے اور وجود اختلاف احادیث منجر
تعارض اور تناقض مین نہین ہی بلکہ بوجہ عموم و خصوص و اطلاق و تقیید اور ظاہر اور غیر ظاہر کے و غیر ذلک
من الامور الکثیرۃ اختلاف ہوتا ہی اور علما نے ہر اختلاف کو طرق جمع و توفیق سی بقواعد اصولیہ
اسطرح پر زائل فرمایا ہی کہ اوسکا کچھہ عین و اثر بھی باقی نہین ہی جیسا کہ ناظرین تہذیب و استبصار و متتبعین
اسفار علماء کبار پر یہ امر کالشمس فی رابعۃ النہار ہویدا اور آشکار ہی آپ نے یہ بھی تو خیال کیا ہوتا
کہ عبارت شیخ کا مین خود ہی قائل ہون جو ان ایراوات اور تحریفات زائدہ کو میری دیکھیگا ڈ
بجز دروغ گویم بر روی تو کے اور کیا کہیگا و لنعم ما قیل ع چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد
یہ ایک بات ہی جس سے آپکی خیانت و بد دیانتی ظاہر ہوئی دوسری بات یہ ہی کہ مراعات
طرق جمع جیسے مطلق کو مقید اور عام کو خاص اور مجمل کو مفصل اور متشابہ کو مأول کرنا اگر اسی کا
نام تحریف معنوی ہی تو کل مفسرین آپ کے جو آیات قرآنی مین ایسا ہی کرتے ہین سب تحریف
معنوی کرنے والے ہین پس اگر شیعون نے بھی بعض احادیث مین اسی قسم کی تحریف معنوی کی
تو کونسی قباحت لازم آئی تیسری بات یہ ہی کہ جو آپ نے فرمایا کہ تعارض کو ہزار تاویل سے
چھپانا چاہا اور نہ چھپ سکا یہ قول آپ ہی کا ہی اگرچہ بخدع و فریب آپ نے تحت کلام
شیخ الطائفہ مندرج کیا ہوا اور جب عبارت اونکی زبانی صاحب فوائد آپکے خود نقل کی
تو آپ کے خدع و فریب کی حاجت اثبات نہ رہی لیکن ہم آپ سے پوچھتے ہین کہ اس دعوی
پر کوئی برہان بھی ہی یا بلا سلطان مثل دعوت شیطان کے مصداق ما کان لی علیکم
من سلطان ہے رفع تعارض کو جیسا آیات محکمات اور متشابہات مین کیا جاتا ہی آپنے تعارض
کا چھپانا نام رکھا ہی جس امر کو خود آدمی پکار پکار کے کہتا ہی کہ دیکھو آمین تعارض تھا اور ہمنے
رفع کر دیا پھر تعارض کو چھپانا کیونکر صادق آیا اور اگر رفع پر چھپانا صادق آتا ہو تو تاویل
کل متشابہات پر بھی چھپانا صادق آویگا حالانکہ آجتلک کسی شیعہ و سنی نے تاویل پر اطلاق

چھپانیکا نہین کیا اور چوتھی بات یہ ہی کہ آپ نے فرمایا کہ ہزار تاویل سے نہ چھپ سکا یہ بھی ہی
دعوای شیطانی بلاسلطان و لابرہان ہی کس عالم نے ہماری کس متشابہ حدیث مین کہا کہ
تاویل نہین ممکن ہی جو آپ یہ دعوی کرتے ہین اور ارشاد فرماتے ہین کہ ہزار تاویل سے
رفع اختلاف نہوا ہم ایک ہی تاویل کو واسطے رفع اختلاف کے کافی اور وافی سمجھتے ہین
ہان یہ آپ اپنے عقیدہ کے مطابق فرما سکتے ہین کہ ہمارے نزدیک یہ تاویلین ہین مگر ہمارے
نزدیک چونکہ مقبول نہین ہین اسلیے ہم کہتے ہین کہ یہ تاویلین کالعدم ہین تو مثل آپ کے ہر کافر
و ملحد کہہ سکتا ہی کہ کلام اللہ کے آیات متعارفہ تشبیہ و تنزیہ وغیرہ کا اختلاف ہرچند مفسرین
اہل اسلام نے ہزار تاویلون سے چھپانا چاہا مگر نہ چھپ سکا فما ھو جوابکم فھو جوابنا
اسکے علاوہ یہ بات ہی کہ آپنے تو فقط دعوی ہی دعوا کیا کہ چھپانے سے نہین چھپ سکا اور آپ کے
علمانے تو اکثر جگہون پر اظہار اسمیں اختگی کیا ہی دیکھیے ترجمہ فارسی مشکوۃ مین بڑے مولانا
اور مقتدانا آپ کے شیخ عبدالحق دہلوی قدس سرہ غصب فدک مین کیا دست پا چہ ہین اور فرماتے
ہین جسکا حاصل یہ ہی کہ اشکال عظیم یہ ہی کہ اگر حدیث لا نورث و لا نورث کو خاب
سیدہ نے نہین سنا تھا تو بعد اسکے کہ حضرت صدیق نے اونکو سنایا پھر کیون نہ تصدیق صدیق
کی یعنی نوبت فھجرتہ فلم تکلمہ حتی مات کی آئی کیون حضرت اسکو چھپانے سے
نہ چھپنا کہنا مناسب ہے یا جو آپ نے شیعونکی طرف نسبت بکذب و بدروغ دی ہے
فجزاک اللہ عنا شر الجزاء **قولہ** اور یہ نہ خیال کرنا چاہیے کہ یہ اختلاف صرف راویون
کیطرف سے ہے **اقول** ہرگز یہ نہ خیال کرنا چاہیے کہ اختلاف احادیث و صحاح سنیہ جو ابھی ہمنے
اجمالاً و تفصیلاً بیان کیا از راہ تقیہ ہوگا اسلیے کہ تقیہ کو تو یہ حضرات کفر و نفاق سمجھتے ہین
خلافاً للہ تعالی و رسولہ حیث قال الا ان تتقوا منھم تقاۃ او تقیۃ کما فی البیضاوی
و روی البخاری فی صحیحہ عن الحسن التقیۃ باقیۃ الی یوم القیامۃ بلکہ یہ اختلاف نہین ہی مگر کذب و
افترای روات سے رسول اللہ پر بلکہ کل احادیث صحاح سقیم اختلاق ہی طرفہ یہ ہی کہ بمقتضای

اینکہ در دغگو را حافظہ نباشد خود ایک ہی راوی اپنی نفس ہی مناقضت کرتا ہی بڑی محدثہ مجتہدہ
مجاہدہ عائشہ طائشہ روایت کرتی ہین کہ جناب رسول خدا منی کو دھوتے تھے چنانچہ مسلم اپنی
صحیح مین روایت کرتا ہی اور پھر اوسی مین روایت کرتا ہی کہ خود صدیقہ فرماتی ہین کہ
مین جناب رسولخدا کے کپڑے سے منی خشک کو اپنے ناخونون سے رگڑ ڈالا کرتی
تھی تعجب ہی کہ صدیقہ صاحبہ کی تصدیق تو کرتی ہی نہ تھین مگر اپنی تصدیق کیواسطے کیا
بلا نازل ہوتی تھی کیا نہین سمجھتی تھین کہ نام صدیقہ مثل نام صدیق کی حدیث لانورث مین
ع برعکس نہند نام زنگی کافور ہوگا قولہ یہ اختلاف صرف راویون کی سبب سے ہی الی قولہ
یہ اختلاف خود ائمہ کیطرف سے ہے اقول جب حدیث اختلاف اصحابی اور اختلاف امتی
رحمۃ کے آپ خود تصدیق کرتے ہین اور بنابر اسی کے اپنے چارون اماموںکو خیکے تناقض اور
تخالف کا آوازہ چارون مصلون مصلین سی از مشرق تا مغرب زمین ہو پہنچا ہی جہنم سے
بچاتی ہین اور چارونکو ناجی ٹھیراتی ہین پس اگر ائمہ کرام نے بحکم خدا و رسول تقیۃً اختلاف کیا
تو کیا قباحت آئین لازم آئی بڑا تعجب ہے حضرات اہلسنت سے کہ احادیث ائمہ علیہم السلام
پر بوجہ تعارض حکم تساقط جاری کرتے ہین حالانکہ تعارض فقط ظاہری ہی نہ حقیقی کہ بعد جمع و
توفیق مرتفع ہوجاتا ہی اور اپنے چارون مذہبون کی تعارض حقیقی پر کہ جنکی جمع و توفیق
تا قیام قیامت ممکن نہین ہی حکم تساقط نہین جاری کرتے خدا نے بڑی خیر کی کہ بے کسی دلیل
و برہان کے باب اجتہاد چار ہی پر مسدود ہوگیا ورنہ ایسے اختلاف پیدا ہوتے کہ ہی
تو مشرق و مغرب ہی بھرا ہوا ہی پھر تو روی زمین سے تا عرش برین بھر جاتا اور چار
مصلون کی جگہ شاید چار مہاسنکھ ایک کونے مین سما جاتے قولہ ملا باقر مجلسی نے بحار الانوار
مین لکھا ہی اقول یہ سلیقگے آپکی ترجمہ احادیث مین جو اسمقام مین کی ہی ماہرین پر ظاہر و باہر ہے
قولہ ایک مسئلہ مین دو مجتہدون کی مختلف احکام آئمہ کرام دیا کرتے تھے اقول مومنین پر واضح
رہے کہ وجہ اختلاف فتاوی تقیہ کا اختلاف انواع اور اقسام کفار نابکار کا ہی اسلیے کہ تقیہ واسطے

حفظ جان و مال و آبرو کے ہے اپنے مخالف سے پس مخالف جس فرقہ کا ہوگا اوسی فرقہ کے موافق
حکم تقیہ ہوگا پس کہین تقیہ خوارج سے ہے کہین نواصب سے ہے کہین اشاعرہ کہین معتزلہ
کہین حنفیہ کہین مالکیہ الی غیر ذلک من الفرقۃ المختلفۃ الضالۃ پس ایمہ علیہم السلام نے جس شخص کو جس
فرقہ مین گرفتار پایا حکم تقیہ واسطے اوسکے مطابق اوسی فرقہ کے فرمایا تاکہ مومنین شر مخالفین
سی محفوظ رہین حتیٰ کہ خدا تسلط مخالفین رفع دفع کرے اور متغلبین کو واصل جہنم کرے پھر
وہی حکم اصلی کہ ایک ہی واسطے عمل مومنین کے متعین ہوجائیگا اور جن جن مقامات مین تسلط
ایسے ظلمہ کا نہین ہے جس سے ضرر پہونچے وہان وہی حکم اصلی جاری ہونا ضرور ہی یہ وجہ ہے
اختلاف احکام تقیہ کی پس بعد اثبات جواز تقیہ بلکہ وجوب تقیہ بعض مواقع مین بمفاد آیہ کریمہ
ولا تلقوا بایدیکم الی التہلکۃ یہ اختلاف تعین رخصت خدا واسطے حفظ جان و مال
و آبرو شیعون کے ہوا اور چونکہ حسن و قبح اشیا بنا بر اشاعرہ کے تابع امر خدا ہی اور تقیہ کے
بارہ مین امر خدا ہوا تو اسمین کسی طرح کا قبح نکلا پس طاعن و مستہزی اس پر طاعن و مستہزی خدا و رسول
پر ٹھہرا واللہ یستہزء بہم و یمدہم فی طغیانہم یعمہون اہلسنت اپنے مقامات
پر تقیہ کو ثابت کرتے ہین جیسا کہ تفسیر بیضاوی اور تفسیر رازی سے ابھی ہمنے لکھا لیکن عوام
کے سامنے اوسکا قبیح ہونا بلکہ کفر و نفاق ہونا بصد آب و تاب اسلیے بیان کرتے ہین
کہ عوام شیعہ قبح تقیہ سنکر تقیہ سے دست بردار ہون اور بلا ہای آفت جان مین گرفتار
ہون تو سنیون کے لیئے موجب خنکی چشم ہوا کو بدل و جان ہی منظور ہی کہ شیعہ تقیہ نہ کرنے ہی
سب مارڈالے جاتے تو خوب ہوتا کہ پھر کوئی اصحاب ثلثہ کی خدمت گزاری کرنیوالا نہ رہتا
بڑے تعجب کی بات ہی کہ شیعہ جرم ادنی مخالفت مین لائق گردن زدنی ہوجاتے ہین اگر مجامع
حضرات سنیہ مین کبھی کوئی بیچارہ غریب پھنس جاتا ہی اور غفلت سے ہاتھہ کھول کے نماز پڑھ
لیتا ہی حالانکہ بیچارے نے ابھی وظیفہ معمولی اللھم العن بھی نہین پڑھا مگر اتنی ہی جرم ہاتھ کھولنے پر
اوسکی جان و مال و آبرو سب حلال ہوجاتی ہی اور اگر کوئی سنی ہاتھ کھولکر نماز پڑھے تو کہتے ہین کہ

حضرت امام مالک قدس سرہ کے فتوے پر عمل کرتا ہی نہ اوسکو کوئی کافر کہتا ہی نہ اوسکے
امام صاحب کو کوئی کافر کہتا ہی اسی جگہ سے معلوم ہوتا ہی کہ الکفر ملۃ واحدہ کا قول نہایت درست
ہی ان بے انصافیون کا خدا انصاف کرے قولہ بلکہ ستر تک نوبت پہونچتی تھی اقول یہ دعوی
محض غلط ہی کہ جسکو دلیل سے کچھ ربط نہین ہی دلیل آپ نے حدیث بحار کو ٹھہرایا ہی جسکے ترجمہ
مین فرماتے ہین کہ مین ایک بات مین ستر پہلو رکھتا ہون پس کہان ستر احکام مختلف ایک مسئلہ کے
اور کہان ایک بات ایسی کہ جس مین ستر پہلو ہین یعنی ستر مسئلہ اوس ایک بات سے نکلتی ہین
اصل ترجمہ حدیث یہ ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین ایسا کلام کرتا ہون جو مشتمل ہوتا ہی اوپر ستر
وجہون کے کہ میرے لیے ہو سکتا ہی کہ ہر وجہ کو مخرج ایک مسئلہ دینیہ کا کرون ستر کا عدد
واسطے کثرت کے ہی جیسا کہ اہل لغت نے تصریح اسکی کی ہی پس غرض حضرت کی یہ ہی کہ
مین ایک مسئلہ اس حسن تقریر سے بیان کرتا ہون کہ عقلای دقیق الفہم ایک مسئلہ سے مسائل
کثیرہ استخراج کر سکتے ہین اور انتہی کی خوبی اور حسن کلام کا یہ ہی کہ ایسا وجہ فصاحت و
بلاغت مین قل و دل ہو کہ ایک بات سے بہت سی باتین نکلین جیسے خداوند علام کے کلام
مین ہی ان لکم فی القصاص حیوۃ یا اولی الالباب مفسرین نے لکھا ہی کہ اس
قول مختصر سے کتنے اعتراضات ملاحدہ حکما دفع ہوتے ہین اسیطرح سے ایک کلام امام
علیہ السلام سے بہت سے مسئلہ بدلالات مطابقیہ و تضمنیہ و التزامیہ اور ایک قاعدہ
کلیہ سے سیکڑون مسائل جزئیہ نکلتے ہین اور یہی معنی ہین علینا القاء الاصول و علیکم
بالتفریع کے چنانچہ بالفعل ہماری بعض علمانے ایک حدیث و لمح سے دو سو مسئلہ
استخراج کیے ہین اس کلام بلاغت نظام کو محمول اوپر اختلاف فتاوی کے کرنا اور اسکے
معنی یہ کہنا کہ ایک مسئلہ کے ستر جواب مختلف دیے شیعونکو یاد دلوانا جہالات اور تلونات
فقیہ لاثانی حضرت خلیفہ ثانی کا ہی کہ خود اونکے اقرار سے مخدرات فی الجہال اونسے
افقہ تھین اونحضرت نے تو اپنی نادانی سے باتباع ہوائی نفسانی و باغوای شیطانی

فقط ایک مسئلہ میراث جد مین ستر بلکہ سو فتوی مختلف دیئے چنانچہ ستر کی روایت شرح فرائض
سراجیہ تصنیف علامہ سید شریف جرجانی مین مذکور ہی وہذہ عبارتہ تحران ابا حنیفۃ رح
اختار قول ابی بکر لانہ ثبت علی قولہ ولم یختلف عنہ الروایۃ وقد روی
عن عبیدۃ السلمانی انہ قال حفظت عن عمر فی الجد سبعین
قضیۃ یخالف بعضھا بعضا یعنی ابو حنیفہ نے مسئلہ میراث جد
مین قول ابو بکر کو پسند کیا کہ وہ اپنے قول پر مرتے دم تک ثابت قدم رہے اور اونسے
کوئی روایت مختلف نہین ہوئی اور روایت کیگئی عبیدہ سلمانی سے کہ اونسے کہا کہ
مین یاد رکھتا ہون عمر سے مسئلہ میراث جد مین ستر قضیہ کہ بعض اونکے بعض سے متخالف
تھے اور ملا علی قاری نے شرح موطائی امام مالک مین فرمایا ہو عن عبیدۃ السلمانی
انہ قال حفظت عن عمر فی الجد سبعین قضیۃ یخالف بعضھا بعضا
اور بعینہ یہی عبارت ابن ملقن نے شرح صحیح بخاری مین فرمایا ہی اور ابو الحسن آمدی نی در ابکار
افکار مین ان موتیون کو اپنی سلک عبارت مین یون پرویا ہی قولھم انہ قضی فی الجد
سبعین قضیۃ قلنا لانہ کان مجتھدا وکان یجب علیہ اتباع ظنہ فی کل
وقت وان اتحدت الواقعۃ کما ھو واب سائر المجتھدین
یعنی اگر ستر فتوی مختلف دیئے تو کیا مباحت ہی اسلیئے کہ وہ مجتہد تھے اور مجتہد کو ضرور ہی
کہ ہر وقت کے ظن پر عمل کرے اگرچہ ایک ہی واقعہ ہو جیسا کہ یہی طریقہ کل مجتہدین کا ہی
لیکن سو حکم مختلف دینے کی روایت کو پس ابن حجر عسقلانی نے فتح الباری شرح صحیح بخاری
مین ذکر کیا ہی حیث قال اخرج یزید بن ھارون فی کتاب الفرائض عن ھشام
عن محمد بن سیرین عن عبیدۃ قال انی حفظت عن عمر فی الجد مائۃ قضیۃ
کلھا ینقض بعضھا بعضا ثم قال وروینا بسند صحیح الی ابن عون
عن محمد بن سیرین سالت عنہ فی الجد فقال قد

حفظت عن عمر فی الجد مائة قضیة مختلفة

محصل دو نور دا ہیونکا یہ ہو کہ خلیفہ دوم جاہل معنی کلالہ الاب والام نے میراث جد مین سو
حکم متناقض و مختلف دیئے اور اسی طرح سے ابن بطن نی شرح صحیح بخاری مین اور قسطلانی نے
بھی شرح صحیح بخاری مین اور صاحب کنز العمال نے اور محمد بن سعد نے طبقات مین ذکر کیا
ہو اور ابن حزم کی روایت محلی مین یون ہو روینا من طریق عبد الرزاق عن
سفیان الثوری وسمعہ الی ان قال حفظت عن عمر بن الخطاب فیها
ای فی فریضة الجد مائة قضیة مختلفة قال ابن سیرین فقلت
عن عمر قال عن عمر قال ابن حزم قال ابو محمد لا سبیل
الی وجود اسناد اصح من هذا یعنی عمر بن خطاب نے فریضہ جد مین
سو حکم مختلف دیئے کہا ابن سیرین نے مین نے کہا عمر نے سو حکم دیئے کہا ہان عمر نے
دیئے اور کہا ابو محمد نے کہ اس سے بڑھکر کوئی حدیث از راہ اسناد صحیح نہوگی الحاصل
ایسا اجہل جو ایک مسئلہ مین ستر ستر اور سو سو حکم مختلف اور متناقض دے اور احکام دین
خداوندی اور انتظام شریعت مصطفوی کو لڑکون کے کھیل کا مشغلہ اور ریحمیرا کی گڑیونکا
ملعبہ کرے اور اپنی جہالت سے کبھی داہنا ہاتھ کبھی بایان ہاتھ کبھی زند سے کبھی مرفق سے
چور کا کٹوائے اور مجنونہ کو دیوانہ حکم رجم دے اور مسئلہ جد اور کلالہ کو مرتے دم تک
بقول رسول اللہ نہ سمجھے کمافی کنز العمال کہ رسول خدا نے فرمایا یا عمر انک لن
تموت قبل ان تعلم ذلک ایسا لیاقت مند لیاقت اجتہاد کی کب رکھیگا چہ جائیکہ
انیکہ خلیفہ جی بنے لیکن حضرات اہلسنت حب مصداق ختم اللہ علی قلوبهم
ہین تو اونسے کسی امر کا تعجب نہین ہو اولئک کالانعام بل هم اضل سبیلا قولہ
جسکو اس باغ کی بہار دیکھنا ہو اقول اس باغ ہمیشہ بہار مین ساتھ گلہای تولا کے کچھ خارہای
تبرا بھی ہین مومنین با بصیرت کو پھولونکی بہار آنکھونکو تازگی دیتی ہو اور راندھون بے بصیرت کو

پھول تو نظر نہین آتے مگر خارہائی تبرا دلون مین چبھتے ہین اور شجرہ زقومی کے مزے چکھتے ہین
ذق انک انت العزیز الکریم قولہ اختلافات احادیث کا یہ حال ہو اقول اختلاف
احادیث صادقین کا عشر عشیر بھی اختلاف احادیث کاذبین صحاح سنیہ کا نہین ہی کما بینا انفا قولہ
ایک بات مین ستر بات پیدا کرتے ہون اقول نہایت حسن ہی اور کمال خوبی ہی بات کی کہ
ایک بات ایسی قلیل ودل ہو کہ جس سے اخراج ستر باتونکا ہو سکے جیسا کہ جناب رسولخدا نے
جناب امیر علیہ السلام کو وقت وفات ہزار باب علم کے تعلیم فرمائے کہ جسکے ہر باب سے ہزار
باب کھلے ولیکن بہت چشم بد اندیش کہ برکندہ باد عیب نماند ہنرش در نظر۔ معلوم نہین
کہ حضرت مخاطب عموی کیا سمجھے ہین اور کیا بکتے ہین قولہ مختلف جواب دیتے ہون اقول
مختلف جواب کی وجہ اختلاف اصناف کفار ہی جیسے حنفی شافعی مالکی حنبلی اشاعرہ معتزلہ کہ ہر ایک
سے تقیہ جداگانہ ہی کما مر قولہ کیون تعجب کرتے ہین اقول وہ تو اسپر ہرگز تعجب نہین کرتے
لیکن ہم تعجب کرتے ہین کہ آپ لوگ کیسی جھوٹی جھوٹی باتین بناتے ہین اور جھوٹی باتون سے
اپنا جہل بتاتے ہین عجب لغو گوئی ہی کسنے تعجب کیا اور کہان تعجب کیا کب تعجب کیا وہ تو یہ
فرماتے ہین کہ بظاہر دو حدیثین متخالف تھین تو ہمنے اسکو اسطور پر جمع کیا جیسے علمائے
اہل سنت نے سیکڑون احادیث متناقضہ مین جمع کیا ہی مخاطب اس جمع کرنیکو تعجب کرتا ہی
اسکا بڑا تعجب ہی قولہ اور حقیقت ہی کہ یہ اختلاف اقول جب ہمنے اختلاف اپنے احادیث
کا تقیہ مین منحصر کر دیا اور تقیہ کا اثبات سنیون کی کتابون سے کر دیا تو کل حقیقت تمہاری
بحقیقت ہو گئی اب حقیقت اختلاف احادیث سنیہ کے ہمسے سنیئے کہ انکا اختلاف
بوجہ تقیہ تو خود نہین ہی جیسا کہ خود اسکے معترف ہین پس یہ اختلاف نہین واقع ہوا مگر بوجہ
کذب وافترا کے جناب رسولخدا پر بلکہ حقیقت یہ ہی کہ انکا اتفاق باطل نہین ہی مگر بکذب
وافترای ادن منافقون ملعونون کذابون کے جنکو جناب رسولخدا بلفظ قوموا عنی مثل
کتون کے اپنے پاس سے دھتکارتے تھے اور وہ اپنی بد ذاتی سے کبھی باز نہ آتے تھے

اور جناب رسولخدا کی کوئی تدبیر تکمیل دین مبین میں اونکی کیادی سی مقتضائی قد قلبوا الملک
الامور من قبل چلنے نہ پائی کبھی اون حضرت کو بلفظ اذن تعبیر کرتے تھے کبھی بلفظ
ان الرجل لیہجر جگر خراشی کرتے تھے اور وہ بیمین جناب رسولخدا کو بدنام کرتے تھے اور اون
حضرت پر تہمتین جیسے جورو کو کندھے پر چڑھا کر ناچ دکھلانیکی کرتے تھے اور ہمیشہ براہ
مال مردم خوری اپنی طرف سے حدیثین بنا کے مثل نحن معاشر الانبیاء لا نرث ولا نورث
اونکی طرف منسوب کرتے تھے اور جناب رسولخدا ہمیشہ اونسے بیزاری اور تبرا مسلمین کے سامنے
ظاہر کرتے تھے اور کبھی علانیہ بقول خود لعن اللہ من تخلف عن جیش اسامہ اونپر لعنت کرتے
تھے اور اونکو کاذب اور ملعون کہتے تھے اور اون لعینون نے اسقدر جھوٹی حدیثین اونکے
سامنے بنائین کہ وہ حضرت باوجود خلق عظیم کے تنگ ہوکر برسر منبر فرماتے تھے ایھا
الناس قد کثرت علی الکذابۃ الا فمن کذب علی متعمدا
فلیتبوء مقعدہ من النار مگر یہ اشقیا ایمان آخرت ہی نہ رکھتے تھے جو نار سے ڈرتے
اور بعد وبحضرت کے اون ملاعین نے بخوشامد خلفا جو اتنی جھوٹی حدیثین بنائین کہ جس سے
صحاح ستہ سنیہ مملو ہین اور اس امر کو ہم آیندہ ثابت کرینگے انشاء اللہ تعالی کیون حضرت خفا تو
نہین ہوے جیسا آپ کی خواہش نہانی نے طغیانی کی ویسا ہی ہمارے بے قلم سرکش نے تندی اور
جولانی کی بقول بعض ظرفا ٹٹوانی بھڑکی اپنا بھی گھوڑا کھڑا ہوا جیسی تقریر آپ کرینگے ویسا ہی
جواب ترکی بترکی سنینگے ہم کب آپکی خدمتگذاری سی قاصر ہین کفش برداری کو ہر گھڑی مبارک جانتے ہین

قال المخاطب القمقام هداه الله سبل السلام

دوسری شہادت صحیفہ کاملہ کی جسکا ایک ایک لفظ حضرات امامیہ کے نزدیک صحت
اور اعتبار مین کم از الفاظ قرآنی نہین ہی لکھا ہی کہ حضرت امام زین العابدین علیہ السلام
پیغمبر خدا علیہ التحیۃ والثنا کے اصحاب اور اون کے تابعین کی نسبت ان لفظون سی دعا کیلکر آتے ہی

اللهم واصحاب محمد صلعم خاصة الذين احسنوا الصحابة والذين ابتلوا
البلاء الحسن فى نصرته الخ کہ خداوندا رحمت نازل کر اوپر اصحاب محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کے خاصکر اوپر اون اصحاب کے جنہون نے حق صحبت نہایت خوبی سے ادا کیا
اور جنہون نے سب طرحکی مصیبتون اور ایذاؤن کو اوسکی اعانت مین گوارا کیا اور جنہون نے
ملکر اوسکی مدد مین کوئی دقیقہ نہین چھوڑا اور جنہون نے اوسکی رسالت کے قبول کرنے مین
بڑی جلدی کی اور اوسکی دعوت کے اجابت مین سبقت کی جب انکو پیغمبر خدا نے اپنی پیغمبری
کی حجتین بتائین انہون نے بلا توقف قبول کیا اور اون کے کلمہ کے ظاہر کرنے مین اپنی لڑکے
بالون جورو بچونکو چھوڑا اور اونکی نبوت کے ثابت کرنے مین اپنے باپ اور بیٹونکو قتل کیا
جب اونہون نے پیغمبر کا دامن پکڑا تو اونکے قبیلے کے لوگون نے اونکو چھوڑ دیا اور پیغمبر
پیغمبر کے قرابت کے سایہ مین آئے تب اونکے رشتہ دارون نے اونسے رشتہ توڑ دیا
پس خدایا مت بھولنا تو اون باتونکو جو پیغمبر کے اصحاب نے تیرے واسطے اور تیرے پیچھے
چھوڑا اور راضی کر دینا انکو تو اپنی رضامندی سے اس لیے کہ اونہون نے خلق کو تیرے طرف
جمع کر دیا اور تیرے پیغمبر کے ساتھ دعوت اسلام کا حق ادا کیا الٰہی وہی شکر کرنیکے لائق ہین
کہ اونہون نے اپنی قوم اور کنبے کے گھر اور اپنے وطن کو تیرے پیچھے چھوڑا اور عیش آرام
کو ترک کر کے ضیق معاش کو تیرے لیے اختیار کیا اور خداوندا اونکے تابعین کو جزاے
خیر دے جو کہ دعا کیا کرتے ہین کہ پروردگار ہماری مغفرت کر اور ہمارے اون بھائیون
کے جو ہم مین سے ایمان مین سبقت لیگئے ہین کیسے تابعین جو اون اصحاب کی چال پہ
چلتے ہین اور اونکی آثار کی پیروی کرتے ہین اور اونکی ہدایت کی نشانیونکی اقتدا کرتے
ہین جنکو کوئی شک انکی نصرت مین نہین ہوتا اور جنکے دلمین کوئی شبہہ ان کے آثار کی پیروی
مین نہین آتا کیسے تابعین جو معاون اور مددگار اصحاب کے ہین اور جو انہا دین انکے دین کے
موافق رکھتے ہین اور جو انکی ہدایت کے مطابق ہدایت پاتے ہین اور جو اصحاب سے

اتفاق رکھتے ہین اور جو کچھ اصحاب نے انکو پہونچایا اوس مین ان پر کچھ تہمت نہین کرتے ہین اور
خدایا رحمت نازل کر ان اصحاب کی جنعیت کرنیوالون پر آج کے دن جسمین ہم ہین قیامت تک
اور انکے ازواج اور ذریات پر فقط ای مسلمانو اس دعا کی لفظون پر خیال کرو اور انکے
معنی غور سے سوچو اور سمجھو کہ امام زین العابدین علیہ السلام نے دعا مین کن لفظون سے پیغمبر صاحب
کے اصحاب کو یاد فرمایا ہی اور ان کے محامد اور اوصاف کو کس خوبی سے بیان کیا ہی اور
انکی کوششون اور مصیبتون کو جو راہ خدا مین اوٹھائین کس طرح پر ظاہر کیا ہی اور انکے حق مین
کس سوز دل سے دعا فرمائی ہی کون شخص ہی کہ جو ذرہ بھی ایمان اور اسلام کا رکھتا ہو وہ بعد سنکے
اس دعا کے پھر صحابہ کی فضیلت مین شک کریگا اور کون آدمی ہی کہ جو ائمہ کرام کی امامت کو
اصول سے سمجھتا ہوگا اور ان کے قول اور فعل پر عمل کرنیکا دعوی رکھتا ہوگا وہ امام کی زبان
سے ایسی تعریفین صحابہ کی سنکر انکا معتقد ہوگا یونہی دیر تک کہ جب ہم صحابہ کے فضائل
مین احادیث اور اقوال کو اپنی کتابون سے نقل کرتے ہین تو حضرات انکو موضوع اور غلط
کہدیتے ہین اور جب انہی کتابون سے ائمہ کرام سے اقوال کو سند لاتے ہین تو اسکو تقیہ پر
محمول فرما دیتے ہین لیکن یہ دعا صحیفہ کاملہ کی ایسی ہی کہ جسپر احتمال تقیہ کا بھی نہین ہوسکتا اسلیئے
کہ یہ وہ دعا ہی جو امام زین العابدین مناجات مین بوقت خلوت حالت خاص مین خدا سے
کیا کرتے تھے اور راز و نیاز کیوقت اصحاب رسول کی تعریفین خدا کے روبرو کرکے
انپر درود بھیجا کرتے تھے اور انکی کوششون اور مصیبتونکو جو راہ خدا مین اوٹھائین بیان کرکے
خدا سے انکے لیے طلب رحمت کیا کرتے تھے پس اسوقت نہ کسیکا خوف تھا نہ کسی سے اندیشہ
کہ جس سے ضرورت تقیہ کرنیکی ہوتی پس اس دعا مین احتمال تقیہ کی بھی گنجائش باقی نہین رہی اور
امام کی زبان سے اعلی درجہ کی تعریف اصحاب رسول کی ثابت ہوگئی پس حضرات امامیہ
کو چاہیے کہ اول سے آخر تک اس دعا کو دیکھین اور لفظ لفظ پر غور فرماوین اور انصاف
کرین کہ جب امام علیہ السلام مناجات مین ایسی ستایش اصحاب کی کرین اور ان کے تابعین

کے حق مین دعائی خیر فرماوین اور بالفاظ وارضهم من رضوانك واشكرهم على هجرهم فيك
انکے لیے رضائی ایزدی کے طالب ہون اور انکے مصائب اور تکالیف کو ذریعہ رضوان
آلہی کا جانین اور انکو باعث ترقی دین اسلام کا فرماوین اور پھر بھی ائمہ کرام کی اطاعت کے دعوی
کرنیوالے اور اپنے آپکو قدم بہ قدم ائمہ کے طریقون پر چلنے والے اپنے آپکو امامیہ کہنے والے
برخلاف اسکے اصحاب رسول کی برائیان بیان کرین اور انکی ہجو و مذمت کو شعائر دین ٹہراوین
اور انکی عیب جوئی مین شب و روز صرف اوقات کرین اور انکی محامد و اوصاف سے
اغماض کرکے مطاعن کے اظہار مین مصروف رہین اور بجائی دعائی خیر اور طلب رحمت کے
انکے حق مین بد دعا کرنیکو عبادت جانین اور انکی پیروی کو ذریعہ ضلالت و گمراہی کا سمجھین
اور جو کوئی انکی چال پر چلنا چاہے اوسکو دائرہ اسلام سے خارج جانین اور جو کوئی انپر
تہمت کرے اور انسے دشمنی رکھے اسکو مومن پاک تصور کرین معلوم نہین کہ ان حضرات
کی اصطلاح مین محبت اور ایمان کے کیا معنی ہین اور عداوت اور کفر کا کیا مطلب ہے اہلسنت
جو ائمہ کرام کے اقوال و افعال پر عمل کرین وہ خارجی اور ناصبی کہلاوین اور حضرات شیعہ
جو انکے اقوال و افعال سے مخالفت رکھین وہ امامیہ اور دوست اہل بیت کے ٹھہرین

فاعتبروا يا اولى الابصار ان هذا الشئ عجاب

يقول المتمسك بولاية علي بن ابيطالب عليه السلام

یہ کلام سراپا ملام مخاطب عالیمقام مطرود ہی بوجوہ عدیدہ اور مردود ہی بنقوض سدیدہ لیکن
اولا پس صحابہ منافقین کہ جنکی شان مین خداوند قہار فی الدرك الاسفل من النار
فرماتا ہی اور کل کفار دنیا سے اونکا مرتبہ بڑہاتا ہی اور وہ اصحاب جنکی شان مین خدا
يؤذون الله ورسوله ولعنهم الله في الدنيا والاخرة نازل کرتا ہی ہرگز ہرگز
عقل کسی عاقل کی باور نہ کریگی کہ جنکو خداوند جبار فی الدرك الاسفل من النار رکھے اور

جن پر لعنت کرے امام زین العابدینؑ اوپر صلوات بھیجنی پس صلوات نہین ہی مگر اصحاب اخیار
پر نہ اشرار پر اور جب شیعہ آپ کے ثلثہ سے ہر ایک کو ابو الشرور کہتے ہین اور جنکو دیکھکر
شرور ہوے اور تا قیامت ہونگے سبب اوسکا انہین کی ذات بابرکات کو سمجھتے ہین تو پھر کیونکر
آپ بغیر اثبات اونکے اخیار ہونیکے مصداق فقرات صلوات کر سکتے ہین اور ثانیاً جسطرح
امام رضا علیہ السلام نے اپنے جدّ اعلی کے قول مین یعنی دعوای اصحابی مین بدلیل حدیث اصحابی
اصحابی قید لم یغیروا لم یبدل کے لگائی اوسی طرح سے قول اپنے جدّ امجد امام زین العابدینؑ مین
بھی قید لم یغیروا لم یبدل اوسی دلیل سی لگاوینگے ورنہ ترجیح بلا مرجح لازم آویگی اور بعد اس قید
کے اول خارجین مین سے آپ کے ثلثہ ٹھہر جاوینگے اس لیئے کہ اول مغیرین و مبدلین او۔
مرتدین منذ ما فارقتهم سے ہمارے نزدیک وہی حضرات ہین پس یہ شہادت آپ کے حق مین
کیا فائدہ کریگی اور ثالثاً ما من عام الا وقد خص کما فی الاصول ولا دلالة للعام
علی الخاص باحدی الدلالات الثلث کما فی علم المیزان پس عمومات اقوال سے بالخصوص حسن و خوش ثلثہ
کہ ما بالنزاع یہی ہی کما سیعرف المخاطب بعد و رقین ثابت کرنا کمال جہالت و حماقت و ضلالت
ہی اور یہ سب بنا بر فرض اس بات کے ہے کہ امام زین العابدین علیہ السلام کا صلوات بھیجنا
اصحاب مطلق پر ہوتا لیکن اونحضرت نے جن پر صلوات بھیجی ہی اون اصحاب کو مقید کیا ہی بعض
چند بلفظ الذین احسنوا الصحابة والذین فعلوا کذا وکذا پس جو لوگ کہ
مصداق ان صفات کے نہین ہین وہ البتہ اس صلوات سے خارج ہو جائینگے
اور بعد اسکے بیان معنی ہر فقرہ سے عنقریب معلوم ہوتا ہی کہ کل منافقین و مرتدین خصوصاً
آپ کے ثلاثہ مصداق کسی ایک صفت کے بھی صفات مذکورہ سے نہین ہین علاوہ برین
امام علیہ السلام نے اس مقام پر یہ بھی تو نہین فرمایا کہ واصحاب محمد عامّة کہ جس سے صحابہ مطلق
نکلتا اور آپ کل صحابہ کہسکتے اور جب کوئی قید نہوئی تو مطلق الصحابہ نکلیگا اور مطلق الشی موضوع
مہملہ ہی اور وہ ملازم جزئیہ ہی پس صلوات اوپر بعض الصحابہ کے ثابت ہوگی نہ اوپر کل الصحابہ کے

اب ان بعض مین بی کسی دلیل کی مطابق خواہش درونی آپ کے ہم ثلثہ کو داخل نہ کرینگے پھر آپکو کیا نفع ملا
بلکہ اس مقام پر و اصحاب محمد خاصۃً واقع ہی اور یہ خاصۃً یا بہ نسبت اتباع الرسل کے ہے جنکا ذکر
سابق مین ہی پس ضرور ہی کہ پہلے اپنے ثلثہ کو اتباع الرسل عامۃً مین داخل کر لیجیے پھر انکے خاصۃً
مین دخول کی تمنا کیجیے اور اتباع عامۃً کی صفات مین امام علیہ السلام نے ایک تصدیق جنانی
بحقائق ایمانی کو بھی بیان فرمایا ہی اور بجز اقرار لسانی کے تصدیق جنانی آپ کی ثلثہ سی بمراحل دور
ہی اور افعال نفاقی اونکے جو ہم آپ ہی کی کتابون سے ثابت کرتے ہین وہ سب دلیلین
اونکی عدم تصدیق جنانیکی ہین اور جب ایمان ہی نہوا تو حقائق ایمانی کہان سے آوینگے
اور حقیقۃ الایمان خلوص الایمان اور محوضۃ الایمان ہے جیسا کہ ابن اثیر نے نہایہ مین کہا ہے
پس پہلے آپ اونکا ایمان ہی ثابت کر لیجیئے پھر خلوص و محوضت مین گفتگو ہوگی اور یا لفظ
خاصۃً بسبب صلوات کے ہی پس ضرور ہوگا کہ جن پر صلوات خاص ہو پہلے وہ لوگ مصداق
صلوات عام بھی ہون اسلیے کہ وجود خاص کا بدون عام کے محال ہے اور صلوات عام
کا پایا جانا موقوف ہی اتباع الرسل ہونے پر اسلیے کہ دونین پر صلوات عام بھیجی گئی ہی اور ہمنے
ابھی بیان کیا کہ آپ کے ثلثہ اتباع الرسل سی خارج ہین بسبب عدم تصدیق جنانی بحقائق ایمانی
کے یا لفظ خاصۃً بہ نسبت اصحاب کی ہی پس جب امام علیہ السلام نے صلوات مخصوصین صحابہ پر بھیجی
تو آپ کے ثلاثہ کو اوس سے کیا نفع ہوا اس لیئے کہ شیعہ کے نزدیک اونکا مقام مخصوص دوسری ہی
باتون کے لیے ہی نہ صلوات کے لیے بالجملہ آپ کی تحریک الصلوین در باب صلوات محض لغو
و بیکار ہی کبھی کوئی شیعہ پاک ایسی گندی ناپاک باتونپر التفات نہ کریگا لابعا امام علیہ السلام نے
جسطرح اصحاب پر صلوات بھیجی ہی اوسیطرح سے تابعین پر بھی صلوات بھیجی ہی اور اسمین شک
نہین ہی کہ کتنے تابعین سے قائلین جناب سید الشہدا علیہ السلام سے تھے اور خود اشعث بن قیس
کہ کتب رجال مین طبقہ صحابہ مین مذکور ہی شرکاء قتل جناب امیر علیہ السلام سے تھا اور اوس کا
بیٹا محمد بن اشعث قائلین جناب سید الشہدا علیہ السلام سے تھا پس ہرگز عقل کسی عاقل کی باور نہ کریگی

کہ امام زین العابدین علیہ السلام اپنے باپ دادا کے قاتلین پر صلوات بھیجین اور جب کل صحابہ اور تابعین مورد صلوات نہوئے تو اگر ثلثہ اور تابعین اونکے بھی مقصود بصلوات نہون تو یہ امر قرین قیاس ہی کہ وہی موسسین اساس ظلم وقتل ذریت آلرسول تھے ولنعم ماقیل ؎ بد کردن شم ہم زبد کردن ادست ؎ خون شہدا تمام برگردن اوست اللھم العن اول ظالم ظلم حق محمد وآل محمد وآخر تابع لہ علی ذلک اللھم العنھم جمیعاً طرفہ لطیفہ یہ ہی کہ جو صحابہ شرکاء قتل حضرت عثمان تھی جیسی عبدالرحمن بن عدیس المصری جسکو استیعاب مین ابن عبدالبر نے کہا ہی کہ اہل بیت رضوان سے تھا اور امیر حبش قتلہ عثمان تھا اور روضتہ الاحباب مین ہی کہ طلحہ نے کہ عشرہ مبشرہ سے تھا اسی ابن عدیس کو قتل عثمان پر آمادہ کیا اور حضرت عثمان نے طلحہ کے حق مین بد دعا کی کہ خداوندا اسنے اس گروہ کو میری قتل پر دلیر کیا ہی تو اسکو بذلت وخواری قتل کر پس قاتلین اور مقتولین سب اہبیت رضوان سی تھی جنکی حق مین خدا نے اعملوا ما شئتم فانی قد غفرت لکم فرمایا ہی جیسا کہ مخاطب نے قبل اسکے بصد افتخار کہا ہی اور سب جنتی مثل قاتلین اور مقتولین اصحاب جمل اور اصحاب صفین کی ہین غایۃ الامر کہ یہ ایک مجتہد صاحب اور اوسکے مقلدین کو ایک درجہ کا ثواب ہی اور دوسرے مجتہد صاحب اور اوسکے مقلدین کو دو درجہ کا ثواب ہی پس بنا بر اصول مقررہ اہلسنت ضرور ہی کہ قاتلین اور مقتولین دونو فریق پر صلوات امام زین العابدین علیہ السلام بھیجی جاوے لیکن کمال حیرت اور نہایت تعجب اس بات کا ہی کہ اگر کسی بیچارے شیعہ کی زبان سے کبھی نکلجائی کہ صلوات بر قاتلین عثمان ابن عفان تو وہی صلوات حسن زبان شیعہ سے اسقدر قبیح اور مستہجن ہو جاتا ہی کہ جسکے سنے سے حضرات اہلسنت کے سینو نسے ایسا نائرہ جگر سوز اور شعلہ جہنم افروز نکلتا ہی کہ جس سے اونکا خرمن ہستی از سر تا پا جلتا ہی اور اگر قابو چلتا ہی تو اوس بیچارے شیعہ کا خون پی لیتی ہین اور اگر کچھ زور نہ چلا تو اپنی آگ مین خود جل بھن کر خاکستر ہو جاتے ہین ای مسلمانو تمکو اپنی دین اور ایمان کی قسم دیکر پوچھتا ہون سچ سچ بتلاؤ کہ کوئی صاحب عقل ایسی لغویات کا اعتقاد کر سکتا ہی کہ ایسی دو فرقہ کے بارہ مین کہ ہر ایک

دوسرے کے خون کا پیاسا ہی فریق فی الجنہ وفریق فی السعیر کا انکار ہی اور کلہم فی الجنۃ کا اقرار
ہی پھر شیعون کے بارہ مین کلہم فی الجنۃ کا اقرار کیون نہین ہوتا ہی کہ اونکے اجتہاد مین مطابق
اجتہاد بڑی مجتہدہ صاحبہ کے یہی آتا ہی کہ قتل اللہ نعثلاً ولعن اللہ نعثلاً کما فی النہایہ وروضۃ الصفا
وروضۃ الاحباب وغیرہ فالہولاء القوم لایکادون یفقہون قولاً وان ہم الا
کالانعام بل ہم اضل سبیلاً وخامساً اگر امام زین العابدین علیہ السلام کی صلوات مین
کل اصحاب مراد ہین تو یہ قول معارض ہوا جاتا ہی اونہین حضرت کے قول سی حسبمین غاصبین
خلافت پر وہ لعنت کرتے ہین جیساکہ اسی صحیفہ کاملہ مین دعائی یوم الجمعہ مین فرماتے ہین
اللہم ان ہذا المقام لخلفائک واصفیائک ومواضع امنائک فی الدرجۃ
الرفیعۃ التی اختصصتہم بہا قد ابتزوہا الی ان قال حتی صار صفوتک وخلفائک
مغلوبین مقہورین مبتزین یرون حکمک مبدلاً وکتابک
منبوذاً وفرائضک محرفۃ عن جہات اشراعک وسنن نبیک متروکۃ
اللہم العن اعداءہم من الاولین والاخرین ومن رضی بفعالہم
واشیاعہم واتباعہم محصل معنی یہ ہین کہ خداوندا خلافت تامہ وریاست عامہ
جگہ تیرے خلفا اور اصفیا کی ہی اور مقام تیرے امنا کا ہی کہ تونے مخصوص کیا تھا اونکو
ساتھہ اس درجہ رفیعہ کے پس چھین لیگئی یہ جگہ اونسے یہانتک کہ ہوگئی برگزیدہ تیری اور
خلفا تیری مغلوب ومقہور چھینی گئی حق اونکی دیکھتی ہین کہ غاصبین نی تیری حکم کو متبدل کردیا
اور تیری کتاب کو پس پشت ڈالا اور تیری فرائض کو راہ شریعت سے منحرف کردیا اور
طریقہ تیری نبی کا چھوڑ دیا خداوندا اپنے خلفا اور اصفیا کے اعدا پر لعنت کر اولین
تا آخرین اور لعنت کر اونپر جو اونکے کامون پر راضی رہے اور لعنت کر اون کے
ہمراہیان اور اونکے تابعین پر انتہی پس ضرور ہی کہ ملعونین غیر مرحومین ہون اور جب
ملعونین غاصبین ہین تو آپ کے ثلثہ کا مصداق صلوات ہونا ممکن نہین ورنہ اجتماع متضادین

وتنافیین لازم آویگا یہ تھا جواب اجمالی آیکا اب ہم آپ کی فقرات شکنی کرتے ہین قولہ حسبکا
ایک ایک لفظ الی قولہ کم از الفاظ قرآنی نہین ہوا قول شیعہ در باب صحیفہ کاملہ جو اعتقاد
رکھتی ہین آپ کو اونکے اعتقاد دلی کی کیا خبر اگر آپ سچے تھے تو اپنے اس دعوی پر کوئی
دلیل عقل یا نقل قائم کی ہوتی یا کسی عالم کا قول نقل کیا ہوتا تو آپکو کوئی جھوٹھا نہ کہہ سکتا بالجملہ
کسی نے الفاظ صحیفہ پر مثل الفاظ قرآنی دعوای تواتر نہین کیا ہی مگر آپ کی عادت ہی کہ
دکھائی عدالت کیطرح زق زق بق بق کرتے ہین اور مسہر و پاگلتے ہین کہ جس مین لوگ جانین
کہ بڑا طلق فولق ہی لیکن ہم آپ کو کنار اور مشتق ثرثار کہتے ہین یعنی زیادہ گو اور فضول گو
اور لغو گو دیکھیے ہم دلیل کہتے ہین کہ حضرات اہلسنت گو زبان سے صحیح البخاری بعد کتاب
باری کہتے ہین مگر اونکا اعتقاد یہ ہی کہ قبل کتاب الباری ہی دلیل اسکی یہ ہی کہ ہم دیکھتے ہین کہ
آیات صریحہ پر احادیث مکذوبہ و موضوعہ صحیح بخاری کو مقدم کرتے ہین مثلاً جتنے آیات تنزیہ
ہین سب دلالت اوپر عدم رویت جناب باری کے کرتے ہین اور آیہ لا تدرکہ
الابصار نص صریح اسپر ہی مگر اہلسنت کا مدار اس مسئلہ مین اوپر چند احادیث واہیہ
صحیح بخاری کے ہے کہ ہم جناب باری کو کالقمر فی لیلۃ البدر دیکھینگے حالانکہ یہ عین تشبیہ ہی
حضرت بیضاوی فرماتے ہین کہ گو آیہ لا تدرکہ الابصار سی نفی رویت نکلتی ہی مگر نفی رویت
عام ہی اس سی کہ فی الدنیا ہو یا فی الآخرۃ پس کیونکر نہین جائز ہی کہ دنیا مین رویت جائز نہو اور آخرت مین جائز ہو بندہ کہتا ہی کہ
بیضاوی صاحب نے یا دھوکا کھایا یا دھوکا دیا اسلیے کہ لا تدرکہ عام نہین ہی بلکہ
تدرکہ عام ہی دنیا و آخرت سے اور جب جناب باری نے اس عام کی نفی کی تو ظاہر ہی کہ
نفی عام بہ نفی جمیع افراد ہوتی ہی پس رویت دنیا و آخرت دونو باطل ہو گئی اور خود امام
رازی صاحب اقرار کرتے ہین کہ دلائل عقلیہ اس مسئلہ کے بہت ضعیف ہین لیکن اعتماد نقل
پر ہی اور مراد نقل سی وہی احادیث صحاح مقیم ہین اور واسطے دفع قباحات دلائل
عقلیہ کے جو معاضد بآیات صریحہ و احادیث صحیحہ ہین ایک قول مہمل اس امام الفلسفہ نے

بلکفہ کا نکالا ہی یعنی ہم خدا کو بلا کیفیات مرئیات دیکھینگے پس اگر بلکفہ مجوز رویت محال ہی تو تخصیص رویت
کیا ہی ہر محال کا مجوز ہو جائیگا مثلاً کہین کہ معاذ اللہ خدا ایک پتھر ہی بلا کیفیات حجریت اور خدا
ایک درخت ہی بلا کیفیات شجریت لیکن بنائی مذہب اشاعرہ ایسی ہی مہملات پر ہی جیسا
کہ اس طائفہ کسبیہ نی قول بکسب اور کلام نفسی ایسی ہی مہمل ایجاد کیا ہی قولہ فی ترجمۃ الدعا خاص
اوپر اون اصحاب کے جنہون نی حق صحبت نہایت خوبی سی ادا کیا اقول یہ ترجمہ ہے
الذین احسنوا الصحابۃ کا اور اول اون قیود کا ہی کہ جس سی آپکی ثلثہ خارج ہوتی ہین
اس لیئی کہ اگر صحابت سے صحابت اصطلاحی مراد ہی تو اوس مین اٰمنوا وماتوا علی
الایمان شرط ہی اور ایمان مین تصدیق جنانی شرط ہی اور آپ کے ثلثہ کی تصدیق جنانی
کب مسلم ہی کہ افعال نفاقی اونکی شاہد عدل اوپر عدم تصدیق جنانی کے ہین اور جب ایمان
ہی نہین ہی تو ماتوا علی الایمان کہان سی ہوگا اور ظہور ارتداد منذ مافارقتہم بعد اسکی ہے
اور جب صحابت ہی مفقود ہی تو حسن صحابت کہان سی ہو سکتا ہی اور اگر صحابت سی
صحابت عرفی مراد ہی یعنی رفاقت اور ہمراہی کرنیوالے جیسا کہ قول خدا مین ہے
وصاحبھما فی الدنیا معروفا وقال لصاحبہ لاتحزن پس حسن صحابت اور حق رفاقت بخوبی
ادا کرنیکی یہی معنی ہین کہ غار مین یار غمخوار خانہ خراب نی قلق و اضطراب سی رونا پیٹنا شروع
کرکے اونحضرت کو ایذا پہونچائی یہانتک کہ اونحضرت کو اونکی سمجھانیکی نوبت آئی جیسا کہ
بیان آیۂ غار مین ہمنی سُنینونکی کتابون سی بخوبی ثابت کیا اور حسن صحابت کے یہی معنی
ہین کہ صلح حدیبیہ مین حکم خدا اور رسول سی ایسا استنکاف ہوا کہ رسالت جناب سالتماب مین
شک پڑا اور وہ شک بہی ایسا شک جو مثل ہمیشہ کی شکون کی نہ تھا بلکہ سب دنون سی
اقصائی درجہ کو بڑھا ہوا تھا اور حسن صحابت کے یہی معنی ہین کہ کامی چورنوالے حاضر
جب جناب رسولخدا کو کوئی وقت دشوار پیش آیا تو بمقتضائی توثرون الحیوۃ الدنیا
اپنی جان بچاکر مصداق فولیتم مدبرین کے ہوگئے اور حضرت عثمان کی حق مین بہت

عریضًا ارشاد ہو اور جب ذوالفقار حیدر کرار سی نوبت فتح آئی بہ کمال بیحیائی و بغیرتی مال غنیمت
لینی کو پہونچگئی اور حسن صحابت کے یہی معنی ہین کہ اون حضرت کو وقت وفات تحریر وصیت نامہ
سی مانع ہوی اور ان الرجل لیہجر کہا یعنی معاذ اللہ وہ حضرتؐ ہذیان بکتے ہین حالانکہ ابوبکر
نی وقت مرنے کے عمر کی خلافت سراپا جلافت کی وصیت کی اور کسیکی پھوٹی منہ سے یہ
نہ نکلا کہ ان الرجل لیہجر ان سب افعال نفاقی سی قطع نظر کرکے ہم اہل انصاف سی طالب
انصاف ہین کہ ادائی حق صحبت کی یہی معنی تھی کہ فورًا بعد اونکی وفات کے طلب حبیفہ دنیائے
دنی مین دوڑی اور شریک تجہیز و تکفین نہوئے کمافی الملل والنحل اور اونکی وصایا کو جو
درباب اپنی اولاد کے تھے اور مکرر سہ کرر اذکرکم اللہ فی اھلبیتی کمافی صحیح المسلم فرمایا تھا
دفعۃً سب بھلا دیا اور اونکے گھر جلانے پر مستعد ہوگئے اور واللہ لاحرقن علیکم البیت کہا
کماسنبناہ اور اونکی کل حقوق کو غصب کیا یہانتک کہ باغ فدک کو بھی چھین لیا اور نان شبینہ کا
محتاج کردیا خود سلطنت کے مزے اوڑائے اور جناب رسولخداؐ کی اولاد کو جناب امیرؑ نے
باغون مین پانی دیدیکر پرورش کی کیون یارو جس رسولؐ کی رفقا اوسکی اولاد کے ساتھ ایسن
سلوک پیش آئین اونکو بیخبر گمحرام تم کیا خطاب دوگے ہرگز کسی عاقل کی عقل قبول نہ کریگی کہ اولاد
پیغمبر باوجود اوس تکلیف اور ایذاؤن کے پھر اون موذیون پر صلوات بھیجین اور اون کی
حق مین بجز دعائی اللھم اغفر لقومی فانھم لا یعلمون کچھ دعا کرین قولہ اور جنہون نی سب طرحکی مصیبت
اور ایذاؤن کو اقول یہ حاصل ترجمہ والذین ابلوا البلا الحسنۃ فی نصرہ
کا ہی اور مراد اوس سی بنا بر تحقیق علما کے حسن جہاد اور ثبات قدم مقابلۂ اہل لداد
وعناد مین ہی جیساکہ بیچ اساس اللغۃ کی ہی بلاء فی الحرب بلاءً حسنًا اذا اظہر بأسہ حتی بلاہ الناس
ای خبرہ وفی المجمع البأس الشدۃ فی الحرب وفی منتہی الارب باس سختی وقوت در حرب دلیری
بلاہ الناس یعنی دریافتند او را مردمان فی منتہی الارب بلوۃ دریافت چیزی وکشف آن
وفی الصراح خبرہ بالضم وانسنّ یقال من این خبرت ہذا الامر ای علمت وفی نہایۃ اللغۃ فی حدیث

سعد یوم بدر من لا یبلا بلائی ای لا یعمل مثل عملی فی الحرب انتہی اور حسن جہاد و شدت حرب و ضرب و جرات
و قوت و دلیری و جوانمردی حضرات ثلثہ طشت از بام افتادہ ہی کہ جسکی احتیاج اثبات مثل شجاعت
حیدر کرار غیر فرار کی نہین ہی و لنعم ما قیل سہ ثلثہ کس لڑائی مین نہ بھاگے بھگوڑون کے سردار تھے
تھے آگے حضرت عمر اپنی شجاعت کی تعریف فرماتے ہین کہ مین اس طرح سے پہاڑون پر اوچکتا ہوا
بھاگا کہ کانی ارویہ یعنی مینڈھی اوچکنی مین مثل مادہ بز کوہی کی تھا حضرت عثمان ایسا بھاگتی تھی کہ تین تین
روز تک غائب رہتی تھی یہانتک کہ جناب رسول خدا فرماتے تھے کہ لقد ذهبت عریضا یا عثمانا
کما اثبتنا کل ذلک فی المجلد الاول الغرض صاحبان عقل انصاف کرین کہ
ایسی ہی مجاہدین فی سبیل اللہ جو جناب رسولخدا کو نرغہ کفار نابکار مین چھوڑ کر کے جان اپنی بسلامت
لیجاتے تھے قابل صلوات بھیجنے کے ہین کیون یارو اگر کسی رئیس کے رفقا آج ایسا کرین تو تم اونکو
مودی حق رفاقت کہوگے یا نمکحرام کہوگے یہ معنی اس فقرہ کی وہ ہین جو ہماری علمانی بسند کتب لغت
بیان فرمایا ہی اور لفظ فی نصرہ انہین معنو نہ چسپان ہی لیکن مخاطب نی جو معنی ایذا او رمصیبت اوٹھانیکے
بیان کیئی ہین ہر چند بے ربط ہین مگر حقیقت مین جو ایذا او رمصیبت تھی وہنین کو تھی جو مرد میدان تھی
اور اپنی تئین سیوف مسلول او رماح مصقول مین ڈالتی تھی اور منھ اور سینہ پر زخمہای شمشیر و نیزہ
کھاتے تھے اور کفار کو بضرب شمشیر آبدار پیچھے ہٹاتے تھے نہ وہ لوگ جو پہلے قدم نوک دم بھاگ
جاتے ہان بھاگنے کی البتہ ایذا او رمصیبت اوٹھاتے تھے لیکن اس تکلیف کو ہمتونی نصرہ نہ کہینگے
بلکہ فی خذلانہ کہینگے آپ جو چاہین فرمائین بعد اسکے اصل کلام اسمین ہی کہ جو کچھ مصیبتین آپکے ثلثہ
اور اونکے امثال نے بالفرض اوٹھائین تو للہ فی اللہ تھین یا مال غنیمت پر ہاتھ مارنیکے لیئے
اور لقمہ ہائی تر زہر مار کرنے کے لیئے تھین امام علیہ السلام اونہین پر صلوات بھیجتے ہین جنکی کام
باخلاص للہ فی اللہ تھے آپ اپنے ثلثہ کو ناحق سمیٹتے ہین پہلے اونکا خلوص نیت ثابت کر لیجیئے
تو کچھ اور گفتگو کیجیے اور اس گفتگو کو ہم پر آپ منقلب نہین کر سکتے اسلیے کہ ہم جنکو اچھا کہتے ہین
اور جن پر صلوات بھیجتے ہین اونکا اچھا ہونا متفق علیہ بین الامت ہی پس اگر اونکو کوئی کچھ کہے

فرکنیدالا بیشک ملحد بیدین اور اتقی الاولین والاخرین ہو جائیگا قولہ اور جنہون نے ملکر اونکی مدد
میں کچھ دقیقہ نہیں چھوڑا قول ظاہر اینقدر حاصل ترجمہ ہے لفظ کانفوہ کا معنی کانفوہ فی العنت من
حفظ وحرست وجانب داری کی ہین قال الجوہری فی کنفہ اللہ ای فی حرزہ وسترہ وہو الجانب
واصل الناحیۃ انتہی کہون یارو تملوکیا نہین معلوم کہ جناب رسول خدا کو جناب باری کن لوگونکے
کنف حمایت مین کھا اول اور اقدم اونکی حضرت ابی طالب بن عبد المطلب تھی علیہ من اللہ الصلوٰۃ
والسلام رغما لانف الکفر والفجرۃ اللیام کہ باجماع اہلبیت علیہم السلام مومن کامل الایمان تھی مثل مومن
آل فرعون کی جسکی تعریف مین خداوند تعالی یکتم ایمانہ فرماتا ہے جیسے کہ مشقتین اور تکلیفین جناب
رسول خدا کی حفظ وحراست مین دست کفار ناہنجار سے اوٹھائین اور کئی برس شعب ابی طالب
مین کس تنگی معاش سے اپنی اوقات گزاری کی اور کیسی کیسی مصائب خدا مع جناب رسول خدا مین
اونسے آجتک مندرج کتب سیر ہین کہ جسکی ہر لفظ سے ایمان ثابت ہوتا ہے اللہ عن نبیہ وعن ہیبہ
خیر الجزا اور بعد اونکے علی ابن ابی طالب اور جعفر ابن ابی طالب اور بنی عبد المطلب مثل حضرت
حمزہ بن عبد المطلب وعبیدہ بن حارث بن عبد المطلب اور بعد اونکے اور اصحاب
معاون انتساب اونحضرت کے غیر قریب ہم اونکے نشان دے ہین جو سچے دل سے ایمان لائے جنکے حق
مین حق تعالی نے فرمایا ان اللہ اشتری من المومنین انفسہم واموالہم بان لہم
الجنۃ کیون حضرت جن لوگون نے خدا کے ساتھ سودا ی جان ومال کیا تھا آیا وہ لوگ کبھی جان
چراکر مثل اپکے ثلثہ کے جہاد راہ خدا سے بھاگنے والے تھے یا وہ لوگ طلب جیفہ دنیا کے
لیئے سقیفہ بندی کرنیوالے تھے آپکے زعم باطل مین یہ ہے کہ جناب رسول خدا آپکی ثلثہ کی کنف
حمایت مین تھے استغفر اللہ جناب رسول خدا کے سبب سے خود اونکی جان بچتی تھی وہ کسی کو کیا بچاتے
تواریخ وسیر کو ملاحظہ فرمائیے تو معلوم ہو کہ حضرت عمر اور ابو بکر اور اونکے والد ماجد کہ
اول قبائل تیم وعدی سے تھے کفار کے نزدیک اونکے لیے کچھ وقعت ووقار اور کچھ عزت
اور اعتبار تھی خدا اور کسی گنتی وشمار مین بھی تھی ہان جناب رسول خدا کی جو تیون کے صدقہ سے

اُنکے لئے البتہ ایک غیرت و اعتبار حاصل ہوا ور نہ حضرت ابوبکر اُنکے ہمیشہ جوتی خور قریش تھے
ابن ربیعہ کی جوتیون کا فرق امین کو خوب معلوم ہوگا کیون حضرت اُنکے سوا اور بھی کسی شریف یا
غیرت نے جوتیان کھائین ہین اگر کچھ بھی غیرت ہوتی تو مرجاتے کیون صاحب اشرافون کا کام تلوار ہین
کھانا ہر کہ جوتیان کھاتا ہی الغرض کسی صاحب عقل و خرد کے ذہن مین یہ بات نہین سما سکتی کہ جو شخص کہ
خود ایسا جوتی خور ہو خدا اپنے پیمبر کو اُسکے کنف حمایت مین دے اور اُس پر خفتہ وجہ بیدار کی
حمایت کچھ کام بھی کرے تقریر مین طول ہوتا ہی اور ہمکو آپکے ساتھ ابھی بہت اوقات ضایع کرنی
ہی جو باتین باقی رہگئین وہ آگے آگے چلکے سُن لیجیے گا یا ربانی صحبت باقی انشاء اللہ تعالی قولہ فیہا
اور جنہون نے اُسکی رسالت کے قبول کرنے مین بڑی جلدی کی اقول یہ ترجمہ ہی اسرعوا الی وفادتہ
کما قال فی المجمع یقال وفد فلان علی الامیر ای ورد رسولا فہو وافد بنا پر اسکے معنی وفادت کے
رسول ہوکر وارد ہونیکی ہوئی پس ضرور ہے کہ مضاف یہان سے محذوف ہو یعنی اسرعوا الی
تصدیق وفادتہ یعنی سرعت کی طرف تصدیق اس بات کی کہ وہ حضرت پر رسالت من جانب اللہ
وارد ہین اور منہے جلد اول مین بشہادت مخالف و موالف ثابت کیا کہ اول مصدقین جناب
علی بن ابی طالب و جعفر بن ابیطالب اور خمرہ اور عبیدہ اور کثیر بن المومنین تھے اور بعد اسکے آپکی ثلثہ اور
بھی اول بحث ہی ہماری آپکے کہ آپ مدعی ہین ایمان لانے ثلثہ کی بتصدیق قلبی اور ہم اُوسکے
منکر ہین اب آپ پر لازم ہے کہ کوئی دلیل قطعی تصدیق قلبی ثلثہ پر پہلے قائم کیجیے تب اور کچھ
گفتگو کیجیے اور فکر اثبات بقاء ایمان مین پڑیے اور ثابت کیجیے کہ یہ آمنوا ثم کفروا کی ساتھ دام الحیاۃ
مقارن نہین ہوا اور ہمارے لیے سند واسطے تقویت منع کے اسیقدر کافی ہی کہ شنایع اعمال
بالخصوص جو بعد سلوکیان اہلبیت رسول رب متعال کے ساتھ آپکے ثلثہ سے واقع ہوئین
ہرگز عقل کسی عاقل کی قبول نہین کرتی کہ مصدقین قلبی سے ایسے اعمال قبیحہ سرزد ہون اور بعد
اسکے آفت ظہور ارتداد مسند بافاقہ ہی علاوہ اسکے ثانی ثلثہ کی حقیقت مین اول ہین اور مصداق سابقون
باد صبا اینہمہ آوردہ تست ہین خوب و معترف ہین اپنی عدم تصدیق رسالت کی مقامات عدیدہ مین اول

صلح حدیبیہ مین کہ فرمایا جتنا بڑا شک مجھکو آج نبوت مین ہوا اوتنا بڑا شک اور کبھی نہین ہوا بالجملہ
شک ہمیشہ تھا غایۃ الامر اُس روز بڑھگیا تھا پس کون عاقل اسکو تجویز کرسکتا ہی کہ تصدیق
ساتھ شک کے جمع ہوسکتی ہے مگر یہ کہ آپ قائل ہون کہ ہرچند کل علمانے شک کو تصور مین داخل
کیا ہی مگر ہم اُسکو قسمی از تصدیق سمجھتے ہین تب بیشک ہم قائل ہوجائینگے دوم پوچھنا حضرت عمر کا
حذیفہ سے کہ آیا جناب رسولخدا نے میرا نام تو منافقین مین نہین لیا تھا دلیل ہی اور پر عدم تصدیق
قلبی کے کہ مثل مشہور ہی کہ چور کی ڈاڑھی مین تنکا سوم استفسار حضرت عمر کا ام سلمہ سے اپنے حال
پر خندہ تا کل چنانچہ نہایہ ابن اثیر مین منقول ہی کہ کہا ام سلمہ نے کہ جناب رسولخدا نے فرمایا کہ
من اصحابی من یسیر انے بعد ان یفارقنی حضرت عمر نے کمال اضطراب سے فرمایا
یا للہ آمنهم انا فقالت لا ہرچند فقرہ فقالت لا سنیونکا جمایا ہوا ہی اسکو تو ہم مانتے ہی نہین مگر
غرض اس مقام مین یہ ہی کہ خود حضرت خلیفہ کو اپنے ایمان اور نجات مین شک ہی اور آپ نے دلایل قاطعہ
بہ آیات کلام اللہ و احادیث رسول اللہ اونکا ایمان ثابت کرتے ہین پس اس جگہ وہی مثل ٹھیک
اوتری کہ مدعی سست اور گواہ چست علاوہ اس سب کے ایک بات ہم آپسے پوچھتے ہین جسکا جواب للہ
فی اللہ دیجیے کہ جتنے دلایل اس کتاب مین آپنے ایمان خلیفہ ثانی پر قائم کئے ہین کیا حضرت عمر کو انکے
برابر بھی علم نہ تھا کہ ان دلایل کو وہ جانتے کیا آپسے وہ نہایت جاہل تر تھے کہ ان دلایل کثیرہ
مین سے دو ایک کو بھی نہ جانتے تھے کہ اونکو شک اپنے ایمان اور نجات مین نہ رہتا اور اپنا حال
غیرون سے نہ پوچھتے پھرتے لیکن عقل سے بعید ہے کہ آپ اونکو ایسا جاہل سمجھین پس لاریب کہ یہ دلایل
آپکے ایسے سخیف ہین کہ خود حضرت عمر کو بھی مثل شیعون کے اسکی تصدیق نہ تھی پس یا انہی
سخافت دلائل کی قابل ہنسی ہوئی یا حضرت عمر کو مثل شیعون کی قابل مذمت سمجھیئے کہ وہ حضرت بھی ان دلایل
کو لغو اور پوچ سمجھتے تھے اس صورت مین اگر شیعہ کہین بیت شادم کہ از رقیبان دامن کشان
گذشتی نہ گو مشت خاک ما ہم برباد رفتہ باشد نہ تو کچھ بعید نہین قولہ فیہا اور اُسکی دعوت کی
اجابت مین سبقت کی اقول یہ فقرہ ترجمہ ہے وسابقوا الی دعوتہ کا واضح ہو مسابقت بدعوت

وہی معتبر ہی جو واسطے طلب آخرت کے ہو نہ واسطے طلب متاع دنیاے فانی کے پس دلیل ثابت کرنا چاہیے کہ
آپکے ثلثہ سابقین مین ہین بعد اسکے یہ ثابت کرنا چاہیے کہ سبقت اُنکی اقدمی اقدمی بطلع حصول
مدارج دنیا کہ اُوسکو کاہنون سے اور منجمین سے سُنا تھا اور بعد اسکے یہ ثابت کرنا چاہیے
کہ اس امنوا کا مطاوع تم کفروا ثم ازدادوا کفرا نہ تھا سابق الایمانی خلیفہ اول پر اُنکو ناز
ہی لیکن جائے ناز اگر بجاے خود ہی تو ہوا کرے اور اگر شیعون کے سامنے ہی تو اُنکے کتب اور
احادیث معتبرہ سے ثابت کرنا چاہیے نہ ایسے لوگونکے قول سے کہ شیعون کے نزدیک جنکا قول
و بول ہر دو مساوی ہے ابو جعفر اسکافی کہ دوستداران حضرت ابی بکر سے ہین فرمانے
ہین وجمہور المحدثین لم یذکروا ان ابا بکر اسلم الا بعد عدۃ من الرجال منہم علی ابن ابیطالب و جعفر اخوہ
وزید بن حارثہ وابو ذر الغفاری وعمر بن عتبہ السلمی وخالد بن سعید بن العاص وحباب بن الارث پس بنا بر
اسکے مسابقت حقیقی واسطے اُنکے تو ہرگز نہ تھی باقی رہی اضافی پس ہر متقدم بہ نسبت اپنے متاخر
کے مصداق اُسکا ہو سکتا ہی فلا نیفعکم ولا یضرنا قولہ فیہا جب اُونکو پیغمبر خدا نے اپنی پیغمبری
کی حجتین بتائین اونہون نے بلا توقف قبول کیا اقول یہ ترجمہ ہی واستجابوا لہ حیث سمعہم
حجتہ رسالتہ مراد حجہ رسالت سے کلام اللہ ہی بدلیل سمعہم جیسا کہ علما نے بیان فرمایا ہی کہ وجوہ اعجاز
اُسکی اول دلیل نبوت ہین لیکن جیسا جناب سو نحدا نے قران اور عترت کو لازم و ملزوم بکدیگر فرمایا
ولن یفترقا حتی یردا علی الحوض ارشاد کیا پس مصداق اُسکی حلا نیوالی بیت کی نہین ہو سکتی جسطرح سے کہ حلا نیوالی خود کلام اللہ کی مصداق اُسکی نہین ہو سکتی خود بڑی
اور چھوٹی محدث آپکی ازالۃ الخفا اور تحفہ مین اقرار کرتی ہین کہ حضرت عمر بفرمودہ حضرت ابو بکر
خانہ جناب فاطمہ زہرا پر گئی اور قسم کھائی کہ واللہ اس گھر کو مع من فیہا مین جلا دونگا اور حضرت
عثمان کا جلانا کلام اللہ کو خود کالنار علی المنار بل علی الاعلام کذوات الاعلام ظاہر و باہر ہی پس
قبول رسالت موقوف تھا اور پر تصدیق حجت کے اور جب تصدیق حجت آپکی ثلثہ کی ثابت
نہوئی تو مصداق اس فقرہ کے یہ لوگ ہرگز نہ ٹھہرے آری حضرت عمر کو تو ریت البتہ بہت پسند آئی تھی

کہ جس سے میلان الی الیہودیت ثابت ہوتا ہے چنانچہ جلد اول مین صحاح اہل سنت سے ہمنے ثابت کیا قولہ
فیہا اور اونکے کلمہ کو ظاہر کرنیمین انہ لڑکون بالون جورو بچون کو چھوڑا اقول یہ ترجمہ ہے فارقوا الازواج
والاولاد فی اظہار کلمتہ کا اور ظاہر ہے کہ مراد مفارقت کلی ہے کہ جسکا ترجمہ مطابق محاورہ ہندی کے
چھوڑ دینا ہے اور وہ بھی مشروط بالضرورت خاص ہے ورنہ مطلق مفارقت جورو لڑکون کی بالخصوص
نظر بامور دنیا کوئی امر قابل مدح نہین چنانچہ ظن غالب ہے کہ حضور والا بھی جورو کو چھوڑ ہی کے
کچہری تشریف لیجاتے ہونگے الغرض بعض صحابہ رضہم اللہ کو یہ نوبت آئی کہ جب ازواج و اولاد نے
اونکی موافقت قبول دین حق مین نہ کی تو اونہون نے للہ فی اللہ اون ازواج اور اولاد سے دست
برداری کی اور قابل مدح ہوئی اور کسی شخص نے اصحاب سیر اور تواریخ مین سے نقل نہین
کیا کہ آپکے ثلثہ نے بیوی جورو جانتا چھوڑ دیا اور لڑکون سے دست بردار ہوے پس اگر آپکو منظور
ہے کہ مصداق اس فقرہ کا اصحاب ثلثہ کو خواہی نخواہی بنائی تو پہلے اثبات مفارقت کیجیے
اور بعد اسکے ثابت کیجیے کہ یہ مفارقت للہ فی اللہ واسطے اعلاے کلمہ دین کے تھی اور کوئی غرض
دنیاوی مثل حصول سلطنت و سومہ بخلافت وغیرہ کے تصدیق اقوال کاہنین و منجمین منظور
نظر حق مین آپ کے ثلثہ کی نہ تھی تب بعد اسکے من ثبت علی دینہ ومن انقلب علی عقبہ مین ہم
گفتگو کرینگے بالجملہ طی کرنا ایک مرحلہ کا بھی ان مراحل دشوار گذار سے ہمکو اپکی خبر قدرت و قوت
سے خارج نظر آتا ہے سبحان اللہ کیا مدارج عالیہ آپکے ثلثہ کے ہین ؎ منقار باز کردہ مرغی
ہزار جاپ تا اولین دریجہ اور طائر قیاس قولہ فیہا اور انکی نبوت کے ثابت کرنے مین انپر باپ اور
بیٹون کو قتل کیا اقول یہ ترجمہ ہے قاتلوا اولا انبا ذی تثبیت نبوتہ کا حال اس فقرہ کا بھی اپنے سابق
پر قیاس کرنا چاہیے کہ بعض مومنین کے لیئے ایسا بھی اتفاق ہوا ہی لیکن کسی مورخ نے نہین لکھا
کہ آپکے ثلثہ کو بھی ایسا اتفاق ہوا ہے کہ اپنے باپون اور بیٹون کو جہاد مین مارا ہو بلکہ کسی کو مارا
ہو جن سے ایک بھی نہ مری وہ کیا قاتلوا مین داخل ہونگے فثبت العرش ثم انقش قولہ فیہا جب
اونہون نے پیغمبر کا دامن پکڑا تو اونکی کنبی قبیلے والونکے لوگون نے اونکو چھوڑ دیا اقول یہ فقرہ ترجمہ ہے

والذین ھو نھم العشائر اذ تعلقوا بعروقه کا اور اس مقام مین تین فقرونکا ترجمہ جونکہ
اپنے ثلثہ کو مطابق اُنکے مضمون کے نہ پایا چھوڑ دیا اور چونکہ ہمارے نزدیک یہ کل فقرات دعاسب ایک
ہی ڈھنگ کے ہین کہ مصداق اُسکے ثلثہ نہین ہین جیسا کہ ہمنے ثابت کیا پس اس چوری سے کچھ حاصل نہین
اس فقرہ مین بھی آپکے ثلثہ کا داخل ہونا کہ وہ باعتقاد شیعہ سرگروہ منافقین تھے کمال دشوار نظر آتا ہو اسلیے
کہ جناب باری شان منافقین مین فرماتا ہو واذا خلوا الی شیاطینھم قالوا انا معکم انما نحن مستھزؤن
پس ترک عشایر و قبائل ایسون کو منظور نہیں ہو اور عشایر و قبائل عمر و ابو بکر یعنی تیم و عدی کہ اول
قبایل تھے کس گنتی و شمار مین تھے آری عشیرہ عثمان کہ شجرہ ملعونہ فی القرآن ہین یعنی بنی امیہ پس وہ ہرگز تارک
عثمان نہ تھے چنانچہ تصفیہ روز رجد متبہ اور بمدارات پیش آنا قوم ابوسفیان کا حضرت عثمان سے اول دلیل اسکے
الغرض قبایل کو ثلثہ کا دل سے چھوڑ دینا محتاج باثبات ہی یان ثلثہ کا بطمع حصول دنیا قبایل کو چھوڑ
کے بظاہر جناب رسول خدا سے ملنا ہم مسلم کر سکتے ہین مگر آپکو سوائے ثمرہ نفاق حضرات کی کیا ہاتھ لگیگا
بالجملہ دامن پکڑنا جناب رسولخدا کا اور مہاجرت کرنا وہ قابل مدح ہو سکتا ہی جو للہ ہو نہ وہ
جو بطمع دنیا ہو چنانچہ خود حضرت عمر نے بعدل و انصاف و لو تقدیراً ارشاد فرمایا ہی جیسا کہ صفحہ
اول صحیح بخاری مین منقول ہی من کان مہاجرتہ للدنیا الخ کما مر نقلہ فی المجلد الاول قولہ فیھا او حب
وہ پیمبر کی قرابت کے سایہ مین آئے تب اُنکے رشتہ داروں نے اُنسے رشتہ توڑ دیا اقول یہ فقرہ
ترجمہ ہے وانتفت منھم القرابات اذا سکنوا فی ظل قرابتہ کا مخفی نہ رہے کہ مراد قرابت
سے اسمقام مین قرب ہے قال فی المصباح قرب الشئی منہ قرما و قربہ و قربی پس یہ کل مصادر قرب الشئی
کی ہین الخ ظاہر ہو کہ مراد اس مقام مین قرب سے قرب مکانی نہین ہے اسلیئے کہ قرب مکانی مومن و کافر کچھ
کافر کے لیئے موجب مدح نہین ہے پس لابد کہ مراد از قرب قرب منزلت اور قرب رضامندی
مثل قربۃ الی اللہ کے ہو اور یہ قرب حضرات ثلثہ کے لیئے بہ نسبت جناب رسولخدا کی اول
بحث ہو اور کیونکر عقل اسکو مسلم کرے کہ اصحاب قرب کذائی کو جناب رسول خدا بلفظ قومی یعنی
مثل کنبہ کے اپنے پاس سے دتکارین اور اگر ہم فرض بھی کرین کہ قرابت سے مراد رشتہ داری ہی

جیسا کہ ترجمہ صاحب سالہ کا رشتہ کو توڑ دیا طرف اسکے تلمیح کرتا ہے تب بھی آپکے ثلثہ اس قرابت
سے محروم ہین کیونکہ قرابت اُس رشتہ داری کو کہتے ہین جو من حیث النسب ہو ففی المصباح القربیٰ
والقرابۃ بالنسب وفی القاموس القربا ک واقاربک عشیرتک الادنون قال وعشیرۃ الرجل بنو ابیہ
الادنون ورثلثہ آپکی من حیث النسب جناب رسول خدا سے کوئی قرابت نہ رکھتے تھے آری ایک رشتہ
ازاربندی رکھتے تھے لیکن اسکو محاورہ عرب مین قرابت نہین کہتے اور اگر آپکی خاطر سے باعتبار
محاورہ ہندی کے ہم مسلم بھی کرین کہ پشتہ ازاربندی بھی قرابت مین داخل ہی ہر چند محاورہ سنت
مین بھی تکافو شرط ہی ورنہ اگر کفو شریف چمارن کو گھر مین ڈال لے تو اُس شریف کو اُس چمار کا قرابتی
نکہینگے اور اثبات تکافو درمیان بنی ہاشم کے کہ اشراف قبائل سے تھے اور درمیان یتیم وعدی کے
کہ ارذل قبائل مین سے تھے قابل نظر ہے لیکن ہم قطع نظر اس سے کرکے کہتے ہین کہ اسطور کی
قرابت تو درمیان مومنین وکافرین کے قطعاً مقطوع نہ تھی جناب رسول خدا ابوسفیان کی بھی بیٹی
سے مثل عائشہ وحفصہ کے باعتبار مصالح وقت کے نکاح کیا تھا اور جناب رسولخدا کی بھی بیٹیان بنا بر زعم
اہلسنت کے نکاح کفار مین رہین جیسا کہ آگے چلکر اسکا ذکر آویگا الغرض یہ قرابتین موجب
فخر وافتخار نہین اور سرمایہ مدح نہین ہوسکتین موجب مدح وہی قرب ومنزلت حقیقی ہی جو للہ فی
اللہ ہو اور بحمد للہ آپکے ثلثہ کی لئیے یہ ثابت نہین پس مصداق اس فقرہ سے بھی حضرات خارج ہوے
قولہ فیہا پس خدایا مت بھولنا تو اُن باتون کو جو پیغمبر خدا کے اصحاب نے تیرے واسطے اور تیرے
پیچھے چھوڑا اقول یہ ترجمہ ہے فلا تنس لہم اللہم ما ترکوہ لک وفیک کا پس لک وفیک جو امام
علیہ السلام نے فرمایا روحی لہ الفدا عجیب فقیہ حاضر وضابط لگائی کہ جس سے کلام وہ اصحاب کہ جنکی
اعمال محض غرض دنیا بلکہ بشائبہ غرض دنیا تھی وہ سب خارج ہوگئی اسلیئے کہ لک وفیک
سے سوائے اسکے کوئی امر مقصود نہین ہے کہ اعمال اُنکے فقط للہ وفی اللہ تھی پس وہی اصحاب کہ جنکی
اعمال للہ وفی اللہ تھے قابل مدح اور مقصود اس دعا سے ہین اور اگر حضرت مخاطب فرماوین کہ
ہمارے ثلثہ بھی اونہین لوگون سے تھے تو ہم کہینگے یہی اول بحث ہماری آپکی ہو فہا توا برہانکم

ان کنتم صٰدقین بھلا جنکو ہم سرگروہ منافقین سمجھتے ہین ہم کیونکر مانینگے کہ اُنکے اعمال للہ و
فی اللہ تھے پس اس دعاسے خوبی ثلثہ پر استدلال کرنا بجز اظہار جہالت و نادانی کس چیز پر
محمول ہوسکتا ہے یہ قبد قول امام علیہ السلام مین البسی ملی کہ آپ ہمکو بحث و تحص کرنیکے تقررات
ماقبل و مابعد مین احتیاج ہی نہین رہی اسلیئے اب ہم تعرض ترجمہ بقیہ سی کہ سقم جسکا جابجا
حل لغات کرنے سے ہماری فطن لبیب پر ظاہر ہوجائیگا اعراض کرتے ہین فائدہ جلیلہ
مومنین موقنین واقف رہین کہ شیعہ مورد طعن و لعن و تبرا اونہین اصحاب کو جانتے ہین کہ جنسے
افعال کفر و نفاق حیات جناب رسول خدا مین اور بعد وفات اون حضرت کے صادر ہوئی
کہ جس سے خدا اور رسول اور ذریت رسول کو ایذا پہونچی اور یہ امر بدیہی ہی کہ ایذاء ذریت رسول
عین ایذاء رسول ہے اور ایذائے رسول عین ایذائے خدا ہی قال اللہ تعالی ان الذین
یوذون اللہ و رسولہ لعنھم اللہ فی الدنیا و الاخرۃ / اور مورد رحمت و درود و صلوات
اونہین اصحاب کو جانتے ہین جو مصداق اوفوا بما عاھدوا علیہ اللہ ہین اور انہین کے
حق مین خداوند تعالی فرماتا ہی منھم من قضی نحبہ و منھم من ینتظر و ما بدلوا تبدیلا
اور قول امام رضا علیہ السلام مین لم یغیر و لم یبدل گویا اشارہ ہی طرف و ما بدلوا تبدیلا کی
الحاصل البسی ہی بزرگوارونکی تعریفین خدا نے بھی کین اور رسول نے بھی و اہلبیت طاہرین نے بھی صاحب
تیسیر الاصول فی فصل ثانی کتاب الجہاد مین اور صاحب جامع الاصول فی موطی سی روایت کی ہی قال مر النبی
بشہداء احد فقال ہولاء اشہد علیہم فقال ابوبکر السنا باخوانہم یا رسول اللہ اسلمنا کما اسلموا و جاہدنا
کما جاہدوا فقال رسول اللہ بلی و لکن لا ادری ما تحدثون بعدی اور شاہ عبدالحق دہلوی کتاب
جذب القلوب الی دیار المحبوب مین ترجمہ بعض روایات احد مین فرماتے ہین و بعد آن جائے دیگر
بر سر شہدائے احد بایستاد و فرمود اینہا اصحاب منند کہ روز قیامت بر ایشان گواہی دہم
ابوبکر صدیق گفت کہ یا رسول اللہ ما نہ اصحاب تو ایم فرمود بلے و لکن ندانم کہ شما بعد از من چہ کنید
ایشان خود بسلامت از دار دنیا رفتند انتہی جناب امیر علیہ السلام سی نہج البلاغہ مین منقول ہے

کہ حضرت نے فرمایا گمان ہین وہ قوم کہ جو دعوت کی گئی طرف اسلام کی پس قبول کیا اسکو اور پڑھا
قرآن کو پس جمکر پکڑا اسکو اور بڑھیختہ کمر گئے طرف جہاد کے پس وہ اولہ رشید اور سکے ہوسے مثل
طرف اولاد کے اور تلوارونکو نیامون سے کھینچا اور صف جنگ مین صفین باندھین صبر اونمین سے
راہ خدا مین شہید ہوا اور بعضے بچے جو بچے وہ کچھ بچے سے خوش نہین اور موت سے بھاگتے نہین آنکھین
اسکی ضعیف ہین رونے سے خوف خدا مین پیٹ اُنکے پیٹھون سے لگے ہین روزہ رکھنے سے ہونٹھ اونکے
خشک ہین دعا کرنے سے رنگتین اُنکی زرد ہین بیداری سے منھ اُنکے غبار آلود ہین خشوع اور خضوع سے
وہی لوگ ہین بھائی میرے کہ زاہد ہین اور بے رغبت لذات دنیا سے ہین پس سزاوار ہے واسطے
ہمارے کہ ہم اُنکا غم جگر سوز کھائین اور اُنکے فراق مین کف افسوس کو بدندان حسرت کاٹین ابن ابی
الحدید کہ دشمنی شیعہ مین سخت تر از حدید اور دوستی سنیہ مین نرم تر از موم ہی بعد نقل اس
عبارت کے کہتا ہی پس اگر کوئی کہے کہ یہ حضرت کسکی طرف اشارہ کرتے ہین اور کن لوگون کو مراد
لیتے ہین تو ہم کہینگے کہ مراد اُن حضرت کی ایک قوم ہین جو ابتداے اسلام اور زمانہ ضعف
دینون مین صلحیان زہد و عبادت تھے اور صاحبان جہاد شدید فی سبیل اللہ تھے مانند مصعب
بن عمیر بنی عبدالدار سے اور سعد بن معاذ اُس سے اور حجفر بن ابیطالب اور عبداللہ بن رواحہ اور غیر
اُنکے شہدا اور صالحین مین سے مثل معوذ و معاذ و عثمان بن مظعون الغرض وہ ارباب دین کہ جنھون نے
عبادت کو جمع کیا تھا ساتھ زہد و شجاعت کے کہ اکثر اونمین سے ایام حیات رسول خدا مین بدر و
احد مین شہید ہوے اور بعض اُنکے باقی رہے مثل عمار یاسر و ابی ذر اور مقداد اور سلمان اور جناب
بن الارث اور ایک جماعت دیگر اصحاب صفہ اور عباد اور زہاد و فقراے مسلمین سے کہ زہد اور
عبادت اور شجاعت کی جامع تھے اور بدرستیکہ اخبار صحیحہ مین وارد ہوا ہے کہ جناب رسول خدا نے
فرمایا کہ ہر آئینہ بہشت مشتاق ہے طرف علی اور عمار اور ابوذر اور مقداد کی کما فی الصحیح الترمذی
اور بھی اخبار صحیحہ مین وارد ہوا ہی کہ گذرا ابوسفیان بن حرب بعد مسلمان ہونیکے طرف ایک جماعت
کے اصحاب صفہ سے پس اونہون نے اپنے ہاتھون کو دانتون سے کاٹا اور کہا کہ افسوس ہے کیونکر نہ چلے تلوار مردان

خدا کے اوپر گردن عدوئے خدا کی اور اُوسوقت ابوبکر ابوسفیان کے ساتھ تھا مخاطب ہوکر طرف اہل صفہ
کے کہنے لگا کہ تم لوگ مردار بطحا دیار کے حق مین ایسا کہتے ہو پس یہ خبر جناب رسولخداؐ تک پہونچے پس
حضرتنے افعال ابوبکر کو قبیح و منکر جانا اور کہا ابی بکر سے کہ دیکھ ایسا نہو کہ تو نے غضبناک کیا ہو خداوند کو
کو سبب غضبناک کرنے ان مردان خدا کے پس ابوبکر آیا طرف اہل صفہ کی اور معذرت کی اور کہا تم
استغفار کرو میرے واسطے پس کہا اُن لوگون نے غفر اللہ لک ہر چند فقرہ اخیر سنیون کا جمانا
ہوا ہی شیعہ اوسے کب مانتے ہین مگر اس حدیث سے طرفداری ابوبکر کیواسطے منافقین کے
اور غیظ و غضب مین آنا مومنین کا ثابت ہوا اور اسی طرح سے خارج ہونا ابوبکر کا اس روایت سی
ممدوحین جناب امیر علیہ السلام سے ثابت ہوا پس جن لوگون کی شہادت جدا علی امام زین العابدین
علیہ السلام دیتے تھے اور جدا مجد اُونکے جناب امیر علیہ السلام جنکے واسطے کف افسوس ملتے
تھے اونہین پر جناب امام زین العابدین علیہ السلام صلوات بھیجتے تھے نہ منافقین اور مغیرین اور مبدلین
پر لیکن منک ما ذکرناہ علی ذکرنا نہ ینفعک کثیرا و کنت بصیرا بعد اسکے کہ بحمد اللہ ہم فارغ ہوے
بیان اصل مطلب سے اب رجوع کرتے ہین طرف نقض فقرات مہملہ صاحب رسالہ کی قولہ ای مسلمانو
اس دعا کی اقول ای مسلمانو ای سواد اعظم کسواد اللیل المظلم ای جلا ہوا ای وھینو سنو کہ مولوی
مہدیعلی صاحب تمھارے ہم مذہب و نصاری کے ہم مشرب کیا فرماتے ہین پہلے تو علمای شیعہ پر
کذب و افترا باندھا جب اُس سی پیٹ نہ بھرا تو اب شیعون کے امامون پر مہربان ہوے ہین اب بعد
اسکے خدا اور رسول پر کذب و افترا کرینگے و من اظلم ممن افتری علی اللہ کذبا امام علیہ السلام
تو فرماتے ہین کہ وہ اصحاب کہ جن مین یہ صفت پائی گئی ہی اونپر مین صلوات بھیجتا ہون پس صحابہ
مقبول کی تعریفین ہین اور بسبب نامعقولون کے یہ تعریفین ہین کہ وہ صاحب اس صفات کی نہین تھے تو قابل
صلوات بھی نہین ہین اور ہمارے مخاطب یکذب مدعی اسکی ہین کہ امام علیہ السلام نے کل صحابہ پر خواہ منافقین
دنیا طلب ہون خواہ مغیرین و مبدلین بیدین و لامذہب ہون گو خدا اُنکے حق مین لعنہم اللہ فی الدنیا
الی آخرہ فرمایا ہے اور رسول مقبول اُنکو سحقا سحقا کہین مگر امام زین العابدینؑ اونپر صلوات بھیجتے ہین

اے یارو حضرت مخاطب بہت جلیل القدر ہین اُونکی شان مین اسمقام پر رحمۃ اللہ علی الکاذبین مناسب ہے
اور اگر کلام اللہ کو اسکے خلاف پاؤ تو اُسکے بارہ مین تقلید عثمان کرو یا مثل ان ھذا لساحران
غلط ہی رہنے دو بہرکیف از روے انصاف اس دعا کی لفظون پر خیال کرو اور اُنکے معنی کو جو ہمنے
بیان کئے غور سے دیکھو اور سمجھو کہ امام زین العابدین نے اس دعا مین ان لفظون سے کن اصحاب پیغمبر کو یاد فرمایا ہے
اور کن لوگون کے مجاہدات و اوصاف کو کس خوبی سے بیان کیا ہے اور اونکی کوششون اور مصیبتونکو
بمحض راہ خدا مین للہ فی اللہ اوٹھانے مین واسطے دنیا طلبی کی کسطرح پر ظاہر کیا ہے اور جنکے حق مین صمیم
دل سے دعا کی ہے وہ کون لوگ ہین آیا وہی لوگ ہین جو مورد لعنت خدا فی الدنیا والاخرہ ہین
اور رسولخدا بھی اُونکو سخطاً سخطاً کہ بمعنی لعنت ہے فرماتے ہین اور جد امجد جناب زین العابدین علیہ السلام
قنوت مین اُنکو بجبت و طاغوت یاد کرتے تھے اور اللھم العن صنمی قریش مین اُنکی بڑے بڑے مراتب کا
ذکر کرتے تھے وہ کون آدمی ہے کہ جو آیمہ کرام کی امامت کو اصول دین مین سے سمجھتا ہو اور اُنکو قولاً
و عملاً و فعلاً و تقریراً مقتدائے کل کائنات اور حجت خدا علی کل البریات جانتا ہو پھر اپنے امام کی قول کو ایسی
محمل سخت پر محمول کرے کہ وہ ملعونان خدا اور رسول پر صلوات بھیجتے تھے معاذ اللہ یہ کام کسی مسلمان
کا نہین ہے کہ ایسے مزخرفات کا معتقد ہو قولہ پوشیدہ نہ رہے اقول پوشیدہ نہ رہے کہ جب ہم صحابہ کے
رذائل اور فضائح کتب سیر و تواریخ سے ثابت کرتے ہین تو یہ حضرات فرماتے ہین کہ صحاح مین
نہین ہے اور اگر ہم صحاح سے بھی ثابت کرتے ہین تو کہتے ہین کہ صحیحین مین نہین ہے اور اگر صحیحین مین
سے بھی ہم ثابت کرتے ہین تو مثل ناقہ عشوا کے اول دست و پا اُسکے تاویلات مین مارتے ہین اور جب ہم
ثابت کرتے ہین کہ یہ تاویلین غلط ہین تب کہتے ہین کہ یہ الحاق روافض مین سے ہے جیسا کہ موجی صاحب
فیض آبادی نے بنسبت احادیث فدک وغیرہ کے کہا ہے قولہ احتمال تقیہ کا اقول جب کسی شخص نے
امامیہ سے اس مقام مین ذکر تقیہ نہین کیا ہے پھر حضور والا کیا جھک مارتے ہین جو اسکا ذکر کرتے
ہین قولہ لفظ لفظ پر غور فرماوین اقول امامیہ رات دن ان دعاؤن کو پڑھتے ہین اور ہر ہر لفظ
سے اسکے اصحاب پر رحمت اور اصحاب لعنت پر لعنت کی بوچھار کرتی ہین آپنے قدرت خدا

دیکھی کہ ہمنے ہر فقرہ کی ایک ایک لفظ سے اپکی ثلثہ کو دودھ کی مکھی سالکا لکر دوہ پھینکا حقیقت یہ ہے کہ کلمات طیبات اس دعا کو خبثین سے کیا واسطہ الطیبات للطیبین والخبیثات للخبیثین قولہ اور اونکو باعث ترقی دین اسلام کا فرماوین اقول یہ کیا اعتقاد فاسد ہے استغفر اللہ اصحاب کی ترقی دینے سے دین خدا نے ترقی پائی لاحول ولاقوۃ الا باللہ بیخبر اُن جہال کے جو بحبث ثلثہ مین انہ خود رفتہ ہین مجھے گمان نہین کہ اہل علم اہلسنت کی بھی اسکے قائل ہون آیہ وافی ہدایہ قل لا تمنوا علی اسلامکم بل اللہ یمن علیکم ان ھداکم للایمان کو بھول گئے امام علیہ السلام نے آپکے ایسے لوگونکے گمان فاسد کے دفع کرنے کے لیے لفظ وانتصروا بہ فرمایا ہے لیکن چونکہ آپکے عقیدہ فاسدہ کے خلاف تھا آپ اس لفظ کا مع چند لفظ دیگر ترجمہ اوڑا گئے اور حقیقت یہ ہے کہ آپ مین لیاقت ان لطایف کے سمجھنے کی کہان ہے آپ نے کودون دیکر پڑھا ہو تو عجب نہین ورنہ اس نافہمی کی نوبت نہونچتی کہ راہ راست چھوڑکر راہ کج چلتے اور ہر جگہ ناخن لیتے اور ٹھوکرین کھاتے اب ہم اپنے برادران خفش کو سمجھاتے ہین ذرا کان کھولکر سنیے کہ علم معانی بیان مین بیان ہوا ہے کہ اگر کلام سابق سے کوئی توہم خلاف مقصود ناشی ہو اور اُسکو متکلم کسی لفظ کے لانے سے دفع کرے تو اُسکو اصطلاح علمائے فصاحت وبلاغت مین احتراس کہتے ہین وہان بولی فی کلام یوہم خلاف المقصود بما یدفع ذلک الوہم بالجملہ لفظ وانتصروا بہ اس مقام مین واسطے دفع توہم فاسد آپکے ہی کہ منتصر ہونا صحابہ کا کچھ اُنکے جد وجہد سے نہ تھا بلکہ خدا نے ببرکت اپنے رسول مقبول کے اُنکو نصرت دی اگرچہ اقل قلیل تھے جیسا کہ جناب امیر علیہ السلام فرماتے ہین ان ھذا الامر لم یکن نصرۃ ولا خذلانہ بکثرۃ ولا قلۃ وھو دین اللہ الذی اظھرہ الحدیث یعنی اسلام کی منصوری ومخذولی قلت وکثرت پر نہ تھی بلکہ دین خدا تھا کہ اوسنے خود اُسکو ظاہر وغالب کیا اسلیے کہ اگر قلت موجب ہزیمت ہوتی تو بدر مین نصرت اسلام نہوتی اور اگر کثرت موجب نصرت ہوتی تو حنین مین اذ اعجبتکم کثرتکم موجب ہزیمت نہوتی لیکن وہ بھگوڑی ہوئی جو مثل آپکے اصحاب ثلثہ کے ہر مقام مین مولین دبر سے ہوتی تھی وہ تو کسی گنتی اور شمار ہی مین نہین ہین اونکا کیا ذکر ہو قولہ

اپنے آپکو امامیہ کہنے والے اقول سے جان لیتی ہین تمھاری یہ گوارش باتین - ہمکو تو تمھارے
سلف و خلف سب امامیہ کہتے ہین فقط ہمین نہین کہتے کما اشتہنا فی المجلد الاول اگر کچھ تمکو بھی اماموں سے
علاقہ ہوتا تو ضرور تمکو بھی لوگ امامیہ کہتے اور اہلسنت معاویہ نہ کہتے ہمارا گمان یہ ہی کہ کسی سنی کو اماموں کے
نام بھی طور صحیح معلوم نہونگے قولہ اصحاب رسول کی برائیان بیان کرین اقول جن اصحاب کی خود
خدا اور رسول برائیان بیان کرکے اونکو سپرد ذات الشمال کرین کہ اسفل السافلین ہین اونکو
منھ کے بھل اوندھا گراوین تو جو لوگ کہ ایمان لیکر اور رسول لائے ہین پھر کیون نہ اونکی برائیان
بیان کرین قولہ جو کوئی اونکی حال پر چلتا ہی اسکو دائرہ اسلام سے خارج جانین اقول
جب ہم خود منافقین صحابہ کو دائرہ اسلام حقیقی سے خارج سمجھتے ہین تو اونکے اذناب اولی الالباب
کو کیونکر مسلمان سمجھین ما رضینا بالشیاطین فکیف بدزاریہم قولہ محبت اور ایمان کے کیا معنی
ہین اقول محبت کی معنی یہ ہین کہ دوستان خدا سے دوستی اور دشمنان خدا سے دشمنی اور ایمان
کی بھی دو جزو تحلیلی ہین ایک تولا اور ایک تبرا جیسا کہ دلالت کرتا ہی اوسپر کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ
کہ جزو اول تبرا ہے معبودان باطل سے اور جزو ثانی تولا ہے معبود برحق سے اسی سے
کہا گیا ہے کہ تبرا مقدم ہے تولا ہے قولہ اہل سنت جو ائمہ کرام کے اقوام اور افعال
پر اقول لعنت اللہ علی الکاذبین دروغ گویم بر روے تو بلا اہل سنت ائمہ کرام کی
اقوال اور افعال سے کیا علاقہ اصول اونکے ابوالحسن اشعری کی اور فروع اونکے
ابوحنیفہ کے تعجب ہی کہ ایسے جھوٹون پر آسمان کیون نہین پھٹ پڑتا ہی اگر مدعی طریقہ
امامیہ ہو تو غاصبین خلافت سے بیزاری کرو کہ امام زین العابدین علیہ السلام دعاے
روز جمعہ مین انسے بیزاری کرتے ہین و قدم عنقریب قولہ وہ امامیہ اور دوست اہلبیت
ٹھہری اقول جب بقول ابن اثیر کے رائس مائہ ثانیہ مین مجدد مذہب امامیہ کے امام
علی ابن موسی الرضا علیہ السلام ہون پس اگر شیعہ نہ امامیہ ہون تو کیا ابوحنیفہ والے
یا مالک والے یا شافعی والے امامیہ ہونگے فاعتبروا یا اولی الالباب ان ندا الشی عجاب

وکل ما قال النحوی المرتاب فانه قریبه بلا ارتیاب فجزاه رب الارباب عنا جزاء العادیات الکلاب

قال المخاطب القمقا مرهداه الله سبیل السلام

جاننا چاہیے کہ اس دعا سے چند فائدے حاصل ہوے اول امام کا اصحاب کے حق مین دعاے خیر کرنا اور اونپر درود بھیجنا اور اُنکے حق مین گمان نیک رکھنا دوسرے اُن اصحاب کا سب سے افضل ہونا جو سب سے اول ایمان لاے اور اصحاب رسول کا خدا کی راہ مین اذیتین اور مصیبتین اٹھانا اور خدا کے لیے گھر بار چھوڑ کر ہجرت کرنا اور پیغمبر کے پیچھے انکی قریب رشتہ داروں کا انسے قرابت اور رشتہ چھوڑ دینا اور خدا کو دین مین داخل ہونے کے لئے لوگون کو دعوت اسلام کی کرنا تیسرے اصحاب کے تابعین کی فضیلتین اور اُنکی نشانیان اب ہر ایک امر کے نسبت ہم علیحدہ علیحدہ بحث کرتے ہین (امر اول امام کا اصحاب کے حق مین دعاے خیر کرنا) اصحاب کے حق مین دعاے خیر کرنا اور اُنکو نیکی سے یاد کرنا درحقیقت پیغمبر خدا علیہ التحیہ والثنا کے حکم کی اطاعت کرنا ہے اسلیے کہ خود حضرت نے انکے حق مین ایسا فرمایا ہے چنانچہ اوپر ہم عیون اخبار سے اس حدیث کو بیان کر چکے ہین کہ حضرت پیغمبر خدا نے فرمایا کہ دعوا لی اصحابی کہ میرے اصحابون کو میرے لیے چھوڑ دو اور میری صحبت کی حق انکے حق مین رعایت کرو اور اسکی تائید مین اور احادیث اور اقوال نقل کرتے ہین اول حدیقہ سلطانیہ کی جلد سوم بحث نبوت مین جناب میرزا صاحب قبلہ فرماتے ہین کہ جب پیغمبر خدا کا وقت وفات قریب آیا تو حضرت نے منبر پر جاکر اصحاب سے پوچھا کہ مین کیسا پیغمبر تھا سبھون نے عرض کیا کہ جو کچھ صبر خدا کی راہ مین آپنے گوارہ کیا اسکی جزاے خیر خدا آپکو دے تب حضرت نے اسکے جواب مین فرمایا کہ خدا شما را نیز جزاء خیر دہد کہ یہ روایت صفحہ ۳۲۸ حدیقہ سلطانیہ مین موجود ہے پس معلوم نہین کہ اُسوقت جبکہ ہزارون اصحاب موجود تھے اور واسطے وداع پیغمبر خدا کے مسجد مین جمع ہوے تھے حضرت کا انسے مخاطب ہوکر یہ فرمانا کہ خدا تمکو جزاے خیر دے کس امر پر محمول کیا جاے اور کیونکر ایسے اصحاب کے حق مین گمان نیک نہ کیا جاے دوسری تفسیر امام حسن عسکری علیہ السلام مین لکھا ہے کہ

ان رجلاً ممن یبغض آل محمد واصحابہ او واحداً منھم یعذبہ اللہ عذاباً
لو قسم علی مثل ما خلق اللہ لاھلکھم اجمعین کہ اگر کوئی شخص دشمنی رکھے آل محمد سے اور اصحاب
محمد سے ایک سے بھی منجملہ انکے اسپر خدا ایسا عذاب کریگا کہ اگر وہ تقسیم کیا جاوے تمام خلق پر تو وہ سب ہلاک ہوجاوین
پس جسطرح آل محمد کی دشمنی حرام ہے اسی طرح اصحاب محمد کی عداوت حرام ہے نیز پیغمبر خدا
نے اپنے اصحاب کی سب و دشنام سے منع کیا ہے چنانچہ جامع اخبارین کہ معتمدین کتب شیعہ سے
ہے منقول ہے قال النبی من سبنی فاقتلوہ ومن سب اصحابی فاجلدوہ کہ جو کوئی
مجھے برا کہے اسکو قتل کرو اور جو کوئی میرے اصحاب کو برا کہے اسکو دُرّی لگاؤ چوتھی کتاب مفتاح التعریف
اور مفتاح الحقیقت مین جسکو ملا باقر مجلسی نے بحار الانوار مین اور قاضی نور اللہ شوستری وغیرہ
نے امام جعفر صادق علیہ السلام کی طرف سے منسوب کیا ہے لکھا ہے کہ غیبت بہت بڑا عیب ہے
اور بہتان اور افترا اس سے بدتر ہے اور عوام آدمیون کے حق مین غیبت اور بہتان گناہ
کبیرہ ہے نہ کہ اصحاب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حق مین کتنا بڑا گناہ ہوگا پس انکے
حق مین اعتقاد نیک رکھنا ضروریات سے ہے انکے فضائل کے بیان کرنے مین مطلق اللسان
رہنا چاہیے اور انکے دشمنون کی صحبت سے نفرت رکھنا چاہیئے کہ اس سے نفاق خفی دلمین پیدا ہوتا
ہے الخ پس باوجود اسکے کہ یہ روایتین خود شیعون کی کتابون مین موجود ہون اور پیغمبر خدا کا اور
ائمہ کرام کا دعا خیر کرنا اصحاب کے حق مین ثابت ہوا اور پھر وہ اصحاب کے کینے کو افضل
عبادت جانین اور لعنت کرنیکو جو کہ خود انہین پر لوٹتی ہے عمدہ ترین طاعت جانین
اور جن پر امام زین العابدین علیہ السلام اور دیگر ائمہ کرام درود بھیجین انپر تبرا کرین اور
اوٹھتے بیٹھتے کھاتے پیتے سوائے لعنت کے اپنی زبان پر دوسرا لفظ نہ لاوین اور بجائے لعنت کے انپر فرقہ کا نام
امامیہ رکھین یقول المتمسک بولایۃ علی ابن ابیطالب علیہ السلام
کوئی شخص اہل اسلام مین منکر اسکا نہین ہوسکتا کہ اصحاب سے لخدا اسی کچھ لوگ منافق بھی تھے کہ سلسلہ
آیتین قرآن مجید کی اونہین کی شان مین ہین اور منکم من یرید الدنیا وتریدون

Presented by: Rana Jabir Abbas
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

عرض الدنیا وتوثرون الحیوۃ الدنیا وتسیرون الیھم بالمودۃ ویودون
اللہ ورسولہ ویردوا علی النفاق ویجاھدون اللہ ومثل ذلک سبب ونہیں کے
لیئے ہین اور شان نزول آیات سے معلوم ہوتا ہے کہ مہاجرین وانصار ہی کے بارہ مین آیات
نازل ہوئی اور یہ لوگ ظاہر مین مقربین اصحاب رسول سے تھے کہ جنکی شان مین خدا لا تعلمھم
نحن نعلمھم واذا رایتھم تعجبک اجسامھم وان یقولوا تسمع لقولھم
فرماتا ہے اور امام نووی شرح صحیح مسلم مین انہین کی شان مین کہتے ہین انہم کانوا معدودین
فی اصحابہ یجاہدون معہ اما حمیتہ اور لطلب الدنیا یعنی یہ لوگ اصحاب رسول خدا مین شمار کیے جاتے تھے
اور آن حضرت کے ساتھ شریک جہاد ہوتے تھے یا بحمیت قومیت یا بغرض حصول مال دنیا اور یہ اصحاب
اشرار ساتھ اصحاب اخیار کے ملے ہوئے تھے پس امام اور پیغمبر کا صلوات بھیجنا اور دعائے خیر کرنا
یا ان دونون فریق کے لیئے تھا تو تعقل اسکو باور نہین کرتی کہ پیغمبر اور امام کے ترمک اصحاب کا انجام
اور اصحاب الجنہ دونون مساوی تھے اور مثل مشہور سب دھان بائیس پسیری یہان صادق تھی
افمن کان مومنا کمن کان فاسقا لا یستوون ولا یستوی اصحاب النار
واصحاب الجنۃ اصحاب الجنۃ ھم الفائزون یا یہ صلوات اور دعائے خیر فقط اصحاب اشرار ہی کے لیے
مخصوص تھی اور یہ بدیہی ارشق اول ہے اگر یہی تھا تو پھر لعن اللہ من تخلف عن جیش اسامۃ اور لعنھم اللہ
فی الدنیا والاخرۃ کی مصداق کون لوگ تھے اور امام زین العابدین علیہ السلام غاصبین خلافت پر کیون
لعنت کرتے تھے یا یہ کہ مصداق صلوات اور دعائے خیر اصحاب اخیار تھے اور مصداق لعن
برا اشرار تھے تو یہی مذہب شیعون کا ہے نہ یہ کہ کل صحابہ عدول تھے جیسا کہ مذہب اہل سنت ہے اور
کسی نے اہل تواریخ وسیر سے بھی نہین لکھا کہ مدینہ مین کسی وقت کوئی ہیضہ یا وبا یا طاعون ایسا ہوا
تھا کہ منافقین دفعۃً فی النار ہوگئے تھے اور فقط عدول صحابہ رہگئے تھے اور فساق وفجار صحابہ
سب مر گئے تھے اور کیونکر کوئی اسکا مدعی ہو سکتا ہے حالانکہ ابھی یوم الخلاص جب مدینہ کو اہل نفاق
سے پاک کریگا وہ آیا نہین وقد مر حدیثہ الصحیح فی المجلد الاول اور اگر کوئی منافقین اور فساق فجار سے

نہ تھا تو جنابِ سولی خدا نے تمخلفین حبیش اسامہ پہ جو لعنت کی تو ہین عدول پہ لعنت کی اور حدیث قرطاس
مین نہین ائتونی اعدل فی ان الرجل لہجر کہا تھا اور نہ عمر نے کہا نہین عدول کو مثل کتونکے بلفظ قوم سے عنے
دتکرار اتہا الغرض عدول اور اخیار کہنا کل صحابہ کا محض لغویات اہل سنت سی ہی حضور والا کو
چاہئی کہ پہلی اپنی عدالت کا اخیار مین ہونا ثابت کرنے پیچھے کچھ گفتگو کرتے تب ہم خود ہی اونکا مصداق
دعائی خیر ہونا تسلیم کر لیتی اور اس تحقیق اور بحث سے جو تضیع اوقات کیا حاصل ہی اور آپ کی
جہالت اور حماقت مین اگر آپ ہی گرفتار ہوتے تو ہم کہتے کہ نیچریت اسکا باعث ہی مگر افسوس
ہی کہ آپ کے موچی صاحب اور بساطی صاحب بھی یہی راہ چلتی ہین بہر اب ہم اپکی شکایت کیا کرین
قولہ اس دعا مین چنداں فائدہ حاصل ہوی اقول مگر آپ کے ثلثہ کے لیئی کوئی فایدہ نہین ہے قولہ
اصحاب کے حق مین دعائی خیر کرنا اقول اخیار کے حق مین نہ اشرار کے حق مین قولہ جو سب سے
پہلی ایمان لائی اقول پھر آپ کے ثلثہ کو کیا نہ وہ پہلی ایمان لائی نہ پیچھی ایمان لائی اس لیئے کہ تصدیق
جنانی جو شرط اعظم ایمان ہی ساتھہ افعال نفاقی کی جمع نہین ہوتی ہے قولہ خدا کی راہ مین اقول
آپ کے ثلثہ نے نہ خدا کی راہ مین ایذائین اوٹھائین اور نہ گھر بار چھوڑا بلکہ جو کچھہ کیا طلب دنیا کے
راہ مین کیا قولہ تعین کی فضیلتین اقول ارضینا بالشیاطین کیف بذاریم واتباعہم الضالین
قولہ علیحدہ علیحدہ بحث کرتے ہین اقول چاہئی علیحدہ علیحدہ بحث کیجئی چاہئی ایک جگہہ بحث کیجیئے
اگر مراد آپ کی کل صحابہ ہین تو بیدلیل وحجت ادعائی محض بیکار آمد نہین سکتا ہے اور آپکی
تو کیا حقیقت ہی اپکی بڑی بڑی بحثون سے بھی آفاست بڑہان اس کلیہ پر نہین ہو سکتی
اور اگر مراد آپکی بعض صحابہ ہین فلا ینفعکم ولا یضرنا قولہ دعوای صحابی اقول سابق مین مالہ
وما علیہ اس حدیث کا گزر چکا اور امام رضا علیہ السلام کی قول سی بدلیل حدیث اصحابی اصحابی
قید ما بدلو تبدیلا ہم اس مین لگا چکی دعوای دعای خیر کرنے پر دعوای صحابی سے دلیل لانا بجز
بیمعنی کی کس امر پر محمول ہو اس لئی کہ دونو مین کچھہ مناسبت نہین ہی بجز اسکی کہ دعا اور دعوا
کا مادہ ایک ہی لیکن بین المعنی دو ہین کیونکہ دعوا کا ترجمہ خود ہی چھوڑ دو فرماتی ہین چھوڑ دینے اور

دعائی غیر کرنے سے کیا واسطہ ہی کیا کو رمغزی ہی کہ دعوائی دیگر اور دلیل دیگر دعوی اور
دلیل مین کچھہ مناسبت ہی نہین ہی قولہ تائید مین اقول اہل ہی کیا ملا جواب تائید ہی ملیگا بخبر تضیع
اوقات کے بیچ لغویات کے قولہ کس امر مجہول کیا جاوی اقول سیر مجہول کیا جاوی کہ جنابی خیر کی
قابلیت نہین رکھتی مگر اصحاب خیر پس مورد دعائی پیغمبر اس محجج مین سی نہین ہین مگر وہی لوگ جو اصحاب شر ہین
لیکن انباء الشر جو یعنی منافقین اور مرتدین کو ہرگز کوئی صاحب عقل نہ کہیگا کہ مورد دعای پیغمبر ہین اور
اسکے سواء علیہم استغفرت لہم ام لم تستغفر لہم لن یغفر اللہ لہم والتستغفر لہم سبعین مرۃ الآیہ
کو کیون آپ بھولگئی الحاصل اول اثبات کیجئے کہ آپ کے ثلثہ مورد اسکے تھی اور ثانیا یہ ثابت کیجئے کہ
یہ دعا بھی مقبول بارگاہ خدا ہوئی کیون نہین جائز ہی کہ یہ مرۃ اولای ستین ہو قولہ اصحاب محمد سی یا
ایک بھی منجملہ اونکی اقول ہذا صحیح یہ سن لم یغیر ولم یبدل کما افاد سیدنا وامامنا الرضا علیہ الاف التحیۃ
والثنا فی حدیث دعوالی اصحابی علاوہ اسکی کل اصحاب مین جناب امیر علیہ السلام بھی داخل ہین اور وہ
حضرت ایک بھی ہین منجملہ اونکی اور عداوت اونکی باتفاق فریقین موجب نار ہی پس یہ خوشخبری
خدام حضرت نواب غفران مآب صاحبہ بہادر جمل جنگ کو اور جیوٹی جرنیل صاحب بہادر ثلثین جنگ کو
دینا چاہیئے قولہ سب و دشنام سی منع کیا ہی اقول اہتمام مین سب اصحابی فعلیہ کفر کو اس لئے
چھوڑ دیا ہی کہ عباس عم رسول اللہ نی جو حضرت عمر کو محض بنظر اک فرمایا اور فحش بکا لی ماں کی دی اور
حضرت عائشہ طائشہ نی قتل اللہ ولعن اللہ لغتلا سی حضرت عثمان کو یہودی ریش اور ارنبا کے لعنت کے
اور اہل سنت معاویہ نی تا عہد عمر بن عبد العزیز منابر پر لعنت جناب امیر کی ان سب کا کفر لازم سب کے
لازم آویگا اور حضرت عثمان بسبب سب و ضرب ابوذر و عمار اور ابن مسعود کی الکفر الکفر ہو جائینگے
وقدمر اور ہمارا جواب عبارت متروکہ و موجودہ سی اسی قدر کافی ہی کہ سب و دشنام شیعونکی نزد بلکہ
حرام ہی اور تبقلید خدا و رسول منافقین کی حق مین دعا کرنا کہ خدا اونکو اپنی رحمت سی دور رکھے
جائز ہی اور جواب عموم مثل جواب حدیث سابق ہی قولہ معتمدین کتب شیعہ اقول کتاب جامع
الاخبار کو معتمدین سی کسی شخص نی ذوی العقول سی نہین کہا بجز اونکے معقول کی جمیع ذوی العقول غیر

زوجہا الخ مولانا نے فرق نہین کیا قول بصری اصحاب کو برا کہی اوسکو دُرّی لگاؤ اقول اور جو صحابی
کو برا کہی اوسکو مارنا کہان سی اور جوتون سی مارنا اوسکو کیا کرو یقین ہی کہ اوسکی حق مین ہی حکم قتل
کیا ہوا ہی جسکو سب عثمان نے کیا اسی سبب سی حضرت نے ہمکو حکم دیتی ہین کہ اقتلوا النعثلا قتل اللہ نعثلا
فرمایا کتاب مفتاح الشریعت اقول محض غلط ہی مصباح الشریعت کو مولانا مجلسی نی بحار الانوار
مین ہرگز نام کہیں مذکور نہین کیا ہی اور خود فرمایا ہی کہ ماہرین اسلوب کلام ائمہ کرام علیہ السلام
جانتے ہین کہ اس مین وہ چیز ہی جو طرز کلام ائمہ کرام سی خارج ہی مگر بیچارون کا ذب و خائن و
خائن کو کیا ئی صحیح المسلم جو تھہ بولنی مین مڑا ہی کاش اس جھوٹھ پر بھی کچھہ کام نکلتا کہ بالخصوص ثلثہ
کے لئے کوئی متمسک ملتا لیکن بحر عموم کے کچھہ ہاتھہ نہ لگا وما من عام الا وقد خص نے
بنا گھر بگاڑا اور یہ بھی کہنا ہمارا بر سبیل تنزل ہی ورنہ بعد اسکے معلوم ہوتا ہی کہ یہان الفاظ عموم ہرگز
نہین بلکہ بالخصوص ایسی صفات مذکور ہین کہ جس سی ثلثہ کو کچھہ واسطہ نہین ہی قولہ اور بہتان
اور افترا اوس سی بھی بڑھکر ہی اقول اصل عبارت کتاب ہی ان الفاظ کو جو آپ لکھتی ہین کچھہ مناسبت
ہے نہین اور اس مقام مین ذکر اصحاب خیر کا ہے نہ اصحاب شر کا چنانچہ فرماتے ہین
اعلم ان اللہ تعالی اختار لنبیہ من اصحابہ طائفۃ اکرمھم باجل الکرامۃ
الخ یعنی جان تو کہ جناب باری نی منجملہ اصحاب سے ایک گروہ کو برگزیدہ کیا ہے بجلیۂ تائید و نصرت
کہ وہ لوگ حق صحبت جناب رسول خدا پر مستقیم اور ثابت قدم رہی اور کسی حال مکروہ و مرغوب
مین اونکا ساتھہ نہین چھوڑا پس ایسونکی معتقد محبت رہنا چاہئے اور جو لوگ ایسی بزرگون پر تہمت
و افترا کرتے ہین اونکی صحبت سی حذر کرنا چاہئے الی آخر ما قال واضح ہو کہ عبارت اختار لنبیہ من
اصحابہ طائفۃ لفص صریح ہی اس بات پر کہ توصیف کل صحابہ عموماً نہین ہے بلکہ بدلالت من
تبعیضیہ مراد بالخصوص بعض صحابہ ہین کہ جنکو خدا نے برگزیدہ کیا ہی اور برگزیدہ ہونا ثلثہ کا مجلہ
صحابہ سی اول بحث ہی اور استقامت اور ثبات قدم حضرات ثلثہ کا لڑائیون مین بھاگنے
سے واضح ہے اور امر مرغوب مین ساتھہ رہنا واسطے دست بردار خلافت کی اور نہ خلیفا

جبکہ ہی کہ ہوتا تھا لیکن اگر مکرر ہوتیں تو ٹوک مرہا کتے تھے اور مثل بزکوہی پہاڑون پہ اوچکتی تھی
اور ہت ہاتھ ہاتھ چلتی تھی اور تحت واثر آکر ہیواسلے مقبولین صحابہ پر خوارج ونواصب ہین کہ واسطے
چھپانی فضائح احوال ثلثہ کے مقبولین کی برائیان ثابت کرتے ہین یہانتک کہ خلیفہ ثالث کی ظلم و
ستم کے چھپانے کے لیئے تمہارے کہی صاحب اور لبابی صاحب امثال ابی ذر وعمار وابن مسعود
جنکی شان ہین بالخصوص حدیثین نقل کرتے ہین اونکو شوریشت اور حرف اور کج خلق اور بی ادب
کہتی ہین اور ایسی ناقابل جو کام قابل جو بیان کہانی کی کرتی تھی ٹھہراتی ہین بلکہ ائمہ کرام علیہ السلام پر بھی
تہمتین باندہتے ہین بلکہ انبیا تک کسی کو نہین چہوڑتے اور تخطیۃ الانبیا لکہتے ہین کہ شیعون کو حاجت
تبرہ الانبیا پڑتی ہی اور لعنتین کتاب تخطیۃ الاعاذ اللہ کہیں اور شیعون کو اونکے مقابلہ مین تنتہ
الالہ لکہنا پڑیگا قولہ جو کہ خود اونہین پر لوٹتی ہی اقول جناب والا شیعون پر کس لیئی اسقدر
جھنجہلاتی ہین یہ بیچاری فقط ناقل قول وتمیل کنندہ حکم خدا ورسول ہین کہ جنکی حق مین ارشاد ہوا ہے
یلعنہم اللہ ویلعنہم اللاعنون ولعنہم اللہ فی الدنیا والاخرۃ وعلیہم لعنۃ
اللہ والملائکۃ والناس اجمعین اوسی کے حاکی اور ممثل ہین شیعون کو فقط
تصدیق یلعنہم اللاعنون منظور نظر ہی اگر شیعہ بہی مثل اہل سنت کی لاعنون سی نہون تو قول خدا
یلعنہم اللاعنون غلط ہو جائی اور جو لعنت شیعہ کرتے ہین اوس پر احتمال لوٹنی کا کسی طرح نہین
ہوسکتا اس لیئی کہ یہ لعنت وہی لعنت ہی جو لعن اللہ من تخلف عن جیش اسامہ مین ہی کیون صاحب
لوٹنی والون جیش اسامہ سی جو لعنت لوٹی گی وہ کہپر جائیگی شیعہ بیچاری فقط حاکی ہین اصل اس لعنت
کا کہنیوالون ہی زبانات کو سمجہہ لو جبکہ کہنی ظاہرا اسلام فظاہری سی بہی باتہہ اوٹہا کے بالکل یہود
اور نصاری کی شراکت آپکو منظور نظر ہی کیونکہ ہنو فان الکفر ملۃ واحدۃ اور اگر ہر لعنت لوٹتے
ہی تو آپ کی لعنت بہی آپ ہی پر لوٹیگی اور حضرت عائشہ کی لعنت بیچ اقتلوا نعثلا قتل اللہ نعثلاً
ولعن اللہ نعثلا اور حضرت عمر کی لعنت بیچ اقتلوا سعدا قتل اللہ سعدا کی کہیان قتل بمعنی لعن ہے
کما فی القاموس والنہایہ یہہ بہی لعنتین اونہین کی قائلین پر لوٹین گی اور بعد اونکی اونکی تابعین تک

بغیض محبت ونکی یہ پونچ بائیگی اور حقیقت یہی کہ کل دنیا کی لعنتین حضرات ثلثہ پر لوٹتی ہین کہ بانی مبانی کل
المفاسد ہین المسلمین ہی تھی اور جنتی ظلم وستم موجب لعنت ہین سبکی بنا انہین کی ڈالی ہوئی ہی ولله در القائل ؎
چہ کردیں شکم ہم زبد کردن اوست ۔ طرفہ لطیفہ ہی کہ شیعہ بارہ سو برس سی ایسی مشاق لعنت کرنیکی ہین
کہ انکی نیز لعنت کی نشانہ ہین ہرگز خطا نہین ہوتی بلکہ یہ تیر سہ پہلو سانحہ ثلثہ کے خارجیون اور نا
صبیون کے جگر مین بھی تاثیر پیوست ہوتا ہی یک گز دو فاختہ تو مشہور ہی لیکن یہان پہ ایک گز سہ
فاختہ بلکہ ہزار فاختہ صادق آتا ہی چنانچہ جب سی آپ سنی ہوئی اسکا مزا آپ ہی چکھتی ہین آے دو لعنت
جو لعنتی ہی وہ آپ الیسون کی لعنت ہی کیونکہ آپ تو آمون ہین بسبب اسکے کہ آپ کے گروگھنٹالون
نے تو شیطان پر بھی لعنت مستحسن نہین جانی ہے آپ نی یہ نئی چال اور نئی خیال کہان سے
سیکھے شعر جانمن طرز نواند اختہ یعنے چہ دلست از پردہ برون تاختہ یعنے چہ ۔ قولہ اور
جن پر امام زین العابدین علیہ السلام درود بھیجین اقول مثل مشہور ہی کہ الکذوب قد یصدق کبھی
کوئی ہانک بھی تو سچی اوسمانی کذب وافترا آپکی رگ وپی مین مثل اشربو افی قلوبہم العجل کے ساری ہوئی
دنیا مین کسی جاہل ہی جاہل کے سامنے بھی کہیگی کہ امام جن پر درود بھیجتے ہین اونکی پیروان اونپر لعنت
کرتی ہین تو کوئی باور نہ کریگا مگر جو آپ ہی کا الیسا سوفسطائی ہوگا الحاصل جن پر امام ایک درود بھیجتے
شیعہ اونپر تا قیامت لاکھون دفعہ درود بھیجتے ہین اور جن پر اونھون نے لاکھون مرتبہ غصہ وسماً
قنوت مین اللھم العن الجبت والطاغوت کہکر لعنت بھیجی تھی اونپر کبھی شیعہ بھی بیت الخلا مین لعنت
کرتے ہین اور اونکو بنام ونسب شریف اونکے خوب پہچانتی ہین مثل آپکی تو کہتی نہین پہ تی کہ وہ کون
ہین کہان سی آئی ہین قولہ اور بجائی تقیہ کے اقول ہمنے آجتک یہی سنا تھا کہ لعنتی ملعونونکو کہتے
ہین نہ لاعنین کو اور ہمنی قول سابق مین بیان کیا کہ لعنت کرنیوالے خدا ورسول ہین اور شیعہ غیظا
تا قل اور حالکی اوسی لعنت کے ہین اب آپکو اختیار ہی کہ چاہیے لاعنین کو لعنتی کہئی چاہے
ملعونین کو لعنتی کہئے کوئی کسی کے منہہ مین لگام نہین دیتا اور اپنی دل سی نام رکہہ لیتی ہی ہر
شخص کو اختیار ہی جیسی شیعون کا نام آپ نی لعنۃ رکہا اسلئی کہ لعنت کو جائز رکہتے ہین اور سیطرح

ممکن ہے کہ شیعہ اہلسنت کا نام حرامیہ رکھین کہ لعنت کو حرام جانتے ہین ولنعم ما قیل ؎
بغض الولی علامۃ معروفۃ ٭ کتبت علی جبھات اولاد الزنا
من لم یوال ولیہ بین الوری ٭ سیان عند اللہ صلی ام زنا
قال المخاطب القمقام ھدانا اللہ سبل السلام
امر دوم پیغمبر خدا کی یارون کا ایمان کی سبب سی مصیبت اور ایذا پانا اور جو سب سے اوّل ایمان
لائی اونکا اورون سے افضل اور بہتر ہونا اس دعا سی امام علیہ السلام کی پیغمبر خدا علیہ التحیہ
والثنا کی اصحاب کرام کی جو فضائل ثابت ہوتے ہین وہ یہ ہین انکا پیغمبر صاحب کی مدد کارسی مین
مصائب اور تکالیف کا پانا حضرت کی محبت مین اپنی بال بچون اور گھر بار کو چھوڑنا اور اپنی وطن
سی ہجرت کرجانا اثبات نبوت مین اپنی باپ بیٹون عزیزون کو قتل کرنا پیغمبر خدا کی دعوت کو قبول
کرنا اور خلق کو خدا کیطرف جمع کردینا ان فضائل کو امام نی اس تفصیل کی ساتھہ بیان فرمایا ہی کہ کسی
شیعہ کو کیسا ہی متعصب کیون نہو اسکی تکذیب اور تاویل کی جرات باقی نہین رہی اس لئی کہ کتاب
صحیفہ کاملہ ایسی معتبر کتاب ہی کہ حضرات شیعہ اوسکو زبور آل محمد کہتی ہین اور اسکی لفظ لفظ اور حرف حرف کو
صحیح جانتی ہین اور جو کچھہ اسمین لکھا ہی اوسکی تصدیق کرتی ہین پس ان فضائل کو جو امام نی بیان کئی
دیکھہ دیکھہ کر گو دل مین جلتی ہون اور اپنی محدثین اور علما کو اسکی تصدیق و تصحیح پر برا بھلا کہتی ہون
لیکن کسیطرح پر اسکی تکذیب نہین کرسکتی باقی رہی تاویل اسکی تین صورتین ہین (۱) یا کہ ان فضائل کا
مصدق سوای صحابہ کی اور کسی کو گردانین جیسا کہ حدیث اصحابی کالنجوم وغیرہ مین گردانا (۲) یا کہ اسکو
تقیۃ پر محمول فرماوین جیسا کہ اور احادیث ائمہ مین کیا ہی (۳) یا کہ ان فضائل کو اپنی مقبولین صحابہ کے
حق مین قبول کرین اور اکثر مہاجرین اور انصار کو خصوصاً خلفاء ثلثہ رضوان اللہ تعالی علیہم
اجمعین کو اس سی خارج سمجھین لیکن تینون طرحسی تاویل کا دروازہ بند ہی اور سوائے اسکی کہ موافق
ہمارے مذہب کی ان فضائل کو تمام مہاجرین و انصار کی نسبت خصوصاً خلفائی ثلثہ کے حق مین تسلیم
کرین اور دوسرا چارہ نہین ہی چنانچہ ہم تینون تاویلون کا بطلان ثابت کرتے ہین امر اوّل ؎

[illegible] ان فضائل کی اصحاب رسول نہیں ہے اور کسی شیعہ نے دعوای نہیں کیا بلکہ ان فضایل کا
صحابہ کی شان میں ہونا دونو فریق کی علما نے قبول کیا ہے چنانچہ صاحب تذکرہ اثنا عشریہ نے جواب جلد
جہاں تحفہ کے اصل کو لکھا ہے فرماتے ہیں [illegible] جواب [illegible] مقدور ہے تو مجروح نہ ہو انتہا
لیکن [illegible] ان کو [illegible] اور [illegible] اور [illegible] اور

اس دعا مین فرمایا واشکرهم علی هجرتهم کہ خداوندا مہاجرین نی جو ہجرت تیری واسطے کی اوسپر اپنی
گھربار کو تری بیچھے چھوڑا اسکی شکرگذاری کرپس کون شخص ہی کہ ان الفاظ اور فقرات کو دیکھکر امام
کی محبت کا ساتھہ صحابہ کی معتقد ہوگا اور کسکی زبان سی حرف عداوت کا باہم صحابہ اور اہلبیت کی
نکلیگا لیکن آفرین ہی حضرات شیعہ کی ایمان اور محبت پر کہ اپنی اپکو امامیہ کہین اور ائمہ کرام کے مخلص
محبت کا دعوی کرین اور اپنی آپکو پیرو امامون کا جانین اور باین ہمہ صحابہ سی عداوت رکھین
اور جسقدر امام اونکی تعریف کرین اوس سی ہزار حصہ بڑہکر وی اونکی بڑائیان بیان کرین اور
اگر کسی سنی بیچاری کی زبان سی بہ تبعیت ائمہ کرام اللهم صل علی محمد وآل محمد کے بعد اصحاب محمد
نکلجاوی تو غیظ مین آکر اسو غصہ سی دیکھی لیکن اور اتنی ہی بات پر اوسکو خارجی اور ناصبی کہنے
لگین سچ تو یہ ہی کہ جو امور ابطال اسلام و ایمان کی پردہ مین محبت اہلبیت کی حضرات
شیعہ نی کیی ہین وہ دشمنون سی بھی نہین ہوی ولنعم ما قیل شعر الحق یعضے تطرد دست کرد مشکل
اگر دشمن جانی کند۔ باقی رہا امر سوم کہ ان فضایل کی مصداق صرف وہی اصحاب ہین جنکو علمای شیعہ
اچھا جانتی ہین اور اکثر مہاجرین اور انصار خصوصاً خلفاء ثلثہ اس سی خارج ہین سو اس کا دعوی
سب علمای شیعہ نی کیا ہی اور تاویل کو جواب ان فضایل کا تصور فرمایا ہی لیکن جب اس امر
کو حضرات شیعہ نی تسلیم کر لیا کہ فضیلتین جو امام اس دعا مین بیان کی ہین وہ اصحاب کرام کے
شان مین ہین تو مابہ النزاع درمیان ہماری اور حضرات کی صرف یہ امر رہگیا کہ مراد اوس سے تمام
مہاجرین و انصار ہین یا نہین بلکہ اصل تصفیہ اس امر پر منحصر ہا کہ خلفای ثلثہ رضی اللہ تعالی عنہم
بھی اوسمین داخل ہین یا نہین چنانچہ ہم دعوی کرتی ہین کہ جو فضائل امام نی بیان کئی ہین وہ تمام مہاجرین
و انصار خصوصاً خلفاء ثلثہ رضی اللہ تعالی عنہم پر صادق ہین اسلیئے کہ وہی لوگ وہ ہین جنکی افعال اور
اعمال اور سیرت اور چال و چلن سی ثابت ہوتا ہی کہ ابو البلاء الحسن فی نصرہ و کالفوہ و اسر
عوا الی وفادتہ و فارقوا الازواج والاولاد فی اظہار کلمتہ یعنی اونہون نے سب طرح کی بلاؤن
اور مصیبتونکو پیغمبر صاحب کی اعانت مین گوارا کیا اور حضرت کی دعوت کو سب سے اول سنا

اور زبان بچون آل اولاد گھر بار کو اسکے کلمہ کے ظاہر کرنیمین چھوڑا اور اس دعوے کو بھی ہرگز ثابت کرتے ہین

یقول المتمسک بولایۃ علی ابن ابی طالب علیہ السلام

اس دعا کے فقرات جو مشتمل اور صفات حمیدہ اصحاب اخیار کے ہین بمفہوم مخالف یا وہ ان اصحاب اشرار کے ہین کہ جو صاحب ان صفات کے نہ تھے بلکہ متصف اضداد ذمیمہ قبیحہ مثلاً حب الباء الحسن فی نصرہ پڑھتے ہین تو مصداق اسکا جان نثاران جناب رسولخدا کو جنھون نے لڑائیون مین اپنی جان لڑائی سمجھکر آنپر صلوات بھیجتے ہین اور فوراً بمفہوم مخالف ذہن مین تصور ان لوگون کا بھی آجاتا ہو جنھون نے جان لڑانیکی جگہ جان بچاکر آنحضرت کو تنہا چھوڑکر بھاگ کھڑے ہوے پس آنکو مصداق فقد باء بغضب من اللہ سمجھکر آنپر اور یہی قسم کی صلوات بھیجتے ہین پس ایسی دعا کو دیکھ دیکھکر شیعہ بہت خوش ہوتے ہین جلنے کے کیا معنی اور ایسی دعاؤن کی تصدیق و تصحیح کرنیوالون کو نہایت خیر و خوبی سے یاد کرتے ہین برا بھلا کہنے کے کیا معنی البتہ اہلسنت جب غاصبین خلافت پر وہ لعنے دیکھتے ہونگے تو دلون مین تکذیب کرتے ہونگے لیکن بظاہر جز تصدیق کے کیا چارہ ہو کہ قول امام زین العابدین علیہ السلام کا ہو اب ہم آپ کو عمر ہی قسم دیکر پوچھتے ہین کہ حسب اہلسنت حدیث فدک اور حدیث قرطاس اور حدیث کاذب و غادر و خائن اور امثال اسکے کو صحیح بخاری اور صحیح مسلم اور دیگر صحاح مین دیکھتے ہونگے اور باخصوص حدحوض مین خوض کرتے ہونگے اور حدیث من اصحابی من لا یرانی کو ساتھہ سوال حضرت کے حضرت ام سلمہ سے کہ آیا مین بھی انمین سے ہون کما فی النہایہ منضم کرتے ہونگے اور حدیث لا ادری ما تحدثون بعدی کہ جسکے مخاطب حضرت ابوبکر ہین ساتھہ حدیث لا تدری ما احدثوا بعدک و انھم ما زالوا مرتدین منذ فارقتھم کے ملاتے ہونگے اور حدیث لعن اللہ من تخلف عن جیش اسامہ ساتھہ تخلف ثلثہ کے پڑھتے ہونگے تو کیسا جلتے ہونگے اور جل بھنکر کباب ہوتے ہونگے اور انکے مصدقین اور مصححین کو کیا برا بھلا کہتے ہونگے مگر صحیح بخاری اور صحیح مسلم جسکا ایک ایک فقرہ قرآن سے بڑھکر ہی اسکی تکذیب نہین کرسکتے باقی رہی تاویل اسکی تین صورتین ہین (۱) یا یہ کہ ان فضائل بلکہ جلائل رذائل کا مصداق

سے ہوا ہے کہ کسی کو تو نے نبیوں (۲۰) پایہ کہ اسکو آور پیچھوں فرماوین (۳۰) پایہ کہ ان فضائل
رذائل کو اپنے قبضہ اختیار میں پایہ کہ جنکے تبوں تبول نکرین اور اکثر مہاجرین اور انصار کو خصوصاً خلفاء
ثلثہ کو اس سے خارج نکرین تو ایمان ہرگز درست نہ ہو اور سوائے اسکے کہ موافق مذہب شیعہ کے
ان رذائل کو تمام منافقین مہاجرین و انصار کی نسبت خصوصاً خلفائے ثلثہ کے حق میں تسلیم کرین کہ اس وقت
منافقین ہمین اور دو سرے پارہ میں ہمارے پانچ ہم پیشہ تا ہیلوی کا ضلالت ثابت کرنے ہمین آخر اول کہ مصداق ان احادیث کے
اصحاب رسول تہے ہمین اسکا خود کسی نے دعوی کیا بلکہ ان احادیث کا اصحابہ کی شان میں وارد ہونیکو انکے
علمانے قبول کیا چنانچہ خلفائے ثلثہ کے متعلق بیشمار کتب میں علمانے اقرار کیا ہے آور جناب معصومہ کے جیونکی تصدیق
نکرنا اور انکے دعوی کا رد کرنا اور شمار حدیث خلق اور رام ہمین اور حسینین کو رد کرنا کل کتب کلامیہ اور اصولیہ
سنیہ میں موجود ہے جیسی شرح مقاصد علامہ تفتازانی اور شرح مسلم الثبوت بہاری وغیرہ میں اور
عمر کا یہ کہنا استفتا سے قاضی عیاض میں اور اکثر منافقین مہاجرین و انصار کا کہنا القول ماقال عمر اور
بعض مومنین کا کہنا القول ماقال رسول اللہ بین ہمہ منین اتنے قلیل تھے کہ انکی کچھ نہ چل سکی بلکہ منافقین
مہاجرین و انصار بسبب کثرت کے غالب آئے اور قلم و دوات نلانے دیا اور خود باقرار مسلم و بخاری
ثابت ہے کہ جناب امیر و عباس شیخین ہی کو کاذب اور غادر اور خائن اور آثم جانتے تھے اور خود حدیث من
اصحابی من یرانی اور حدیث اصحابی کالنجوم بنص صریح دلالت کرتی ہے کہ وہ غیر اصحاب
نہ تھے اور ارتداد منتدما فارغتم بدلالت منتد و قرینہ حدیث لا ادری ما تحدثون بعدی
کہ من حیث اللفظ و المعنی مطابق انک لا تدری ما احدثوا بعدک کے ہو دلیل ہے اس پر
کہ حضرت ابوبکر و عمر اور امثال انکی مراد ہین اور صاحب ملل و نحل نے تصریح کی ہے کہ متخالف ارجیئہ
اسامہ اصحاب کبار اہلسنت تھے جنکو یہ لوگ پہلے درجہ کا مجتہد جانتے ہین اور اقرار کرنا کل علمائے اہلسنت
کا کہ مصداق ان احادیث کے صحابہ ہین ہمارے دعوی پر شاہد عادل ہے اور مثل اسکے بہت احادیث
ہین جیسی - اذا فتحت علیکم خزائن الروم والفارس اور حدیث لتبتعن سنن
من قبلکم شبرا بشبر وذرا بذر والنعل بالنعل والقذة بالقذة اور حدیث انی لست

اخشی علیکم ان تشرکوا وما کنت اخشی علیکم الدنیا ان تنافسوها وحدیث انکم ستحرصون علی الامارۃ وستکون ندامۃ یوم القیامۃ کما فی البخاری وحدیث تکون بعدی ائمۃ لا یھتدون بھدای ولا یستنون بسنتی کما فی صحیح مسلم اور میں نے طلب اور حصول کل ان احادیث کی اکثر مہاجرین وانصار پر اور اسیطرح کل آیات جو شان میں منافقین کے ہیں باتفاق مفسرین کل کی کل مہاجرین وانصار کو عموماً اور ثلثہ کو خصوصاً بچا سکتا ہے باقی رہا امر دوم کہ میرے اور انکے اصحاب نے شیعون سے ڈر کر یہ رذائل صحابہ از راہ تورید بیان کیے ہوں سو کوئی بھی کسی عالم نے علمائے اہلسنت سے بیان نہیں کیا اور تورید بھی قسمی از تقیہ ہے اور جو قباحت تقیہ میں بقیاس نفاقی بوجہ حلیفہ ہی وہی تورید میں بھی ہے لیں اگر خود پیغمبر اور انکے اصحاب میں بقیاس بالوجہ منافق پایا جاوے تو وہی مثل صادق آئے کہ معاذ اللہ سب چوکھٹ کعبہ پر بیٹھ کر بھی مسلمانی باقی رہا امر سیوم یعنی ان رذائل کی مصداق صرف وہی اصحاب ہیں جنکو علمائے اہلسنت برا جانتے ہیں اور انکا اہل ردہ نام رکھتے ہیں یعنی امثال قوم مالک نویرہ اور اکثر مہاجرین وانصار خصوصاً خلفائے ثلثہ اس سے خارج ہیں تو اسکا دعوی کل علمائے اہلسنت نے کیا ہے لیکن جب اس امر کو علمائے اہلسنت نے تسلیم کر لیا کہ وہی رذائل جو رسول خدا نے اور انکے صحابہ نے ان احادیث میں بیان کیے ہیں اصحاب پیغمبر کی شامیں ہیں تو عدالت کل صحابہ باطل ہو گئی اب مابہ النزاع درمیان ہمارے اور حضرت کے اسی قدر رہ گیا ہے کہ مراد اس سے اکثر مہاجرین وانصار ہیں یا نہیں بلکہ اصل تصفیہ اس امر منحصر رہا کہ خلفائے ثلثہ رضی اللہ عنہم بھی اسمیں داخل ہیں یا نہیں چنانچہ ہم دعوے کرتے ہیں کہ جو رذائل ان احادیث میں مذکور ہیں وہ اکثر مہاجرین وانصار پر خصوصاً خلفائے ثلثہ رضی اللہ عنہم پر صادق ہیں اسلئے کہ وہی لوگ وہ ہیں کہ جنکے افعال اور اعمال شقاقی ونفاقی اور سیرت خبیث سریرت اور چال وچلن سے ساتھ رسول رحمن کے ثابت ہوتا ہے کہ انھوں نے کسی طرح کی ایذاؤں اور مصیبتوں کو اپنے اوپر پیغمبر صاحب کی حیات میں گوارا نہ کیا اور وقت مصیبت کے اپنی اپنی جان بچا کر بھاگ کھڑے ہوئے اور ہمارے دعوے کو ہم بارہا ثابت کر چکے اور پھر بھی ثابت کرینگے انشاء اللہ تعالے بقولہ اصحاب کرام کے جو فضائل ثابت ہوتے ہیں بقول

شہ اصحاب لیاہم کے فضائل قولہ پیغمبر صاحب کی مددگاری مین اقول اگر مراد مددگار لیسے شریک
جہاد ہونا ہو تو آپکے ثلثہ کو بھاگنے مین تو تکلیف بیشک ہوتی تھی لیکن بھاگنے والے جانبازی اور
جان نثاری تکلیفین نہین اٹھاتے اور قابل مدح اعتنانی ہی نہ اقول علاوہ اسکے جہاد مقبول وہ ہی
جو للہ فی اللہ ہو نہ وہ جہاد کہ جسکی ستائشین امام نووی فرماتے ہین کہ یجاہدون اما حمیۃ او لطلب
الدنیا اور آپکے ثلثہ نے تو بجز بھاگنے کے کبھی جہاد ہی نہین کیا اور اگر کہین لڑے ہون کسی جھوٹی سی
تاریخ سے بھی نشان دیجئے اور بفرض غیر واقع اگر جہاد کرتے بھی تو چونکہ منافق تھے پس جہاد انکی اما حمیۃ
او لطلب الدنیا ہوتی لیکن حمیت اور غیرت تو المبین جھو نہین گئی تھی ورنہ مولی دبر کیون ہوتے
ہان لطلب الدنیا مسلم ہو سکتا ہی قولہ اپنے بال بچون اور گھر بار کو چھوڑا اقول کسی مورخ نے نہین
لکھا کہ آپکے ثلثہ نے جورو لڑکے چھوڑ دیئے تھے باقی گھر بار چھوڑنا تو بخوف کہنہ بغال ابن ربیعہ
تھا اور واسطے طلب جیفہ دنیا کے نخافمن کان ہجرتہ للدنیا یصیبہا کما مر من صحیح البخاری قولہ باپ
بیٹون عزیزون کو قتل کرنا اقول آپکے ثلثہ نے نہ اپنے باپون کو نہ بیٹون کو نہ عزیزونکو بلکہ ایک
مکھی کو بھی نہ مارا قولہ دعوت کو قبول کرنا اقول آپکے ثلثہ نے کبھی دعوت حقیقی قبول نہ کی اور دعوت
ظاہری بطمع دنیا مثل دیگر منافقین قبول کی قولہ خلق کو خدا کیطرف جمع کردینا اقول ثلاثہ نے خدا کیطرف
جمع نہین کردیا بلکہ بھاگ کے رسولخدا پر کفار کو البتہ جمع کردیا قولہ ان فضائل کو امام نے ہن تفصیل کے
ساتھ ہین بیان کیا ہی اقول ترجمہ دعا مین ہم ثابت کرچکے کہ مصداق ان فضائل کے آپکے ثلثہ نہین ہین
ان فضائل کو سنکے آپکے منھ مین کیون پانی بھر آتا ہی آپکے ثلاثہ تو مصداق اُن فضائل کے ہین
جو دعائے روز جمعہ اور دعائے صنمی قریش مین مذکور ہین قولہ حرف حرف صحیح جانتے ہین اقول اسلئے
کہ حرف حرف اور نقطہ نقطہ اسکا ثلثہ کو خارج اور زمرۂ غاصبین خلافت مین داخل کرتا ہی کہ
جسپر تبرا بالتصریح مذکور ہی قولہ دلمین جلتے ہون اقول محض غلط ہی اس دعا کو پڑھتے ہین
ہان سنیون کے دلو نمین شعلۂ نار جہنم کے بھڑکتے ہین کہ ہائے کیونکر ثلثہ کو مصداق اسکا ٹھہراوین کیا
کیا ہاتھ پانون پٹکتے ہین مگر کچھ نہین بن پڑتی شیعہ ایک ایک لفظ دعا سے ثلثہ کو دودھ کی سی مکھی

لئے قدرت خدا کو ملاحظہ فرمایا قول صحیح پر برا بھلا
کہتے ہیں اقول بر تقدیر کہ صحابہ آلہ وغیرہا کے حق میں دعا ہو جیسا کہ مذکور ہوا
تصحیح کرنیوالے کہتے ہیں قول مذکور سے صحابہ کا مستحق لعن ہونا ثابت ہوتا ہے
مذکورہ قیود و شروط ہیں کہ ثلثہ کو ایک قسم کی صلوٰۃ سے خارج کرکے دوسری قسم کی صلوٰتوں کا
مستحق کرتے ہیں اقول تاویل اسکی تین صورتیں ہیں اقول تاویل اسکو کہتے ہیں کہ معنی خلاف ظاہر
مراد لیے جائیں ہم جہاں ہیں کہ یہاں تو صاف صاف موجود ہے کہ صلوات اور آل اصحاب کے جو صاحب
ایسے ایسے صفات کے ہیں اور جو لوگ کہ متصف باضداد ان صفات کے ہیں ان پر ضد
صلوات ہے ان معنوں کو جو کہ نہایت ظہور ہیں کالنور علی شاہق الطور ہیں حضرت مخاطب لاشعور
تاویل کیونکر ارشاد فرماتے ہیں اور اسکو تاویل نہیں کہتے ہیں کہ جو لوگ صاحب ان صفات کے
نہیں ہیں انپر بر وجہ صلوات مراد لیے ہیں اور یہ حصر جو ہیں میں کیا ہے اسپر کیا دلیل ہے مگر اصحاب
ثلثہ والے جب ٹٹولتے ہیں تو انکو ہیں ہی پاتے ہیں احتمال لغو نکالنا اور پھر اسکا بھی اقرار کرنا
اچنبھا ہے فائل ہیں آپ ہی کہئے ایسی جہالت شعاروں کا کام ہے قولہ یا کہ ان فضائل کا مصداق
سوائے صحابہ کے اقول کسقدر یہ شخص لغو گو اور جہل ہے کہ احتمال کے بھی معنی نہیں سمجھتا سلب الشی
عن نفسہ کا نام احتمال رکھتا ہے اس لیئے کہ مسجوث عنہ فضائل صحابہ ہیں ہیں فضائل صحابہ سے فضائل
صحابہ کی نفی کرنا عین سلب الشی عن نفسہ ہے اصل کلام اسمیں ہے کہ آیا یہ فضائل کل صحابہ کے ہیں یا بعض
صحابہ کے آپ مدعی اسکے ہیں کہ یہ فضائل کل صحابہ کے ہیں بدیں طمع کہ کل میں ثلثہ بھی آپکے آجائینگے ہم کہتے
ہیں کہ لانسلم کہ کل صحابہ متصف باین صفات ہیں بلکہ بعض ہی ایسے ہیں بس وہی بعض مورد صلوات
ہیں حضرت مخاطب پر لازم ہے کہ اقامت برہان کریں اسپر کہ کل صحابہ مراد ہیں بلکہ اسی کو ثابت
کریں کہ ثلثہ بھی مراد ہیں وانی لہ ذلک قولہ جیسا کہ حدیث اصحابی کالنجوم وغیرہ میں اقول سابق
میں بکمال توضیح بیان ہوا کہ نجوم ہدایت نہ غیر صحابہ نہ کل صحابہ ہیں بلکہ اکملین صحابہ ہیں کہ وہی
صحابہ حقیقی ہیں یعنی اصحاب العصمۃ علیہم السلام نہ اصحاب جائز الخطا ورنہ اصحاب ظاہری

کہ جسمین منافقین اور مرتدین اور فاسقین و فاجرین سب داخل ہین اور صحاب حقیقی کو زمرۂ
اصحاب شرعی و عرفی سے خارج کرنا حماقت محض ہی اور حدیث نجوم کو صحابۂ حقیقی پر محمول کرنیمین فقط
شیعہ قصور وار نہین ہین بلکہ آپکے بڑے بڑے گرد گھنٹال بھی اسمین شریک ہین مثل شیخ احمد بن الفضل
اور ملک العلماء دولت آبادی کے جیسا کہ گذر چکا قولہ تقیہ پر محمول فرماوین اقول جبکہ آپ خود مقر
ہین کہ کسی شیعہ نے تقیہ پر اسمقام مین نہین محمول کیا ہی تو حضور والا پھر کیون یہ جھک مارتے ہین
قولہ یا کہ ان نصائص کو اپنے تئیون پر قبول کرتی تھی ٹھوکرین کھا کر آخر اب سیدھی بات دہن شریف
سے نکلی ہی اسی کو پہلے کہا ہوتا جب ہر ہر منزلہ پر پھرنے سے پیٹ بھر لیا تب ٹھکانے پر آئی
اب کیا تمھارے منھ مین سمائیگا اور کیا نکلیگا اس جھک مارنے اور گوہ کھانے سے کیا ملا ہم بیشک
ان فقرات کو مقبولین صحابہ کے حق مین سمجھتے ہین مردودین صحابہ کسی طرح اس مین داخل نہین
ہوسکتی قولہ دوسرا چارہ نہین ہی اقول استغفر اللہ دروازے آپکے منھ پر بند ہین باعتبار
ختم اللہ علی قلوبھم و علی سمعھم و علی ابصارھم غشاوۃ کی یہ تو دنیا مین ہی اور آخرت مین بھی
انشاء اللہ فی فی عمد ممدودہ ہوجیگے گا تب ان دعاوی باطلہ کا حال جو بلا حجت و ہان واسطے
تضلیل عوام کی کرتے ہین کھل جائیگا قولہ تمام مہاجرین و انصار اقول ابھی تو کل صحاب کا
دعوے تھا اب کل مہاجرین و انصار کا دعوے ہوا اور بعد اسکے اکثر مہاجرین و انصار کہیگا
اور بعد اسکے قید سابقین اولین لگائی جائیگی کیا آپ گرگٹ کیطرح رنگ بدلتے ہین حضور والا
تمام مہاجرین و انصار مین سے تو وہ لوگ بھی تھے جنکے خدا و رسول نہایت درجہ عالی مدحی
فرماتے ہین چنانچہ جناب باری عز اسمہ فرماتا ہی منکم من یرید الدنیا و منکم من یرید الاخرۃ
الایہ اور بھی فرمایا۔ اذا رأوا تجارۃ او لھوا انفضوا الیھا و ترکوک قائما
اور فرمایا۔ و منھم من یلمزک فی الصدقات اور بھی فرمایا یا ایھا الذین امنوا مالکم
اذا قیل لکم انفروا فی سبیل اللہ اثاقلتم الی الارض ارضیتم بالحیوۃ الدنیا
اور بھی فرمایا و لا یاتون الصلوۃ الا و ھم کسالی اور بھی فرمایا و لیتم مدبرین

اور بھی فرمایا تسرّون الیھم بالمودۃ اور افمن کان مومنا کمن کان فاسقا لا یستوون
اور بھی فرمایا واللہ یشھد ان المنافقین لکاذبون ومن اھل المدینۃ مردوا علی
النفاق ویشھد اللہ علی ما فی قلبہ وھو الد الخصام اور بھی فرماتا ہی
یحلفون لکم لترضوا عنھم فان اللہ لا یرضی عن القوم الفاسقین اور پھر فرماتا ہی
ویحلفون باللہ انہ لمنکم وما ھم منکم ولکنھم قوم یفرقون اور بھی فرماتا ہی اذا رایتھم
تعجبک اجسامھم وان یقولوا تسمع لقولھم کانھم خشب مسندۃ کہانتک آپ تبین
لکھی جاوین آپ تو مدعی اسکے ہین کہ لفظ لفظ کلام اللہ کا ہماری زبان پر ہی مگر شاید یہ الفاظ کلام اللہ
کے نہین بلکہ شیعون کی جمائے ہوے فقرہ ہین کہ حضرت عثمان کے جلانے سے بھی نہ جلے اور بچگئے
یا یہ الفاظ غیر صحابہ اور غیر مہاجرین وانصار کی شانمین ہین تو وہ کس ملک سے آئے تھے اور کہان رہتے
تھے کوئی حضرات اہلسنت سے اُنکے نام اور نشان اور حالات پوچھے شاید یہ لوگ ہند و سند و
رُوم و فارس کی ہون کہ اپنے گھر و نسے بیٹھے ہوے خدا و رسولؐ کو ایذا دیتے ہونگے اور خدا بھی
لعنھم اللہ فی الدنیا والاخرہ سے اُنھین کے گھر وا... پر تحفہ لعنت بھیجتا ہوگا خدا کی تعریفون کا نمونہ
تو آپ نے سنا اب کچھ رسولؐ کی بھی تعریفون کا نمونہ سُن لیجیے جمع ہین الصحیح ہین ہر قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم لتتبعن سنن من قبلکم شبرا بشبر وذراعا بذراع حتی لو دخلوا
جحر ضب لاتبعتموھم قلنا یا رسول اللہ الیھود والنصاری قال فمن
یعنی فرمایا جناب رسولخداؐ نے مخاطب باصحاب ہوکر کہ ہر آئینہ چلوگے تم اُنھین راہون پر کہ جن پر
اگلے لوگ چلے ہین شبر بشبر وذراع بذراع۔ تا اینکہ اگر وہ داخل ہوے ہونگے سوراخ
سوسمار مین تو تم بھی متابعت اُنکی کروگے راوی کہتا ہی کہ ہمنے عرض کی کہ یا رسول اللہؐ مراد
اگلون سے یہود و نصاری ہین فرمایا پھر اور کون ہین اور مثل اسکے کشاف وغیرہ مین بھی ہی کہ
فرمایا آنحضرت نے انتم اشبہ الامم یعنی اسرائیل لترکبن طریقتھم حذو النعل
بالنعل والقذۃ بالقذۃ غیر انی لا ادری اتعبدون العجل ام لا یعنی تم اشبہ امم ہو

بہ بنی اسرائیل انھین کی چال چلوگے قدم بقدم سوائے اسکے کہ مین نہین جانتا کہ گوسالہ پرستی بھی کروگے
یا نہین مین کہتا ہون کہ حسبطرحسے حضرت ہارون سے منحرف ہوکر لوگون نے گوسالہ پرستی اختیار کی
تھی اُسی طرحسے یہان بھی لوگون نے صاحب منزلت ہارونی سے منحرف ہوکر گاؤ کہن سالہ پرستی
باغوائے سامری اس امت کے کی اور پھر جمع بین الصحیحین مین ہی قال النبی صلی اللہ علیہ
وآلہ اذا فتحت علیکم خزائن فارس والروم ای قوم انتم قال عبد الرحمن
بن عوف نکون کما امرنا رسول اللہ فقال صلی اللہ علیہ وسلم کلا
بل تتنافسون ثم تتحاسدون ثم تتدابرون ثم تتباغضون وفی
روایۃ ثم تنطلقون الی مساکین المهاجرین فتحملون بعضهم
علی رقاب بعض وفی روایۃ ابن المغازلی ترجعون
بعدی کفارا یضرب رقاب بعضکم بعض۔ یعنی فرمایا جناب رسولخدا نے
کہ جسوقت مفتوح ہونگے تمپر خزائن فارس وروم تم کیسے ہوگے پس عبدالرحمن بن عوف نے کہا ازجملہ
عشرہ مبشرہ ہی عرض کی کہ ہونگے ہم اُسی طرح پر کہ جسطرح پر رسولخدا نے حکم کیا ہی پس فرمایا حضرت نے
بلکہ تم رغبت دنیا کروگے اور آپس مین حسد کروگے اور آپس مین ایک دوسرے سے پیٹھ پھیروگے
اور آپس مین بغض کروگے اور جاؤگے طرف مسکینان مہاجرین کے پس بعض کو بعض کے گردنون پر
سوار کروگے اور روایت ابن مغازلی مین ہی کہ پھر جاؤگے بعد میرے اور ہوجاوگے کفار سے
اور بعض بعض کی گردن ماریگا کیون حضرت یہ لوگ اصحاب رسولخدا مین سے ہین یا نہین مخاطب
اس حدیث مین تو وہ بزرگ ہین کہ جنکو آپ عشرہ مبشرہ مین سے سمجھتے ہین اور ہمتو جانتے ہین کہ یہ سب
اوصاف بلا اشتباہ حضرات خلافت پناہ ثانی وثالث مین تھے اسواسطے کہ بقول اہلسنت یہ سب فتوح فارس
وروم انھین حضرات کیوقت مین واقع ہوئی تھی اور مشکوۃ مین حذیفہ سے منقول ہی کہ فرمایا جناب رسولخدا
نے یکون بعدی امۃ لا یهتدون بهدای ولا یستنون بسنتی فیهم رجال
قلوبهم قلوب الشیاطین فی جسمان انس قال حذیفۃ قلت یا رسول اللہ

کیف اذا ادرکت ذلک قال تسمع وتطیع لامیر وان ضرب ظہرک واخذ مالک فاسمع واطع

یعنی ہونگی بعد میرے ایک گروہ کہ نہین مہتدی ہونگے ساتھ ہدایت میری کے اور نہ چلینگے اور طریقے میرے

اور اُن مین کچھ لوگ ہونگے کہ دل انکے دل شیاطین کے ہونگے صورت انسانی لیکن ع فصکی خفتہ را

نے کہ یارسول اللہ مین انکے زمانہ کو پہونچون تو کیا کرون حضرت نے فرمایا سن اور اطاعت امیر کر اگرچہ تجھے مارین

اور تیرا مال چھین لین اور مثل اسکے صحیح مسلم مین بھی ہی لیکن بجاے اُمّہ ائمہ ہی اب فرمائیے کہ مخاطب ہین احادیث

اصحاب ہین یا غیر اصحاب مہاجر و انصار ہین یا غیر انکی کن لوگون سے حضرت نے فرمایا کہ تم طریقہ بنی اسرائیل

چلوگے اور معلوم نہین کہ گوسالہ پرستی کروگے یا گاؤ کہن سالہ پرستی کروگے اور کن لوگون کو فرمایا کہ

تمھارے واسطے خزائن فارس و روم مفتوح ہونگے یہ خزانے سواے مہاجر و انصار کے کسنے پائے

اور خلیفہ کو کسکی اطاعت کا حکم حضرت نے دیا آیا بعد تثلیث کے بھی خلیفہ زندہ رہے تواریخ کو دیکھیے تو

معلوم ہو کہ خلیفہ کسکے کسکے زمانہ کے ائمہ اثنا عشر سے مدرک ہوے اگر ان احادیث کو خلفاے بنی امیہ پر

محمول کیجیے گا تو خلیفہ اُنکی زمانہ مین کب باقی رہے اور آنحضرت نے تحاسدون وتتباغضون

کسکی طرف خطاب کیا غائبین کیطرف یا حاضرین کیطرف الکامل مین معازلی نے بعض اصحاب رسولخدا

کا تو کفر ہی ثابت کر دیا ہم نہین سمجھتے کہ آپ نے کیا مذہب اختیار کیا کہ نہ آیات قرآن کی تصدیق کرتے

ہین نہ اپنے صحاح ستہ کو مانتے ہین یا تو بہ تبعیت محرق القرآن اُن آیات کو مٹا دیجیے یا صحاح ستہ کو

ردی بنا کر صحافون کے ہاتھ بیچ ڈالیے اور اگر ان دونون کی تصدیق کیجیے تو اپنے عقیق اور اُنکے

شفیق اور شفیق اور رطلیق کی شان مین وہی کہیے جو شیعہ کہتے ہین قولہ اُنکے علمانے قبول فرمایا ہا

اقول کوئی بات آپکی تلبیس ابلیسی سے خالی نہین ہوتی ہرگز علماے شیعہ نے کل اصحاب کے فضائل

کو قبول نہین فرمایا بلکہ بعض اصحاب کے جو ہر بین و گوہر شناس ہین سچے موتیون کو چن لیتے ہین

اور جھوٹے موتیون کو منہ پر پھینک دیتے ہین قولہ صاحب تزھہ اثنا عشریہ نے اقول صاحب تزھہ

اعلی اللہ مقامہ نے اُنھین اصحاب کے فضائل کو تسلیم کیا ہی جو قابل تحسین و آفرین ہین نہ وہ اصحاب

کہ جو لائق تعجیز و نفرین ہین عجب ہی آپ سے کہ عبارت کو بھی اُنکی نقل کرتے ہین اور الفاظ کو نہین

دیکھتے وہ خود فرماتے ہین جمیع اصحاب مقدوح ومجروح نہین ہین یہ فقرہ باعتبار اسکے کہ کل لیس بالکل
سو رسالیہ جزئیہ ہی صاف دال ہی اسپر کہ بعض صحابہ مقدوح ومجروح ہین معلوم نہین کہ کیا سمجھکر اسکو آپنے
اپنے دعوے پر دلیل گردانا ہی کچھ بھی سمجھکر بات کیا کیجیے مجنونون کیطرح بیہودہ گوئی کیون اختیار کی ہی
قولہ براہ تقیہ بیان کیے ہین اسکو بھی عالم نے علماے شیعہ سے بیان نہین کیا اقول پھر آپ بہت
جھک مارتے ہین جو اسکی نفی مین زق زق وبق بق کرتے ہین قولہ پس خیال کرنا چاہیے کہ اصحاب رسول کی عزت
اقول عزت اور بزرگی انھین اصحاب کے لیے ہی جو مقبولین ہین اور حضرت نے انھین کے اوصاف اس دعا
مین بیان فرمائے ہین اور مردودین اصحاب وہ ہین جن پر خدا ورسول خدا وائمہ ہدا لعنت کرتے ہے چنانچہ
انھین امام نے خاصبین خلافت پر دعائے روز جمعہ مین کیسی لعنت کی پس ممکن نہین ہی کہ ممدوحین
ومرحومین عین مذمومین وملعونین ہون قولہ کہکر قناعت کرتے تو بھی کافی تھا اقول ہان بظاہر آپکو
گنجائش کلام ہوتی ہر چند حقیقت مین وہی اصحاب مراد ہوتے جو صاحب ان صفات کے تھے مگر
قربان امام علیہ السلام کے حزم واحتیاط کی انھون نے حمقا کے منھ توڑنے کے لیے اتنے پر قناعت نکی بلکہ اپنے
خدا اور خلائق کے سامنے اپنے واداکے یارون کے ایمان اور بے ایمانی کی تفصیل بیان کردی اور
فرمایا کہ جو اصحاب باایمان صاحب ان صفات کے تھے اُن پر صلوات اور اس سے بمفہوم مخالف
ظاہر اور عیان ہوگیا کہ جو بے ایمان ان صفات سے متعری تھے وہ قابل انھین صلوات کے تھے جو دعاے
روز جمعہ مین ذکر فرمایا قولہ اور اپنے گھربار کو تیرے پیچھے چھوڑا اقول اگر دیدہ بصیرت ہو تو ہی
فقرے سے صاف آشکار کالشمس فی رابعۃ النہار ہی کہ مطلق ہجرت کا ذکر نہین فرمایا بلکہ ہجرت مقیدہ بہ
لک وفیک ہی پس جو اصحاب کہ ہجرت انکی للہ فی اللہ نہین ہی وہ صاحب اس دعا سے خارج ہین پھر
مطلق اصحاب کے لیے جو آپ شور وغل مچاتے ہین اور رقص بسمل دکھاتے ہین یہ کسلیے اس فقرہ سے
ظاہر ہی کہ کچھ اصحاب ایسے بھی ہین کہ جنکی ہجرت للہ وفی اللہ نہین ہوئی ورنہ کلام معصوم کہ ملوک
الکلام ہی لغو ہو جائے اور قید لک وفیک کا کچھ معاون نہ ہوئے قولہ اور جسقدر امام انکی تعریف کرین
اقول جن اصحاب کے امام نے تعریف کی ہی انکی شیعہ بھی تعریف کرتے ہین اور اسی دعا کو جسمین

آپ نے جنت بہبود و پیش کی ہی اور دوزخ دکھاتے ہین اور جو اصحاب کہ بُرے ہین اُنسے بیزار حصہ بلکہ کچھ حصہ بڑھکر تبرے کرتے ہین اور اُنکی دشمنی کو عین محبت ائمہ ہدی کی جانتے ہین اور جانا کرینگے **قولہ** اگر کسی سنی بیچارے کی زبان سے بہ بتعیت ائمہ کرام **اقول** جب شیعون کے پیران اولی الالباب بتعیت ائمہ کرام نہ کی تو اُنکے اذناب ذوی الباب کب تعیب کرینگے باوجود رونق افروزی جناب جعفر بن محمد صلوات اللہ علیہ وعلی آبائہ الطاہرین حضرات اہل سنت پیچھے پیچھے ابو حنیفہ کوفی کے پھر لیے اور امام کی تبعیت نہ کی **قولہ** خارجی اور ناصبی کہتے ہین **اقول** چونکہ مخالفین ناہنجار بخبر منافقین نابکار بدکردار کے لفظ اصحاب سے کسی کو مراد نہین لیتے اسلیے شیعہ اُنکو ناصبی و خارجی کہتے ہین اور اگر امثال سلمان و ابوذر کو مراد لیتے تو اُنکو دوستان عترت اطہار سے سمجھکر ہرگز غصے مین نہ آتے **قولہ** سچ تو یہ ہی **اقول** سچ تو یہ ہی کہ جو امور ہتک اسلام و ابطال طریقہ دین و ایمان کی خلافت کے پردے مین یار غار غدار اور اسکے صاحبین مکار بدکردار نے کیے ہین وہ دشمنون سے بھی نہین ہوے چنانچہ حدیث صحیح مسلم یکون بعدی الائمۃ لا یہتدون بہدای ولا یستنون بسنتی اُسپر گواہ ہی و قدمر منافقین ظاہرین مہتدین متسنین باطن مین محرب دین و قلبوالک الامور و جاؤا بالزور و لنعم ماقیل بیت انچہ فیضی نظر دوست کرد مشکل اگر دشمن جانی کند **قولہ** بلکہ اصل تصفیہ اس امر پر منحصر رہا **اقول** مثل مشہور ہی کہ شیطان جان نہین مارتا ملکہ حیران کرتا ہی کہیے کس کس بیابان مین حیران پھرے اور کہان کہان کی خاک اپنے سر پر ڈالی اب اصل مطلب پر آئے **قولہ** ہم دعوی کرتے ہین **اقول** بارہ سو برس سے آجتک بڑے بڑے خارجی و ناصبی گذرے کہ اُن دعوی کا اثبات اُنسے نہو سکا آپکی کیا حقیقت ہی کہ ثابت کیجیے دعوی تو بڑے زور و شور سے کرتے ہین مگر آخر کو دم لگاتے ہین اور دم چراتے ہین **قولہ** اسی لیے **اقول** یہ دلیل عین دعوی ہی ہر چند ہم غور کرتے ہین مگر سوائے مصادرہ علی المطلوب کے کوئی اسلوب نظر نہین آتا دعوی تو یہ ہی کہ تمام مہاجرین و انصار عموماً و خلفائے ثلثہ خصوصاً مصداق اس دعا کے ہین اور دلیل یہ ہی کہ فقرات اس دعا کے تمام مہاجرین و انصار پر عموماً و خلفائے ثلثہ پر خصوصاً صادق ہین ہان یار و اس تخبط کو ذرا نظر انصاف دیکھو کہ جو شخص قائل نہین ہی کہ ایک فقرہ بلکہ ایک لفظ اس دعا کا ثلاثہ پر صادق آتا ہی

کیونکہ قائل ہوگا کہ تمام مہاجرین انصار پر کل فقرات اسکے صادق آتے ہین ہر بات لغو اور بیجا ہی
نہ صغریٰ ہی نہ کبریٰ ہی نہ نتیجہ ہی ہان سراپا شکل بیجا ہی مگر نہ دل ہی نہ کلیجہ ہی نہ داغ ہی نہ بیجا ہی سن شریف
چہل و ششش نازم باین ریش فش قولہ اور چال وچلن سے ثابت ہوتا ہی اقول ہم ترجمہ دعا مین
مستند بہ لغات کر کے بخوبی ثابت کر چکے کہ چال وچلن تلثہ کا ہرگز مطابق ان فقرات کے نہین ہی
اور وہ ایسے بدچلن ہین کہ مستحق اس صلوات کے تو نہین ہین لیکن مستحق اور طرحکی صلواتونکے ہین
جسکو امام علیہ السلام نے دعاے روز جمعہ مین غاصبین خلافت پر بھیجا ہی قولہ اس دعوی کو بھی ہم ثابت
کرتے ہین اقول جو دلیل تھی وہ پھر دعوی ٹھہرا ارے پہلا دعوی کیا خاک ثابت کیا جو دوسرے کو پکڑا
اب اسکو بھی چھوڑ کر عنقریب تیسرے کو پکڑیگا اور جب اس سے پیچھا چھڑانا مشکل پر لیگا تو کہیگا کہ ہم آگے چلکر
ثابت کرینگے بھاگیگا کہانتک بھاگیگا اور مثل مادہ افلح کے مادہ بزکوہی کیطرح اچکیگا ہم تمھارا
پیچھا نہ چھوڑینگے راہ آمد و شد نفس تمھاری بند کرنے کی ہر منفذ پر میخ آہنی دھرینگے

قال المخاطب لقمقام هدا الا الله سبل السلام

جب پیغمبر خدا علیہ التحیہ والثنا نے مکہ معظمہ مین دعوی نبوت کا کیا اور لوگون کو بحکم پروردگار اسلام
کی خوبیون سے آگاہ کیا تو آہستہ آہستہ لوگون نے اسلام قبول کیا اور کفار قریش نے آن لوگون کو
جو حضرت پر ایمان لاے تھے ستانا اور ایذا دینا شروع کیا یہانتک کہ برادری اور قرابت آن سے
چھوڑدی اور اپنے گروہ سے اُنکو خارج کر دیا اور خرید فروخت آن سے بند کر دی مگر آن مومنین
نے اسلام کو نہ چھوڑا اور سب کو چھوڑ کر پیغمبر صاحب کا دامن پکڑا اور یہ ظاہر ہی کہ تمام مہاجرین
اسی گروہ مین داخل ہین خصوصًا خلفاے راشدین ان سب کے پیشوا ہین تو سواے اُنکے یہ فضائل
اور کس پر صادق ہونگے اور اگر وہی خارج کر دیے جاوین تو وے لوگ جنھون نے ایمان قبول کیا
اور جنکو کفار نے ستایا کون سے تھے اور کس ملک سے آئے اور کہان رہتے تھے ذرا کوئی حضرات
شیعہ سے اُنکے نام اور حالات کو پوچھے اور دیکھے کہ وہ سواے انھین مہاجرین اور خلفاے راشدین کے
کسی دوسرے کا نام بتلاتے ہین یا نہین ہمنے جہانتک شیعون کی کتابونکو دیکھا اور جو کچھ انکے عالمون سے سنا تو یہی دیکھا

اور تیسرا کہ منافقین مہاجرین اور خلفائے راشدین کا وہ بھی نام لیتے ہین اور رافضین کو ایمان والون
مین شمار کرتے ہین مگر اتنا فرق ہی کہ ہم انکے ایمان کو صدق دل سے تصور کرتے ہین اور وہ اسکو
نفاق پر یا طمع دنیا پر یا کاہنون اور نجومیون کی سنی پر محمول کرتے ہین لیکن اسکا اقرار کرتے ہین کہ
یہ لوگ ظاہر مین ایمان لائے اور پیغمبر خدا علیہ التحیۃ والثنا کی نبوت کی معتقد ہوے جیسا کہ حملہ حیدری
کا مولف لکھتا ہی کہ پیغمبر خدا علیہ التحیۃ والثنا وعظ ونصیحت کیا کرتے تھے اور ایک ایک دو دو آدمی

آپر ایمان لا یا کرتے کما قیل	دگر وعظ وارشاد بر این نسق	در ابطال اصنام واثبات حق
نمودی حبیب خدائے جہان	نکردی ولی کار در مشرکان	بخواندی مدام از کلام مجید
بر آن قوم آیات وعد ووعید	نمودی اثر گفتہ اش گاہ گاہ	کہ بگذاشتی یکدو کس پا براہ
ولیکن نہ جملہ ز راہ یقین	یکے بہر دنیا یکے بہرہ دین	بنا دان رسد گر بگیرد خطا
کہ دنیا کجا بود با مصطفا	چنین است دنیا نبود آزمان	ولے بود آیندہ منظور شان
خبر داد وہ بود ند چون کاہنان	کہ دین محمد بگیرد جہان	ہمہ پیرو انش بعزت رسند
تمام اہل آنکار ذلت کشند	یکے کرد زین راہ ایمان قبول	یکے شخص بہر خدا و رسول

اور اس امر کو کہ کوئی مہاجرین مین سے بنفاق بالطبع دنیا یا بہ استماع اخبار کاہنان ایمان نہین لایا
بلکہ صدق دل سے ہر ایک نے اسلام قبول کیا ہم آگے ثابت کرینگے لیکن ہم اسمقام پر اتنا ہی ثابت
کرنا چاہتے ہین کہ حضرات شیعہ ان لوگون کا اسلام لانا قبول کرتے ہین اور انکو منکرین نبوت سے
نہین جانتے چنانچہ یہ بات انمین چند اشعار سے ثابت ہوگئی اور چونکہ اور علما کا بھی یہی قول
ہی اس لیے اوکتابونکی سند لانا تحصیل حاصل ہو باقی رہا ان مسلمانون کا ایذا اور مصیبت اٹھانا
اور کفار قریش کے ہاتھ سے تنگ ہونا اسکو بھی علما شیعہ تسلیم کرتے ہین اور نہین مہاجرین کا
جنکو وہ منافق اور مرتد جانتے ہین ونعوذ باللہ من ذلک کفار قریش کے ہاتھ سے مصیبت
پانے کا اقرار کرتے ہین چنانچہ مولف موصوف لکھتا ہی کہ جب پیغمبر خدا بسبب محافظت
ابوطالب کے کفار کو قدرت نہوتی تو انکے اصحاب کو ستاتے اور ایذا دیتے کما قیل نظم

وے چون ابوطالب نامور
رسانیدی اصحاب اورا شکست
نمودندی اعدای او از غلو
بدیگر ستمہائے بیرون زحد
پس آنگہ نشاندی چنان بی ثبات
زدی تا زیانہ ز خلف و امام

نگہبان او بود ازین پیشتر
بہر کوی و ہر برزن و ہر قمر
بہر گونہ آزار و ایذائے او
فگندی ز ہر سو بسر خاک شان
دران ریگ تفسیدہ از آفتاب
دگر ظلمہائے ہلاکت مآل

بایذائے او کس نمی یافت دست
کہ کردی ز اصحاب او کس گذر
بہ ضرب و بشتم و بہ بمشت و لگد
نمودی برہنہ تن پاک شان
بریدی ازان قوم آب و طعام
کہ آرد بیانش بدلہا ملال

نمودندی آن ناکسان شقی ❊ بران زمرۂ مومن متقی ❊ اب کوئی حضرات شیعہ سے
پوچھے کہ باوجود تصدیق اس امر کے کہ اصحاب نبی پر کفار کے ہاتھ سے اس قسم کی مصیبتین اور تکلیفین
پہونچتی تھین اور وہ اُسپر صبر کرتے تھے اور پیغمبر صاحب سے جدا نہوتے تھے اور اعلاء کلمۃ اللہ مین
دن رات سعی بلیغ کرتے رہتے تھے تو اگر ان لوگون کے حق مین وہ صفات جو امام نے بیان کیئے
صادق نہین ہین تو پھر وے دوسرے لوگ کون ہین جو مصداق ان صفات کے ہین اگر
حضرات شیعہ انصاف کو داخل دین اور تعصب و عناد کو چھوڑ دین اور امام کے اس کلام پر غور کرین
الذین ھجرتھم العشائر اذ تعلقوا بعروتہ وانتفت منھم القرابات
اذ سکنوا فی ظل قرابتہ اور پھر صحابہ کرام کی حالات کو خود اپنی ہی کتابون سے نکالکر دیکھین
تو تمام مہاجرین کو مصداق اس مضمون کا پاوین اور کسی ایک کو اس فضیلت سے مستثنی نہ کرین
لیکن اگر اس پر بھی حضرات شیعہ کے خاطر جمع نہو اور خلفاے راشدین کے ایمان اور اسلام کی
تفصیل بقید اُنکے نام کے چاہین تو اُسکو بھی غور سے سنین اور اپنی ہی کتابون کی سند لین

یقول المتمسک بولایۃ علی ابن ابی طالب علیہ السلام

اب حضرت مخاطب لاثانی نے بتقریر نیچری و کرسٹانی قصہ خوانی اور جھوٹی سچی کہانی شروع کی
اب داستان گوئی پر مدار ہی اور قرآن و حدیث بیکار اور خارج از اعتبار ہی جو ابتداے
کتاب مین راگ گانا تھا وہی پھاگ پھر گاتے ہین اور پیغمبر پر کل ایمان لانیوالون کو

کامل الایمان ٹھہراتے ہین اور مصداق کل صفات کا انھین کو فرماتے ہین اس جھوٹے کھانیکو جھوٹے
اور قرآن مجید کے صفحہ اوّل کو دیکھیے کہ جناب باری فرماتا ہی ومن الناس من یقول
امنّا باللہ وبالیوم الاخر وما ھم بمومنین یخادعون اللہ و
الذین آمنوا وما یخدعون الّا انفسھم وما یشعرون
یہ آیہ وافی ہدایہ اور امثال اسکے کہ سیکڑون ہین بنص صریح اس پر دلالت کرتے ہین کہ ایمان لانیوالے
دو قسم کے تھے ایک وہ لوگ جو ایمان للہ فی اللہ لائے تھے دوسرے وہ لوگ جو فقط ظاہری ایمان
بطمع دنیا لائے تھے اور مصداق لم تؤمن قلوبھم کے تھے جیسا کہ جن اشعار سے آپ سند لاتے
ہین اُسمین موجود ہی بیت ولیکن نہ جملہ زراہ یقین پہ یکی بہر دنیا یکے بہر دین ۲ اور آیہ ائمّہ
یدعون الی النّار اور آیہ تریدون عرض الدنیا اور آیہ تؤثرون الحیوۃ الدنیا
اور آیہ تسرّون الیھم بالمودۃ وامثال ذلک مما لا یحصی کثرۃ اور حدیث قرطاس اور
حدیث فدک اور حدیث جیش اسامہ اور حدیث ائمہ لا یھتدون بھدای ولا یستنون
بسنتی اور حدیث اذا فتحت علیکم خزائن فارس والروم وامثال ذلک مما لا یحصی سب کے
اسی پر دلالت ہی کہ یہ منافقین مہاجرین وانصار سے تھے پس اب ہم مثل آپ کے پوچھتے ہین
کہ اگر یہ لوگ مہاجرین وانصار سے نہ تھے تو کون سے تھے اور کس ملک سے آئی تھے اور کہان رہتے
تھے ذرا کوئی حضرات اہلسنت سے اُنکے نام اور حالات پوچھے اور اُنکی کتابون مین دیکھے تو
سوائے انھین منافقین مہاجرین اور انصار کے جنکے پیشوا خلفاء غیر راشدین تھے اور کسی کو
نہ پاویگا ہمنے جہانتک سنیونکی کتابون مین دیکھا اور جو کچھ اُنکے علما سے سنا تو یہی دیکھا اور
یہی سنا کہ انھین مہاجرین اور انصار اور خلفاء راشدین کا نام لیتے ہین اور انھین سے
کل افعال نفاقی کے سرزد ہونے کا اقرار کرتے ہین مگر اتنا فرق ہی کہ ہم اُنکے افعال کو اُنکی نفاق پر
محمول کرتے ہین اور وہ لوگ اُن افعال نفاقی کی تاویلین کرتے ہین فدک مین کہتے ہین کہ
اہل بیت معصومین خطا پر تھے منع تحریر ہین کہتے ہین کہ پیغمبر خدا کی راحت وہی منظور تھی کو

امت گمراہ ہو تو ہو پیغمبر کو تو بکمال محبت دو چار سطر لکھنے کی بامشقت سے بچا لیا تخلف جیش اسامہ
مین لکھتے ہین کہ وہ مجتہد تھے اُنکے اجتہاد مین یہی آیا کہ پیغمبر کو مرنے وقت بکھیڑنا چاہیے کہ خلاف
نقض ہو اور بعد اُنکے مرنے کے اُنکو بغسل و کفن چھوڑ دینا چاہیے اور انتظام خلافت کو سب سے مقدم کرنا
چاہیے کہ مبادا ایسا نہو کہ دوسرے لوگ خلیفہ بنجائین اور یہ منھ دیکھکر رہجائین یا کہین ایسا نہو کہ یہود و نصاریٰ
منزلہاے دور دراز سے بسواری ریل پہونچکر مدینہ کو غارت کر لیجائین بہرکیف اسکا تو اقرار کرتے ہین
کہ یہ افعال اہل روم و شام و فارس کے نہین تھے بلکہ انھین صحابہ مہاجرین و انصار کے تھے باقی رہا
یہ امر کہ کل مہاجرین منافقین خصوصاً ثلثہ یا بطمع دنیا یا باستماع اخبار کاہنان ایمان لائے تھے اسکو ہم ہر جگہ
ثابت کر چکے ہین اور آگے چلکر بھی ثابت کرینگے **قولہ** جو حضرت پر ایمان لاے تھے ستانا اور ایذا دینا شروع کیا
اقول ہان جیسا کفار نے ستانا شروع کیا تھا ویسا ہی آپنے شروع تقریر سے خدع و فریب و کید و
شید شروع کیا اور خیول خوشخصال کو اور حمیر و بغال کو ایک ہی لکڑی سے ہنکانا شروع کیا اور سب
ایمان لانیوالون کو برابر کر دیا؟ **فمن کان مومنا کمن کان فاسقا لا یستوون** اور حقیقۃ الامر
یہ ہی کہ کفار کا ستانا اور ایذا دینا سب کو برابر نہ تھا بلکہ جو لوگ للہ فی اللہ ایمان لاے تھے اور مومنین
مخلصین تھے انکو بہت ایذا پہونچتی تھی اور جو لوگ بطمع دنیا ایمان لاے تھے اور منافقین سے تھے اور وہ کفار سے
بھی کسیقدر لگی لپٹی رکھتے تھے **واذا خلوا الی شیاطینھم قالوا انا معکم انما نحن مستھزؤن** اُنکو ایذا
بہت کم پہونچتی تھی بلکہ اگر نہین بھی پہونچتے تھے ہان یہ ہو سکتا ہی کہ بعض کفار جو ناواقف از حال تھے اور بظاہر
اُنکو کلمہ گو پاتے تھے دس بیس جوتیان اُنکو بھی لگا دیتے ہونگے تو یہ بات قرین قیاس ہو سکتی ہی لیکن آپنے
بمکر و خدع سبکو برابر کر دیا **قولہ** اپنے گروہ سے اُنکو خارج کر دیا **اقول** یہ بات ٹھیک ہی اسلیے کہ اُنکا گروہ
کفر تھا اور اُنکا گروہ ایمان حقیقی اور ایمان نفاقی کا تھا اور یہ دونون ایمان کفر محض سے علحدہ تھے **قولہ**
مگر اُن مومنین نے اسلام نہ چھوڑا **اقول** کیونکر چھوڑتے کہ اسلام کا قبول کرنا یا بغرض دین تھا بغرض
دینا تھا اور نقض غرض خود کوئی نہین کرتا پھر وہ لوگ کیونکر کرتے **قولہ** یہ ظاہر ہی کہ تمام مہاجرین اسی
گروہ مین داخل ہین **اقول** اسی گروہ سے کیا مطلب ہی اگر مراد اعم از مومنین و منافقین ہی وہ منافقین کہ خلفاے

غیر راشدین اُن سب کے پیشوا ہین تو یہ بات مسلم ہی مگر آپ کو اس سے کچھ حاصل نہوگا اور اگر مراد
یہ ہی کہ تمام مہاجرین مومنین و موقنین مین داخل ہین تو لانسلم اسی مین ہماری آپکی بحث ہی کہ آپ کل
مہاجرین بلکہ کل انصار کو بلکہ کل صحابہ کو عدول کہتے ہین اور ظاہر ہی کہ شیعون کو اسی سے عدول ہی وہ بعضکو
مومن اور بعض کو منافق کہتے ہین اور آیات کلام اللہ و احادیث رسول اللہ سب اپنے پر شہود عدول
ہین وقدر کثیر منہا و باقی پس مناسب بلکہ ضرور ہی کہ بجاے قول آپکے کہ یہ ظاہر ہی یون کہا جاے کہ حقیقۃ الامر
یہ ہی کہ بظاہر ایمان لانیوالے تو کل مہاجرین تھے گو بعضون کے باطن مین کفر و نفاق بھرا ہوا اور مصداق
یخادعون اللہ تھی اور یہ مخادعین چاہتے تھے کہ اسی حیلہ سے دنیا حاصل ہو پس جو تکلیفین اُٹھون نے
طلب دنیا مین اُٹھائین اہل دنیا کہین طلب دنیا مین اُس سے زیادہ اُٹھاتے ہین مگر چونکہ دنیا بالاتفاق
ہی بعض اُنمین سے مثل حضرات ثلثہ کے اپنے مقاصد دلی پر فائز بھی ہو جاتے ہین اور بعض خسر الدنیا والاخرۃ
کے مصداق ہو جاتے ہین اس زمانہ کے لوگون مین ہم دیکھتے ہین کہ طلب دنیا کے لیے بامید موہوم لندن
تک جاتے ہین اور پھر بھی کوئی خلافت بجز خلافت کے ہاتھ نہین آتی مکہ سے مدینہ تک تو بالکل ہی منزل تھا
بامید حصول دنیا وہان جانا تو کچھ مشکل ہی نہین تھا قولہ خصوصًا خلفاء راشدین ان سبکے اقول
شیعون کے نزدیک پیشوائی ثلثہ واسطے منافقین اور مرتدین اور متغیرین اور متدلین کے ثابت ہی
جنھون نے انکو خلیفہ بنایا تھا نہ واسطے مومنین مخلصین کے جو منکرین سے انکی خلافت سراپا خلافت
تھے اگر آپ بھی بتاہی منافقین انکو اپنے آگے کر لیجیے گا تو کیا مضائقہ ہی مگر شیعونکے نزدیک انکی پیشوائی
باعتبار ائمہ یدعون الی النار کے مسلم ہو سکتی ہی قولہ تو وے لوگ جنھون نے ایمان قبول کیا اقول
وہ لوگ جنھون نے ایمان نفاقی قبول کیا وہ تمہارے ثلثہ اور اتباع انکے تھے اور وہ لوگ جنھون نے للہ
وللرسول لا للدنیا ایمان قبول کیا کچھ اُن لوگونکی شان ابھی فائدہ جلیلہ مین ہم دیکھ چکے اور بیانہم و بینکم
بیان کر چکے بزبان دوستان ثلثہ بالجملہ وہ وہی لوگ تھے کہ جناب رسولخدا نے روز احد شہادت انکے
ایمان پر دی تھی اور وہ وہی لوگ تھے کہ جناب امیر انکو اخوانی الزاہرین فرماتے تھے اور فرماتے تھے کہ جو
لوگ اس مین بچگئے ہین وہ اپنے جینے سے خوش نہین ہین اور آپکے ثلثہ اگر جینے سے خوش نہوتے تو

لشکر اعدا سے کیون بھاگ آئے اور وہ لوگ بقول ابن ابی الحدید جامع بین الشجاعۃ والزہد والعبادۃ
تھے مثل سلمان و ابوذر و مقداد و عمار کے اور پیغمبر خدا نے آپ کی صدیق اکبر سے فرمایا تھا کہ تو نے
انکے ناخوش کرنے سے خدا کو ناخوش کیا قولہ کس ملک سے آئے تھے اور کہان رہتے تھے اقول ملک
حجاز مین رہتے تھے اور کچھ یمن سے اصلاب طاہرین اور ارحام طیبین سے آئے تھے اور کچھ یمن سے
بمصداق یخرج الحی من المیت خاندان کفر سے آئے تھے اور جناب رسولخدا کے ساتھ رہتے تھے ہر شدت
و خار مین اور ہر مصیبت و عنا مین نہ یہ کہ وقت شدت و عنا فرار اور وقت تقسیم غنایم کمر بستہ تیار حاضر
سرکار قولہ دوسرے کا نام بتلاتے ہین یا نہین اقول منافقون مین تو آپکے ثلثہ اور انکے اتباع کا نام
بتلاتے ہین مگر مومنین مومنین مین دوسرون ہی کا نام زبان پر لاتے ہین جیسا کہ فائدہ جلیلہ مین آپنے سنا
قولہ منجملہ تک شیعونکی کتابون مین دیکھا اقول قاتلہ اللہ من قیاع ما اکذبہ کسی ایک کتاب کا بھی پتا اور نشان
دیا ہوتا کہ جسمین انحصار ایمان لانیوالون کا ثلثہ اور انکے اتباع مین ہوتا کس شیعہ نے کس کتاب مین منحصر کیا ہے
ایمان لانیوالون کو یا مہاجرین و انصار کو ثلاثہ اور انکے اتباع مین کہ کلہم زمرہ منافقین سے تھے اور کوئی
انمین حقیقی ایمان لانیوالا نہ تھا ایمان حقیقی لانیوالے وہی لوگ تھے جنکے نام ہمنے تحت کانفوا مین اور
تحت احسنوا الصحابہ مین اور تحت حسن جہاد مین بیان کیے دنیا بھر کے شیعہ یہی بیان کرتے ہین اور سب
کتابون مین بھی یہی لکھا ہے آپکا منحصر کرنا ثلثہ اور انکے اتباع مین محض کذب و دروغ بیفروغ ہے معاذ اللہ آپ
جھوٹ کا بھی ٹھکانا ہے کہ جنسے ہم صراحۃً رات دن بیزاری کرتے ہین آپ کہتے ہین کہ شیعہ فقط انھین
اشخاص کو ایمان لانیوالون مین شمار کرتے ہین قولہ مگر فرق اتنا ہی اقول یہ فرق کیا آپنے کم سمجھا ہے
یہ فرق آپکے خلفاء کو درکات اسفل السافلین کو پہونچا دیتا ہے قولہ لیکن اسکا اقرار کرتے ہین اقول
کون دنیا مین ایسا ہے کہ منافقین سے ایمان ظاہری کا انکار کریگا لفظ منافق نص صریح ہے اوپر ایمان
ظاہری کے پس یہ ایمان ظاہری کہ جو ضمن نفاق مین پایا گیا ہے اگر آپ شیعون سے اقرار کروا کے بہت
غنیمت سمجھتے ہین تو ہمکو کسیطرح اس سے انکار نہین ہے قول ظاہر مین ایمان لائے الی قوت نبوت کے اقوال جب
شیعہ یہ کہتے ہین کہ ظاہر مین ایمان لائے پھر انکی نبوت کے معتقد ہونیکے کیونکر قائل ہو سکتے ہین معتقدین نبوت تو

اصحاب ایمان حقیقی ہین نہ ظاہر کی اور اعتقاد دامر قلبی ہی کہ خدا اُسکا افعال ظاہری سے ہوتا ہے جسطرح آپ
محدثین نے روایت کی ہی کنا نعرف المنافقین ببغضہم علی ابن ابیطالب اُنکے بغض کا قول اور اُنکو منکر نبوت
اسکی وہ حدیث ہی جو صحیح ترمذی مین ہی لا یحبک الا مومن ولا یبغضک الا منافق اور یہ بغض
قبیحۂ ثلاثہ کے جو بعد جناب رسالمآب وجہ بعد وفات ہم ثابت کر چکے ہین کہ انکا معتقد نبوت کہنا کیونکر
سے کیونکر ہو سکتا ہی اظہار اعتقاد لسانی جو از اول وجہ از ثانی مثل انکے لرسول اللہ والمومنون
المنافقین لکاذبون ٹھیک و درست ہو سکتا ہی لیکن اگر معتقد نبوت ہونے سے بھی
فقط کلیتہً نابل بتفتنا قولہ جیسا کہ حکم حیدری کا مولف القول عبارت
خصوصاً قول اُنکا بعیت ولیکن نہ جملہ زاہ یقین ہو چکے بہر دین و ملت
اُس امر کے جو ہمنے بیان کیا معلوم نہین کہ ان اشعار کے ذکر سے بجز شہادت لغات بعض
کیا ملا قولہ اس امر کو کہ کوئی مہاجرین مین سے نفاق ایمان نہین لایا ہم آگے
آپ نے دعوی یہ کیا کہ ہم خلفاء ثلثہ کو مصداق اس دعا کا ہونا ثابت کر چکے ہین اسکے اثبات مین انکی
نفاق کو باشعار حملہ حیدری ثابت کیا اب کہتے ہین کہ اُنکے ایمان بصدق دل لانے کو آگے چلکے ثابت
کرینگے کیون حضرت آپا مصداق دعا ہونا ثلثہ کا ثابت ہو چکا فقط
بعض منافق بھی تھے آپا ہی منافق مصداق دعا کے ہین یہ کمبخت ہیہات
کیا کہا ہاتھ پانون پٹکتا ہی اور ایک شاخ سے دوسری شاخ پر آچکتا ہی
کرتے ہین اقول اسلام لانا یعنے ظاہر مین زبان سے شہادتین کہنا قبول کرتے ہین اور ثلثہ اور
اُنکے اتباع کو لما یدخل الایمان فی قلوبھم کا مصداق ہونا بھی قبول کرتے ہین قولہ اور
اُنکو منکرین نبوت سے نہین جانتے اقول نہین نہین الیتہ نہین جانتے منکرین نبوت
ہین قلباً گو لساناً اُنکے لرسول اللہ کہتے تھے واللہ یشہد ان المنافقین لکاذبون قولہ
انھین چند اشعار سے ثابت ہو گئے اقول انھین چند اشعار سے بعضون کا ایمان اور بعضون کا
نفاق بھی ثابت ہو گیا قولہ تحصیل حاصل ہی اقول بلکہ تحصیل لاحاصل اور تطویل لاطائل ہی

اس لیئے کل کتابون سے ثلثہ کا ایمان نفاقی ہی ثابت ہوتا ہی پھر ذکر کرنا اُسکا لاحاصل اور لاطائل ہی قولہ باقی رہا اُن مسلمانون کا ایذا اُٹھانا مسلم ہی مگر سب کیلیے بہر دنیا کے بہر دین۔ جن لوگون نے دنیا کے لیے مصیبتین اُٹھائین وہ کس گنتی وشمار مین آسکتے ہین لاکھون کرورون آدمی تحصیل دنیا کے واسطے مصیبت اُٹھاتے ہین ؎ ساطلب بعد الذا رعنکم لتقربوا وتسکب عیناای الدموع لتجمد قولہ اُنھین مہاجرین کا جنکو وہ منافق اور مرتد جانتے ہین الی قولہ مصیبت پانے کا اقرار کرتے ہین اقول اس تخصیص مین آپکا دب ہین کہ شیعہ اُنھین منافقین ہی کی تکلیف پانے کا اقرار کرتے ہین بلکہ شیعہ تو مومنین کے زیادہ منافقین سے تکلیف پانے کا اقرار کرتے ہین منافقین تو فقط سو پچاس جوتیان ابن ربیعہ کی کھا لیتے تھے اور سر جھاڑ ڈالتے تھے لیکن مومنین کی تو جانون پر بنتی تھی اور وہ لوگ مثل ثلثہ کے جان دینے سے ڈرتے نہ تھے ورنہ صف جنگ مین فرار کو قرار پر وہ بھی اختیار کرتے قولہ چنانچہ مولف موصوف لکھتا ہی اقول مولف نے سابق مین بیان کیا کہ کچھ لوگ بطمع دنیا ایمان لائے اور کچھ لوگ بطمع دین لیکن صاحبان دنیا کا برائے طلب دنیا تکلیف اُٹھانا چونکہ کسی گنتی شمار مین نہ تھا اور اُنکی تکلیفین بھی بسبب اسکے کہ کسیقدر کفار سے ملی رہتی تھین کم نہین اس لیے مولف نے ذکر اُنکی تکلیفات کا نہین کیا بلکہ ذکر کیا مومنین متقین کے تکلیف پانے کا جنھون نے للہ فی اللہ تکلیفین اُٹھائین اور زیادہ تکلیفین اُٹھائین نہ مثل منافقین کے کم چنانچہ فرمایا بیت نمودند آن ناکسان پشتی + برآن زمرۂ مومن متقی + اب سمجھے کہ ثلثہ کو مومن ومتقی کہا استغفر اللہ اگر ثلثہ ہی مومن ومتقی ہون تو پھر دنیا کے لیے کون لوگ ایمان لائے تھے اور دنیا کسکو حاصل ہوئی اور کون لوگ مہاجر وانصار سے مثل ثلثہ کے دنیا سے متمتع ہوے قولہ اور پیغمبر صاحب سے جدا نہ ہوتے تھے اقول اہل دین للہ وللرسول پیغمبر سے جدا نہوتے تھے اور اہل دنیا بطمع دنیا وبطمع حصول مکنت وجاہ جدا ہوتے تھے جیسا کہ قریب وفات آنحضرت مین بتخلف از جیش اسامہ مورد لعنت ہونا اپنا قبول کیا مگر آنحضرت کو بطمع حصول خلافت سراپا خلافت نہ چھوڑا لیکن جب کبھی جان پر آپڑتی تھی تو دنیا والے بھاگ کھڑے ہوتے تھے اسلیے کہ اگر

جان ہی نہین تو دنیا کہان سے پلیگی آرے ابن ربیعہ کی جو تیان کھا لینے تک تو مضائقہ نہ تھا اسقدر
کہ اُسیکی تو عادت ہوگئی تھی بان جو لوگ سچے دل سے ایمان لائے تھے وہ کسی وقت شدت و رخا میں ساتھ
بچھوڑتے تھے جیسا کہ سابق مین ہمنے بیان کیا قولہ پھر دوسرے کون لوگ ہین اقول دوسرے لوگ
سوائے اشاعرہ اور اونکے اتباع کے ہین کہ وہ مومنین خاص تھے جنکے نشان ذکر جلیلہ سین ہم دیچکے ہین قولہ
انصاف کو دخل دین اور تعصب و عناد اقول الحمد للہ کہ شیعہ کلا وطرا بحلیہ انصاف متحلی ہین کبھی
تعصب و عناد نہین کرتے بے انصافی سنیون کے حصہ مین پڑی ہے کہ ہر ایک دوسرے کو برا سمجھتے ہین
اور کھوٹے اور کھرے مین کچھ فرق نہین کرتے لا تستوی الظلمات والنور
ولا الظل ولا الحرور ولا یستوی اصحاب النار واصحاب الجنۃ اصحاب الجنۃ
ھم الفائزون افمن کان مومنا کمن کان فاسقا لا یستوون
اعادی اہلبیت سے اہلسنت معاویہ متوارث تعصب و عناد ہین شیعہ بیچارے ہمیشہ مثل اپنے امامون
کے مظلوم ہین اُنکو تعصب و عناد سے کیا علاقہ اللھم عجل فرج آل محمد واجعل ثارنا بثارہ
قولہ اس کلام پر غور کرین اقول شیعون کے نزدیک یہ کوئی امر نظری نہین ہے کہ محتاج غور و فکر
ہو آپ کے ثلثہ کا مصداق نہونا اس صفات کا جو دعا مین مذکور ہین شیعون کے نزدیک
بدیہیات اولیات سے ہے چنانچہ ترجمہ دعا مین ہم اسپر تنبیہات چکے قولہ
کرام اقول کرام و علماء کی حالات اپنی کتابون اور تمھاری کتابون کو ملکر دیکھنے والے
کہین مہاجرین کو مصداق اس مضمون کا نہین پاتے اپنی کتابون سے قطع نظر کرکے تمھاری کتابون
سے بعض مہاجرین کا منافق ہونا ثابت ہوتا ہے خصوصا آپ کے ثلثہ کا کہ رؤسائے منافقین
ہونا بدلائل قاہرہ و براہین باہرہ مثل احادیث فدک و قرطاس و تخلف از جیش اسامہ وغیرہ کے
کہ جسکے اثبات سے کتابین بھری ہوئی ہین ثابت ہے قولہ اسپر بھی حضرات شیعہ کی خاطر جمع اقول
کوئی آپ ہی کا ایسا نافہم ہوگا جسکی خاطر جمع باوجود دیکھنے دلائل نفاق ثلثہ کی تمام مہاجرین
کو خصوصا رؤسائے خلفائے راشدین کے ایمان اقول آپ نے شروع صفحہ مین دعوی کیا تھا کہ

کل مہاجرین بصدق دل ایمان لائے اور کوئی نفاق یا بطمع دنیا ایمان لایا اسکو ہم آسکے چلنا ثابت
کرینگے اسکو آپ ثابت کرچکے جواب ایمان ثلثہ ثابت کرنے چلے ہین دعوی تو بڑے زور و شور سے
کیا تھا پھر کیون مثل ضرطہ بعیر یاد رہوا ہوا مثل مشہور ہی کہ بھاگو بھاگو ہاتھی پاؤن کیا اتھی نے
پاؤن رنگہائے بوقلمونی آپ کی اسمقام مین تماشا کردنی ہین پہلے دعوی کیا کہ کل صحابہ اچھے ہین
جب اسکو ثابت نہ کرسکے تو کہا کل مہاجرین اور انصار اچھے ہین جب یہ بھی ثابت نہ ہوسکا تو اپنے
تئین خوبی کی فکر اثبات مین پڑے اور انشاء اللہ دیکھ لیجیے گا کہ جز رنج بےفی حسین کچھ ہاتھ نہ لگیگا

قال المخاطب لقمقام ھدانا اللہ سبل الستار ر

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کے ایمان لانے کا حال حضرات شیعہ اقرار کرتے ہین کہ ابوبکر
صدیق انھین چند لوگون مین ہین جو سب سے اول ایمان لائے اور جنھون نے اورون سے پہلے پیغمبر
کی نبوت کو تصدیق کیا چنانچہ ہم حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ کے ایمان لانے کا حال آپکے
کے بیان مین لکھ چکے ہین اس مقام پر ف ان اعتراضات کو بتفصیل رد کرتے ہین جو کہ حضرت
صدیق اکبر کے ایمان پر علما شیعہ نے کیے ہین منجملہ ان اعتراضات کے جو ابوبکر صدیق کے ایمان پر
حضرات شیعہ کرتے ہین ایک یہ ہی کہ انھون نے کاہن سے سنا تھا کہ ایک پیغمبر پیدا ہوگا اور اسپر
ایمان لانے والے اور اسکی اعانت کرنیوالے بڑے مرتبہ پر پہونچینگے اسلیے وہ ایمان لائے چنانچہ
مولف حملہ حیدری بھی مثل اپنے اور علماء کے لکھتا ہی اشعار

ابابکر زان پس برہ پاگ زشت
کہ گفتہ کاہن بدل یاد داشت
باو کاہنے دادہ بود این خبر
کہ مبعوث گردد کے نامور
ز بطحی ز مین و ز حرمین چند گاہ
بود خاتم انبیائے الٰہ
تو با خاتم انبیا بگروی
چو او گیرد جا نشینش شوی
ز کاہن چو بود ش بیاد این نوید
بیاورد ایمان نشان چون رسید

لیکن یہ قول باطل ہی چند دلیلون سے پہلے دلیل اگر یہ امر تسلیم کیا جاوے کہ ابوبکر صدیق رضی تعالی عنہ
کاہن کے کہنے سے ایمان لائے تو ضرور اسکے کہنے کو سچ جانا ہوگا تو جسطرح پر اسکے اس کہنے کو
تصدیق کیا ہوگا کہ خلافت بعد رسول ص کے انکو ہوگی اسی طرح پر اس کہنے کو بھی تصدیق

کیا ہوگا کہ وہ بھی برحق ہونگے اور اُنکا دین سچا ہوگا تو ضرور وہ پیغمبر صاحب کو سچا پیغمبر سمجھکر ایمان لاتے ہونگے
پس اس سے بھی تصدیق رسالت ثابت ہوتی ہی اور یہی کا نام ایمان ہی اور اسی سے حضرات شیعہ انکار
کرتے ہین اور ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کو اول سے ایمان لانیوالا نہین کہتے چنانچہ مجتہد صاحب
ذوالفقار مین لکھتے ہین کہ خلیفہ اوّل از اول امر از ایمان بہرہ نداشت باتفاق من علماء الا ما میتہ
لیکن اگرچہ جناب مجتہد صاحب قبلہ و کعبہ نے یہ دعوی کیا کہ تمام علماء کا اتفاق ہی کہ ابوبکر صدیق
اول سے ایمان نہ لائے تھے مگر حضرت سے غلطی ہوئی اسلیے کہ علامہ حلی نے شرح تجرید مین لکھا ہی کہ خود حضرت
علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا ہی امنت قبل ان یومن ابوبکر کہ مین ایمان لایا قبل اسکے کہ ابوبکر ایمان
لائی ہون تو جب حضرت علی کے قول سے ایمان اُنکا ایمان لانا ثابت ہوا تو پھر مجتہد صاحب کا کہنا کون سنتا ہی

یقول المتمسک بولایۃ علی بن ابی طالب علیہ السلام

جب مخاطب کُل دعاوی مکذوبہ کا اثبات چھوڑکر بالخصوص ابوبکر کے ایمان کو بیان فرماتے
ہین اور مکذب و دروغ کہتے ہین کہ حضرات شیعہ اقرار کرتے ہین کہ ابوبکر انھین چند
لوگون سے ہین جو سب سے اوّل ایمان لائے اور پیغمبر کی نبوت کی تصدیق کی حضور اللہ
بالکل جھوٹے ہین شیعہ نہ انکے ایمان ہی کے قائل ہین نہ اُنکی تصدیق نبوت کے قائل ہین نہ
اول ہین نہ آخر ہین ہان باقرار مخالف و موالف ہم پیشتر ثابت کر چکے ہین کہ بعد بہت سے
لوگون کے ایمان لانے کے اقرار لسانی بشہادتین اوّل و دوم و سیوم نے بھی کیا اور اس
اقرار لسانی سے نہ ایمان ہی اُنکا ثابت ہوا نہ تصدیق بہ نبوت ثابت ہی جبتک تصدیق
بجنانے کا ثبوت نہو کہ ایمان حقیقی وہی ہی اور اُسکا ثبوت آپ سے کیا ہوگا جب آج تک
بہت سے بڑے خارجیون اور ناصبیون سے نہو سکا آپ تصدیق جنانے مین فرماتے ہین
کہ اگر ہم اسکو تسلیم کرین کہ ابوبکر کا ہون کے کہنے سے ایمان لائے تھے تو ضرور
اُسکے کہنے کو سچ جانا ہوگا اور اس قضیہ کو اصل مقصد کے اسپر متفرع کرتے ہین کہ جسطرح اُسکے
کہنے کو درباب خلافت سچ جانا ہوگا اُسیطرح پیغمبر کی نبوت کو بھی سچ جانا ہوگا اور اسیکا نام ایمان ہی و

واہ سبحان اللہ کیسا استدلال ہی اگر فخر رازی زندہ ہوتا تو سو بار آپکے گرد پھرتا اور سو جانسے بندہ
ہوتا اور آپکا منہ چومتا مگر حضرات شیعہ تو بڑے بیدھب ہین وہ آپکو فخر رازی کا خر بنائینگے اور آخر مین
اور ہی کچھ جتائینگے بالجملہ آپکی اصل بے اصل ہی اور فرع بھی سراپا ہزل ہی بچند وجہ اولاً یہ کہ آپ جو فرماتے ہین کہ
ضرور کاہن کے کہنے کو دربارۂ خلافت سچ جانا ہوگا ہم کہتے ہین کہ لانسلم کہ ضرور سچ جانا ضرور ہو بلکہ احتمال
سچے ہونیکا تعمیل عمل بمقتضاے رجا و امل ہمین کافی ہی یہ کیا ضرور ہی کہ جس امر کی امید ہین انسان کد و کاوش
اور جد و جہد و کوشش کرے وہ خواہی نخواہی یقینی ہو ہم ہزارون اہل دنیا کو دیکھتے ہین کہ باحتمال حصول دنیا طلب
دنیا مین مشغول ہوتے ہین اور اکثر ہی کہ فائز بھی ہو جاتے ہین اور فقط احتمال پر کیا کیا تجربین اور مشقتین
اٹھاتے ہین پھر تم خود ہی اپنے ایمان سے ارشاد فرمائیے کہ جس عہدہ پر آپ فائز ہوے ہین آیا آپکو ابتداے
یقین تھا کہ ہم ضرور فائز ہونگے بلکہ عام ہی کہ مثل کل طالبین دنیا کے فقط باحتمال متمتع ہونے کے دنیا سے
آپنے انگریزی پڑھنے مین کسقدر دل سوزی کی ہوگی پھر یاد کرنے مین قانون انگریزی کے کتنی محنت اور مشقت
اٹھائی ہوگی پھر باحتمال درست آنے امتحان کے کسقدر سعی اور کوشش کی ہوگی بعد اسکے باحتمال
ملجانے نوکری کے کس کس دروازے کی خاک چھانی ہوگی اور کسقدر سعی و سفارش ہم پہونچائی ہوگی بعد
اسکے باحتمال حصول منکسانی کہ جس مین ترقی مشاہرہ ہو کیسی دنرات محنت اور مشقت اور آسیا سائی اور
چکی کی پسائی کی ہوگی تب اس مرتبہ کو پہونچے ہونگے اور احتمال بقاے ادوات تمتع از دنیا اور احتمال بقاے
حیات مستعار تا حصول مدارج تمتع علاوہ ان سبکے ہوگا پس اتنے احتمالون پر آپنے عمل کیا کہ انمین سے کسیکا
یقین نہ تھا تب بمقصود دلی فائز ہوے اسیطرح سے حضرت ابوبکر نے باحتمال حصول خلافت سراپا خلافت کی
مشقتین اٹھائین اور درست جو رکھا ہے خصوصاً مثال ابن ربیعہ سے بڑی ذلتین پائین تب اپنے مطلب
پر مثل جناب والا فائز ہوے ثانیاً تصدیق بہ نبوت بنا فاسد علی الفاسد ہی اسلیے کہ متفرع ہی اور ضروری ہوے
تصدیق کاہن کے بیچ حصول دنیا اور ہمنے ابھی بیان کیا کہ وہ خود کچھ ضروری نہین ہی فقط احتمال حصول
دنیا طلب دنیا مین کافی ہی پس غایۃ ما فی الباب متفرع اس احتمال پر نہوگا مگر احتمال نبوت نہ تصدیق بنوت
اور یہ ظاہر ہی کہ مدار ایمان کا اوپر ایقان کے ہی نہ اوپر احتمال کے ثالثاً کاہنوں کے قول کی وقعت

جناب رسول خدا کے معجزات سے کبھی بڑھکر نہ تھے پس جب معجزات جناب رسولخدا جو ایمان
کفار و منافقین دیکھتی تھی موجب اون کی تصدیق نبوت کے نہوتے تھے پھر خود آنحضرت کو
ساحر و کاہن کہتی تھی تو قول کاہن کیونکر موجب تصدیق نبوت ہو جائیگا رابعاً اکثر اہل دنیا کو دیکھتے ہین
دیکھتے ہین کہ تصدیق کنندگان اول جعفر و مثل کی در بارہ حصول مطالب دنیوی کرتے ہین
اور استشارات دینیہ مین اونکی تصدیق نہین کرتے خامساً ہم اکثر سفہا کو دیکھتے ہین کہ بشیے حصول کسی
غرض دنیوی کے کہنے سے منجم و کاہن کے اون افعال کو عمل مین لاتی ہین جو انکے خلاف
اعتقاد ہوتے ہین نظیر اسکی یہ ہے کہ مثلاً ایک ہندو سے کہ جسکی اولاد زندہ نہ رہتی ہو کوئی شخص
کہی کہ تو تعزیہ رکھ تیری اولاد زندہ رہیگی تو وہ تعزیہ رکھتا ہی چنانچہ از مشرق تا مغرب ہندو لاکھون
ہندو ایسے موجود ہین کہ تعزیہ رکھتی ہین پس ظاہر ہی کہ وہ ہندو نہ امام کی امامت جانتا ہے
نہ نبی کی نبوت نہ خدا کی الوہیت کر بغرض حصول مطلب دنیا اس فعل کو جو معتقد نہ ہے کے دین
کا نہین ہی باوجود یہ بسیار و معارف بسیار ازین باتون کی پاکیون نہین جائز ہے کہ اسیطرح سے
حضرت ابی بکر بغیر تصدیق نبوت پاوے ایمان لسانی بغرض حصول عرض الدنیا للاخرۃ ہوئی ہون
جیسا کہ خطاب باری مخاطب بمہاجرین ہو کر فرماتا ہے تریدون عرض الدنیا واللہ
یرید الاخرۃ سادساً فرعون نی ہزارون زنان بنی اسرائیل کے پیٹ چاک کروا ڈالی
اس لیئے کہ کاہنین اور منجمین نی حضرت موسی کی پیدائش کی خبر دی تھی جیسا کہ تفاسیر و سیر مین مذکور ہی
پس بنابر تفرع عجیب و غریب آپ کے فرعون نے تصدیق نبوت حضرت موسی کی ہوگی
ہان فرق اسقدر ہی کہ اوس فرعون نی ظاہر نظاہر انکار نبوت کیا اور فرعون آل محمد نی باطن مین
انکار نبوت کیا اور ظاہر مین تصدیق کی سابعاً اس بات مین غور و فکر کرنا چاہیے کہ خدا نے
اپنی پیغمبر کو ایسے معجزات باہرات اور دلائل نبوت مین عنایت فرمائے تھے کہ بعد اوسکے
دیکھنے کے کسی کافر یا منافق کو یقین حضرت کے نبوت کا نہو اور حجت خدا تمام نہو چنانچہ خود
جناب باری کلام اللہ مین فرماتا ہے کہ جحدوا بہا واستیقنتہا انفسہم

پس تصدیق اِس آیۂ شریفہ کے کون شخص اسکا قایل ہو سکتا ہی کہ ابُوبکر اور اونکے اخوان الشیاطین
کو یقین بہ نبوت جناب رسولخدا نہین ہوا تھا بلکہ یقینًا ہوا تھا مگر جان بوجھکر جحد و انکار کیا اور مقتضائی
حکم عقل کو چھوڑا اور نفس امّارہ اور شیطان کی متابعت کی اور جملہ کفّار و منافقین و بخصوص
کو کاہن و ساحر و مجنون و شاعر کہتی رہی فرق درمیان کفار و منافقین کے اسیقدر رہے کہ کفّار
علانیہ ظاہر انکار کرتے تھے اور منافقین اذا خلوا الی شیاطینھم انکار کرتے تھے
پس بنا برا سکی ھم کہتے ہین کہ لانسلم کہ ہر ایقان نبوت موجب تصدیق نبوت ہو ایک
مثال بہت ظاہر ہم آپ کو دیتے ہین مثلاً کوئی موثق اور معتمد آپ کا آپ سے کہے کہ فلان متقدمہ
مین حق مدعی کیجانب ہے مگر آپ اگر گواہون کو گھرک جھڑک کر مختلف کرا دیجیے اور ڈگری مدعا علیہ کو
دیدیجیے تو ہم پانچہزار روپیہ آپ کو دلا دینگے تو از روے ایمان کے فرمائیے کہ مطمح نظر واقعی
حقیت مدعی ہوگی یا پانچہزار روپیہ اسبطرح مطمح نظر حضرت ابی بکر خلافت سراپا جلافت تھے
نہ عمل بمقتضائے ایقان و تصدیق قلبی نبوت سید الانس و الجان ثانیًا بعد اللتیا و التی ہم کہتے ہین
کہ اصل قول کاہن مین نظر کرنا چاہیے کہ تصدیق نبوت تھا یا نہین اور خود کاہن مصدق تھا
یا نہین ظاہر یہ ہے کہ حضرات صحابہ سے کوئی کاہن نہ تھا پس جب خود کہنہ جو مرشد کامل
حضرت ابوبکر تھے ایمان نہ لائے ہون تو حضرت ابوبکر کا ایمان لانا کہان سے ثابت ہوگا
اور ظاہر یہ ہے کہ جسطرح زبان محدثین اہل سنت پر مثالب ثلاثہ بلا اعتقاد بل بلا قصد و
شعور قدرت خدا سے جاری ہوی کہ شیعون کے لیئے حجج مفحمہ ملجمہ مخالفین ہاتھ آئے
اوسیطرح کیون نہین جائز ہے کہ زبان کہنہ پر بعض سوانحات وقوعی بلا قصد و شعور
جاری ہوئی ہون کہ ابوبکر بہ تبعیت مدعی ختم نبوت ایک درجہ سلطنت مسمّی بہ خلافت پر
پہونچیگا اعم اس سے کہ یہ تبعیت فقط باقرار لسانی ہو یا بہ تصدیق جنانی اور اعم اس سے کہ یہ
خلافت فی نفسہا باطل ہو یا حق پس یہی قول کاہن کا جو اعم تھا حق و باطل سے داعی اس امر کا ہوا
کہ ابوبکر نے بطمع حصول مدارج دنیوی ایمان ظاہری کو قبول کیا کہ حصول دنیا کے لیئے

وہی کافی ہو اور اعتقاد قلبی کاہن و منجم اور اعتقاد قلبی ابوبکر سے یہان کوئی بحث نہین ہی تاسعاً
عبارت کاہن پر نظر کرنا چاہیے جائز ہے کہ اوسنے بعلم کہانت اسی قدر کہا ہو کہ عنقریب ایک
شخص مدعی خاتم النبیین ہونیکا ہوگا اور ابوبکر اظہار اوسکی متابعت کا کریگا اور اس ذریعہ سی
اوسکی جانشینے کریگا بنابرا سکے نہ تصدیق کاہن ثابت ہوئی نہ تصدیق ابوبکر آرے جو کچھ
حاصل ہوا وہ تصدیق بطمع دنیا ہوئی اور جو جملہ مین موجود ہے وہ نقل روایت بالمعنی ہی
اور مقصود اوس سے یہی ہے کہ وہ شخص مدعی خاتم النبوۃ ہونیکا ہوگا اور قرینہ اسپر ہے
کہ فرماتے ہین ؎ بیاور و ایمان نشان چون بدیدہ اور ظاہر ہے کہ کاہن نے کچھ نشانہائی
نبوت نبی نہین بیان کیے تھے بلکہ فقط یہی کہا تھا کہ خاتم الانبیا ہوگا اور خاتم الانبیا ہونے پر کوئی
نشان بجز بیان حق ترجمان اوسکے نہ تھا پس جب ابوبکر نے دیکھا کہ وہ حضرت مدعی
خاتم النبوۃ ہونیکے ہین جانا کہ کاہن نے انہین کی جانشینے کا مژدہ مجھکو سنایا ہی پس بامید
حصول اس مرتبہ کے اظہار لسانی ایمان و انقیاد کیا نہ یہ کہ قلباً تصدیق نبوت بھی کی عاشراً ہم
بخاطر عاطر دریا مقاطر حضور والا کی کل کلام آپ کا تسلیم کرتے ہین کہ کاہن صاحب بھی مصدق نبوت
اور اوسکے مصدق صاحب بھی مصدق نبوت تھے مگر لا نسلم کہ ہر تصدیق کفر سے نجات دیتی ہے
ہی بلکہ وہ تصدیق بکار آمد ہی کہ جس مین عمل بمقتضائی تصدیق کرے پس اگر تصدیق مقارن بمنافیات
تصدیق ہی وہ تصدیق لغو اور بیکار ہے مثلاً ساتہ تصدیق کی کسی ضروری کا ضروریات دینیہ
سی انکار کرے یا پیغمبر کو یا اوسکے افلاذ اکباد کو بطمع دنیا قتل کرے اور متواترات سے ہے کہ
قاتلین جناب سید الشہدا اقرار کرتے تھے کہ ہمنے دنیا کو آخرت پر اختیار کیا کہ نقد را بہ نسیہ
گذاشتن کار عاقل نیست چنانچہ کتب سیر مین موجود ہے کہ ابن سعد ملعون کہتا تھا اشعار

فوالله ما ادری وانی لصادق ✣ افکر فی امری علی خطرین
اترک ملک الری والری منیتی ✣ ام ارجع مأثوما بقتل حسین ✣ الی ان قال
الا انما الدنیا کفئ معجل ✣ وما عاقل باع النقود بدین

یعنی قسم ہی خدا کی کہ مین سچ کہتا ہون کہ مین نہین سمجھتا ہون کہ کیا کرون فکر کرتا ہون اپنی امر مین کہ درپیش
ہوئے ہین مجھکو دو امر عظیم خطرناک ایک یہ کہ سلطنت ملک ری سے درگزر کرون حالانکہ
ملک ری کل تنا اور آرزوی دلی میری ہے کہ جس سی درگزر کرنا مجھسے نہین ہو سکتا ہی دوسرے
یہ کہ گناہ قتل حسین اپنی سر پر لے لون اور ملک ری حاصل کرون یہانتک کہ آخر مین کہتا ہے
کہ آگاہ ہو کہ دنیا نہین ہی مگر مثل دس مال کی جو نقد ہو اور فوراً ملے اور آخرت مثل دین کے
ہے اور کوئی عاقل نقد کو بدین نہین فروخت کرتا اور جو شمر لعین سے یزید لعین سی
کہا تھا وہ بھی مشہور اور کتب مین مذکور ہی ؎

املأ رکابی فضۃ وذھبا قتلت خیر الناس أما وابا

یعنی اے یزید بھر دے میرے اونٹ کو سونے اور چاندی سے کہ مین نی قتل کیا ہی تیرے
خاطر سے اوس شخص کو جو بہترین اہل دنیا سے ہے از روے پدر و مادر پس اہل سنت کو ایسی
اشقیا کو مومنین اور مصدقین سمجھین بلکہ اپنا پیشوا اور مجتہد بنا وین جیسا کہ صبقات الانوار مین کتب
اہل سنت سے اسکا اثبات ہوا ہے کہ عمر سعد اور قتل اوسکے دیگر اشقیا مجتہدین اہلسنت سی
ہین اور کیونکر نہو حالانکہ مقولہ بعض اساطین اہلسنت ہے کہ الحسین انما قتل بسیف جدہ مگر شیعہ تو انکو
اکفر الکفرہ و افجر الفجرہ سمجھتے ہین اور ایسون کی تصدیق نبوت اور دعوای اسلام
بکار آمد نہین جانتے پس اسی طرح پر جو مصدقین نبوت مصداق یوذون اللہ و رسولہ و تسبون
الیھم بالمودۃ اور یرادون من حاد اللہ اور من یشاقق اللہ و رسولہ
کے تھے کیونکر ہم اونکو مومن اور مصدق کہینگے اور اس مین شک نہین ہی کہ حضرات ابوبکر
اور اونکے اخوین انصار اور سرگروہ لوگون کے باتفاق مناوئ منکم تھے لاکن ہمارا کہنا تو ظاہر ہے
کہ ہم حضرات ثلثہ کو انصر منافقین سمجھتے ہین لیکن کہنا اہل سنت کا پس اس لئی کہ ثلثہ کو انصر کل صحابہ
سمجھتے ہین اور کل صحابہ مین یہ منافقین بھی داخل ہین جیسا کہ قول امام نووی انہم کانوا سعدون فی الصحابہ
سی ہر ثابت ہوا ہے پس جب کہ یہ حقیقت ہوئی اگر تصدیق ابوبکری مثل تصدیق یزیدی و شمری کی ہی تو شیعہ اسکو بصدان

قبول کرتی ہین اور اگر مراد تصدیق سی وہ تصدیق ہی جو موجب ایمان حقیقی ہی تو آپ کی یہ تقریر پوچ
ولچر مثبت اوسکی نہین اور علاوہ اسکے معارض ہی سائہ اون دلائل قطعیہ کے جو ہم آپ ہی کی
کتابون سی کفر و نفاق ثلثہ پر قائم کرتے ہین مثل حدیث فدک و قرطاس و تجہیز جیش اسامہ و امثال
ذلک پس حینئذ ان براہین قاطعہ کو آپ نہ دفع کرسکتے تو فقط ایک تقریر پوچ و مہمل سی ثبوت
ایمان ابی بکر نہین ہوسکتا ہی اور اوسکا دعوا اون براہین قاطعہ کا آپ کے بڑون پر حجت ہونے کی کلہ سی باہر ہے
آپ بیچارے کہان اوٹھا سکتے ہین اور اگر کوئی بنظر غور و انصاف دیکھے تو وجہ عاشر مشتمل اوپر
چند وجہون کے ہوسکتی ہی یک یہ کہ صورت اپنی مزعومہ آپ کی ہدایہ قل لا اسئلکم علیہ اجرا
الا المودۃ فی القربی ضروری دین تہی اوس سی انکار کیا اور خانہ نبوت کے جلانے پر
مستعد ہوگئے دوسرے یہ کہ بلیۃ العقبہ خود پیغمبر کے قتل پر کمر باندہی اور کئی لڑھکائی تیسرے یہ کہ
بنائی قتل ولا در سول ڈالی کہ جس سی جناب سید الشہداء روحی لہ الفدا قتیل یوم السقیفہ کہلائی بالجملہ
کل افعال نفاقی و شقاقی حضرات ثلثہ کے دلیل ہین اوپر عدم تصدیق ایمانی کے اور عدم تصدیق
جنانی کے پس تصدیق لسانی حضرت کی کس کام آویگی اور ثبوت ان سبکا اپنی مقامون پر بدلائل
قطعیہ سوا ہی فلک عشرۃ کاملہ قولہ حضرات شیعہ اثر کرتی ہین اقول غلط بحث و کذب محض ہی اگر سچی تھی تو ان دعوی کو
کسی کتاب معتبر سی شیعون کی ثابت کرتے طرفہ یہ ہے کہ یہ امر اجماعی ہو اخوان بکری بھی نہین ہی چنانچہ
قول ابو جعفر اسکافی کا ترجمہ دعائی سجادیہ مین ہم نقل کرچکے قولہ اونہین چند لوگون مین سی ہین اقول
کیا غباوت ہی متعدد لوگون کو ساتھ اول کی جمع کرنا اول ایک ہوگا یا متعدد ہونگے اگر سنیان ہین تو
مدعی اولیت فقط ابو بکر کے تھے جب موچی صاحب نے دیکھا کہ سابق الاسلام ہونا جناب امیر علیہ السلام
کا باحادیث متفق علیہا ثابت ہے تو یہ بات بنائی کہ چند لوگ اول تھی اور یہ نہ سمجھی کہ اول حقیقی ایک ہی
ہوسکتا ہی اور اول اضافی ہر مقدم اپنی متاخر سی ہوسکتا ہی پس ابو بکر کے لیے بالخصوص کوئی
شرف اوسمین نہوگا قولہ اور جنہون نے اوردن سے پہلے اقول اگر مطلوب تصدیق سے
مطلق تصدیق ہی اعم اس سی کہ لسانی ہو یا جنانی تو مسلّم ہی منافقین نی بھی تصدیق لسانی کی تھی اور اگر

مراد بالخصوص تصدیق لسانی وجبانی دو ہو ہی پس در بارہ ثلثہ کے ہمارے آپ کے درمیان
مین اوّل بحث سہے چنانچہ ابھی چند سطر پیشتر آپ فرما چکے ہین مگر اتنا فرق ہی کہ ہم اونکے ایمان کو
صدق دل سی تصور کرتے ہین اور وہ اوسکو نفاق پر یا طمع دنیا پر الخ ناقلت قولہ ایہ غار کے
بیان مین اقول وہین ہم اونکا کفر و نفاق ہی ثابت کر چکے ہین فارجع البصر ھل تری
من فطور ثم ارجع البصر کرتین ینقلب الیک البصر خاسئاً وھو حسیر
قولہ اس مقام پر صرف اعتراضات کو اقول شروع بحث مین وعدہ کیا کہ خلفاء راشدین
کے ایمان اور اسلام کی تفصیل بقیدا ونکے نام کے شیعون کی کتابون سی بیان کرتی ہین پھر کہا
حضرت ابوبکر صدیق کے ایمان لانیکا حال اب جب مقام اثبات آیا تو حیلہ وحوالہ کرنیلگے
کہ ہم آیہ غار مین ثابت کر چکے ہین یہان فقط اعتراضات دفع کرتے ہین ہر ہر بات مین حیلہ سازی
اور روباہ بازی کرنے سے کچہ نہ ملیگا قولہ ایک یہ ہے اقول ہرگز کسی شیعہ نی اعتراضات
اور مطاعن مین اسکا ذکر نہین کیا ہی بلکہ حسب السنت مدعی ایمان حقیقی ابوبکر ہوتے ہین اور استدلال
کرتے ہین بعدم وجود دنیا اوسوقت مین پیش رسول خدا کہ جس سی ایمان لطمع دنیا کا احتمال نکلی تب
شیعہ کہتی ہین کہ یہ احتمال موجود ہونے دنیا پر موقوف نہین ہی بلکہ کیون نہین جائز ہی کہ طمع
حصول دنیا آئندہ مین سبب ظاہر کرنی ایمان کا ہو چنانچہ حضرت ابوبکر نے کاہنون اور منجمون
سی سنا تہا کہ جب ایمان وانقیاد ظاہر کروگے تو تمکو خلافت پہونچیگی پس بھی طمع حصول
خلافت باعث ایمان ظاہری ہوی قولہ بڑے مرتبہ کو پہونچیگی اقول کاہنی ابوبکر کو
جانشینی کی خوشخبری دی تہی کہ جس طمع سی اونہون نی اظہار ایمان لسانی کیا چنانچہ صاحب حملہ نی
بالخصوص ابوبکر کے اظہار ایمان کی وجہی بیان کی ہی نہ حصول مطلق مراتب قولہ پہلی دلیل اگر
یہ امر تسلیم کیا جائی اقول یہ اگر مگر آپ کا نہایت تجہل ہی آپ کے تسلیم کرنے اور نہ کرنے سے
ہمکو کیا مطلب ہی آپ جہال کے دھوکہ دینیکے واسطے ہر جگہ تباسی غاصبین غصب منصب کی
منکر کہ مدعی بناتی ہین آپ مدعی اثبات ایمان حقیقی ابوبکر ہین اور ہم منکر سند ہماری انکار کی وہ افعال

منافقانہ ہین جو حیات مین اور بعد وفات جناب سرور کائنات کے اوسسے سرزد ہوئے اور
جو کچھہ ہم تقویت منع مین بطور سند بیان کرتے ہین اوس مین آپ کو گفتگو کرنا لغو ہی ورنہ وقوع لا تسلم
اوپر لا تسلم کے لازم آویگا اور یہ خلاف داب مناظرہ ہی اگر آپ ہماری سند کو تسلیم نہ کرینگے تو ہم
کہینگے کہ لا اقل یہ احتمال تو ہوسکتا ہی کیونکہ اس فرض مین کوئی محال مثل اجتماع النقیضین اور شریک الباری
لازم نہین آتا ہی اور مقررات فن میزان سی ہی کہ اذا جاء الاحتمال بطل الاستدلال تو اب آپ کوئی
دلیل کی فکر اپنی اثبات دعوی کی واسطی کیجئی ورنہ دعوی آپکا بلا دلیل رہجائیگا اور قابل تسلیم عقلاً نہوگا **قولہ**
اوسیطرح پہ اس کہنیکو بہی تصدیق کیا ہوگا **اقول** ہم بیان کر چکے کہ کاہن کو ضرور سچا جاننا ضروری
نہ تصدیق خود کاہن ضروری ہی نہ تصدیق معتقد کاہن یعنی حضرت ابوبکر کی ضروری ہی بلکہ بطمع
دنیا باحتمال صدق کاہن کا رند طلب دنیا ہوئی اور اتفاق وقت سے فائز بہی ہوئی جیسی
اہل دنیا باحتمال حصول دنیا محنتین کرتے ہین اور کبہی فائز بہی ہوتے ہین منجملہ اونکی ایک ذات شریف
مخاطب بہی ہی وقد مر تفصیلاً **قولہ** وہ نبی برحق ہونگے اور اونکا دین سچا ہوگا **اقول** نبی کا برحق
ہونا اور دین کا سچا ہونا زبان کاہن سی جب ہو سکتا ہی کہ خود کاہن مصدقین نبوت سے ہو اور
کہانت ساتھہ تصدیق نبوت کی جمع ہونا محال ہی اس لیئے کہ مدار کہانت کا اوپر کفر اور شیطان
پرستی کی ہی اور مدار تصدیق نبوت اوپر ایمان اور خدا پرستی کی ہی واین هذا من
ذاك وعلى النزل اگر کاہن مومن بہی ہو تو ابوبکر کو اوسکی تصدیق کی کیا ضرورت ہی ہمنے
سابقاً بیان کیا کہ طلب دنیا مین احتمال سچی ہونی منجم و کاہن کا کافی ہی فتذکر **قولہ** تو ضرور وہ پیغمبر صاحب کو سچا
پیغمبر **اقول** یہ بنائی فاسد علی الفاسد ہی نہ کاہن کو تصدیق پیغمبر ضرور ہی نہ ابوبکر کو تصدیق کاہن
پس ابوبکر کو سچا پیغمبر جاننا کب ضرور ہوگا **قولہ** ایمان لائی ہونگے **اقول** ایمان لانیکی لیئی ہی سچی
ایمان کی کوئی ضرورت نہین ہی بلکہ ایمان بطمع دنیا کیواسطی ایمان نفاقی کی ضرورت ہی اس لیئے
کہ حصول خلافت مغصوبہ کے لیئے اسی ایمان کی ضرورت ہے اور کاہن نی ایمان حقیقی اور
خلافت حقہ کی خبر نہین دی تہی بلکہ ایک خبر عدم حق و باطل سی اور جب آپ خود اسکو یقینی نہین جانتے

کرتی بلکہ احتمالاً کہتی ہین کہ سچا جانا ہوگا اور اس احتمال پر بھی کوئی دلیل نہین قائم کرتی ایسی احتمال بے سرو پا کو دلیل ٹھہرانا آپ ہی کا کام ہی قولہ دل سے ایمان لائیو الا اقول ہر گز ثبوت آپ سے دل سے ایمان لانیکا نہین ہوا کہ جس مین مقتضیات ایمانی بھی پائی گئی ہون غایۃ الامر یہ ہی کہ یقین پیغمبر ہونیکا جسطرح کل کفار و منافقین کو سبب دیکھنی دلائل نبوت کی ہوا تھا اوسی طرح حضرت خلیفہ کو کاہن کی دیکھی سی یقین ہوا مگر مقتضائی اس یقین پر بھی عمل کیا اسکا ثبوت کہان سی ہوا جحدوا بہا واستیقنتہا انفسہم کو آپ کیون بھولی جاتی ہین اور اگر فرمائیے کہ یہ فقط کفار کی شان مین ہی اور منافقین کی شان مین نہین ہی تو لانسلم غایۃ الامر ایک کا انکار ظاہر نظاہر ہی اور دوسری کا اذا خلوا الی شیاطینہم جیسا کہ ہم سابق مین بیان کر چکی قولہ مجتہد صاحب اقول تخصیص جناب مجتہد صاحب رضوان اللہ علیہ کی اس قول مین محض بیجا ہی کل دنیا بر کے شیعہ سنی قائل ہین کہ ابوبکر ایمان نداشت لیکن جسکی نفی کرتی ہین وہ ایک ایمان خاص ہی کہ جسمین امنوا باللہ ثم استقاموا علیہ ہی وہ نہین کہ جسکی بعد ثم کفروا ثم ازدادوا کفرا ہی ورنہ وہ ایمان کہ قالوا امنا واذا خلوا الی شیاطینہم قالوا انا معکم مستہزؤن قولہ اگر حضرت سی غلطی ہوئے اقول اون قبلہ کو کعبہ کی غلطی کے توہم ہرگز قائل نہین ہین اسلئے کہ سبی مذہب ہمارا بدلائل قاہرہ و براہین باہرہ جسپر یک کتاب الفین مین درج ہوا ثابت کی گئی ہین مگر آپ کی قبلہ حقیقی و کعبہ تحقیقی کی غلطی کی ہم بشبہ قائل ہین کہ انعقاد نطفہ شریف بیوقت ہوا خواہ عمدا ہو خواہ سہوا اوسی کا یہ اثر ہی کہ قبلہ و کعبہ کا قول غلط ٹھہرایا جاتا ہی قولہ امنت قبل ان اٰمن اقول جواب اس کا ذیل آیہ غار مین گزرا کہ غرض اس قول سی ابطال صدیقیت بسبقت ایمانی ابوبکر ہے اور ثبوت مطلق ایمان ابوبکر کہ جسکا کوئی منکر نہین ہے سنیون کو کوئی فائدہ نہین دیتا ہے اس لیئے کہ کلام مطلق ایمان مین نہین ہے کلام ایمان خاص مین ہے یعنے ایمان حقیقی ابوبکر مین کہ قاطبۂ شیعہ اوسکے منکر ہین پس ایمان عام سے ایمان خاص ثابت کرنا دلیل جہالت ہے وقد ثبت فی المیزان انہ لا دلالۃ للعام علی الخاص باحدی الدلالات الثلث وقد مر فی آیۃ الغار راجعہ تا اخری باتم تفصیل فانظر ثمہ

قال المخاطب المقام ہذا اللہ سبل السلام

دوسری دلیل معلوم نہین کہ کاہن نے صرف حضرت صدیق اکبر سے پیغمبر صاحب کے نبی ہونیکا حال کہا تھا اور صرف وہی ایک کاہن کی تصدیق کرکے ایمان لائے تھے یا اور اصحاب بھی ہم جہانتک شیعہ کی کتابون سے واقف ہین ان کے اقوال مختلف ہین بعض کہتے ہین کہ اکثر اصحاب کاہنون کے کہنے سے ایمان لائے جیسا کہ حملہ حیدری کے ان اشعار سے ظاہر ہوتا ہے جو اوپر نقل کی گئی اور بعض کہتے ہین کہ نہین صرف ایک وہی شخص کاہن کے کہنے سے ایمان لائے جیسا کہ زبدہ اثنا عشریہ کا مولف فرماتا ہی وہم انکہ قول اول اگرچہ قول کہنہ ومنجمین الخ مدفوع است زیراکہ امامیہ این معنی را در حق اکثر صحابہ روایت نکردہ اند بلکہ در حق یک دو شخص پس اگر یہ امر تسلیم کیا جاے کہ اکثر صحابہ کاہنون کے کہنے سے ایمان لائے تو کچھ جاے اعتراض حضرات شیخین پر نہین ہے اور اصحاب مقبولین امامیہ کے اوس گروہ مین سے مستثنے ہونے کی وجہ نہین ہے تو جب امامیہ کی صدیق اونکے کہنے سے ایمان لائے تو اہلسنت کی تصدیق بھی اگر اونکے کہنے سے ایمان لائے تو کیا گناہ کیا اور اگر یہ بات مانی جاوے کہ صرف یہی دو شخص کاہنون کے کہنے سے ایمان لائے تو معلوم نہین کہ انہون نے کاہنون کے قول کو سچ جانا یا نہین اگر سچ جان کر ایمان لائے تو کچھ خلل اونکے ایمان مین نہین ہوا اسلئے کہ اور لوگ بھی منجملہ اصحاب مقبولین شیعہ کے ایسے ہین کہ جو پچھلی کتابون کی پیشینگوئیون کو دیکھکر ایمان لائے یا خواب مین پیغمبر صاحب کی نبوت کی تصدیق کرکے مسلمان ہوئے تو اگر حضرات شیخین بھی کاہن کے کہنے سے ایمان لائے تو کیا ہرج ہے

تیسری دلیل بہ قول شیعون کا کہ حضرات ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کاہن کے کہنے سے ایمان لائے انہین کے علما کے اقوال سے غلط ہوتا ہی اسلئے کہ اونکے علما نے لکھا ہی کہ ابوبکر صدیق نے خواب دیکھا تھا اور اوس کے سبب سے ایمان لائے تھے جیسا کہ قاضی نوراللہ شوستری نے مجالس المومنین مین لکھا ہی کہ ابوبکر بر کیفیت خواب دیکہ او دیدہ بود مسلمان شدہ بود چوتھی دلیل اگر حضرات شیعہ کی اس کہنے سے

کو وہ تصدیق کی ہمن سے کہنے سے ایمان لانے پر ترغیب ہو کہ وہ دل سے ایمان نہیں لائے
تو اور کیا تھا جب ابو طالب صحیح دلی سے مسلمان ہو گئے اور ہمیشہ دعوت اسلام میں سعی بلیغ
کرتے تو اور لوگوں کو کیا طمع تھا جو وہ ایمان لاتے اور اپنے دین سے آپ کو چھوڑ کر حضرت کا مطیع بناتے
اور پھر حضرت سے علانیہ دعوت اسلام کرنے کے واسطے درخواست کیا کرتے اور غلاموں کو
خرید کر کے خدا کی راہ میں آزاد کرتے اور اپنا مال اور جان کا نقصان گوارا کرتے کہ ان سب باتوں کا
ثبوت امامیہ کی کتابوں سے ہو تا ہے کیا کوئی عاقل اسکو قبول کریگا جسکی کوشش اور محنتیں
اجرا دین میں عامہ مسلمین سے زیادہ ہوں اور جسکو اعلاء کلمۃ اللہ میں اپنی جان و مال کا خیال نہ ہو
وہ خود دل سے پیغمبر صاحب کو سچا نبی اور اسلام کو سچا دین نہ سمجھا ہو ایسی بات حضرات امامیہ
کی زبان سے نکل سکتی ہے سنی کونسی نادان سنی اسکو مانیگا اور واسطے ثبوت اس امر کے کہ حضرات
شیخین نے پیغمبر صاحب کو اظہار دعوت اسلام پر برانگیختہ کیا اور اونہین کے اصرار سے حضرت
نے اظہار دعوت فرمایا اور اسی وجہ سے شیخین سے صدمہ اوٹھایا ہم قول صاحب استفصار الافحام
کا نقل کرتے ہین مؤلف موصوف تحریر فرماتے ہین کہ قول صاحب صحیح خدا را کہ از خوف کفار در حصن غار
اختفا فرمودہ و در بدو اسلام از اظہار دعوت علانیہ احتراز داشتہ تا آنکہ شیخین دل تنگ شدہ آنحضرت را
بترغیب باظہار دعوت کردند و آن حضرت بنا بر اظہار عدم مصلحت از جہت اصرار ایشان از
اعلان مانع میامد حتی اضاب اولہما ما اصاب وقال ثانیہما ایعبد العزی واللات
علانیۃ ولیس للہ سرا از خوف خدا مانع و بجوف غیر مائل می داند یقول المتمسک
بولایۃ علی ابن ابیطالب علیہ السلام سابق مین ہمنے بیان کیا کہ شیعون نے مطاعن
ابوبکر مین ایمان لانا بقول کا مین شیخین بیان کیا بلکہ جسکو اہل سنت مدعی ایمان حقیقی ابوبکر ہوئے ہین شیعون کی
سند میں ایمان حقیقی مین کہا کہ اونکا ایمان بطمع دنیا سے مرجوح المحصول تھا اور وجہ رجا قول کاہن و منجم تھا
پس قول کاہن و منجم تمامت رجا اور رجا دنیا تمامت طمع دنیا اور طمع دنیا علت ایمان اور جب
علت ایمان طمع دنیا ہوئی تو ایمان للہ نہوا اور جو ایمان للہ نہ ہو وہ ایمان حقیقی نہین ہی اس تقریر کو

نہ سمجھون وہلوی سمجھا نہ اوس گروہ کی نگاہ سے سمجھے اور کہنے لگے کہ شیعہ خطرناک ہین بکہ بعضون کا
ایمان لانیکا کرتے ہین حالانکہ اوسکی نگاہ مین [illegible] ہی کیونکہ جو ایمان بعض و شبہ
ہو وہ حقیقی نہین خواہ یہ مطمح نظر ہو [illegible] اگر اوسکے
طمع خلافت دلوائی یا اگر ان کو چھوڑ کر [illegible] اگر وہ نہ کیا جائے گا تھی اور ہم
کہتے ہین قول کا من حیث قبول ہونا اور [illegible] نقص نہین ہو سکتا [illegible]
کو ہی شیطان کے کہنے سے ایمان لاوے [illegible] اور اسکا [illegible] ہو تو تعین کیا جائے جس
بحث فحص اسمین نہین کہ [illegible] قول کا ہونا سے ایمان لانے یا [illegible] شخص ایمان لانا کہ
ایک امر نفسی ہے اگر اور لوگ بھی قول کا ہونا ایمان للہ لانے کو وہ ایمان [illegible]
اگر ایمان للدنیا لانے [illegible] لیکن اسمین شک [illegible]
ہو سکتا ہے اسلئے کہ کا ہونے سے اوسی کو مفروض خلافت [illegible] تحقیق کے
کہ حق حقیق ہے اگر صدق یقین شیعہ سے بھی [illegible] ایمان [illegible]
کہ ایمان اونکا باتفاق [illegible] اور [illegible] ایمان لائے بہت ظاہر ہو لیکن [illegible]
ایمان لائے بہت ظاہر ہو لیکن [illegible] کہ صحابہ کل عدول ہین اور [illegible]
لائے پس اوس کل مین [illegible] ہین پس انکا ایمان للہ
باتفاق من الفریقین ہو باقی رہے خاص مقبولین اہل سنت پس اونکا ایمان شیعون کے
نزدیک فقط بطمع دنیا تھا اور دلیل اسپر وہی افعال نفاقی اونکے ہین جو خود رسول خدا کے ساتھ
بمنع قرطاس و ندم تجہیز جیش اسامہ و امثال ذلک کئے اور جو ذریت رسول کے ساتھ بمنع ارث
و غصب خلافت و امثالہ کئے علاوہ اسکے کل مقبولین شیعہ مقبولین اہل سنت ہین پس طعن اونپر
کرنا اپنی ہی ہاتھ سے اپنے سر پر مارنا ہی اور میان کی جوتی میان کا سر صادق آجاویگا من دون عکس

کلی یعنے کل مقبولین اہلسنت مقبولین شیعہ نہین ہین لان الموجبۃ انما تنعکس جزئیۃ فلا تغفل
قولہ جیسا کہ حملہ کی اقول جب فہم ہی درست نہین ہی تو دعوی واقفیت کتب شیعہ محض کذب
و دروغ ہی حملہ حیدری کہ جسپر مدار قول اکثر اصحاب ٹھہرایا ہی اوسمین کوئی لفظ اوپر اکثریت کی دلالت
نہین کرتا ہی بلکہ نفس کثرت ہی پر نہین دلالت کرتا ہی اکثریت کو کون پوچھے وہ قول کہ جسکو حضور والا
نے نقل کیا ہی اسمین بجز لفظ یکے کے کہ مکرر واقع ہوا ہی ۔ یکے بہر دنیا یکے بہر دین ۔ یکے کردزین
راہ ایمان قبول ۔ یکے محض بہر خدا و رسول ۔ اور کوئی لفظ نہین آتا معلوم نہین کہ کس احمق
نے آپکو تعلیم کیا ہی کہ لفظ یکے اوپر اکثریت کی دلالت کرتا ہی اتنا نہین سمجھے کہ اگر یکے سے اکثریت
سمجھی جاویگی تو جبکہ لفظ یکے مکرر ہی تو دونون جگہ ضرور ہے کہ اکثریت مراد نہو ورنہ ترجیح بلا مرجح
لازم آویگی اور جب دونون منفاد ین ہین تو محل اقلیت کونسا ہوگا کیا حضور والا کریما بھی بھوگئے
سے یکے پاس یان دیکے بادشاہ ۔ یکی داد خواہ دیکی تاج خواہ ۔ یکی سرفراز دیکی خاکسار ۔
یکی تاج دار دیکی تاج دار ۔ تو کیا یہی معنی ہین کہ بادشاہ بھی اکثر تھے اور رعایا بھی اکثر تھے یکی یہان
بمعنی بعض کے ہی اور بعض اعم ہی ایک دو سے اور ہزار سے پر اکثریت کہان سے نکلی قولہ جیسا کہ ترجمہ
اثنا عشریہ اقول مراد صاحب حملہ اور مراد صاحب ترجمہ ایک ہی و قصور آپکی فہم کا ہی جو دو قول ٹھہراتے
ہین قولہ اکثر صحابہ کا ہنون کے اقول ہر چند شیعون نے اکثر نہین کہا ہی اکثر آپنے اپنے دل سے کہا ہی
مگر اگر آپکی خاطر سے شیعہ اکثر کو مان بھی لین تو آپ یہ سمجھیے کہ کون اکثر کو مانیگے شیعہ نہ کہینگے مگر وہ نہین
اکثر کو جو منافقین ہین ہونگے پس اعتراض شیخین سے ساقط ہونا بسبب کرنے اوس فعل کے جو منافقین
نے کیا تھا کیونکر ہو سکتا ہی ہان اس راہ سے البتہ کہ الکفر ملۃ واحدۃ ہی قولہ مستثنے ہونیکی وجہ
نہین ہی اقول وجہ بدیہی ہی کہ شیعہ طاعن ہین اونہون کا ہن کے کہنے سے بطمع دنیا ایمان لائے
جیسا کہ صاحب حملہ کے قول سے ظاہر ہی ۔ یکی بہر دنیا یکی بہر دین ۔ پس جو لوگ کہ بہر دین ایمان
لانیوالی تھے اونکا اعتبار کرنا قول کا ہن پر نہ آیا اسکے قائل ہین نہ شیعہ پس یہ قول باجماع فریقین باطل
ہوگیا پس یہی وجہ مقبولین کی اوس گروہ سے نکلنے کے لئے کافی اور وافی ہے قولہ امامیہ کے اقوال

مہمل اور بے دلیل ہی پہلے کہین سے ثابت کیجئے کہ شیعہ اپنے صدیقون کے حق مین قائل ہین کہ بقول
کاہن بطمع دنیا ایمان لائے بعد اوسکے اس کلام پوچ سے متفوہ ہوجیئے گا کاش کوئی جھوٹی ہی
کتاب مثل مجاج السالکین کی بناکر شاہجی کیطرح اوسکی طرف منسوب کردیا ہوتا تا دعوی بلا دلیل
نرہتا **قولہ** لگریہ بات نہی جاوے **اقول** جو بات منہ سے نکلتی ہے بے سر و پا ہی نکلتی ہے قول
کاہن و ساحر و منجم کا ماننا اور اوسکو سچ جاننا اولاً خود خلاف عقل و نقل ہی کہ ساتھ دینداری کے
جمع ہو وثانیاً بنائے اعتراض تو طمع خلافت سراپا جلافت ہی اوسکو کیون بھولے جاتے ہین
حالانکہ خود ہی عبارت حمد نقل کرچکے ہین **قولہ** تو کچھ خلل **اقول** خلل آپکے دماغ مین ہی اور اوسکو
ایمان مین جو بقول کاہن بطمع دنیا تھا **قولہ** اسلئے کہ اور لوگ بھی **اقول** پچھلی کتابین جو منزل
من اللہ تھین اور حجت خدا خلق پر وہ کتابین اور قول کاہن و منجم و ساحر آپ کے نزدیک
مساوی ہی پس آپکا ایمان ہمنے دیکھ لیا ہم سنیون کو معتقد اس عقیدۂ فاسدہ کا نہین جانتے تھے
کہ وہ کتب سماوی کو ساتھ علوم شیاطینی کے مساوی جانین مگر آپ کے فرمانے سے معلوم ہوا
نہین معلوم کہ اور اہلسنت بھی اسپر راضی ہین یا نہین بہرکیف بنائے اعتراض قبول قول کاہن
بطمع دنیا ہی نہ قبول حکم خدا و رسول ان ماسلف اسلئے کہ پیشینگوئی بھی اور غیب دانی سچی ہمارے
نزدیک اونہین مین منحصر ہی **قولہ** اگر خواب مین **اقول** اگر خواب مین بھی جانشینی کا خیال باعث
تصدیق ہوا تو وہ پایۂ اعتبار سے مثل قول کاہن ساقط ہوگا اس لئے کہ مدار اس خواب کا
مثل قول کاہن اوپر شیطان کی ہوگا **قولہ** ابوبکر صدیق نے خواب دیکھا تھا **اقول** لعنۃ اللہ علی الکاذبین
اس دروغ بیانی سے نہین معلوم کہ آپ کو کیا ملتا ہی اگر خدا و رسول سے شرم
نہین ہی تو ہمارے کچھ خلق ہی سے شرم کرتے کسنے علمار شیعہ سے لکھا ہی کہ ابوبکر نے خواب دیکھا
تھا آپ بڑے کاذب اور مفتری ہین مولانائے شوستری نے جو مجالس مین لکھا ہی اوسکو
خود آپ ہی نے صفحہ ۳۴۲ اسی کتاب مین نقل کیا ہی اوس سے صاف صاف ظاہر ہی
کہ خواب دیکھنیوالا خالدین سعید ہی نہ کوئی بلید و پلید باقی رہی یہ بات کہ سبب ایمان

ابوبکر خواب خالد ہوا نہ قول کاہن پس جواب اسکا یہ ہو کہ کون سا تضاد حقیقی درمیان
خواب خالد و قول کاہن کے پایا گیا ہو کہ جسکا جمع و رفع ممکن نہین ہو جس امر کو کاہن نے
زمان سابق مین کہا تھا اگر خواب کسی غیر کا بھی زمان لاحق مین اوسکا مذکور یا دیدہ ہوا
تو اسمین کون سی قباحت لازم آئی قول تو اوسکے تکذیب اوسکی حالات سے ہوتی ہو نہ قول کو کسی
حالات جیسن جنا سورہ برائت کا یا مصداق تریدون عرض الدنیا ہونا یا فرار کرنا زحف سے
یا شرکا رفاعلین ان ارض لیجری ہونا یا تخالف از جیش اسامہ یا تجہیز و تکفین سید المرسلین
خاتم النبیین مین شریک نہ ہونا یا سقیفہ بندی واسطے غصب خلافت کی کرنا یا حسین لینا
فدک کا بضعۃ الرسول سے اور اوسکے گھر کا جلانا اور ایسی باتین جنکا ذکر جا بجا ہے تا مرنے دم تک
مہاجرت کرین اور ترک محرمین اور اہانت حضور کی جنازہ اور بعد مرگ نہ کرین ان سب باتون کا
اثبات ہی کتب شیعہ مملوہین اور انمین اسکا مذکور ہی کی کتابون سے کیا گیا ہو کہ بمقتضا
حسب الشرع یعنی و نعم سنتین اور کی ہین اور وہ اسکو شیعہ کیا کرین سو اگر یہ
برور سیر چشم حقیقت آشنا سے راچہ گناہ و نقصہ و شبہہ و خرابی اسلامین ہی پیدا کرتی
تھی الی قولہ تعالی کہ اگر یہ قول سب بیباکی ہی تھا جیسا کہ کل افعال منافقین
مصداق بنا الذین الی آخرہ تھی یا غرض اس سے یہ تھی کہ جلد امر اسلام شائع ہو تو مال غنیمت
ہاتھ آوے اور جس خلافت کی کاہن نے خبر دی تھی اسکے تمہید نہان جلد ہو جاوے اور نہ تو
علانیہ کی درخواست جسوقت مین کہ صداقت علانیہ و عزت مین تھی تحض بیجا اور بیمنے
برجا تھی یا بر خبث سریرت قول غلامون کو خرید کے قتل بیباکی ہی تھا تاکہ تم ایسی
بچی۔ یکا مسلمان کہین قول اسنے مال اور جان کا نقصان اقول مفلس قلاش ابا عن جدی
مال کہان یا با سب چڑی مار ہی کرتا تھا خود لکھا ہے و صعلوکا یکاد نا یعرفہ تھا کہا بھی اور جانکا
نقصان فرار است عن الزحف تھی ہی قول ان سب باتونکا ثبوت قول محض کذب و غلط
ہو و نعوذ باللہ کہ ایسے بے محبت و دلیل قابل اعتبار مین ہو سکتی اور اگر بفرض محال کوئی امر

کسیقدر کہیں سے ثبوت ضعیف ثابت بھی ہو تو چونکہ ہمنے مکرر خدمت شریف مین گذارش
کی ہو کہ ثلثہ شیعون کے نزدیک منافق تھے پس اعمال اہل نفاق اگرچہ ظاہر مین بہت اچھے
ہون لیکن کبھی لقہ رضی اللہ عنہم نہین ہوتی بلکہ ظاہر مین اعمال ریائی اونکے چونکہ بریا و سمعہ ہین مومنین
متوسطین کے اعمال سے بڑہ جاتی ہین مثل مشہور ہی کہ جھوٹے موتیون مین بڑی چمک ہوتی ہی
لیکن بقول خدا کو رماد اشتدت بہ الریح فی یوم عاصف اوکسراب
بقیعۃ یحسبہ الظمان ماء ہوتی ہین نافہم قولہ قول صاحب استقصا کا نقل کرتے
ہین اقول ہم کچھ نہین کہتے مگر حضرت مخاطب خود ہی فرماتے ہین کہ دروغگو پر خدا کی لعنت جسمین اونکی
اونہین پر پڑے اور مبتلا جوتی میان ہی کی سر پر ٹوٹی ہرگز یہ قول صاحب استقصا نہین ہی بلکہ یہ عبارت
حدیقہ سلطانیہ ہی اور صاحب استقصا فقط ناقل ہین اور غلط کما افید اشارۃ بہ نقل فرماتے ہین لیکن حضرت
مخاطب ہمیشہ اغلاط صریحہ ناقل پر تعجب نقل بالاشارہ کرتے ہین کہ تعجب ہی پر تعجب ہی اور قول مخاطب
کہ عبارت حدیقہ ذو وجہین ہی اولاً قول صاحب حدیقہ مبتنی ہی اوپر الزام سکے مسلمات خصم اور اصل اسکی
اپنی کتابون سے ہی چنانچہ اصرار کرنا اعلان دعوت مین اور عمدہ اوٹھانا خلیفہ اول کا کتاب
مشکوۃ اور سیرۃ معین مین موجود ہی مضمون دونون کا یہ ہے کہ جب جناب رسالتمآب نواحی مسجد مین ظاہر ہوئے ابوبکر نے خود بنفس نفیس کھڑے ہوکے خطبہ پڑھنا شروع
کیا اور رسولخدا ایک گوشہ مسجد مین ساکت تھے جب مشرکین نے یہ حال دیکھا جناب خلافتمآب پر
حملہ آور ہوئے اور پیرون سے اور لاتون سے پامال کیا اور عتبہ بن ربیعہ فاسق نے پاپوشہائے
کہنہ کو کہ جا بجا پیوند اوسمین تھے چہرہ مبارک حضرت ابی بکر پر اتنا مارا کہ بینی مبارک برابر رخسارہ
ہوگئی اور بینی در رخسار بین بلندی اور پستی معلوم نہوتی تھی انتہی محصلا اور جو کچھ کہ حضرت خلیفہ ثانی نے
بخطاب سراپا عتاب جناب رسولخدا سے مخاطب ہوکے درباره اعلان دعوت اسلام بین
فرمایا ہے اوسکو بھی انشاء اللہ ابن روزبہان نے اپنی کتاب باطل مین لکھا ہی وہ عبارت قال ہو
عمر ابن الخطاب لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا رسول اللہ اللات والعزی بعد ان

علانیۃ ویعبد اللہ سرا پس ہرگاہ کہ مضامین حث وترغیب شیخین کی آپکی
کتابون سے ہمارے علمانے نقل کئے تو یہ نقل کرنا الزاما ہی نہ تحقیقا تو ہمارے اوپر ان مضامین
الزامی سے دلیل لانا اور الزام دینا جز خوش فہمی کے کس امر پر محمول ہوسکتا ہی ثانیا سلمنا
کہ ہمارے علمانے بطور تسلیم لکھا لیکن اس امر کو مدح شیخین نہین سمجھتے بلکہ اونکی معائب
مین سے جانتے ہین چنانچہ خود آپ نے صفحہ ۲۶ مین حدیقہ سلطانیہ سے نقل کیا ہی کہ سیرت
شیخین دلالت بر خبث سیریت انہا دارد کہ در وقت کتمان از حضرت نبی درخواست
دعوت نمودہ در فکر اضرار آنحضرت بر می آمدند ودر وقت اعلان از نصرت دست میکشیدند
فاعتبروا یا اولی الابصار انتہی بلفظہ پس شیعون کے نزدیک اصرار والحاح کرنا در بارہ اعلان دین
اوسوقت مین کہ خدا ورسول کے نزدیک مصلحت نہ تھی نہایت امر بیجا ہی کیا جناب رسولخدا
جس کام کے لئے بھیجے گئے تھے اوسمین معاذ اللہ غفلت اور تہاون فرماتے تھے کہ محتاج
بہ حث وترغیب شیخین ہون کیا شیخین حمایت دین مین معاذ اللہ جناب رسولخدا
سے بھی زیادہ تھے یا جناب رسولخدا معاذ اللہ نافہم تھے اور یہ لوگ مصالح وقت کو اونسے زیادہ
سمجھتے تھے یا جناب رسولخدا معاذ اللہ بزدلی کرتے تھے وشجاعت بکری وعمری اونسے سوا تھی
ہر چند حضرت خلیفہ ثانی کو ایسا گمان ہوا سکے کہ روز صلح حدیبیہ فرماتے تھے کہ اگر مین چالیس
آدمی بھی معین اپنے پاتا تو کفار پر حملہ آور ہوتا اور مناسک حج برغم انف قریش بجالاتا
اور جناب رسولخدا کا بھی بے ادائے مناسک باوجود کثرت اعوان وانصار کی پھر جانا
اور صلح دب کر کرنا حضرت خلیفہ جی کے نزدیک سراسر بزدلی پر محمول تھا اسی سبب سے
بہت بڑا شک نبوت مین پڑا جیسا کہ کتب قوم مین مذکور ہی اور کسی محل مناسب مین
عبارات بھی مذکور ہونگی لیکن ایسا گمان فاسد بہ نسبت جناب رسولخدا کی کرنا کسی
مسلمان کا کام نہین ہے الحاصل جب شیخین نے حضرت کا کہنا نہ مانا اور اس کلام بشنیع سے
اللات والعزی یعبدان علانیۃ الخ اونحضرت کے دل کو دکھایا تو اونحضرت نے بلحاظ اسکے

کہ فائدہ مصلحت وقت ان لوگون پر ظاہر ہوجاوے سکوت فرمایا اور انکو مانع نہ ہوئے
یہانتک کہ خلیفہ صاحب باوجود موجود ہونے جناب رسولخدا کی پیشدستی کرکے خطیب بنے
اور اوسکا ترجمہ پایا اور مخالفت حکم رسول کا لطف اوٹھایا ثالثا سلمنا کہ یہ امور یعنے دعوت
اسلام علانیہ اور صدمہ اہانتانی نفسہ فعل حسن تھے لیکن لاالسلم کہ شیخین سے بہ نیت حسن
صادر ہوئے بلکہ منظور نظر انحضرت کار یا وسمعہ واظہار دینداری ودین پروری تھا کہ لوگ
سمجھین کہ پکے مسلمان ہین بلکہ جناب رسولخدا کو بھی قریب دین واذار ایتہم تعجبک
اجسامہم یا منظور نظر انحضرت کا تعجیل حصول عرض الحیوۃ الدنیا تھی پس بمقتضائے
خلق الانسان من عجل پابند مصالح وقت نہوئے تھے اور چاہتے تھے کہ جلد امر
دعوت تمام ہو اور خزائن قیصر وکسرا پر متصرف ہوجائین اور خلیفہ بن بیٹھین پس جبتک
افعال منافقین کا للہ وفی اللہ ہونا ثابت نکیجیگا ایمان اونکا ثابت نہوگا ہمنے مکرر عرض کیا
کہ افعال حسنہ منافقین جو بہ نیت یراؤن الناس ہوتی ہین افعال مومنین متقین سے بڑہ جاتی ہین ہر

قال المخاطب لقمقام ہداہ اللہ سبیل السلام

پانچوین دلیل اگر فرض کیا جائے کہ ابوبکر صدیق سچے دل سے ایمان نہین لائے اور عیاذا باللہ کافر تھے جیسا کہ
جابجا مجتہد صاحب نے اس عقیدہ کو ظاہر کیا ہے چنانچہ ذوالفقار مین فرماتے ہین اول ایمان
اصحاب ثلثہ باثبات باید رسانید بعد ازین باین افسانہ بیہودہ ترنم باید نمود زیرا کہ دانستی کہ
مسلک آمامیہ درین باب این است کہ اصحاب ثلثہ از اول عمر از ایمان بہرہ نداشتند
اور مجتہد صاحب کے مقلد صاحب استقصاالافہام اپنی کتاب مین لکھتے ہین کہ فان کفرہم
وارتدادہم واضح لاستزۃ فیہ کہ کفر اور ارتداد خلفا وثلثہ کا ایسا واضح ہے
کہ وہ کچھ چھپا ہوا نہین ہے پس اگر مطابق اصول شیعہ کے کفر اور عدم ایمان
حضرت ابوبکر صدیق کا ثابت کیا جاوے تو تمام مہاجرین اور انصار بلکہ تمام اصحاب کا کافر ہونا
لازم آتا ہے اسلئے کہ سبھون نے انکو اپنا سردار بنایا اور بعد پیغمبر خدا کے اونکو خلیفہ کیا اور اونکی پیچھے

بیعت کی اور یہ بیعت کرنیوالے اور اونکو خلیفہ بنانے والے دس بیس سو دو سو ہزار دو ہزار
آدمی نہ تھے بلکہ لاکھون تھے اس لیے کہ اصحاب نبوی بعد پیغمبر خدا علیہ التحیۃ والثنا کی بروایتی
ایک لاکھ سے زیادہ اور بروایت ملا باقر مجلسی جو اونہون نے تذکرۃ الائمہ مین لکھی ہے
چار لاکھ تھے تو جب چار لاکھ آدمی عیاذاً باللہ ایک کافر کو اپنا سردار بنا دین تو پھر اونکے
کفر مین کیا شک رہا یہ امر کہ سب مسلمانون نے جو اوسوقت تھے ابوبکر صدیق کی بیعت کی
باقرار علماء شیعہ ثابت ہی جیسا کہ شریف مرتضی کے قول سے ظاہر ہی جو بحار الانوار کی
مجلد تین مین منقول اور جسکا ترجمہ مجتہد صاحب نے ان الفاظ کیا ہی جمیع مسلمان با ابوبکر
بیعت کردند و اظہار رضا و خوشنودی باو و سکون و اطمینان بسوئے او نمودند و گفتند کہ
مخالف او بدعت کنندہ و خارج از اسلام ست سبحان اللہ کیا دین و ایمان ہی حضرات
شیعہ کا کہ حضرت صدیق اکبر کی عداوت سے دین محمدی کو باطل کرتے ہین اور چار لاکھ مسلمانونکو
جو مہاجرین اور انصار و مجاہدین تھے اور جنمین بنی ہاشم اور اہلبیت نبوی بھی داخل
تھے اون سبکو صراحۃً اور کنایۃً کافر بناتے ہین نعوذ باللہ من ذلک

یقول المتمسک بولایۃ علی ابن ابیطالب علیہ السلام

جناب والا آپ امر واقعی بیان نہین فرماتی بلکہ خدع و فریب کرتی ہین کل کا بیعت کرنا آپکی صحاح سے ثابت ہی
عبارتین صحیح مسلم اور صحیح بخاری وغیرہ کی گزر چکی ہین کہ جس سے کتنے متخلفین بیعت کا ثبوت ہی اور چار لاکھ کا ہجوم
ابوبکر پر وقت بیعت نہ کسی عاقل کی عقل باور کرتی ہی نہ اہل تواریخ و سیر نے لکھا ہی یہ دھوکے
اونکو دیجئے جو ماجرائے روز سقیفہ سے واقف نہین ہین حقیقت واقعی یہ ہی کہ بعد خرفشار
عظیم کے کہ جسمین منکم امیر و منا امیر تھا چند منافقین نے جن سے عمر اور ابوعبیدہ نے ساز و بار
کر رکھا تھا ابوبکر سے بیعت کی اور منازعت باہمی اوس و خزرج مقتضی اسکی ہوئی کہ خزرج
بھی سعد عبادہ کی عداوت سے شریک بیعت بکری ہوئے بعد اوسکے بخدع و فریب عوام الناس
سے جبکہ تھی صدیقیت بنا کر بہ شہادت منافقین بیعت لی پھر بعضون سے عمر نے تلوار دکھا کر

اور گھر مین اگ لگاکر اونسے بجبر بیعت لی اور جبسے دیکھا کہ زور نہین چلتا ہی اونکو بوعدہ حکومت شام و مصر مین باہم کیا الغرض بصد تدبیر اہل مدینہ سے جب اطمینان ہوا اور دیکھا کہ اب بجز چند لوگون کے کہ مستضعفین سے ہو گئے کوئے سر اوٹھانیوالا نہین ہی تب متوجہ اطراف وجوانب مدینہ ہوئے پس جس قوم نے حکومت کی قبول کرنے مین تامل کیا اونپر لشکر داری خالد بن ولید لشکر بھیجا اوس شقی نے خدا و رسول کو درمیان دیکر لوگون کو بفریب قابو مین لاکر قتل کیا پس بخوف قتل و غارت طوعاً و کرہاً سبھے نے غاشیۂ اطاعت دوش پر رکھا۔

ے ناسزاے راچو بینی بختیار ٭ عاقلان تسلیم کردند اختیار ٭ بیشتر سلطان امویہ و عباسیہ مین یونہین گذرا بعد اسکے سلاطین گبریہ و تیموریہ مین اور اج تک سلاطین عثمانیہ و روسیہ و انگلیشیہ مین بھی جاری ہے اور سب رعایا حکومت سلاطین پر راضی ہین پس اگر ایسی ہی رضامندی کا نام بیعت کرنا اور خلیفۃ اللہ بنانا ہی تو آپ کو بھی بیعت ملکہ معظمہ وکٹوریہ حاصل ہے اور آپ کے لئے وہ خلیفۃ اللہ ہین پھر جو حکم آپ نے کل مسلمانون کو بیعت باطلہ کبری جاری کیا ہے اپنے اوپر بھی جاری کیجئے اور بعد فرض و تسلیم آپکے قول کے ہم کہتے ہین کہ اگر کل صحابہ اور کل مہاجرین و انصار الا من عصمہ اللہ ابوبکر کی بیعت نکرتے تو قول جناب رسولخدا سیعود الدین غریبا کما بدء غریبا اور قول انحضرت کا لتتبعن سنن من قبلکم شبرا بشبرٍ اور قول اونحضرت کا تحرصون علی الامارۃ اور قول اونحضرت کا تلتبا غضون و تتحاسدون و ترجعون بعدی کفارا یضرب بعضکم رقاب بعضٍ الی غیر ذلک من الاحادیث الصحیحۃ المتواترۃ کیونکر صادق آتا آپکو قوم موسی کے گوسالہ پرستی پر نہین تعجب ہوتا ہی اور اس امت کے گاؤ کہن سالہ پرستی پر بڑا تعجب ہی اور حقیت دین موسی نہ باطل ہوئی اور حقیت دین اسلام باطل ہوئی جاتی ہے علاوہ برین رضامندی کل صحابہ و مہاجرین و انصار اوپر عدم نصرت عثمان کے موجب بطلان خلافت عثمان نہوئی اور رضامندی اونکی

اوپر مبنیت باطلہ بکری کے موجب بطلان اسلام ہوجائے آن ہذالشئ عجاب قولہ
سبھون نے اونکو اپنا سردار بنایا اقول یہ بھون آپکا لفظ سبھون مین کہ مذکر ضرطہ معاویہ
اور نسوۂ عمری منبری ہے پادر ہوا ہی اسی دعوی بے دلیل کا نام کہ سب امت نے بیعت
بکری برضا و رغبت کی آپکے علما نے اجماع رکھا ہی اور کسطرح سے ثبوت حجیت اور اثبات
واقعیت مین اوسکے خاک اوڑائی ہے مگر بارہ سو برس سے آجتک بحمداللہ بقدر پشہ بھی
نہ ثابت ہوسکا یہانتک کہ بیچارے نقارانی نے شرح مقاصد مین جب دیکھا کہ ان پوچ
و لچر تشریون سے بجز مبنیت بی کے کچھ حاصل نہین ہے تو اس اجماع کی ماہیت ہی کو تبدیل
کردیا اور کہا کہ اجماع عبارت ہی فقط اس سے کہ دو ایک اہل حل و عقد مین سے اور ایک
امر کے مجتمع ہوجائین جیسا کہ عمر و ابوعبیدہ بن جراح کی بیعت کرنے سے خلیفۂ اول واجب الاتباع
ہوگئے انتہی محصل ہفوتہ سبحان اللہ کجا دعوی اتفاق کل اور دلیل لانا اوسپر بخبر واحد لا
یجتمع امتی علی الخطاء اور کجا اتفاق دو اہل نفاق کا الحاصل یہ تبدیل معنی اجماع الفرار
من المطر والوقوف تحت المیزاب کا مصداق ہی بلکہ کہنا چاہیے کہ ماہیت کلیہ مستحیل بماہیت
خنزیریہ ہوگئی طرفہ یہ ہے کہ یا تو خلافت بکریہ کا اثبات باجماع کرتے تھے یا اجماع کا اثبات
بخلافت بکریہ کرنے لگے اور یہ نہ سمجھے کہ دور مصرح لازم آویگا اور آپکے امام صاحب فخر رازی
نے نہایۃ العقول مین ایک دوسرا نغمہ بے آہنگ بغرض حفظ ناموس ونگ بمفاد زاوعلی الطنبور
نغمہ اوٹھایا ہی وہ یہ کہ جب دیکھا کہ اس اجماع عجیب و غریب مین صحابی جلیل الشان سعد عبادہ
کبھی شریک نہ ہی تو فرمایا کہ اجماع خلافت بکریہ پر بعد موت سعد عبادہ متحقق ہوا اور سعد عبادہ
زمان خلافت ثانی مین مرے ہین اس سے ظاہر ہے کہ تمامی مدت خلافت سراپا جلافت
جناب خلیفہ اول مین اجماع منعقد نہین ہوا تھا پھر خلافت کہانتے اسپر ہی کیونکر درست ہوئی
اور آپکا دعوی بھی کہ سبھون نے سردار بنایا باطل اور حلیہ صحت سی عاطل ٹھہرا حضرت غور فرمائی
کہ نہ بدیلید کو کتون نے سردار اپنا بنایا تھا سردار بنانیوالے اوسکو عدداً کہین زیادہ آپ کے

خلیفہ اول سے تھی پس چاہئے کہ وہ شقی بھی مثل آپ کے عتیق کی ہو اگرچہ موصوف واقع مین اوس سے
بدتر تھے کہ ایسی بنا تحقق خلافت کی ڈالی کہ جو زید بلید مین اونسے بھی بدرجہا کامل ہو کر پائیگئے
اور اوس سے جو کچھ مفاسد ہوئے ہر کس و ناکس جانتا ہے فاعتبروا یا اولی الابصار
قولہ اور اونکے ہاتھ پر بیعت کی اقول سبکا بیعت کرنا ابوبکر سے آپکی کتابون سے تو ثابت
نہین ہوتا چہ جائے آنکہ کتب شیعہ سے ثابت ہوا آپکی صحیحین مین موجود ہے کہ جناب امیر نے
چھ مہینے تک بیعت نہ کی اور جامع الاصول مین کہ جامع احادیث صحاح ہی موجود ہی کہ راوی نے
بقسم کہا کہ لا واللہ ولا احد من بنی ہاشم یعنے کسی نے بنی ہاشم مین سے بھی بیعت نہ کی چھ مہینے تک
اور تواریخ سے ثابت ہی کہ شرفاء قبیلہ اوس مثل قیس ابن سعد و سعد بن عبادہ کہ جسکے حق مین
حضرت عمر نے بہ سبب اباؤ انکار کے بیعت بکری سے اقتلوا سعدا قتل اللہ سعدا کما فی صحیح البخاری
فرمایا تھا اور اسیطرح قوم مالک بن نویرہ اور امثال اونکے نے بیعت بکر یہ نہ کی پس اجماع
کل امت کہان ہوا اور یہ جو آپ نے صحیحین مین لکھا ہی کہ بعد چھ مہینے کے جناب امیرؑ اور بنی ہاشم
نے بیعت کی پس اولاً تو یہ مسلم و بخاری کا جمایا ہوا فقرہ ہے شیعہ تو اسکو مانتے ہی نہین اور اتباع
کاذبین غادرین خائنین کو صادق جانتے ہی نہین اور ثانیاً اوسمین نص صریح موجود ہی کہ بعد وفات
جناب سیدہ بسبب پھر جانے لوگون کے اور وہ وجاہت نرہنے سے آپنے مصالحت کی چنانچہ
صحیحین مین موجود ہے وکان لعلی وجہ حیوۃ فاطمہ فلما توفیت فاطمۃ استنکر علی وجوہ الناس فالتمس
الی مصالحۃ ابی بکر وفی جامع الاصول سے صریح الی مصالحۃ ابی بکر کہ ان سب سے اضطرار و مجبوری
اور عدم رضا و رغبت ہویدا ہی اور ظاہر ہے کہ جو مصالحہ مصداق الا من اکرہ وقلبہ مطمئن
بالایمان اضطراری ہو مثبت حقیت نہین ہی جناب رسالتمآب نے بھی بہت دفعہ کفار سے
صلح حدیبیہ کی تھی کہ جسمین حضرت لاثانی جناب خلیفہ ثانی نے ایک کلام طویل کہ جس سے حقیقت ایمان
ممدوح ظاہر ہے جناب رسالتمآب کے ساتھ فرمایا ہی وہو مذکور فی صحیح المسلم وغیرہ من کتب اہل السنۃ
اور اسیطرح سے مصالحہ جناب امام حسنؑ ساتھ معاویہ کے کہ تا این مصالحہ شاہ عبدالعزیز دہلوی

خال المومنین کو زمرۂ خلفاء حقہ سے نکالتے ہین اور فرماتے ہین کہ قبل از مصالحہ با امام حسن
باغیون مین سے تھا اور بعد از مصالحہ ملوک اسلام سے ہوا خلفا سے راشدین سے نہ تھا افسانوی تحفۃ المسترقۃ
بالجملہ مصالحہ اضطراری مثبت حقیت نہین اور کیونکر ہو سکتا ہے کہ جناب امیر رضا و رغبت
بیعت کرتے اس لئے کہ خود صحیح مسلم مین موجود ہے کہ جناب امیرؑ اور عباس عم رسول آپ کے
شیخین کو کاذب و غادر و خائن و آثم اعتقاد کرتے تھے پس با اعتقاد این اوصاف بر رضا و رغبت
بیعت خصوصًا امثال ان حضرات سے ممکن نہین علی الخصوص بنظر اسکے صحیح بخاری اور صحیح مسلم
کے کتاب الایمان باب علامات المنافق مین چند احادیث ہین جسی اس مضمون کی موجود ہین کہ یہ
اوصاف اربعہ علامات نفاق سے ہین پس ان دونون حدیثون کو با خطہ سے باہم جمع نہ ایک کو
صغری اور دوسرے کو کبری قرار دین یہ نتیجہ پیدا ہوگا کہ حضرت شیخین اعتقاد جناب امیرؑ و حضرت
عباس مین منافق تھے پس باوجود اعتقاد منافقیت کیونکر رضا و رغبت سے بیعت و بیعت
اونحضرت سے واقع ہوگی فاعتبروا یا اولی الابصار اور خود نفس جناب امیرؑ کی کتابون مین
موجود ہے کہ بعد واقعہ سقیفہ و بیعت چند منافقین پر دست تطاول تعرض دراز کیا تھا شارح بہی و سرکم
کمافی شرح المقاصد وغیرہ اور صاحب وجیز و اعلی اللہ مقامہ کما حققنا کثیر کی جماعت
والصار سے منکرین و کارہین خلافت ابوبکر سے کتب معتبرہ اہلسنت سے ثابت کیا ہوگا من شاء
تفصیل المقام فلیرجع الیہ الفاضل بالجملہ یہ خون آپکا خود آپہی کی کتابون سے باطل ٹھہرتا ہے
اور بفرض محال اگر ثابت بھی ہو تو بھی اس سے بایمان ہونا نہین ثابت ہوتا اس لئے
کہ عدو متابعین یزید پلید کو ملاحظہ فرمائے کہ کتنے تھے کہین خلیفہ کے متابعین سے زیادہ تھے بلکہ
آپکے خلیفہ زادہ عبد اللہ ابن عمر منجملہ اونکے تھے باہمہ ثابت قدم اور راسخ دم تھے چنانچہ جب اہل مدینہ
نے خلع اوس پلید کا بسبب قبائح افعال اور شنائع اعمال کے چاہا تو خلیفہ زادہ نے
حدیث نصب لکل غادر لواء یوم القیامۃ پڑھکر خلع سے منع فرمایا کما فی صحیح البخاری
حالانکہ ایک جماعت کثیر اہلسنت کی مثل علامہ تفتازانی اور شارح عقائد نسفی اور امام احمد بن حنبل

وغیرہم من اعیان اہل السنۃ کفروارتداد یزید کو بنص صریح لکھتے ہین پس خوشناعت کہ آپ فی
شیعون پر لازم کی ہے لازم آتا ہی کہ یہ علما بھی آپ کے بسبب تکفیر یزید شریک اوس شناعت
مین ہون قولہ خلیفہ بنانیوالے دس بیس اقول بقول تفتازانی شرح مقاصد مین اصل بنانیوالے
دو شخص تھے جیساکہ ابھی بیان ہوا اور اونکے دس بیس منافق اور بھی شریک تھے کہ کلاب جیفہ
دنیا تھی اور اون شیطانون نے بہکے سود وسو کی راہ ماری اور اون سود وسو نے پھر ہزارونکی
راہ ماری اور اخوان ابلیس نے طرح طرح کے تلبیس سے لوگونکو راہ راست سے پھیراکسیکو طمع دنیا
دکھائی شام ویمن کی حکومتونکا وعدہ کیا کچھ لوگونکو بوضع احادیث مکذوبہ فریب مین لائے کہین
کہا کہ جناب رسولخدا نے حکم غدیر خم منسوخ فرمایا کبھی کہا کہ اونحضرت نے فرمایا النبوۃ والخلافۃ
لا تجتمعان فی بیت کبھی کہا کہ اونحضرت نے فرمایا ہے اللھم لا تجعل الخلافۃ فی
ولد علیؑ کبھی کہا کہ اونحضرت نے فرمایا کہ آل ابیطالب لیسوالی باولیاءکما اقر بہ ابن
ابی الحدید یکونہ فی صحیح البخاری وان لم یکن الان موجودًا بل اخرجہ ابناء
الخوارج کما اخرجوا حدیث الغدیر اور کبھی کہا کہ جناب امیر علیہ السلام کو اس امر کے متحمل
ہونے سے انکار ہے اور اسی لئے شریک سقیفہ نہوئے حالانکہ وہ حضرت مشغول تجہیز وتکفین جناب
خاتم النبیین تھے کبھی کہا کہ جناب امیر بسبب صغرسن کے لائق اس عہدہ کے نہین ہین الغرض
سوسو طرح کے مکر وفریب سے سامریان امت نے بہکایا اور دنیا طلبونکو اپنے دام فریب مین لائے
یہانتک کہ اجلاف غالب اور اشراف مغلوب ہوگئے **قولہ** بلکہ لاکھون تھے **اقول** لاکھونکا
مجتمع ہونا سقیفہ مین بلکہ مدینہ مین بیعت ابوبکر کے لئے خلاف عقل ونقل ہے کاش اس دعوی پر
کوئی ٹھوٹھی دلیل بھی بیان کی ہوتی **قولہ** بروایتے ایک لاکھ سے زیادہ **اقول** اس روایت
کاذبہ موضوعہ کا کچھ نشان بھی دیا ہوتا اور بعد اسکے یہ بھی ثابت کیا ہوتا کہ یہ لاکھ سے زیادہ
انسانے شہرون اور دیہات کو چھوڑکر ابوبکر کی بیعت کیواسطے مجتمع ہوئے تھے پھر یہ بھی ثابت کیا ہوتا
کہ یہ سب مسلمان اسلام میں اکرہ وقلبہ مطمئن بالایمان نہ تھے بلکہ سب کی رضا ورغبت

بیعت کی اور حضرت عمر دروازہ جناب سیدہ پر آگ اور لکڑیان لیکر ناحق و بیکار بیکسونکو ستانی اور منہ اپنا
شعلہائے جہنم سے جھلسانے کو گئے تھے قولہ ملا باقر مجلسی نے اقول کیون اسقدر
جھوٹھ بولنے پر کمر باندہی ہے کتاب تذکرۃ الائمہ ہرگز مولانا ے مجلسی کی نہین ہی پہلے
اعتبار اوسکا قول سے کسی شخص معتبر کے ثابت کرلیا ہوتا تب اوسکی نسبت کا قصد کیا ہوتا
قولہ ایک کافر کو اپنا سردار اقول یہ دعوی بھی بلا دلیل ہے کہ کافر کو مطلقًا سردار بنانا کفر ہی
اولا بدلیل آیت وحدیث بیان کرنا چاہئے بعد اوسکے حکم کافر و منافق کا من جمیع الوجوہ ایک ہی
اسکو بدلیل ثابت کرنا چاہئے بعد اسکے امور دینیہ کا سردار بنانا اسکو ثابت کرنا چاہئے بعد اسکے
کل نے برضا و رغبت بنایا یہ بھی ثابت کرنا چاہئے ان سبکے بعد جو کچھ گفتگو کیجئے تو ہم سنین کہ آپ کیا
بکتے ہین حقیقت یہ ہی کہ ایک منافق نے ایک منافق کو باعانت چند منافقین مومنون پر
بجبر و قہر حکمران بنایا جیسا سلاطین جہان حکمران ہوتے ہین نہ یہ کہ مومنین نے بنایا قولہ جو بحار الانوار
کے اقول یہ کلام مدخول ہے بچند وجہ اولا ایک کتاب معتبر کا نام لینا اور نقل کرنا عبارت کا
کتاب مجہر مشہور و غیر معتبر سے یہ بھی ایک خدع ہی ثانیا مجتہد صاحب نے کسی جلد کا مجلدات بحار سے
ترجمہ نہین کیا ہے یہ جعلسازی اور افترا پردازی کفش دوز کی ہی آپکا قصور نہین ہی چنانچہ کتاب
مستطاب استقصا مین اس بارہ مین کفش کاری کفش دوز عمل مین آئی ہی ثالثا لفظ جمیع
بیچ عبارت جمیع مسلمانان کے مستزادات پیر و خائن و غادر سے ہی اور ظاہر ہی کہ بعد کی عبارت اس
خیانت پر دلیل ہے کہ اوسمین موجود ہی کہ مخالف اور بدعت کنندہ آہ پس اگر جمیع مسلمانون نے
بیعت کی تو مخالفت اور بدعت کنندہ کون لوگ تھے کیا مشرکین یا یہود و نصاریٰ کو جمیع مسلمین نے
بیعت ابوبکر کی مخالف و بدعت کنندہ سمجھا تھا و علی التنزل جمیع مسلمانان سے مراد وہی اجلاف
دنیا طلب ہین کہ فریب مین چند منافقین کے اکر راہ گمراہی اختیار کی اور اسمین کچھ شک نہین
کہ ہر زمانہ مین دیندار کم اور سگان دنیا طلب بہت ہین اور مجازًا اکثر پر اطلاق جمیع شائع و ذائع
ہے قولہ سبحان اللہ کیا دین و ایمان ہی اقول لاحول ولا قوۃ الا باللہ کیا دین و ایمان ہے

اہلسنت معاویہ کا کہ کثرت سگان دنیا پر بھولے ہین صدیقون کو چھوڑ کر کذیبونکی محبت پر
پھولے ہین دین محمدی کو ذلیل وخوار کیا کہ شماتت گاہ یہود ونصارے ہوا چھ لاکھ یزیدیونکو
مقابل مین بہتر حسینیون کے مسلمان اور مہاجر وانصار اور مجاہدین فی سبیل اللہ کہتے ہین
اور پیرو مرشدانکی لعنت یزید سے منع کرتے ہین وانما قتل الحسین بسیف جدہ کہتے ہین
تکاد السموات یتفطرن منہ وتنشق الارض وتخر الجبال ھدا اولا تجد
اکثرہم اِلّا فوما لدّا اقولہ اور حسنین بنی ہاشم اقول ہمنے آپ ہی کی کتاب سے ابھی ثابت
کیا ہی کہ بنی ہاشم نے تخلف بیعت بکر یہ سے کیا اور یہ مضمون صحیح مسلم مین بھی ہی ونقل من
جامع الاصول الذی ہو جامع صحاحکم اور صحیح بخاری مین زبان عمر سے وما خالفنا الّا علی والزبیر
ومن معہما موجود ہے اور ازالۃ الخفا مین بھی ہے کہ سادات اہلبیت از بیعت تخلف نمودند قولہ
صراحۃً وکنایۃً کافر بناتے ہین اقول فشّ اللہ فاک وجعل النار مثواک کبرت کلمۃ تخرج من افواہہم
ان یقولون الاکذبا شیعونکی محبت ساتھ اہلبیت کی ایسی دنیا مین شایع ودائع ہی کہ کفار تک بھی
جانتے ہین البتہ ابوبکر کو بسبب تخلف کرنے اہلبیت کی اوسکی بیعت سے صراحۃً وکنایۃً ہر طرح سے
کافر بناتے ہین والحمد للہ علی ذلک اور بعینہ اسی تقریر سے لازم آتا ہی کہ امام آپ کے احمد بن حنبل
اور علامہ تفتازانی اور شارح عقائد نسفی وغیرہم من اعیان السنۃ کہ قائل بہ نفاق وعدم ایمان یزید پلید
ہین اور مع ذلک عبداللہ ابن عمر اور جماعت کثیر نے صحابہ وتابعین سے بیعت کے تھی بلکہ بعض
انمین سے نہایت راسخ اوسپر تھی تو یہ سب تابعین ماقر تم ان سبکو کافر صراحۃً وکنایۃً بناتی ہین اور بنائے الصحابۃ کلہم عدول کو ڈاتی ہین

قال المخاطب المقام ہداہ اللہ سبیل السلام

چھٹوین دلیل ہمکو ابوبکر صدیق رضہ کے ایمان کے اثبات مین زیادہ دلائل بیان کرنے
کی ضرورت نہین ہی اسلئے کہ خود علمار شیعہ نے یہ سمجھکر کہ اونکے کفر کا دعوی ایسا بیہودہ ہی کہ اوس سے
سننے والے کو تعجب ہوتا ہی اُس سے انکار کیا اور اپنے اون علما کو جنہون نے ایسا دعوی کیا ہے
خود جھٹلایا اسلئے ہم اونکے اون اقوال کو نقل کرتے ہین قاضی نوراللہ شوستری مجالس المومنین

مین فرماتے ہین کہ نسبت تکفیر بجناب شیخین کہ اہل سنت والجماعت بہ شیعہ نمودہ
اند سخنے است بی اصل کہ در کتب اصول ایشان از الیشان اثرے نیست و مذہب
ایشان ہمین ہست کہ مخالفان علی فاسق اند و محاربان او کافر جناب مجتہد صاحب
قبلہ و کعبہ اس قول کے جواب مین ذوالفقار مین فرماتے ہین کہ پوشیدہ نماند کہ این
کلام بر تقدیر صحت وصدور آن از فاضل قادح مقصود ما و مفید مطلب او نمیشود
زیرا کہ سابق گذشتہ کہ فاسق در مقابلہ مومن اطلاق شدہ پس فرق میان کفر و
فسق ہمین است کہ کافر نجس است در دنیا و مخلد است فی النار در عقبیٰ و فاسق
کہ بسبب انکار یکی از ضروریات مذہب باشد مخلد در نار خواہد بود گو در دار دنیا
احکام مسلمین بسبب اقرار شہادتین بر او جاری شود لیکن اس عبارت مین حضرت
قبلہ و کعبہ نے یا تو غلطی فرمائی یا دیدہ و دانستہ اغماض کیا اسلیے کہ یہ فرمانا کہ بر تقدیر صحت
وصدور آن از فاضل کا مطلب سمجھ مین نہین آیا کہ اس قول کو قاضی نوراللہ شوستری
کے حضرت نے تسلیم کیا ہے یا اوس سے انکار فرمایا ہے ایسے گول گول عبارت
لکھنے سے سوائے ہم سے کم فہم جاہلون کو مغالطہ مین ڈالنے سے دوسرا فائدہ
نہین تھا اگر یہ عبارت مجالس المومنین مین موجود ہے تو بر تقدیر کہنا کیا معنے اور اگر یہ
عبارت اوسمین نہین ہے تو صاف اوس سے انکار فرمایا ہوتا اور صاحب
تحفہ اثنا عشریہ کی طعن و تشنیع مین موافق اپنی عادت کے دو چار ورق سیاہ
کئے ہوتے شاید حضرت نے مجالس المومنین نہین دیکھی ہوگی اسلئے نہ انکار کیا
نہ اقرار بہرحال ان الفاظ سے قبلہ و کعبہ کی اوس عبارت کا موجود ہونا پایا جاتا ہی
اور اگر اب بھی کسی کو شک ہو وہ مجالس المومنین مین دیکھ لے رہا جواب جو مجتہد
صاحب نے دیا ہی وہ بھی ایسا ہی کہ اوس کے معنی سمجھ مین نہین آتے اسلئے کہ
قاضی صاحب نے صاف اقرار کیا ہے کہ تکفیر شیخین ہمارے اصول کے مخالف ہی

اور حضرت مجتہد صاحب اوسی کو ثابت کرتے ہین پس یا خطا ار اجتہادی قاضی صاحب سے ہوئی کہ وہ تکفیر سے اِنکار کرتے ہین یا مجتہد صاحب سے کہ وہ اوسکو ثابت کرتے ہین یا شاید درمیان کفر اور ایمان کی ایک تیسرا مرتبہ اثبات فرمایا چاہتے ہین جسکا نام اون کی اصطلاح مین اسلام ہے جسکے معنے نفاق کے ہین یعنی ظاہر مین کلمہ پڑھنا اور باطن مین کافر ہونا اسلئے ہمکو لازم ہوا کہ اس تیسرے مرتبے پر بھی نظر کرین اور اوسکی ابطال کے دلائل پر غور کرین اسلئے ہم مجتہد صاحب کی روح سے اور اونکے مقلدین سے استفسار کرتے ہین کہ اس تیسرے مرتبہ کو قائم کرنے سے کیا غرض ہے آیا یہ کہ خلفاء ثلثہ کی ایمان سے انکار کیا جائے اور اونکے اسلام کو تسلیم کیا جائے اور اسلام کے یہ معنے مراد لئے جاوین کہ وہ ظاہر مین کلمہ گو تھے اور باطن مین منافق یا کہ وہ دل سے بھی مثل زبان کے پیغمبر صاحب کے نبوت کو تصدیق کرتے تھے مگر امام برحق کے امامت کے منکر تھے اور اونکے حقوق کے غاصب اور اونپر جائر تھے اور چونکہ امامت اصول دین سے ہی اسلیے بسبب انکار ایک اصل کے اصول دین سے وہ ایمان کے دائرہ سے خارج تھے یا سوائے اسکے اس تیسری مرتبہ کے قائم کرنے سے اور کچھ مقصد ہے بہرحال اور کوئی دوسرا فائدہ تو سمجھ مین نہین آتا اسلئے امر اول کو تسلیم کرکے اوس سے بحث کیجاتی ہے پس اگر خلفاء ثلثہ کے ایمان سے اسوجہ سے انکار ہی کہ وہ صرف ظاہر مین کلمہ گو تھے اور باطن مین توحید اور نبوت سے بھی منکر تھے جیساکہ اکثر حضرات شیعہ فرماتے ہین بلکہ حضرات شیعہ کس حساب مین ہین اونکے امام مہدی فرماتے ہین کہ ظاہر مین وہ کلمہ گو تھے اور باطن مین کافر جیساکہ ملا باقر مجلسی نے رسالہ رجعیہ مین حضرت امام کیطرف منسوب کرکے یہ قول لکھا ہے کہ آیشان از روئے گفتہ یہود بہ ظاہر کلمتین گفتند از برائے طمع اینکہ شاید ولایتی وحکومتی حضرت ایشان بدہد ودر باطن کافر بودند پس اسکا جواب اوپر ہم

دے چکے اوسکا اعادہ ضرور نہین اسی واسطے اس قول سے اکثر علماء شیعہ نے انکار
کیا اور جو لوگ ایسا کہتے ہین اونکو خود اونہون نے نامنصف فرمایا جیسا کہ ملا عبداللہ
جو علماء شیعہ سے ہین اظہار حق مین فرماتے ہین کہ انکار کرنا ابوبکر صدیق کے ایمان سے
انصاف سے بعید ہے و بدہ عبارتہ جواب گفتن این سخن باز کتاب آنکہ در سبق
ہجرت ایمان شرط است و آن شخص یعنے ابوبکر معاذ اللہ ہیچ وقت ایمان نداشتہ
حتی قبل از سنوح ناخوشی یا امیر المومنین از انصاف دور است اور ملا عبدالجلیل قزوینی
کتاب نقض الفضائح مین لکھتے ہین کہ امّا ثنائے خلفا پس بران انکارے نیست
بزرگانند از مہاجرین والسّابقون الاوّلون من المہاجرین والانصار
والذین اتبعوہم باحسان اور پھر دوسرے مقام پر لکھا ہے کہ امّا انچہ سیرت
ابوبکر و عمر و دیگر صحابہ بیان کردہ مجملے است نہ مفصل آن را خلاف نکردہ اند
شیعہ الّا درجۂ خلافت و امامت را کہ شیعہ انکار کنند در ایشان کہ در رجہ امامت نداشتند
وان فقدان عصمت و نصوصیت و کثرۃ علمی است امّا صحابہ رسول ایشان را دانند و از درجہ شان نگذرانند
یقول المتمسک بولایۃ علی ابن ابیطالب علیہ السّلام
عبارت مجالس المومنین سے استدلال کرنا مخاطب خوش فہم کا اوپر عدم کفر حقیقی شیخین
کے عجیب و غریب ہے کفر ظاہری شیخین کا کہ عبارت ہی انکار ظاہری شہادتین سے
کوئی شخص ہمارے علماء سے قائل نہین ہوا ہے اور کسی نے نہین کہا کہ ثلثہ مشرکین سے
تھے اور جناب رسولخدا خود فرما گئے تھے کہ لست اخشی علیکم ان تشرکوا ولکن اخشی
علیکم الدنیا کما فی صحیح المسلم یعنے تمہارے لئے مین اس بات سے نہین ڈرتا کہ تم مشرک
ہو جاؤ گے لیکن دنیا تمکو گمراہ کرینگی پس مبحوث عنہ درمیان شیعہ و سنی ایمان حقیقی ثلثہ ہو
کہ اہل سنّت اوسکے مدعی ہین اور شیعہ اوسکے منکر ہین اور ایمان ظاہری کے قائل اور
عبارت مجالس نہین دلالت کرتی ہے مگر اوپر نفی کفر ظاہری کے نہ اوپر نفی کفر حقیقی

اور بعد مراجعت طرف کتاب مجالس کے معلوم ہوا کہ کلام مخاطب بتنی ہے اور پر چند خدع وخیانت کے کما ہیجئی قولہ زیادہ دلائل اقول ہم بھی کہتے ہین کہ زیادہ کی ضرورت نہین ہے مگر چونکہ دعوی بے دلیل قابل سماعت نہین ہے اسلئے ایک دلیل تو بیان کرنا ضرور ہے اور ابتک تو حضور نے سوائے ہفوات کے کوئی دلیل ایمان ابوبکر پر نہین بیان کی اور اپنی ہفوات کا جواب وندان شکن آپ نے پایا کہ جہان آپ نے نام ایمان کا لیا وہین سے ہمنے اونکا کفر ثابت کردیا کاش ایک دلیل ٹوٹی پھوٹی سی بھی ثلثہ کے ایمان پر کہ جس سے کفر نکلتا ہو بیان کردیتے وانی لک ہذا قولہ علماء شیعہ نے اقول علماء شیعہ جو سمجھے ہین وہ قیامت تک وہی سمجھتے چلے جائینگے اور ثلثہ کی جان اور سنیونکا جلانا ہرگز ہرگز نہ چھوڑینگے آپ ہزار راہ زنی اور خدع اور فریب کیجئے مگر شیعہ راہ راست کو نہ چھوڑینگے ایمان ثلثہ کی کبھی قائل نہونگے ہرچند مکر وفریب آپ جاہلون سے کہئے کہ فلان عالم اور فلان مجتہد ثلثہ کو مومن کہتے ہین مگر اونکو باور نہوگا اور وہ سمجھ جائینگے کہ آپ فریب کرتے ہین محال ہے کہ کوئی شیعہ اونکو مومن کہی اگر جہلائی شیعہ اور کچھ نہ سمجھینگے تو اتنا سمجھ لینگے کہ اگر کسی عالم نے کہا بھی ہوگا تو مومن اوس قسم کا کہا ہوگا جسمین آمنوا ثم کفروا ثم ازدادوا کفرا ہوا کرتا ہے یا مومن بمعنی جولاہہ کہا ہوگا اگرچہ اسمین کسیقدر غلطی ہوگی کہ نساز کو یا چڑی مار کو جولاہہ سمجھنا ہوگا قولہ انکار کیا ہے اقول کسی شیعہ نے انکے کفر حقیقی سے انکار نہین کیا ہے آری کفر ظاہری سے بسبب اقرار ظاہری بشہادتین انکار کیا ہے پس کفر حقیقی متفق علیہ ہے اور ایمان ظاہری بھی متفق علیہ اور کفر نجاستی فی بعض الاحیان مسائل نظریہ فقہیہ سے ہو کہ اہل نحلہ صاحب رسالہ کو اوس سے نفیا واثباتا کچھ فائدہ نہین ہے اسلئے کہ مورد ملائم ہونا کفر حقیقی پر مبنی ہے نہ نجاست وطہارت ظاہری پر اسی سبب سے منافقین مورد لعنہم اللہ فی الدنیا والآخرۃ تھے اور بسبب ایمان ظاہری کے ظاہر مین محکوم بنجاست

نہ تھی۔ قولہ یا غلطی فرمائی یا دیدہ اقول نہ غلطی فرمائی نہ اغماض کیا غلطی آپ کے فہم کی ہے کہ صاف صاف بات بھی سمجھ مین نہین آتی بالتصریح بیان کردیا کہ مقصود مولانائے شوستری نفی کفر سے نفی کفر حقیقی نہین ہے بلکہ نفی کفر ظاہری اسلامی ہے کہ ظاہر مین اقرار بشہادتین کرنے سے احکام مسلمین ثلثہ پر جاری تھے گو حقیقت مین بسبب نہونے ایمان حقیقی کے کفر حقیقی مین گرفتار تھے قولہ سوائے ہم کم فہم جاہلون اقول بجائے کم فہم اگر نافہم فرماتے تو اقرب بصواب تھا آپ کے ہوا خواہ یہ سمجھین گے کہ آپ ہمضم نفس کرکے یہ کلمہ فرماتے ہین مگر شیعون کو تو آپکی نافہمی اور جہالت مین کچھ شک ہی نہین ہے اور وہ حق ہر زبان جاری کہینگے ہان آپکی جہالت مین اور بازاریون کی جہالت مین اتنا فرق ہے کہ وہ لوگ پیادہ رو وادی جہل بسیط ہین اور آپ مرکب جہل مرکب پر سوار ہین قولہ دو چار ورق سیاہ کئے ہوتے اقول سیکڑون مقامون مین سیاہی اوراق سے منہ صاحب تحفہ مسروقہ کا اور اوسکے سلف وخلف کا سیاہ کرچکے اور اونکو کذب وافترا کو ثابت کرچکے مگر اونکے اتباع ایسے بیغیرت ہین کہ اپنے منہ کی سیاہی نہین چھوڑاتے اور ہرگز نہین شرماتے اور وہی گایا ہوا راگ مثل گدھی کے بھاگ کے گاتے ہین اور چونکہ نقل مرید کاذب وغادر وخائن محل اعتماد نہ تھے اس لئے یقین اس عبارت کے اوسیطرح پر ہونیکا نہ تھا اور چونکہ جواب اوس عبارت موجودہ کا بدون مراجعت الی الکتاب ظاہر تھا اسلئے رجوع کرنا طرف کتاب کے تضییع اوقات عزیز سمجھے قولہ موجود ہونا پایا جاتا ہے اقول ابھی خود کہتے ہین کہ نہ انکار کیا نہ اقرار پھر خود ہی کہتے ہین کہ موجود ہونا پایا جاتا ہے اگر موجود ہونا پایا جاتا ہے تو یہی فرمائے کہ اقرار کیا سبحان اللہ این تناقض در تکلم کے روا ست قولہ وہ مجالس المومنین دیکھے اقول حسب ارشاد سرایا رشاد کے ہمنے کتاب مجالس المومنین دیکھا تو وہان نہین کہ جسکا ذکر کیجئے ابھی کیا معلوم ہوئین اگر کچھ بھی غیرت ہو تو جلکر بھر پانی مین ڈوب مرو اور پھر سارق دلدی کی راہ پر نہ چلو کہ وہ کیا دہر دم مکر وفریب سانا

اور بڑا جھوٹھا و غبا زہے وہ کیوں آپکے کہ مصداق اِنَّ کیدکن عظیم ہین اور کب
شیطان بمقابل اوسکی ضعیف ہی یہ ہین ایک یہ کہ مخاطب ذی توحتماً اور شاہد اونکی بساطی صاحب نے
بھی کہ اکثر مایۂ بساط اونکا انہین کی بساط کا ہی فرمایا کہ قاضی نوراللہ مجالس مین فرماتی ہین حالانکہ بعد
مراجعت معلوم ہوا کہ قاضی علیہ الرحمۃ خود نہین فرماتی بلکہ ایک شخص کی عبارت کی ناقل ہین پس نسبت
فرمانیکے طرف قاضی علیہ الرحمہ کی دنیا کذب وافترا ہی مگر یہ کہ فرمائی کہ لفظ نقل کہ معنی فی بطن الشاعر
آپکے پیٹ مین ہی اور معنے فرمانیکے یہ ہین کہ نقل فرماتے ہین لیکن یہ تاویل علیل بھی مخالف
اوس تصریح کی ہی کہ بعد اسکے آپ فرماتے ہین کہ یا قطار اجتہادی قاضی صاحب سے
ہوئی کہ وہ تکفیر سے انکار کرتے ہین انتہی وستمسع جوابہ عنقریب دوسرے یہ عبارت
واقع ہے جواب ہین ایک خارجی کے کہ اوسنے کہا ہی کہ رافضی ابوطالب را باظہور کفرش
مومن گوید وابوبکر وعمر را باہمہ قدمہائی صدق ایشان ورنج ایشان در دین خدا کافر واند حقیر کہتا ہے
کہ خدع وفریب مین یہ خارجی بھی آپکا استاد ہے کہ شیعون کی طرف نسبت بلفیر شیخین
ایسے گول عبارت سے کہ باہمہ صدق ایشان ورنج ایشان در دین خدا کرتا ہی تا لوگ
سمجھین کہ شیعہ باوجود اعتقاد بصدق کاذبین غادرین اور رنج فرارین من الغزوات
کالاحد والخیر وحنین شیخین کو کافر جانتے ہین حالانکہ شیعہ ان دونون مین سے ایک کو بھی
نہین مانتے علی الخصوص بلحاظ لفظ ہمہ بالجملہ شیخ جلیل رازی علیہ الرحمہ اوسکے جواب
مین بعد اثبات ایمان ابوطالب علیہ السلام کہ مثل مومن آل فرعون مصداق لکتم ایمانہ
تھے فرماتے ہین واما انکہ نسبت تکفیر ابوبکر وعمر بشیعہ نمودہ سخنی است بے اصل کہ در
کتب اصول ایشان ازان اثرے نیست الی آخر ما قال پس سیاق عبارت کو
جو قرینہ اوپر فہم مراد کے ہی چھوڑ دینا اور کلام کو ابتدائی ٹھہرانا خدع وفریب اعظم اشقیاء
ہے اور محصل مضمون عبارت فریقین کا یہ ہے کہ معترض خارجی ناصبی کہتا ہی کہ شیعہ
ابوطالب کو باوجود کفر ظاہری کے مومن کہتے ہین اور شیخین کو باوجود ایمان ظاہری کے

کافر کہتے ہین مجیب فرماتے ہین کہ ایمان ظاہری کے راہ سی شیخین کو ہم ہرگز کافر نہین
کہتے اور ابو طالب کو کفر ظاہری کی راہ سی مومن نہین کہتی بلکہ ایمان حقیقی اور کفر حقیقی کی راہ سے
مومن کو مومن اور کافر کو کافر کہتے ہین گو ظاہر بینون کی نظر مین خلاف اسکی نظر مین آوے
اور دلیل اسپر یہ ہی کہ چونکہ متبادر لفظ کفر سی انکار شہادتین ہی کہ معبّر بکفر اسلامی ہی اسلیے
ہم مخالفین جناب امیر کو معبّر بفاسقین کیا کرتے ہین کہ اطلاق اوسکا مقابل مین مومن
کے آیا ہی لقولہ تعالی افمن کان مومنًا کمن کان فاسقًا لا یستوون پس مراد
فسق سی نہین ہی مگر کفر ایمانی کہ اعم ہی کفر اسلامی سی لان بین الاسلام والایمان عمومًا
وخصوصًا مطلقًا فیکون نقیضاہما بالعکس کما تقرر فی المیزان المحاصل ثلثہ کے کفر اسلامی کے
کہ عبارت انکار شہادتین سی علانیۃً ہی ہم قائل نہین ہین آری محاربین جناب امیر المومنین
کہ مثل اصحاب جمل وصفین بمودائے یا اہل حربی کی کافر اسلامی کہسکتے ہین تیسری
تمہید یعنی لفظ ابو بکر وعمر بلفظ جناب شیخین فقط نوید عوام کے لئے ہے تاکہ عوام گمان کرین کہ
مولانا شوستری جو شیعونکے بڑے عالم ہین کفر ثلثہ کا انکار کرتے ہین اور اونکو بتعظیم
وتکریم یاد کرتے ہین حالانکہ کل کتب جناب مولانا شوستری از بائے بسم اللہ تا تائے
تمت اثبات کفر ونفاق سی ثلثہ کی بھرے ہوئے ہین مفتح کتاب مجالس المومنین مین
بعد ذکر حدیث قرطاس کے جو اول دلیل اوپر نفاق کے ہی فرماتے ہین والا ہر عاقل
متامل مشتبہ نیست کہ آن حریفان وغاور وباہان معرکہ وغا در ایام حضرت رسالت
پیوارہ انتظار این فرصت داشتند تا آنکہ بعد انحضرت علم مخالفت اہلبیت برافراشتند
وبنا بر طمع جاہ وغلبہ ہوا انچہ از دیدہ وشنیدہ بودند نادیدہ وناشنیدہ انگاشتند الی آخر
ما افاد ولقد اجاد فیما افاد قولہ رہا جواب جو مجتہد صاحب **اقول** جو جواب جناب غفرانمآب
علیہ الرحمۃ والرضوان نے دیا ہی وہ بہت معقول جواب اور قاطع شبہات ذوی ناب اولی
الالوناب ہی اور جو آپ کی سمجھ مین نہین آتا ہی وہ قصور فہم آپکا ہی جیسا کہ مسئلہ کلالہ

باوجود سمجھانے جناب رسولخدا کے حضرت عمر کے فہم مین نہ آیا قولہ اسلئے کہ قاضی صاحب
اقول قاضی صاحب نے نہین کہا بلکہ شیخ جلیل رازی علیہ الرحمہ نے کہا ہی کہ شیخین کی
تکفیر بکفر اسلامی ہمارے اصول کے خلاف اور مجتہد صاحب اوسکو نہین ثابت کرتی
ہین بلکہ کفر ایمانی کو ثابت کرتے ہین پس دونون قولون مین آپسمین تناقض نہین ہے
کہ ایک خطا ٹھہرایا جاوے تناقض کے وحدات ثمانیہ مین سے وحدت اضافت بھی ہی
پس خطا آپکی ہی کہ قولین متحدین فی المآل کو متناقض سمجھتے ہین اور تعریض بلفظ اجتہادی
جو کی ہی پس مسئلہ فرعیہ مختلفہ نہین ہی بلکہ اصولیہ متفقہ ہی پس ایسے مقام مین ذکر اجتہاد کرنا
یاد وہ اجتہاد ابوبکر و عمر و عثمان خلاف نصوص صریحہ قرآن و فرمودہ سید الانس والجان
رسول ملک منان ہی کہ جس سے منع قرطاس اور تخلف از جیش اسامہ ہوا اور گھر اہلبیت کا
جلایا گیا اور خیار صحابہ مثل ابوذر و عمار پر جوتی اور لاتین اور کوڑے پڑے اور جلاوطن
کئے گئے اور یاد وہ اجتہاد محتہد جلیہ و مجتہدہ صفینے کا ہی جس اجتہادی لاکھون کی جان لی سبحان اللہ
کیا کیا اجتہاد تھے کہ نص صریح بلکہ اصرح کی ہوتی ہوئی اوس اجتہاد نے بنیاد بے عرب کی بیخ دین
کھود کے پھینک دی اور الحرب اکل العرب والعرب من الحرب ضرب مثل مشہور ہوئی
پس جب کل عرب کا یہ حال ہوا تو خاندان رسالت کو کون پوچھتا ہی قولہ یا شاید
درمیان کفر و ایمان کے اقول آپ ایسے نتنے نادان یہان نہ گئے کہ کچھ نہین جانتے
واہنا بایان کون ہی اسکو بھی نہین پہچانتے تمکو بسنت کی کیا خبر اسکی خبر نہین کہ ایکمرتبہ
درمیان کفر ظاہری اور ایمان حقیقی کے ہی بلکہ ایک نہین جمعًا و رفعًا دو کہنا چاہیئے شاید
وکاش کو اس مقام مین کچھ دخل نہین ہی بلکہ یقینًا و حتمًا خود جناب باری نے درمیان کفر اور
ایمان کے ایکمرتبہ نفاق کا ٹھہرایا ہی اور ندبندین بین ذالک لا الی ہؤلاء ولا الی ہؤلاء فرمایا
ہے اور منافقین کو اخوان کافرین بنایا ہی الم تر الی الذین نافقوا یقولون لاخوانہم
الذین کفروا قولہ اسلام ہی جسکے معنی نفاق کی ہین اقول کیا سمجھ سے کہا تک سمجھائے

اری حضرت اسلام کے معنے نفاق کے نہین ہین یہ کس کودن نے آپکو پڑہایا ہی یہ کس
گدہے نے آپکو سمجھایا ہی بلکہ اسلام اعم ہی نفاق سے اور ایمان سے قولہ استفسار کرتے ہین
اقول آپ ناحق استفسار کرتے ہین ہملوگ ہزار کہین اور آپکی تسکین کے لئی ہرن موسے
عرق ریزبان کرین مگر حضور والا کی سیری ہمسے نہوگی آپ جناب کبریا سے بصد تضرع والتجا
دعا کیجئے کہ روح پرفتوح ثلثہ کو دست زبانیہ سے اسقدر مہلت دی کہ آپ اونہین سے
جاکر پوچھ لیجئے کہ تم کس قسم کے منافق تھے اور کیسے مرتد تھے قولہ کیا غرض ہی اقول غرض نفاق وارتداد ثلثہ ہی
آپ لومڑی کی چال کیون چلتے ہین سیدھی راہ کیون نہین چلتے غرض شیعونکی بہت ظاہر
ہے کہ ثلثہ ظاہر مین کلمہ گو مسلمان تھے حقیقت مین بے ایمان تھے پر وہ ایمان ظاہری
مین نرد وغا کھیلے ہین جناب نبوی کو تادم وفات ایذائین پہونچائین یہ باہر ایذا پہونچاتی
تھے بیٹیان انکے گھر مین ایذائین دیتی تھین چنانچہ کلام اللہ مین سورہ تحریم اسپر ناطق ہی
اور بعد وفات آنحضرت کے اونکے اہلبیت کے ایذا دینے سے بھی اونکو ایذا پہونچائی اور
مورد ان الذین یؤذون اللہ ورسولہ لعنہم اللہ فی الدنیا والاخرہ ہوئی مصدق
اسکا یہ ہی کہ قیامت تک خدا نے اونکو مورد ملامت یک خلق کثیر کا کہ گنتی اونکی کرورونکی
بھی شمار مین نہین آسکتی بنایا ہی قولہ یا کہ وہ دل سے اقول یہ تردید فاسد ہے
کیا ضرورت اسکی ہی کہ اگر امامت کی منکر ہون تو مصدق نبوت دل سے ہون کیون نہین
جائز ہی کہ زبان سے ادائے شہادتین کرتے ہون اور دل سے نہ مصدق بنوت ہون
اور نہ مصدق امامت قضیتین مانعۃ الجمع نہین ہین کہ تردید کچھ مصرف رکھتی ہو اور درواقع
امر ایسا ہی ہے کہ حضرات ثلثہ آپکے ایسے جامہ زیب اور نیک تن ہین کہ جملہ اقسام اضداد
ایمانی کے معدن اور جملہ نقائص حسن وخوبی کے مخزن ہین یہان پنج عیب شرعی کی
جگہہ پنجاہ عیب شرعی بھی بہت کم ہین قولہ اکثر حضرات شیعہ فرماتے ہین اقول اکثر
کیون فرماتے ہین کل کہیئے اور اکثر کے مقابل مین جن بعض کو آپ مخالف اکثر قرار دینگے

وہ اپکی فہم کی غلطی ہوگی جیساکہ آپ نے جانا ہی اور پھر جانے کا قولہ امام مہدی فرماتے ہین
اقول فقط صاحب الزمان علیہ السلام نہین فرماتے بلکہ ہمارے نزدیک اجماع کل
اہلبیت طاہرین علیہم السلام اسی پر ہی اور یہی ایک دلیل اجمالی شیعون کے لئے واسطے
ابطال آپکے قول کے کہ بعض علما پر آپ تہمت اقرار ایمان ثلثہ کرتے ہین کافی ہی قولہ پس
اسکا جواب ہم اوپر دیچکے اقول پس اوسکے جواب الجواب کے منبع ہم بھی اوس اوپر کے نیچے
ٹھونک چکے اوسکا اعادہ ہمکو بھی ضرور نہین ہے قولہ اسی واسطے اس قول سے اکثر علمار
شیعہ اقول چار سطر پہلے آپ فرما چکے ہین کہ انکار ایمان ثلثہ اکثر حضرات شیعہ فرماتے ہین بلکہ شیعہ
کس حساب مین خود اونکے امام مہدی فرماتے ہین اب فرماتے ہین کہ اکثر علما نے
انکار ایمان ثلثہ سے انکار کیا پس اگر منکرین اور منکرین منکرین دونون اکثر ہین تو اقل
کہان ہین سچ ہی کہ دروغگورا حافظہ نباشد اور اگر کہئے کہ اکثر شیعہ سے ہمنے عوام شیعہ مراد لئے
ہین تو آپ کی خوش لیاقتی ہی کہ خواص کا دامن چھوڑ کے عوام کا پکڑتے ہین اگر ایسی
پکڑ کیجیگا تو میان مشیر کے شاگردون سے پیچھا چھڑانا مشکل ہوگا قولہ جیساکہ ملا عبداللہ
اقول نہ کوئی ملا عبداللہ کو علمار شیعہ سے جانتا ہی نہ کتاب اظہار حق کتب علمار شیعہ
مین مذکور ہی یہ مصنف اور مصنف سوائے بساط بسالمی صاحب کی اور کہین نہین
پایا جاتا ہی کسقدر بیغیرتی اور بے حمیتی بغرض ابلہ فریبی حضرات اہلسنت کی حصے مین پڑی
ہے کہ کتاب مستطاب ذوالفقار پر ناظر بلکہ بسفاہت مناظر بلکہ مجادل ومکابر ہین
اور اسمین صاف صاف ملا عبداللہ سے انکار ہی کہ ہم اونکو نہین جانتے وہ کوئی
ہمارے علمائے معتبرین اور مشہورین سے نہین ہین پس بغیر اثبات اعتبار اونکے
قول سے استشہاد کرتے ہین اور سخنان جواب دادہ کو بلا اشارت طرف رد جواب
کے بفخر ومباہات لکھتے ہین یہ نہین سمجھتے کہ سنی جہال دیکھکر تو واہ واہ خوش آمدی
کرینگے کہ جس سے حضرت مخاطب پھولے نہ سمائینگے مگر جب شیعہ دیکھین گے تو ان خیانتون

اور بغیر متون پر سوائے صدر رحمت کی اور کیا کہینگے قولہ وہذہ عبارتہ الی اخر العبارۃ
اقول معاذ اللہ کہ کوئی شیعہ بے ایمانی ابوبکر پر معاذ اللہ کہے جسکو خدا نے ایک تھوڑی سی
بھی عقل دی ہوگی وہ یہ سمجھیگا کہ جو لوگ برا کہنے سے تحاشی نہین کرتی وہ اثبات بے ایمانی
سے کب تحاشی کرینگے بلکہ تحاشی کرنیوالون سے البتہ تحاشی کرینگے پس ایسی لوگون کے
قول سے الزام شیعہ دنیا بجز ہوا الہوسی کیا کہا جائے لیکن ہم جانتے ہین کہ ایسی بات کے
جواب سے حضرات اہلسنت جان چراتے ہین اور کلام تنزلی پر جان لڑاتے ہین
بہت خوب ہم اب علی التنزل کہتے ہین کہ کیون نہین جائز ہے کہ ایمان سے ایمان
ظاہری مراد ہو اور ہماری علما ایمان ظاہری ثلثہ سے انکار نہین کرتے اور کہتے ہین کہ ثلثہ
مثل اخوان منافقین اپنے کے اذا لقوا الذین آمنوا قالوا امنا کا ایمان رکھتے تھے
ظاہر کلام ملا عبد اللہ مجہول بلکہ مفروض ناظر ہے طرف اسکے کہ بعد سنوح ناخوشی با امیر المومنین
کرہتی اور انکار نص جلے روز غدیر تھا وہ ایمان ظاہری بھی ثلثہ کے ہاتھ سے جاتا رہا اور داخل
کفر نجاستی ہوگئے ہرچند یہ مسئلہ یعنی نجاست و طہارت کا مسائل نظریہ فرعیہ سے ہی کہ کس قسم کا
کفر موجب نجاست ہوتا ہی مگر اس مقام پر ملائی مفروض کا قول آپ کو ضرر پہونچائیگا آپ
بطمع نفع اوسکو ناحق بیان فرماتے ہین قولہ ملا عبد الجلیل قزوینی اقول ان ملا کا
بھی قول مثل ملائے سابق کے درجہ قبول سے معزول ہے پہلے انکے اور
اونکے اقوال کی مقبولیت اقوال معتبرین اور موثقین سے ثابت کرتے تب کچھ گفتگو کرتے
اور کون شخص دنیا مین ایسا ہوگا کہ اپنی ملعونین کی ثناگستری کریگا اگر اونکو شیعہ قابل ثنا سمجھتے
تو کیون کچھ کہتے اور غایۃ مانی الباب اونکا قول منقول غیر مقبول فی الجملہ خلفا کی بزرگی پر دلالت
کرتا ہے اور ایمان سے اس مقام پر کچھ بحث نہین ہی اور بزرگی من حیث الدنیا بعد
غصب خلافت و حصول سلطنت کے بنظر ظاہر اونمین پائیگئے تھی مثل بزرگی فرعون
کے اور بزرگی بادشاہ کافر عہد حضرت ابراہیم علیہ السلام کے چنانچہ توجیہ لفظ آل فرعون مین

مفسرین نے ذکر کیا ہی کہ لفظ آل مقتضی عزت و منزلت ہی اور من حیث الدنیا فرعون کیلئے
تھی پس فراعنہ آل محمد کو اگر اس فرعون پر قیاس کرین تو کچھ بیجا نہین ہی اور یہ جو فرمایا ہی کہ ان
درجہ صحابت نگذرانند یہ بھی بہت ٹھیک ہی یعنے مثل کل منافقین کہ اونکو بھی داخل اصحاب
سمجھین پس اگر شیعہ درجہ صحابت سے ثلثہ کو نکالین تو مصداق حدیث صحابی صحابی کیونکر بنا وین

قال المخاطب القمقام ہداہ اللہ سبیل السلام

اور احتجاج طبرسی مین لکھا ہی کہ امام باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ لست بمنکر فضل ابی بکر لست بمنکر
فضل عمر ولکن ابابکر افضل من عمر کہ مین ابوبکر صدیق اور عمر فاروق کی فضیلتون سے
انکار نہین کرتا لیکن ابوبکر عمر فاروق سے افضل ہین پس ان روایتون اور ہزار مثل اسکے
اور روایتون سے جن کو ہم نقل کرینگے حضرت ابوبکر صدیق کے ایمان اور فضلیت
مین کون شک کرسکتا ہی پس یہ دعوی کہ ابوبکر صدیق باطن مین معاذ اللہ کافر تھے
خود علماء شیعہ اور ائمہ کبار کی احادیث سے باطل ہوا اور اگر اب بھی کسی کو شک ہووے
تو وہ تفاسیر اور احادیث امامیہ کو دیکھے کہ باوجود اس عناد اور تعصب کے جو اونکو خلفاء
ثلثہ رضی اللہ تعالی عنہم کے ساتھ ہے اب بھی صدہا روایات اور احادیث مدح و ثنا
مین خلفا کی موجود ہی چنانچہ اونکے مفسرین قبول کرتے ہین کہ حضرت ابوبکر صدیق غلامونکو
مول لیا کرتے اور بسبب اسلام کے اونکو آزاد کردیتے جیسا کہ علامہ طبرسی نے مجمع البیان
مین لکھا ہی کہ عن ابن الزبیر قال ان الآیۃ نزلت فی ابی بکر لانہ اشتری المماليک الذین
اسلموا مثل بلال وعامر بن فہیرہ وغیرہما واعتقہم کہ آیت سیجنبہا الاتقی الذی
شان مین ابوبکر کے نازل ہوئی کہ وہ غلامون کو جو اسلام لاتے مول لیتے اور پھر
خدا کی راہ مین آزاد کرتے مثل بلال اور عامر وغیرہ کے فقط پس چونکہ ابوبکر صدیق اپنے
مال کو خدا کی راہ مین صرف کرتے تب خدا نے یہ آیت نازل کی کہ دوزخ سے وہی
بڑا پرہیزگار بچیگا جو اپنے پاک مال کو خدا کی راہ مین صرف کرتا ہی پس تعجب ہے

کہ جو شخص اپنے مال سے مسلمان غلامون کو خریدی اور اونکو آزاد کرے اور اوسکی
شان مین خدا آیتین نازل کرے اور اوسکو اتقی الناس فرماوے اوسکی فضیلت اور
بزرگی بیکطرف اسکے ایمان سے بھی انکار کیا جاے اور ایسا شخص منافق اور کافر
سمجھا جاے غرض کہ ایمان اور اسلام مین ابوبکر صدیق کے کچھ شبہہ نہین رہا اور باقرار
علماء شیعہ اوسکا ثبوت ظاہر ہوگیا اب باقی رہا تیسرا امر کہ مراد ایمان سے اصول دین کو تصدیق
کرنا ہے اور چونکہ آمامت بھی ایک اصل اصول دین سے ہے اور اس سے ابوبکر صدیق منکر تھے
اس سے اونپر اطلاق ایمان کا نہین ہوتا اسکی تردید ہم بخوبی بحث آمامت مین کرینگے
انشاء اللہ تعالی لیکن ہمارے نزدیک ابتداے زمانہ نبوت مین امامت کو اصول دین
مین داخل کرنا اور جو اوسوقت آمامت پر ائمہ اثنا عشر کے ایمان نہین لایا اوسکو مومن
نہ جاننا نادانی ہے اسلئے کہ جب پیغمبر صاحب نے نبوت کا دعوی کیا اور اسلام کی دعوت
فرمائی تو اوسوقت خدا کی توحید اور اپنی نبوت کی تصدیق ایمان کی علامت رکھی آئمہ کی
امامت کی تصدیق کی تکلیف کسی کو نہین دی بلکہ خود حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ کو بھی
اسلام کی دعوت صرف توحید اور نبوت کی تصدیق پر کی پس اوسوقت امامت کا کچھ ذکر ہی
نہ تھا کہ کوئی اوسکو قبول کرتا یا اوس سے انکار کرتا اگر ہم غلط کہتے ہون تو حضرات شیعہ انہی ہی
کتابون سے یہ بات ثابت کردین کہ جب اول اول پیغمبر خدا علیہ التحیۃ والثنا نے لوگون کو
اسلام کیطرف بلایا تو اوسنے توحید اور نبوت کے سوا حضرت علی کی امامت کی تصدیق کو بھی
فرمایا حضرت علی خود اوسوقت لڑکے تھے کسی شخص سے اوسوقت پیغمبر صاحب نے نہین فرمایا
کہ جسطرح پر خدا کی توحید اور میری نبوت کی تصدیق تمپر ایمان کے لئے ضرور ہے اسیطرح میرے
چھوٹے بھائی علی کی امامت کی تصدیق بھی ضرور ہے اور جبکہ ایسا کسی سے اوسوقت نہین کہا
اور امامت کو اصول ایمان سے قرار نہین دیا تو ابوبکر صدیق کا انکار یا اقرار کرنا بھی اوس سے ثابت
نہین ہوتا اور جب یہ ثابت نہوا تو اونکے ایمان مین بھی کچھ خلل نہ آیا پان حضرات شیعہ یہ کہسکتے ہین

کہ آخر زمانہ نبوت مین خم غدیر پر جب خطبہ امامت علی مرتضی کا پڑہا اور لوگون کو توحید اور رسالت
کے علاوہ امامت کے اقرار پر بھی دعوت کی اوسوقت امامت کا انکار گویا ایمان کے خلل کا سبب
ٹھہرا لیکن جبکہ اوسکا نام و نشان بھی نہ تھا اور کوئی لفظ امامت سے واقف تک نہ تھا اوسکو اوسوقت
اصول دین مین ٹھہرانا اور اوس سے ناواقف آدمی کو منکر قرار دینا اور اوسکے انکار کو اوسکے عدم
ایمان کا سبب کہنا بڑی نادانی ہی ہان حضرات شیعہ یہ کہسکتے ہین کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ
نے خم غدیر کی وقت حضرت علی کی امامت سے دل مین انکار کیا اور بعد وفات پیغمبر خدا علیہ التحیۃ
والثنا کے اوسکو ظاہر کیا یعنی خود امام بن بیٹھے تو ہم اسبات کو سن سکتے ہین لیکن اس سے
صرف اطلاق ارتداد کا ونعوذ باللہ من ذالک اونپر ہوسکتا ہی اس سے اونکی اصل ایمان
مین جو اول اول لائے کچھ خلل نہین آسکتا اور ابتدائے زمانہ نبوت مین اونکا نہایت سچے دل سے
ایمان لانا اپنی حال پر قایم رہتا ہی ہان ارتداد اونکا سبب غصب خلافت کی اسکو ہم بحث امامت مین بیان کرینگے ان شاء اللہ

یقول المتمسک بولایت علی ابن ابیطالب علیہ السلام

یہ جو ارشاد ہوتا ہے کہ احتجاج طبرسی مین لکھا ہے کہ امام باقر علیہ السلام
نے فرمایا حضرت سلامت یہ مقول مبول نامعقول آپکا مدخول ہے
بچند دخول متصل الوصول ومستلزم الحصول انظار ثواقب فحول سے آتا اولاً احتجاج طبرسی مین تو
فرمانا امام باقر علیہ السلام کا کہین نہین لکھا ہی مگر آپکے جناب جی صاحب نے کہین لکھا ہوگا
آپ اونہین سے نقل فرماتے اور کہتے کہ موجی صاحب نے کہا ہے کہ احتجاج طبرسی مین لکھا ہے
تا بمقتضائے العمدۃ علی الراوی پردہ رہ جاتا اور آپکا دامن عصمت اور عفت لوث تہمت سے
بچ جاتا اور قصور نافہمی و بے دانشی فقط طرف موجی صاحب کے عاید ہوتا کہ علمار حضرات اہلسنت
فقط عوام فریبی کے لئے مدعی اتباع اہلبیت علیہم السلام ہوتی ہین حالانکہ اکثر علما انکے نام
اہلبیت سے بھی واقف نہین کنی اور القاب کو کہان پوچھتا ہی اور جب حال علما یہ ہی تو جہلا کا کیا ذکر
ہے کتاب احتجاج مین ایک حدیث ابطال فضل ابوبکر و عمر مین احتجاجات ابوجعفر ثانی یعنے

حضرت امام محمد تقی علیہ السّلام مین منقول ہی اوسکو ہمارے حضرت سمجھتے ہین کہ امام محمد باقر
علیہ السّلام سے منقول ہی اگر مبدء بحث مین لفظ ثانی پر نہین لحاظ فرمایا تھا تو خیر کہ دور تھا
لیکن طرفہ یہ ہے کہ خود مبدء حدیث مین موجود ہی روی ان المامون بعد ما زوج ابنتہ
امّ الفضل اباجعفر علیہ السّلام کان فی مجلس وعندہ ابوجعفر علیہ السّلام
ویحیی ابن اکثم وجماعۃ کثیرۃ فقال لہ یحیی ابن اکثم ما تقول یا ابن رسول اللہ
الحدیث اتنا تو خیال فرمایا ہوتا کہ کجا زمانہ مامون جسنے اپنی بیٹی سے عقد حضرت امام محمد تقی
کیا تھا اور کجا زمانہ امام محمد باقر علیہ السلام کہ اواخر سلطنت بنی امیہ مین تھی کہ اسوقت
مامون عباسی کے دادا کا بھی شاید وجود نہوگا پس ابوجعفر سے امام محمد باقر علیہ السلام کو
مراد لینا سوائے مضحکہ کے کس چیز پر محمول ہوسکتا ہی ثانیاً یحیے ابن اکثم کہ علمار متعصبین اہلسنت
مین سے تھا اور ذہبی اوسکی شان مین ان الاعتدال مین لکھتے ہین وحدث عنہ الترمذی
وکان من کبار الفقہار اور مثل اسکے ایک گروہ علمار اہلسنت اسکے حق مین لکھتے ہین اور
قاضی القضات تھا باینہمہ گروہ عظیم اکابر علمار اہلسنت شہادت انکے لواطت اور حسن پرست
ہونیکی بھی دیتے ہین وکل ذلک مذکور ومثبت فی الاستقصار اور ایسا بیہودہ بلکہ نام ناصبی تھا کہ
حسب فرمائش سلاطین عباسیہ اور خوش آمد مین اون شیاطین کی مقابلہ جناب امام حسن عسکری
علیہ السلام سے کرنے کو امادہ اور اوس جناب کو الزام دینا چاہا مگر اوس محبت خدا نے خوب ہی
اس ناصبی کو عاجز ورسوا کیا بالجملہ بسبب ایسی ہی عادات خبیثہ کی امام محمد تقی علیہ السلام سے
مستعد مقابلہ واضرار امام ابرار ہوا اور مجمع عام مین اون گروہ نواصب کے احادیث فضائل
ابوبکر وعمر کو پوچھنا شروع کیا بغرض فاسد اسکے کہ وہ حضرت انکار کرین تو اراکین دولت عباسیہ
جو سب سنّی تھے وہ سنین تو ایک صورت فساد پیدا ہو اور نحضرت نے غرض فاسد پر
اوسکے متفطن ہوکر ابتدائے ذکر فضایل ابوبکر مین فرمایا کہ مین منکر فضل ابوبکر نہین ہون لیکن
یہ حدیثین جو تو فضائل ابوبکر مین بیان کرتا ہے غلط ہین اور اسیطرح ابتدائے ذکر فضائل عمر مین

بیان فرمایا کہ مین منکر فضل عمر نہین ہون لیکن یہ حدیثین جو فضائل عمر مین تو بیان کرتا ہی
وہ غلط ہین اور ظاہر ہی کہ مدار فضائل ثلثہ امثال انہین احادیث موضوعہ پر ہی پس جبکہ
اِن احادیث کو حضرت نے غلط اور موضوع ٹھہرایا و ما ثبت بہ الفضل کو باطل کر دیا تو پھر فرمانا کہ
مین اونکے فضل کا منکر نہین ہون بجز استہزا کے کس چیز پر محمول ہو سکتا ہی جس طرح
جناب باری بعد ذکر طعام و شراب اہل جہنم کے فرماتا ہی کہ ذق انک انت العزیز الکریم
اکثر مفسرین نے فرمایا ہی کہ ذکر عزیز و کریم نہین ہی مگر بطور استہزا اور قرینہ اوسپر ذکر طعام
و شراب ذلت و خواری ہی **ثالثا** ہو سکتا ہی کہ مراد عدم انکار فضل سے فضل دنیاوی ہو
یعنے مین منکر اونکے اوس فضل کا نہین ہون جو دنیا مین اونہون نے ایک قلیل عزت
بسبب اکتساب سلطنت مسمی بخلافت کی حاصل کی جسطرح سے عزیز و کریم ہونا اہل جہنم کا
باعتبار اغزار و اکرام دنیا کے ہو سکتا ہی **رابعا** کلام امام علیہ السلام نص اوپر اقرار فضل ابوبکر کے
نہین ہی بلکہ فرمایا کہ مین منکر نہین ہون اور عدم انکار شے مستلزم اقرار شے نہین ہوتا اسلئے
کہ جائز ہے کہ ایک شخص ایک بات کا نہ انکار کرے نہ اقرار جیسا کہ ابھی آپ نے صفحہ ۸۷ کی تین
سطر مین فرمایا کہ نہ انکار کیا نہ اقرار انتہی پس جب انکار و اقرار کچھ نہوا تو فضل ابوبکر مسکوت عنہ رہا و ربما
یکون السکوت فی معرض البیان بیانا للعدم اور قرینہ عدم کا یہان انکار احادیث فضیلت
ابوبکر و عمر ہے پس محصل کلام بلاغت نظام عدم اقرار فضیلت ابوبکر ٹھہرا اور اگر اس
مضمون کو بطرز معقول کما ہو اداب المعقولیین ہم بیان کرین تو یون کہین کہ لانسلم کہ بین
الاقرار و الانکار تقابل ایجاب و سلب ہی لرفعہما معا با قرار کم پس ضرور ہی کہ یا تقابل عدم
و ملکہ ہو انکان احدہما وجودیا و الاخر عدمیا و العدمی قابل للوجودی پس لانسلم کہ عدم شانہ
الاقرار بہ نسبت اوس جناب کی صادق آتا ہی علی الخصوص بنظر اسکے کہ اونکے جد امجد جناب
امیر المومنین معتقد کذب و غدر و خیانت و اثم حق شیخین مین تھے کما فی صحیح المسلم اور
علی ہذا القیاس خطبہ شقشقیہ کہ بعض اکابر علمار اہلسنت مثل فیروز آبادی و محمد طاہر گجراتی

وسبط ابن جوزی وغیرہم کلام جناب امیر علیہ السلام وذکر ہوا وسمین بہت سی رذائل بدل فضائل کے اوس
جناب نو فرمائے ہین پس بالاینہمہ کیونکر ہوسکتا ہی کہ اُس جناب کی ثنا مین اقرار فضیلت ہوسکے
تو جسطرح بہ نسبت مجردات کی حرکت و سکون کہ باہم متقابلین متقابل عدم و ملکہ ہین منتفی ہی اسیطرح سے
بہ نسبت اوس جناب کے یہ دونو منتفی ہون اور یا تقابل تضاد ہو انکا ان کلا ہما جوہرین حسب بھی ثبوت
اقرار نہین ہوتا بجواز ارتفاعہما لبیوست الواسطۃ بینہما جینئذ اور یا تقابل تضائف کیسے پس
اونکا اثبات متضائفین کہنا خالی از اشکال نہین اور ثانیاً بالفرض اگر ایسا ہی تقابل ہو تو بحسب
مختلفین اور باعتبار زمانین متضائفین کا اجتماع ممکن ہی پس ہوسکتا ہی کہ اکثر وجود سے
انکار اور بعض دیگر سے کہ مطاوی کلام خاکسار مین اشعار طرف اونکے موجود ہی اقرار ہو
لیکن ایسا اقرار مفید مطلب ایکے نہین ہی کما بیناہ بالجملہ اباً ما کان ثبوت اقرار فضیلت
ابوبکر مفید ایکے نہوا اور ممکن ہوا ثبوت اقرار رذیلت اور اگر ہم جانتے کہ آپ مین کچھ لیاقت فہم ہی
تو اس تقریر معقول کو متوجہ تمام بیان کرتے لیکن کیا فائدہ بھینس کے آگے بین بجاوین بھینس
کھڑی پگورائے کیا ٹھیک گفتاری مثل ہی اور خامساً جائز ہی کہ مراد امام علیہ السلام کی یہ ہو کہ
مین قول فضل ابوبکر کا منکر نہین ہون یعنے مین اقرار کرتا ہون کہ ابوبکر و عمر کے یہ فضائل بزبان
اہلسنت ہین لیکن یہ حدیثین فضائل کی سب جھوٹی ہین اور فضائل واقعی نہین ہین بلکہ
فقط بزبان اہلسنت ہین پس بجائے رذائل واقعی کے اطلاق کرنا فضائل کا بہ نسبت
ابوبکر و عمر کے بلسان قوم ہی جیسا کہ بعض مفسرین نے توجیہ ہذا ربی مین بہ نسبت نجم و قمر
و شمس کے قول ابراہیمی مین بیان کیا ہی یعنے حضرت ابراہیم کا ستارون کو رب کہنا
بلسان قوم تھا اور غرض حضرت کی یہ تھی کہ معاذ اللہ واقعی یہ رب میرے ہین بلکہ غرض یہ تھی
کہ قوم کے عقیدہ فاسدہ کی راہ سے یہ رب میرے ہین اور اسیطرح سے ہی فرمانا جناب باری کا
آلہتکم خیر پس بتون کا آلہ ہونا نہ ازراہ واقع کے ہی بلکہ باعتبار عقیدہ قوم کے ہی سادساً
ہوسکتا ہی کہ مراد امام علیہ السلام یہ ہو کہ ہرچند واقع مین مین منکر فضائل ابوبکر و عمر ہون لیکن

علت انکار احادیث فضائل ابوبکر و عمر یہ نہ سمجھنا چاہیئے کہ مین منکر فضائل ہون اسوجہ سے
تکذیب احادیث فضائل کرتا ہون بلکہ علت انکار احادیث واقع مین کاذب ہیں یا ان
احادیث کا ہی پس کہی یہ نہ سمجھی کہ چونکہ مین منکر فضائل ہون اسوجہ سے انکار کرتا ہون بلکہ
ازراہ کذب واقعی احادیث فضائل ابوبکر و عمر کا انکار و ابطال کرتا ہون پس مقصود نفی انکار
سے نفی ثبوت کذب ہی انکار ہی نہ اقرار فضائل شیخین سابقًا مقصود امام علیہ السلام عدم انکار فضل
بکری سے فضل ابوبکر اور پر عمر کے اور فضل عمر اور پر عثمان کے ہی بنا بر عقیدۂ اہلسنت کہ انہون
نے اوّل و ثانی بنایا ہی اور ثانی کو اول نہین ٹھہرایا ہی پس اس فضل ابوبکر و عمر کی کہ بنا بر عقیدہ
اہلسنت کے ہے حضرت منکر نہین ہین یا وہ فضل ابوبکر عمر پر اور فضل عمر عثمان پر جو بنا بر واقع کی
ہو کہ اول ابوالشر اور ثانی ابن الشر اور ثالث ابن ابن الشر ہے اسکے وہ حضرت منکر نہین
ہین یا اوّل ظالم اور ثانی اظلم اور ثالث اظلم من الاظلم تھا اس فضل کا انکار نہین ہی یا جیسا ثانی
کی طیب ولادت محل نظر ہی ویسا اول نہ تھا اس فضل کا انکار نہین ہی اور یہ ایک جواب در حقیقت چند
جواب ہین ثامنًا دلالت حدیث اور پر اقرار فضل ابوبکر و عمر کی قطعی نہین ہی لعدم استلزام عدم الانکار للاقرار
کما بیّنا پس معارض نہین ہو سکتی یہ حدیث ساتھ اون احادیث کی جو قطعی الدلالۃ ہین اور پر دوائل ثلثہ
کے تاسعًا یہ حدیث اخبار احادی ہی اور مخالف ہی احادیث متواترۂ قطعیۃ الصدور کی پس یا مطرح ہوگی
یا ماوّل ہوگی بتاویلات سدیدہ عاشرًا یہ سب جوابات کلّہ شکنی کیواسطے ہین اور جوابات حقیقی اور امر واقعی جو
ہے ہم بلحاظ دباس خاطر مبارک آپکی اوسکے اظہار مین بہت تامل کرتے ہین مگر بے کئے چارہ بھی نہین
ہے اسلئے بعد بہت معذرت کے کہتے ہین کہ شیعہ اس فقرہ کو بقرینہ سوال مخالف خداع
مجمع عام مین محمول بر تقیہ کرینگے لیکن یہ معلوم ہے کہ یہ لفظ تقیہ آپکے خاطر اقدس پر کوہ
ابوقبیس سے بھی گران تر گذریگا اور آپ سنتے ہی چراغ پا ہونگے اور ہمکو ڈر اسبات کا ہی
کہ جب آپکی خاطر غم و غصہ سے دو نیم اور قلب سلیم سوختہ نائرہ آتش جحیم ہو تو کہین ایسا نہو کہ دماغ
سقیم مین یہ خیال مقیم ہو کہ یہ چند آیتین قرآنی جو شیعون کے لئے دلیل تقیہ بنفس نیرانی ہین

اور دست برد عثمانی سے بچ رہی ہین اب سنیون کو لازم ہی کہ قران سے نکال کر جلا دین
کہ پھر شیعون کو مجال استدلال نرہے اور جواب دہی سے فارغ البال ہو جائین اب ہم
محصل حدیث کو واسطے نزہت خاطر مومنین کے نقل کرتے ہین کتاب احتجاج مین منقول ہی
کہ یحیے بن اکثم نے روبرو ایک جماعت کثیر کے اراکین دولت عباسیہ سے کہ سب خوارج سی
تھے حضرت ابی جعفر ثانی یعنے امام محمد تقی علیہ السلام سی پوچھا کہ یا بن رسول اللہ آپ کیا فرماتے
ہین در بارہ اوس حدیث کی جو فضیلت ابوبکر مین منقول ہی کہ حضرت جبرئیل جانب خداوند
جلیل سے جناب رسولخدا کے پاس تشریف لائے اور کہا کہ خدائے عزوجل بعد تحفہ سلام کے
آپ سی فرماتا ہی کہ آپ ابوبکر سے پوچھئے کہ مین تو اوسنسے راضی ہون آیا وہ بھی مجھ سے راضی
ہین کہ نہین حضرت امام علیہ السلام نے جواب مین اوس خارجی کے فرمایا کہ مین انکار فضل
ابوبکر نہین کرتا لیکن ضرور ہے اوسکو جو ایسی حدیث بیان کرے وہ لحاظ کرے قول
رسولخدا پر کہ جو اونحضرت نے حجۃ الوداع مین فرمایا تھا کہ بدرستیکہ بہت ہو گئے ہین میری اوپر
جھوٹھ باندھنے والے اور قریب ہی کہ بعد میرے اور زیادہ ہونگے پس جو شخص کہ عمداً مجھ پر
جھوٹھ باندھے اوسکو چاہیئے کہ جگہ اپنی آتش جہنم قرار دے پس جسوقت پہونچے تمکو کوئی حدیث
پس عرض کرو اوسکو کتاب خدا اور میری سنت معلومہ پر پس اگر موافق کتاب اور سنت ہو
تو اوسکو قبول کرو اور اگر مخالف ہو تو اوسکو چھوڑ دو اور یہ حدیث فضیلت ابوبکر کی ہرگز مطابق
کتاب خدا نہین ہی اسلیے کہ خداوند تعالے فرماتا ہے ولقد خلقنا الانسان ونعلم
ما توسوس به نفسه ونحن اقرب اليه من حبل الوريد یعنے پیدا کیا ہمنے
انسان کو اور جانتے ہین ہم اوسکے وساوس نفسانی کو اور قریب تر ہین اوسکی رگ جان سی
پس کیونکر ہو سکتا ہی کہ خداوند تعالے پر رضامندی اور ناراضامندی ابوبکر کی مخفی رہی
کہ نوبت باستفسار از ابوبکر پہونچے اسبات کو عقول محال جانتے ہین پس ثابت ہوا کہ یہ حدیث
جھوٹی ہے کہ جس سے معاذ اللہ جہل خدا لازم آتا ہے پھر یحیے نے کہا کہ یا حضرت ایک

دوسری حدیث ہی کہ پیغمبر خدا نے فرمایا کہ ابوبکر و عمر زمین پر ایسے ہین کہ جیسے جبرئیل اور میکائیل آسمان پر امام علیہ السلام نے فرمایا کہ اس حدیث مین بھی نظر کرنا چاہیئے کہ مثل حدیث سابق ہو اسلئے کہ جبرئیل و میکائیل دو ملک مقرب خدا ہین اور جناب باری نے کلام اللہ مین اونکو معصوم فرمایا ہی اور لا یعصون اللہ اور یفعلون ما یومرون اونکے حق مین ہی پس جن لوگون نے کبھی عصیان خدا نہین کیا اور طرفۃ العین بھی اوسکی اطاعت سے باہر نہین ہوئے کیونکر اونکے برابر ہو سکتے ہین وہ لوگ جو مشرک تھے اور اکثر ایام عمر اونکے شرک اور بت پرستی مین گذرے اور چند روز بظاہر قبول اسلام کیا عقل محال جانتی ہے کہ ایسے لوگ مشابہ جبرئیل و میکائیل ہو جائین پھر یحییٰ نے کہا کہ یہ بھی حدیث مین آیا ہی کہ جناب رسولخدا نے فرمایا کہ ابوبکر و عمر سیدا کھول اہل الجنۃ ہین پس اس حدیث کے بارے مین آپ کو کیا کلام ہے پس امام علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ بھی مثل حدیث سابق جھوٹی ہے اور محال ہی کہ اہل جنت نظر بحدیث اہل الجنۃ جرد و مرد سب کے سب جوان ہین بڈھون کا وہان کیا دخل ہی اور جب کھول جنت مین نہین ہین تو شیخین سیدا کھول کیونکر ہو سکتے ہین پھر فرمایا امام نے کہ اس حدیث کو بنی امیہ نے بمقابلہ اوس حدیث کے بنایا ہے کہ جناب رسولخدا نے باب حسنین مین فرمایا انھما سیدا شباب اھل الجنۃ پھر یحییٰ نے کہا کہ فضیلت عمر مین جو حدیث ہی کہ السکینۃ ینطق علی لسان عمر اسمین آپ کیا فرماتے ہین امام علیہ السلام نے فرمایا کہ مین انکار فضل عمر نہین کرتا لیکن ابوبکر افضل ہی عمر سے یعنے تمہارے عندیہ مین حالانکہ ابوبکر سر منبر کہتا تھا کہ ان لی شیطان یعترینی یعنے ایک شیطان ہی کہ اکثر اوسکے سر پر سوار رہتا ہی پس جب مین ٹیڑھا ہون تو مجکو سیدھا کر دیجئے افضلیت ابوبکر کی عمر سے اجماعی اہلسنت ہی اور دلالت کرتے ہین اسپر احادیث موضوعہ اونکی مثل اسکے کہ حضرت عمر تمنا کرتے تھے کہ کاش مین ایکبال ابوبکر کا ہوتا حضرات اہلسنت کو معلوم ہوگا کہ کہان سے بال ہونیکی تمنا تھی بہرکیف جب ابوبکر کا یہ درجہ ہی تو فضیلت

عمر ابوبکر سے بڑہ جانا محال ہے پس نطق شیطانی لسان بکری سے نطق سکینہ لسان عمری
سے کیونکر ہو سکتا ہی اور اسیطرح کے تفرج بعض ظرفاے شیعہ نے بھی بہ نسبت ایک
حدیث دیگر فضیلت عمری کے کی ہی اور وہ حدیث یہ ہی کہ روز محشر خداوند تعالے اول
مصافحہ عمر ہی سے کریگا پس بنا برا سکے کہ ابوبکر افضل عمر سے ہین لازم آتا ہی کہ جب حضرت
ابوبکر قدم رنجہ محشر مین فرماوین تو ضرور ہوگا کہ خدا اونکی پیرون پر گرے اور اپنی تئین اونکی قدمبوسی
سے مشرف کری اسلئے کہ اگر مصافحہ کرے تو برابری عمر کی ساتھ ابوبکر کے ہوگی بلکہ باعتبار
اول مصافحہ کرنیکے ساتھ عمر کے تفضیل مفضول اور ترجیح مرجوح لازم آویگی اور یہ امر عقلًا اور
شرعًا قبیح ہے بالجملہ یہ قبائح نہین ہوتی مگر صحت حدیث فضیلت عمری سے پس وہ حدیث
باطل ہے اب حقیر خدمت مومنین مین عرض کرتا ہے کہ مینے واسطے حل کرنے حدیث
السکینة تنطق علی لسان عمر کے رجوع کیا طرف نہایہ ابن اثیر کے کہ کتب معتبرہ
اہلسنت سے ہی اونہون نے تفسیر سکینہ مین جو اس حدیث مین ہی چند احتمال بیان فرمائی
ایک یہ کہ سکینہ سے مراد یہان وہی سکینہ ہے جسکا ذکر خدا نے کلام اللہ مین کیا ہی جہان کہ فرمایا
ہے قال لهم نبيهم إِنَّ آيَةَ مُلْكِهِ أَنْ يَأْتِيَكُمُ التَّابُوتُ فِيهِ سَكِينَةٌ مِنْ رَبِّكُمْ
وَبَقِيَّةٌ مِمَّا تَرَكَ آلُ مُوسَىٰ وَآلُ هَارُونَ اور اوسکے تفسیر مین پھر نین قول ذکر کئے
ایک یہ کہ سکینہ ایک حیوان تھا کہ اوسکا مُنہ مثل مُنہ آدمی کے تھا اور سب بدن اوسکا ایک
جسم لطیف سی مثل ریح اور ہوا کے پیدا ہوا تھا دوسرے یہ کہ سکینہ ایک صورت تھی مثل بلی
کے کہ بنی اسرائیل کے لشکر کے ساتھ رہتی تھی پس جہان وہ شکل متبرک بلی کی دکھائی دیتی
تھی لشکر کُفّار خود بخود بھاگ کھڑا ہوتا تھا تیسرے یہ کہ مراد سکینہ سے وہ نشانیان ہین جو موسی
چھوڑ گئے تھے بعد اسکے ابن اثیر اپنی تحقیق ارشاد فرماتے ہین کہ حدیث حضرت عمر مین اشبہ بالحق یعنی
اصح یہ ہے کہ وہ صورت مذکورہ مراد ہو یعنی بلی والی صورت انتہی کلامہ پس بنا بر اس تحقیق کے
جو اہلسنت کے لئی تحقیق بالتصدیق ہے معنے حدیث یہ ہوئے کہ وہ صورت متبرک بلی کی گویا

ہوتی تھی اوپر بیان حضرت عمر کے اور غرض امام علیہ السلام کے رد حدیث مذکور سے یہ ٹھہری
کہ حضرت ابوبکر جو بقول تمہارے افضل عمر سے تھے انکی زبان مبارک پر تو بجز شیطان خبیث
کے نہ کوئی صورت چوہے کی چون چون بولی نہ کوئی صورت بلی کی میون میون بولی تو
پھر حضرت عمر کی زبان پر صورت متبرک بلی کی کیونکر ہوے گی بالجملہ نہایت مستبعد ہی کہ افلح
کی بلی نو میون میون کرے اور وہ پرانا بن بلاد کچھ نہ بولے پھر میں رجوع کرتا ہون طرف
ذکر حدیث احتجاج کے پھر یحییٰ نے پوچھا کہ کیا فرماتے ہین آپ اس حدیث مین جو روایت
کی گئی ہی کہ عمر بن خطاب سراج اہل الجنۃ یعنے حضرت عمر چراغ اہل جنت ہین امام رضا نے جواب مین فرمایا کہ
یہ بھی محال ہی اسلئے کہ بہشت مین ملائکہ مقربین ہین اور از آدم تا خاتم الانبیاء مرسلین ہین کیونکر
ہو سکتا ہی کہ بہشت انکے نور سے نہ روشن ہو اور تیرہ و تار رہی یہانتک کہ احتیاج بڑے
نور حضرت عمر کی کہ وہ چراغ بنی تب روشنی اہل بہشت کو میسر آوے پھر کہا یحییٰ نے کہ اوس
حدیث مین آپ کیا فرماتے ہین کہ جناب رسولخدا نے فرمایا کہ اگر خدا نہ مجھکو پیغمبر کرتا تو ضرور عمر
پیغمبر کرتا امام علیہ السلام نے فرمایا کہ کلام خدا صادق تر اس حدیث سے ہی اوسکے سامنے ایسی
حدیث سچی نہین ہو سکتی خداوند تعالے اپنی کتاب مین فرماتا ہے واذ اخذنا
من النبیین میثاقهم ومنك ومن نوح جسوقت لیا ہمنے روز الست عہد و پیمان
پیغمبرون سے اور تجھسے اور نوح سے پس جبکہ حق تعالے روز اوّل عہد و پیمان ادائے رسالت
انبیا سے لیچکا ہو تو کیونکر ہو سکتا ہی کہ اوس میثاق کو متبدل کرتا اور بجائے رسولخدا عمر نبی ہو سکتے
پس احتمال نبوت عمر محال ہوا تو یہ حدیث جھوٹی ہو گئی پھر امام نے فرمایا کہ انبیا علیہ السلام
طرفۃ عین شرک بخدا اختیار نہین کیا پس کیونکر ممکن تھا کہ خدا ایسے شخص کو پیغمبر کرتا کہ جسکی اکثر عمر
شرک اور بت پرستی مین گذری ہو اور بظاہر چند روز مسلمان ہوا ہو اور پھر جناب رسولخدا نے
فرمایا کہ کنت نبیا و آدم بین الروح والجسد یعنی جب نبوت جناب رسولخدا قبل از تخمیر
آدم ہو تو عمر کے لئے امکان اس نبوت کا کہان سے ہو سکتا ہی مگر یہ کہ اہل سنت انکے لئے بھی

وجود عالم انوار کے قائل ہون اور یہ امر بہت سہل ہے مگر مشکل یہ ہی کہ عالم انوار مین ظلمت
وکفر وشرک کو کہان سے مداخلت ہوسکتی ہی پھر بچیے نے کہا کہ یہ بھی حدیث مین آیا ہی کہ جناب
رسولخدا نے فرمایا ہے کہ ما احتبس الوحی عنی قط الا ظننت قد نزل علی ال
خطاب یعنے جب کبھی وحی آنیمین دیر ہوئی تو مجھے گمان غالب ا سی امر کا ہوا کہ آل خطاب
پر وحی نازل ہوئی امام علیہ السّلام نے فرمایا کہ یہ محال ہی اسلیئے کہ یہ کب جائز ہی کہ پیغمبر اپنی
پیغمبری مین شک کرے یعنے یہ گمان کرے کہ مین پیغمبری سے معزول کیا گیا اور میرے بدلے
آل طیب الولادت وطاہر لنسب خطاب کو پیغمبری ہوگئی حالانکہ خدائے عزوجل فرماتا ہے
اللہ یصطفی من الملائکۃ رسلا ومن الناس یعنے خدا برگزیدہ کرتا ہی ملائکہ مین تر
پیغام برون کو اور آدمیون مین سے پس کیونکر ہو سکتا ہی کہ منتقل ہو جائے نبوت برگزیدگان
ومنتجبان خدا سے طرف اوس شخص کے جو مشرک باللہ ہوا قول اس فقرہ سے صاف
ثابت ہوا کہ امام علیہ السّلام پر خطاب کو مشرک باللہ جانتے تھے گو وہ مومنین کے سامنے
امنا کہتے تھے مگر دل مین مثل عبد العزّی کے اپنی تئین عبد اللات والعزی جانتے تھے پس
ذکر فضیلت ایسی شخص کا کرنا نہین ہی مگر استہزا یا تقیتہ پھر بچیے نے کہا کہ یہ بھی حدیث مین
وارد ہوا ہے کہ جناب رسول خدا نے فرمایا لو نزل العذاب لما نجی منہ
الا عمر بن الخطاب یعنے اگر نازل ہوتا عذاب تو نہ بچتا اوس سے مگر عمر ابن خطاب
امام علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ بھی غلط ہے اسلیئے کہ جناب باری فرماتا ہے ما کان اللہ
لیعذبھم وانت فیھم وما کان اللہ معذبھم وھم یستغفرون پس خبر دی
حق سبحانہ تعالے نے کہ کسی کو عذاب نکریگا جبتک کہ رسول بیچ اونکے ہے اور
جب تک وہ لوگ استغفار کرتے ہین پس خبر دی حق سبحانہ وتعالے نے کسی کو
عذاب نکریگا جب تک کہ رسول بیچ اونکے ہے اور جب تک وہ لوگ استغفار
کرنیوالے ہین یعنے حسب صدق وعدہ خدا نزول عذاب

محال تھا پس نجات عمر معلق ایک امر محال پر کرنا مثل اسکے ہی کہ کوئی کہے کہ شریک الباری موجود ہوتا تو حضرت عمر ہی ایمان لانے والے ہوتے پس ایسا کلام لغو اور عبث جناب رسولخدا سے صادر ہونا محال ہی اور حصر نجات عمر مین دلالت کرتا ہی اوپر عدم نجات ابوبکر کے پس فضیلت عمر ابوبکر پر لازم آتی ہے بلکہ جناب رسولخدا پر لازم آتی ہی انتہے محصل الحدیث مع قلیل من توضیحہ **قولہ** پس ان روایتون اور ہزار مثل اسکے **اقول** جب حضور والا کی خوش فہمی اس مرتبہ کو پہونچی ہے کہ معائب و مثالب آپکی نظرون مین فضائل و مناقب معلوم ہوتے ہین جیساکہ ہمنے انہین احادیث مین بیان کیا تو یہ مشتے نمونہ از خروارے کافی اور واقی ہین ۔

ع قیاس کن زگلستان من بہار مرا **قولہ** کون شک کرسکتا ہی **اقول** شک کرنیوالی کو بھی ہم ہمراہ ثلاثہ اونہین کے مقرر کیجتے ہین شیعون کو اونکی بیدینی اور بے ایمانی مین یقین اور حق الیقین اور عین الیقین ہی شک کا یہان کیا ذکر ہی **قولہ** پس یہ دعوی **اقول** جب شیعہ فضائح و مثالب ثلاثہ کو کتب اہلسنت سے ثابت کرتے ہین تو یہ دعوی کہ ابوبکر استغفر اللہ کافر نہ تھے خود علمائے سنت معاویہ اور اونہین کے محدثین کبار کی احادیث سے باطل ہوا اور اگر اب بھی کوئی شک کرے تو وہ تفاسیر اور اصحاح احادیث سنیہ کو دیکھے کہ باوجود اس مبہوت ہونیکے فضائل ثلاثہ مین اور کمال اوس محبت کی جو خلفائے ثلثہ کے ساتھ ہی اب بھی صدہا بلکہ ہزار ہا روایات مذمت اور کفر و نفاق خلفا کے موجود ہین چنانچہ اونکے مفسرین قبول کرتے ہین کہ ترید ون عرض الدنیا کی راس الرئیس ابوبکر تھے کہ اونہین نے فدیا لینا اختیار کیا تھا اور اذا عجبتکم کثرتکم کی مصداق حضرت ابوبکر ہی تھے اور ثم ولیتم مدبرین مین بھی پیش رو پشت دینیوالون کے حضرت ابوبکر ہی تھی و مثلہ کثیر ولا ینیک مثل خبیر **قولہ** قبول کرتے ہین **اقول** ہرگز ہرگز قبول نہین کرتے روایت مخالف کو بیان کرنا اور امر ہی اور قبول کرنا اور امر ہی کاش کوئی جھوٹی دلیل بھی قبولیت کی بیان کردی ہوتی تا دعوی بے دلیل نرہتا **قولہ** علامہ طبرسی نے **اقول** جس شخص نے تفسیر علامہ طبرسی علیہ الرحمہ دیکھی ہی

اوسکو معلوم ہے کہ اونکا معمول ہی کہ تفسیر ہر آیت مین پہلے اقوال مخالفین مثل ضحاک
و مقاتل و مجاہد و سدّی و حسن و ابن عباس و قتادہ و ابن زبیر وغیرہم کی لکھتے ہین اور کسی
کے قول پر ردّ و قدح نہین کرتے بعد اوسکے اوس آیت کی تفسیر مین جو اہلبیت نبوّت سے
منقول ہوتا ہے وہ احادیث لکھتے ہین کہ یہی معتقد اونکا ہوتا ہی پس کون صاحب عقل ایسا ہی
کہ ان اقوال مختلفہ کو جو مخالفین سے منقول ہوتی ہین کہیگا کہ یہ سب مقبول اور معتقد علامہ
طبرسی ہین آپ جو چاہین فرمائین اور جو لاہون اور دھنیونکو جو ہمذہب اپکی ہین خوش کیا کرین
قولہ کہ آیت سیجنبہا الاتقی الذی **اقول** ہرگز علّامہ طبرسی نے اس آیت کو نہین
لکھا ہی کہ شان ابوبکر مین نازل ہوئی ہے کسقدر آپنے کذب و خدع اختیار کیا ہے بجز
خسر الدنیا والاخرۃ کے اس عوام فریبیون سے کچھ فائدہ نہین ہی علامہ طبرسی نے
تفسیر آیہ فامّا من اعطیٰ واتقیٰ مین مطابق اپنے معمول کے کہ پہلے اقوال عامّہ لکھتے ہین
و دو روایتین اہل خلاف کی بیان کی ہین اور بعد اوسکے مطابق اپنے مذہب حقّہ کے تفسیر آیہ
مین حدیث حضرت ابی جعفر علیہ السّلام بیان کی ہے لیکن پہلے دونون روایتین عامیہ
پس ایک عن عکرمہ عن ابن عباس ہی کہ یہ آیہ نازل ہوا شان ابو وحداح مین اور محصّل
اوسکے قصّہ کا یہ ہی کہ ایک شخص کے گھر مین ایک درخت خرما پیڑھا تھا کہ شاخین اوسکی ایک
دوسرے شخص محتاج کے گھر مین تھین پس صاحب خرما جب خرمون کے توڑنیکے لئے اپنے
درخت پر چڑہتا تھا تو کبھی کچھ خرمے اوس شخص محتاج کے گھر مین گر پڑتے تھے اور لڑکے اوس
فقیر کی اوٹھا لیتی تھی تو صاحب خرما اوترکے اون لڑکون سے اپنے خرمے چھین لیتا تھا
یہانتک کہ اگر لڑکون کے مُنہ مین کوئی خرما ہوتا تھا تو انگلی ڈال کر مُنہ سے نکال لیتا تھا اوس
شخص محتاج نے شکایت بے مروتی صاحب نخل خدمت جناب رسولخدا مین کی اونحضرت
نے اوس محتاج سے فرمایا کہ اچھا اسوقت تو جا بعد اسکے صاحب خرما سے حضرت نے ملاقات
کی اور فرمایا کہ اگر یہ پیڑھا درخت خرمے کا تو مجھکو دے تو مین وعدہ کرتا ہون کہ اسکے عوض مین

بہشت عنبر سرشت کا خرما تجھکو ملیگا اوس شقی نے جواب مین کہا کہ یا حضرت میرے ملک
مین بہت سے درخت خرمے کے ہین لیکن اس مزیکا کوئی خرما نہین ہی آپ جس درخت خرما
کو چاہین لے لین مگر اس درخت کو مین نہ دونگا وہ حضرت یہ کلام وقاحت انجام اہ سکا
سنکے خاموش پھرے اور ایک شخص ابو وحداح نامی کہ وہ بھی حضرت کے صحابہ مین سے تھا
اور گفتگوے جناب رسولخدا اور جواب ناصواب صاحب نخل سنتا تھا خدمت جناب
رسولخدا مین حاضر ہوکر عرض کی کہ یا حضرت جو آپ نے وعدہ صاحب خرما سے بہشت کے
خرمے کا فرمایا اگر مین وہ درخت خدمت بابرکت مین دون تو مجھی بھی وہی خرمائے بہشت ملیگا حضرت
نے فرمایا آرے ابو وحداح پاس صاحب نخل کے گیا اور اوس سے بہت گفتگو کی یہانتک
کہ وہ عوض مین ایک درخت کے چالیس درخت لیکر راضی ہوا بعد اوسکے کہ معاملۂ معاوضہ
روبروے شہود واقع ہوچکا ابو وحداح خدمت باسعادت جناب رسولخدا مین حاضر
ہوا اور درخت کو پیش کش کیا او نحضرت نے اوس شخص محتاج کو وہ درخت عنایت فرمایا
پس یہ آیہ فامّا من اعطی واتقی وصدّق بالحسنی فسنیسّرہ للیسری فامّا من
بخل و استغنی وکذّب بالحسنی فسنیسّرہ للعسری نازل ہوا پس مراد
اعطی واتقی سے ابو وحداح ہے اور مراد بخل و استغنے سے صاحب نخل ہی یہ پہلی روایت
ہی سنیونکی جسکی نقل علّامہ طبری نے کی ہی اور یہی روایت واحدی نے تفسیر اسباب النزول
مین لکھی ہی اور تفسیر سدّی مین بھی ہی اور شارح طوالع نے واقدی سے بھی نقل کیا ہے کہ
انہا نزلت فی حق ابی دردا او ابی وحداح اور عطا مفسّر نے بھی نام اوسکا ابو وحداح
کہا ہی اب سنئے دوسری روایت سنیونکی جو علّامہ طبرسی علیہ الرحمہ نے نقل کی ہی وہ روایت
منقول ہی ابن زبیر خارجی سے کہ وہ نواسا ابوبکر کا ہی اور اپنے جد فاسد کو سراہتا ہی اور کہتا ہی
کہ یہ آیت نازل ہوئی ہے شان ابوبکر مین کہ اوسنے مسلمان غلامون کو مثل بلال اور عامر
کے خرید کرکے ازاد کیا انتہی یہ متعہ زادہ بقول ابن عبّاس جہ اسئل اشکا عن بردی عوسجہ

فرماتے تھے اور حرام زادہ بقول اہلسنت جو متعہ کو حرام جانتے ہین اگر من اعطی کا مصداق اپنے جد فاسد ابوبکر کو کہتا ہی تو اما من بخل کا مصداق کسکو کہتا ہی آیا خود ہی یا چچا اوسکا عمر ہے الغرض ایسی بے سروپا روایت جو کسی امام و پیغمبر تک نہین پہونچتی ہو بلکہ ایک خارجی اپنے دل سے بکتا ہو اوسکو بجز سنیون کے کون عاقل قبول کریگا حضرت مخاطب بکذب بحت و دروغ محض فرماتے ہین کہ علامہ طبرسی نے قبول کیا اسکو کہ آیت سیجنبها الاتقی ابوبکر کی شان مین ہی کجا نقل کرنا ایک روایت سنیہ کی کہ راوی اوسکا ایک خارجی ہی اور کجا قبول کرنا آیہ سیجنبها الاتقی کا کہ شان مین مصداق الاشقی الذی یصلی النار الکبری کے ہے سے ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا۔ اور اندھا پن بلکہ خدع و فریب مخاطب قابل ملاحظہ ہی کہ بخدع و فریب نسبت قبولیت روایت خارجی طرف علامہ طبرسی کی کرتا ہی حالانکہ خود علامہ مزبور بعد نقل روایت خارجی کہ نقل کفر کفر نباشد کا مصداق ہی فرماتے ہین والاولی ان تکون الایات محمولة علی عمومها فی کل من یعطی حق الله من ماله وکل من یمنع حقه سبحانه اور تقویت اس اولویت کی تفسیر صحیح آیہ فاما من اعطی سے جو مروی حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے ہے فرماتے ہین باینہمہ نسبت قبولیت روایت خارجی طرف علامہ طبرسی کی کرنا بعید بلکہ العید ہی اور وہ تفسیر صحیح جو امام علیہ السلام سے مروی ہی یہ ہے قال علیه السلام فاما من اعطی مما اتاه الله واتقی وصدق بالحسنی ای بان الله یعطی بالواحد عشرا الی اکثر من ذلك وفی روایة اخری الی مائة الف فما زاد فسنیسره للیسری قال لا یرید شیئا من الخیر الا ییسره الله له واما من بخل بما اتاه الله واستغنی وکذب بالحسنی بان الله یعطی بالواحد عشرا الی اکثر من ذلك وفی روایة اخری الی مائة الف فما زاد فسنیسره للعسری قال لا یرید شیئا من الشر الا ییسر الله له الحدیث پس یہ ہے وہ بات جسکو علامہ طبرسی بلکہ کل امامیہ قبول کرتے ہین اور علامہ مزبور نص اولویت پر اسکے کرتے ہین پس محصل نص علامہ طبرسی اور روایت یہ ہوا کہ مراد من اعطی سے کوئی شخص

خاص نہین ہی بلکہ جو شخص حق خدا اپنے مال سے عطا کرے اور اسیطرح مراد من بخل سی کل مانعین حقوق خدا ہین یہ البتہ مقبول ہم سب کا ہی نہ وہ قول خارجی کہ جسکو اہلسنت روایت کرتے ہین بالجملہ نسبت قبولیت روایت ابن زبیر خارجی ابن خارجی طرف علامہ طبرسی کے دنیا واقعیت سی کسقدر بعید ہی فذلک قرینہ بلامریہ ہرچند غور وفکر کرتے ہین کہ کون سلام مخاطب کیلئے منشاء اشتباہ ہوا مگر ہرگز خیال مین نہین آتا بجز اسکے کہ عمداً دیدہ ودانستہ حق پوشی پر کمر باندھی ہی فماذا بعد الحق الا الضلال باقی رہا ذکر آیہ سیجنبھا الاتقی الذی یوتی مالہ یتزکی کا پس قول شیعونکا تو آپ کے پسند ہی نہوگا اسلئے ذکر آپ کے سامنے بیکار ہی مگر بالاجمال آپکی جاکزین کا خ صماخ رہی کہ شیعون کے نزدیک مراد اس سی جناب امیر المومنین امام المتقین علی ابن ابیطالب علیہ السلام ہین کہ جنکی شان مین ینفقون اموالھم باللیل والنہار سرًّا وعلانیۃ اویوتون الزکوٰۃ وھم راکعون آیا ہی جیساکہ امام رازی نے اپنی تفسیر کبیر مین شیعون سے نقل کیا ہی اور بعد اوسکے جو اعتراض اس قول پر اپنے تعصب ولداوسی کیا ہی اوسکے ہر ہر لفظ کا جواب کتاب برق خاطف مین موجود ہی من شاء فلیرجع الیہ اب رجوع کیجیے طرف قول اہلسنت کے تفسیر اس آیہ مین پس تفسیر مدارک مین جو تفاسیر معتبرہ اہلسنت سی ہے لکھا ہی قال ابو عبیدہ الاشقی بمعنی الشقی وھو الکافر والاتقی بمعنی التقی وھو المومن لانہ لا یختص بالصلی اشقی الاشقیاء ولا بالنجات اتقی الاتقیاء وان زعمت انہ نکر النار فارادۃ نارًا مخصوصۃ بالاشقی فما یصنع بقولہ وسیجنبھا الاتقی لان التقی یتجنب تلک النار المخصوصۃ الاتقی منھم خاصۃ وقیل الایۃ واردۃ فی الموازنۃ بین حالتی عظیم من المشرکین وعظیم من المومنین فاریدان یبالغ فی صنیفیھا فقیل الاشقی وجعل مختصًا بالصلی کان النار لم تخلق الا لہ وقیل الاتقی وجعل مختصًا بالنجاۃ کان الجنۃ لم تخلق الا لہ وقیل ھما ابی جہل وابو بکر انتہی مختصر یہ ہی کہ اتقی واشقی مین تین احتمال اس عبارت مین ذکر کیے ایک تو یہ کہ مراد اتقی واشقی سے مطلق مومن وکافر ہین دوسرے

یہ کہ مراد الاتقی سے اکل فی الشقاوت ہی کما ثمانیا من کان اور مراد اشقی سے اکل فی الشقاوت ہی مطلقا
تیسرے یہ کہ اتقی ابوبکر ہی اور اشقی ابوجہل ہی اور اس احتمال کو سب سے آخر بلفظ قیل ذکر کرنے سے
صاف سمجھا جاتا ہی کہ اضعف اقوال ہی پس قابل قبول فرقہ سُنیہ بھی نہوگا فما ظنک بالشیعۃ ولا اقل
اذا جاء الاحتمال بطل الاستدلال اور جسکو علامہ طبرسی بلکہ کل شیعہ ایمان ہی کو ابوبکر کی نہین قبول
کرے تو اتقی مین باہمی معنی کان داخل ہونا اونکا کب قبول کرینگے قولہ خدا کی راہ مین اقول اس
قول مین نہ ذکر خدا کی راہ کا ہی نہ شیطان کی راہ کا یہ آپنے خدا کی راہ کہان سے ایجاد کی اور
افعال منافقین کو خدا کی راہ مین ہونا شیعہ تو نہ قبول کرینگے بلکہ بمواد ای قولہ تعم یرأون الناس بقینار
مرباد سمعہ پر محمول کرینگے آپکو اپنی سمجھ کا اختیار ہی قولہ پاک مال کو اقول مالہ ۔ تنزکے کا ترجمہ
پاک مال کرنا صبیان مکتب کو خندہ سرشار مین لاتا ہی محبت ثلثہ مین نحو وصرف بھی بھولی لغم
حب الشیٔ یعمی ویصم بہرکیف اوس نا مال کی مالداری تو پہلے ثابت کرلی ہوتی تب اوسپر
صرف کرنا متفرع کیا ہوتا کاش حضرت ابوبکر کی پدر عالیمقدار ہی کچھ مالدار ہوتے تب بھی اونکی
مالزادگی کا دعوی آپ کرسکتے لیکن کتب تواریخ کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہی کہ پدر عالیمقدار
خلیفہ جی کے چڑی ماری سے اوقات بسر کرتے تھے وکان کسبہ من صید القماری والدباسی
لایقدر علی غیرہ فلما عمی وعجز ابنہ عن القیام بہ التجاء الی عبداللہ بن جرعان من رؤساء مکۃ فنصب لہ ندوی
علی مائدتہ کل یوم لاحضار الاضیاف وجعل لہ علی ذلک مایقوتہ من بقیۃ الطعام یعنے کسب جلیل
اونکا شکار چڑیونکا تھا اور قمری اور فاختہ پکڑ کر بیچتے تھے اور جبتک آنکھون مین روشنی رہی تب تک
اوسی سے اوقات گزاری کرتے تھے اور جب آنکھون سے معذور ہوگئے اور خلف الصدق
اونکے حضرت صدیق بسبب مفلسی اور قلاپنجی کے اونکی خدمت گذاری سے عاجز ہوئے
تو ناچاری ملتجی ہوئے طرف عبداللہ ابن جرعان کے کہ وہ ایک مرد متنعم رؤساے مکہ سے تھا
پس لوسنے یہ خدمت اونکے واسطے مقرر کی کہ ہر روز جب وقت کھانیکا ہوتا تھا تو اوسکے کوٹھی پہ
چڑھکے مہمانون کو پکارتے تھے اور اُجرت اوسکی یہ تھی کہ جو کھانا پس خوردہ دستر خوان پر سے

بچ جاتا تھا اوسیکی کاسہ لیسی کرتے تھے یہ تھا حال ابو قحافہ کا اور خود حضرت صدیق علیق
پس چندے طباخی ابن جزعان کرتے تھے اور چندے اوقات گزاری بخیاطی فرماتے تھے اور جب اس
مشقت سی بھی اوقات بسری نہوئی تو بزازی اختیار کی چنانچہ کتاب حیوۃ الحیوان مین لغۃ
جزو زمین بھی لکھا ہی کہ کان ابو بکر الصدیق یبزاز او کذلک عثمان وطلحہ وعبد الرحمان بن عوف
وکان عمر دلالا لاٰیسی بین البایع والمشتری [illegible] ہی
تا روز خلافت خلیفہ اول کا مایہ کسب ہمواہ بصباح روز خلافت حسب عادت معہودہ متوجہ بازار
ہوئے تو عمر اور ابو عبیدہ مانع ہوئے کہ یہ شان خلافت کے خلاف ہی تب خلافت پناہی نے
فرمایا کہ پھر مین لڑکے بالون کو کہان سے کھلاؤن ان لوگون نے کہا کہ بیت المال سے الی اخر ما
قال اور بظاہر یہی زمانہ حضرت عمر کی دلالی کا ہوگا چنانچہ نہایہ ابن اثیر مین لغۃ برطش مین ہے
کان عمر فی الجاہلیۃ مبرطشا ہو السماعی بین البایع والمشتری مشبہ الدلال ویروی
بالسین المہملۃ بمعناہ انتہی اور حاشیہ مشکوۃ شریف مین ہے ان ابا بکر لما بویع رأی علی منکبہ
اثواب یعرضہا للبیع فاستعظم المسلمون ذلک وقالو خذ من مال اللہ او من مالنا اکثر ما تنال بالکسب
فقال اعہد الیکم رسول اللہ قالوا لا قال انما مرونی ان احدث بدعۃ فلما الحوا قبل انتہی ملخصا یہ ہی
جب ابو بکر خلیفہ ہوئے تو لوگون نے دیکھا کہ کاندہے پر پشتارہ کپڑون کا لئے ہوئے کوچہ و بازار
مین گاڑہا دھوتر پکارتے پھرتے ہین تب یہ بات مسلمانون کو بری معلوم ہوئی اور اونہون نے
کہا کہ مال خدا سے یا ہمارے مال سے زیادہ اوس سے لے جو کر پاس فروشی سے حاصل کرتا ہی پس
ابو بکر نے کہا کہ آیا رسول خدا نے اس بارہ مین تمسے کوئی امر معہود فرمایا ہی اونہون کہا کہ نہین پس کہا
ابو بکر نے کہ آیا مجھکو حکم کرتے ہو کہ دین خدا مین بدعت احداث کرون پس ہرگاہ اون لوگون نے
بہت اصرار کیا تو حضرت خلیفہ نے قبول کیا انتہی اور واضح ہو کہ غرض ہماری اس مقام پر تعرض
بہ پیشہ و حرفہ و کسب نہین ہی بلکہ مقصود ہمارا اثبات مفلسی ابو بکر ہے کہ اہلسنت مدعی اونکی مالداری
اور انفاق کی ہین پس عقل سے بعید ہے کہ کوئی مالدار شریف ایسے رذیل پیشون سے

کسب معاش کرے طرفہ یہ ہی کہ بنا براس روایت کی خلیفہ صاحب نے خود اعتراف کیا
کہ تصرف مال خدامین احداث بدعت ہی اور پھر باصرار لوگون کے کہنے پر راضی احداث بدعت پر
ہوگئے پس جب خود خلیفہ صاحب کا حال یہ تھا فما ظنک باتباعہ بہرکیف ؎ بہ نیم بیضہ کہ
سلطان ستم روا دارد ؎ زنند لشکر یالیش ہزار مرغ بسیخ ۱۰ اور مفلسی حضرت خلیفہ اول کی
حال سے اونکی دختران بلند اختر کی ظاہر ہی چنانچہ بڑی صاحبزادی اونکی اسما خود فرماتی ہین
کہ مین دو ثلث فرسخ سے بوجہ خرمے کی گٹھلیونکا اپنے سر پر اوٹھا کے لاتی تھی اور اپنے شوہر کے گھوڑے
کی سائیسی کرتی تھی اور گھوڑے کیلئے گھاس چھیلتی تھی اور گھوڑیکو پانی پلاتی تھی اور آٹا گوندھتی تھی
اور بسبب اپنی بے سلیقگی کے روٹی تنور مین نہ لگا سکتی تھی تو ہمسایون سے لگواتی تھی چنانچہ تفصیل
اسکی صحیح بخاری مین باب الغیرت اور باب ماکان النبی یعطی لمولفۃ قلوبہم مین مکرر موجود ہی
فی صحیح البخاری فی باب الغیرہ عن اسما بنت ابی بکر قالت تزوجنی الزبیر ومالہ فی الارض
من مال ولا مملوک ولا شئ غیر ناضح وغیر فرسہ وکنت اعلف فرسہ واستقی الماء واخرز غربہ
واعجن ولم اکن احسن الخبز وکان تخبز جارات لی من الانصار وکن نسوۃ صدق وکنت
انقل النوی من ارض الزبیر التی اقطعہا رسول اللہ علی راسی وہو منی علی ثلثی فرسخ فجئت
یوما والنوی علی راسی ولقیت رسول اللہ ومعہ نفر من الانصار فدعانی ثم قال اخ اخ
لیحملنی خلفہ فاستحییت ان اسیر مع الرجال وذکرت الزبیر وغیرتہ وکان اغیر الناس
فعرف رسول اللہ انی قد استحییت فمضی فجئت الزبیر فقلت لقینی رسول اللہ وعلی
راسی النوی ومعہ نفر من الصحابۃ فاناخ لارکب فاستحییت منہ وعرفت غیرتک فقال
واللہ لحملک النوی کان اشد علی من رکوبک معہ الحدیث اور چھوٹی صاحبزادی اونکی
عائشہ صدیقہ لباس عروسی انکا کتب معتبرہ اہلسنت مین مذکور ہی کہ ان ابا بکر لما زوج
ابنتہ عائشہ لم یکن علیہا الا الخوف چنانچہ نہایہ ابن اثیر مین خود حضرت عائشہ ہی سے
منقول ہی اور صراح مین لغت خوف مین لکھا ہی کہ بجائے مہملہ ازار چرمی ہی کہ زن حائض

اور لڑکیان پہنتی ہین یعنے بطور جانگھیا کے اور ابن اثیر نے کہا ہی کہ حوف لباس بے آستین ہی
وقیل ہی سیور لستہ ہا الصبیان یعنے بعضون نے کہا ہی کہ حوف دوال اور لسمہ ہے کہ لڑکی
باندھتی ہین بطور لنگوٹی کے پس جس باپ کے بیٹیون کی یہ ساز و جہاز عروسی ہون کیونکر وہ
مالدار نہون گے مقام حیرت ہی کہ ایسی رکھیلیان بیاہتا بی بی خدیجہ الکبرے سی بڑھ جائین اور
جو کہ بمودا سے عسی ربہ ان طلقکن ان یبدل له ازواجا خیرا منکن مسلمات
مومنات قانتات تائبات عابدات سائحات ثیبات وابکارا الآیہ اوصاف
مذکورہ کالمومنیۃ والقانتیۃ والتائبیۃ وغیر ذلك سے عاری ہون ایسی ازواج
ناپاک ازواج ملیبات اور طاہرات کہلائین شتان مابین السموات والارضین اب ہم ان سب سے
قطع نظر کرکے مالداری ابوبکر کو اگر مسلم بھی کرین تو انفاق اونکا کیونکر مسلم ہوسکتا ہی حالانکہ بخل و ظنت
اونکا روز ورود آیہ نجوی مسلم الثبوت ہی کیونکر عقل باور کرے کہ جو شخص انفاق ایک درہم سی
باوجود مالداری بخل کرے وہ غلامون کو خریدے اور آزاد کرے قال فی تفسیر المدارک فی ذیل
تفسیر قولہ تعالے یا ایہا الذین امنوا اذا ناجیتم الرسول فقدموا بین یدی نجواکم صدقہ
ذلك خیر لکم واطہر فان لم تجدوا فان اللہ غفور رحیم قال علی رضی اللہ عنہ
ہذہ آیۃ من کتاب اللہ ما عمل بہا احد قبلی ولا یعمل بہا احد بعدی کان
لی دینار فصرفتہ فکنت اذا ناجیتہ تصدقت بدرہم وسالت رسول اللہ عشر
مسائل فاجابنی عنہا قلت یا رسول اللہ ما الوفاء قال التوحید و شہادۃ ان
لا الہ الا اللہ قلت وما الفساد قال الکفر والشرك باللہ قلت وما الحق قال
الاسلام والقران والولایۃ اذا انتہیت الیك الحدیث اور اسی مضمون کی روایت
تفسیر کبیر امام رازی صفحہ ۱۰ چھاپہ مصر مجلد ثامن مین موجود ہی اور تفسیر علامہ ابوالسعود جو تفسیر کبیر
کے حاشیہ پر چھپی ہے اوسمین بھی روایت تفرد جناب امیر علیہ السلام موجود ہی آپکے امام حضرت
رازی بعد نقل روایت از خود جناب امیر علیہ السلام لکھتے ہین وروی ان ابن جریج والکلبی

وعطار عن ابن عباس انهم نهوا عن المناجات حتی یتصدقوا فلم یناجه احد الا علی
علیه السلام تصدق بدینار الخ محصل روایت اولی یہ ہی کہ تحت آیہ نجوی صاحب مدارک
کہ معتبرین علمائے اہلسنت سی ہین لکھتے ہین کہ جناب امیر علیہ السلام نے فرمایا کہ اس آیہ
شریفہ پر نہ میرے قبل کسی نے عمل کیا نہ بعد میرے کریگا میرے پاس ایک دینار تھا کہ مینے
خرید کیا پس جب خدمت رسولخدا مین حاضر ہوتا تو ایک درہم اوسمین سے راہ خدا مین
تصدق کرتا تھا اور جناب رسولخدا سے دس مسئلہ مینے پوچھے اونحضرت نی دسونکا جواب
شافی ارشاد فرمایا جملہ سوالات سے یہ تھا کہ عرض کی مینے کہ یارسول اللہ وفا کیا ہے فرمایا کہ
توحید ہی اور شہادت لا الہ الا اللہ کی پھر عرض کی مینے کہ فساد کیا ہی فرمایا کہ کفر اور شرک باللہ
پھر عرض کی مینے کہ حق کیا ہی اونحضرت نی فرمایا کہ حق اسلام ہے اور قران ہی اور ولایت ہی
جبکہ منتہے ہو طرف تیرے انتہے امام رازی تفسیر کبیر مین لکھتے ہین قال القاضی والاکثر فی
الروایات انه علیه السلام تفرد بالتصدق قبل المناجات ثم ورد النسخ وانکان قد روی
ایضا ان افاضل الصحابة وجدوا الوقت وما فعلوا ذلک انتہی بقدر الحاجة یعنے قاضی نے
کہا ہی کہ اکثر روایات سی ظاہر ہوتا ہی کہ جناب امیر المومنین متفرد تھے اس تصدق مین بعد
اسکے یہ آیت منسوخ ہوئی اگرچہ یہ بھی روایت مین آیا ہی کہ افاضل صحابہ نے وقت
تصدق کا پایا یعنی ایسا نہ تھا کہ درمیان حکم اور نسخ حکم کے ایسا زمانہ قلیل ہو کہ جسمین تصدق
کرنا افاضل صحابہ اہلسنت سی ناممکن ہو بلکہ وقت اسقدر تھا با اینہمہ ندیا انتہے اور مخفی
نرہے کہ امام رازی تفسیر مذبور مین بتفسیر آیہ مذکورہ مسئلہ خامسہ مین یہ بھی فرماتے ہین کہ بعض
اکابر علمائے اہلسنت نی انکار وقوع نسخ آیہ مذکورہ کیا ہی کہ یہ آیت کبھی منسوخ نہین
ہوئی اور خود بھی مائل اسیطرف تحسین کلام اون اعلام کے ہوئے ہین بالجملہ با اینہمہ
امور نہین معلوم کہ اوس روز پاک مال حضرت ابوبکر کا کیون انفاق مین نہ آیا اور کون
اوسکو روک لیگیا تھا کہ یوتی مالہ تیرے عمل مین نہ آیا اور داخل [illegible] واستثنے ہوکر

مستحق نارًا لمظی لا یصلہا الا الاتقی ہوئے مخفی نرہے کہ اس حدیث شریف مین جو کتاب
معتبر یعنی تفسیر مدارک اہلسنت سے منقول ہوئی فقرۃ الولایۃ اذا انتہت الیک نفسہ
صریح ہی بطلان خلافت سراپا جلافت ثلثہ پر اسلئے کہ او نحضرت نے فرمایا کہ تولیت امور مسلمین
کہ خلافت عبارت اوسی سے ہے جب جناب امیر علیہ السلام تک پہونچگی تب حق ہوگی
پس البتہ جو خلافتین کہ پیشتر اس سے تھین وہ باطل ہوگئین وہذا ہو المطلوب والحمد للہ
علی ذلک وعلی التنزل اگر مالدار سے او رانفاق کو بھی ہم مسلم کرین تو انفاق اہل نفاق کو
بہ نیت خالص للہ فی اللہ کون مسلم کرسکتا ہی پس پہلے آپ خلوص نیت ثلثہ ثابت
کرلیتے تب کچھ گفتگو کرتے تو وہ گفتگو قابل نظر و فکر ہوتی ورنہ ثبوت ایمان موقوف اوپر خلوص
نیت کے اور خلوص نیت موقوف اوپر ثبوت ایمان کے سو دور و تسلسل وفیہا نظر
بدون تصفیہ اتنے جھگڑون سے کہ بالاجمال اشارہ اکثر کیطرف ہوا بمقابلہ خصم مدعی ایسے امر کا
ہونا آپ ہی سے شخص ہا ہی وغوائے مناظرہ علمائے اعلام سے اور واب مناظرہ سے
بالکل جاہل فاعتبروا یا اولی الابصار قولہ شبہ نہین رہا قول شک و شبہ شیعونکو ہرگز بیدینی
اور کفر و نفاق ثلثہ مین نہین ہے بلکہ یقین کامل رکھتے ہین آپ بار بار شک و شبہ ناحق فرماتے
ہین قولہ باقرار علمائے شیعہ اقول باقرار علماء اہلسنت کفر و نفاق ثلثہ کا ثبوت ہی کہ جسکے جواب
مین سنئی بیچارہ مبہوت ہی شیعون پر ہزار ہزار طرح کے کذب و افترے کرتا ہی مگر خرابی بخت پیمون
کے کچھ ہاتھ نہین لگتا ہی دیکھو تو تمہارے علماء در کنار امام تمہارے وہ بھی کون امام اعظم فرماتے ہین
ان ایمان ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ وایمان ابلیس واحد کما فی مختصر تاریخ خطیب ناقلا
عن خطیبکم وایضًا فی کتاب المنتظم لابن الجوزی پس جب خود تمہارا امام اعظم ایمان ابوبکر و ایمان
شیطان یکسان کہے تو پھر شیعون سے امید کرنا اور اونکو کہنا کہ باقرار علمائے شیعہ ایمان من ایمانہ
کایمان الشیطان ثابت ہی کمال عبادت و غوایت مخاطب ہی اور کیا عجب ہی کہ انہین وجوہ سے
آپکے خلیفہ اول تسلط شیطان اپنے اوپر برسر منبر فرمایا کئے کہ ان لی شیطانا یعترینی الخ صحبت

شیطان کا آخر اثر ہوا کہ اوسنے مثل اپنے انکو ہمیشہ رکھا قولہ باقی رہا تیسرا امر اقول تخبط اور تشتت تقریر کا کوئی سبب معلوم نہین ہوتا مگر یہ کہ شیعون کے مقابلہ نے ایسے حواس ایکے باختہ کردے کہ سلسلہ کلام اوکھڑا نظر آتا ہی ہمکو ڈر ہی کہ اگر کسی شیعہ سے زبانی گفتگو ہوگی تو ایکا دم ہی اوکھڑ جائیگا ذرا ہوش درست کرکے فرمائے کہ اس تیسرے کا دوسرا کہان ہے ابتدا مین آپنے فرمایا کہ امر اول کو تسلیم کرکے اوس سے بحث کیجاتی ہی الخ بعد بحث آپ فرماتے ہین کہ تیسرا امر دوسرا کہان بھولے آرے آرے دروغ گو را حافظہ نباشد قولہ مراد ایمان سے اصول دین کو تصدیق کرنا ہی اقول جب ہم ایمان عام کی بہ نسبت نفاق ثلثہ ثابت کرچکے اور بدیہیات ابلیسی کا جواب دیچکے اور بیان کیا ہمنے کہ ثلثہ ہرگز قلبًا مصدق بنبوت نہ تھے تو اب ایمان خاص مین گفتگو لاحاصل ہے اس لئے کہ بدیہیات سے ہے کہ رفع عام سے رفع خاص ہوجاتا ہی قولہ اسکی تردید ہم بخوبی بحث امامت مین کرینگے اقول سہ آدمی را بچشم حال نگر ۔ از خیال پری زدہی بگذر جو کچھ مزخرفات حضور والا نے یہان ارشاد فرمائی اوسکی تردید بعون اللہ بخوبی آپ نے سُنی اور اب جو خیالات شیخ چلّے آگے فرمائینگا اوسکی بھی خدمت گذاری کے لئے ہمکو حاضر ہی جانئے گا انشاء اللہ تعالٰی قولہ لیکن ہمارے نزدیک اقول آپ کس کھیت کی مولی ہین جو آپکے عندیہ پر کوئی شخص اعتبار کرے آپکے عندیات کلاً وبعضاً جتنی جہالات مرکبہ پر مبنی انتہائے جہالت ہی کہ ابتک معنی اصول دین نہین جانتے بحث کرتے ہین اس مقام مین ایمان خاص سے پیش اصول دین سے اس مقام پر مراد نہین ہوسکتی مگر ارکان ایمان خاص اور ارکان ایمان خاص کو ایمان عام مین جو معتبر باسلام ہے معتبر کرنا کمال جہالت ہی آج تک کسی سُنّی نے بھی اصول ایمان ظاہری کہ جسکو ہم معتبر باسلام کرتے ہین اور اصول ایمان حقیقی کو ایک نہین کہا ہی بلکہ ہر شخص نے ایمان ظاہری مین فقط اقرار بشہادتین اور عدم انکار ضروریات اسلام کافی جانا ہی اور ایمان حقیقی مین تصدیق جنان بلکہ بعضون نے عمل بارکان بھی ضرور جانا ہی المحاصل جب ارکان اسلام

وایمان متفاوت ہوئی پس اگر مراد دین سے اسلام ہی تو یہ فرمانا آپ کا کہ ابتدائی
زمانہ بعثت مین امامت کو اصول دین مین داخل کرنا نادانی ہی سراسر آپکی نادانی
ہے امامت کو اسلام سے از ابتدائے نبوت تا انتہائے نبوت کچھ واسطہ نہین
ہی اور کسی شیعہ اور سنی نے امامت کو مثل تصدیق جبانی کے ارکان اسلام سے
نہین کہا اور اگر مراد آپکی دین سے ایمان حقیقی ہے جسکو ہم معتبر بایمان خاص
کرتی ہین تو ابتدائے نبوت کی کیا معنی شیعون کے نزدیک ازل سے ابد تک
جسطرح تصدیق نبوت جمیع انبیا اللہ وکتبہ ورسلہ وملائکتہ ایک رکن ہی ایمان حقیقی کا
اوسیطرح تصدیق امامت جمیع ائمہ بھی ایک رکن ہی ارکان حقیقی سے آپ
امنت باللہ وکتبہ ورسلہ پر اکتفا کرتے ہین شیعون کے نزدیک چونکہ امامت کا بھی
منصوص من اللہ والرسول ہونا ضروری ہی اور دفینے جلا ہونکے بنانے سے کوئی
پڑی مار اور خیاط و نراز اور دلال امام نہین ہوسکتا ہی اسلئے شیعہ بعد رسلہ
کے وائمتہ کے بھی معتقد ہین بلکہ آپ جو لفظ خیرہ وشرہ کو بڑھاتے ہین شیعہ اس آپکی
ایمان کو عین کفر سمجھتے ہین معاذ اللہ کہ جس شر کی نسبت ہم شیطان کیطرف دیتے
ہین وہ اپنے خدا کی طرف دین اسی جگہ سے صاف صاف یہ بات سمجھ لیجاتی ہے
کہ سنیون نے شیطان کو اپنا خدا بنایا ہے اور شیعہ اونکے مقابل مین قل یا
ایہا الکافرون لا اعبد ما تعبدون پڑھتے ہین جسکو ایک ذرہ بھی عقل
ہوگی وہ یہ سمجھیگا کہ شرور وقبائح کو خدا کیون کرنیلگا اگر از راہ جہل کرتا ہے تو خدا
جاہل نہین اور اگر از راہ احتیاج کرتا ہی تو خدا محتاج نہین پھر کیا باعث ہوگا کہ خیر کو
چھوڑکے حرکت شیطانی یعنی شر کرنیلگے ذلک ظن الذین کفروا فویل للذین کفروا من
النار اور اصل امر یہ ہے کہ حضرات اہلسنت چونکہ بنائے امامت رائے وکمیٹی پر چند
کس ناکس کے کہتے ہین شارع کی دخل ونص سے انکار کرتے ہین اسلئے امامت کو

مسائل فروعیہ سی کہتے ہین حالانکہ حدیث متفق علیہ من مات ولم یعرف آمام
زمانہ مات میتۃً جاہلیۃ دال ہے اس پر کہ امامت اصول دین سے ہے
اس لئے کہ ظاہر ہی کہ مسائل فروعیہ کے نجاننے سی کوئی کافر نہین ہوتا ہان کوئی
رکن دین اگر نجانے تو البتہ کافر بکفر ایمانی ہوگا پس ہرگاہ رسالت پناہ نے جاہل و منکر
امام کو کافر فرمایا تو معلوم ہوا کہ یہ رکن ہی ارکان دین سے اور قاضی بیضاوی کہ اکابر
علمائے اہلسنت سی ہین کتاب منہاج مین فرماتے ہین کہ مسئلہ امامت اعظم مسائل
اصول دین سے ہی کہ مخالفت اوسکے موجب کفر و بدعت ہی انتہی پس با اینہمہ
امامت کا اصول دین سی منکر ہونا اور شور و غل اوس پر مچانا یہ خود کفر و بدعت ہے
کیا خوب یک لنشدد و شد فکر تو اسکی تھی کہ ایمان ابوبکر ثابت ہوئی اور کفر سے اونکی
برأت کیجاوے اسی درمیان مین یہ دوسری مصیبت طاری ہوئی کہ خود ہی کافر ہوئے
آپ اپنی ایمان کے پہلے خبر لیجئے تب میان ابوبکر کے پیچھے پڑیگا اور عظمت امر امامت
اس سے بھی آپ پر واضح ہو کہ آپکے صحابہ نے اسکو دفن جناب رسالتمآب پر مقدم کیا تھا
چنانچہ شرح عقائد نسفی مین کہ معتبر کتاب آپکے یہان کی ہی موجود ہی ولان الامۃ قد جعلوا
اہم المہمات بعد وفات النبی نصب الامام حتی قدموہ علی الدفن انتہی پس با اینہمہ
رکن دین و ایمان ہونیمین اسکے کیا شبہہ ہی قولہ اس لئے کہ جب پیغمبر صاحب نے
نبوت کا دعوی کیا اقول جناب مخاطب کی عبادت اور غوایت اس مرتبہ کو پہونچی
ہی کہ قابل خطاب اہل علم نہین ہی اسلئے تفصیل مقام سے طبیعت ہارب ہی مگر بالاجمال
واسطے مُنہ توڑنے اونکے معتقدین و لاکین و حلّاقین و حائکین کے ایک معارضہ پر
اکتفا کرتے ہین کہ ایمان بیوم آخرت و حشر و نشر روز قیامت باتفاق ہمارے اور آپکے
اصول دین مین سی ہے حالانکہ بقول آپکے جناب رسولخدا نے فقط اقرار بشہادتین ہی کا
نام ایمان رکھا پس اقرار بقیامت کو اصول دین سے خارج کیجئے اور بیخوف و خطر از روز محشر

جو جائے عمل مین لائے اور اسیطرح سے بہت سے ارکان ایمان ہین کہ از کتاب التوحید
تا آخر مباحث کلامیہ کتب کلامیہ آپ ہی کی مملو ہین کسی کا اقرار حضرت نے نلیا فما ہو جوابکم
عن امثال القیامۃ فہو جوابنا عن الامامۃ قولہ اگر ہم غلط کہتے ہون اقول آپ بیشک
وشبہہ غلط کہتے ہین اور اپنے معتقد جلاہون کو فریب دیتے ہین اظہار حقیقت واقعی سے
دم چراتے ہین یہ جو آپ فرماتے ہین کہ جناب رسول خدا صرف توحید اور نبوت ہی بتاتے
تھے اگر غرض یہ ہو کہ ابتدائے وقت دخول فی الاسلام مین اسیقدر پر اکتفا فرماتے تھے تو مسلّم
ہے ہم بھی کہتے ہین کہ اسلام کیواسطے اسیقدر کافی ہے لیکن ایمان حقیقی اسیقدر سے
حاصل نہین ہوتا اور آیۂ وافی ہدایہ قالت الاعراب امنا قل لم تؤمنوا ولکن قولوا
اسلمنا اس پر شاہد عادل ہی اور اگر غرض اپکی یہ ہو کہ بعد دخول فی الاسلام کے فقط اسیقدر پر
اکتفا کرتے تھے اور پھر عمر بھر القائے مسائل اصولیہ اور فروعیہ واسطے حصول ایمان خاص کے
اور واسطے تکمیل ایمان خاص کے نہین فرماتے تھے تو یہ ایسا بدیہی البطلان ہو کہ اس سے
بڑھکر کوئی بدیہی نہوگا کفار تک بھی جانتے ہین کہ آنحضرت نے عمر شریف اپنی ارشاد
وہدایت وتعلیم مین اپنی امت کے گذرانی یہانتک کہ احادیث اصولیہ وفروعیہ نے
اون حضرت کی عالم کو بھر دیا کہ گنتی اوسکی لاکھون سے متجاوز ہوگئی اور یہ جو آپ فرماتے ہین
کہ اسوقت امامت کا کچھ ذکر ہی نہ تھا اگر غرض یہ ہے کہ وقت دخول فی الاسلام ذکر نہ تھا
تو مسلّم ہو کہ اسوقت بجز شہادتین کے نہ ذکر قیامت تھا نہ ذکر بعث ونشور تھا نہ ذکر حساب
تھا نہ ذکر کتاب تھا نہ ذکر جنت تھا نہ ذکر نار تھا اوسیطرح اگر ذکر امامت بھی نہو تو کیا
قباحت ہو اور اگر غرض یہ ہو کہ بعد دخول فی الاسلام بھی جناب رسولخدا نے ذکر امامت کا
اپنی امت سے مثل دیگر معارف حقیقیہ کے نہین فرمایا تو یہ غلط محض ہو از ابتدائے
بعثت آپ ذکر امامت علی الخصوص امامت جناب علی بن ابیطالب فرماتے رہے
کتب فریقین ذکر سے اون احادیث کی مملو ہین ایک مختصر سے کتاب آمالی ہو کہ جسمین

بالنسو حدیث سے زیادہ ذکر امامت مین موجود ہی اور حیار صحابہ سے مثل سلمان و ابوذر و مقداد
وغیرہم کے احادیث متواترہ امامت کی بلکہ دوازدہ امام ہونے کی بلکہ نام بنام اسامی
متبرکہ ائمہ اطہار جناب رسولخدا سے منقول ہین اور شیعون کی کتابین اوس سے مملو ہین
اور اکثر کتب علمائے اہلسنت مثل حمویہ کی کہ محدث اور فقیہ شافعی اور آئمہ حدیث
اہلسنت سے ہین فرائد السمطین مین اور ملک العلما شہاب الدین دولت آبادی کی
ہدایۃ السعدا مین اور موفق بن احمد خوارزمی وغیرہم من اعیان اہل السنۃ کی اپنی
مصنفات مین اون احادیث کثیرہ متواترہ کو لکھا ہی چنانچہ بعض کیطرف عنقریب اشارہ
ہوگا اور بتفصیل وہ احادیث کتاب ینابیع المودۃ مین کہ مولفات بعض معاصرین
علمائے اہلسنت سے ہے اور قسطنطنیہ مین وہ کتاب چھپ گئی ہی موجود ہین من شاء
فلیرجع ہناک اور اگر بعض دشمنان اہل بیت نزاون روایات متواترہ کو اپنی کتابون
مین نہ لکھا تو وہ دنیا سے مفقود نہین ہوئین بلکہ بحمد اللہ شواہد صدق اوسکے صحاح اہلسنت
مین بھی موجود ہین مثل مافی الصحیحین لایزال ہذا الامر صالحًا اولایزال ہذا الامر عزیزًا حتی یمضی
فیہم اثنا عشر خلیفۃ کلہم من قریش انتہی نقلًا عن تاریخ الخلفاء للعلامۃ السیوطی وایضا فی
تاریخ الخلفاء وعند احمد والبزار بسند حسن عن ابن عباس انہ سئل کم یملک ہذہ الامۃ
من خلیفۃ فقال سألنا عنہا رسول اللہ فقال اثنا عشر کعدۃ نقباء بنی اسرائیل الی ان
قال اخرج مسدد فی مسندہ الکبیر عن ابی الخلد انہ قال لاتہلک ہذہ الامۃ حتی یکون منہا اثنا عشر
خلیفۃ کلہم تعمل بالہدی ودین الحق الی آخرہا قال مخفی نہ ہو کہ مضمون ان احادیث مرویہ کا
بطرق اہل سنت سوائے ائمہ اثنا عشر علیہم السلام کے کسی پر درست نہین ہوتا
بوجوہ چند لیکن اولًا بس اسلئے کہ علمارا ہلسنت بیان معنی حدیث اور مصادیق مین
اوسکے گم کردہ ہوش اور سراپا مدہوش ہین مثل ابن جوزی وغیرہ من اعیان اہل السنۃ
لکھتے ہین لم اعلم للحدیث معنی وتفصیل ذلک مذکور فی العبقات فانظر ثمہ اور ثانیا فقرات

حدیث دلالت اور بقائے خلافت خلفائے اثنا عشر الی یوم المحشر و بقائے امت خیر البشر
کے کرتے ہین کما فی صحیح المسلم ان ہذا الامر لا ینقضی حتی یمضی لہ فیہم اثنا عشر خلیفۃ و کما رواہ
احمد بن حنبل وغیرہ کم یملک ہذہ الامۃ خلیفۃ کما مر و کما فی مسند مسدد لا تہلک ہذہ الامۃ الخ اور خلفائے
اثنا عشر اہلسنت کا پتہ و نشان بھی نہین وہ کب کے مر گر گئے گل گئے سڑ گئے سلسلہ کب کا
منقطع ہو گیا اور ثالثا مقام غور و انصاف ہی کہ تخصیص در آزدہ کے بنا بر اصول ثلثہ
اہل سنت کہ بیعت اہل حل و عقد و استخلاف اور قہر و غلبہ ہی درست نہین لان الزیادۃ
ممکن بلکہ یہ امکان فعلیت کیطرف بھی منتقل ہوا چنانچہ تاریخ الخلفاء سیوطی مین علامہ
سیوطی اپنے عہد تک خلفا کو کہ اول ابوبکر ہین اور اخر مین مستمسک باللہ یعقوب ہین
تعداد مین ستر سے زیادہ لکھتے ہین اور رابعا بنظر انصاف و دور از اعتساف ملاحظہ ہو
کہ مقصود خلفائے اثنا عشر سے کہ امت مین جناب رسالتمآب کی ہون گے خبر
مخبر صادق مین کیا ہی یا کل کی خلافت حق یا کل کی باطل یا بعض کی حق اور بعض کی
باطل پس شق اول بنا بر مذہب اہل سنت باطل ہی اسلئے کہ خلافت حقہ منحصر
پانچ شخص مین فرماتے ہین خلفائے ثلثہ اور جناب امیر اور امام حسن علیہم السلام کما فی
تحفۃ العزیز الدہلوی وغیرہ اور حدیث موضوع انکی الخلافۃ من بعدی ثلثون سنۃ ثم
تکون ملکا عضوضا الحدیث سے بھی ایسا ہی لازم آتا ہی پس خلفائے اثنا عشر کل
برحق ہون اہل سنت کی یہان پتہ و نشان اونکا نہین و من ادعی فعلیہ البیان اور
شق ثانی بھی باطل ہے اس لئے کہ کوئی قائل اسکا نہین اور نیز انحصار خلفائے
باطلین کا اس عدد مین ممنوع ہی کما لا یخفی اور لیکن شق ثالث پس وہ بھی مدعی
البطلان ہی اس لئے کہ یہ مجموع بھی محصور اس عدد مین نہین ستر سے زیادہ ہیں
عہد تک علامہ سیوطی لکھتے ہین و ہلم جرا الی یوم القیامہ پس کسیطرح یہ حدیث کہ
فریقین مین حد تواتر کو پہونچی ہے اصول مذہب اہل سنت کی مطابق نہین ہوتی

اور خامساً قاضی عیاض و ابن حجر و غیرہما تاویل حدیث اسطرح پر کرتی ہین انہم یکونون
فی مدۃ عزۃ الخلافۃ وقوۃ الاسلام واستقامۃ امورہ والاجتماع علی
من یقوم بالخلافۃ انتہی نقلا عن تاریخ الخلفاء للسیوطی اور شمار بارہ کا اسیطرح پر کیا ہے
کہ اول ابوبکر دوم عمر سوم عثمان چہارم علی بن ابیطالب مگر کسوقت تک جبتک کہ ثالثی
صفین مین قرار پائی بعد ثالثی کے معاذ اللہ وہ جناب چوتھی مرتبہ کی خلافت سے بھی
معزول ہوئے حیث قال ثم علی الی ان وقع امر الحکمین فی صفین فتسمی معویۃ یومئذ بالخلافۃ
ثم اجتمع الناس علی معویۃ عند صلح الحسن ثم اجتمعوا علی یزید ولم ینظم الحسین امر قتل قبل ذلک
انتہی موضع الحاجۃ نقلا عن تاریخ الخلفا یعنی جناب امیر المومنین علی بن ابیطالب اوسی زمانہ
تک اس خلافت کی خلیفہ رہے کہ ثالثی صفین مین ہوئی بعد فیصلہ معاویہ خلیفہ ہوئے اور پھر
اجماع خلافت معاویہ پر بعد صلح امام حسن علیہ السلام ہوا بعد اسکے اجماع یزید کی خلافت پر ہوا
اور حسین فرزند دلبند رسول الثقلین کے لئے امر خلافت منتظم نہ ہوا کہ قبل انعقاد بیعت اور قبل اجماع
علی الخلافت قتل ہوگئے انتہی بالجملہ خلیفہ پنجم معاویہ اور ششم یزید بن معاویہ اور ہفتم
عبد الملک ابن مروان اور ہشتم ولید بن عبد الملک اور نہم سلیمان بن عبد الملک اور دہم
یزید بن عبد الملک اور یازدہم ہشام بن عبد الملک اور دوازدہم ولید بن یزید بن عبد الملک
انتہی ملخصاً عن تاریخ الخلفاء اب ارباب انصاف غور کرین اور بنظر انصاف دیکھین
کہ بعد تسلیم اس تاویل کے جو نزدیک علمائے اہل سنت کے عمدہ تاویلات سے ہے کما افادہ
ابن حجر فی شرح صحیح البخاری خلفائے مذکورین پر پھر بھی درست نہین آتی اسلئے کہ اگر مراد
غرت خلافت سے فقط قوت اوسکی ہے تو حضرت عثمان اور جناب امیر کے عہد خلافت مین قوت
کہان تھی کہ حضرت ثالث بالخیر اخر کار کس شدت کے ساتھ قتیل دار ہوئے اور جناب امیر
علیہ السلام کی جو حالت رہی اور جو جو واقعات پیش آئے مخفی نہین ہین اور اسیطرح اور خلفاء
بنی امیہ کے حالات دیکھنے سے تاریخ الخلفاء سیوطی وغیرہ مین لطلان اسکا بہت ظاہر ہے

اور اجتماع بھی ان سب کیواسطے ظاہر البطلان ہی اس لئے کہ حال اجتماع و اجماع خلافت
بکری پر سابقاً گزرا کہ اسامہ بن زید و سعد عبادہ و زبیر و جناب امیر بلکہ کل بنی ہاشم منکر ہی
رہے کما اثبتناہ من الصحاح وغیرہا اور جناب امیر بنا بر قید اجماع قبل وقوع ثالثی بھی اس
زمرہ سے نکلے جاتے ہین اس لئے کہ بہت بڑا ملک شام انکے تحت حکومت نہونے پایا ان
سب نے کبھی بیعت نہ کی بلکہ معاویہ عادیہ الذی احدی امیہ باغیہ و اخری ہاویہ کے یہ سب شریک
رہے اور اسیطرح عبد اللہ بن عمر نے بھی بیعت نکی یا انکہ یزید ملید سے شخص کی بیعت کی
تھی بلکہ اونکا اوس بیعت پر راسخ دم اور ثابت قدم رہنا صحیح بخاری مین موجود ہی بالجملہ امام
وخلیفہ زادہ سنیہ نے بفاد الولد سر لابیہ بمقضائے صفائن وبریہ سنیہ پر کینہ اپنے
اور اپنے بڑے کھدا ور مدھو کی کبھی بیعت ید اللہ نہ کی چنانچہ استیعاب ابن عبد البر مین
مذکور ہی پس چاہیئے کہ جناب امیر اس زمرہ سی خارج ہو جائین اسیطرح سے یزید ملید مین بھی
کلام ہی اس لئے کہ قبل واقعہ ہائلہ کربلا جناب امام حسین اور اونکے اصحاب کرام نے کبھی بیعت
نکی وللہ در القائل ؎ سر داد نداد دست بر دست یزید ؎ بالله کہ بنائے لا الہ است
حسین ؎ اور بعد اس واقعہ کے خلع کرنا اہل مدینہ کا صحاح سے ثابت ہی اور تاریخ خلفائے
علامہ سیوطی مین ابن عساکر سے اور اونہون نے بسند خود زہری سے اور زہری نے سعید
بن المسیب سی روایت کی قال عثمان لما ولی کرہ ولایۃ نفر من صحابۃ انتہی پس بیعت
باکراہ بموجب الا من اکرہ وقلبہ مطمئن بالایمان کب معتبر ہوگی اور اسی جگہ سے ہے کہ انکی
بنا ایسی نا مستحکم ہوئی کہ اخر کار قتیل دار ہوئی اور اصحاب اخیار رسول مختار بھی شریک
کار تھے علی ہذا القیاس بلکہ اس سے بھی صریح تر دیگر خلفائے مذکورین کے خلافت کی اجماع
مین کلام ہی چنانچہ ناظرین کتب احادیث و سیر معتبرہ فریقین پر مثل تاریخ الخلفاء علامہ
سیوطی وغیرہ کی مخفی نہین ہے اور اگر اس جماعت کثیر اور جم غفیر کے مخالف سی بھی خلفائے
مذکورین نہ نکالے جائینگے تو خلفائے عباسیہ کہ جنکی خلافت کی بشارت حسب مزعوم

اہل السنۃ خود جناب رسالتماب زدی تھی کمافی تاریخ الخلفاء للسیوطی یہ کیون نہ داخل ہونگے
پس یا عدد کم ہوجائیگے یا بارہ کے وہ گونہ بل الیٰ غیر النہایۃ ہوجائینگے فیعود المحذور اور عزت
اور قوت اور استقامت امور اسلام بھی کل مذکورین کے عہد مین ثابت نہین مگر یہ کہ حضرت
اہل سنت عزت وقوت واستقامت امور خلافت ودین اسلام اسیکو کہین جو اونکے قبیل دار نے
اپنے عہد مین کیا کہ اصحاب خاص جناب رسالتماب کے ساتھ بضرب شدید وامانت پیش آئے
اور جو لوگون نے اونکے ساتھ کیا اور محاصرہ مین جو شدائد رہے یہان تک کہ قتیل وار ہوئے
قابل رقت وماتمداری اہل سنت ہی اور یا عزت وقوت واستقامت اسکو کہین کہ محاربہ
کرنا نفس رسول سے باوجود فرمان رسول ملک منان علیٔ منی وانا منہ ویا علی
حربک حربی وایاک ان تکونی یا حمیراء وغیر ذلک من الاحادیث التی لا
تحصیٰ کثرۃ اور یا عزت وقوت واستقامت اسلام اسکو کہین کہ قتل ہونا جگر گوشہ رسول کا
بالب تشنہ وشکم گرسنہ اور اسیر کرنا اونکے آل اطہار کا مثل بندیان کفار ترک ودیلم کے
ولنعم ما افاد شارح العقائد النسفی الذی ہو من اعیان اہل السنۃ حیث قال وعلی الحق ان رضا
یزید بقتل الحسین رض واستبشارہ بذلک واہانۃ اہل بیت النبی علیہ السلام مما تواتر معناہ
وان کان تفاصیلہ احادا فنحن لا نتوقف فی شانہ بل فی ایمانہ لعنۃ اللہ علیہ وعلی الصنارہ
وانصارہ انتہی بالفاظہ یا جو واقعہ حرہ مین ہوا اوسکو عزت وقوت واستقامت امور اسلام
کہین تاریخ خلفاء سیوطی مین وقائع ۶۳ سنہ ہجری مین ہے وکانت وقعۃ الحرۃ علی باب
طیبۃ وما ادراک ما وقعۃ الحرۃ ذکرہا الحسن مرۃ فقال واللہ ما کاد ینجو منہم احد قتل فیہا خلق من الصحابۃ
ومن غیرہم ونہبت المدینۃ وافتض فیہا الف عذراء فانا للہ وانا الیہ راجعون فاول مسلم من
اخاف اہل المدینۃ اخافہ اللہ وعلیہ لعنۃ اللہ والملائکۃ والناس اجمعین رواہ مسلم انتہی اور یا عزت
وقوت واستقامت اسلام اسکا نام رکھین جو بعد اس واقعہ کے بیت محترم ومعظم ومکرم بیت اللہ
کے ساتھ ہوا کہ سقف جلادیگئی اور پردہ اوس بیت مکرم کا جلادیا یہانتک کہ دو ستونگہہ اوس

کو سفند کے جو بدل ذبح حضرت اسماعیل مین آیا تھا وہ بھی جل گئے ففی تاریخ الخلفاء ایضا عن
عبداللہ بن حنظلۃ بن الغسیل قال واللہ ما خرجنا علی یزید حتی خفنا ان نرمی بالحجارۃ من السمار ان
رجلا ینکح امہات الاولاد والبنات والاخوات ویشرب الخمر ویدع الصلوۃ قال الذہبی ولما
فعل یزید باہل المدینۃ ما فعل مع شربہ الخمر واتیانہ المنکرات اشتد علیہ الناس وخرج علیہ غیر واحد
ولم یبارک اللہ فی عمرہ وسار جیش الحرۃ الی مکۃ لقتال ابن الزبیر فمات امیر الجیش بالطریق فاستخلف
علیہم امیرا والتوا مکۃ فحاصروا ابن الزبیر وقاتلوہ ورموا بالمنجنیق وذلک فی صفر سنۃ اربع وستین
واحترقت من شرارۃ نیرانہم استار الکعبۃ وسقفہا وقرنا الکبش الذی قد فدی بہ اسماعیل وکانا فی
السقف والملک للہ یزید فی نصف شہر ربیع الاول من ہذا العام انتہی اہنین امور سے اگر عزت و
قوت واستقامت امور اسلام ہی تو حضرات اہل سنت ہی کو مبارک حقیقت مین بجیائی اہنین
حضرات پر ختم ہی کجا خانہ خدا اور کجا یہ امور اسلام ہی نرا عزت وقوت و استقامت امور اسلام
درکنار سہ چوکفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی یہ اور اسیطرح سے بعد یزید جن خلفا کو خلفائے
اثنا عشر مین گنا ہی ان سب کی حالات بھی اسی قبیل سے ہین مثل عبدالملک بن مروان کے
کہ اسکی عہد مین تاریخ الخلفاء مین ہی وفی سنۃ اربع وسبعین سار الحجاج الی المدینۃ واخذ
یتعنت اہلہا ویستخف بقایا من فیہا من صحابۃ رسول اللہ صلعم وختم فی اعناقہم وایدیہم بذلک
بذلک کانس وجابر بن عبداللہ وسہل بن سعد الساعدی فانا للہ وانا الیہ راجعون انتہی اور پھر
اسی تاریخ الخلفاء مین ہی قلت ولم یکن من مساوی عبدالملک الا الحجاج وتولیتہ ایاہ علی المسلمین
وعلی الصحابۃ رضی اللہ عنہم وبذلہم قتلا وضربا وشتما وقد قتل من الصحابۃ واکابر التابعین مالا یحصی فضلا عن
غیرہم وختم فی عنق انس وغیرہ من الصحابۃ ختما یزید بذلک ذلہم فلا رحمہ اللہ ولا عفا عنہ انتہی اور پھر
اسی تاریخ الخلفاء مین عبدالملک کو لکھا ہی واول من غدر فی الاسلام واول من نہی عن الامر بالمعروف
انتہی پس ایسے عہد مین اسلام کی قوت اور اوسکے امور کی استقامت کہنا حضرات اہل سنت ہی کی
جرات اور جسارت ہی کجا غدر فی الاسلام اور قتل وضرب وستم اور تذلیل اصحاب کرام خیر الانام اور
برعکس امر بالمعروف نہی عنہ اور کجا تعب بکتاب خدا کہ اصل ایمان اور

اسلام ہی حیث قال الشاعر فی شان ہذا الشقی وذکرہ السیوطی فی تاریخ الخلفاء ؎ تلاعبوا
بکتاب اللہ فاتخذوہ ہبوا ہم فی معاصی اللہ قربانا ٭ بالجملہ کجا یہ امور اور کجا قوت واستقامت
امور اسلام سب کے عہد کا حال بہت طویل ہی خلیفہ دوازدہم حضرات سنیہ کا حال بسبیل
اجمال یہ ہی علامہ سیوطی تاریخ الخلفا مین خلیفہ دوازدہم کو الخلیفۃ الفاسق لکھتے ہین ثم قال
وکان فاسقا شرسبا للخمر منتہکا حرمات اللہ اراد الحج لیشرب فوق ظہر الکعبۃ انتہی کجا حج بیت اللہ
اور کجا خانہ کعبہ پر شراب پینا ؎ چو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی ٭ ثم قال السیوطی فی
تاریخ الخلفاء قال المعافی الجریری جمعت شیئا من اخبار الولید ومن شعرہ الذی ضمنہ ما فجر بہ
من خرقہ وسخافتہ وما صرح من الالحاد فی القران والکفر باللہ ثم قال ثم الصحف بالسہام وفسق
ولم یخف الآثام انتہی بقدر الحاجۃ اور اسی تاریخ الخلفاء مین ہی کہ ذہبی فرماتے ہین کہ یہ خلیفہ سنین
شراب خوار ہی تھے اور بتقلید بعض اسلاف اپنی کے لواطہ سے بھی شوق تھا پس جس عہد
وعصر مین ایسی افعال قبیحہ ہون کہ قران مجید وفرقان حمید کے ساتھ الحاد اور اوسکا استخفاف
اور اوسمین تیر ونکا چہانا اور کفر خدا کے ساتھ ہو یہ عہد عزت اسلام واستقامت امور اسلام
ٹھہرایا جائے سوائے اہل سنت کی اور کونسا مسلمان کہیگا کبرت کلمۃ تخرج من افواہہم ان
یقولون الا کذبا جس عہد مین کہ ایسے افعال کہ بمفاد ؎ ہیچ کافر نکند آنچہ مسلمان کردند
بدتر از کفر ہین اور خود جناب رسالتمآب بہی اسکی حد کفر تک ہونیکی خبر دیگئے ہین چنانچہ
احادیث صحاح ستہ شاہد صدق ہین مثل حدیث لتتبعن سنن الذین من قبلکم شبرا بشبر وذراعا
بذراع حتی لو دخلوا فی جحر ضب لاتبعتموہم قلنا یا رسول اللہ الیہود والنصاری قال فمن رواہ
مسلم فی صحیحہ وغیر ذلک من الاحادیث اگر باوجود ایسے افعال کے پہر بہی وہ عہد عزت
واستقامت امور اسلام ہو تو عہد خلافت عباسیہ نے کیا قصور کیا ہی اگر انکو بہی شامل کیجیگا
تو پہر عدد دہ چند ہو جائینگے اور اگر انکو نکالے گا جنکے عہد دولت مہد مین یہ سب کچھ ہوا تو عدد
کم ہو جائینگے یہ تھی تقریر ہماری متعلق بہ لایزال الاسلام عزیزا ینعا بر تقدیر عزت بمعنی نجاست

مرتبہ و منزلت جیسا کہ یہی ظاہر ہے اور اگر عزت و مناعت دین خیر الانام یعنی اسلام سے
فقط استقامت امور سلطنت اور اجماع امت مراد کیا جاوے جیسا کہ رشید الدین خان نے
بعد وقوف ان قباحتون کے یہی نغمہ بے سر و پا اوٹھایا ہی اور یہی گیت گایا ہی کما فی الیضاح
لطافۃ المقال پس یہ قول کا بول تاویل اول سے بھی زیادہ ترقبیح ہی اس لیئے کہ قیام
و مضی امر اسلام کو کہ دین خیر الانام رسول ملک علام ہی شوکت سلطنت سے کیا علاقہ
این الدین من السلطنۃ الفانیۃ الظاہریۃ نہین معلوم کہ اسکو منقول شرعی ٹہرایا ہی یا عرفی
وکلا ہما صریحًا البطلان لیکن اول پس ظاہر ہی کہ کہین نہ پاؤگے کہ اسلام سے عیاذا باللہ سلطنت
مراد ہو سلطان کل شاہ رسل با آن قوت و طاقت و رعب و ہیبت بموجائی نصرت بالرعب
ہمیشہ حالت فقر مین رہے اور سلطنت کو ہیچ و لاشی سمجھتے رہے اور الفقر فخری فرمایا کیے
اور لیکن ثانی پس اگر مراد عرف سے عرف کفار ہے کہ ابتک یہود و نصاریٰ سمجھتے ہین کہ دین
اسلام معاذ اللہ رسول اللہ نے محض واسطے حصول حکومت سلطنت و شوکت و بنظر نفع دنیا
جاری کیا اور حقیقت اس دین مبین کے ایسا ہی کچھ سمجھتے ہین بلکہ کفار و منافقین اشرار
جو عہد انحضرت مین تھے وہ بھی ایسا ہی بکتے تھے پس یہ مسلم ہے کہ کفار کا مزعوم باطل یون ہی
ہے لیکن مدعی اسلام کو کب جائز ہی کہ پیروی کفار کرے اور ہمداستان اونکا ہو مگر حضرات
اہل سنت کو پیروی اپنے اسلاف یعنی ثلثہ کی چونکہ ضروری ہی تو اونکو ایسا ہی مناسب ہے
کیونکہ حضرات ثلثہ بھی ایسا ہی سمجھتے تھے چنانچہ اونکی حالات اور مقالات جو عہد سرور کائنات
مین تھے اور بعد او نحضرت کی کمیٹی اور کوسلے پر جو اصول سلطنت بعض سلاطین سے ہے
بنائے خلافت ڈالنا اور او نحضرت کی طور و قرائن مین تغیر دیکر موافق قواعد سلطنت کرنا
شاہد صدق اس دعویٰ کا ہی اور یہ بھی خیال کرنا چاہیئے کہ اس تعداد اور اس زمرہ مین خلفاء
راشدین بھی تو ہین اور جناب رسالتمآب نے ایک ہی لفظ سے کل خلفائے اثنا عشر کو
فرمایا ہی پس یہ کب جائز ہی کہ عزت و مناعت دین اسلام عہد خلافت خلفائے راشدین

سیغہ مین حقیقۃً ہوا اور شان مین دیگر باقیین کے فقط شوکت سلطنت مراد ہو اس لئے
کہ اطلاق واحد مین ایک لفظ سے دو معنون مختلف کا ارادہ خلاف اصول اور فضول
اور نامقبول عند الفحول ہو یہ برتقدیر اسکے ہو کہ جب اسکو مان لین کہ کل خلفاء راشدین
کے عہد مین سلطنتی شوکت حاصل تھی ورنہ درحقیقت یہ خود غیر ثابت ہی کما لا یخفے اور اگر
اسکا کوئی مدعی ہو کہ نہین صرف شوکت سلطنت بہ نسبت کل مقصود ہو اور اجماع ایک
شخص پر پس یہ بھی مردود ہی اس لئے کہ کلام اجماع مین گزر افتد کر اور اجماع بعض یا
اکثر عباسیین کے لئے بھی ہوا فالمخذور باق علی حالہ اور لیکن شوکت سلطنت پس
عدم اوسکا عہد مین کل عباسین کی مسلم نہین اسی تاریخ الخلفاء مین تاویل حدیث
یلی ولد العباس من کل یوم تلیہ بنو امیۃ یومین ومن کل شہر شہرین یعنی عہد دولت
عباسین دونا بنی امیۃ کی سلطنت کا ہو علامہ سیوطی یون لکھتے ہین ولعمری فلیس
معنی الحدیث بعید فان دولۃ العباسیین فی حال علوہا ونفوذ کلمتہا فی اقطار الارض
شرقًا وغربًا ما عدی اقصی المغرب من سنۃ بضع وثلثین ومائۃ الی سنۃ اربع وتسعین ومائتین حتی
توفی المقتدر فی ایامہ انخرم النظام وخرجت المغرب باسرہا عن امرہ ثم تتابع الفساد والاختلال
فی دولتہ وبعدہ کما سیاتی فکانت ایام شموخ دولتہم ومملکتہم مائۃ وبضعا وستین سنۃ وہی ضعف
أیام بنی امیۃ الشامخۃ الی آخر ما قال پھر ذکر خلافت مقتدر باللہ مین بعد ذکر خروج مہدی
لکھتے ہین وخرجت المغرب عن امر بنی العباس من ہذا التاریخ فکانت جمیع مدۃ مملکتہم الاسلامیۃ
مائۃ وبضعا وستین سنۃ ومن ہذا التاریخ دخل النقص علیہم انتہی کہ ان تحریرون سے ثابت ہو
کہ تا زمان مقتدر باللہ کہ ۲۹۲ھ ہی شموخ وبزرگی ودولت ومملکت وسلطنت کہ عبارت
عزت ومناعت سے حسب مزعوم رشید الدین خان وغیرہ ہی دولت عباسیہ مین مثل سلاطین
وخلفائے بنی امیہ رہی اور الفاظ حدیث بھی مماثلت خلافتین پر دال ہین ہان بعد مقتدر
یا زمان مقتدر مین نقص آیا اور قبل مقتدر باللہ منجملہ اور خلفائے عباسیہ کے معتضد باللہ احمد ہو ہین

کہ جنکی مدائح عظیمہ لکھکر علامہ سیوطی لکھتے ہین فدلقی الحروب وعرف فضلہ فقام بالامر احسن قیام
وہابہ الناس ورہبوا اعظم رہبۃ وسکنت الفتن فی ایامہ لفرط ہیبتہ وکانت امامہ طیبۃ کثیرۃ الماء
والرخاء وکان قد اسقط المکوس ونشر العدل ورفع الظلم عن الرعیۃ وکان یسمی السفاح
الثانی لانہ جدد ملک بنی العباس الی آخرہا فی تاریخ الخلفاء پس ظاہر ہو کہ امثال ان خلفا
کے لئے شوکت سلطنت تمام تر حاصل تھی اور نہایت قوت تھی پس لازم آتا ہے کہ یہ بھی
داخل اوس زمرہ مین ہون پھر کسقدر بارہ سے زیادہ ہو جائینگے علاوہ اسکے اگر کوی گردن
مکابرہ ومجادلہ دراز کرے اوخلفائے عباسیہ مین کلاً وطراً عدم قوت وشوکت سلطنت کہی
پس ہم کہتے ہین کہ جن خلفا کو تمنے لکھا ہے اونکے حق مین بھی کلاً وطراً قوت وشوکت بدرجہ اتم
کہان ثابت ہی اور عدم ظہور فتن بالخصوص عہد خلفائے مذکورین مین اور ظہور اوسکا عہد
عباسیہ مین جسکی وجہ سے نقص شوکت سلطنت مین اونکی بعض حضرات اہل سنت نے وارد
کیا ہی یہ بھی غیر ثابت ہی تاریخ مظفری مین وقایع ۳۵۵ ہجری مین لکھا ہی فیہا اضطربت الامصار
علی عثمان وکاتبوہ من الافاق لعزلہ وتمثلہ وجرت امور نقموہا علیہ الخ یہ کونسی قوت وشوکت
سلطنت تھی وفی تاریخ الخلفاء واخرج عن حذیفہ قال اول الفتن قتل عثمان واخر الفتن خروج
الدجال انتہی پس جو فتنہ کہ مماثل فتنہ دجال ہو اوس سے قطع نظر کرکے عوام کو فریب دینا کار
شیطانی ہی بالجملہ اگر قوت وشوکت رہتی تو اس سبسی سے کیون قتیل دار ہوتی اور جناب امیر المومنین
علیہ السلام کے عہد مین جو فتنہ ہوے مثل واقعہ جمل وصفین سب پر عیان ہین اور قوت وشوکت
سلطنت کی بھی ظاہر ہو کہ شام سا ملک کبھی مطیع نہوا معاویہ اور اوسکے احزاب کلاب ذومی الناب
واللاذناب ہمیشہ باغی وطاغی وباغی رہے ازالۃ الخلفاء مین شاہ صاحب کے والد ماجد لکھتے
ہین حضرت مرتضیٰ باوجود اجتماع اوصاف خلافت وروسے ورسوخ قدم البشان در سوابق
اسلام متمکن اشد بر خلافت نبود در اقطار ارض حکم او نافذ نگشت وہر روز در دائرہ سلطنت تنگی میشد
تا انکہ آخر ایام بکوفہ وما حول ان محل حکومت نماند انتہی ظاہر ہو کہ اس سے زیادہ تو قوت وشوکت

سلطنت بعض عباسیین مین تھی پس لازم آتا ہی کہ جناب امیر بھی بلاتشبیہ مثل عباسیین خارج
ہو جائین فیقل العدد اور علی القیاس بعض دیگر خلفائے مذکورین مین کلام ہی مثل خلیفہ دوازدہم
سینہ کے کہ اونکی کوئی فتح معلوم نہوئی اور نہ شوکت معتد بہا جو مبحوث عنہ ہی ظاہر ہوئی بلکہ
برعکس اسکے ظاہر ہوا ففی تاریخ الخلفاء وعنہ انہ لما حوصر قال الم ازد فی عطیاتکم الم ارفع عنکم
المئون الم اعط فقرائکم فقالوا ما نتقم عنک انفسنا لکن ننتقم علیک انتہاک ما حرم اللہ وشرب
الخمر ونکاح امہات اولاد ابیک واستخفافک بامر اللہ ولما قتل وقطع راسہ وجیء بہ یزید
الناقص نصب علی رمح فنظر الیہ اخوہ سلیمان بن یزید فقال بعدا لا شہدانہ کان شروبا للخمر
ماجنا فاسقا الخ محصل یہ ہی کہ جب خلیفہ دوازدہم سینہ کا لوگون نے محاصرہ کیا اونہون نے
کہا کہ آیا ہمنے تمہارے ساتھ داد و دہش مین زیادہ نہین کیا آیا تمسے ہمنی تکلیف و سختی
دور نہین کی آیا تمہارے فقرا کو ہمنے مدد سب نے جواب دیا کہ ہم تجھپر سختی و غصہ اپنی وجہ سے
نہین کرتے بلکہ تو نے بیشک حرمت محرمات الہی کے اور شراب خواری کی اور نکاح حرمون
سے اپنے باپ کی کیا اور اوامر الہی کا استخفاف کیا یہ امور تو کرتا رہا یہ وجہ ہی کہ ہمنے تیرا
محاصرہ کیا ہی آخر کار جب وہ ملعون داخل دارالبوار ہوا اور یزید ناقص کہ از جملہ خلفا یہ بھی
ہے اوسکے پاس سر اوسکا کاٹ کر لائے تو سر کو ایک نیزہ پر بلند کیا خلیفہ دوازدہم کے بھائی
سلیمان بن یزید نے دیکھکر کہا کہ دوری ہو رحمت خدا سے تجھکو مین گواہی دیتا ہون کہ یہ
یعنی خلیفہ دوازدہم سینہ بڑا شراب خوار اور فاسق و فاجر تھا انتہی محصلاً پس نہین معلوم
کہ عزت و منعت دین انکے عہد مین کیونکر ہوئی خصوصاً بنظر اسکے کہ تاریخ الخلفاء مین
ہے وقد ورد فی مسند احمد حدیث لیکونن فی ہذا الامۃ رجل یقال لہ الولید لہو اشد
علی ہذہ الامۃ من فرعون لقومہ وقال ابن فضل اللہ فی المسالک الولید بن یزید الجبار
العنید لقبا ما عداہ ولقبا سلکہ فما بداہ فرعون ذلک العصر الذاہب والدہر الحلو بالمشارب
یاتی یوم القیامۃ یقدم قومہ فیوردہم النار ویئس الورد المورود والمرد المردی

فی ذلک الموقف المشہود انتہی پس جبکہ عصر ذلہب مملو از معائب ہوا اور خلیفہ اس عصر کا فرعون
امت ہوکر روز قیامت مع اپنی قوم سراپا لوم اور لواحقین کی داخل اسفل السافلین
ہونیکا عہد غربت و مناعت دین اسلام کیونکر ہوگا اور اگر قوت خلافت اور شوکت سلطنت
ہوتی تو یہ نوبت پہنچتی اور یہ گت کیون بنتی اور یہ عصر مملو از معائب کیون کہا جاتا پس جبکہ
کہ خاتم خلفاے اثنا عشر سینہ بھی نکالا جاے فیقل العدد اور اگر نکالا نجاے تو ایسی بلکہ
اس سے زیادہ قوت و شوکت عہد عباسیین مین تھے وہ کیون نکالے جائین فیکثر العدد
بالجملہ بطور ارباب انصاف پر جو ناظر حالات خلفاے مذکورین ہین ظاہر ہی کہ پورا عدد
بالتخصیص دوازدہ کا کسیطرح بنا بر مذہب اہل سنت درست نہین ہوتا اور بڑی مشکلون
اور محنتون سے جو انکی علمانے تاویل کی ہی مثل قاضی عیاض و ابن حجر وغیرہما کے اوس تاویل
سے بھی کام نہین نکلتا اور نہین بنتا بلکہ بگڑا ہی جاتا ہی کہ وہی قباحت لازم اتی ہی کہ یا عدد زائد
یا کم ہوجاتی ہین پوری بارہ نہین معلوم ہوتی کس کشمکش مین جان انکی پڑی ہی کوئی صاحب
کہتی ہین لم الق احدا یقطع فی ہذا الحدیث یعنی بتشدید معین قائل اسکے ابن بطال عن المہلب
ہین کہ دونون رکن رکین مذہب سنیہ کے ہین اور کوئی صاحب مثل ابن جوزی کے یہ کہکر
جان چھڑانا چاہتے ہین قد اطلت البحث عن معنی ہذا الحدیث و طلبت مظانہ و سالت عنہ فلم اقع
المقصود بہ الخ کیونکر جان کشمکش مین نہ پڑی ائمہ کرام آل اطہار رسول ملک علام کو کس منہ سے اور کس
دل سے مصداق اسکا کہین کہ ناصور جگر ہوجائے گا اور سنیت مین دھبا لگ جائیگا علاوہ
اسکے ثلاثہ سے بھی منہ موڑنا پڑیگا حق ہاتھ سے جائے تو جائے تاویلات خلاف حق اور خلاف
واقع ہو تو ہو مگر ثلاثہ کو مضبوط پکڑے رہینگے بالجملہ یہ سب مخدورات اوسیوقت لازم آئینگے
جب کوئی دامن آئمہ اطہار اہل بیت رسول مختار کو چھوڑکر دوسرون کو زبردستی
مصداق حدیث بنانا چاہے لیکن ائمہ اطہار کہ عصمت و طہارت انکی اعدل کل عیوب
اور ارجاس سے پاک ہونا انکا کلام الہی سے ثابت ہی اور حدیث انی تارک فیکم

الثقلین کتاب اللہ وعترتی اہلبیتی ما ان تمسکتم بہما لن تضلوا بعدی اور
حدیث مثل اہلبیتی کسفینۃ نوح من رکبہا نجی ومن تخلف عنہا غرق وہوی
انکی مطاع واجب الاتباع ہونے پر شاہد عدل ہی اور جنکو شاہ صاحب بھی تحفہ مسروقہ
مین ایک مقام پر امام علی الاطلاق من دون تقیید من مسائل الفروعیۃ او الاصولیۃ
فرماتے ہین اور اقرار کرتے ہین کہ ائمہ کرام استحقاق خلافت رکھتے تھے وبالاتفاق متاومسلم
عامل شعائر اسلامیہ پر تھے اور اسی طرف لوگونکی دعوت کرتے تھے البتہ اولنسی عزت
ومناعت دین اسلام تھے کہ بحج قاہرہ ومعجزات باہرہ اوسکی حقیقت ثابت کرتے رہے
گو سلطنت دنیا ہو یا نہو جسطرح انبیاء سابقین مین جو صاحب سلطنت نہ تھے مگر
اونکے بھی وجود فائض الجود سے اونکے دین کی عزت اور مناعت تھی اسیطرح آئمہ دین بھی
سو سبب عزت دین تھے اور جو آئمہ دین کے پیرو اور انکے اقتدا کرنے والے تھے بموجب
لن تضلوا بعدی ومن رکبہا نجی ہدایت پانیوالے اور پیش پروردگار رستگار تھے پس
ایسے بزرگون سے عزت ومناعت دین اسلام تھے نہ اون منافقین اشرار کلاب دنیا
جیفہ خوار اور اونکے اتباع اخوان الشیاطین سے جنکے قبائح افعال اور شنائع اعمال کا ذکر ابھی
ہوا حاصل اس تقریر کا یہ ہوا کہ حدیث اثنا عشر خلیفۃ کلہم من قریش کو گو بالاجمال آپ کے
ارباب صحاح نے لکھا ہی اور تصریح سے دم چرایا ہی اوس سے بھی امامت وخلافت ائمہ اطہار
کالشمس فی رابعۃ النہار ہویدا اور آشکار ہی ارباب انصاف پر ولاکن ؎ اذا لم تکن للمرء عین صحیحۃ ۔
فلا غرو ان یرتاب والصبح مسفر ۔ یہ تھی وجہ خامس اور لیکن سادساً پس یہ کہ علی ہمدانی ذکتاب
مودۃ القربی مین کہ مدائح عظیمہ اور کمال وثوق مصنف اور مصنف کا کتب معتبرۂ اہل سنت سے
مجلدات عبقات الانوار مین ثابت ہی لکھا ہی کہ جابر بن سمرہ کہتے ہین کہ مین ہمراہ اپنے باپ کی خدمت
مقدس نبوی مین حاضر ہوا سنا مینے کہ حضرت نے فرمایا کہ بعد میرے بارہ خلفا ہونگے بعد اسکے کچھ باواز
خفی فرمایا پس مینے اپنے باپ سے پوچھا کہ یہ بصوت خفی کیا فرمایا پس میرے باپ نے کہا کلہم من

بنی ہاشم یعنی یہ کل دوازدہ بنی ہاشم سے ہونگے انتہی مخفی نرہے کہ اسی راوی یعنی جابر بن سمرہ سے صحاح مین بہین الفاظ یہ حدیث ہی فرق اسیقدر ہی کہ صحاح ستہ مین کلھم من قریش ہی اور ظاہر ہی کہ کلھم من بنی ہاشم اور کلھم من قریش مین باہم منافات نہین ہی جسکی وجہ سے روایت صحاح صحیح رہی اور یہ روایت غیر مقبول ہوا اس لئے کہ بنی ہاشم تو اکمل قبائل قریش سے ہین کما لایخفی بلکہ خود جناب رسالتمآب نے برگزیدگی بنی ہاشم بہ نسبت قریش بیان کی ہی چنانچہ صحیح ترمذی مین بروایات کثیرہ وارد ہی کہ آنحضرت نے فرمایا ان اللہ اصطفی من ولد ابراھیم اسماعیل واصطفی من ولد اسماعیل بنی کنانۃ واصطفی من بنی کنانۃ قریشا واصطفی من قریش بنی ھاشم واصطفانی من بنی ھاشم ہذا حدیث صحیح انتہی اور یہ حدیث صحیح مسلم مین بھی موجود ہی بالجملہ عدم منافات ظاہر ہی پس بمفاد قضیۃ مسلمہ فریقین الاحادیث یفسر بعضہا بعضا ضرور ہی کلھم من قریش کہ مجمل ہی مفسر اسکا کلھم من بنی ہاشم کہ بہ نسبت اوسکے مفصل ہی واقع ہوا اور انصافا بھی یہی چاہیئے اسلئے کہ بنظر انصاف غور کرنا چاہیئے کہ قریش کو جیسی شرافت اور بزرگی اور قبائل عرب پر ہی ویسی ہی بزرگی بنی ہاشم کو قریش پر ہی پس جس وجہ سے کہ قریش بہ نسبت دیگر قبائل عرب کے مخصوص بخلافت ہونگی وہی وجہ خصوصیت بنی ہاشم کے لئے مرجح ساتھہ خلافت کی بہ نسبت سائر قریش کے ہوگی ورنہ ترجیح بلا مرجح لازم آویگی وہو قبیح عقلاً بالجملہ فقرہ کلھم من بنی ہاشم سے خلافت حقہ آئمہ اثنا عشر علیہ السلام ظاہر ہی اور خلافت اونکی جو تیم وعدے سے تھی باطل ہے پس یہ حدیث مفید امامت وخلافت ائمہ اثنا عشر ہی اور مفسر کلھم من قریش ہی کہ اس سے بھی ائمہ اثنا عشری کی خلافت ثابت ہوتی ہی اور بطلان خلافت غیر ہوتا ہی اور بعید نہین ہی کہ متعصبین جامعین صحاح سقام نے واسطے تصحیح خلافت خلفار ثلثہ کی کلھم من بنی ہاشم کو مبدل بکلھم من قریش کیا ہو اور قرینہ صریحہ اسکا یہ ہی کہ روایت کرتے ہین کہ اس فقرہ کو اونحضرت نے بصد اخفی کہا کہ راوی نے نہ سنا اور اپنے باپ سے پوچھا اول باواز خفی کیون کہا شاید بمذہب شیعہ کا رہے تقیہ ہوسکے تو النسب بتقیہ وہی کلھم من بنی ہاشم ہی نہ کلھم من قریش دوم یہ فقرہ راوی کو مشکوک رہا کہ اوسکے باپ نے بخبر واحد بیان کیا

کہ کلھم من قریش کہا یحتمل کہ جسطرح بیٹے کو مشکوک ہوا اوسیطرح باپ کو موہوم ہوا ہو کہ من قریش
فرمایا عالا تکہ او بخصرت ذمن بنی ہاشم فرمایا ہو دلیل اوسپر بھی روایت سید علی ہمدانی ہر سوم
قدر متیقن کو کہ بارہ ہونا ہی ہم مسلم کہتے ہین اور مشکوک ہین کلام ہو کہ گو کلھم من قریش ثلثہ کو
بناتا ہی مگر اثنا عشر جو متیقن تھا اسکو ایسا بگاڑتا ہر کہ کسی سے بنائے سے نہین بنتا برخلاف
کلھم من بنی ہاشم کہ اوس سے اثنا عشر بخوبی درست ہو جاتا ہی پھر ہمکو کیا غرض ہر کہ درستی خلافت باطلہ ثلثہ
کو لئے او ہمن مشکوک کی ہم تصحیح کرین بلکہ ضرور ہوگا کہ کلھم من بنی ہاشم کی تصحیح کرین کہ جس سے امر متیقن بجاوے
گو خلافت ثلثہ بگر جاوے تو ہماری بلا سے اور سابقا یہ کہ ملک العلماء شہاب الدین دولت آبادی کہ
اکابر علمائے سنیہ سے ہین جیسا کہ ناظرین سبحۃ المرجان اور اخبار الاخیار کفوی پر مخفی نہین ہے
اپنی کتاب ہدایۃ السعداء مین لکھتے ہین خلافت دوازدہ امام حدیث ثابت است
اول امام علی کرم اللہ وجہہ در خلافت او حدیث خلافتی ثلثون سنۃ وارد است دوم امام
شاہ حسن رضی اللہ عنہ قال صلی اللہ علیہ وسلم ہذا ابنی سید سیصلح بہ بین المسلمین سیوم امام شاہ حسین
رضی اللہ عنہ قال صلی اللہ علیہ وسلم ہذا ابنی سید سیقتل القتلۃ الباغیۃ نہ امام فرزندان شاہ حسین
رضی اللہ عنہ قال علیہ السلام بعد حسین بن علی کانوا من ابنائہ تسعۃ ائمۃ آخرہم القائم وقال
جابر بن عبد اللہ الانصاری دخلت علی فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وبین یدیہا
الواح وفیہا اسمار ائمۃ من ولدہا فعددت احد عشر اسمار آخرہم القائم الی ان قال واین نہ
فرزندان امام اول زین العابدین است دوم امام محمد باقر است سوم امام جعفر صادق ابنہ
چہارم امام موسی کاظم ابنہ پنجم امام علی رضا ابنہ ششم امام محمد تقی ابنہ ہفتم امام علی نقی ابنہ ہشتم امام
حسن عسکری ابنہ نہم حجۃ اللہ القائم امام مہدی ابنہ وہو غائب وادراعمر طویل است چنانچہ میان
مومنان عیسی والیاس وخضر ومیان کافران دجال وسامری وشمر قاتل شاہ حسین است
انتہی بقدر الحاجۃ اور شیخ سلیمان بن خواجہ ابراہیم نے ینابیع المودۃ مین فرائد السمطین حموینی
سے کہ مصنف اور مصنف اکابر سنیہ اور معتمد وموثق ہین کما ثبت فی عبقات الانوار ایک

حدیث طولانی جسمین سوالات یہودی جناب رسالتمآب سے مین نقل کیا ہو از جملہ سوالات
یہ بھی ایک سوال ہو کہ یہودی نے حضرت سے پوچھا فاخبرنی عن وصیک من ہو فمن نبی
الا وله وصی وان نبینا موسی بن عمران اوصی یوشع بن نون فقال ان وصی علی ابن ابیطالب
وبعده سبطای الحسن والحسین تتلوه تسعة ائمة من صلب الحسین قال یا محمد فسمهم لی قال
فاذا مضی الحسین فابنه علی فاذا مضی علی فابنه محمد فاذا مضی محمد فابنه جعفر فاذا مضی جعفر فابنه موسی
فاذا مضی موسی فابنه علی فاذا مضی علی فابنه محمد فاذا مضی محمد فابنه علی فاذا مضی علی فابنه الحسن فاذا مضی الحسن
فابنه الحجة محمد المهدی فهولاء اثنا عشر الی ان نقض قول الیهودی اشهد ان لا اله الا الله و
انک رسول الله واشهد انهم الاوصیاء بعدک ولقد وجدت فی کتب الانبیاء المتقدمة وفیما
عهد الینا موسی بن عمران علیه السلام انه اذا کان آخر الزمان یخرج نبی یقال له احمد ومحمد وهو خاتم
الانبیاء لا نبی بعده فیکون اوصیائه بعده اثنا عشر اولهم ابن عمه وختنه والثانی والثالث کانا اخوین
من ولده الی ان قال وتسعة الاوصیاء منهم من اولاد الثالث فهولاء الاثنا عشر عدد الاسباط
قال صلی الله علیه وسلم اتعرف الاسباط قال نعم انهم کانوا اثنا عشر اولهم لاوی بن برخیا وهو الذی غاب
عن بنی اسرائیل غیبة ثم عاد فاظهر الله به شریعته بعد اندراسها وقاتل قسطیا الملک حتی قتل الملک
قال صلی الله علیه وسلم کائن فی امتی ما کان فی بنی اسرائیل حذو النعل بالنعل والقذة بالقذة الخ
مطلوب ہمارا اس حدیث سے ظاہر ہو بلکہ وہ دعوی ہمارا کہ آئمہ ائمہ اثنا عشر ابتدائی بعثت
سے کیا معنی ابتدائے خلقت سو اسکا ذکر ہو وہ بھی ثابت ہو حضرت موسی نے اپنی امت سے
عہد و میثاق ان ائمہ اثنا عشر کے لئے لیا تھا فلا تغفل اور نیز ینابیع المودة مین ہو وعن علی کرم الله
وجهه قال قال رسول الله صلعم من احب ان یرکب سفینة النجاة ویستمسک بالعروة
الوثقی ویعتصم بحبل الله المتین فلیوال علیا ولیعاد عدوه ولیاتم بالائمة الهداة
من ولده فانهم خلفائی واوصیائی حجج الله علی خلقه الخ وایضا فیه ناقلا عن فرائد
السمطین للحموینی المحدث الفقیه الشافعی باسناده عن سعید بن جبیر عن ابن عباس قال قال

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان خلفائی واوصیائی وحجج اللہ علی الخلق بعدی
اثنا عشر اولہم علی واخرہم ولدی المہدی فینزل روح اللہ عیسیٰ بن مریم فیصلی
خلف المہدی وتشرق الارض بنور ربہا ویبلغ سلطانہ المشرق والمغرب
انتہی بقدر الحاجۃ اس قبیل سے بہت سی احادیث اسی مضمون کی ینابیع المودۃ میں
موجود ہیں بسبب طوالت ذکر نہ کیا من شاء فلیطالع ہناک مخفی نہ رہے کہ اکثر وجوہ مذکورہ
ایسے ہیں کہ بعض علمائے اہل سنت نے مثل صاحب ینابیع المودۃ کی جنکی طبیعت فی الجملہ
مائل طرف انصاف کے ہے پسند کیا ہے حیث قال فی ینابیع المودۃ قال بعض المحققین
ان الاحادیث الدالۃ علی کون الخلفاء بعدہ صلعم اثنا عشر قد اشتہرت
من طرق کثیرۃ فیشرح الزمان وتعریف الکون والمکان علم ان مراد رسول اللہ
صلعم من حدیثہ ہذا الائمۃ الاثنا عشر من اہلبیتہ وعترتہ اذ لا یمکن
ان یحمل ہذا الحدیث علی الخلفاء بعدہ من اصحابہ لقلتہم عن اثنا عشر ولا یمکن
ان یحملہ علی الملوک الامویۃ لزیادتہم علی اثنا عشر ولظلمہم الفاحش الا عمر بن
عبد العزیز ولکونہم غیر بنی ہاشم لان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال کلہم من بنی ہاشم
فی روایۃ عبد الملک عن جابر واخفاء صوتہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ہذا القول
یرجح ہذہ الروایۃ لانہم لا یحسنون خلافۃ بنی ہاشم ولا یمکن ان یحملہ علی
الملوک العباسیۃ لزیادتہم علی العدد المذکور ولقلۃ رعایتہم لہذہ الآیۃ قل لا اسئلکم
علیہ اجرا الا المودۃ فی القربی وحدیث الکساء فلا بد ان یحمل ہذا الحدیث
علی الائمۃ الاثنا عشر من اہلبیتہ وعترتہ صلی اللہ علیہ وسلم لانہم کانوا اعلم
اہل زمانہم واجلہم واورعہم واتقاہم واعلاہم نسبا وافضلہم حسبا واکرمہم عند اللہ
وکان علومہم عن ابائہم متصلا بجدہم صلی اللہ علیہ وسلم وبالوراثۃ واللدنیۃ
کذا عرفہم اہل العلم والتحقیق واہل الکشف والتوفیق ویؤید ہذا المعنی ای ان مراد

النبی صلی اللہ علیہ وسلم الائمۃ الاثنا عشر من اھلبیتہ ویشھدہ ویرجح حدیث
الثقلین والاحادیث المتکثرۃ المذکورۃ فی ھذا الکتاب وغیرھا واما قولہ صلی اللہ علیہ
وسلم کلھم تجتمع علیہ الامۃ فی روایۃ عن جابر بن سمرۃ فمرادہ صلی اللہ علیہ
وسلم ان الامۃ تجتمع علی الاقرار بامامۃ کلھم وقت ظھور قائمھم المھدی رضی اللہ عنھم
انتھی حاصل یہ ہے کہ احادیث خلفائے اثنا عشر طرق کثیرہ سے مشتہر ہین اور حالات زمان
اور کون ومکان سے معلوم ہوا کہ مراد رسولؐ غیر ائمہ اثنا عشر از عترت پیمبر نہین ہین اور نہین
ممکن ہے حمل حدیث اوپر خلفائے صحابہ کے کہ وہ بارہ سے کم ہین اور نہ اوپر ملوک امویہ کے کہ وہ
بارہ سے زیادہ ہین اور بسبب ظلم وجور فاحش اور نہ ہونیکی بنی ہاشم سے حالانکہ بروایت جابر
کلھم من بنی ہاشم ہے اور اس لفظ کو بصدائی خفی کہنا مرجح اسی روایت کا ہے اسلئے کہ اوسوقت
کے لوگ خلافت بنی ہاشم کو پسند نہین کرتے تھے یعنی اگر پسند کرتے تو خلافت ظاہری سے کیون
محروم رہتے اور ملوک بنی امیہ بھی مراد نہین ہوسکتے بسبب زیادتی عدد کے اور ظلم وستم کے
اہل بیت نبوت پر پس ضرور ہے کہ یہ حدیث محمول ہو اوپر بارہ امامون کے اہل بیت وعترت
پیمبر سے اس لئے کہ یہی لوگ عالم تر زمانہ اور بزرگ تر خلایق اور اورع اور اتقی اور اعلی
نسب مین اور افضل حسب مین اور گرامی تر عند اللہ تھے اور علوم انکے اپنے ابا سے متصل
جد اعلی تک بوراثت تھی اور صاحبان علم لدنیہ تھے اسیطرح انکو پہچانا ہے اہل علم وتحقیق
نے اور اہل کشف وتوفیق نے اور اسکی تائید کرتی ہے حدیث ثقلین کہ جسمین سب دنیا کو
مطیع اور اپنے اہل بیت اور عترت کو مطاع فرمایا ہے اور علاوہ اسکے احادیث کثیرہ جو اس
کتاب اور دیگر کتب مین موجود ہین لیکن قول او بحضرت کا روایت جابر بن سمرہ مین کلھم بجمع
علیہ الامۃ یعنی بارہ پر امت مجتمع ہوگی پس مراد او بحضرت کی یہ ہوسکتی ہے کہ اونکی امامت کی
اقرار پر کل امت وقت ظہور قائم ال محمد مجتمع ہوگی انتہی محصلا بندہ کہتا ہے کہ اس تاویل کی
کیا حاجت آج اونکو کل امت چہ شیعہ وسنی پیشوائے دین اور قدوہ ارباب علم ویقین

سمجھتے ہین اور اونکی دشمن بھی اونکی امامت اور اکملیت کے قایل ہین سے والفضل ما شہدت
بہ الاعدا رہا شاہ عبدالعزیز تحفہ مسروقہ مین ذکر ائمہ معصومین مین فرماتے ہین کہ اہل سنت
ایشان را امام علی الاطلاق میدانند انتہی واضح ہو کہ صدر حدیث کہ جسمین اثنا عشر خلیفۃ
اثنا عشر اماما کلہم من قریش یعنی اثنا عشر ولیگا ہی عدد اثنا عشر جو بعد و نقبا ے بنی اسرائیل
ہے کما فی بعض الطرق مجمع علیہ بین الامت علی الصحۃ ہے کما اعترف بہ ابن الحجر فی صواعقہ
اور جواد ساباطی سے ترجمہ بعض کتب سماویہ مین اثنا عشر عظیما اور بعض تراجم دیگر مین اثنا عشر
شریفا وارد ہی اور بعض طرق حدیث مین اثنا عشر خلیفۃ کلہم یعمل بالہدی ودین الحق ہی بالجملہ
عدد اثنا عشر کے مجمع علیہ فی الصحۃ بلکہ متواتر ہونے سی حقیت مذہب اثنا عشر بخوبی ثابت ہی
اسلیے کہ سوا ے انکی کوئی وجوب اثنا عشر کا قائل نہین ہی اہل سنت خلافت راشدہ کو منحصر
چارمین کرتے ہین اور نا راشدہ کی تو کوئی انتہا نہین جہانتک جی چاہی بناتے چلے جائین آج بھی
جسکو سب مسلمان کمیٹی کرکے خلیفہ بنالین وہ خلیفہ رسول اللہ ہو جائیگا چنانچہ خلافت خلفاے
خلفاے بنی امیہ و بنی عباس سینون نے اسی بنا پر رکھی ہے اگرچہ خلاف کلہم یعمل بالہدی ودین
الحق ہوا اور جب خلیفہ بنانا حضرت ابوبکر و عمر نے دفن رسول خدا سے بھی واجب تر سمجھا تھا تو
معلوم نہین کہ اس زمانہ کے حضرات سنیہ کیون نہین سنت عمری و بکری پر قائم ہوکر کسیکو خلیفہ
بناتے ہین اور کیون بقول عبداللہ بن عمر موت جاہلیت پر مرتے ہین محصل کلام یہ ہی کہ بجمع
طرق حدیث متصف ہونا اثنا عشر کا بخلافت و بامارت و بولایت و بجلالت و بشرافت و بہدایت
ثابت ہوا اور ظاہر ہے کہ مراد کل ان الفاظ سے ایک ہی یعنی ریاست دینی و دنیوی کہ اگر
من اللہ بالاصالت ہو تو نبوت ہی واگر بہ نیابت نبوت ہی تو خلافت اور امامت ہی پس
جسطرح اصل نبوت مین اطاعت خلق و نفاذ حکم و تصرف فی الارض شرط نہین ہی اوسیطرح
سے اوسکی نیابت مین بھی جواز جانب خدا و رسول ہی ان باتونکی شرط نہین ورنہ ریاتی
فرع براصل لازم اویگی کیونکہ خلافت فرع نبوت ہی بالجملہ بنی ہی خواہ خلق اطاعت کرے

یا نکہ سے اور اسیطرح جسکو وہ سنی نائب اپنا کیا وہ خلیفہ اوسکا ہی خواہ خلق اطاعت کرے یا بسوء
اختیار ضلالت مین پڑے پس جو شاہ صاحب ذاہبے تحفہ مسمرو قہ مین فرمایا ہی کہ اہل سنت
والجماعہ امام کو علی الاطلاق امام سمجھتے ہین مگر خلیفہ نہین جانتے اسلئے کہ در خلافت نزد ایشان
شرط ہی زائد ہین باوصف استحقاق و غلبہ شوکت و نفاذ حکم ضرور لیست انتہی نہین معلوم کہ یہ
معنی خلافت کے شاہ صاحب نے کہانسے نکالے ہین اگر عرف لغوی ہی تو اسکا کہین سے پتا اور
نشان دیجئے اور اگر عرف شرعی ہی تو قرآن اور حدیث سے ثابت کرین اور اگر فرماین کہ یہ اصطلاح
ہماری ہی تو ہوا کرے ہمکو اور خدا اور رسول کو متابعت انکی اصطلاح کے کیا ضرور ہی
حضرت موسی نے بقولہ اخلفنی فی قومی حضرت ہارون کو اپنا خلیفہ کیا مگر قوم گوسالہ پرست
کی شقاوت سے اونکو غلبہ شوکت اور نفاذ حکم میسر نہوا یہانتک کہ فرمایا یا بن ام ان القوم
استضعفونی وکادوا یقتلوننی پس بجا برقول شاہ صاحب اونکی خلافت باطل ہوگئی پس
سیطرح خلافت صاحب منزلت ہارونی بعد عہد بکری مین کہ لوگون نے گاؤ کہن سالہ پرستی
کی اور انحضرت نے ابن عم ان القوم استضعفونی فرمایا کما مر اگر بقول شاہ صاحب باطل
ہو جائے تو کیا عجب ہی کیا خوب فرمایا ہی علامہ شوشتری نور اللہ مرقدہ نے جواب مین فضلہ
روزبہان کے کہ اگر خلافت بعدم اطاعت خلق باطل ہو جائے تو خلافت بکری بھی بسبب
مخالفت اون صحابہ کے جنہون نے بیعت نکی اور اون قبائل عرب کے جنکو خالد نے بحکم ابوبکر
بصد حیلہ و مکر قتل کیا تا زمانہ قتل ہونے اونکی باطل ہوا اور اسیطرح خلافت عثمان بھی جیساکہ
پیشتر تاریخ مظفری سے منقول ہوا و قائع ۳۵ھ مین کہ فیہا اضطربت الامصار علی عثمان
وکاتبوہ من الافاق بقبلہ و بعزلہ یہانتک کہ قتیل الدار ہوئے پس خلافت اونکی بھی بسبب
عدم اطاعت خلق کے باطل ہوگئی الغرض خلافت کا مشروط باطاعت خلق ہونا اول بحث
ہی ہم اوسپر لانسلم کہتے ہین اور ہاتوا علیہ برہانکم مبین ان کنتم صادقین پڑھتے ہین
اور جبکہ سنیون نے تنصیصات خدا اور رسول سے قطع نظر کرکے بنائے خلافت

اوپر پنچایت اور کمیٹی کے ڈالی تو اطاعت خلق اور نفاذ حکم کے قید لگائی کہ جس سے خلافت
بکری بنی اور خلافت جناب امیر اوس وقت کی اور خلافت ذریت طاہرۂ رسول مکمل باطل
ہوگئی طرفہ یہ ہی کہ شاہ صاحب نے قید اطاعت خلق کے ساتھ قید باوصف استحقاق بھی لگائی
غافل اس سے کہ یہ قید اونکی اکثر خلفاء جلفاء اثنا عشر کے لئے تو حکم سم الفار رکھتی ہی سوائے
حضرات سنیہ کے کون ہی جو ائمہ علی الاطلاق کے سامنے ایسے جہلاء رذلاء فجار و فساق کو صاحب
استحقاق سمجھیگا پھر کیف ہماری خیال میں نہیں آتا ہی کہ متعصبین اہل سنت نے جسطرح بخاطر تمیمہ
وعدویہ حدیث خلفائے اثنا عشر من کلهم من بنی ہاشم کو مبدل بہ کلهم من قریش کیا ہی اوسیطرح یہ
بعضون نے فقرہ کلهم یجتمع علیہ الامۃ بھی جمادیا ہی تاکہ ائمہ اثنا عشر نکل جائیں اور خلفاء ثلثہ اور امثال یزید
ومعاویہ داخل ہوجائیں لیس ہذا بأول ہم اس فقرہ کو مسلم ہی نہیں رکھتے دوسرے کیونکر نہیں جائز ہی کہ مراد
امت سے امت ہدایت ہو نہ امت ضلالت اور امت ہدایت شیعیان علی بن ابیطالب ہیں کہ جنکی حقیقت شیعہ علی
ہم الفائزون ہی اور بنظر اسیکی صاحب تحفہ مسرور قہ نے اپنا نام شیعہ اولی رکھا ہی خلافاً لعرف
اللغۃ کما فی القاموس وغیرہ سے برعکس نہند نام زنگی کافور اسیکو کہتے ہیں تمیسرے کیونکر نہیں
جائز ہی کہ مراد من یجتمع علیہ الامۃ سے یجتمع علی استحقاقہم الامۃ ہو بحذف مضاف اور ظاہر ہے کہ ائمہ
اثنا عشر کی استحقاق پر امت مجتمع ہی اور امامت علی الاطلاق سے بڑھکر کیا استحقاق خلافت
ہوگا چوتھے تمہارے خلفا تو تسلط اونکا علی بعض الارض تھا اور دنیا میں تھوڑے سے لوگون
نے اونکی اطاعت کی اور ہم ائمہ علیہم السلام کے لئے فی وقت تسلط علی کل الارض کے قائل ہیں
ولاکن فی الکرۃ والرجعۃ جسوقت کہ از قاف تا قاف ایک دین ہوگا اور اوسیوقت میں معنے
آیہ وافی ہدایہ نرید ان نمن علی الذین استضعفوا ظاہر ہونگے نہ بالفعل بلکہ بالفعل آئمہ دین کا
مصداق استضعفوا ہونا ضرور ہی اور شاید یہی مقصود ہی صاحب ینابیع المودۃ کا کہ فرمایا ہے
یجتمع علیہم الامۃ فی عہد القائم یعنے بعد ظہورہ اللہم عجل
ظہورہ وتمم نورہ بالجملہ ان وجوہ سے خلافت وامامت آئمہ اثنا عشر

باقطع نظراز احادیث آخرخود حدیث یکون من بعدی اثنا عشر خلیفة کلهم من قریش کہ صحاح وغیر صحاح مین ثابت ہر کما لایخفی علی اولی الانصاف وہمنا وجوہ آخر قد ترکنا ہا خوفا للاطناب علی ان المقام ایضا تطفلے وماذکرنا فیہ شفاء للعلیل ورواء للغلیل اور یہ جواب نے فرمایا کہ تصدیق آمامت کی کسیکو تکلیف نہ دی اور سوائے نبوت کے علی کی امامت کو نہین فرمایا حضرت والا یہ قول بھی آپکا مردود ومدخول ہی بیچند وجہ لیکن اولا پس یہ کہ جسطرح آپ فرماتے ہین اوسطرح منکر نبوت اگر حدیث مذکور فی صحیح المسلم عن ابی ہریرہ ان رسول اللہ قالہ اذہب بنعلی ہاتین فمن لقیت من وراء الحائط یشہد ان لا الہ الا اللہ مستیقنا بہا قلبہ فبشرہ بالجنة الخ اور وہ حدیث جو صحیح مسلم مین ہر عن عثمان قال قال رسول اللہ صلعم علیہ وسلم من مات وہو یعلم انہ لا الہ الا اللہ دخل الجنة انتہی اور وہ حدیث جو باسانید متنوعہ اور طرق کثیرہ صحیح مسلم مین ہر کہ جناب رسالتمآب نے اپنے چچا ابوطالب سے وقت وفات اونکے فرمایا قل لا الہ الا اللہ اشہد لک بہا یوم القیامة اور معاذ اللہ بالله انہون نے حضرت کے چچا نے ابا کیا اور حدیث مروی بطرق کثیرہ مذکور فی صحیح المسلم ان رسول اللہ صلعم علیہ وسلم قال امرت ان اقاتل الناس حتی یقولوا لا الہ الا اللہ الی آخر الحدیث ان سب احادیث مین سوائے تصدیق توحید کی نبوت کی تصدیق کی کسیکو تکلیف ندی اور سوائے توحید کی محمد اور دیگر انبیاء اللہ کے نبوت کو نہین فرمایا اور اگر آپ سترہین نگاہ کرینگا تو ہمارے فیہ مین بھی ویسا ہی تصور فرمالیجئے علی الخصوص بنظر حدیث جناب مقدس رضوی کہ راوی سے جب آپنے عرض کیا کہ آپکے جد بزرگوار رسول مختار نے من قال لا الہ الا اللہ دخل الجنة فرمایا ہی حضرت نے فرمایا لکن بشرطہا وشروطہا ونحن من شروطہا معلوم ہوا کہ کلمہ توحید مشروط بامامت تھا وبالجملہ فما ہو جوابکم عن تلک الاحادیث فہو جوابنا عما نحن فیہ اور لیکن ثانیا پس عنقریب وہ احادیث بھی طرق اہل سنت سے مذکور ہوتی ہین جسمین اسوقت کا کیا ذکر اوسکے پہلے سے روز الست سے امامت کا ذکر ہوا اور اقرار کیا گیا اور لیکن ثالثا پس شہادت علی التقی مقبول نہین ہی اور تکلیف موقوف علی العلم ہے

جنابکو نکو بعد از اسلام اسقدر صحبت جناب رسولخدا میسر ہوئی کہ آنحضرت سے اس مسئلہ کو
اون سے بخوبی کیا وہ لوگ مکلف باعتقاد اس مسئلہ کے تھے اور جن لوگونکو اتفاقی طور پر اس
مسئلہ کا مثل مسائل اصول اعتقاد دیگر کے آنحضرت سے نہین ہوا وہ مکلف بتفحص نہین ہین اونکے
لیے توحید کے اقرار نبوت دل سے کہ مشتمل ہے اوپر ایمان بما جاء بہ محمد کے اجمالاً کافی ہے
جسطرح عمر بن ثابت جو جنگ احد کے اثنا مین بعد ادائے کلمہ شہادتین فوراً جہاد کرکے
درجہ شہادت کو پہونچی اور جناب رسالتمآب نے جواب مین بعض اصحاب کے جو کہے فرمایا جسنے
پوچھا کہ آیا عمر بن ثابت شہید ہی آپنے فرمایا کہ بلے واللہ شہید ہی اور وہ ایسا شخص ہی کہ ایک
رکعت نماز بھی نہین پڑھی اور داخل بہشت ہوا اور اس سے بڑھکر کونسی اعلیٰ کرامت ہے
چنانچہ جو کلام اللہ مطبع فیض مین میان عمر صاحب کی اہتمام سے بہ نہج [illegible] لفظ ترجمہ
شاہ رفیع الدین اور حاشیہ پر فوائد شاہ عبد القادر بن شاہ ولی اللہ کے نام سے مطبوعہ [illegible] لکھا
ہی یعنی اصحاب کہف کا دین مذہب اللہ کو معلوم ہی کہ فقط توحید پر تھا نہ تھا اور کسی نبی کی
شریعت پکڑتے نہین یا سے انتہی الغرض تکلیف ہر شخص کی بقدر وسعت اوسکے ہے پس جو
لوگ طول بعثت جناب رسولخدا سے بہرہ یاب ہوے اور آنحضرت سے اوپر الفاظ مسئلہ
امامت کیا وہ بی شبہ مکلف باعتقاد امامت تھی اور سند اسکی گوا نے ہمارے بیان سے
مانگی ہی اور ہمارے بیان بکثرت موجود ہی لیکن یہان بیان چند حدیثین جو ایک طرق سے ثابت ہین
مذکور کیجاتی ہین ابو علی بن محمد المرزوقی کہ اکابر علما سے ایک ہین کتاب الازمنہ والامکنہ کی آخر باب
حادی عشر خمسین مین علی ما نقلہ شیخنا المفید طاب ثراہ لکھتے ہین روی لنا ابو الحسن البیہقی قال
سمعت ابا عبد اللہ ابراہیم بن محمد بن عرفہ الازدی یقول واخبرنی البنی صلی اللہ علیہ وسلم
تولی دفن فاطمہ بنت اسد وکان اشعر ما قمیصہ فسمع ہم وہو یقول ابتک ابنک فسل صلی اللہ
علیہ وسلم فقال انہا سئلت عن ربہا فاجابت وعن نبیہا فاجابت وعن امامہا فلیجلجت فقلت
اینک ابنک انتہی یعنی فاطمہ بنت اسد والدہ ماجدہ جناب امیر علیہ السلام نے جب وفات پائی

لوخود جناب رسالتمآب متوجہ دفن ہوئے اور ایک قمیص خاص اپنا دیا لوگون نے سنا کہ
حضرت فرماتے ہین ابنکِ یعنی فرزند تمہارا فرزند تمہارا سبب اس فرمانکا لوگون نے
پوچھا آپنے فرمایا کہ سوال کی گئین فاطمہ اپنے پروردگار سے پس جواب دیا اور نبی سے پس جواب دیا
اور امام سے جب سوال ہوا تو زبان لکنت کی (یعنی بسبب شرم کی) پس مینے کہدیا کہ تیرا فرزند
تیرا فرزند امام ہی انتہی محصلاً اب فرمائیے اس حدیث سے کیا ثابت ہوا ظاہر ہی کہ صاف صاف
اس حدیث سے ثابت ہی کہ لوگونکو فقط نبوت ہی کے اقرار کی تکلیف نہین دیگئی تھی بلکہ
امامت جناب امیر بھی ساتھ اوسکے تھی اور منکر و نکیر نے بھی بعد نبوت امامت سے سوال
کیا اور حاضرین نے جب جواب باصواب جناب رسالتمآب سے سنا تو اونکو بھی امامت کا
تائیی مرتبہ نبوت ہونا اور از جملہ اصول مسئول عنہا ہونا معلوم ہوگیا پھر یہ لوگ کیونکر مکلف باعتقاد
امامت نہونگے بالجملہ جناب فاطمہ بنت اسد کا مکلف ہونا باعتقاد امامت اور اسطرح حاضرین
دفن اوس معظمہ کا اور سائلین کا مکلف ہونا باعتقاد امامت امیر کل ثابت ہی بعد اوس
سنی کے پھر جسنے بطمع دنیا و بمقتضائے ضغائن فی صدور قوم منك یا علی لا یبدو لہا حتی
یفقد وفی اس سے انحراف کیا اوسکے منافق ہونیمین کیا شک ہی دوسری حدیث وہ جو
روضۃ الاحباب مین کہ منصف شاہ صاحب رسالہ اصول حدیث مین بہتر از ہمہ تصانیف
این باب است موجود ہی ام المومنین جناب ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے کہ گفت کہ تحقیق کہ من
شنیدہ ام از پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ میفرمود علی خلیفتی علیکم فی حیاتی و مماتی فمن عصاہ
فقد عصانی اے عائشہ گواہی میدہی کہ از ان سرور شنیدہ گفت آری انتہی اس
حدیث سے بھی ظاہر ہی کہ جن سے اوس جناب سے صحبت طویل رہی مثل بی عائشہ کے اونکو بھی
آپ آمامت سناتے رہے اپنی زندگی کے ایام مین طرًا اور ایام ممات مین بھی عموماً ہمیشہ
امامت امیر کل امیر کو فرمایا یہ نہین کہ فلان وقت مین علی کی آمامت کا ذکر نہین مگر صد شاباش
کہیے مجتہد مجاہد بجل اور رکیہ بجل کو کہ ہمیشہ راہ مخالفت و عصیان کو اختیار کیا کین اور زمرہ

عصاۃ وبغاۃ مین زمین گواہی بھی دیتی تھین کہ مینے بھی اس حدیث کو سنا ہی اور پھر مخالفت
وجنگ وجدل سے باز نہ آئین ایسی ہی لوگ ایمان نفاقی رکھتے تھے کہ باوجود تکلیف باعتقاد
امامت وخلافت جناب امیر حیات وممات مین اور علم اوسکے پھر بھی راہ مخالفت اختیار کرکے
زمرہ فقد عصائی مین داخل ہوکر سرگروہ منافقین تھے اور تیسری وہ حدیث ہی جسکو عبد الکریم
بن محمد الرافعی القزوینی نے کہ اکابر ائمہ محدثین اہل سنت سے ہین اور محامد عظیمہ انکی ناظرین عبر
ذہبی اور سرکۃ الجنان یافعی اور طبقات شافعیہ اسنوی وغیر ذلک پر مخفی نہین ہی کتاب التدوین
فی ذکر اہل العلم بقزوین مین لکھا ہی ابو عبد اللہ الرازی حدث بقزوین عن محمد بن ایوب قال شیرئ
فی المشیخۃ ثنا ابو عبد اللہ الرازی الشیخ الصالح فی الجامع بقزوین ثنا محمد بن ایوب ثنا علی بن
المومن ثنا اسماعیل بن ابان عن ناصح ابی عبد اللہ عن سماک بن حرب عن جابر بن سمر
قال کان علی رضی اللہ عنہ یقول ارانیم یوان بنی اللہ قبض من کان امیر المومنین الا انا قال
وربما قیل لہ یا امیر المومنین والنبی صلی اللہ علیہ وسلم ینظر ویتبسم الخ اس حدیث سے ثابت ہی کہ
حضرت علی خود خبر اپنی امامت کی حیات جناب رسولخدا مین دیتے تھے بلکہ الا انا فرماکر نفی خلافت
اغیار مثل یار غار فرماتے تھے اور لوگ بھی امامت وامارت مومنین کو اوس جناب کی عہد
رسول سے جانتے تھے کہ بخطاب امیر المومنین سامنے جناب رسالتمآب کو پکارتے تھے اور جناب
رسولخدا اس کلمہ روح افزا کو سنکر مسرور بلکہ متبسم ہوتی تھے کہ بموجب تقریر رسول ہی اور بے ذکر
امامت کے لوگ کیونکر جانتے تھے پس اسطرح کے لوگ جنکو صحبت رسول اسقدر نصیب ہوئے کہ
حضرت نے اونکو تعلیم مسئلہ امامت جناب امیر فرمایا اور وہ لوگ بالحساء مختلف اس مسئلہ کی تعلیم
پاتی رہے بیشک یہ لوگ مکلف اس اعتقاد کے تھے یہ تھا حال اہل علم وایمان کا لیکن وہ لوگ
جنھون نے طول صحبت پایا اور باوجود ابتلا نے جناب رسولخدا کے اور خود کہنے امسیت یا
ابن ابیطالب مولی کل مومن ومومنۃ کے پھر اوسکے منکر ہوئے وہ لوگ البتہ کفر نفاقی مین
مثل آپکے ثلاثہ کے گرفتار رہی اور یہ جو فرمایا کہ حضرت علی علیہ السلام کی دعوت اسلام مین فقط توحید

اور نبوت ہی پر اکتفا کیا یہ بھی بات بی ٹھکانے ہی اور ہم اسپر بھی لانسلم کہتے ہین اسلئے کہ دعوت
اسلام نہین مگر واسطے بت پرستون کے مثل ثلاثہ کے لیکن جو لوگ ابتداے ابتداے عالم
افرینش سے نور خدا تھے پس ایمان اونکا بعینہ ایمان جناب رسولخدا تھا چنانچہ انا وعلی
من نور واحد و دیگر احادیث کہ اتفاق فریقین اوس پر ہی شاہد ہی قولہ حضرت علی اوسوقت
خود لڑنے تھے اقول ہان لڑکے تھے مگر سب کے بڑون سے بڑہ کر تھے انا وعلی من نور واحد
اور اول ماخلق اللہ نوری اس پر دلیل ہی ایسی مُنہ کی ٹھوکرین تو نہ کہائی اور اتیناہ الحکم
صبیا کا ایمان لائی شبروہ دیلمی جو آپکے یہان کے علمائے کبار اور اکابر حفاظ سے ہین
کتاب الفردوس مین فرماتے ہین حذیفہ لو علم الناس متی سمّی علی امیر المومنین ما انکروا
افضلہ سمی امیر المومنین و آدم بین الروح والجسد قال اللہ تعالی واذ اخذ من
بنی ادم من ظھورہم ذریتہم واشہدہم علی انفسہم الست بربکم قالت الملائکۃ
بلی فقال انا ربکم ومحمد نبیکم وعلی امیرکم انتہی اور اسیطرح سے بعینہ سید علی ہمدانی نے
کہ کبار سنیہ سے ہین اور صاحب کرامات ہین اور مدائح اور وثوق انکا نفحات جامی
اور کتاب اعلام الاخیار کفوی سے ظاہر ہی اپنی کتاب مودۃ القربی مین کہ خود یہ کتاب
بھی ایسی ہی کہ رشید الدین خان اس پر نازان اور بمقابل شیعہ اسکو مستدل اپنا قرار دیا ہی
اور خود مصنف موصوف نے شروع کتاب مین تصریح کی ہی کہ احادیث اسکی جواہر اخبار اور لالی
آثار ہین اور تحویل قلم بسوئی مالا ینقل سے احتراز کیا ہی بالجملہ ایسی کتاب معتمد ہین اس حدیث کو
دو مقام پر حذیفہ صاحب سر رسول سے نقل کیا ہی اور حاجی عبد الوہاب بن محمد بن رفیع الدین احمد
نے بھی اپنی تفسیر مین تحت تفسیر آیہ قل لا اسئلکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربی نقل کیا ہی
بدون تفاوت لفظی اور سید علی ہمدانی موصوف نے مودۃ القربی مین بسند دیگر اسطرح پر اس
حدیث کو وارد کیا ہی عن ابی ہریرۃ رضہ قال قیل یا رسول اللہ متی وجبت لک النبوۃ قال قبل
ان یخلق اللہ آدم ونفخ الروح فیہ وقال واذ اخذ ربک من بنی ادم من ظھورہم ذریتہم

واشهدہم علی انفسہم الست بربکم قالت الملائکۃ بلی فقال انا ربکم ومحمد نبیکم وعلی امیرکم انتہی
یعنی جناب رسولخدا سے لوگون نے پوچھا کہ کب نبوت آپکے لئے واجب ولازم ہوئی اپنے فرمایا
کہ قبل اسکے کہ آدم ابوالبشر مخلوق ہون اور نفخ روح اونمین کیا جاوے فرمایا جناب رسالتمآب
نے کہ جب پروردگار نے تیرے عہد ومیثاق لیا اپنے ربوبیت کا اور عرض کی ملائکہ نے کہ بلی پھر خطاب
رب الارباب ہوا کہ مین تمہارا پروردگار ہون اور محمد نبی ہین تمہارے اور علی امیر ہین تمہارے انتہی
اور حدیث سابق سے ظاہر ہوا تھا کہ جناب امیر اوسوقت مین امیر اور امام تھے کہ ہنوز وجود آدم اس
عالم مین نہوا تھا جسطرح جناب رسولخدا اوسوقت سے نبی تھے کہ آدم بین الماء والطین تھے بالجملہ
حضرت علی تو اوسوقت سے امام وامیر ہین کہ ہنوز آدم کلیم عدم مین تھے آپ یہ کیا بکتے ہین کہ اوسوقت
یعنی عہد رسولخدا مین اونکی امامت کا ذکر نہ تھا اور نہ اسکے تھے امامت کا ذکر اونکی روز الست
سے ہی عہد ومیثاق اونکی امامت پر بعد نبوت جناب محمد مصطفے اوسی روز لیا گیا تھا بعد نبوت کے
امامت کا ذکر یہ خود امامت کی جزا اور اصل ایمان ہونے پر دال ہی خود جناب رسول خدا
ہی نے حذیفہ وابوہریرہ وغیرہما کو تعلیم اسکی فرمائی یا بن تعلیم جبرئیل سرمایی اس سے کی وہ مثل
آپ کے گروہ مومنین سے خارج اور زمرہ ظالمین مین داخل ہی چنانچہ حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا نہ جانیوالا
امامت وامارت امیرالمومنین کا کب سے ہے منکر فضل اوس جناب کا ہو اسی وجہ سے آپ بھی
گروہ منکرین مین ہین ذرا شان نزول آیہ وانذر عشیرتک الاقربین کو ملاحظہ فرمائے
کہ کیسی کم سنی مین اور کسوقت مین یعنی اوائل ایام بعثت مین جناب رسالتمآب نے مجمع
کرکے امامت جناب امیر کو سب کو سنایا اور اونکی اطاعت وپیروی کا حکم دیا چنانچہ حضار
حضرت ابوطالب پر طاعن ہوئے کہ لو تمہارا بیٹا تمپر حاکم ہوا اور تمکو اوسکی پیروی ضروری
ہوئی چنانچہ ثعلبی کہ جنکو آپکے علماء صحیح النقل موثوق بہ فرماتے ہین کما ثبت فی عبقات الانوار
براہین مخالف سے روایت کرتے ہین قال لما نزلت وانذر عشیرتک الاقربین جمع رسول اللہ
بنی عبد المطلب وہم یومئذ اربعون رجلا الی ان قال بعد ذکر قصۃ طویلۃ ثم دعاہم

من العذ علیٰ مثل ذلك الطعام والشراب ثم انذرہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا بنی
عبد المطلب انی انا النذیر الیکم من اللہ عزوجل والبشیر لما لا یجی بہ احد جیئکم بخیر الدنیا
والاخرۃ فاسلموا واطیعونی تہتدوا فمن یواخینی ویوازرنی ویکون نبیی ووصی بعدی وخلیفتی
فی اہلی ویقضی دینی فسکت القوم واعاد ذلک ثلثا فی کل ذلک یسکت القوم ویقول علیؓ انا
فقال انت فقام القوم وہم یقولون لابی طالب اطیع ابنک فقد اُمّر علیک اسنے
نقلا عن الوجیزہ اور علامہ علی علیہ الرحمہ نے اپنی کتاب کشف المحجن میں کہ جسکے متصدی
جواب فضل بن روزبہان شافعی ہوئے ہین اور باوجود مدارت انکار و امتحات اس
نقل کا انکار نہین کیا ہے یون تحریر فرماتے ہین من مسند احمد لما نزل وانذر عشیرتک
الاقربین جمع النبی من البیتہ ثلثین فاکلوا وشربوا ثلثا ثم قال لہم من یضمن عنی دینی ومواعیدی
ویکون خلیفتی ویکون معنی فی الجنۃ فقال علی انا فقال انت انتہی اور صاحب اعجاز التنزیل
شکر اللہ سعیہ الجمیل نے اعجاز التنزیل مین تفسیر الوجیز احمد بن محمد الثعلبی اور تفسیر شیخ ابو محمد حسین
البغوی معروف بہ محی السنہ مسمی بمعالم التنزیل اور تاریخ شیخ ابو جعفر محمد بن جریر الطبری اور تاریخ
علامہ ابو الحسن علی بن محمد الجزری معروف بہ ابن اثیر اور تاریخ ملک اسماعیل ابو الفدائے
حموی اور تاریخ زوال سلطنت روم اڈورڈ گبن سے اسطرح پر مجمل اس قصہ کو نقل کیا ہی
وہذہ عبارتہ چنانچہ تین برس کے تھوڑی سی کامیابی کے بعد اس محبت وشفقت کے
تقاضا سے جو آپکو اپنی قوم اور خصوصا اپنے اہل خاندان سے تھی بقول اڈورڈ گبن یہ مصمم ارادہ
کرکے کہ انہین ربانی روشنی سے مستفید کرین اپنی خاندان کے لوگون کو جو شمار مین کم وبیش
چالیس تھے اور جنمین آپکے چچا ابو طالب اور حمزہ اور عباس اور ابو لہب بھی شامل تھے دعوت
کی تقریب سے جمع کیا اور جب اکل وشرب سے فراغت ہوچکی تو مخاطب ہوکر فرمایا کہ یا بنی
عبد المطلب قد جیئکم بخیر الدنیا والاخرۃ وقد امرنی اللہ ان ادعوکم الیہ فایکم یوازرنی
علی امری ھذا ویکون اخی ووصیتی وخلیفتی فیکم الی ان قال بعد بیان معنی ہذا الحدیث

کہ کسی نے کچھ جواب نہ دیا مگر ایک جوان نوخاستہ جسکی ابھی مسین بھیگنے شروع ہوئی تھین بقول
گبن اس حیرت وشک اور حقارت امیز خاموشی کے برداشت نکر سکا اور کھڑے ہوکر بڑی
ہمت اور جرأت کی ساتھ بولا کہ یارسول اللہ اگرچہ مین اس مجمع مین سب سے کم عمر ہون مگر اس
مشکل خدمت کو مین بجالاؤنگا چنانچہ آپنے کمال شفقت سے اس نوجوان بہادر کی گردن پر
ہاتھ رکھکر فرمایا ان ھذا اخی ووصیی وخلیفتی فیکم فاسمعوا لہ واطیعوا یعنی بالتحقیق یہ میرا بھائی
اور میرا وصی اور میرا نائب تم مین ہی پس اسکی بات سنو اور جو حکم دے اسکی اطاعت کرو چنانچہ
اس دعوت اور اس گفتگو کا ذکر لکھکر مسٹر کارلائل صاحب فرماتے ہین کہ اگرچہ یہ مجمع حسین علی کا
باپ ابوطالب بھی تھا محمد کا دشمن نہ تھا مگر تاہم سب لوگون کو ایک آدھیڑ عمر کی آن پڑھ آدمی
اور ایک سولہ برس کے لڑکے کا یہ فیصلہ کرنا کہ وہ دونون ملکر تمام دنیا کی خیالات کو رخلات
کوشش کرینگے ایک مضحکہ کی بات معلوم ہوئی اور تمام مجمع قہقہا لگاکر ملتشر ہوگیا مگر تا بست
ہوگیا کہ یہ ایک ہنسی کے لائق بات نہ تھی بلکہ بہت ٹھیک اور درست تھی یہ نوجوان علی ایسا
شخص تھا کہ ضرور ہی کہ ہر ایک شخص اسکو پسند ہی کرے اور اس امر سے جو اوپر بیان کیا گیا
ہے اور نیز اور باتون سے جو ہمیشہ اسکے بعد اس سے ظہور مین آئین یہ معلوم ہوتا ہی کہ وہ ایک
صاحب اخلاق فاضلہ اور محبت سی بھرپور اور ایسا بہادر تھا کہ جسکے آگ جیسی تیز و تند جرات کو
سامنی کوئی چیز ٹھہر نہین سکتی تھی اس شخص کی طبیعت مین کچھ عجیب طور کی جوانمردی تھی شیر ساتو
بہادر تھا مگر باوجود اسکے مزاج مین ایسی نرمی اور سچائی اور محبت تھی جیسی کہ ایک شخص کریمن
نائٹ کی شایان ہوا نتی اور قریب اسی کے یہ حدیث خصائص امام اہلسنت نسائی
مین بھی ہے اوس مین خود جناب امیر فرماتے ہین وکنت اصغر القوم اور یہی حدیث
خصائص کو شاہ ولی اللہ والد بزرگوار شاہ عبدالعزیز دہلوی نے کتاب ازالۃ الخفا مین
نقل فرمایا ہی اور عنوان بیان مین فرمایا ہی از انجملہ پیش از ہجرت صلی اللہ علیہ وسلم با او معاملہ
منتظرۃ الخلافت کہ یکی از لوازم خلافت خاصہ است بجا اور دانستی ملاحظہ فرمائی کہ حضرت علی کو

اسوقت صغیرالسن اور لڑکی تھی مگر بڑی سنسی بڑھ گئی باسین اور اوسی عالم مین کہ کم سن تھی خلافت و وصایت
و امامت کو جناب رسولخدا نے ظاہر کردیا اور سب حاضرین کو تعلیم مسئلہ امامت فرمادیا اور اسی
کم سن کی اطاعت اور فرمانبرداری کا طوق اپنے قول فاسمعوا لہ واطیعوا سے سب کی
گردنون مین ڈالدیا باوجود اس تعلیم کے پھر جو مخالفت کرے اوسکے منافق ہونیمین کیا شک و شبہہ ہے کیون جناب
ابتو آپ ہی کی کتابون اور روایتون سے ہمنے ثابت کردیا کہ حضرت علی کی امامت کی خبر اور اونکی خلافت اور
امامت کا ذکر ابتدائے خلقت ابتدائے بعثت دونون سے ہے اور اوس جناب کی اطاعت و فرمانبرداری کا
حکم ابتدائے خلقت سے تھا اور جناب رسولخدا بھی ابتدائے بعثت سے ایکمرتبہ نہین ہزارہا مرتبہ
مثل دیگر اصول عقاید کے کقیام الساعۃ وغیرہ تعلیم فرمایا کئی کتب فریقین حاضر ہین ملاحظہ کیجئے
بعض کیطرف اشارہ بھی ہوا یہ امر تو مثل نصف النہار روشن ہے ؎ گر نہ بیند بروز شپرہ
چشم ۔ چشمہ آفتاب را چہ گناہ ۔ اور حقیقت امر یہ ہے کہ آپ کیونکر نہ فرمائین کہ حضرت
علی تو اوسوقت خود لڑکے تھے کہ صغرسن کو آپ مانع امامت سمجھے اسمین آپکا کیا قصور آپکے
اعلی حضرت یعنی میان عمرو بھی ایسا ہی کچھ کہکر اپنی جان چھوڑایا چاہتے تھے مگر امثال ابن عباس
کے اوس جواب سے کہ اگر تمنے اونکو صغیرالسن جانکر لائق خلافت نہ جانا تو خدا نے اور اوسکے رسول
نے تو ایسا نہ کیا کہ تمہارے صاحب یعنی ابوبکر سے سورۂ برارۃ لیکر اسی شخص یعنی حضرت
امیرالمومنین کو حکم ہوا کہ تم جاؤ اور اس سورہ کو کفار پر پڑھو پھر سوائے سکوت کے خلافت مآب
سے کچھ نہ بنی فبہت الذی کفر کانہ الفم الحجر کی مصداق ہوئے سوائے اس حیلہ کے
اور کچھ نہ بن آتی تھی کہ کہیں واللہ ما نقطع امرا دونہ ولا نعمل شیئا حتی نستاذنہ یعنے
بدون اذن اوس جناب کے ہم کوئی بات نہین کرتے چنانچہ ناظرین محاضرات راغب اصفہانی
اور کتاب المناقب ابن مردویہ پر مخفی نہین ہے ولنعم ما افاد فی ہذا المقام الحبر العلام المولی الہمام فی
استقصاء الافحام واعجباہ ہرگاہ اصل خلافت بدون استیذان آنحضرت رسد ندو ببرند و خورند
و برند باز تمسک بعدم قطع امری بغیر آنحضرت و عدم عمل بچیزے بدون استیذان آنحضرت کہ بسبب

عجز از حل معضلات و عدم اقتدار بر فہم مشکلات رجوع با نجناب میکردند چگونہ رافع طعن و ملامت
و دافع مواخذہ و نکایت می توانند شد الی آخر ما افاد و لقد اجاد فیما افاد اور زبیر ابن بکار کہ ائمہ و الاستبار
اور علمائے با اقتدار اہلسنت سے ہین کتاب موقفیات مین فرماتے ہیں عن عبد اللہ ابن
عباس قال انی لا اشی مع عمر بن الخطاب فی سکتہ من سکات المدینۃ اذ قال لی یا ابن
عباس ما اری صاحبک الا مظلوما فقلت فی نفسی واللہ لا یسبقنی بھا فقلت یا امیر المومنین
فاردد الیہ ظلامتہ فانتزع یدہ من یدی ومضی بھم ساعۃ ثم وقف فلحقتہ فقال یا ابن
عباس ما اظنھم منعھم الا انھم استصغروا سنۃ فقلت فی نفسی ھذہ شر من الاولی
فقلت واللہ ما استصغرہ اللہ ورسولہ حین امرہ ان یاخذ براءۃ من صاحبک فاعرض
عنی واسرع فرجعت عنہ انتہی اور محمد ابن یوسف زرندی نے کتاب نظم درر السمطین مین
اس قصہ کو بطول لکھا ہے وہو مذکور فی الاستیعاب فلیراجع ہناک بالجملہ وہی گیت اپنے خلیفہ جی کا
آپ بھی گانے لگے ذلک ظن الذین کفروا فویل للذین کفروا من النار **قولہ** کسی شخص سے پیغمبر صاحب
نے نہین کہا کہ جسطرح الخ **اقول** آپ جھوٹ کہتے ہین وقت تعلیم ایمان سب سے فرمایا گو وقت دخول فی
الاسلام مثل دیگر اصول ایمان نہ فرمایا ہو اگر تعلیم ایمان کیوقت بھی نہین فرمایا تو اتنے لوگ جنکا ذکر ہوا کیونکر جانتے
تھے مثل حذیفہ وغیرہ کے اور فاطمہ بنت اسد رضی اللہ عنہا سے سوال بعد از نبوت کیون ہوا بالجملہ دلیل وہی حدیث من
جنکا ذکر ہمنے ابھی کیا فلا تکن من الغافلین **قولہ** تو ابوبکر صدیق کا انکار یا اقرار **اقول** اقرار کجا
ابوبکر کا انکار بانکار باطنی از نبوت کہ مستلزم انکار امامت ہے ہم پہلے بیان کر چکے پس نہ ثابت ہونا
انکار کا باطل ہوا اور علاوہ از نفاق من حیث النبوۃ کے نفاق من حیث الامامت بھی ثابت ہوا
اور عنقریب ایک ارتداد بھی اسپر مستزاد ہوتا ہے جب از راہ کمال مہربانی شیعون پر حضرت خلیفہ
کی ارتداد کو آپ قبول کرینگے **قولہ** کچھ خلل نہ آیا **اقول** خلل تو ایسا آیا کہ تا قیامت مورد بیزاری
ہوئی اس سے بڑھکر اور کیا خلل چاہتے ہین **قولہ** خم غدیر **اقول** ہر بات اولٹی ہی منہ سے نکلتی ہے
مثل شکار بھری اولٹی نہ جائے غدیر خم فرمائے اس روز مبارک مین کہ حضرت عمر نے بھی بخ بخ لک

یا علی اصبحت مولای و مولی کل مومنٍ و مومنۃٍ فرمایا ہی جیسا کہ آپکی کتابون سی صحیح اور ثابت
اور اوسمین موجود ہی اور بھی بڑے حضرت یعنی آپکی صدیق عتیق نے بھی بظاہر تصدیق امامت
کی تھی چنانچہ ابن حجر مکی صواعق محرقہ مین بعد بیان اس امر کے کہ مولی من کنت مولاہ الخ
مین بمعنی اولی بالاتباع والقرب منہ ہی فرماتے ہین والا قاطع ولا ظاہر علی نفی ہذا الاحتمال بل ہو
الواقع اذ ہو الذی فہمہ ابوبکر و عمر و ناہیک بہما من الحدیث فانہما لما سمعاہ قالا
لہ امسیت یا ابن ابی طالب مولی کل مومنٍ و مومنۃٍ اخرجہ الدارقطنی و اخرج ایضاً
انہ قیل لعمر انک تصنع بعلی شیئاً لا تصنعہ باحدٍ من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ
وسلم فقال انہ مولای انتہی یہ دعوت عامہ تامہ کافہ رعایا اور برایا کو ہوئی اور نص جلی
مثل آفتاب نصف النہار کے ہر اسود و ابیض پر متجلی ہوگئی اب کسی کو عذر عدم علم
قابل سماعت نہین رہا اور منکر اوسکا مثل منکر اجلائے بدیہیات سوفسطائی ٹھہرا اور داخل
جحد وا بہا و استیقنتہا انفسہم کی ذیل ہوا پس کفر منکرین مقام شک و ریب
نہین ہی باقی رہی تفصیل اسکی کہ کون سے منکرین کفر ایمانی مین گرفتار ہوئی اور کون سے کفر اسلامی
مین کتب مبسوطہ مین جرحًا و تعدیلا مذکور ہی یہان بالاجمال ایک قول غزالی کا کہ حسب تصریح
شاہ عبدالعزیز دہلوی فی تحفۃ المسروقہ عقائد و کلام مین امام و پیشوائے اہلسنت ہین اور مشہور
بین الانام بحجۃ الاسلام ہین نقل ہوتا ہی اپنی کتاب سر العالمین مین لکھتے ہین لکن اسفرت
الحجۃ وجہہا و اجمع الجماہیر علی متن الحدیث من خطبۃ فی یوم غدیر خم باتفاق الجمیع و ہو یقول
من کنت مولاہ فعلی مولاہ فقال عمر بخٍ بخٍ یا ابا الحسن لقد اصبحت مولای و مولی کل
مومنٍ و مومنۃ فہذا التسلیم و رضیً و تحکیم ثم بعد ہذا غلب الہوی لحب الریاسۃ
و حمل عمود الخلافۃ و عقود النبود و خفقان الہواء فی قعقعۃ الرایات و اشتباک
ازدحام الخیول و نتح الامصار سقاہم کاس الہوی فعادوا الی الخلاف الاول فنبذوہ
وراء ظہورہم و اشتروا بہ ثمنًا قلیلا فبئس ما یشترون انہی مخفی نرہے کہ نسبت کتاب

سرّ العالمین کیطرف امام غزالی کی صحت اسکی تصریح سے دو بزرگ کی ثابت ہی ایک ذہبی
کہ وہ میزان الاعتدال مین خود سرّ العالمین غزالی پر ناظر ہوکر قصۂ حسن ابن الصبّاح اس کتاب
سے لکھتے ہین اور دوسرے سبط ابن جوزی کہ وہ بھی سرّ العالمین کو غزالی ہی کی لکھتے ہین
بلکہ سبط ابن جوزی نے اسی عبارت کو جسکو ہمنے نقل کیا ہی بعینہا نقل کی ہی اور اس قول کو
حتمًا منسوب طرف غزالی کے کیا ہی صرح بذلک فی کتابہ المسمّی بتذکرۃ خواصّ الامّۃ اب محصّل
معنی عبارت امام اہلسنت مسطور ہوتی ہین غزالی فرماتے ہین کہ لکن روشن ہوا روے حجت اور
اجماع کیا ہی جمہور نے اوپر متن حدیث کی خطبہ سے اوسحضرت کی بروز غدیر خم باتفاق کل در حالیکہ فرمایا
حضرت نے جسکا مین مولی اوسکے علی مولی ہین پس کہا عمر نے کہ مبارک ہو ای ابو الحسن تحقیق صبح کی آپ نے
در حالیکہ مولی میرے اور مولی ہر مومن و مومنہ کے ہین یہ فرمانا حضرت عمر کا تسلیم کرنا ہی امر خلافت کو اور
رضا ہی اوسکی ساتھ اور حاکم کرنا ہی اوسحضرت کو اوپر اپنے اور پھر بعد اسکے غالب ہوئی دلون پر خواہش حبّ
ریاست کی اور اوٹھالینے سنون خلافت کی اور خواہش بستہ کرنے پرچمہاے ریاست کی اور دیکھنے بہار
اوڑتی پھریرون کی ہوا مین اور سننے کھڑکھڑاہٹ ہتھیارونکی اور پھریرا ہٹ جھنڈونکی اور جال بندی
گھوڑونکی ازحام مین سوار ونکے اور مزے شہرون کی فتح ہونیکی انہین لطفون اور لذّتون دنیاے فانی جام شراب
خواہشات نفسانی پلاکر بیہوش کر دیا پس پھر گئے طرف اول کے یعنی جاہلیت کے اور
پس پشت ڈالا اوس تسلیم و رضا کو اور بیچا اخرت کو بقیمت متاع قلیل دنیا پس کیا بُرا
سودا کیا پس اس قول سے آپکے امام اور حجّۃ اسلام کے حقیقت ایمان منکرین اور حال ایمان
اونکا اور دنیا پرستی اور وجہ مخالفت کی اس دعوت عامہ تامہ سے ظاہر ہوگئی حقیقت مین سچ
کہا ہی کہ کلمۂ حق برزبان جاری مخالفین ہی امر حق کو چھپا نہین سکتے یریدون ان یطفؤا نور اللہ
بافواھہم واللہ متمّ نورہ ولو کرہ المشرکون وللہ در القائل الحق یعلو ولا یعلی اور خود جناب امیر
نے بھی منکرین غدیر کی صفات ایسی بیان فرمائی ہین کہ جس سے آپکی تلثہ کا منکر ہونا بلکہ سرکردہ ہونا
اسکا ثابت ہوتا ہی چنانچہ سبط ابن جوزی کہ اکابر علماے اہلسنت سے ہین تذکرہ خواص الامّہ مین

منجملہ اشعار کمیت لکھتے ہین ؎ ویوم الدّوح دوح غدیر خم ٭ ابان لہ الولایۃ لو اطیعا ٭
ولکنّ الرجال تبایعونا ٭ فلم ار مثلہ خطرًا مبیعا ٭ ولذہ الابیات قصّۃ عجیبہ حدثنا بہا شیخنا عمر بن صبانی
الموصلی رحمہ اللہ تعالی قال انشد بعضہم ہذہ الابیات وبات مفکرا فرأی علیًا کرم اللہ وجہہ فی المنام
فقال لہ اعد علیّ ابیات الکمیت فانشدہ ابانا حتّی بلغ الی قولہ خطرًا مبیعا فانشد علیٌّ بیتًا اخر من قولہ
زیادۃ فیہا ؎ قلم ار مثل ذاک الیوم یومًا ٭ ولم ار مثلہ حقًا اضیعا فانبتہ الرجل مذعورا انتہی اس سے
منکرین کا پتا ونشان ارباب انصاف کو ملجاتا ہی لیکن اس دعوت عامۂ نامہ غدیری سے ہرگز
لازم نہین آتا ہی کہ پیشتر اس سے جناب رسولخدا نے مسئلہ امامت کو کبھی مذکور ہی نہین کیا ہوا بھی ہمنے
تحت آیہ بخومی تفسیر مدارک سے نقل کیا کہ اونحضرت صلی اللہ علیہ والہ نے فرمایا والولایۃ اذا انتہت
الیک اور اسیطرح سے شان نزول آیہ وانذر عشیرتک الاقربین اور آیہ انّما ولیکم اللہ ورسولہ
والّذین آمنوا الذین یقیمون الصّلوٰۃ ویؤتون الزّکوٰۃ وہم راکعون الایہ کہ اسکے بعد جناب رسولخدا
علی ماروا ہ الثعلبی واماکم الرازی وغیرہما من ائمۃ السنۃ فرمایا واجعل لی وزیرًا من اہلی علیًا اشدد
بہ ازری الخ اور اسیطرح سے حدیث متفق علیہ انت منّی بمنزلۃ ہارون من موسیٰ اور حدیث ان علیًا
منّی وانا من علیّ وہو ولیّ کلّ مومنٍ من بعدی کہ جسکی ترمذی اور نسائی اور حاکم اور احمد بن حنبل
اور ابن عبد البر اور ابن اثیر اور ابن حجر مکی اور شاہ ولی اللہ وغیرہم ناقل ہین اور ازین قبیل
سیکڑون حدیثین ہین وقد اشرنا الی بعضٍ منہا کہ دلالت کرتے ہین اوپر قدیم ہونے ذکر امامت کے
پس غایۃ ما فی الباب سابق مین بعض احادیث مین ذکر اسطرح سے تھا کہ ہونگے اور اکثر اسپر بھی دال
ہین کہ حیات وممات سرور کائنات مین بلکہ قبل وجود آدم سے ہین اور اب ذکر اسطرح پر ہوا کہ
ہوئے پس منکر ذکر قدیمی مثل ثلثہ کے نفاق قدیمی مین گرفتار ہین اور منکر ذکر جدید نفاق جدید مین
گرفتار ہوئے اور الحمد اللہ کہ آپکی ثلثہ قدیم اور جدید دونون سے بہرہ یاب ہین قولہ گویا ایمان کے
خلل کا سبب ٹھہرا **اقول** شیعونکی طرف سے تقریر بیان کرنا اوسمین لفظ گویا کو دخل دینا کیا معنی
شیعہ بیشک وشبہ یہی کہتے ہین کہ نفاق قدیمی کا ثمرہ حتمًا یہ نفاق جدید بھی ہوا اول کو علت ثانی کو

معلول ٹھہراتے ہین بلکہ دونوٗنکو معلولی علۃٍ ثالثہ جانتے ہین اور وہ ثالث نفاق اسلامی ہے
جو مومن حیث النبوۃ تھا یہ بنظر ظاہر ہی ورنہ الکفر ملۃ واحدۃ حقیقت مین سب ایکہی ہین۔
قولہ لیکن جب اوسکا نام ونشان **اقول** کہی بات ہی دُھرانے سی کیا فائدہ فالجواب
قولہ اس بات کو ہم سُن سکتے ہین **اقول** یہ آپ کی نہایت مہربانی عنایت ہی کہ اُس
بات کو قابل سُننے کی آپ فرماتے ہین ؎ عُمرت دراز باد کہ این ہم غنیمت است ۔ لیکن آپ
جھوٹھ کہتے ہین آپ ہرگز نہ سُنینگے خدا نے آپکو گوش حق نیوش نہین دئے ہین آپ کیونکر سُنینگے
لہم آذان لا یسمعون بھا **قولہ** لیکن اس سے صرف اطلاق ارتداد کا ونعوذ باللہ من ذلک
اوپر ہوسکتا ہی **اقول** ارتداد مسلّم ہی لیکن صَرف لفظ صرف بے مصرف ہی اس لئے کہ اگر من
حیث الاسلام منافق اور من حیث الایمان مُرتد کہین تو کونسا اجتماع النقیضین لازم آتا ہے
ہمنے سابق مین بیان کیا کہ ایک قسم کا نفاق اونکا من حیث النبوّۃ اور من حیث الامامت تھا
اور دوسری قسم کا نفاق اونہون نے بقول آپکے بعد جناب رسولخدا کے ظاہر کردیا پس ایسے
اظہار نفاق کا نام اگر آپ نے ارتداد رکھا ہی تو نعم الوفاق اور اگر سوا اسکے اور کسیطرح کا ارتداد آپ
اونکے لئے ٹھہراتے ہین تو چشم ما روشن دل ما شاد ہم بھی اونکو طرح طرح کے کفر ونفاق کا جامہ پہنا
سمجھتے ہین ہرچند آپ فرماتے ہین کہ بحث امامت مین اس ارتداد کو ہم بیان کرینگے یعنی انکار کیجیگا
مگر یہان تو آپ نے ازراہ مہربانی مسلّم کرلیا ہی پھر جو مقضائے تسلیم ہی مناسب ہی کہ اس جگہ وہ بھی
عمل مین لائے یعنی ایک چہرہ تبرہ کا بھی اوڑھے پہرے آگے چلکر بحث امامت مین ہم آپ سمجھ لینگے غایۃ الامر
یہ ہی کہ ساتھہ معاذ اللہ کے استغفر اللہ بھی کھڑا لیگا حضور والا اسوقت مہربان ہین اس لئے
یہ گذارش ہوا ؎ کر مہلے تو مارا کرد گستاخ

قال المخاطب المقمقام ہداہ اللہ سبل السلام

بیان حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ کے ایمان لانیکا جبکہ ہمنے حضرت ابوبکر صدیق کے
ایمان کو ثابت کرلیا اسلئے اب ہم کچھہ ذکر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ایمان لانیکا کرتے ہین

یہ بات سبکو معلوم ہی کہ پیغمبر خدا علیہ الصلوٰۃ والسلام دن رات اس فکر مین رہتے تھے کہ اسلام کی ترقی ہو
اور خدا کے دین مین لوگ داخل ہون کوئی لحظہ کوئی دم اس سے غافل نہ ہوتے تھے اور
جو تدبیر اوسکے حاصل ہونے کی ہوتی تھی دریغ نہ فرماتے تھے لیکن باوجود اس کوشش اور محنت
کے چھ برسکے عرصہ مین صرف چند ہی شخص جو کہ چالیس سے کم تھے ایمان لائے آخرش پیغمبر خدا علیہ التحیۃ
والثنا نے اس تھوڑے سی جماعت کو دیکھکر خدا سے دعا کی کہ خداوندا اس گروہ کو بڑہا اور ایسے شخص کو
مسلمان کر کہ جسکے رعب و عزت سے اس گروہ کو قوت اور اسلام کو تائید ہو اور جسکی ذات سے بہت
جلد اسلام کو رونق ہو چنانچہ حضرت نے اپنے نزدیک ایسے صرف دو شخص اپنی قوم مین خیال کر
ایک حضرت عمر خطاب رضی اللہ عنہ دوسرا ابوجہل کہ یہ دونون نہایت ہی معزز اور مشہور اور نامور
تھے اور انکو سب سے زیادہ عداوت بھی پیغمبر صاحب کے ساتھ تھی اور شب و روز اسلام کے سعد و دم
ہو جانیکی فکر مین رہتے تھے پس حضرت نے خدا سے دعا کی کہ الٰہی اپنے دین کو ان دو آدمیون مین سے کسی ایک
آدمی کے مسلمان کر دینے سے قوی کر اور عمر یا ابوجہل مین سے ایک کو ایمان عطا فرما چنانچہ خدا نے
دعا حضرت کی حضرت عمر کے حق مین قبول کی اور انکو اسلام سے مشرف کیا حضرت عمر کے ایمان
لانیکا مختصر حال یہ ہی کہ ابوجہل نے جسکو پیغمبر صاحب کے ساتھ دلی عداوت تھی اپنے بھائیون سے کہا
کہ جو کوئی پیغمبر صاحب کو قتل کرے اور اونکا سر میرے پاس لاوے اوسکو ہزار شتر سرخ بال والے
اور بہت سے دینار و درم اسکے صلہ مین دونگا چنانچہ حضرت عمر نے یہ کام اپنے ذمہ لیا اور پیغمبر صاحب
کے قتل کے ارادے سے چلا ادھر حضرت عمر کا چلنا تھا ادھر خدا نے فرشتونکو حکم دیا کہ اسکو ہماری طرف
کھینچو اور جسکے سر لانیکو جاتا ہی اوسکے قدمون پر گراؤ ہماری قدرت کا تماشا دیکھو کہ شقی ہو کر جاتا
ہی اور سعید ہو کر لوٹیگا کافر بن کر نکلا ہی اور مومن پاک ہو کر پھریگا ہماری دشمنی کے ارادہ پر
مستعد ہو کر اوٹھا ہی اور ہمارے محبت کے دام مین ابھی پھنستا ہی وہ تو اپنی خوشی سے ہمارے
دوست کے قتل کو چلا ہی اور ہم زبردستی اسکو کافرون کے قتل کے لئے مقرر کرتے ہین اب تم
سطح زمین پر جاؤ اور اوسکی خبر لو اور اوسکا ہاتھ پکڑ کر ہمارے دین مین لاؤ اگر نیاید

بخوشی موئے کشائش ارید ٭ چنانچہ جب حضرت عمر تلوار کو گلی مین حمایل کرکے نہایت غصہ
اور طیش مین پیغمبر صاحب کیطرف چلی فرشتگان ملاء اعلی نے شادیکا غلغلہ بلند کیا طرقوا طرقوا کا شور
مچایا زبان حال سے اس شعر کو پڑھنا شروع کیا ؎ آمد ان یارے کہ من مینخواستم ٭ راست
شد کاری کہ من مینخواستم ٭ رفتہ رفتہ میرود ان سوئے دام ٭ ہم بہنجارے کہ من مینخواستم ٭
چنانچہ حضرت عمر نے اثنائے راہ مین بہت سے معجزات دیکھی راہ مین ایک شخص مسلمان ملا اوسکے
مارنیکا قصد کیا اوسنے کہا کہ اوّل اپنی بہن اور بہنوئی کی خبر لو کہ وہ مسلمان ہوگئے ہین تب غیرون کی
خبر لینا چنانچہ حضرت عمر اپنی بہن کے گھر گئے دروازہ بند پایا اور اواز قران مجید کے پڑھنیکی سُنی کہ اوسکو
باہر سے سُنتی رہی آخر دروازہ کھٹکھٹایا اونکی بہن نے دروازہ کھولا پوچھا کہ تم لوگ کیا پڑھتے ہو ہمکو دو
اونہون نے دینے مین انکار کیا آخر اپنی بہن اور بہنوئی کو خوب مار پیٹ کی جب اونکی بہن نے یہ زیادتی
دیکھی تو پکار اٹھے کہ اے عمر ہمتو ایمان لاچکے اور سچے دین مین داخل ہوگئے اشہد ان لا الہ
الا اللہ واشہد ان محمدا رسول اللہ تمکو جو کرنا ہو سو کرو تب تو حضرت عمر ڈھیلی پڑی اور کہا
کہ اوس قران سے کچھ سناؤ تب سورہ طٰہٰ اونکو سنائی اوسکی فصاحت اور بلاغت پر غش ہوکر حضرت
عمر کے دل کو یقین ہوگیا کہ یہ بیشک سچا کلام خدا کا ہی اور اوسیوقت کلمہ شہادت پڑہا اور ایمان لائے
اور قصد پیغمبر صاحب کی حضور مین حاضر ہونیکا کیا جب حضرت کی آنیکی خبر ہوئی تو اصحاب رسول مین
تھلکہ پڑگیا اسلئے کہ وہ اونکی شوکت اور ارادہ سے واقف تھے یہانتک کہ جب حضرت عمر دروازہ پر پہونچے
تو کوئی دروازہ کھولنے کو نہ اوٹھتا تھا مگر حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ تمہ چچا پیغمبر صاحب کے یہ کہکر اوٹھے کہ
وہ ایک آدمی ہی اگر اطاعت کے ارادے سے آیا ہی خیر ورنہ اوسکی تلوار اور اوسیکا سر چنانچہ حضرت عمر اندر
داخل ہوئے پیغمبر صاحب بنفس نفیس اوٹھے اور اونکو اغوش رحمت مین لیکر السیاد بایا کہ اونکی انکھین
نکل پڑین تب تو حضرت مسکرائے اور اونکی طرف دیکھکر خندہ زن ہوئے حضرت عمر صدق دل سے
نعرہ مارکر کہنے لگے کہ اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد انک رسول اللہ تب سب مسلمان
خوشی سے تکبیر کہنے لگے اور حضرت عمر کے ایمان لانے پر حمد و ثنا خدا کی کرنے لگے حضرت عمر رضی اللہ عنہ تمہ نے

اوسیوقت پیغمبر خدا سے کہا کہ یا حضرت بتون کی عبادت تو علانیہ ہووے اور خدا کی عبادت چھپکر یہہ
مناسب نہین ہی آیئے خانہ کعبہ کو چلیئے اور باعلان نماز ادا کیجیئے چنانچہ اونکی عرض کو حضرت نے قبول فرمایا
اور خانہ کعبہ کیطرف توجہ کی اور نہایت شان و شوکت سے حضرت معہ سب صحابہ کے عازم خانہ کعبہ کے ہوئے
جب حضرت تشریف فرما خانہ کعبہ کے ہوئے تو حضرت عمر ہی آگے آگے چلا کا فرون کا کہ وہ منتظر تھے کہ سر
پیغمبر صاحب کا لاتے ہونگے یہ دیکھکر کہا کہ ای عمر یہہ کیا حال ہی تب حضرت عمر نے فرمایا کہ سنو مین ایمان لایا
اور پیغمبر کی غلامی کا قاشیہ مینے اپنے دوش پر لیا جو اطاعت کریگا خیر اور نہ اگر مزاحمت کریگا تو یہی تلوار اور
اوسکا سر چنانچہ چند آدمیونکو اپنا زور دیکھایا اور خانہ کعبہ مین جاکر پیغمبر کے پیچھے نماز ادا کی یہہ حال حضرت
عمر کے ایمان لانیکا ہی اور اسمین ہمنے دو باتونکا ذکر کیا ہی اول پیغمبر صاحب کی دعا کریکا کہ حضرت عمر کے
ایمان لانیکے واسطے کہ دوسری اس کیفیت سے ایمان لانیکا چنانچہ ہم دونون باتونکو شیعونکی کتاب سے
ثابت کرتے ہین ۔

یقول المتمسک بولایۃ علی ابن ابیطالب علیہ السلام

جب ہمنے بنائے ایمان اول شیخین کو جو آپ نے بڑی جدوجد سے ڈالی تھی بحمد اللہ جڑ سے کھود کر پھینکدیا
تو اب ہمکو ایمان ثانی اثنین مین گفتگو کرنیکی کچھ ضرورت نہین رہی اسلیئے کہ وہ خود بخود اجماع مرکب باطل
ہوجائیگا لیکن خیال اسکے کہ اگر ابکار افکار آپکی کہ حقیقت مین ایک مدت دراز سے فرسودہ انظار
فحول ہین متبرج نہونگے تو آپکو قلق ہوگا اسلیئے ہمکو ضرور ہوا کہ اونکی چہرہ سے نقاب اوٹھائین اور اونکی
پردہ دری بھی عمل مین لائین تاکہ سبکو معلوم ہوجائے کہ آپنے عجائز فرتوتہ کو بحسن بیانی لباس رنگین
پہناکے جنازہ نشین وادی جنگ جمل فرمایا ہی ؎ بس صورت خوش کہ زیر چادر باشد
چون بازکنی مادر مادر باشد ۔ یہ جوار شاد ہوتا ہی کہ یہہ بات سبکو معلوم ہی اسکے تحت مین آپنے چند
باتونکا افادہ فرمایا ایک تو یہہ کہ جناب رسولخدا ہمیشہ فکر ترقی اسلام مین رہتے تھے دوسری یہہ کہ حضرت
عمر مغرور اور مشہور اور نامور تھے تیسری یہہ کہ اونحضرت نے دعا کی واسطے ایمان ایک دو کافرون کے بلفظ
اعز الاسلام بفلان و الفلان بطریق منع الجمع یا منع الخلو یا کلیہما چوتھی یہہ کہ دعا اونحضرت کی حق عمر مین

مقبول بھی ہوئے پانچویں یہ کہ سب سے زیادہ پیغمبر سے عداوت انہین کو تھی پس یہ جو آپ نے
فرمایا یہ بات سبکو معلوم ہو اگر اشارہ یہ کا طرف سخن اوّل کے ہو تو مسلّم ہو کہ جناب رسولخدا فکر ترقی
اسلام مین رہتے تھی اور وعظ و پند فرماتے تھے اور معجزات دکھاتے تھے اور صاحبان عقل و خرد
ایمان لاتے تھے اور صاحبان جہل یعنی امثال ابی جہل کچھہ بھی نہ سنتے تھے لیکن ایک سخن معلوم
کے تحت مین چند سخنان غیر معلوم کا ذکر کرکے جہلا کو فریب دینا ہو اور اگر اشارہ یہ کا طرف کل سخنان
کی ہو اور غرض آپکی یہ ہو کہ کل باتین مسلّم الثبوت ہین اور سبکو معلوم ہین تو ہم لا نسلّم کہتے ہین دعاوے
بے دلیل کرنا آپ لوگونکی عادت جبلّی ہو دعا کرنا جناب رسولخدا کا واسطے کافرین جاحدین کے مثبت
ہمرتحقیقا اور حدیث صحیح ترمذی کی اور الزاما اور حدیث مقطوع الصدر والعجز بجا رکے قطع نظر
اس سے کہ الزام فرع تحقیق و حال خیانت تقریر الزامی کا ہم بعد اسکے بیان کرینگے پہلے تحقیق کا حال
سُن لیجئے کہ حدیث صحیح ترمذی کی کہ جسکے راوی بمصداق مثل مشہور کھجری کی گواہی گھی ہندے
مین واستشہا والثعلب بدنبہ عربی مین خود ابن عمر ہین باین عبارت ہو ان رسول اللہ
قال اللّٰھم اعزّ الاسلام باحبّ ھذین الرجلین الیک بابی جہل او بعمر بن الخطاب وکان
احبّہما الیہ عمر انتہی یعنی خداوندا معزز کر اسلام کو ساتھہ اوسکے جو محبوب تر ہو تجھہ سے تیری ان دونون
شخصونمین سے کون کہ ابوجہل اور عمر ابن الخطاب اور تھا محبوب تر عمر ابن الخطاب قطع نظر
اس سے کہ پیش خدا اور رسول محبوبیت کفار بلکہ اجمیت اونکی جائے غور و تامل ہو فانّ اللہ عدوّ
للکافرین علی ما فی الکتاب المبین ہم کہتے ہین کہ اس حدیث کی تو بڑی بڑی صناوید آپ کی
منکر ہین ازانجملہ بڑی گروجی آپکے عکرمہ ہین جو بڑے محدث ہین مذہب اہلسنت کی اور آپکے جدّ فاسد سراپا
مفاسد لبساطی صاحب بھی اونکو مانتے ہین سیوطی نے رسالہ دُر منثرہ فی الاحادیث المشتہرہ مین
فرمایا ہو ذکر ابو بکر النقاش یحیی عن عکرمہ انہ سئل عن حدیث اللّٰھم اعزّ الاسلام فقال معاذ اللہ دین
الاسلام اعزّ من ذلک پس جب ایسا بڑا محدث اس حدیث کی تکذیب کرے اور
معاذ اللہ کہے تو یہ دعوی آپکا کہ سبکو معلوم ہو غلط ٹھہرا یا نہین مگر یہ کہ ان محدث صاحب کو اہل اسلام سے

خارج کردیجئے اور پاس خاطر حضرت عمر پہ امر کچھہ دشوار نہین ہو مگر مشکل یہ ہو کہ کچھہ لوگ
ایسی بھی اسکے منکر ہین کہ اگر آپ اونکو اسلام سی خارج کیجیگا تو سب مسلمان آپ ہی کو اسلام سے
خارج کرینگے از انجملہ حضرت علیا صدیقہ قبلہ وکعبہ اعلی اللہ مقامہا مجتہدہ صاحب سنن ہین کہ وہ بھی اس
اس حدیث کی ہین اور اظہار حق مین کچھہ رعایت اپنے عم نامدار کی نہین کرتین چنانچہ کتاب النساء العیون
فی سیرۃ الامین المامون مین ہی عن عائشہ انہا قالت انما قالت انما قال رسول اللہ علیہ السلام اعز عمر
بالاسلام لان اسلام یعز ولا یعز یعنی پیغمبر خدا نے اعز الاسلام ہرگز نہین فرمایا بلکہ اگر کہا تو یون
کہا ہو اللہم اعز عمر بالاسلام اسلئے کہ اسلام معزز نہین ہوتا بلکہ معزز کرتا ہے او سکو جو قبول
کرے اور جو ذکر معزز ہی اور نا معزز ہی حضرت عمر آپنے فرمایا پس جائے تامل ہے
کہ معززیت من حیث النسب ابن الضحاکۃ الحبشیۃ کی تو مثالث کلبی مفسر سے
ظاہر ہے اسلئے آپکے بابا جان آپکے مامون جان بھی تھے اور اپکی امان جان آپ کے
بہن بھی تھین ایسی طہارت مولد شاید دنیا مین کسی مجوسی کو بھی نصیب نہوئی ہوگی بہتر یہ ہے
کہ اسکا پردہ فاش نہ کرائے اسکو مبہم ہی رہنی دیجئے اور معززیت من حیث الحسب پس زبان
ترجمان حضرت عمرو عاص سی جسکے حق مین جناب رسولخدا نے اللہم صل علی عمر وابن العاص
فرمایا ہی جیسا کہ شیخ عبد الحق دہلوی نے کتاب مدارج النبوۃ مین فرمایا ہی بہت واضح اور روشن
ہی چنانچہ آپ کی پرواہ صاحب شاہ ولی اللہ کتاب ازالۃ الخفامین ناقل ہین کہ حضرت عمر
وعاص فرماتے ہین لعن اللہ یوما کنت فیہ والیا لابن الخطاب واللہ لقد رایتہ ورایت ابا ہ
وان علی اکل واحدٍ منہما عباءۃ قطرانیۃ موتزرا بہا ما یبلغ ما بض رکبتیہ وعلی عنق
کل واحدٍ منہما حرمتہ من حطب وان العاص بن وائل لفی مزررات الدیباج الحدیث
محصل یہ ہو کہ خدا لعنت کرے اوس دن کو کہ جسمین عمر بن الخطاب کیطرف سی حاکم ہون خدا کی
قسم مین نے خود عمر ابن خطاب کو دیکھا اور بھی اوسکے باپ کو دیکھا کہ اس حالت ذلت
وخواری مین بسر کرتے تھے کہ ان دونون سے ہر ایک کے تن بدن پر بجز ایک چادر قطرانی کی نہ تھی

واضح ہو کہ قطریہ و قطرانیہ ایک کرپاس خشن ہی کم قیمت کہ جس سے جُلّ فرس یعنی گردنی گھوڑونکو
بناتی ہین الحاصل اس کرپاس قطرانی سے کہ نمونہ سربابیلھم من قطرانٍ کا تھا واسطے
ستر عورتین کے ازار بنا کی تھے کہ کھٹنونکی اوپر ہی رہتے تھے اور ہیئت کذائی سو بوگھٹی لکڑیون کی
کے جنگل سی سر پر لاتی تھے اور گلی گلی لکڑی بیچتے تھو اور اس کلڑ ہاڑی پن سے اوقات گذاری
کرتے تھو اور برخلاف اسکے باپ اوس شخص کا یعنی عاص بن وائل لہما سہائے دیبا مین کرتا تھا
انتہی اور مین کہتا ہون کہ خدا لعنت کری اوس روز کو جسروز ایسا شخص جسکے یہ کیفیت تھے اور
حسبًا اور نسبًا ایسا تھا مسند رسول پر بیٹھا اور عظمائے قریش اور سادات بنی ہاشم پر حکمران ہوا
مختصر حال حسب اور نسب کا تو آپ نے سُنا اور اگر یہ فرمائے کہ غزت اور شہرت اونکی از راہ شجاعت
اور مردانگی کے تھی تو آپ سی ہم بقسم روح پر فتوح حضرت عمر پوچھتے ہین کہ کبھی اپ نے کسی سے
سُنا ہی کہ ہمارے حضرت خلیفہ جی نے کسی پہلوان کسی زور آور کسی شجاع و بہادر مثل
مرحب و حارث و عمر ابن عبدود و کبش کشیبہ اور ابوجرول وغیرہم سے مقابلہ کیا ہی اور کسی
لڑای مین قدم مبارک کو ثبات ہوا ہی تواریخ مین موجود ہی کہ خود زبان گہرافشان سے
فرماتے تھو لقد رایتنی یوم احد اعدو فی الجبال کانی اروبۃ یعنی جب مین جنگ احد
مین لڑائی سے بھاگا تو مثل مادہ بزکوہی کے پہاڑون پر اوچکتا چلا جاتا تھا سبحان اللہ
یہ مادگی تو یاد وہ قول سیوطی ہی کہ وار الانبۃ کانت فی کثیر من اہل الجاہلیۃ کابی جہل وغیرہ
وارفضۃ خذلہم اللہ یقولون ان سیدنا عمر کان بہذا الدار ولا یعلمون انہ کان بہ داءٌ لم یکن دواءہ
الا مار الرجال کما نقل من حاشیۃ القانون للسیوطی اور طول قد و قامت جو علامات مخنثیت
سے ہی ہی قرینہ راستی نقل ہی الحاصل ثبوت غزت و حرمت خلیفہ جی بہت دشوار ہے اور
کافی ہی بیچ اثبات رذالت اور دنائت کی دشنام خور صحابہ ہونا اونکا کنز العمال جو معتبر کتاب
اہلسنت کی ہی اوسمین موجود ہی کہ عباس نے عمر کو مان کی کیا بُری گالی دی اور اون سے
کچھہ بھی نہ کندہ ہوا چنانچہ ایکروز کہا عباس نے اعضک اللہ بظر امک واحضرت چچا صاحب

آپ کو بھی کیا ہی بی تک کی سوجھی تھی بھلا یہ کولسنا مقام دانت لگانیکا تھا اسکا مطلب
کچھہ ہماری سمجھ مین نہین آتا شاید مان سے بیٹے کی مُنہ مین متوانا اس عبارت سو مقصود
ہویا اور کچھہ عنایت و شفقت فرمائی حال شیعیان جناب مولوی مہدیعلیخان صاحب دام
عنایتہ اگر آپ اس عبارت کنز العمال کا مطلب سمجھے ہون تو بیٹوا توجرو الیکن شہرت خلیفہ صاحب
کی فتنہ و فساد اور مکر و خدع اور کج خلقی اور بدزبانی مین مسلم ہی ہر چند بدزبانی بھی گھری مین
تھی ہمارے حضرت فقط ٹھان ہی کر بڑے تھے اور میدان کی ہیز اور ناچیز جیسا کہ ہمنے اوپر بیان کیا
باقی رہا امر قبولیت دعا کا آپ کی باب مین اوّل تو دعا کا ثبوت محلّ کلام ہی ثانیاً کیون نہین جائز
ہی کہ یہ دعا بھی مثل صلوۃ جنازہ منافق لمصالحہ ہو مگر افسوس اوسوقت مین حضرت عمر نہ تھے کہ جناب
رسولخدا کا دامن پکڑ کر کھینچتے اور دعا کرنے سے مانع ہوتے اور یہی جائز ہی کہ یہ دعا مثل دعائے
استغفار منافقین ہو کہ جسکو قبولیت سے کچھ علاقہ نہین ہی سواء علیهم استغفرت لهم ام لم
تستغفر لهم و ان تستغفر لهم سبعین مرة لن یغفر الله لهم ان الله لا یهدی القوم الفاسقین
وستعلم بتفصیل اور اونکا ایمان ظاہری کو مسبب دعا ٹھہرانا غیر مسلم ہی اور مقارنت بین الدعا
و ظاہر الایمان لغرض تسلیم جائز ہی کہ اتفاقی ہو اور جبکہ سبب ایمان ظاہری مثل سبب ایمان ظاہری
دیگر منافقین طمع حصول دنیا زمانہ امنیہ مین ہی جیسا کہ سابق مین گذرا اور عنقریب اسکا ذکر مقولہ
مقبولہ مخاطب مین آتا ہی تو اس صورت مین دعا کو سبب ٹھہرانا لغو ہی اور مشعر از توارد علتین
مستقلتین علی معلول واحد شخص ہی وہو کما تری و مما یضحک علیہ الثکلے قولہ حضرت عمر کے ایمان لانیکا
مختصر حال یہ ہی اقول اس بیان مختصر مین تو آپ نے اتنی لغوبات اور ہزلیات اور غزلیات گائی
کاش اگر سطول لکھتے تو کیا جانے کہ کیا آفت اپنے سر پر لاتے خدا و رسول اور ملائکہ پر تو افترا و کذب
کر چکے اب اس سے بڑھکر اور کیا کرتے قولہ پیغمبر صاحب کے قتل کے ارادے سے چلا اقول سبحان اللہ
وجزاک اللہ کس نیک کام کے ارادے سے چلے اس خوش نیتی پر یقین ہی کہ ہر ہر قدم پر ملائکہ اپنے پر
بچھاتے ہونگے اور ہزارون رحمتین بھیجتے ہونگے اور ہزارون حسنات لکھتے ہونگے اور ہزارون سیئات

مٹاتے ہونگے **قولہ** ادھر حضرت کا چلنا تھا اور ادھر خدا نے فرشتونکو حکم دیا **اقول** سچ ہے ایسی کار خیر کی نیت سے چلنے کا یہی ثمرہ ہے کہ خدا حاملان عرش کو فرمائے کہ عرش کو چھوڑو اور کرسی کو توڑو اور ذکر الٰہی سے منہ موڑو اور سر کے بل زمین کیطرف دوڑو ارے صاحب کچھ تو خدا سے ڈرو دیکھو کہیں آسمان نہ تمہارے سر پر بیٹھ پڑے ومن اظلم ممن افتری علی اللہ کذبا یہ کیوں خدا پر بہتان کرتے ہو کب خدا نے حکم دیا اور کب ملائکہ آئے آپ کو کچھ بھی حیائے عثمانی سے بہرہ نہیں کہ اپنی مخالف کے سامنے بلا حجت ودلیل ایسے لغویات بکتے ہیں آیئے تو اثبات کیفیت ایمانکو آگے چلکے محول اور حملہ حیدری کے کیا اور اوسمیں تو ان مزخرفات اور خرافات کا جو خلاف عقل اور نقل ہے کما ستعرف سر مو ذکر نہیں ہے پھر آپ کو کچھ شرم وحیا وغیرت نہ آئی کہ بلا سند کتاب وحدیث اسکو ذکر کرتے ہیں کاش کوئی حدیث صحیح خاص ہی سے لکھدی ہوتی کہ گواہل فہم کے نزدیک سند نہ ہوتی مگر سواد اعظم یعنی وضع جولاہے معتقدین آپکو تو اور سیر اطمینان حاصل کرلیتے ہم سوا اسکے کہ جھوٹ کے منہ میں ساری دنیا کا گوہ اور کیا کہیں **قولہ** ہم زبردستی اوسکو کافرون کے قتل کے لئے مقرر کرتے ہیں **اقول** اذا لم تستحی فقل ما شئت عالیجاہ کچھ تو حیا چاہئے شرم وغیرت ہے کہ شیعیان حیدر کرار غیر فرار کے سامنے بھگوڑون کے قاتل کفار ہونیکا فخر آپ لب پر لاتے ہیں اور کچھ نہیں شرماتے ذرا یہ تو فرمائیے کہ خلیفہ صاحب کس لڑائی میں لڑے اور کہان معرکہ آرا ہوئے اور کہان قتل کفار کیا اور کس بہادر اور جرار کے مقابل ہوئے اور کسکو کسکو مارا اور کس کس نابکار کا سر اوتارا **قولہ** گر نباید بخوشی صوکشانش آرید **اقول** موکشی ملائکہ کفار نابکار کے جہنم میں داخل کرنے کو لئے بالناصیۃ ناصیۃ کاذبۃ خاطئۃ سے ظاہر اور ہویدا ہے مگر موکش ہونا واسطے داخل کرنیکے بیچ کفر واسلام کے پس باعتقاد مجبرہ اہل سنت درست ہے کہ بندہ مجبور ہے اور خدا زبردستی کفر واسلام میں داخل کرتا ہے بلکہ باعتقاد اشاعرہ بھی کہ قائل بقدرت موہومہ عباد ہیں صحیح ہوسکتا ہے کہ حقیقۃً تال اسکا بھی طرف جبر کے ہے چنانچہ آگے علماء عالیمقدار نے بھی اسکا اقرار کیا ہے صاحب مسلم الثبوت کے نزدیک مسلم الثبوت ہے کہ اشاعرہ

مجبرہ ہین چنانچہ فرماتے ہین کہ الحق انہ کفو للجبر یعنی مذہب اشاعرہ کفو رجبر ہو لیکن ظاہر یہ ہو
کہ مثل سنیان این زمانہ آپ بھی فرقہ حنفیہ اشعریہ ماتریدیہ سے ہون کہ فی الجملہ قائل بحسن و قبح عقلی ہین
اور افحام الرسل کے جواب سے لاجواب ہوکر جھک مار کر اس مسئلہ مین مذہب امامیہ اختیار کیا ہو
اور افعال عباد مین مشیت اور ارادہ عبد کو دخل دیکے اپنے تئین جبر سے بچاتے ہین اور افعال اختیاریہ
اور غیر اختیاریہ مین فرق کرتے ہین گویا بہ الفرق مین ہمارے اور اونکے فرق ہو کہ ہم نفس فعل اختیاری
مین بھی مثل مشیت و ارادہ کے موثر عبد ہی کو جانتے ہین اور ماتریدیہ نفس فعل مین موثر خدا کو
جانتے ہین اور مشیت و ارادہ مین موثر عبد کو پس بنا بر اسکے معنی فعلت کی ماتریدیہ کے نزدیک
اردت الفعل کے ہونگے اور نسبت فعل کی طرف عبد کی باعتبار فقط ارادہ کی ہوگی ہر چند یہ بات
فی نفسہ باطل ہو اس لئے کہ جسطرح ارادہ کی نسبت طرف عبد کی دیجاتی ہو اوسیطرح فعل کی
نسبت بھی طرف عبد کے دیجاتی ہو فیقال اردت ففعلت اور بنا بر ماتریدیہ کے معنی اس عبارت
کے اردت فاردت کی ہوئے ولا یخفی سخافۃ اور اسیطرح سے معنی من شاء فلیؤمن من شاء فلیشاء
کے ہوئے ولا یخفی لغویۃ ہذا المعنی بہرکیف حسب بنا بر مذہبین کے جبر افعال اختیاریہ مین باطل ٹھہرا پس
بنا بر اسکے خداوند تعالی کا جبر کرنا کسی شخص پر ایمان لانے مین اور زبردستی بموکشانی کفر و اسلام پر
رکھنا جائز نہوگا پھر حضرت عمر کے لئے یہ فعل قبیح کہ خلاف مصلحت اختیار و اختیار ہو کیونکر عمل مین آیا الغرض
مئی محبت سامری است ز مصداق واشربوا فی قلوبہم العجل کے ایسا اپ کو بدحواس و بیخود
کیا ہو کہ لا عن شعورٍ مثل اشاعرہ لاشعوریہ کی طرح جبر گاتے اور ایمان جبریہ عمر کا طبلہ بجاتے ہین اور اگر
فی الحقیقت آپنے مذہب جبر اختیار کیا ہو اور اپنے تئین مجوس ہذہ الامۃ بنایا ہو تو ابطال اس مذہب کا
باتفاق امامیہ اور ماتریدیہ کتب کلامیہ مین موجود ہو اس مقام مین ہم فقط دو ایک آیت قرانی پر
جو متعلق بمسئلہ خاص ایمان ہین اکتفا کرتے ہین اب مدعی ہین اسکے کہ خدا نے زبردستی جھوٹے کھینچکر
جو تیان مار کر فلانے کو مسلمان کیا ہین کہتا ہون کہ یہ باطل ہو بموجب آیہ وافی ہدایہ لا اکراہ
فی الدین قد تبین الرشد من الغی اور من شاء فلیؤمن و من شاء فلیکفر کے

اور اگر خداوند تعالی کو منظور ہوتا کہ بمشیت الجائے لوگ ایمان لاوین تو بمقتضائے لو شاء اللہ
لآمن من فی الارض کلہم جمیعًا کسی کی مجال نہوتی کہ کفر کو اختیار کرے مگر اس صورت مین
اختیار عباد اور تعریض ثواب وعقاب اور تکلیف وتشریع بالکل باطل ہوجاتے اور بعث رسل
وارسال کتب ایک امر لغو ہوتا **قولہ** فرشتگان ملاء اعلی نے **اقول** خداوندا یہ دیوانون کے
بک ہی یا سودائیونکی جھبک ہی یا مجنونون کی بڑ ہی عمر تو طیش وغضب مین قتل پیغمبر کو چلی پس مقتضا اسکا یہ ہے
کہ فرشتے ہر ہر قدم پر اس نیت پر صلواتین بھیجین نہ یہ کہ شادی محفل نو دامادی کرین سازو چنگ بجائین اور
طرفہ اطرفہ گائین جب آپ خدا ہی پر افترا کر چکے ہین تو ملائکہ پر افترا کرنا کیا بات ہی یا تو اثبات
اسکا قران اور حدیث سے کیجئے یا جھوٹے کے مُنہ مین جو مناسب ہو دیجئے **قولہ** آمدان یاری
اقول سبحان اللہ یہ قطعہ غزل ہی کہ جعفر زٹلی کی زٹل ہی بلاغت کلام ملائکہ بصیغہ واحد بجائے
جمع کہ من میخواستم سے پیدا ہی نا راستی کا کج بیانی سے ہویدا ہی معلوم نہین کہ ملائکہ نے کونسا
دام فریب بچھایا کس گھاگھس یا اُلو کو پھنسایا ہنجار مصرع رابع نا ہنجاری قائل پر دلیل بے اگر شعر کہنیکا
سلیقہ ہی نہا تو ان الفاظ رکیکہ کے موزون کرنے سے بے سلیقگی اپنی ظاہر کرنا کیا ضرور تھا **قولہ**
معجزات دیکھے **اقول** اس سب کا اثبات حملہ حیدری پر رکھا ہی اوسمین تو نہ معجزات دیکھنے کا
ذکر ہی نہ قصد کرنے قتل ملاقی فی الطریق کا غرض ہر جگہہ کچہ جھوٹ ملا دینا اور ایجاد بندہ اگرچہ
گندہ بھی ہی ضرور ہی آرے جھوٹھون کو بے جھوٹ کے مزا ہی نہین ملتا **قولہ** اخر آپنے بہن اور بہنوی کو
خوب مار پیٹ کی **اقول** یہ بات سچ ہی کہ اشداء علی الکفار انہین کی شان مین ہی معلوم نہین
کہ سالے نے بہنوئی کو کیسا کافر سمجھا تہا مگر اس جگہہ پر ہم آپکے باغیرت ہونے کے قائل ہو گئے
اس لیے کہ عمر کے مار نیکا تو آپنے ذکر فرمایا اور عمر کے مار کھانے اور پٹ جانے کے ذکر سے آپ
شرمائے حالانکہ حملہ حیدری جو آپکا اس مقام مین مستند ہی اوسمین بالتصریح اسکا ذکر بھی موجود
ہی کہ حضرت عمر نے اپنے بہنوئی کو مارا اور اونکے بہنوئی نے بھی اپنے سالے عمر کو مارا انہون نے
بال نوچے اونہون نے ڈاڑھی اوکھاڑی گھوسم گھاسا لات مکا چلا کبھی سالے اوپر تھے بہنوئی نیچے

Presented by: Rana Jabir Abbas
jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

تھے کبھی بہنوئی اور برادر سالے مثل خواہر نیک اختر بیچے تھے چنانچہ فرماتے ہین بیت در آویخت
داماد ہم باعمر ✤ گرفتند خصمانہ ہم را بسر ✤ بخشتند گہ روئے ہم گاہ پشت ✤ لگد گہ زوندی بہم
گاہ مشت ✤ زہم پوست کندند گہ گاہ مو ✤ گہے این بزیر آمدے گاہ او ✤ اور واضح ہو
کہ حضرت ابی بکر کے جوتے لات کہانیکا ذکر تو ہم آگے کر چکے اس جگہہ حضرت عمر کی بھی جوتا
لاات کھانیکا ذکر تمنے سنا ہم کو تعجب ہی حرکات سفاہت سمات ان حضرات سے کیون
صاحبو جوتا لات کہانا یا جیون کے کام ہین یا شرفا کے اسے سو ظاہر ہی کہ تلوار باندہنا فقط
دکھانیکو تھا اور جوتا لات کہانیکو تھا قولہ تب تو حضرت عمر ڈھیلے پڑے اقول حضرت
عمر کے تو یہی عادت جبلی تھی کہ جہان کڑا اور سخت دیکھتے تھے ڈھیلے پڑ جاتے تھے اگر بہنوی کے
آگے بھی بلحاظ و پاس راحت و بہن بہن کے ڈھیلے پڑ گئے ہون تو کچھہ بعید نہین لیکن حقیقت
یہ ہی کہ صاحب حملہ اعلی اللہ مقامہ نے حضرت عمر کے ڈھیلے پڑنے کی ڈھیلے روایت نظم
کی ہی ہر چند یہ بھی ماخوذ کتب تواریخ اہل سنت ہی سے ہی مگر ہم چست روایت کا نشان
آپکو بتلاتے ہین کتب احادیث سے کہ اوسمین کسی سنی کو مجال انکار نہین ہو سکتی کتاب
صواعق محرقہ مین ابن حجر کہ ناصبیت مین پتھر سے بھی سخت تر ہی علی ما نقل عنہ لکھتا ہی
اخرج ابو علی و الحاکم و البیہقی عن انس قال خرج عمر متقلدا السیف فلقیہ رجل من بنی
زہرہ فقال این تعمد یا عمر قال ارید اقتل محمدا قال کیف تامن بنی ہاشم و بنی زہرہ وقد
قتلت محمدا قال ما اراک الا قد صبوت قال افلا ادلک علی العجب ان ختنک و اختک
قد صبوا و ترکا دینک فمشی عمر فاتاہما و عندہما خباب فلما سمع بحس عمر توارى فی البیت فدخل
فقال ما ہذہ الہینمۃ و کانوا یقرؤن طہ قال فما عدا حدیثنا تحدثنا بینا قال فلعلکما قد صبوتما فقال له
ختنہ یا عمر ان کان الحق فی غیر دینک فوثب علیہ عمر فوطاہ وطاء شدیدا فجاءت اختہ فدعس
وجہہا فشجہا فلما فعلت ذلک بکت و قالت و هی غضبی و کان الحق فی غیر دینک اتی
اشہد ان لا الہ الا اللہ و ساق الحدیث بطولہ الی ان قال فخرج یعنی رسول اللہ حتے

اتی عمر فاخذ بمجامع ثوبہ وحمائل السیف فقال ما انت بمنتہٍ یا عمر حتی ینزل اللہ بک من الخزی والنکال ما انزل بالولید بن المغیرہ قال عمر اشہدان لا الہ الا اللہ وانک عبدہ ورسولہ انتہی پس اس حدیث سے صاف ثابت ہی کہ جناب رسولخدا تشریف لائے اور عمر کو گھرکی اور جھڑکی دی اور چاہا کہ تلوار اور کپڑے سب چھین کے کچھ سزائے اعمال دین یا مثل قلیون کو ننگا گھر سے باہر نکالدین اور غصہ مین یہ بھی فرمایا کہ ارے جب تک تو سزائے زشتی اعمال مثل ولید نہ پاویگا باز نہ آویگا پس یہ وجہ ڈھیلے پڑجانے حضرت عمر کی البتہ اقرب بقیاس ہی کہ بروے انکے سوانح عمری سے ظاہر ہی کہ شمشیر مبارک جنگاہ مین کبھی غلاف سے باہر نہ نکلی گو اسیرون پر گھر مین آکے دو انگل ہر وقت باہر ہی رہتی تھی الغرض ایک اندک چشم نمائی جناب رسولخدا سے زہرہ آب اور زیر جامہ خراب ہوگیا اور بدحواسی سے شہادتین پکارنے لگے اور اگر کوی شخص بلحاظ جمع بین الروایتین کے کہ ایک امر محسن ہی اسکا بھی قائل ہو کہ مقارن اس حال کے قول کاہن بھی یاد آیا اور طمع حصول دنیا زمان آیندہ مین بھی دامنگیر ہوئی تو کچھ قباحت نہین ہی جیسا کہ صاحب جملہ انہین اشعار مین اسکا اشعار فرماتی ہین بیت چو آیات معجز بیان راشنید ✤ ہمش قول کاہن بخاطر رسید ✤ لیکن بنا براس روایت کی ہمکو اسکی ضرورت ہی نہین ہی اسلئے کہ علاوہ بخوف جان ایمان لانیکے کہ یہی ایمان منافقانہ ہی جیسا کہ مفہوم اس روایت کا ہی کفر و نفاق حضرت ثانی بالصراحۃ آخر فقرۂ حدیث مذکور ہی ظاہر ہی اسلئے کہ جناب اصدق الصادقین صلوات اللہ علیہ وآلہ اجمعین نے فرمایا کہ اے عمر تو ہرگز باز نہ آویگا اپنے کفر سے جب تلک کہ عذاب ونکال ولیدبن مغیرہ مین گرفتار نہ ہو اور ولید بن مغیرہ اون پانچون لعینون سے تھا جو ایکہی دن عذاب خدا مین گرفتار ہوکر ہلاک ہوئے اور جناب باری نے اونکی حق مین انا کفیناک المستہزئین فرمایا پس ظاہر ہی کہ عمر پر عذاب ولید بن مغیرہ نہین نازل ہوا تو اگر باز آیا اپنے کردار کفر سے بغیر نزول عذاب ولید بن مغیرہ تو معاذ اللہ خبر اصدق الصادقین علیہ صدق سے

معرا ہوئے اس لئے کہ آنحضرت نے فرمایا تھا کہ تیرا باز آنا جب ہی ہوگا کہ جب عذاب خدا
مین گرفتار ہوگا پس باز آنا عمر کا کفر ہی بغیر نزول عذاب محال ٹھہرا ورنہ کذب خبر مخبر صادق مین
لازم آوے پس اہل سنت کفر عمر کے قائل ہون یا نزول عذاب کفار کے اونمین قائل
ہون اور در صورت ثانی بھی کفر عمر مین جائے کلام نہین ہو اسلئے کہ اہل ایمان کا معذب ہونا
بعذاب کفار محال ہو اور سابق مین بوضوح تمام بیان ہوا کہ اسلام ظاہری کفر حقیقی سے
مانع نہین ہو والحمد للہ علی وضوح الحجۃ قولہ فصاحت اور بلاغت پر غش ہوکر اقول
در واقع کلام اللہ مین یہی تاثیر ہو کہ پتھر بھی پانی ہوجائے ولو انزلنا ھذا القران علی جبل
لرایتہ خاشعا متصدعا من خشیۃ اللہ مگر اسکا کیا علاج ہو کہ قلوب منافقین اشد
قسوۃ من الحجارۃ تھے امثال انکے عمر بھر سیکڑون معجزات دیکھتے رہے اور مثل فرعون اور ہامان
سحر سحر پکارا کئے فصاحت اور بلاغت قران کے اکثر کفار مقرہین چنانچہ بنہایت تفصیل ناظرین
اعجاز التنزیل پر مخفی نہین ہو ہمنے لب التواریخ انگریزی مین دیکھا ہو کہ نصاری اسکے
قائل ہین کہ واقع مین عبارت قران ایسی شستہ ورفتہ واقع ہوئی ہو کہ آج تک مثل
اوسکے نہین ہوسکتی انتہی لیکن یہ اقرار کچھ مفید اونکے ایقان کا نہ ہوا اگر فرض کیجئے کہ بقضائے
مجد واجہاد استیقنتہا انفسہم کے ایقان بھی حاصل ہو تو کفر جحودے کا کیا علاج
ہو باقی رہا دل کا نرم ہونا آیات قرانی کے سنے سے اسکو بھی ایمان سے کچھ واسطہ نہین ہو
بلکہ بعض اوقات مین رقت قلب اسکا باعث ہوجاتی ہو ہمنے اپنی انکھون سے دیکھا ہو کہ جب
فصیح وبلیغ مرثیہ کسی مجلس مین پڑھا جاتا ہو تو بہت سے کفار کی آنکھون سے آنسو جاری ہوجاتے
ہین اور اسیوجہ سے ان من البیان لسحرا کہا جاتا ہو اگر آپکو باور نہو تو کبھی مجالس مرزا دبیر
صاحب اور میر انیس صاحب سلمہ اللہ مین شریک ہوکر امتحان کیجئے یہ تو ہمین یقین نہین ہے
کہ آپ مین کچھ اثر ہو اسلئے کہ آپکا مرتبہ بہت عالی ہو لیکن آپ سے کم مرتبہ کے لوگونکو ہم البتہ روتے دیکھا دینگے حالانکہ
اون لوگونکو ایمان سے کچھ واسطہ نہین ہو قولہ اسلئے کہ وہ اونکی شوکت اور ارادہ سے واقف تھے

اقول شوکت اور حشمت کا ذکر تو جانے دیجئے یہ فرمائے کہ اونکی شدت کفر اور عداوت
اور قساوت اور شقاوت سے واقف تھے اور یہی امر موجب تعجب اصحاب ہوا چنانچہ صاحب حملہ فرماتے
ہین بیت بماندند اصحاب اندر شگفت * اسی شگفت کا ترجمہ اپنے تہلکہ کیا ہے بھلا
اشرافونکی نظر مین یا جونکی کیا شوکت وحشمت ہوگی چنانچہ آپ خود بعد اسکے فرماتے
ہین کہ پیغمبر صاحب کے چچا نے فرمایا کہ اوسی کی تلوار ہے اور اوسی کا سر چونکہ آپ تلوار باندھکے
آئے تھے اس لئے امیر حمزہ نے یون فرمایا ورنہ مقام اسکا تھا کہ فرماتے اوسی کی جوتی
اوسیکا سر قولہ کہ آنکھین نکل پڑین اقول گستاخی معاف جب آنکھین نکل پڑی ہونگی
تو بیشک فرش جناب رسولخدا بھی نجس ہوگیا ہوگا کیونکہ استرخار مقام معلوم معلوم
ہے کہ اوسی وجہ سے منبر رسول پر ضبط بادشکم نکر سکتے تھے باانکہ از زمان جاہلیت تا اون
مسند آرائے خلافت اور یہی کچھہ اشغال تھے جس سے مقام مخصوص کا استرخار کمال
درجہ کو ہوگیا تھا اسی سبب سے کتونکی طرح کھڑی ہوپیشاب کرنیکو احفظ للّدبر فرماتے تھے آپنے اسقدر
مہمل گوئی کیون اختیار کی ہے مگر یہ کہ فرمائے کہ اسوقت بھی جوش محبت حضرت عمر مین
ایسے ہی باتین بے ساختہ اور بلا قصد صادر ہونے ہین قولہ واشہد انک رسول اللہ
اقول اذا جاءک المنافقون قالوا نشہد انک لرسول واللہ یعلم انک
لرسولہ واللہ یشہد ان المنافقین لکاذبون قولہ حضرت عمر نے اسوقت پیغمبر خدا
سے کہا اقول یہ مضمون بھی حملہ حیدری من نہین ہے آمین تو اسیقدر ہے کہ اصحاب نے تمنائے نماز جماعت
حرم مین جناب رسولخدا اسی کی اور اوحضرت نے منظور فرمایا باقی رہا عمر کا کہنا اللات والعزی یعصدان علانیۃ عبادت
حملہ مین تو کہین اسکا پتہ اور نشان بھی نہین ہے آپکے علما نے مداح عمر ہی مین لکھا ہے
اور شیعہ بھی مطاعن عمر ہی مین اسکو الزاماً نہ تحقیقاً مسلم کرسکتے ہین اور منجملہ اور نہین
اعتراضات کو سمجھے ہین جو ہمیشہ جانب فظ غلیظ سے صاحب خلق عظیم پر ہوا کرتے
تھے جیسا کہ نماز جنازہ عبداللہ بن ابے پر اعتراض کیا اور کمال بے ادبی

جامہ مبارک او نحضرت کا پکڑ کر کھینچا چنانچہ شیخ عبد الحق دہلوی مدارج النبوۃ مین ترجمہ عبد اللہ
بن ابی مین لکھتے ہین پس کشید عمر ابن خطاب انحضرت را بجامہ وے وگفت نماز میکنی بر منافقے کہ
راس رئیس منافقان بود پس کشید انحضرت جامہ خود را از دست عمر وگفت دور شو ای عمر از مین انتہی
بلفظہ پس باوجود تکارنی آنحضرت کو سکھاے دینا انحضرت کا پیچھا نہ چھوڑتے تھے اور افعال پر
انحضرت کی کہ بمقتضاے مصالح اوقات بحکم خداوندی تھے جیسا کہ مفاد قل ما اتبع الا ما یوحیٰ
الیّ کا ہے اعتراضات کیا کرتے تھے یہانتک کہ صلح حدیبیہ مین تو بمقتضاے سے می تراود
چکنم انچہ در آوند دل است ؛ اپنا شک نبوت مین ظاہر ہے کر دیا الغرض کل اعتراضات
حضرت عمر جو جناب رسولخدا پر ہمیشہ ہوا کرتے تھے لکھنا ایک کتاب طویل چاہتا ہی پس اوسے
اعتراضات شنیعہ سے اللات والعزی یعبدان علانیۃً بھی ہے یہ خطاب سراسا عتاب پر
از نظر و تشنیع نہین معلوم کہ حضرت عمر کس راہ سے کرتے تھے اپنی تئین جناب رسولخدا سی عاقل تر
اور دانا تر بمصالح اوقات جانتے تھے یا اپنی تئین شجاع تر اور جناب رسولخدا کو معاذ اللہ جبان
جانتے تھے یا جناب رسولخدا کو متہاون ادا ے رسالت مین اور اپنے تئین سرگرم خیال کرتے تھے
اور مدعی سست اور گواہ چست کی مثل کو ٹھیک کرتے تھے قولہ چنانچہ چند ادمیونکو اوسیوقت
اپنا زور دکھایا اقول معلوم نہین کہ کس کس آدمی کو کون کون سے زور دکھایا حضرت امیر حمزہ
اور جناب امیر علیہ السلام کے بھروسے شاید گڈبڑ پھچکیان دکھانیکی مجال ملی ہو ورنہ اگر تنہا ہوتی
تو مُنہ سے بات بھی نہ نکلتی دوسرونکے بل پر بیڑی بھی ہتیار پکڑتے ہین مگر جب سر پر آن پڑتی
ہی تو سوائے پشت دینے کو کچھ بن نہین پڑتی ہی جیسا کہ خیبر مین احد مین حنین مین کیا قولہ اور
اسمین ہمنے دو باتونکا ذکر کیا اقول یہ دو ہی باتین تو اپنے نہین بیان فرمائین بلکہ بیش دعوی
بے سروپا کیے کہ جسپر کوئی دلیل ذکر نہین کی جیسا کہ ہمنے ہر ہر قول کے تحت مین آپکی تکذیب
کی اور دعاوی بے سروپا پر طلب دلیل کے

قال المخاطب المقام ہداہ اللہ سبل السلام

امر اول کے ثبوت سے پہلے ہمکو یہ لکھنا ضرور ہی کہ اکثر مجتہدین اور علماء شیعہ نے اس دعا سے انکار کیا ہی اور اس کو سنیون کی تہمت اور افترا مین تصور کیا ہی جیساکہ ایک مجتہد صاحب کا خلاصہ عبارت یہ ہی کہ فاروق عزتی در عرب نداشتہ پس این احادیث را علماء سنیان از پیش خود بر بافتہ اند و حاشا کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ والہ وسلم این دعا کہ مخالف عقل و نقل است بر زبان مبارک اورده باشد لیکن یہ انکار صرف دھوکھا دینا اور عوام کو اپنے مذہب کی کی برائی پر واقف ہونے سے بچانا ہی ورنہ بہت سے محدثین اور علماء شیعہ نے اس کی صحت پر اقرار کیا ہی چنانچہ فضل ابن شاذان اور شیخ طبرسی اور شیخ طوسی اور علم الہدی اور شیخ مفید کے اقرار سے اس کی صحت ثابت ہوتی ہی چنانچہ ہم اونسے قطع نظر کرکے ملا مجلسی کی تصدیق کو سند لا بیان کرتے ہین اور اُن کی کتاب بحار الانوار سے جسکا نام نامی اور اسم گرامی خدا کی کتاب سے بڑھکر حضرات شیعہ کی زبان پر ہی اس روایت کو نقل کرتے ہین وہ ہنوزہ ملا باقر مجلسی بحار الانوار کے چودہوین جلد مین جسکا نام کتاب السماء والعالم ہی مسعود عیاشی سے روایت کرتے ہین روی العیاشی عن الباقر علیہ السلام ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم قال اعز الاسلام بعمر بن الخطاب او بابی جہل بن ہشام یعنے امام باقر سے روایت ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے خدا سے دعا کی کہ الہی عزت دے اسلام کو عمر ابن خطاب کے اسلام لانے سے یا ابوجہل بن ہشام کے مسلمان ہونے سے غرض کہ اب ہم اون مجتہدین کی نسبت جنہون نے اس دعا سے انکار کیا اور عوام کو دھوکھا دیا کہین بجز اس کے کہ اون کے مقلدین کے سامنے اون کے انکار کو اور ملا باقر مجلسی کے اس اقرار کو رکھدین اور یہ عرض کردین کہ اب خود ہی انصاف کرو کہ تمہارے پہلے جھوٹے ہین یا پچھلے رہا امر دوم یعنی حضرت عمر کے ایمان لانے کی کیفیت اوسکے واسطے ہم اشعار حملہ حیدریہ کو نقل کرتے ہین اور اہل انصاف سے چاہتے ہین کہ اسکے ہر ہر لفظ کو غور کرین اور انصاف فرمائین کہ باوجود تعصب اور عناد کے اوس مولف نے کیا کچھ لکھا ہی اور یہ کوئی نہ خیال کرے کہ حملہ حیدریہ کتب معتبرہ سے نہین ہی بلکہ اوسکو خود حضرت مجتہد صاحب شیعون کے

قبلہ وکعبہ نے تصحیح کیا ہی اور اوسکی اصطلاح اور تحشی خود حضرت سید محمد صاحب نے فرمائی ہی اور جو
کتاب مطبع سلطانی مین باہتمام مدد علی داروغہ کے لکھنو مین چھپی ہی اوسکے عنوان پر یہ سب
کیفیت لکھی ہوئی ہی اور اوسکے سرے پر اس کتاب کی تعریف مین لکھا ہی ؎ عجایب
کتابے پر از نور ہست ۔ کہ ہر بیت ان بیت معمور ہست ✤ بہ بزمے کہ خوانند فصلے ازان
سخن از حلاوت شدہ لب کزان ✤ مشام محبان معطر شود ✤ دل از نور ایمان منور شود ✤
تعالی اللہ ان باذل بے بدل ✤ کہ اورد ہر نکتہ را بر محل ✤ بوفق روایت قدم میزند ✤
براہ دیانت قدم میزند ✤ بہ ترجیح اخبار دارد مناط ✤ برون نیست از جادۂ احتیاط ✤
بہجے گرفت است ایراد وے ✤ کہ افتادہ در جان اعدا قلق ✤ عجب دفتر دلکشائے نوشت ✤
کہ ہر چیدہ دروی ہوائی بہشت ✤ معطر چو مشک تتار است این ✤ جگر خستگان را مسیحاست این ✤ ز ہر
نکتہ سازد معطر دماغ ✤ ز ہر نقطہ اش میشود تر دماغ ✤ بس است از لغوت وصفاتش ہمین ✤ کہ گردید مقبول
سلطان دین ✤ فرازندۂ رایت اجتہاد ✤ ز حق حجت و آیتے بر عباد ✤ طریق شریعت
مؤید از وست ✤ کہ نام و نشان محمد از وست ✤ پس ہم اوسے کتاب سے جسکے نور سے
دل مومنین کے منور ہین حضرت عمر کے ایمان کے نور کو دکھلاتے ہین جو اندھے نہون دیکھین ✤
اور اوسی کتاب سے جسکی خوشبو سے دماغ مجنون کے معطر ہین حضرت فاروق کے اسلام کی خوشبو
پھیلاتے ہین جو دماغ رکھتے ہون وہ سونگھین اور ہم اوسی محقق کے قول سے جو موافق روایت
کے لکھتا ہی اور جو قدم بقدم دیانت پر چلتا ہی اس روایت کو ثابت کرتے ہین اور ہم اوسی کی
تصدیق سے جسنے سنیون کی جان کو رنج مین ڈال رکھا ہی حضرات شیعہ کو رنج دیتے ہین اور
اوسی کے کلام سے جسکا کلام شیعونکے زخمون کے لئے مرہم ہی اُن کے دلون کو مجروح کرتے ہین
اور اوس قبلہ وکعبہ کی تصحیح اور قبولیت سے جسنے سنیون کے دلونکو داغدار کردیا ہی اونکے مقلدین کے
دلونکو داغدار کرتے ہین آے بھائیو اس روایت کو سنو اور دیکھو کہ حقیقت مین کیسا نور
چمک رہا ہی اور سونگھو کہ دراصل کیسی خوشبو مہک رہی ہی بیشک اس روایت کی نسبت

ہم بھی یہ شعر پڑھتے ہین ؎ بہ نہجے گرفت است ایراد ودق ٭ کہ افتادہ در جان اعدا قلق
زہر نکتہ سازد معطر دماغ ٭ زہر نقطہ اش مینشود تر دماغ ٭ معطر چو مشک تتار است این
جگر خستگان را مسیحا ست این ٭ اب ہم اوس روایت کو بعینہ کتاب مذکور سے نقل کرتے ہین

در کیفیت ایمان اوردن عمر بن خطاب

عمر بعد ازان از پس چند گاہ ٭ در آمد بدین رسول الہ ٭ چنان بد کہ بو جہل ازان سرزنش
بکینے شد عداوت منش ٭ کہ جز قتل پیغمبر ذوالجلال ٭ نبودش دگر ہیچ فکر وخیال ٭ یکی روز
میگفت با اشقیا ٭ کہ آرد کسی گر سر مصطفا ٭ ہزار اشتر از خود بہ بخشم باو ٭ دو کوہان سیہ
دیدہ و سرخ مو ٭ ز دیبائے مصری و بروین ٭ دگر سیم و زر بخشمش چند من ٭ عمر چون
شنید آن سخن گفتنش ٭ بمیند عرق طمع در تنش ٭ باو گفت سوگند اگر میخوری ٭ کہ از گفتہ
خویشتن نگذری ٭ من امروز خدمت رسانم بجا ٭ بیارم بہ پیشت سر مصطفا ٭ گرفت از
ابو جہل اول قسم ٭ پس انگاہ زد در رہ کین قدم ٭ بانکار چون رفت بیرون عمر ٭ یکی گفت
باو روزگاری خبر ٭ کہ ہمشیرہ است نیز با جفت خویش ٭ گرفتست دین محمد بپیش ٭ بر اشفت
ابا حفص ازین گفتگو ٭ بگفتا پر یزم کنون خون او ٭ سوئے خانہ خواہر خویش رفت ٭ چو آمد
بہ نزدیک تر پیش رفت ٭ بیامد بپیش در ایستاد ٭ صدائے شنید و بآن گوش داد ٭
شنید آنکہ میخواند مر ونکو ٭ کلامی کہ نشنیدہ بد مثل او ٭ زد و میگرفتند باو آن کلام ٭ ہمان
خواہر و جفت او بالتمام ٭ عمر زد در و خواہرش باز کرد ٭ چو آمد درون شور اغاز کرد ٭ در افتادہ
با جفت خواہر بچنگ ٭ گرفتش ز حلق و بفشرد تنگ ٭ در آویخت داماد ہم با عمر ٭ کہ گفتند
خصمانہ ہم را ببر ٭ نخستند گہ روئے ہم گاہ پشت ٭ لگد گہ زدندے بہم گاہ مشت ٭ ز ہم
پوست کندند گہ گاہ مو ٭ گہے این بزیر آمدے گاہ او ٭ ازو چون عمر بود پیر ز و تر ٭ فگندش
بزیر و بنشست از زہر ٭ گلویش بتنگی فشرد انچنان ٭ کہ نزدیک شد تا شود قبض جان ٭ بیامد
دوان خواہرش نوحہ گر ٭ بگفتش چہ خواہی و ما اے عمر ٭ اگر شاد گردی ز ما در ملول ٭ نمودیم دین محمد قبول

کنون گر کشی سر بداریم پیش ✤ وگرنه بر گردیم ازدین خویش ✤ چو بشنید از و این حکایت عمر ✤ بدانست کو برنگردد دگر ✤ بگفتش چه دیدی تو ار مصطفا ✤ کز کشتی به دینش چنین مبتلا ✤ بگفتا کلام خدائے جلیل ✤ که آرد باو حضرت جبرئیل ✤ شنیدیم و گردید بر ما یقین ✤ که هست این کلام جهان آفرین ✤ عمر گفت ازان قول معجز اساس ✤ اگر یاد داری بخوان پیش من هراس ✤ برو خواهرش آیه چند خواند ✤ عمر گوش چون کرد حیران بماند ✤ دلش زان شنیدن بسے نرم شد ✤ بسودائے اسلام سرگرم شد ✤ عمر گفت دیگر بخوان زین کلام ✤ بگفتا دگر نیست زین می بجام ✤ ولے هست استاد ما در نهفت ✤ که گردید پنهان چو نامت شنفت ✤ قسم گر خوری کو نیاید زبان ✤ بیاریم پیشت که خواند ازان ✤ چو بگرفت سوگند از و خواهرش ✤ بیاورد استاد خود را برش ✤ بدو از اهل اسلام نامش مباب ✤ بیامد به نزد عمر بے حجاب ✤ برو خواند آیات پروردگار ✤ با خفض اسلام کرد اختیار ✤ چو آیات معجز بیان را شنید ✤ همش قول کاهن بخاطر رسید ✤ با سلام شد رغبتش مشتهر ✤ که آن هم شود راست چون این خبر ✤ وزان پس بگشتند باهم روان ✤ به نزد رسول خدائے جهان ✤ بدولت سرائے پیر شدند ✤ چو در بسته بد حلقه بر در زدند ✤ یکی امد و دید از پشت در ✤ که ایستاده با تیغ برور عمر ✤ به نزد نبی رفت و احوال گفت ✤ بماند اصحاب اندر شگفت ✤ چنین گفت پس عم خیر البشر ✤ که غم نیست بروے کشائید در ✤ گر از راه صدق آمده مرحبا ✤ وگر باشد او را بخاطر دغا ✤ به تیغ که دارد حمائل عمر ✤ تنش را سبکبار سازم ز سر ✤ چو در باز کردند بر روے او ✤ در آمد عمر با لب عذر گو ✤ گرفتش به بر سرور انبیا ✤ نشاندش بجائیکه بودش سزا ✤ بگفتند اصحاب هم تهنیت ✤ وزان پیشتر یافت دین تقویت ✤ پس اصحاب دین راشد این مدعا ✤ که از خدمت سرور انبیا ✤ بسوئے حرم آشکارا روند ✤ نماز جماعت بجا اورند ✤ رسید این سخن چون بعرض رسول ✤ ز خیر البشر یافت عز قبول ✤ بر آمدن سید اخیار بتائید ملک جبار بحرم محترم و نماز گذاردن با اصحاب سعادت انتساب و آمدن قریش مرتبه دیگر نزد ابو طالب رضی الله عنه و سخن گفتن از روے فهر و طیش

بیا ساقی اے رشک خلد برین ✤ بساط نشاطے بگیتی بچین ✤ زخم باده بے فکر و اندیشه
ریز ✤ سبو بر سبو شیشه بر شیشه ریز ✤ فرود آر ازین طاق فیروزه فام ✤ ز خورشید جامے و ز ماه جام ✤
بکن راز پوشیده را بر ملا ✤ بدور و بنزدیک در ده صلا ✤ ازان می کزو نی خرد کم شود ✤ وزان نم
بعیش مدام فگن ✤ چنان مست کن زان می پر طرب ✤ که چشد نوشد نوید لورهم لب ✤ درین
بزم ساقی نبود ایاغ ✤ فروزد بدینگونه روشن چراغ ✤ که کروند اصحاب چون اتفاق ✤ برآمد
رسول خدا از اتاق ✤ روان شد بتائید یزدان دین ✤ چو سوئے حرم سید المرسلین ✤ بیامد
از پس زمین شد گمان ✤ که بیرون رود از بر آسمان ✤ ز شادی برقص اندر آمد سپهر ✤ چو خورشید
سر زده افروخت چهر ✤ همی رفت جبرئیل بالائے سر ✤ بفرق همایون بگسترده پر ✤ ملائک
چپ و راست در پرده باش ✤ صفا طین رهیبت شده پاسبان پاش ✤ بهلو دوان حرز نامدار
بپیش علی صاحب ذوالفقار ✤ همی رفت دیپیش حیدر عمر ✤ حمائل همان تیغ کین بر کمر ✤
بگرد آمده جمع یاران تمام ✤ برفتند زمسان بیت الحرام ✤ جدار حرم سر بسر بنگریده ✤ رسانید
چون گرد موکب رسید ✤ چو دیدند کفار زان گونه حال ✤ نمودند با هم لبید نیل و قال ✤ یکی
رفت ازانها بنزد عمر ✤ بدو گفت این حیله چیست ای پدر ✤ ز السنان که رفتے تو بار آمدی ✤
بکین رفتی و با نیاز آمدی ✤ عمر کرد اسلام خود آشکار ✤ پس آنگه باو گفت ای نابکار ✤ هران
کز شما جنبد از جائے خویش ✤ ببیند سر خویش بر پائے خویش ✤ چو کفار دریافتند از سخن ✤
که در دل چه دارند آن انجمن ✤ نهادند پا در ره انتزاع ✤ نمودند با اهل ملت نزاع ✤ چو دیدند
ان صحبت اصحاب دین ✤ همه دست بردند بر تیغ کین ✤ ازان حال کفار پس پاستند ✤
دلیران دین مسجد آراستند ✤ بپیش اندر آمد رسول خدا ✤ نمودند یاران باو اقتدا ✤
بی گفت تکبیر چون در حرم ✤ فتادند اصنام بر روی هم ✤ ز تائید ایزد بمسجد نماز ✤ ادا کرد و آمد سوئے خانه باز

یقول الممسک بولایۃ علی بن ابیطالب علیہ السلام

ہمکو بھی جواب امر اول سے پہلے یہ کہنا ضرور ہے کہ اگر آپ سچے تھے تو ان مجتہدین اور علماء شیعہ کے

اپنے نام سے لکھے ہوتے اونکی کتاب کا پتا دیا ہوتا بلکہ کمال سچائی یہ تھی کہ اونکی عبارت
بھی بعینہا نقل کی ہوتی تاکہ حال آپکی خیانت کا ظاہر ہوجاتا اس گول مال کرنے کی کیا ضرورت
تھی آپ فرماتے ہین کہ جیساکہ ایک مجتہد صاحب کا خلاصہ عبارت یہ ہو کیون صاحب اول
مجتہد صاحب کو نام لینے مین کیا قباحت تھی کون امر مانع تھا کیا اون مجتہد صاحب نے آپکے باپ کو مارا تھا
کہ اونکا نام لینے سے نفرت ہو یا آپ اونکی دہاتی جورو تھے جو آپکو نام لینے مین شرم وحیا وحجاب
مانع ہوا بہرکیف پہر بتاتا اونکی کتاب کا دینے مین کیا نقصان تھا پہر اونکی عبارت کا خلاصہ کرنا
کیا ضرور تھا یہ سب باتین فریب اور دغابازی کی ہین جسمین افترا سازی چل سکے اور اگر
عبارت بعینہا نقل کرتے یا کتاب کا نام بتلاتے تو قلعی کھل جاتی اور مکر وفریب نچل سکتا
اب ہم کہتے ہین کہ اگر آپ کو ہم سچا فرض کرین تو انکار کی دو وجہین خیال مین گذرتی ہین اور
اگر آپ نے عبارت بعینہا نقل کی ہوتی تو احد الوجہین کے تعین ہوجاتے یا شاید کوئی تیسری
ہی بات نکلتی پہلی وجہ یہ ہو کہ یہ حدیث مبحوث عنہ اخبار آحاد سے ہو اور کل اخبار احاد
نسبت بامور اعتقادیہ بیکار ہین اور قابل اعتماد نہین اسلیے کہ بنائے اعتقادات شیعہ اوپر قطعیات
کے ہو اور قطع حاصل نہین ہوتا مگر براہین عقلیہ یقینیہ یا بدلائل نقلیہ متواترہ اور یہ امر متفق علیہ
امامیہ اور مجمع علیہ اونکا ہو چنانچہ کتب کلامیہ مین اسکی تصریح موجود ہو حدیقہ سلطانیہ ہی کو
دیکھ لیجئے کہ چند مقام پر اسکا ذکر ہو بالجملہ کل کتب امامیہ مین ایک قسم کی احادیث متواترہ
ہین کہ قطعی الصدور ہین اور بنائے اعتقادات اوسی پر ہے اور دوسری قسم کی احادیث اخبار احاد
ہین کہ جو فی نفسہ قطعی الصدور نہین اور عقائد مین بکار آمد نہین ہین مگر یہ کہ معتضد ہون بدلائل
قطعیہ عقلیہ یا نقلیہ دیگر پس حال شیعون کا درباره احادیث مثل اہل سنت کے نہین ہو کہ صحیحین کو
قطعی الصدور جانتے ہین اور اہل سنت کا اجماع اوسکے قطعیت پر واقع ہوا ہو یہان تک
کہ اگر کوئی سنی طلاق اوپر قطعیت صحیحین کے کرے تو اوس سنی کی جورو حقیقت مین مطلقہ ہوجاتی
بلکہ بجاے شیعہ شیعہ لیاقت اسکے بہم پہونچائے کہ کسی شیعہ کے متعہ مین در آئے اور لڑکے بھی مثل

عبداللہ بن زبیر کے جنکے حق مین عبد اللہ ابن عباس اسئل املک عنّ بردی عوسجہ
فرماتے تھے ایسی حلال زادے پیدا ہون کہ جنمین اہل سنت کی زبان ناطقہ لال ہو چنانچہ بحث اسکی
ضربت حیدریہ فی کسر شوکۃ العمریہ مین رشید الدین خان صاحب سے ہو چکی ہے الحاصل حسب ہم
اپنے اخبار کو اعتقاد مین قابل اعتماد نہین جانتے پس اہل سنت کا الزام ہمارے اوپر
ساتھ اخبار کے ہو نہین سکتا اور برخلاف اسکے شیعہ اہل سنت کو الزام باحادیث
صحاح اونکے علی الخصوص بصحیحین دے سکتے ہین پس بنا برا سکے کہ حیز تحریر مین ایا اگر کسینے حدیث
دعائے ایمان عمری کو انکار کیا ہو گا تو غرض اوسکی انکار قطعیت اور انکار حجیت اور انکار
اعتماد اور انکار بکار آمد ہونے اس خبر واحد کا ہے دوسری وجہ یہ ہے کہ کتب امامیہ مین یہ حدیث
کچھ سابق ولاحق بھی رکھتی ہے کہ جس سے صاف معلوم ہو جاتا ہے کہ یہ دعا مرجو الاجابت نہ تھی
اور بغرض اجابت بھی نتھی بلکہ لمصلحۃ آخر تھی جیسا کہ عنقریب ظاہر ہوتا ہے پس سنیون نے بغرض
فاسد مدح ثانی اسکو مقطوع الصدر والعجز کر کے روایت کی ہے اور دعا کو مرجو الاجابت بنا دیا
ہے پس غرض مجیب منکر یہ ہے کہ نہ رسولخدا نے ایسی حدیث مقطوع العجز والصدور فرمائے اور نہ دعائے
مرجو الاجابت کہ خلاف عقل ونقل کی ہے اور بعد التنزل ہم کہتے ہین کہ جسطرح سے ایکی بی عائشہ
نے اور میان عکرمہ نے حدیث صحیح ترمذی کا انکار کیا اگر ہمارے بعض علمانے بھی انکار کیا تو کیا جرم
وخطا کی اور اگر یہ خطا ہے تو اول مصدر خطاب مادر نامہربان ام الصبیان روز جمل ہوئین
پس اگر اونکی خطاء عظیم کہ موجب قتل ہزارہا مسلمان ہوئی اور رخنہ عظیم دین نبوی مین پڑا
قابل معاف ہو گئی تو ہماری چھوٹی سی خطا بھی قابل معاف ہو جائیگی تصور فرمائے **قولہ** عوام کو
اپنے مذہب کی برائی پر **اقول** حضور والا یہ خیال اپکا محض بیجا ہے سب برائیان مخصوص
مذہب سنیان ہین مذہب اہلبیت مین جو مصداق سفینہ نوح ہین کوئی برائی نہین ہے
اور بفرض محال اگر یہ حدیث اوسی خیانت کے ساتھ کہ جسطرح آپ ناقل ہین ہمارے مذہب
کے کتب مین پائجاتی تو اس مذہب کی کیا برائی لازم آتی اسلیے کہ غایۃ الامر اسکا یہ ہے کہ پیغمبر نے

درخواست خدا سے کی کہ باحدا الکافرین الشقیین تائید اسلام کرلیں بفرض محال اگر خدا نے منظور بھی کیا اور جبرًا تائید بھی کرائی تو کافرین کے لئے اسمین کیا شرف ہوا بلکہ اگر خدا معاذ اللہ خدایان کافرین سے قہرًا و جبرًا اسیطرح سے تائید اپنے دین کی کرانا تولات وغرے کیلئے کیا فضل و شرف تھا فضلًا عن عبد العزی و اخویہ کیا آپ نے حدیث ان اللہ یؤید ھذا الدین برجل فاجر کہ صحیح بخاری مین ہی اور آپکے خاتم المحدثین شاہ عبد العزیز دہلوی اپنی کتاب تحفہ مین اس حدیث کو صحیح فرماتے ہین نہین سنی ہی پس کیون نہین جائز ہی کہ وہ رجل فاجر ہی کافر ہمارے فلانے صاحب ہون آرے اگر بقول عائشہ طائشہ جناب رسولخدا نے اعز العمر بالاسلام فرمایا ہوتا تو بنظر ظاہر ایک شرف عمر کیواسطے ہوتا کہ پیغمبر خدا انکے عزت اسلام کے خواہان ہوئے لیکن پیغمبر خدا قلبًا و لسانًا و یدًا خواہان اسلام کل خلائق تھی پس بالخصوص دعا انکے واسطے نہوگی مگر واسطے دفع شرور کے جو سب سے زیادہ کفر ظاہری مین انکے ہاتھ سے پہونچتے تھی کہ جب اسلام ظاہری جبرًا و قہرًا من اللہ اختیار کیا تو وہ اذیت بھی رفع ہوگئی گو اذیتہائے دگر بوجوہ دیگر تا دم زیست بھیجتی رہین لیکن اس سے ایمان حقیقی انکا ثابت نہ ہوا کہ شیعہ جسکے منکر ہین بلکہ غایۃ الامر حصول اسلام ظاہری قہرًا من اللہ ہوا اولیس فی ھذا شرف لہ ولاخوانہ المنافقین بل ھم فی الدرک الاسفل من النار واشر من الکفار الفجار قولہ ورنہ بہت سے محدثین اور علماء شیعہ اقول اگر آپ سچے تھے تو اون کتابون کے نام لکھے ہوتے اونکی عبارتون کو نقل کیا ہوتا کہ جسطرح نقل عبارت بحار مین خیانت اور دغابازی آپکی کھل گئی کہ لاتقربوا الصلوٰۃ کو لیا اور انتم سکاری کو اوڑا دیا اسیطرح سے آپکی خیانت اور دغابازی اور افتراسازی بہ نسبت ان علما کے بھی کھل جاتی قولہ خدا کی کتاب سے بڑھکر اقول سچ ہی کہ صحیحین سنیون کی زبان پر صح از کتاب خدا ہی اور اگر کوئی کہے کہ دلیل اس پر کیا ہی تو ہم کہینگے وہی دلیل ہی جو حضرت مخاطب مشاعت کی دلیل ہی اوپر انکے دعوے کے جنہون نے پوچ گوئی اور بندیان سرائی کو کفش دوز اور بساطی بجنس [illegible] کی سیکھا ہی قولہ باقر مجلسی نے بحار الانوار کی چودھوین جلد اقول مرحبا مرحبا جزاک اللہ زبان لطف آپکا مدح و ثنای دینمار ہین

قاصر ہی اور طائر وہم وخیال ادراک مدارج دیانت شعاری مین خاسر آپ ایسے چالاک مین
کہ دن دہاڑے انکھو مین خاک ڈالتی ہین حیا وغیرت کو بالائے طاق رکھہ کے جو جی چاہتا ہے
بے پروا منہ سے نکالتے ہین آپ یہ سمجھتے ہین کہ بجار الانوار کون دیکھیگا جو میری قلعی کھولیگا اب
فرمائے کہ فریب عوام کسکا کام ہی اور اگر یہ فریب نہین تو پھر فریب کس جانور کا نام ہی آپ تو بیان
مقدم اس حدیث کا اور موخر اسکا کیون چھوڑا خیانت کسکو کہتے ہین سوائے اسکے اور کیا کوئی
خیانت کی دُم لگی ہوتی ہے غایۃ اعتذار مخاطب حالت شعار کا ہم یہ خیال کرتے ہین کہ فرمائیگا
کہ چونکہ ہماری مرضی کے موافق نتھا ہمنے چھوڑ دیا اوسوقت مین ہم یہ عرض کرینگے کہ آپ کو خیانت
سے بچنے کے لئے ضرور تھا کہ پہلے کل عبارت آپ نقل کرتے بعد اسکے جو خلاف مرضی مبارک تھا
اوسکی طرف اشارہ کرتے کہ فلان وفلان الفاظ شیعون کے بڑہائے ہین ہم اوسکو نہین مانتے
تب اوسوقت ہم آپکو یہ جواب دیتے کہ تمنے آپ کو ہر مشرک بت پرست کہہ سکتا ہی کہ آلہتکم خیر
کلام اللہ مین خیر وخوبی پر ہمارے بتون کی ولالت کرتا ہی کہ خود خدا اقرار اونکی خیریت کا کرتا ہی
باقی ہمزہ استفہام لفظ آ اور آم مسلمانونکی بڑہائی بات ہی ہم اوسکو نہین مانتے اور بھی
مثل آپکے ہر نصرانی کہہ سکتا ہی کہ خدا خود قائل تثلیث ہی اور ان اللہ ثالث ثلاثۃ فرماتا ہے اور
ہر یہودی مثل آپکے کہہ سکتا ہے عزیز ابن اللہ قرآن مین موجود ہی اور لفظ قالوا و قالت
الیہود مسلمانون کی بڑہائی بات ہی ما ھو اجوابکم فھو جوابنا لیکن جبکہ اصل عبارت ہی حدیث
کی آپنے چھوڑی تو آپ ہی انصاف سے اپنے سر مبارک کی قسم کھا کے فرمائے کہ اسکو سوائے
چوٹاپن اور دغابازی کے کیا کوئی کہیگا اب ہم آئے اصل مطلب پر کہ ہمنے کتاب السماء والعالم
کو بخوبی دیکھا اوسمین ایک مقام پر تفسیر آیہ وافی ہدایہ ما اشھد تھم خلق السموات والارض
ولا خلق انفسھم وما کنت متخذ المضلین عضدا کا ذکر کرتے ہین پس اول معنی
نفظی اوسکے بیان فرمائے اور بعض تفاسیر جو مستند معصوم نہ تھے اوسکا ذکر کیا پھر شان نزول آیہ
مین روایت امام باقر علیہ السلام کہ باین الفاظ ہی ذکر کی عن الباقر علیہ السلام

ان رسول الله صلی الله علیه واله وسلم قال اعن الاسلام بعمر بن الخطاب او بابی جهل بن هشام فانزل الله هذه الایه یعنی ہما انتہی حدیث الباقر علیه السّلام یعنے حضرت آمام محمد باقر علیہ السلام سے شان نزول آیہ مذکورہ یون مروی ہوی کہ جناب رسولخدا نے فرمایا کہ اعانت کرا اسلام کی ساتھ عمر بن الخطاب یا ساتھ ابی جہل کے پس خداوند تعم نے جواب مین اپنے پیغمبر کے اس آیہ شریفہ کو نازل فرمایا درحالیکہ مراد لیتا ہی جناب باری اس آیہ سے اونہین دونون کو یعنی عمر اور ابوجہل کو پس محصّل معنی مقصود از آیہ شریفہ بنا براس شان نزول کے یہ ہوئے کہ جناب رسولخدا نے درخواست اعانت اسلام ساتھ عمر اور ابوجہل کی جناب باری تعم نے جواب مین فرمایا کہ اے پیغمبر میرے مین نے نہین حاضر کردا نا کفار اور مشرکین عرب کو یا شیاطین جن و انس کو وقت پیدا کرنے آسمانون اور زمینون کے اسطرح سے کہ اونسے آعانت خواہ ہون اور نہ وقت پیدا کرنے اونکے نفسونکے اسطرح سے کہ بعض کے پیدا کرنے مین بعض سے اعانت خواہ ہون یعنی کفار کی حالت غیبت اور عدم مین جب مینے اتنے بڑے کارہائے عظیم مثل پیدائش زمین و آسمان اور خلقت انس و جان کے کئے تو مین کسی امر مین محتاج اعانت کسی شخص کا نہین ہون پس مین اعانت اسلام آنکی اور ڈھکی سے کیون کرانے لگا حالانکہ کبھی نہا مین لینے والا مضلّین کو معین اور مددگار کسی امر مین یہ تھا محصّل مقصود عبارت بحار الانوار کا اب یارو مخاطب خاص کر تصرفات پر بنظر انصاف نظر کرو کہ ہمارے حضرت نے مضمون آیہ وافی ہدایہ کو تو بالکلیہ صدر سے بدر کیا اور آخر حدیث سے فانزل الله هذه الایه یعنی ہما کو بالکلیہ کہا گئے اور کسطرح کہا گئے کہ اوسکی بو تک باقی نہ رکھی اور تصرفات ترجمہ آگے معلوم ہونگی ہم آپ سے پوچھتے ہین کہ جب چوری آپکی کھل گئی تو بجز خسر الدنیا والاخرہ کے آپ کو کیا ہاتھ لگا واضح ہو کہ ہرچند جناب رسولخدا کی درخواست سے بھی مساوات حضرت عمر کے ساتھ ابوجہل کے اعلی مرتبہ کفر و الحاد مین ثابت ہوے بلکہ خود مخاطب نے بھی اسکا اقرار کیا چنانچہ شروع قصہ مین فرمایا

کہ ان کو سب سے زیادہ عداوت پیغمبر صاحب کی تھی انتہی اور اسیطرح سے جواب جناب باری
سے بھی یعنی ما کنت متخذ المضلین عضدا سے بھی کمال مرتبہ کفر اور ضلال اور اضلال
انکا ثابت ہوا لیکن جناب رسولخدا کی درخواست کرنا واسطے اعانت ان کافرون کے ترقی
اسلام مین محتاج بتوجیہ ہو لیکن یہ احتیاج بتوجیہ بھی بنا بر مذہب اونہین کے ہے جو امن انبیا
علیہم السلام کو لوث ذمائم سے منزہ سمجھتے ہین پس قائلین تخطیہ الانبیا کے لیے حاجت بتوجیہ
نہین ہو اور ہمکو جواب مین اسیقدر کافی ہو کہ غایۃ الامر یہ ہو کہ جناب رسولخدا سے ایسے امر کی
درخواست واقع ہونا جو قابل قبول درگاہ خدا نہو معاذ اللہ ایک امر بیجا واقع ہوا اور جناب
باری نے اسی لئے اون سوال کو رد کیا اور بنا بر مذہب تمہارے اسمین کچھہ قباحت نہین
ہے اس لئے کہ انبیاے سابقین سے بمدارج اقبح اس سے امور واقع ہوئے ہین خصوصًا
حضرت داؤد سے تو ایسے افعال ہوئے کہ اونے اہل ایمان سے بھی نہونگے جیسا کہ آپکے مفسرین
نے کتب یہود و نصاری سے اخذ کیا ہو اور یہ جواب آپکی مقابلہ مین ہر چند کافی ہو مگر چونکہ بنا اسکی
الزام پر ہو اس لئے ہم جانتے ہین کہ آپکا مسکن الہناب نہو گا بلکہ بعید نہین ہو کہ آپ فرمائے
کہ فی الجملہ عصمت انبیا کے ہم بھی قائل ہین ولو کان ھذا لسانًا اس لئے ضرور ہے کہ ہم
جواب تحقیقی بھی بیان کرین اور وہ یہ ہو کہ سوال انبیا علیہم السلام گاہی باسید اجابت ہو اگر
سوال مرجو الاجابت ہو اور گاہی بنظر مصالح آخر ہو مثلاً حضرت موسی نے سوال رویت کیا پس
اگر کہیے کہ یہ سوال حضرت موسی نے مرجو الاجابت جانکے کیا تھا تو کمال جہل حضرت موسے
معاذ اللہ لازم آتا ہو اسلئے کہ احاد ناس جانتے ہین کہ دنیا مین رویت نہین ہو سکتی ہے
اور گو اہل سنت خلاف عقل و نقل قائل برویت ہین مگر وہ بھی محصور آخرت ہو پر کرتے ہین
دنیا مین وہ بھی منکر ہین پس خلاف عقل ہو کہ حضرت موسی کا سا نبی اولی العزم اس امر کا جاہل
ہو اور ایسا سوال بیجا کرے پس اس سے ثابت ہوتا ہو کہ حقیقت مین یہ سوال حضرت
موسی کا نتھا بلکہ یہ سوال جہال قوم موسی کا تھا جیسا کہ جناب باری خود فرماتا ہو فقد سالوا

موسیٰ اکبر من ذلک فقالوا ارنا اللہ جہرۃً فاخذتھم الصاعقۃ بظلمھم الخ وقال
عزمن قائل واذ قلتم یا موسیٰ لن نومن لک حتی نری اللہ جہرۃً فاخذتکم الصاعقۃ وانتم
تنظرون الآیہ پس جو سوال ایسا ہو کہ جناب باری جسکا نام ظالم رکھے اور اوسکی سزا
مین صاعقہ نازل کرے وہ ممکن نہین ہو کہ حقیقت مین سوال ایسے معصوم پیغمبر
اولی العزم کا ہو چنانچہ حضرت موسیٰ نے خود اپنی برات اس سوال سے درگاہ جناب
باری مین عرض کی اسطرح کہ اتھلکنا بما فعل السفہاء منا یعنے سوال رویت فعل سفہا
تھا میرا فعل نتھا تو اب اس سے صاف یہ بات سمجھ لی گئی کہ سوال موسیٰ رب ارنی انظر
الیک نہ بامید اجابت تھا بلکہ لمصلحۃ تھا اور جیسا کہ مفسرین نے ذکر کیا ہو مصلحت نہ تھی
مگر یہ کہ جب حضرت موسیٰ نے دیکھا کہ میرا کہنا ان جہال کے لئے مفید تصدیق نہ ہوگا پس
چاہا کہ جناب اقدس الٰہی جس طرح پر مصلحت سمجھے ان کا جواب دے
اس لئے جناب باری سے سوال کیا اور سوال کو اپنی طرف منسوب اسلئے فرمایا کہ اقرب
باتمام حجت علی القوم ہوتا اونکے لئے محل تذکر اس امر کا یہ ہو کہ اگر حضرت موسیٰ اپنی واسطے سوال
رویت کرتے تو بسبب قرب منزلت انکی ضرور مقبول بارگاہ خدا ہوتا لیکن جب اسطرح سے
بھی سوال نہ مقبول ہوا تو حجت بوجہ اکمل تمام ہوئے کہ ایسا سوال قابلیت قبول نہین
رکھتا اب ہم مانحن فیہ مین ایسی ہی گفتگو کرتے ہین کہ ہو سکتا ہو کہ بعضے جہال عرب کے
خیال مین یہ ہو کہ اگر ابوجہل اور عمر ایسے فسادی لوگ کہ بقول آپ ہی کے ان کو سب سے زیادہ
عداوت جناب رسولخدا سے تھی اگر اعانت اسلام کرین تو اسلام بہت جلد ترقی پذیر ہو
اور جناب رسولخدا نے دیکھا کہ میرا جواب دینا موجب انکی تصدیق کا نہوگا پس چاہا کہ جناب باری
کسی وجہ ملیغ سے انکا جواب دے اسلئے فرمایا اللھم اعن الاسلام پس جناب باری نے جواب
مین فرمایا ما اشھدتھم خلق السموات والارض الآیہ اور یہ ضرور نہین ہو کہ حصر اسے
توجیہ مین کیا جائے بلکہ سوا اسکے اور بھی توجیہین ہو سکتی ہین غرض ہماری تمثیل ہو اوپر ان

اس امر کا کہ جو عبارت بصورت سوال ہو وہ ضرور نہین ہی کہ سوال حقیقی مرجوالاجابت پر
محمول کیجاوے بلکہ جائز ہی کہ وہ صورت سوال بنظر مصالح دیگر ہو پس ما نحن فیہ مین بھی ہم
کہتے ہین کہ درخواست اعانت کفار لمصلحۃً تھی نہ دعاے مرجوالاجابت اور اگر ہماری زبان
سے تقسیم سوال بطرف مرجوالاجابت اور غیر مرجوالاجابت کی باوجود مقرون ہونے کی بآیت
و روایت تفسیر آپ مقبول نکرین تو اپنی ہی علما کی زبان سے قبول کیجئے ابوالعباس قرطبی
کہ جسکے محامد اور اوصاف مراۃ الجنان امام یافعی اور کتاب العقد الثمین سے ظاہر ہین اپنی
کتاب مفہم شرح صحیح المسلم مین مقام شرح حدیث نماز جنازہ عبداللہ بن ابی سلول منافق
مین فرماتے ہین جسکا محصل یہ ہی کہ استغفار کی دو قسم ہی ایک مرجوالاجابت کہ وہ حق کفار
اور منافقین مین جائز نہین ہی دوسری استغفار لسانی کہ مصلحۃً واقع ہو اور یہ کفار اور منافقین
کے حق مین جائز ہی اور نماز عبداللہ منافق اسی قسم کی تھی انتہی محصل الترجمہ من عبارتہ پس
اب اسی استغفار پر قیاس کیجئے ہر سوال کو کہ گا ہی مرجوالاجابت ہی اور گا ہی للمصلحۃ ہے
اور بنا برا سکے درخواست جناب رسولخدا در بارہ اعانت از کفار و منافقین کچھ ضرور نہین ہی
کہ مقبول ہو بلکہ ضرور ہی کہ مقبول نہ ہو اس لئے کہ اولاً تو خلاف منطوق آیہ ما کنت متخذ المضلین
عضدا کے ہی گو آپ شان نزول آیہ کو در بارہ عمر و ابوجہل قبول کیجئے یا نہ کیجئے مگر اس سوال
کی مخالفت مصداق آیہ سے تو جاے کلام نہین ہی اسلئے کہ جناب باری کو انکار از استعانت کفار
ہی اور جناب رسولخدا کو اسکی طلب ہی ثانیاً موقوف ہونا اجابت اس سوال کا بنا بر فہم آپکے
اوپر ایمان جبری کے ہی کہ عین مذہب مجبرہ ہی اور صاف صاف خلاف آیہ من شاء فلیؤمن
ومن شاء فلیکفر کے ہی اور حسب قبولیت دعا نہ ثابت ہوئی تو ایمان عمر بھی نہ ثابت ہوا
وہو المطلوب اب ہم آپکی مرضی کو موافق قطع نظر کرتے ہین اول اور آخر حدیث بخاری سے
اور فقط مضمون دعا پر اقتصار کرتے ہین تب بھی آپکا مطلب کہ ایمان عمر ہی اس دعا سے
نہین ثابت ہوتا اس لئے کہ اگلے پیغمبرون نے بھی کفار کے حق مین دعا کی ہی کہ بآیات اور روایات

آپکی مذہب کی ثابت ہو حالانکہ کچھ مفید مدعو لہم کے حق مین نہوئے پس اسی پر قیاس
کر لیجیے حال اس دعا کا جو حق کافرین جاحدین مین ہوئے ایک حضرت نوح ہین انبیائے
اولی العزم سے کہ اپنی بیٹی کے حق مین دعائے نجات کی بقول خود رب اِنَّ ابنی من اہلی
ووعدک الحق اور جناب باری نے جواب مین فرمایا انہ لیس من اہلک انہ عمل غیر
صالح فلا تسئلنِ مالیس لک بہ علم الی اخر الایات اور دوسرے حضرت ابراہیم خلیل الرحمان کہ
انہون نے اپنے باپ کی نجات کا سوال کیا بقول خود واغفر لابی انہ کان من الضالین
طرفہ یہ ہو کہ اگر سوال فقط دنیا ہی مین ہوتا تو بقول آپ کے ممکن تھا کہ ذریعے مثل حضرت عمر کے
جھوٹے کچھ داخل مسلمانی کرتے اور خدا بھی اس ایمان جبری کو قبول کر کے بخشدیتا لیکن ماجرا
حیرت افزا یہ ہو کہ دنیا سے لیکر اخرت تلک حضرت ابراہیم کو اصرار رہا جب بھی خدا نے
نمانا چنانچہ صحیح بخاری مین ابو ہریرہ سے روایت ہو عن النبی ص قال یلقی ابراہیم اباہ اٰذر
یوم القیامۃ وعلی وجہ اٰذر قترۃ وغبرۃ فیقول لہ ابراہیم الم اقل لک لا تعصنی فیقول
ابوہ فالیوم لا اعصیک فیقول یا رب انک وعدتنی ان لا تخزنی یوم یبعثون
فای خزی اخزی من ابی الابعد فیقول اللہ انی حرمت الجنۃ علی الکافرین
اور قریب اسی کے تفسیر درمنثور مین بھی ہو پس جب سوال حضرت نوح اپنے بیٹے کی
حق مین اور سوال حضرت ابراہیم اپنے باپ کے حق مین مقبول نہوا تو سوال جناب رسولخدا بھی
اگر کافرین اجنبیین کے حق مین نہ مقبول ہو تو کیا قباحت ہو اور اگر کوئی کہے کہ عدم قبولیت
دعا اون پیغمبرون کے تو آیات اور روایات سے ثابت ہو بخلاف دعائے جناب رسولخدا
کہ ایمان لانے عمر سے قبولیت اوسکی ثابت ہی ہو گئی تو ہم کہین گے کہ اولاً ایمان عمر تو اول
بحث ہو ہماری آپکے درمیان مین آپ ایمان عمر بقبولیت دعائے جناب رسولخدا ثابت
کیا چاہتے ہین پس اگر قبولیت دعا بایمان عمر ثابت کیجیے گا تو دور مصرح لازم آویگا کہ جسمین
کسیطرح کا اضمار نہین ہو اور ثانیاً لانسلم کہ علت ایمان عمر استجابت دعا تھی اس لئے کہ دعا
حق کفارمین مرجو الاجابت ہوتی ہی نہین اور اگر ہوتے بھی تو قبول ہی نہین ہوتی بلکہ علت ایمان

وہی طمع دنیا تھی جو دیگر منافقین کے لئے باعث ایمان ہوئے اور اگر فرض مقارنت بین الدعا
وایمان العمر کیجاوے تو یہ مقارنت اتفاقی ہو جیسے درمیان شرطیہ ان کان الحمار ناہقا فالعمر
ناطق کی ہو اور ثالثا فغایۃ ما فی الباب ثبوت نہین ہو مگر اسلام ظاہری کا وہو لیس من حقیقۃ
الایمان فی شئ خصوصا نظر بعبارت حملہ حیدری کہ اس مقام پر آپنے اپنا مستند ٹھہرایا ہو اوسمین
توصاف موجود ہو کہ ایمان لانا بطمع دنیا بقول کا ہن تھا اور ہمنے رد ایمان بکری مین بتوضیح
تمام ثابت کیا کہ ایسا ایمان عین کفر ہو بلکہ بدترین کفر ہو فان المنافقین فی الدرک الاسفل
من النار قولہ فی الترجمۃ الہی غرت وہ اسلام کو اقول نسخ صحیحہ حدیث مین اعن الاسلام
ہو اور تائید اسکی کرتا ہو بعض نسخ مین ایدالاسلام ہونا کہ گویا روایت بالمعنی ہو آرے نسخہ
صحیح ترمذی مین البتہ بزاء معجمہ ہو ویشہد علیہ قول عائشہ ان الاسلام یعزہ ویعز اور ظاہرا
نظر بہ قول ام المومنین اخیر صفحہ مین بیان عامین یہ فرمایا ہو اس گروہ کو قوت اور اسلام کو تائید ہوا تھی پس
مین عز کو بمعنی قوت اور غلبہ کے ہین جیسا کہ عزنی فی الخطابۃ ہے پس حدیث صحیح ترمذی مین ترجمہ عز بتائید
کرنا بیجا نہین ہو مگر اس مقام پر جو آپ نے ترجمہ بلفظ عزت کیا کہ عرف مین مرادف حرمت ہو
یہ کس راہ سے ہو یا اعتراض ام المومنین بھول گئے یا فریب دہی عوام دفع اعتراض پر مقدم
جانا بہرکیف ہمارے اور آپکے لگے ترجمہ مین موافقت ہو چکی ہو اب اگر کسی غرض فاسد کی
راہ سے تخالف کیجئے فالمعتبر ہو الاول قولہ عمر ابن الخطاب کو اسلام لانے سے اقول سابق مین
آپ نے فرمایا تھا کہ پیغمبر صاحب نے دعا کی حضرت عمر کے ایمان لانے کے واسطے اگر آپ ترجمہ
لفظی کرتے ہین تو دعا نہ اسلام عمر کی ہو اور نہ ایمان عمر کی بلکہ ترجمہ لفظی یہ ہو کہ تائید کر اسلام
کی بعمر بن الخطاب پس کجا دعا تائید اسلام بکافر اور کجا دعائے اسلام وایمان برائے کافر
دونون مین فرق زمین و اسمان کا ہو ایک دوسرے کو لازم تک نہین ہو چہ جائے اینکہ ایک عین
دوسری کا ہو اور اگر غرض آپکی بیان لازم معنی ہو تو ایمان کا تو اس حدیث مین ذکر ہی نہین نام
ایمان لینا تو افترائے بحت ہو باقی رہا اسلام پس لزوم درمیان تائید اسلام اور اسلام عمر مین

کسی دلیل سے ثابت کرنا چاہئے والمدعی مطالب بالبرہان وعلی المتنزل غایتہ
انی الباب ثبوت اسلام ہوگا کہ جامع مع النفاق بھی ہوتا ہے وھولیس من الایمان
الحقیقی فی شئ قولہ تمہارے پہلو مجھ سے ہیں پانچھلے اقول غضب خدا کا چوٹا پن
آپ خود ہماری حدیث میں کریں اور ہمیں کہ جھوٹا کہیں اسی کو چوری اور سینہ زوری
کہتے ہیں اس نالائقی کی سزا یہ ہے کہ ہم بھی آپ کو ویسا ہی جواب دیں کہ ہمارے اگلے
اور پچھلے بحمد اللہ سب سچے ہیں اور تمہارے پہلے اور پچھلے والے سب جھوٹے وغیرہ ذالک مگر
ہم نے کیا حدیث صحیح مسلم بھولے کہ اس سے خوب پتا لگایا جائے گا کہ تمہارے سب بزرگ
بڑے حضرت ثانی اثنا عشری کو جناب امیر اور حضرت عباس کا ذب وغادر وخائن وظالم
جانتے تھے مع ان علیا علیہ السلام مع الحق والحق مع علی یدور الحق معہ حیثما
دار فاعتبروا یا اولی الابصار ہے کلوخ انداز را پاداش سنگ است قولہ
رہا امر دوم الی قولہ اشعار حملہ حیدریہ کو نقل کرتے ہیں اقول یہ کیفیت بیانی ہے اور
تقریر حملہ حیدری میں بہت فرق ہے آپنے بہت سی باتیں بڑھا دیں کہ حملہ حیدری میں
ہرگز مذکور نہیں جیسا کہ ہمنے آپکی نقض فقرات سخیفہ میں اشارہ کیا اور از راہ کمال دیانت
جو باتیں کہ بثبت نفاق عمری تھیں آپنے نکالدیں از انجملہ قول کاہن کا یا دنیا اور طمع جیفہ
دنیا کا دامنگیر ہونا قولہ ہر ہر لفظ پر غور کریں اور انصاف فرمائیں اقول مومنین موقنین
بحمد اللہ واسطے نزہت خاطر کے اوقات فرصت میں اکثر حملہ حیدری پر نظر ہیں اور چونکہ
فضائل اور مناقب حیدر کرار کہ اہل سنت کیواسطے نشتر جگر گزار ہیں اوسمیں نظر کئے ہوئے
ہیں اہل سنت کو اوسپر نظر کرنے سے انکار ہے آپنے بہت سی باتیں بڑھا دیں کہ حملہ حیدری میں
ہرگز مذکور نہیں جیسا کہ ہمنے آپکی نقض فقرات سخیفہ میں اشارہ کیا اور از راہ کمال دیانت
جو باتیں کہ بثبت نفاق عمری تھیں آپنے نکالدیں از انجملہ قول کاہن کا یا دنیا اور طمع جیفہ
دنیا کا دامنگیر ہونا قولہ ہر ہر لفظ پر غور کریں اور انصاف فرمائیں اقول مومنین موقنین
بحمد اللہ واسطے نزہت خاطر کے اوقات فرصت میں اکثر حملہ حیدری پر نظر ہیں اور چونکہ
فضائل اور مناقب حیدر کرار کہ اہل سنت کیواسطے نشتر جگر گزار ہیں اوسمیں نظر کئے ہوئے
ہیں اہل سنت کو اوسپر نظر کرنے سے انکار ہے آپنے عمر بھر میں معلوم نہیں کہ کسقدر خون جگر
کھایا ہے کہ ایک مرتبہ اوسپر نظر ڈالی اور وہ بھی حسب اتفاق قصد نہیں ہی پر نظر پڑی اور ذکر
ایمان عمر دیکھ کے ایسی از خود رفتہ ہوگئے کہ یہ نہ دیکھا کہ دیا کہ کونسا ایمان ہے کیسے بیان عمر
نکلتا ہے ایمان خالص ہے یا دوا ایمان ہے جو عین کفر و نفاق ہے جسوقت کہ از خود رفتگی جاوی

اور عقل ٹھکانے پر آوے تو ہر ہر لفظ کو غور سے پڑھیے اور مین خود و خدا انصاف فرمائے کہ اوس سے
نفاق نکلتا ہی یا ایمان یقین ہی کہ جب ذکر کاہن پر پہونچیگا تو ایسا خنجر جگر گذار نصیب دوستان
سنبان ہوگا کہ مثل آلۂ ابولولوۂ کے زیر ناف سے تا بجگر پارہ پارہ کریگا اور بعید نہین ہے کہ دم
اوکھڑ جاے اور ارواح مثل ریاح کے اعالی سے طرف اسافل رجوع لاوے بہت
غنیمت ہوا کہ سرنامۂ داستان پر لفظ کیفیت ایمان عمر لکھا تھا کیف لفظ کیفیت نے
عجب کارنمایان دکھایا اور جام سرشار برانڈی مستعملہ کا پلا یا اور دی سپیرٹی کو سونگھایا
کہ آپ کو دل پر اس زخمکاری کا کچھ اثر نہین اور عالم بے خبری کی کچھ خبر نہین ہی لیکن
افسوس ہزار افسوس کہ حضرت عمر مین ابولولو کے کاردزدہ اثر دکھایا کہ باوجود پلانے شراب
نبیذی کے کچھ فائدہ نہوا کما ہو مذکور فی التواریخ قولہ کتب معتبرہ سے نہین ہی اقول کتب
معتبرہ سے باین معنی ہی کہ مثل داستان امیر حمزہ کے ساختہ اور بافتہ نہین ہی اور جو کچھ لکھا ہی مستند
بتواریخ لکھا ہی گو تواریخ اہل خلاف ہو اور کہدیا ہی کہ ؎ من از گفت راوی بیان
میکنم ✤ گناہش برادگفتہ گر بیش و کم ✤ پس اعتبار نہین ہی مگر مثل اعتبار کتب تواریخ دیگر
کے نہ باینمعنی معتبر ہی کہ مثل صحیحین کے ہر ہر قول اُسکا فرمودۂ رسولخدا ہو اور قطعی الصدور
ایسا ہی کہ تعلیق طلاق زن سنیان موجب وقوع طلاق ہوجاوے شیعون کے نزدیک
اخبار احاد کتب احادیث بلا ضم ضمیمہ تو قطعی الصدور نہین ہین فما ظنک بما فی کتب التواریخ
اور تصحیح الفاظ اور نقوش بہر انطباع موجب تصحیح مضامین روایات نہین ہی اور لفظ اصطلاح
اس مقام پر غلط محض ہی اگرچہ ناسخ ہی سے ہوا سکی اصلاح فرمائے اور اصلاح لفظ کو
اصلاح معنی پر قیاس نہ کیجیے معلوم نہین کہ کس صاحب کی میز پر سے اوٹھ کر اس مقام پر
آپنے نظر کی اور ان اشعار کو آپ نے نقل فرمایا ہی کہ ہوش و حواش ہرگز ٹھکانے پر نہین جو نظم
کہ مثل نظم پرزین کے منظم تھی اُسکو مثل اپنے حواس خمسہ کی پریشان کیا ہی چنانچہ مکرر نقل
کرتے ہین کہ ؎ مطر چو مشک تتار ست این ✤ جگر خستگان را مسیحا ست این ✤

اس بے تمکین کا جواب نہین ٹھیک مثل ہی پھنسیں جہ ہی بول پر غب غب گولر
کھائے بہار تیرا پھوٹ گیا رفو کا ہی سے کرون قولہ عمر کے ایمان کے نور کو دکھلاتے ہین اقول
سیکڑون برس اس کتاب کی تصنیف کو ہوچکی زمانہ بھر کے سب سنی اندھے تھے کہ اونکو یہ نور
نہ دکھائی دیا تعجب ہی کہ اب کو کیونکر دکھائی دیا شاید عالم خواب خیال مین جیسا کہ مشہور ہی
کہ بلی کے خواب مین چھچھوڑے آپ نے دیکھا ہوگا ورنہ حقیقت مین اوس عبارت سی جو ظلمت
کفر و نفاق خلیفہ صاحب کی اور کچھ ظاہر اور ہویدا نہین ہی قولہ خوشبو پھیلاتے ہین اقول
آپ بدبو کو خوشبو تصور کرتے ہین دماغ جُعَل رکھتے ہین آپ اس کتاب کو نہ دیکھے ورنہ
اسمین گلہائے مناقب جناب امیر علیہ السلام بھرے ہوے ہین آپکے لئے موجب مرگ مفاجات
ہونگے ؎ چہ عجب رائحہ گل چو نسازد بعمل ۔ قولہ اوسی محقق کے قول سی والی قولہ ثابت کرتے
ہین اقول اوسی محقق کے قول سی کفر نفاقی ثابت ہی دعوائے لسانی بیکار ہے
یتمیم تقریب درکار ہی ہر تقریر بیچ ہی مین اوسکے کوئی کبھی آخر تک نہ پہونچی قولہ
حضرات شیعہ کو رنج دیتی ہین اقول خلاف عقل ہی کہ جس چیز سے سنیونکی جان رنج و قلق
مین پڑے اوس سی حضرات شیعہ کو رنج ہو پھر آپ اپنی عقل کے ناخون لیجئے تب کچھ
گفتگو کیجئے قولہ شیعون کے زخمون کو اقول سنیون کے جگر مین جو شیعون کی تیغ ہراکے
زخم ہین وہ ایسے ناسور ہین کہ کسی مرہم سی اچھے ہونے کے بلکہ شیعہ خنجرہا سے نمکین ہمیشہ
ان زخمون پر نمک پاش ہین آپ اپنی جراحتون کے خبر لیجئے اگر ہوسکے تو اوسی کی تدبیر ہی
کیجئے شیعون کے دل کو مجروح کرنا ؎ خیال است و محال است و جنون ست قولہ
ادا غدار کرتے ہین اقول الحمد اللہ کہ دل شیعون کے کھلا ہے ہمیشہ بہار مناقب حیدری سی
باغ باغ اور دل سنیونکے ہمیشہ خدنگ مطاعن و مثالب عمری سی داغ داغ ہین جب نشہ شراب عمری
سے جسکے حقین اضربو شیطان بالمار فراق تھے افاقہ ہوگا تب جا
کو خوشبو سمجھتے تھے خیال کریں کیا مہکے گا انوار خدا کے سامنے گھو

یہ شعر پڑھتے ہین اُنکو ان شعرونکا پڑھنا کچھ سمجھ مین نہین آیا کہ کس راہ سی ہی اسلئے کہ ان اشعار
سے تو صاف نفاق عمر کا بیاد آوری قول کاہن پتا ملتا ہی جیساکہ فرماتی ہین بیت چو آیات معجز بیان را
شنید ہمش قول کاہن بخاطر رسید ۔ باسلام شد رغبتش بیشتر ۔ کہ انہم شود راست چون
این خبر ۔ اس بیان سے تو صاف ظاہر ہی کہ طمع خلافت سراپا جلافت بقول
کاہن موجب اختیار اسلام ہوئے نہ یہ کہ اسلام خیرًا و قہرًا من اللہ تھا جیساکہ آپ نے
باختیار مذہب مجبرہ لکھا اور نہ یہ کہ اسلام للہ فی اللہ تھا جیساکہ شاید زعم باطل آپکا ایسا
ہی ہوگا بھلا کون شخص اس اسلام کو جو بطمع حصول زخارف دنیا ہو نفاق نہ کہیگا اور جیسا
کہ ہمنے آپکے اشعار منقولہ مقبولہ سی پتا نفاق کا دیا آپکو لازم تھا کہ کسی شعر سے خلوص ایمان
ثابت کیا ہوتا اور نہ بجاے اسکے کسی درخت سنبھل ہی کی تلاش کی ہوتی کہ شاید
کچھ آپکی خواہش کو شہد ہو نخلت

حال المخاطب ھداہ اللہ سبل السلام

اور اپنے باطل بے بدل اور اپنے قبلہ وکعبہ کراب وگل کی قسم
اور اوس شان وشوکت سے مسلمان ہووے اوسکی نسبت کون خیال کرسکتا
ہو کہ وہ منافق ہوگا یا کچے دل سے ایمان نہ لایا ہوگا یا بعد ایمان کے مرتد ہوگیا ہوگا یا ایسے
شخص سے کبھی پیغمبر صاحب رنجیدہ ہوے ہونگے یا ایسے آدمی کو دشمن اسلام کا اور منافق
کے کبھی پیغمبر صاحب نے اوڑھنے کی تھی کیسی جلد خدا نے قبول کی اور
اوسکا کیسا خاتمہ بالخیر ہوا کہ اون کے ایمان لانیکا پہلا کام تو یہ ہوا کہ اول اول نماز
جماعت کی خانہ کعبہ مین ادا ہوئی اور اخیر کا کام اونکا یہ ہوا کہ روم شام اور حلب
اور دمشق مین کلمہ کفر کا پست اور خدا کا کلمہ بلند ہوا ابتداے اسلام کی عزت بھی وہی
کی ذات سے ہوئی اور خاتمہ بھی اونہین پر ہوا خفیفت مین دعا اسکو کہتے ہین اور قبولیت

اسیکا نام ہی اے یار و ذرا تو انصاف کو دخل دو اور تعصب اور عناد کو چھوڑو کہ جسکی
ذات سی ایک ہزار چھتیس ۱۰۳۶ شہر کو دارالاسلام اور جسکی بدولت ہزارون بتخانے اور گرجے
ٹوٹ کر مسجدین بنگئین اور جسکے سبب سی کسریٰ اور قیصر کے محلون مین غلغلہ اللہ اکبر کا
بلند ہوا اور جسکی وجہ سی اونکی بیٹیان مسلمانون کی لونڈیون مین داخل ہوئین اور جسکی
ذات سی ظلمت کفر کی دور ہوئی اور روشنی اسلام کی از شرق تا غرب پھیل گئی وہی
تمہارے نزدیک منافق ہی اور اوسی کا نام تمہارے یہان دشمن خدا اور عدو رسول ہی
تو معلوم نہین کہ پھر خدا کا دوست اور رسول کا محب کون ہی اگر حضرت عمر کی ذات
نہ ہوتی تو آج تمہارے قبلہ و کعبہ لکھنؤ مین بیٹھکر علی علی کہتے یا اجودھیا جی مین رام
رام پکارتے یہ عمر ہی کی جوتیون کا طفیل ہی کہ تم خدا کی توحید سی اور پیغمبر کی نبوت سی واقف
ہوئے اور کفر چھوڑکر اسلام اور ایمان کے نام سی آگاہ ہوئے لیکن افسوس تمہاری
احسان فراموشی پر کہ اوسی کی دشمنی کو ایمان قرار دیا ہی اور کفر کی بنیاد کھودنے والے
اور اسلام کا نیزہ گاڑنیوالے کا نام منافق اور کافر رکھا ہی حقیقت یہ ہی کہ جب شیطان
نے دیکھا کہ بعد اسلام کے کفر پر لا نہین سکتا اور شرک صریح مین گرفتار کر نہین سکتا تب
اوسنے یہ تدبیر کی کہ لوگون کے دلونمین کفر کی جڑ دوسری طرح قائم کرے اور باوجود مسلمانیکے
دعوی کی اونکو اسلام سی خارج کردے تب اوسنے یہ تدبیر کی اور رفض کا عقیدہ لوگون کے
دلون مین مضبوط کیا اور جن لوگون نے پیغمبر صاحب کو مدد دی اور جنہون نے اسلام کو پھیلایا
اور جنکے سایہ سی شیطان بھاگا اونکی عداوت دلونمین ڈالدی تاکہ اس حیلہ سی اوسکا کام بنکے
اور لوگ اسلام سی نفرت کرین یا اسلام کا نام لین مگر اصل مین اوسکو چھوڑ بیٹھین چنانچہ اوسنے
ملعون کا مطلب حضرات شیعہ سی بخوبی حاصل ہوگیا اور اوس شقی ازلی نے اونکے دلون کو
اندھا کردیا کہ وہ بیسے اصحاب جلیل القدر کو برا جاننے لگے اور ایسے دو ستون کو پیغمبر صاحب کے
برا کہنے لگے اونکی دشمنی کو ایمان سمجھے اور اونکو گالیان دینا عبادت جانا حقیقت مین

اوان لوگون نے ایمان چھوڑ دیا اور شیطان کو دوست بنا لیا اسلام سے ہاتھ دھو یا اور نہ جسکو ذرا بھی
عقل ہوگی کیا وہ یہہ نہ سمجھیگا کہ اگر وہی لوگ جو اس شدید سے ایمان لاے کافر تھے اور وہی آدمی
جنھون نے اسلام کو غرب سے لیکر عجم سے لیکر ہند تک پھیلایا اسلام کے دشمن تھے تو پھر دوسرا
کون مسلمان ہو سکتا ہے جسکو اسکا عقیدہ اسلام سے پھیر جائیگا حقیقت مین اسلام کی حقیقت پر
کوئی معتقد نہین ہو سکتا جبتک کہ وہ شیعون کے عقیدہ نہ چھوڑے جو رپاک سنّی نہ بنجائے
واللہ یھدی من یشاء الی صراط مستقیم۔

یقول المتمسک بولایۃ علی بن ابیطالب علیہ السلام

اے حضرات سنیہ نکو مولوی محمد یعلی خانصاحب کی جان و دل اور مخمر طاہر المولد کی اب گل
کی قسم ہے کہ روایت حملہ کو دیکھو اور غور کرو کہ اس سے کیا نکلتا ہے اور حضرت مخاطب کیا جھک مارتے
ہین عبارت حملہ نکو می دھوم دھام اسلام اور نہ کوئی شان و شوکت عمر نافرجام نکلتی ہے
ان سالار ہنومی مین جو نی پیزار البتہ نکلتی ہے لیکن دھوم دھام مخاطب والا مقام سے
اپنی عبارت محل النظام مین اہتمام کی ہے کہ تقریب مسلمانی عمر مین ملائکہ آسمانی کو نویدی بلایا
اور محفل شادی صبا رکبادی جمایا اور ایک پرانا کھوسٹ وام مین پھنسایا اور اوسکو نوشہ بنایا اور
ملائکہ سے طرفہ کھلایا اور کل ارباب نشاط کو جمع کرایا بیت زہرہ و فن شادی کو بجاتی ہوئی آئی اور
اقبال ستارون کو ٹھاتی ہوئی آئی لیکن حضرت عمر اس ساز و سامان پر بھی مسلمانی پر
راضی نہ ہوئے تب ملائکہ سے لوٹے مونچھ کو کھچرایا اور سونکی چڑھکوا ڈرایا اور زبردستی مسلمان کرایا
ایسی مسلمانی پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ قابل ہین اونکی جان قربان ہو طرفہ یہ کہ شیعون کو
بھی اس تقریب مین مبارکباد ہے اور سلامت کو ارمان مین ان سب امر خرافات کا بطلان اور
کذب اور افترا بہتان ہونا ظاہر ہے تو ہمکو اللہ المنان بخوبی عیان ہے عیان راچہ بیان
والسلام علی من اتبع الہدی مالمولاء خرید الشیطان کیف یفترون
علی اللہ الکذب اور شان و شوکت عمر کی زمانہ کے ہاتھون سے جو نشان کھاؤ

اور دھول دھپا مچاوے اور تو اوپر ہو جاوے اور رشتہ کشیدہ کے اوکھڑ اوا دے اور پیغمبر خدا کی
کھرکیان مجھڑکیان بوتھاوے سے کہا مرمن العصوا عق خرچہ ظاہر و باہر ہو قولہ کون خیال
کر سکتا ہو کہ وہ منافق ہوگا اقول اے حضرات صینوزا غور تو کرو کہ جسکا ابتدا ہی کا سا
ایمان لانا بطوع و نیا ہوا اور ہمیشہ اپنے شک کو نبوت مین اقرار کرے خصوصا روز عید میں
اور ہمیشہ قول و فعل خدا و رسول پر اعتراض کرے یہانتک کہ پیغمبر خدا از دنیا تعریف حسنا
کتاب اللہ کہی وصیت نامہ نہ لکھنے دی اور اونکی شان مین الرجل لیہجر کہی اور اخر کار
اوسکا غصب حقوق اہلبیت عکجرامی اور ایذا دہی بضعہ رسول ہوا اور واللہ لا حرفن علیکم
البیت یکارہی اور دختر نہدک کو پھاڑی یہانتک کہ وہ معصومہ اوسکے پیٹ پھاڑی جانیکی
بد دعا کرے ایسے شخص کو کون مسلمان کہسکتا ہو بیت ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق
حق زہرا خوردن و دین پیمبر داشتن ہیہات شکر خدا کہ کیسی خدا نراوس معصومہ کی دعا
ابولولو کر ہاتھ پر جاری کرائی واہ حقیقت مین دعا اسکو کہتے ہین اور قبولیت اسیکا
نام ہو قولہ جسکی ذات سو ایک ہزار چھتیس شہر اقول جو نامرد کہ خود پر تین مادہ بزکو ہی
کہے اور طعنات و حملات و ضربات افلج سہو نسبت اشاعت اسلام اوسکی ذات کیطرف
دینے کی کوئی وجہ جنال مین نہین آتی جن لڑائیون مین ذات شریف بنفس نفیس تہری بالطبع
مال غنیمت جناب رسالت مآب کو ہرگز نہ تھا اونمین تو بعادت جبلی پشت دیکر بھاگے
اور بعد آنحضرت کی باتفاق مورخین کبھی مدینہ سے مرنے دم تک قدم باہر نرکھا تحذر است
فی الجمال سے ہمیشہ آنکو کمتر سمجھا یہانتک کہ مبترزات اور مبرجات باجمال اور راکبات
علی الجمال و البغال ذاونسی کہین بڑھ بڑھکر کام کیے ولنعم ما قیل بیت نہ ہر زن زن است
و نہ ہر مرد مرد ✤ اونکی ذات شریف کی طرف نسبت مردانگی دینا عجب بیحیائی ہے کہ جسکو
دولت الاعلام کی بیحیائی سو بھی ایک نیزہ بڑھکر کہنا چاہو اسمین کچھ شک نہین ہے
کہ مسلمانون کے لشکر اکثر فتحیاب ہوئے کر بعضون کی نیت اُنسے اعلائے کلمہ حق تھا اور بعضے

خواہان مال ومنال دنیا تھے ومنکم من یرید الدنیا ومن یرید الدنیا نوتہ منہا
ومالہ فی الاخرۃ من خلاق بالجملہ ہر شخص بمقتضائے لکل رجل ما نوی اپنی ثمرات
اعمال پر فائز ہوا خلیفہ جی مغرب میں لشکر مشرق میں لشکر والے وہی لوگ جو خلیفہ صاحب
کو نامرد کہتے تھے جیساکہ خیبر میں یحبونہ ازالۃ الخفامین وارد ہے الغرض فتوح بلاد میں
خلیفہ صاحب کی مردانگی کو کیا مداخلت اور اگر خواہی نخواہی بنسبت طرف خلیفہ
صاحب کے دینا ضرور ہے جیساکہ مشہور ہے کہ لڑے لشکر نام بادشاہ کا تو یہ بنسبت ویسی
ہی ہوگی کہ جیسے کوئی کہے کہ بعض معظمات کی مردانگی سے بلاد ہند وسند مفتوح
ہوئے آرے آرے یہ سب تو کچھ نہیں مگر اس امر میں خلیفہ صاحب کی مداخلت تامہ
ظاہر ہے کہ جب اونہون نے خلیفہ بحق کو معزول اور مخذول کیا اور بنائے خلافت اوپر
شورے اور کونسل اور کمیٹی کے رکھی تو مسلمانون کی نظر میں اہلبیت طاہرین ایسے
ذلیل وخوار ہوئے کہ قابل خلافت نظر عوام میں نہ رہے بلکہ قابل قتل اور ہتک
حرمت ہوگئی ایسے اساس ظلم وجور ڈالی کہ مسلمانان شام ودمشق وکوفہ وبصرہ جسکی
بدولت ایسے کلمہ گو ہوئے کہ بنیاد خاندان رسالت کو جڑ سے کھود کے پھینک دی
ولنعم ماقیل بیت بدکردن شمر ہم زبدکردن اوست ✽ خون شہدا تمام برگردن اوست
اسی سبب سے اللّٰھم اللعن اوّل ظالم ظلم حق محمّد وآل محمد وآخر تابع لہ علیٰ ذالک اللّٰھم
العنہم جمیعا شیعہ دن رات پکارتے ہین قولہ جسکی ذات سے ظلمت کفر اقول
جن لوگون کی ذات نجس وناپاک سے ظلمت ظلم وجور وتاریکی فسق وفجور دور عالم
مین پھیلی واز شرق تا غرب لاکھون بلکہ کرورون خوارج ونواصب تشنۂ خون
ذریت بتول واولاد رسول پیدا ہوئے کیون سنیو تمہارے نزدیک وہی بچے
مسلمان تھے ذریت رسول کے حق کو غصب کرنا بضعۃ الرسول کے گھر کو جلانا اسیکا
نام تمہارے نزدیک دوستی خدا ورسول ہے تو معلوم نہین کہ پھر دشمن خدا ورسول

کون ہے اگر حضرت عمر کی ذات نہوتی تو آج رام پور کے خارجی مثل رام رام کے
عمر عمر نہ پکارتے اور مثل بم بم کے چار یار کا دم نہ بھرتے اور بگریباب امیر علیہ السلام کی
خلافت ظاہری غضب نہ ہوتی تو تمہارے قبلہ و کعبہ سید احمد خان
بھی علی گڈھ مین بیٹھکر آج علی علی پکارتے اور لفاری کے میز پر گردن مڑوڑی مرغیان
نکھاتے یہی عمر ہے کہ جسنے جناب امیرؑ کی جوتیون کے صدقے سے مال غنیمت پاکر عزت
و اعتبار بہم پہونچایا اور پھر اونکے ساتھ بعد جناب رسولخدا کے بیکحرامی پیش آیا اور اگر جناب امیر
علیہ السلام کی شمشیر ابدار نہوتی تو ای سینو تم اور تمہارے اگلے پچھلے ہرگز کفر ظاہری کو نچھوڑتے
اور اسلام کے نام سے برای نام بھی آگاہ نہوتے تمہارے عبد العزّی کبھی عبد اللہ نکہلاتے دوسرے
تیسرے صاحب بھی عبد اللات والمنات رہجاتے تمہارے قبلہ و کعبہ موچی صاحب اجودھیا جی
مین راونا رکشن راونا رکشن پکارتے تمہارے حبد امجد بساطی صاحب پریاگ جی مین
سر مونڈاتے یا گیا جی مین گائے پنجواتے کبھی گائے کا گوشت نہ کھاتے بلکہ سور کھاتے آفرین تمہاری
سمجھ پر کہ دوستی دشمنان خدا کو تمنے ایمان قرار دیا ہے اور ایمان کی بنیاد کھود نیوالے اور
امت رسول مین اختلاف عظیم ڈالنے والے اور ظلم و ستم کا جھنڈا گاڑنے والے کو تمنے خلیفۃ
الرسول نام رکھا ہے حقیقت یہ ہے کہ جب شیطان نے دیکھا کہ ظاہر میں ہم دین اسلام
کو نہین سکتا اور بجوز ذوالفقار حیدر کرار لات و عزّی کی پرستش کرانے کی کوئی سبیل
نہین ہے تب اوسنے یہ تدبیر کی کہ لوگون کے دلون مین کفر کی جڑ دوسری طرح قائم کی اور
منافقین امت سے ایک دوسرے لات و عزّی بنائے اور اونہین کو پوجوانا شروع کیا اور
باوجود دعوائے مسلمانی کے اسلام سے خارج کر دیا اور جن لوگون نے پیغمبر صاحب اور اونکی
اولاد اطہار سے برائیان کی تھین اور جنہون نے ظلم و ستم کو دنیا مین پھیلایا تھا اور جنکو شیطان نے
ہمیشہ اپنے سایہ عاطفت مین رکھا تھا اونکی محبت دلون مین مثل تخم کاشت کر ڈال دی تاکہ اس حیلہ
سے اوسکا کام نکلے اور لوگ اسلام کے نام سے نفرت کرین با اسلام کا نام لین مگر اصل مین

اوسکو چھوڑ بیٹھین چنانچہ اوس ملعون کا مطلب حضرات اہل سنت سے بخوبی حاصل ہوگیا
کہ اوس شقی ازلی نے اونکی دلون کی آنکھون کو اندہا کردیا کہ ایسے منافقین ذلیل الفدر کو بڑا
جاننے لگے اور ایسے دشمنان پیغمبر صاحب کو اچھا کہنے لگے ایسے منافقین نکمرامون کی دوستی کو
ایمان سمجھے اور اونکو پرستش کرنا عبادت جانا حقیقت مین اون لوگون نے ایمان چھوڑدیا
اور شیطان کے دام مین آکر اسلام سے ہاتھ اوٹھایا ورنہ جسکو ذرا بھی عقل ہوگی کیا وہ یہ
نہ سمجھیگا کہ اگر وہی لوگ جو فقط زبانی ایمان لائے مومن تھے اور وہی آدمی جنہون نے نصب
اور خروج کو عرب سے لیکر عجم تک اور عجم سے لیکر ہند تک پھیلایا اور جنکی بدولت مثل
افواج یزیدی دشمنان اولاد پیغمبر پیدا ہوئے اگر وہی لوگ پکے مسلمان تھے تو ایسے اسلام کو
سلام جو کوئی ایسے ظالمون کو پیشوا مرشد مسلمانان سنے گا ضرور اوسکا عقیدہ اسلام سے
پھر جائیگا حقیقت مین اسلام کی حقیت پر کوئی معتقد نہین ہوسکتا جب تک کہ وہ
سنیون کے عقیدہ کو نچھوڑے اور پاک شیعہ نہ بنجاوے واللہ یھدی من یشاء الی
صراطٍ مستقیم قولہ جسکے سایہ سے شیطان بھاگا اقول شیطان کے سایہ سے شیطانکا
بھاگنا کون مسخرا مسلم کرتا ہے نہایت شوخ چشمی ہے احادیث موضوعہ مفتعلہ کے
مضامین شیعون کے سامنے بلاحجت و برہان ذکر کرنا خصوصاً ایسے احادیث کہ
جسکے واضعین کو ہوائے ہیچ عمری ایسی سون مین پیچیدہ ہے کہ معاذ اللہ جناب رسولخدا
کے تحقیر سے کچھ باک نہین ہے اور یہ امر تو بنا بر اعطائے عہدہ اتالیقی جناب رسالتمآب
بعمر ابن الخطاب بنا بر زعوم باطل اولی الالباب کچھ دشوار نہین ہے مگر مصیبت کبریٰ
اور داہیہ عظمی یہ ہے کہ فریت اوپر بھی لازم آتی ہے کہ خود حضرت ثانی جنکے ایک بال
ہونے کی تمنا رکھتے تھے اور اونکے سر مبارک پر مقتضاے اِنَّ لی شیطانا یعتریننے
شیطان سوار ہوا کرتا تھا کجا شیطان کا بھاگنا اور کجا شیطان کا مسلط ہونا اب
مناسب یہ ہے کہ اون احادیث مکذوبہ سے بھی ہم کچھ واسطے زینت خاطر مومنین کے

ذکر کرین پہلی حدیث صحیح ترمذی مین ہی یقول خرج رسول اللہ فی لبعض مغازیہ فلما انصرف
جاءت جاریۃ سوداء فقالت یارسول اللہ انی کنت نذرت ان ردک اللہ سالمًا
ان اضرب بین یدیک بالدف والتغنی فقال لہا رسول اللہ ان کنت نذرت فاضربی
والا فلا فجعلت تضرب فدخل ابوبکر وہی تضرب ثم دخل علی وہی تضرب ثم
ثم دخل عثمان وہی تضرب ثم دخل عمر فالقت الدف تحت استہا ثم قعدت علیہ فقال رسول اللہ ان الشیطان
لیخاف منک یا عمر انی کنت جالسا وہی تضرب فدخل ابوبکر وہی تضرب ثم دخل علی وہی
تضرب ثم دخل عثمان وہی تضرب ثم دخلت انت یا عمر فالقت الدف محصل روایت
یہ ہی کہ جناب رسولخدا بعض غزوات سی پھرے پس ایک بی حبشن نے عرض کیا کہ مینے
نذر کیا تھا کہ اگر آپ کو صحیح وسالم پاؤن تو آپکے آگے دائرہ بجاکے گاؤن اوسحضرت نے
اوسکو گانے بجانے کی اجازت دی الغرض بی حبشن نے معاذ اللہ خود جناب رسولخدا
کے سامنی جلسہ بھنگیڑخانہ کا جمایا اور حضرت ابوبکر بھی داخل جلسہ ہوئے اور دیگر بزرگوارن
بھی مگر بی حبشن نے جو سماباندہا تھا اوسی دہن مین تھین یہانتک کہ حضرت عمر کا بھی
اتفاق دخول ہوا ظن غالب تھا کہ یہ حضرت بھی اوسکے گانے پر تالیان بجائے
مگر آپ کی رعب ذاوسکے گلے مین سرمہ دیا یہانتک کہ اوسنے دف کو زیر مقام مخصوص چھپالیا
پس جناب رسولخدا نے فرمایا کہ البتہ شیطان عمر سے ڈرتا ہی کہ نہ مجھ سی بھاگا نہ ابوبکر و علی
و عثمان سے بھاگا مگر عمر سے بھاگا اے حضرت مخاطب کہ سنّی بھائیو ذرا تو انصاف کرو
کہ واضع اس حدیث نے کسقدر جرأت خدا اور رسول پر کی کہ نسبت دی جناب رسولخدا
کی طرف ایسے ایک امر شنیع کے کہ عقول جسکو ہرگز باور نکرین یعنے معاذ اللہ جناب
رسولخدا گانا بجانا ایک زن اجنبیہ کا سنین حالانکہ خود مکرر فرمایا ہو الغناء وقیۃ الزنا
پھر بلائی عظمی واسطے سینون کے لزوم فضیلت عمری ہی اوپر ملازمان بکری کے اور جسقدر
اسمین غور کیجیگا بہت سی لطائف پائیگا ہم اپنی اوقات شریف ایسی مزخرفات مین کیون ضایع کرین

لطیف تراس سے دوسری حدیث سنی اوسے صحیح ترمذی مین اور کتاب ازالۃ الخفاء وغیرہ مین بھی
موجود ہے عن عائشۃ قالت کان رسول اللہ جالسًا فسمع لعظًا وصوت صبیان فقام رسول اللہ
فاذا حبشۃ تزفن والصبیان حولہا فقال یا عائشۃ تعالی فانظری فجئت فوضعت لحیی علی منکب رسول اللہ
فجعلت انظر الیہما مابین المنکب الی راسہ فقال اما شبعۃ اما شبعۃ قالت فجعلت اقول لا
لانظر منزلتی عندہ اذ طلع عمر قالت فارفض الناس عنہا قالت فقال رسول اللہ انی
لانظر الی شیاطین الجن والانس قد فروا من عمر قالت فرجعت انتہی
محصل یہ ہے کہ جناب رسول خدا نے بی للو کو یعنی حضرت حمیرا کو اپنے کاندھے
پر سے ناچ قوم حبشہ کا دکھاتے تھے اور جب حضرت پوچھتے تھے
کہ تو آیا سیر نہین ہوئی تو حضرت عائشہ صدیقہ بدروغ مصلحت امیز فرماتی تھین
کہ نہین جسمین حال اپنی قدر و منزلت کا معلوم ہوجائے اور اقرار اپنے کذب کا کرنا عین
مقتضاے صدیقیت تھا ہرکیف جناب رسولخدا کے کندھے پر مسلط رہین یہانتک
کہ گزر حضرت عمر کا اوس مقام پر ہوا انکی شکل منکر کر دیکھتے ہی سب شاہدین مجمع رقص
جیسے کہ کفار دیکھتے شکل سکینہ سے کہ مفسر بصورت گربہ ہے کما عن النہایہ مثل چوہون کے
کہ بلی کیصورت دیکھتے ہی بھاگتے ہین بھاگے پس جناب رسولخدا نے فرمایا کہ مین دیکھتا ہون کہ شیاطین
جن وانس عمر سے بھاگتے ہین اور خود حضرت عائشہ بھی اوس تفرج گاہ سے پھرین انتہی
محصل اقول ہمکو نہین معلوم کہ اس راوی کذاب نے کہ فقط بغرض موہوم اس بات
کے کہ زیادتی محبت و منزلت بی عائشہ ثابت ہوئی کسی قسم کی اہانتِ جناب رسولخدا
مین کوتاہی نہین کی خود حضرت عائشہ کو جن سے شمار کیا یا انس سے ہرکیف یہ روایت
چند باتون کے تماشاگاہ ہے اول جناب رسولخدا کا بنفس نفیس متوجہ تماشاے رقص وغنا
اور لہو و لعب ہونا دوسرے بقول خود یا عائشہ تعالی دوسرون کو بھی بھر حضوری
مجمع شیاطینی دعوت کرتا تیسرے جورو کو واسطے دیکھنے تماشاے اجانب و نامحارم کو بلانا

لفظ از ازالۃ الخفاء
من نکاح ام المومنین

چوتھے جورو کو کندھی پر چڑھانا کہ خلاف وقار نبوت ہی پانچوین ہیئت کذائی ہی
جورو کو ناچ دکھانا کہ جسکو ادنی اجلاف بھی نہین کرتے چھٹے جبتک اوس نجیب کا
پیٹ نہ بھرا معاذ اللہ جورو کے ٹٹو بنے رہنا ساتوین صدیقہ کا بیان عدم سیری
مین باقرار خود کذبہ ہونا آٹھوین شیاطین جن وانس کا جناب رسولخدا سے نہ بھاگنا
اور عمر سے بھاگ جانا کہ دلالت صریحی اوپر فضیلت عمری کے جناب رسول خدا پر
رکھتا ہی نوین جناب رسولخدا اور عائشہ کا شاہدین مجمع شیاطین سے ہونا دسوین
اورونکو مجامع شیاطینی سے منع کرنا اور خود اوسکے مرتکب ہوکر مصداق یقولون مالا
یفعلون اور اتامرون الناس بالبر وتنسون انفسکم کے ہونا فتلك عشرة
کاملة اے حضرات اہلسنت یہ کیا مذہب تمہارا ہی کہ اسلام کو یہود و نصارا سے ہسوا ہو
اور دین وایمان کی کتابون مین ایسے مزخرفات کی تصحیح کرانی ہو نہ از خدا ترسی ونہ از خلق آزرمی

قال المخاطب القمقام ہداہ اللہ سبل السلام

مین اس مقام پر ایک اور بات شیعونکی لکھنا مناسب سمجھتا ہون تاکہ اونکے
عقیدے کی خوبی اوس سے ظاہر ہوجائے اور اونکی دشمنی اسلام وایمان سے
ثابت ہوجائے یہ امر تو بخوبی ثابت ہوگیا کہ حضرت عمر کی ذات سے نہایت تقویت
دین کی ہوئی اور اسلام کی جڑ اونہین کے سبب سے مضبوط ہوئی چنانچہ صاحب
حملہ حیدریہ نے باین تعصب خود اقرار کیا ہی کما قیل ؎ وزان بیشتر یافت دین
تقویت ۞ اور ظاہر ہی کہ جسکی ذات سے دین نے تقویت پائی ہوگی اوسکی ذات سے
پیغمبر صاحب کو محبت بھی بدرجہ غایت ہوگی لیکن موافق روایت شیعون کے پیغمبر صاحب
کو کسی سے اسقدر عداوت نہ تھی جیسے کہ حضرت عمر سے تھی اور اونکے مرنیکی خبر سے جسقدر
حضرت کو خوشی ہوئی ایسی کسی خبر سے نہ ہوئی تھی اور جو فضائل اوس روز کے
جسمین ذکر حضرت عمر [illegible]

اور عید اور روز غدیر کے بھی بیان نہین کئے اور جو برکات اور فائدے اہلبیت کو
اوس تاریخ مین ہوئے ہین جس تاریخ مین حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نی وفات پائی
ایسی کبھی کسی روز نہین ہوئی چنانچہ زاد المعاد مین جو معتبرین کتب شیعہ سے ہی اور
ملا باقر مجلسی جسکے مولف ہین اوسکے اٹھوین باب کی پہلی فصل مین ایک طول طویل روایت
لکھی ہے جسکو ملا صاحب نی اپنے نامہ اعمال کی طرح سیاہ کیا ہی اوسکا مختصر مضمون ہم
لکھتے ہین حذیفہ ابن یمان صحابی سے روایت ہی کہ مین نوین ربیع الاول کو پیغمبر صاحب
کی خدمت مین حاضر ہوا تو کیا دیکھتا ہون کہ حضرت کے پاس امیر المومنین علی مرتضی اور حضرت
امام حسن اور امام حسین بیٹھے ہوئے ہین اور کھانا نوش فرما رہی ہین اور حضرت نہایت خوش
اور حسنین علیہما السلام سے کہہ رہی ہین کہ کھاؤ میٹا کھاؤ یہ کھانا تمکو مبارک ہو کہ آج کا دن وہ ہی
جسمین خدا اپنے دشمن کو اور تمہارے جد کے دشمن کو ہلاک کریگا اور تمہاری مادر مشفقہ کی
دعا کو قبول کریگا کھاؤ میٹا کھاؤ کہ آج وہ دن ہی کہ خدا تمہارے شیعون اور محبون کے اعمال کو
قبول کریگا کھاؤ میٹا کھاؤ کہ آج کی تاریخ خدا میری اہلبیت کے فرعون کو ہلاک کریگا کھاؤ میٹا
کھاؤ کہ آج کا دن خدا تمہارے دشمنون کے عمل کو باطل کریگا کھاؤ میٹا کھاؤ کہ آج کی تاریخ خدا
کے اس قول کی تصدیق ہوگی فتلك بیوتہم خاویۃ بما ظلموا کہ آج کے دن گھر اونکے خالی
ہونگے بسبب ظلم کے جو اونہون نی کیا تھا حذیفہ صحابی کہتے ہین کہ مینے عرض کی کہ یا رسول اللہ
کیا آپ کی اُمت مین بھی کوئی ایسا ہوگا حضرت نی فرمایا کہ ہان ایک بت منافقون سے
اونکا سرگروہ ہوگا اور دعوی ریاست کا کریگا اور نا زیبا نہ ظلم وستم کا اپنے ہاتھ مین لیگا اور
آدمیون کو خدا کی راہ سے منع کریگا اور خدا کی کتاب کو تحریف کریگا اور میری سنت کو
بدل دیگا اور میرے وصی علی پر زیادتی کریگا اور خدا کے مال کو ناحق اپنے اوپر حلال کریگا اور
غیر اطاعت مین خدا کی صرف کریگا اور مجھ اور میرے بھای علی کو جھوٹا کہیگا حذیفہ نے کہا کہ یا
حضرت اگر وہ ایسا ہو تو کیون آپ اوسکے لئے دعا نہین کرتے تاکہ وہ آپکی زندگی مین ہلاک ہو جاوے

حضرت نے جواب دیا کہ مین خدا کی قضا پر جرات نہین کرتا اور جو کچھ اوسنے اپنے علم مین قرار دیدیا ہی اوسکا بدلنا اوس سے نہین مانگتا لیکن یہ خدا سے سوال کرتا ہون کہ خدا اوس روز کو فضیلت دی اور تمام دنون پر اوس دن کو عزت بخشی چنانچہ خدا نے حضرت کی دعا قبول کی اور وحی کی کہ اے پیغمبر مین اوس دن کو افضل کرتا ہون اور علی کو تیرا سا رتبہ اوسی کے ظلم کے سبب سے عطا کرون گا وہ شخص مجھپر جرات کریگا میرے کلام کو بدلدیگا میرے ساتھ شرک کریگا لوگون کو میری راہ سے منع کریگا میرے ساتھ کفر پیش آئیگا اسلئے مینے ملائکہ ہفت آسمان کو حکم دیا کہ اوسدن کو جسمین وہ مارا جائے شیعون اور محبون کے لئے عید کرین اوس تاریخ کو میری کرسی کرامت کو بیت المعمور کے برابر نصب کرین اور تمام شیعون کی مغفرت کی دعا کرین اور مین نے تمام فرشتون کو حکم دیا ہی کہ اس تاریخ سے تین دن تک قلم آدمیون سے اوٹھالین اور کوئی شخص کچھ گناہ کیون نہین کرے اوسکو نہ لکھین اے محمد اس دن کو مین نے تیرے لئے اور تیرے شیعون کے لئے عید بنا دیا ہی انتہی ترجمتہ بلفظہا ایہا المومنین اس روایت کو دیکھو اور شیعون کے ایمان اور انصاف اور عقل پر رو و تعجب ہی کہ زمین شق نہین ہوتی کہ وہ سما جائین قہر کی بجلی نہین گرتی کہ وے جلجائین طوفان غضب نہین آجاتا کہ وہ ڈوب مرین دیکھو پیغمبر خدا علیہ التحیتہ والثنا پر اس حدیث مین کیسی تہمت کی ہی اور خدا کے محبوب پر کیا افترا باندہا ہے خدا اس قوم سے جسنے اپنی آنکھون کو اندھا اور کانون کو بہرا اور دلون کو غافل کر رکھا ہی اس تہمت اور افترا کا بدلا لے درحقیقت انہین کی شان مین یہ صادق ہی کہ لہم قلوب لا یفقہون بہا ولہم اعین لا یبصرون بہا ولہم اذان لا یسمعون بہا اولئک کالانعام بل ہم اضل واولئک ہم الغافلون کوئی دقیقہ بے ایمانی اور کفر کا نہین ہی جو اس حدیث کے واضع نے چھوڑا ہو اور کوئی جھوٹ اور افترا نہین رہا جو پیغمبر صاحب کیطرف منسوب نہ کیا ہو بھلا کون شخص ہی جو اس بات کو مانیگا کہ جس شخص کے ایمان لانے کے لئے خود ہی حضرت نے دعا کی ہو اور جس کے لئے بروایت ابا صباح علیہ السلام اللہم اعز الاسلام بعمر بن خطاب

کہا ہو اور جسکے حق مین خدا نے حضرت کی دعا قبول کی ہو اور جسنے مسلمان ہوتی ہی جھٹ اسلام کا
کعبہ مین گاڑ دیا ہو اور جسنے اسلام لاتی ہی حضرت کو کعبہ چلنے پر مستعد کیا ہو اور جسنے تمام عمر اپنی حضرت کی محبت
اور اطاعت اور فرمانبرداری مین اور اپنی ساری زندگی اسلام کے پھیلانے مین صرف کردی ہو
اور جسنے دنیا کی کسی قسم کی لذت نہ اوٹھائی ہو اور جسنے خدا کی راہ مین جان دیدی ہو اوس سے
پیغمبر صاحب اسقدر خوش ہون کہ اوسکے مرنے پر اسقدر خوشی کرین اور اوس کے مرنے کی
دن کو عید الفطر اور عید الضحیٰ اور عید غدیر سے بھی بڑھکر افضل جانین اور خدا اوسکے مرنے سے
اسقدر خوش ہووے کہ تین دن تک گناہون کے لکھنے سے قلم اوٹھائے اور شیعونکو اجازت دے
کہ وے اس تین دن کے عرصے مین چاہین زنا کرین چاہین شراب اور سور نوش فرماوین چاہین
مسجدین ڈھاوین چاہین قران جلاوین جو دل چاہے کرین نکوئی پوچھنے والا ہی نہ بتلانیوالا ہے
کرام کاتبین موقوف لکھنا پڑھنا بند پس ایسی حالت مین بھی اپنی خواہشین پوری نکرین تو کب
کرین گے خدا کے لئے انصاف کرو اور اس عقل کے دشمن ایمان کے عدو فرقہ کو دیکھو کہ ان کو
کسقدر شیطان نے بہکایا ہے اور اسلام کی راہ سے کسقدر دور کردیا ہے سبحان اللہ کیا دین اور کیا مذہب ہے
کہ بیچاری نمازی برسون نماز پڑھتی پھرین روزے رکھنیوالی تیس دن تک گرمیون کے دنون مین
بھوک پیاس کی تکلیف اوٹھاوین حاجی ہزارون منزل سے مصیبت کی راہ طے کرکے کعبہ مین پہنچین
اور حج کرین یہ سب کے سب مستحق ٹھہرین اور شیعہ بھائی گھر بیٹھے زنا کرین اور شراب پئین اور ربیع الاول
کی نوین تاریخ کو اپنے بابا شجاع کے نام پر حلوے کھاوین اور لعنتی کھانا نوش کرین اور سب سے
زیادہ ثواب پاوین واہ کیا خدا کا عدل ہے شاید اسی سبب سے خدا کو عادل سمجھتے ہین اور
عدل کو اصول خمسہ دین مین جانتے ہین اگر ایمان اسیکا نام ہے اور محبت اہلبیت اسی کو کہتے ہین
تو افسوس ایسے ایمان اور ایسی محبت پر اور اگر محب اور مومن ایسے ہی لوگ ہوتے ہین تو وائے
اوسکے حال پر ہے گروہ اہلبیت لعنت بروے۔

یقول الممسک بولایۃ علی بن ابیطالب علیہ السلام

شیعون کی بات اپنے سنی بھائیون کے سامنے یعنی جولاہے دھنے کنجڑے قسائیون کے
سامنے تو کہنا مناسب ہی کہ وہ البتہ آپکی تصدیق کرینگے اور بھگینگے انا ارسلنا الشیاطین الی
الکافرین نوزھم ازالیکن شیعون کے سامنے کہنا تو بہت نامناسب ہی کہ وہ آپکے کلام
کی دھجیان اڑائینگے اور آپکے مکر و فریب کی قلعی کھولدینگے محصل کلام مختل النظام
اس مقام پر یہ ہی کہ ایک مصرع حملہ حیدری اسپر دلالت کرتا ہی کہ عمر کی ذات سے تقویت دین
اسلام ہوئی اور جسکی ذات سے تقویت دین اسلام ہوئی ضرور ہی کہ پیغمبر کو اوس سے محبت
بدرجہ غایت ہو نتیجہ یہ کہ عمر سے پیغمبر کو محبت بدرجہ غایت تھی پس بنا برا سکے جو حدیث
شیعون کی دلالت اوپر اسکے کرتی ہی کہ عمر سے پیغمبر کو عداوت تھی وہ حدیث غلط ہوگئی
ہر چند شاہد تقریر دلپذیر سنیہ کو آپنے ایسا سنوارا بنایا کہ جسکی صورت پر اہلسنت غش کر گئے
مگر جب شیعون نے اوسکو اپنے تحت تصرف کیا تو مدخول بچند وخول کر دیا اوّل یہ کہ مصرع
حملہ حیدری قول شاعر کا ہی کہ جسنے تواریخ اہلسنت مثل مدارج النبوۃ وغیرہ سے نظم کیا ہے
اور ہر جگہ العہدۃ علی الراوی کہا ہی اور کہین اشارہ لطیف طرف قدح وجرح کے بھی کر دیا ہی
پس ایسے قول تواریخی اہل سنت کو معارض بحدیث نہین کر سکتے دوم یہ کہ لفظ مصرع کو
اسپر دلالت نہین ہی کہ عمر کی ذات سے دین کو تقویت ہوئی اسلیے کہ مرجع ضمیر ازان کا اونکے
مصرعہ ہین ؎ ازان یافت دین نبی تقویت * ذات عمر نہین ہی بلکہ مرجع ازان کا اسلام
عمر کافر شدید الکفر ہی یعنی عامۃ الناس نے چنانکہ جب ایسا شدید الکفر وام اسلام مین آیا تو بیشک
اسلام کچھ حقیقت رکھتا ہی اگرچہ دام اسلام مین اُلو پھنسا نیز اے حضرت مخاطب کے نزدیک ملائکہ شہر
اور ہمارے نزدیک طمع دنیا ؎ در آرد طمع مرغ وماہی بدام * سوم یہ کہ تقویت دین
کی ذات سے ایک بچڑے بزدلے کی جو ہر لڑائی سے بھاگا اور مثل مادہ بزکوہی کے پہاڑ پر
اچکا عقل کسی عاقل کے باور نہین کرتے تمکو اپنی عمر ہی کے قسم ہی سچ کہو کہ حضرت عمر کس لڑائی
مین لڑے اور جسکو خدا نے بقول تمہارے عہدہ کافر کشی دیا تھا اوسکے ہاتھ سے کون کافر

مارا گیا بہلا دس بیس نہین سہی ایک ہی کا نام بتلا دیجئے شیعون کی کتابون سے
نہین سہی سنیون ہی کی کتابون مین دکھا دیجئے کہ آپکی تلوار صاعقہ گردار جو سمات
بالشت کی لانبی اور ایک بالشت کی چوڑی تھی کسی رونۃ الصفا کسی معرکہ مین معرکہ آرا
ہوئے بھی یا ہمیشہ مثل دشنہ قصابی ذبح اسیران دست و بالستہ پر نثار رہتے تھے اگرچہ
کبھی وہ بھی منصہ ظہور مین نہ آیا حضرات اہل سنت کی عجب بیحیائی اور بے غیرتی ہے
کہ ایسے بیجان کی طرف نسبت کا فرکشی دیتے ہین ظاہر یہ ہے کہ رافضیون کو تخلیہ مین
بنفس نفیس کافرکشی کرتے ہونگے بدین نظر اگر شیعہ بھی اونکو لقب کافرکش دین تو ہمارے
نزدیک کچھ جائے مضائقہ نہین بلکہ بڑی وسعت کا مقام ہے کہ ایک دو کا ذکر نہین
بلکہ بہت کافر مارتے ہونگے اور جواب یہ کہ مسلمانا کہ تقویت دین اونکی ذات سے ہوتی
مگر الاسلام کہ یہ امر شدنی اللہ تھا اور افعال منافقین کبھی بشد فی اللہ نہ تھی بلکہ بطمع دنیا و بطمع
ریاست و بطمع مالک گیری تھی پس جو منافق کہ بطمع دنیا تقویت دین کرے اور دین کو
بہانہ و ذریعہ حصول دنیا کرے وہ ہرگز محبوب خدا اور رسول نہین ہو سکتا بلکہ مبغوض خدا
و رسول ہوگا پس - حدیث شیعہ جو ہر زہ سنکے تو فضیحت اور مفضوحیت من اللہ و الرسول ہوگی یہ
دلالت کرتی ہے بہت ٹھیک ہے ہمکو یہ کہ کیون نہین جائز ہے کہ جسطرح سے اسلام عمر بقول
تمہارے ایک امر جبری و قہری تھا کہ ملائکہ مجبوث تھے جبکہ اوسکی طرف چلائے اوسطرح سے
کیون نہین جائز ہے کہ تقویت دین بھی خدا لے اوسی سے جبراً و قہراً کراتی ہو کیا احادیث
صحیح بخاری وغیرہ ان اللہ لیؤید ہذا الدین برجل فاجر و باقوام لا خلاق لہم
و یؤید الاسلام برجال ما ہم من اہلہ آپ کہونگے پس تائید و تقویت
اپنے دین کے اگر خدا نے ایک فاجر سے کے تو اوس ظاہر کے لئے کیا شرف ہوا اور یہ
فاجر کیسے محبوب خدا اور رسول ہوگا بنا بر اسکے حدیث شیعہ کی ہرگز مصرع صحیحین
سے مخالف نہوئے بلکہ مصدق اوسکی فاجریت کے ہوئے قولہ مین اس مقام پر

ایک اور بات شیعو نکی لکھنا مناسب سمجھتا ہون اقول مین بھی اس مقام پر سنیونکی ایک اور
بات لکھنا مناسب سمجھتا ہون کہ حضرات اہلسنت یہ نہ سمجھین کہ ہمنے حکایت عمر کو گھر سے نکلنے کی بقصد
قتل رسول اللہ جیسا کہ صواعق اور معارج النبوۃ مین ہی اسلئے نقل کی ہے کہ ہر طرح سے اوسکو قبول بھی
کرتے ہین بلکہ اسلئے نقل کی ہے کہ دلالت کرتی ہی اوپر اشد کفر اور تعلق نہ ہونے عمر کے اور اوپر نہایت طمع ہونے
عمر کے پس ایسے روایات سقیمہ سے شیعون پر استدلال بشجاعت عمر کی نہین ہو سکتا ہی
علاوہ اسکے زبانون پر بسبب مثل کے جاری ہی کہ اگر کوی مجھ کو نہ مارے تو مین سارے
جہان کو مارون جہان کہین حضرت عمر سمجھتے تھے کہ مجھ پر کوی ہاتھ اوٹھانیوالا نہین وہان تو
آپ کی تلوار میان سے کبھی نہین نکلتی تھی اور جہان جانتے تھے کہ دوسرے کے ہاتھ مین تلوار
ہی وہان کو سون بھاگتے تھے حتی کہ سب سے بڑی لڑائیون مین بھاگنے والون کے آگے اور مارنیوالو نکے
پیچھے رہتے تھے اور بمقتضاء الطبع انسان نفسہ اور کافۂ ہمہ را بکشش خود پندارد
ہو سکتا ہی کہ آپکے زعم باطل مین حضرت ابوبکر اور ابوجہل اور ابولہب کو قوم قریش سے
سب تنفر تھا رسول اللہ کے سبب سے اور سب کے سب اوسکے ماننے والے ہین اور کوی
دشمنی نہین ہی تو ایسے شخص کے ہاتھ مین جب تلوار ہو اور وہ غافل ہو تو سر کاٹ لینا
اوسکا کوی کار عظیم نہین پس ہو سکتا ہی کہ کفر شدید و طمع شدید و شتر ان صبح ہونے کے باعث
اس خیال کے ہوی ہو کہ مین غفلت مین اوسکا سر لاؤنگا اور کل قوم مین مجھ سے کوی اسکا
مواخذہ نکریگا بدین علت نہی گھر سے باہر نکلے رات جب ایک شخص جو قوم اپنی زہرہ سے ملاقات ہوی تو اوسنے
آپ سے کہا کہ کیا بات ہی کہ آج اور دنون سے زرد ہو رہا ہو سو وقت آپ سمجھے کہ اوسکو بہت جانی ہین اب خوف سے
آپکے ہاتھ پاؤن پھول گئے اور وہ خیالات شنیعہ سب بھول گئے اور اوس سے پوچھنے لگے کہ کیا تم بھی
بھائی مثل محمد کے بیدین ہو گئے اوسنے کہا آپکی خواہر غیرتا ہر اور اوسکا شوہر بھی بیدین ہو گئے
تب آپ اپنی بہن کے گھر آئے اور بہنوئی سے جو ایک بیزار کی نوجوان آدمی تھا
اشرافون کا کلام تلوار کو نہین ہوتا وہ خیالات شنیعہ سب بھول گئے اور اوس سے پوچھنے لگے کہ کیا تم بھی

صوا عق کے جناب رسولخدا کی ایک گھڑکی مین سب کڑکڑانا بھول گئے اور انڈا
ڈھیلا ہوگیا لا الہ الا اللہ کی بانگ دینے لگے لیکن حضرات اہلسنت کے خیال مین یہ بات
رہی کہ اوسحضرت نے فرمایا کہ اے عمر تو اپنے کفر و خباثت سے باز نہ آئیگا جب تلک خدا تجکو
معذب بعذاب ولید بن المغیرہ نہ کرے اور ظاہر ہی کہ عذاب ولید دنیا مین عمر نہین
ایا پس بنا بر خبر صادق اصدق الصادقین ضرور ہی عمر اپنے شرکفر و نفاق سے مرتے دم تک باز نہ آیا ہو
گو ظاہر مین مسلمان بھی ہوگیا ہو پس اس سے مبغوض ہونا عمر کا مثل ولید بن مغیرہ کے
خدا اور رسول کے نزدیک ثابت ہوا اور تقویت دین ایک جبان خبیث الجنان
سے ہونا باطل ہوگیا اور حدیث زاد المعاد بہت ٹھیک اوتری قولہ کسی سے اسقدر
عداوت نہ تھی جیسے کہ حضرت عمر سے تھی اقول سچ ہی کہ پیغمبر صاحب اسمین مجبور تھے
اسلئے کہ خدائے پیغمبر کو منافقین سے عداوت زیادہ تھی چنانچہ فرماتا ہی ان المنافقین
فی الدرک الاسفل من النار فکیف بمن ھو راس المنافقین قولہ حضرت کو خوشی
ہوئی اقول در واقع جیسی خوشی حضرت موسی کو غارت ہونے فرعون کی تھی ویسی ہی
خوشی جناب رسولخدا کو غارت ہونے فرعون آل محمد کے تھی قولہ ایسے فضایل
جمعہ اور عید غدیر کے بھی بیان نہین کئے اقول کیا جمعہ اور کیا عید فطر اور کیا اعیاد دیگر
بہت فضائل رکھتے ہین مگر کل اعیاد کے لطف اور مزے اور خوشیان ایک ذات
ناپاک عمر نے خاک مین ملادیا جب کوئی عید آئے تو اہلبیت نبوت کو لئے تحفہ غملائی
اسلئے کہ اپنے حقوق اور مناسب کو دست اشرار اور فساق و فجار مین پایا جیسا کہ یہ
مضمون بعض احادیث معصومیہ مین وارد ہی اور موسس اساس اور بانی مبانی آہ
رنج و غم و غصب حقوق کے ذات شریف حضرت عمر کے ہوئے اگر یہ نہوتے تو جناب امیر
علیہ السلام خطبہ شقشقیہ مین کہ باعتراف ابن اثیر اور محمد طاہر گجراتی اور فیروز آبادی کلام
جناب امیر علیہ السلام ہی نہ فرماتے اخذوا عنی سلطان ابن عمی وارثی تراثی نھبا

Presented by: Rana Jabir Abbas
jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

یعنی میرے ابن عم کی سلطنت کو مجھ سے چھین لیا اور میری میراث کو لوٹ لیا پس
عمر ہی نے اس سلطنت کو چھین کر ابوبکر تک پہونچایا اور ابوبکر نے عمر تک اور عمر سے
بنی امیہ تک اور بنی امیہ سے بنی عباس تک اور بنی عباس سے گیرو تر ساتک پہونچی
اور یہ مطلب تو خود حدیث ابن عباس سے جو محاضرات راغب اصفہانی اور کتاب
موقفیات زبیر ابن بکار اور کتاب نظم درر السمطین محمد بن یوسف زرندی مین ہے
باعتراف خود عمر بقولہ ما اری صاحبک الا مظلوما ثابت ہو وقد مرت الاشارۃ
الی ھذا فیما سبق فتذکر ولا تکن من الغافلین اب صاحبان انصاف الصاف
فرمائین کہ جب حضرت عمر نے کل عیدونکی خوشیونکو مٹا دیا تو اگر اونکے جہنم واصل ہونے
کے دن بھی خوشی نکرین تو کیا کرین اب سب عیدون کو متابعین اہلبیت نے بھی
حضرات اہلسنت کے لئے چھوڑ دیا فقط یہی ایک عید اپنے واسطے رکھ لی اس پر بھی اگر
آپکو رشک وحسد ہے تو نہایت مجبوری کا مقام ہے اور اگر بکمنون خاطر عاطر یہ ہے کہ روز قتل
عمر اہل سنت کے لئے روز غم وماتم ہے شیعہ اوسمین عید کیون کرتے ہین تو یہ بھی کچھ مقام
غم وغصہ کا نہین ہے اس لئے کہ روز غم وماتم شیعیان بلکہ رسول ملک منان کما ستبین
انشاء اللہ المستعان آپ بھی خوشیان کرتے ہین حرمین شریفین مین کہ آپکے نزدیک جسمین
بجز اہل حق اہل باطل کا گزر ہی نہین ہے کس ساز وسامان سے عید عاشورا منائی جاتی
ہے آپکے پیر دستگیر نے غنیۃ الطالبین مین جو فضائل عید عاشورا کے لکھے ہین وہ اتنے ہین
کہ ہزار جمعہ اور ہزار عید فطر اور ہزار عید قربان اوسپر قربان ہے اور جو فائدے اور برکات
اہل سنت کو تاریخ شہادت جناب سید الشہدا قتیل یوم السقیفہ مین ہوئے کسی روز
نہین ہوئے اور جڑ سب فوائد اور برکات کی خلافت حضرت ابوبکر تھے اور ھذا یوم
تبرکت بہ بنو امیہ وابن آکلۃ الاکباد وآل زیاد گویا اسی کی شان مین احادیث
مین آیا ہے قولہ نامہ اعمال کی طرح سیاہ کیا ہے افول تمکو خبر نہین کہ دنیا بھر کی نامہ اعمال کی

سیاہی تمہارے منہ پر آگئی ہے اخر تین یوم تسود وجوہ تو سبھی دیکھ لینگے مگر
دنیا مین کل شیعہ اور سنی تمکو اور تمہارے اوستاد گرون مڑوڑی مرغیان کھانیوالی کو
روسیاہ کہتے ہین چنانچہ مولوی امداد علی صاحب نے نور الافاق مین اسکو مشتہر فی الافاق
کردیا ہو ذلک جزاء الفاسقین قولہ کھاؤ بیٹا کھاؤ اقول کہو بیٹا کہو کیا کہتے ہو کہو بیٹا کیا
جھک مارتے ہو اور کیا گوکھاتے ہو کہو بیٹا کہو کہ یہ ترجمہ لفظ کلوا کا کسی بے باک لغوی نے
کیا ہو یا کسی مسخرے نے پاک لغوی نے کیا ہو یا للہ وایاہ تستہزؤن وانا انشاء اللہ نسخر
منکم کما تسخرون طرفہ یہ ہو کہ اخر مین فرماتے ہین انتہی ترجمہ بلفظہ کیون جناب مولوی مہدی علی صاحب
اسی کو ترجمہ لفظی کہتے ہین لطیف تر یہ ہو کہ خود غلط املا غلط انشا غلط اپ تو سراپا
غلط ہی تھے کاش اپنے ترجمہ ہی کے غلط سلط ہونے پر اکتفا کی ہوتی ہمارے حضرت نے تو
تقرات زاد المعاد کو بھی مثل اشعار حیدری کے دست و پا شکستہ کردیا جسکی نقل
بطور حاشیہ کے ہو چونکہ اس حدیث مین ذکر استجابت دعائے جناب سیدہ ہو نسبت
پیٹ پھاڑنے جانے حضرت عمر کے کارد شجاع الدین ابولولو سے لہذا اس حدیث کو
دیکھکر حضرت کے مرچین لگ گئین اوچکنے کودنے لگے پیٹ مین بیا حضرت عمر درد اوٹھا
ہاتھ پاؤن پٹکنے لگے کچھ شراب بنیدی مثل عمر کے اور نہ ملی تو برانڈی ہی سہی نوش کر لیجیے
کہ درد مین کچھ تو افاقہ ہو جائے قل موتوا بغیظکم قولہ ایہا المومنون اس روایت کو
دیکھو اقول نحن المومنون حقا ہمنے اس روایت کو بخوبی دیکھا اور سنیون کی عقل
وایمان پر خوب ہنسے اس روایت مین کونسی بات خلاف عقل ونقل ہی جو حضرات سنیہ
اوسکے سننے سے اسقدر چراغپا ہوتے ہین اور بحرقت قلب وسوز جگر رو کر جان کھوتے اس روایت
مین جز اسکے کہ مصدق ظلم ظلمہ آل محمد ہی جو ہزارون روایات مخالفین اور موالفین
سے مثل احادیث غصب فدک واحراق بیت اہل بیت وغیرہ سے
ثابت ہی اور کوئی بات جدید نہین ہی خصوصا ظلم وستم اول شخص کا جو اول ظالم ظلم حق

محمد وآل محمد ہے اور سے بدکردن شمر ہم ز بدکردن اوست اور اوسکی شانین ہر قابل
تعجب جھوٹی روایتین حضرات اہل سنت کی ہین جیسی احادیث فضائل عید
عاشورا کہ توبہ آدم اوسی دن قبول ہوئی اور یونس بطین حوت سے اوسیدن نکلے اور
کشتی نوح کو جودی پر اوسی دن قرار ہوا اور موسی اور بنی اسرائیل کے لئے دریا
اوسیدن شگافتہ ہوا الغرض دنیا کی کل شرافتین منحصر روز عید عاشورا مین ہوگئی
ہین اور از عرش تا فرش کل شریف چیزین اسی مین پیدا ہوئی ہین دنیا مین کوئے
خوشی روز عاشورا کی خوشی سے بڑھکر نہین ہو حضرت پیر دستگیر غوث صمدانی عبد القادر
جیلانی غنیۃ الطالبین مین فرماتے ہین ولان یوم عاشوراء ان یتخذ یوم مصیبۃ
لیس یاولی من ان یتخذ یوم عید وفرح وسرور لما قد منا ذکرہ من انہ یوم
نجی اللہ فیہ انبیاءہ من اعداءھم واھلک فیہ اعداءھم الکفار من فرعون
وقومہ وغیرھم وانہ خلق السموات والارض والاشیاء الشریفہ فیہ وآدم
وغیر ذلک وما اعد اللہ لمن صامہ من الثواب الجزیل والعطاء الوافر وتکفیر
الذنوب وتمحیص السیئات فصار عاشورا مثل بقیۃ الایام الشریفۃ
کالعیدین وذی الحجۃ وعرفۃ وغیر ذلک یعنی کہ روز عاشورا کو روز مصیبت قرار
دینا بہتر نہین ہو بلکہ بہتر یہ ہو کہ اوس روز کو روز عید قرار دیکر خوشیان کرین اور روز
فرحت وسرور جانین بسبب اسکے کہ بیشتر ہمنے ذکر اسکے فضائل ومناقب کا کیا ہو کہ ایسا
دن معظم ومکرم ومتبرک ہو کہ اسکی برکت سے خدا نے اپنے سب انبیا کو دست اعدا سے نجات
دی اور اونکے اعدا کفار کو ہلاک کیا جیسے فرعون اور قوم فرعون اور غیر انکی مثل شداد
ونمرود کی اور برکات سے اس روز کے ہو کہ کل سموات اور کل طبقات زمین اور جو جو چیزین
درمیان آسمان وزمین کے ہین اشیائے شریفہ سے سب اوسی روز پیدا ہوئی ہین
جو شخص روزہ رکھے اوسکے واسطے حکم اوسی دن مین ہو کہ ہزار روزہ سی دن کی خصوصت

اور برکت ہی کا سبب ہو جو خدا نے اوس دن کے روزے مین کیسے ثوابات
جزیل مقرر فرمائے اور جو اس روز روزہ رکھے اوسکو کتنی بخششہائے وافر خدا کی
پہنچتی ہے اور کل گناہ اس کے چھوٹے بڑے معاف ہوجاتے ہین اور جتنی برائیان
اور اعمال قبیحہ اوسکے ہین سب مٹادئے جائینگے پس لا اقل یہ ہو کہ روز عاشورا مثل
دیگر ایام شریفہ کے ہو جیسے عید فطر اور عید قربان اور عید جمعہ اور عید عرفہ اور سوا اسکے
انتہی محصل کلامہ ولا ینتہی ملا مہ پھر دوسری جگہ پر فضائل یوم عاشورا مین یون
ارشاد فرماتے ہین روی عن میمون ابن مہران عن ابن عباس رض قال قال رسول اللہ من
صام یوم عاشورا من المحرم اعطی ثواب عشرۃ الاف ملک ومن صام یوم عاشورا
من المحرم اعطی ثواب عشرۃ الاف حاج ومعتمر وثواب عشرۃ الاف شہید و
من صام یوم عاشورا کتب لہ عبادۃ ستین سنۃ لصیامہا وقیامہا محصل یہ ہو کہ میمون بن
مہران نے ابن عباس سے روایت کی ہو کہ فرمایا جناب رسولخدا نے کہ روز عاشورا
روزہ رکھے تو خدا اوسکو ثواب دس ہزار فرشتونکا اور دس ہزار حاجیون اور عمرہ
کرنیوالونکا اور دس ہزار شہیدونکا دے اور اوسکے نامہ اعمال مین عبادت شصت سالہ
لکھی جاوے اسطرح پر کہ دنون کو روزہ رکھا اور راتون کو رات بھر عبادت خدا
مین کھڑا ہوا ہو انتہی اور حدیث صحیح مسلم سے ثابت ہوتا ہو کہ یہود روز عاشورا کو عید
جانتے تھے اور اپنی زنان کو زینت اور بزیور آراستہ کرتے تھے اور روزہ رکھتے تھے اور
روز برکت جانتے تھے تب رسالتماب نے حکم روزہ رکھنے کا دیا بالجملہ جل احادیث مذکورہ فی
صحیح المسلم سے ماخوذ ہوتا اس عید اہلسنت کہ روزہ کا یہود و انصار سے ثابت ہوتا ہو
اور یہ بھی اون احادیث سے ثابت ہوتا ہو کہ بعد افتراض صوم ماہ رمضان روزہ کا حکم
بر سبیل اختیار دیا گیا اور تعید کا حکم کسی حدیث سے اوسکی ثابت نہین ہوتا کما لا یخفی علی ناظرہ
اور پیر دستگیر سنمان اور مجاورین حرمین شریفین بلکہ بعض دیار ہند کے حضرات اہل سنت

جو اس روز کو روز عید وہ بھی شاید کل اعیاد سے زائد فضائل مین سمجھتے ہین اور
روزہ بہ نیت برکت رکھتے ہین حقیقت مین تقلید ہنود ہے اور زینت اور اکتحال جو کرتے
ہین یہ سب ماخوذ زمانِ جاہلیت سے ہے اور اصل و حقیقت مین اگر پوچھئے تو عناد و عصبیت
اظہار باعث اسکا ہے اور کیونکر نہو کہ خود جناب رسالتمآب نے اس روز کو روز مصیبت
گردانا کہ خاک سر پر ڈالی اور بال پریشان کئے چنانچہ صحیح ترمذی مین باسناد خود سلمی سے
ہے قالت دخلت علی ام سلمہ وہی تبکی فقلت ما یبکیک قالت رایت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم تعنی فی المنام وعلی راسہ ولحیتہ التراب فقلت مالک یا رسول
اللہ قال شہدت قتل الحسین انفا انتہی الحدیث اور مشکوۃ شریف مسند بن احمد
بن حنبل اور بیہقی سے نقل کیا ہے کہ ابن عباس کہتے ہین رایت رسول اللہ صلعم
بنصف النہار اشعث اغبر وبیدہ قارورۃ فیہا دم فقلت یابی وامی یا رسول اللہ ما
ھذا قال ھذا دم الحسین واصحابہ لم ازل التقط منذ الیوم فاحصی ذلک الیوم فوجدوہ قتل یومئذ
انتہی اور تاریخ الخلفا علامہ سیوطی مین ہے کہ اخرج ابونعیم فی الدلائل عن
ام سلمہ قالت سمعت الجن تبکی علی حسین وتنوح علیہ انتہی اور پھر تاریخ الخلفا
مین سیوطی لکھتے ہین ولما قتل الحسین مکثت الدنیا سبعۃ ایام والشمس علی
الحیطان کالملاحف المعصفرۃ والکواکب تضرب بعضہا بعضا وکان قتلہ یوم
عاشوراء وکسفت الشمس ذلک الیوم واحمرت افاق السماء ستۃ اشہر بعد
قتلہ ثم لا زالت الحمرۃ تری بعد ذلک ولم تکن تری فیہا قبلہ وقیل انہ لم یقلب
حجر ببیت المقدس یومئذ الا وجد تحتہ دم عبیط وصار الورس الذی فی عسکر
ہم رمادا والخز وانا قۃ فی عسکرہم فکانوا یرون فی لحمہا مثل النیران وطبخوہا فصارت
مثل العلقم وتکلم رجل فی الحسین بکلمۃ فرماہ اللہ بکوکبین من السماء فطمس بصرہ
انتہی وللہ در مولانا السید محمد عباس شوستری حیف قلل میت آسمان بہ بال اوگربان شدہ حسین بن

وملک بریان شده ۞ این روایت را من گلشنوی ۞ بشنوا ز عبد العزیز دہلوی
ریخت گردون خون براوتا اربعین ۞ تازه میجوشید خونے از زمین ۞ اسمعوا عن
سعد تفتازانکم ۞ انه قد عد من اعیانکم ۞ گفت رنج و محنت آل کرام ۞ نیست گشته
در عالم تمام ۞ گرد ہر حیوان گواہی دور نیست ۞ وانکه انکارش کند معذور نیست
بود ریا سمز نشش افلاک را ۞ منع می بالست کرد الملاک را ۞ الی ان قال بیت
قل لجہلا نیم زند بقیهم ۞ اہل جرے بنا علی صد بقیهم ۞ او ہست عجمی و ہذا صامت ۞ احمد
یکے و ہذا شامت ۞ انتہی بقدر الحاجة اور روایات ناچ دکھلانے جناب رسولخدا کی
جو رد کو کندے پر سی مجمع اجابت مین صحاح اہل سنت مین ہین چنانچہ صحیح ترمذی
سے ابھی گزرے ایسی حرکت سخیف تو کوئی رذیل سے رذیل بھی نکریگا چہ جائیکہ
کہ شریف ترین عرب وعجم اور افتخار بنی آدم کرے ایسے روایات کو لکھکر پیغمبر کے پیغمبری مین
بٹا لگانا اور یہود و نصاری سے دین اسلام کو ہنسوانا کہ معاذ اللہ جس دین کے پیغمبر
ایسے بیغیرت اور پناہ بخدا سفیہ اور خفیف الحرکات اور بیوقار ہین اور جس دین کے پیغمبر ایسے
بے غرت اور بے اعتبار ہین کہ مسلمانون کو اونکے فرزند کو بطلم ستم ذبح کرنا اور اوس روز کو
جسمین خود پیغمبر اونکا سر برہنہ خاک آلودہ ہوا اور جن تک لوحم و بکائین اور سات روز
بلکہ چالیس روز عالم مین متغیر ہو جاے آفتاب سرخ رنگ نکلا اور خون آسمان سے برسے
اور وہ روز کہ جس روز بیت المقدس مین جسکے اوپر اوٹھا گیا ہو خون تازہ اوسکے نیچے جوش مارتا ہوا
معلوم ہوا اور اسی قبیل سے اور تغیرات عالم مین جو احادیث اہل سنت سے ابھی مذکور
ہوے ظاہر ہوتے ہون ایسے روز غم و حزن کو ساری دنیا کی عیدون سے بڑھکر خوشی
کرنا کیسی طریقہ دین و ایمان ہے اور اوس خوشی مین ایک روزہ رکھ لینا اگرچہ بفرضہ
پیران بے پیر پر ہی دن چڑھے کا ہو ساٹھ برس کے قائم اللیل وصائم النہار مصطلح
مرزا جعفر زٹلی کا ثواب رکھتا ہے ایسے دین و ایمان کیطرف کسی انسان کا دل کب رغبت

کرسکتا ہی فیا ایہا المومنون ان روایات کو دیکھو اور سنیون کے ایمان اور انصاف
اور عقل پر ہنسو اور فہمی لگاو تعجب ہی کہ زمین شق نہین ہوتی کہ وے سما جائین اور
قارون کی پانتی گوا اپنا سرمایا بنائین فہر کی بجلی نہین گرتی کہ وے جل بہن جائین اور
جیتے جی دنیا ہی سے جہنم مین پہنچ جائین طوفان غضب نہین آجاتا کہ وے ڈوب مرین
اور مصداق اغرقوا فادخلوا نارا کے ہو جائین الی اخرما قال وجال ونکل وبذبہ شال
ونی فیہ ونی اقواۃ ثلثۃ بال در واقع کوئی دقیقہ بے ایمانی اور کفر اور زندقہ کا نہین ہو
جو ان احادیث کو وضاعین کذابین نے چھوڑا ہو اور کوئی جھوٹ زور افترا اور ہتک حرمت
کا باقی نہین رہا جو پیغمبر صاحب کیطرف منسوب نہ کیا ہو قولہ خدا اس قوم سے
اقول رانڈ بیواؤن کیطرح جسے کوئی طب والا مقام کا دلیل عجز تام ہی ہم اسکا
برا نہین مانتے مثل مشہور ہی کہ بگانہ کو سنے سے کوئی جانور نہین مرتا قولہ جس شخص کو
ایمان ثابت کرنے خود ہی حضرت نے دعا کی ہو اقول سابق مین گزرا کہ خود پیشوایان اہلسنت
مثل عکرمہ اور عائشہ صدیقہ کے بس وہ کافر منکر مین اور مکذب اور امام محمد باقر علیہ السلام
بآیہ وانی لغفار لمن تاب وآمن وعمل صالحا ثم اہتدی ہدایہ ما کنت متخذ المضلین عضدا اضلال اور اضلال عمر کے مثبت ہین
اور جتنے اوصاف بعد اسکے لکھے سب غلط اور غیر مسلم بلکہ بطلان اوسکا سابق مین گزرا فقد کر۔
قولہ جھنڈا اسلام کا کعبہ ہین اقول مخاطب صاحب پر جب حضرت عمر کے بھاگ جانے مین مگر کعبہ
کا جھنڈا گاڑنا کوئی باور نکریگا تو فتح کا جھنڈا گاڑنا کسی جگہ مسلم ہو سکتا ہی کیون حضرت
اگر حضرت عمر نے جھنڈا گاڑ دیا تھا تو جب ابن ربیعہ نے نکالین جوتیان پاؤن سے
فی الفور یہ اوسوقت حضرت ابوبکر دوڑ کر اس جھنڈے کے نیچے کیون نہ آگئے اور عمر
کے جھنڈے کو کیون نہ مضبوط پکڑ لیا اور اوس جھنڈے مین کیون لٹک نہ گئے کہ یہ نوبت
نہ آتی کہ بیت خلیفہ بن گئے بیجا کی جسارت بلکہ تعجب ہی کہ غزوات مین مثل خندق و خیبر
حنین واحد یہ جھنڈا ہوتے ہوئے نہ دیکھا ہمارے حضرت ہی ایسے بدحواس اور سپر انداختہ

ہوتے تھے کہ اس جھنڈے کو چھوڑ سب بھاگنے والون کے آگے ہوتے تھے کاش روزانہ
اس جھنڈے کو اپنے ساتھ رکھتے اور مثل بزکوہی شواہق جبال پر اوچکتے نہ پھرتے اور مثل
جمال مہار شتر غمزے نہ کرتے قولہ کعب چمڑے پر مستعار کردیا اقول یہ وہی حدیث سنیہ ہے
العبد اللات والعزی علانیۃ ویعبد اللہ سرًا کہ جسکو شیعہ خبث سریرت مجہول
کرتے ہین جیساکہ خود مخاطب نے حدیقہ سلطانیہ سے نقل کیا ہی ورنہ ہمین کفر ہی اگر کوئی کہے
کہ عمر کو جناب رسولخدا سے زیادہ ورود دین اور اہتمام دین تھا قولہ اطاعت اور فرمانبرداری
اقول اطاعت اور فرمانبرداری سب سے ترحلوے کھانے کے لئے تھے نہ کسی وقت مین کام
آنے کے لئے تھے حدیثین اطاعت اور فرمانبرداری کی جلد اول مین گذرین کہ جنگ
احزاب مین جب حضرت نے خبر لشکر کفار کے لانے کو لئے فرمایا تب حضرت ابوبکر نے بھی
پڑے ہی پڑے کہا کہ مجکو معاف کیجئے اور ان حضرت نے بھی پڑے ہی پڑے کہا کہ مجکو
معاف رکھیے اور روز احد کہ فرار ثانی متفق علیہ فریقین ہے اوس روز بھی جناب رسالتمآب
حسب نص قرانی والرسول یدعوکم فی اخرٰکم الایہ الی الی عباد اللہ فرماتے ہی رہے
مگر بھاگنے والے بموجب اذ تصعدون ولا تلوون الایہ یہ پہاڑون پر چڑہے جاتے
تھے اور پھر کر دیکھتے بھی نہ تھے اور ہمارے حضرت ثانی کہ فرار مین لاثانی تھے پہاڑون پر
چڑھنا ہو کیسا مثل بزکوہی اچکتے تھے کمافی زاد المعاد لابن القیم اور مثل بز اخفش حضرت
کے الی الی پر کان پھٹا دیتے ہونگے اگر اسیکا نام اطاعت ہی تو بے اطاعت ہونا ایسی
اطاعت و فرمانبرداری سے بہتر ہی قولہ اسلام کے پھیلانے مین اقول اسلام کے پھیلانے کو
ذریعہ ملک گیری ٹھہرایا تھا جیساکہ معاویہ اور یزید اور امثال اونکے نے کیا وہ بھی بقوت
بازوئے دیگران نہ بقوت خود جیساکہ بعض معظمات نے گھر بیٹھے بیٹھے ہندوستان فتح کرلیا
جسنے دنیا کی کسی قسم کی لذت نہ اوٹھائی نہین معلوم کہ حضور کو کیونکر ثابت
ہوا کہ اونکو کوئی لذت نہین ملی یہ چند خلیفہ زادے اور خلیفہ زادیان مثل حفصہ اور عبداللہ عم

جو پیدا ہوئے نہین معلوم کہ اس سے لذت یاب کونسے خانہ خراب ہوئے تھے ہمتو یہہ
جانتے ہین کہ اونکو کیا خاک لذت ملتی اونکو تو کسی لذت کی خواہش ہی نہ تھی بجز ایک
لذت کے کہ وہ آپکے غلامون کے تحت مین تھی عورتون سے تو آپکو تنفر طبعی تھا اسی باعث
سے مغالات فی المہر سے اکثر منع فرمایا اور متعتین کو بھی بقول خود آنا واحرمہما حرام کیا
حضرت سلامت لذات حسب خواہشات نفسانی مختلف ہوتی ہین دنیا مین ہزارون
ایسے گزرے ہین کہ جنہون نے ترک دنیا للدنیا کیا ہے آپ نہ مانیگے مگر میری نظر سے گزرا ہے
کہ ایک لنگوٹیا یار نے موقع پاکر حضرت عمر سے پوچھا کہ اے کمبخت بدنصیب آخرت تو تیری
گئی پھر دنیا مین یہ زہد کیسا ہے حضرت عمر نے جواب دیا کہ تو احمق ہے آرے خفق لغال رجال
دنبال سر مین وہ لذت رکھتا ہے کہ تا قیامت اوسکا ذائقہ زوال پذیر نہین ہے کسیکو لذت
منصب حکمرانی ایسی غالب ہوتی ہے کہ روپیہ پیسا دین دنیا کی سب لذتین اسکے مقابل
مین ہیچ ہوتی ہین سابقًا کلام امام اہلسنت غزالی سے جو سراج السالکین مین ہے حال میل طرف
لذات فانیہ کے اور اوسکی وجہ سے بیعت غدیر ہے گولیں پشت ڈالنا اور بثمن قلیل اخرت کو
ان لذائذ کے لالچ مین بیچنا بخوبی ثابت ہے قولہ خدا کی راہ مین جان دیدی اقول اللہ اللہ
حضرت عمر ایسے سخی تھے جنہنے یوم آبہ بخوشی ایک درہم خدا کی راہ مین دیدیا گیا وہ جان دیدیتے
اور اگر ایسے سخی ہوتے تو احد مین خیبر مین حنین مین جان بچا کر کیون بھاگ کھڑے ہوتے
حقیقت یہ ہے کہ اونہون نے جان نہین دیدی بلکہ شجاع الدین نے بزبردستی لے لی
غلط کہا ہین نے اونہون نے اوجھڑی بچونی نکال لی تب ملک الموت نے جان نکال لی
الغرض دیدینے کا مضمون محض غلط ہے اور کچھ دیتے ہون گے مگر جان تو کبھی نہین دی
ہان ابولولو کا چہرا بڑا ظالم تھا کہ اوسنے بزور جان لی تب اونہون نے بھی حقیقت عذاب
ولید بن مغیرہ جان لی وہان اوسکی رگ شریان کٹی یہان آپ کی پٹی پھٹی اے سنیون
مقام رونے پیٹنے اور خاک سر پر اوڑانیکا اور صف ماتم بچھانیکا اور مشیر کو تعزیہ خوانی عمر مین

بلا نیکا دن ہی کہ مخاطب ذکر نہم ربیع الاول لایا اور حضرت عمر کی سنانی سنایا قولہ تین دن تک
گناہ ہونگے لکھنے سے قلم اوٹھا ہی اقول یہ کہان سے ثابت ہوا کہ ہر گناہ کے لکھنے کا خدا نے فوراً حکم دیا ہی بلکہ
حدیث مین موجود ہی کہ جناب باری نے اپنے رحم و کرم سے حکم کیا ہی کہ کاتبان سیئات اعمال بعد ہر گناہ
کے بندہ خدا کو سات ساعت مہلت دین کہ شاید تو کرے پس اگر توبہ نہ کرے تو بعد سات ساعت
کراوسکے گناہ کو ثبت صفحہ صحیفہ عمل کرین پس کیون نہین جائز ہی کہ بسبب برکت بعض ایام کے وہ
سات ساعت کی مہلت ستر بلکہ بہتر ساعت تک کھینچ جائے یعنی اگر تین دن تک بھی توبہ نہ کرے
تو وہ گناہ اوسکے نامہ اعمال مین لکھا جاوے بلکہ بنا بر اسکے کہ آپ خود ہی آخر حدیث مین ناقل ہین کہ روز
پاک گردانیدن اعمال ست در روز ترک گناہان کبیرہ است انتہی پس ہر گاہ یہ دن اعمال خیر
کرنیکا اور اعمال بد کے ترک کرنیکا ہو تو عمل خیر کا ثواب جسطرح سے مضاعف ہوگا اوسیطرح عمل بد کا عقاب
بھی مضاعف ہوگا گو تین دن کے بعد لکھا گیا ہو الغرض جسطرح سے سات ساعت نہ لکھے جانے سے
فعل قبیح مباح نہین ہوتا اوسیطرح سے بہتر ساعت کے نہ لکھے جانے سے کوئی فعل قبیح مباح نہین ہوسکتا
ہر پس ہمکو کمال حیرت ہی کہ مخاطب باوقار اور دہلوی مکار اور فیض آبادی ٹاٹ بافی کا رنے جو لکھا ہی
کہ شیعونکو اجازت دیدی کہ اس تین دن کے عرصہ مین چاہین زنا کرین الی آخرہ کس لفظ حدیث کو ان مضامین
پر دلالت مطابقی تضمنی یا التزامی ہی چند ساعت نہ لکھے جانے کو اجازت فعل قبیح پر کونسی دلالت ہی جہان
کسیطرح کی دلالت اباحت پر نہین ہی وہان یہ شور و غل مچانا اور جہان الفاظ صریحہ اباحت ہین اوس سے
چشم پوشی کرنا بلکہ اوسکو فخریہ بیان کرنا چنانچہ حضرت مخاطب نے جلد اول مین تحت آیہ لولا کتاب من اللہ کے بیان
مرفوع القلمی اہل بدر مین کہا ہی کہ خدا نے انکو اعملوا ما شئتم فانی قد غفرت لکم کہکر مرفوع القلم کر دیا پس
حدیث عبد قتل عمر مین کوئی لفظ اعملوا ما شئتم کے نص صریح اور اجازت عامہ تامہ تمام عمر کے جملہ قبائح اعمال و شنائع
افعال کے لئے نہین ہی اب جتنے مضامین مخاطب باکین از قسم زنا و لواطہ و شرب خمر و فجور با امہات و بنات و بہنون
سب اعملوا ما شئتم مین آگئے آیا یہ قبیح تر ہی جو تمام عمر کے لئے نہین صریح ثابت ہی یا اباحت تین دن عید
قتل عمر کی جو لفظ حدیث سے کسی دلالت سے ثابت ہی نہین ہے و علی التنزل شیعہ کہتے ہین

کہ اگر شیعون کو تین دن کی اجازت زنا کرنیکی زنان سنیہ سے بقبول تمہارے ملی ہو تو حضرت
عمر اور ابوبکر کو تمام عمر کی اجازت اعملوا ما شئتم سے بکر اولادی پیدا کرنے کی ملی ہو آپکو
ابوبکر و عمر کی قسم ہے کہ کسی ہندو و نصرانی و یہودی سے پوچھئے کہ آپ کی بات بڑی کی
ہے کہ ہماری بات آپکے جد فاسد شاہ جی دہلوی نے بھی بہت اس مقام پر داد و بیداد
مچائی ہو اور ایک جہان کی خاک اپنے سر پر اوڑائی ہو اور ہمارے علمائے تردیدات
تحفہ مسروقہ مین جوابات تحقیقی و الزامی دندان شکن دے ہین اور ہم الزاماً فقط ایک
حدیث پر اکتفا کرتے ہین صحیح مسلم و صحیح ترمذی مین ہو صیام یوم عرفہ یکفر السنۃ
التی قبلہ والسنۃ التی بعدہ و فی اخری السنۃ الماضیۃ والباقیۃ یعنی روزۂ
روز عرفہ موجب معافی گناہان سال گذشتہ و آیندہ ہو پس بنا بر فہم گروجی دہلوی اور انکے
چیلونکی جب فقط تین دن کا نہ لکھا جانا موجب اباحت ہر گناہ ہو تو تین سو ساٹھ دن کی
معافی کل جرائم بدرجہ اولی موجب اباحت ہر گناہ ہوگی بلکہ ساتھ سنہ آیندہ کے گذشتہ
کی اباحت بھی نکل آتی ہے کہ جو جی چاہے کرے غایت الامر یہ کہ ایک روزہ عرفہ کو کھلینا
پڑیگا بلکہ اگر عمر بھر روزہ عرفہ کا رکھ لیا کریگا تو عمر بھر کے لئے بھی سب گناہونکی اباحت ہو جائیگی
پس ہم امیدوار ہین کہ اس عمر بھر کے اباحت سے تین دن شیعون کو حضرات اہل سنت
عنایت فرماوین کہ زنان سنیہ کے ساتھ آیہ فما استمتعتم پر عمل کرین گو بمقتضائے فرمودہ عمری
انا احرمہا کہ یہ فعل حرام ہوگا مگر شیعہ ایک روزہ عرفہ کا رکھکر اوسکی راہ اباحت نکال لینگے
قولہ اس تین دن کے عرصہ مین چاہین زنا کرین اقول حضرات اہلسنت نے جب ایکروزہ
روز عرفہ رکھلیا تو اب تین سو ساٹھ دن تک چاہین زنا کرین چاہین شراب پئین اور
سور کے کباب نوش فرماوین چاہین مسجدین گراوین کعبہ کو ڈھاوین چاہین بسنت عثمانی
قران جلاوین جو دل چاہے کرین سب معاف نہ کوئی پوچھنے والا ہو نہ بتلانیوالا کرلم کا تیرے
مغزول لکھنا پڑھنا فضول دفتر آیندہ دریا برد دفتر سال گزشتہ بھی گاؤخورد پس ایسی

حالت مین بھی اپنی خواہشین اپنے محرمات سے پورے نکرین تو کب کرینگی اس سے
کہ خدا نے تو سال بھر کے گناہونکی یکقلم معافی ہی کردی ہو اب اخرت کا تو کچھ ڈر ہی نہین
باقی رہا دنیا مین حاکم شرع کا ڈر کہ حد جاری ہوگی اوس سے نجات کی بھی سبیل بعنایات
امام اعظم جلیل کونی بہت مستحیل ہے کہ آمنت باللہ کہکر اپنی ماں بہن سے نکاح کرلے
تو حد زنا ساقط ہوجائیگی اب تو بے باک از محاسبۂ دنیا و اخرت پاک گھر بیٹھے بیٹھے گھر والیونسے
مزے لوٹے اور بیجو سیئت پابندی شریعت سے چھوٹی خدا کے لئے انصاف کرو اور اس عقل کے
دشمن ایمان کے عدو فرقہ کو دیکھو کہ ان کو کسقدر قدر شیطان نے بہکایا ہو اور اسلام کی راہ
سے کسقدر دور کرکے مجوسیت کے طریقہ پر لگایا ہو اے سبحان اللہ کیا دین اور کیا مذہب
ہے کہ جس سے شیطان لعین بچاتا ہو اور زردشت بھی شرماتا ہو کہ اوسکو بھی نسو جھی جو
امام اعظم سفیان کو سوجھی اور غوث الاعظم سبحان کو بھی کیا کم سوجھی فقط روزہ روز عاشورہ
مین ساٹھ سال کے قائم اللیل وصائم النہار کا ثواب اور دین ہزار ملائکہ اور دس ہزار شہدا
اور دس ہزار حاجی اور دس ہزار معتمر کا ثواب ملجاتا ہو دیکھو کہ بیچاری نمازی برسون
نماز پڑھتے پڑھتے مرین روزہ رکھنے والی ۳۰ دن تک گرمیون کے دنون مین بھوک پیاس
کی تکلیفین اوٹھائین حاجی ہزارون منزل سے مصیبت کی راہ طے کرکے کعبہ تک پہنچین اور
حج کرین تب بھی عشر عشیر ثواب صایم روز عاشورا کے مستحق نہ ٹھہرین اور سنئے بھائی کنجڑی
اور قصائی گھر بیٹھے بیٹھے اپنے امام اعظم کے فتوی سے گھر والیون سے آمنت باللہ کہکر
زنا کرین اور اونہین کے فتوی سے شراب بلا بندی پئین اور گیارھوین ربیع الثانی کی تاریخ
پیر دستگیر کی گگرا بھرین اور اپنے پیرون کے نام فاتحہ دیکر لڈو پیڑے نوش کرین اور
روز عاشور کو کہ بقول بیضاوی آسمان و زمین روئے بحکم اپنے ولی کھنگر کے عید کرین اور
آپسمین گلے ملین تو سب سے زیادہ ثواب پاوین واہ کیا خدا کا ظلم ہو شاید اسی سبب سے
خدا کا ظلم اپنے اصول دین سے جانتے ہین اگر ایمان اسی کا نام ہو اور محبت اہلبیت اسی کو کہتے ہین

کہ اونکے روز شہادت عید کرین تو افسوس ایسے ایمان اور ایسی محبت پر اور اگر محب اور مومن
اور سب اولیا کرو لی ایسے ہی لوگ ہوتے ہین تو وائے اونکے حال پر صد کروڑ لعنت جرو لی ا
قال المخاطب المقام ہداہ اللہ تعجب السلام علیکم
اس روایت کی اگر صحت تسلیم کیجاوے تو ضرور یہ امر بھی ماننا پڑیگا کہ پیغمبر صاحب بھی تمکو اور
دیگر بھی کافرون بلکہ بارون سے ڈرتے تھے اور خوف کے سبب سے جو کچھ [illegible]
تھے اسلئے کہ اگر خوف نہوتا تو ایسے دشمن خدا اور رسول کو جیسے کہ حضرت [illegible]
اور جنکی موت کی تاریخ کو عید اور جمعہ سے افضل جانتے تھے اور جنکو [illegible]
کیون اپنی صحبت مین رکھتے اور کس لئے اون کو اپنا مصاحب بناتے اور کس واسطے اونسے
ہمیشہ صلاح اور مشورہ لیا کرتے کسی آدمی کی عقل مین یہ بات آسکتی ہے کہ پیغمبر صاحب
جنکا کام خلق کی ہدایت تھا اور احکام الہی کا پہنچانا جن کے اوپر فرض تھا اور امت کو
نیک بد پر آگاہ کر دینا جنکے اوپر لازم تھا وہ بھی تقیہ کرتے ہون اور خوف جان کے سبب
سے عمر کا نام بھی نہ لے سکتے ہون اور باوجود اسکے کہ ان کو اپنے دین کا دشمن جان کر انکو
اپنی صحبت سے نہ نکالا اور علانیہ لوگون پر اونکے کفر و نفاق کا حال ظاہر نہ فرمایا اور لوگون کو
دھوکے مین رکھا بلکہ برملا کہنا اور لوگون سے علانیہ اونکے نفاق و کفر کا حال ظاہر کرنا
بیکطرف اپنے گھر مین بھی پوچھنے سے اونکا نام نہ لیا اور دیوار ہم گوش دارد کا مضمون پیش نظر
رکھکر گول گول بات فرمائی اسی واسطے حذیفہ صحابی سے سب حال تو حضرت نے فرما دیا
لیکن نام عمر کا نہ لیا بلکہ اونکے پوچھنے پر بھی جواب صاف نہ دیا اور فقط اونکی صفات بیان
کرکے فرمایا اگر اونکا نام حذیفہ سے کہدیا ہو تو اوسکے ساتھ ہی سکوت کی بھی نصیحت کر دی ہو
تعجب ہے حضرات شیعہ سے کہ وہ مسلمانی کا نام بدنام کرتے ہین اور پیغمبر خدا پر ایسی تہمت لگاتے
ہین اور خدا و رسول سے کچھ نہین شرماتے خانہ خراب ہو تقیہ کا جس سے کسی کو محفوظ نہین
جانتے اور پیغمبر صاحب پر بھی اوس کا افترا کرتے ہین حالانکہ خود اونکے علما کا اقرار ہے کہ پیغمبر صاحب

تقیہ کرتے تھے بلکہ وہ تقیہ سے ممنوع تھے چنانچہ ہم بحث تقیہ مین اسکا ذکر کرینگے اور حقیقت یہ ہے
اگر پیغمبر صاحب بھی تقیہ کرتے ہوتے اور وہ کافرون سے ڈرتے رہتے اور جو بات سچ ہے
اُسکو زبان پر نلاتے تو دین کیونکر جاری ہوتا اور مذہب اسلام کیونکر پھیلتا اور لوگون کو
حضرت کی صداقت پر کسطرح یقین رہتا پس جب کہ پیغمبر خدا نے ابتدائی نبوت مین تقیہ
نکیا اور باوجود تکلیف اوٹھانیکے کفار کے ہاتھ سے اونکے کفر کی برائی اور اونکے بتون کی ہجو کو
ترک نکیا اور سب طرح کے صدمون کو صرف اسی بات پر گوارا فرمایا اور بعد ہجرت کے اور
شروع ہونے جہاد کے کفار و منافقین کو قتل کیا اور جو واجب القتل معلوم ہوا اوس کے
خون کو ہدر کیا اور اون کے نام لیکر لوگون کو اونکے قتل پر امادہ کیا اور حضرت عمر کو باوجود
جاننے اس امر کے کہ اون سے بڑھکر کوئی کافر اور منافق نہین ہے اور اون سے زیادہ کوئی
دشمن خدا اور رسول نہین ہے کبھی اپنی آغوش سے جدا نکیا اور سوائے تعریف کے کبھی
اونکی برائی کا کلمہ بھی زبان مبارک پر نلائے تو ظاہر ہے کہ اس سے بڑھکر اور کیا خوف ہوگا
اور حضرت سے زیادہ تقیہ کون کریگا مین اس مقام پر چند اشعار حملہ حیدریہ کے لکھتا ہون جس سے
معلوم ہو کہ پیغمبر خدا کفار کی برائیون کے ظاہر کرنے اور اونکے معبودون اور بتونکی ہجو
کرنے مین کچھ کسی کا خیال نکرتے تھے اور ہر چند کوئی سمجھاتا اوس سے باز نہ آتے تھے کما قیل

بفرمود اگر قوم از آسمان ✣ بیارند خورشید را ترجمان ✣ گذارند بر دست من ہدیہ وار
نہ بندم لب از امر پروردگار ✣ بخز طعن اصنام و وصف الٰہ ✣ بجز لعن آبائے گمرہ راہ ✣
زمن قوم حرف و گر نشنوند ✣ اگر نیک دانند اگر بد برند ✣ اور پھر بھی مولف آیندہ پیغمبر صاحب
کی اظہار دعوت مین لکھتا ہے بدعوت شد امادہ تر از نخست ✣ کمر بستہ در کار خود سخت چست
نیاسود یکدم ز ارشاد خلق ✣ نہ تنگ آمد از جور و بیداد خلق ✣ بصبح و بشام و بروز و بشب
نمودے بحق قوم خود را طلب ✣ نہ از طعن اصنام بستی زبان ✣ نہ از لعن بر زمرہ کافران
کہ ہی از ان ناکسان احتراز ✣ نمودی ازان آشکارا نماز ✣ چو در شان قومی شقاوت نشان ✣ در احوال

آبائے آن گمرہان ✣ زنزد خدائے جہان افرین ✣ بسوئے نبی جبرئیل آمین ✣
رسانیدی آیات قہر و عقاب ✣ بخواندی بر ایشان نبی بے حجاب ✣ شدی خون
ازین غم دل مشرکان ✣ فتادی ازان غصہ آتش بجان ✣ تلافی نمودندی آن اشقیاء
بدست و زبان باشہ انبیاء ✣ ولیکن تبائید بردان پاک ✣ نبی را ازیشان نمیج باک ✣
بدانسان کہ در کار خود بود ✣ خدائے جہان را چنان می ستود ✣ اے حضرات شیعہ
پیغمبر صاحب کی وغظ و ارشاد پر غور کرو اور تبلیغ دعوت پر خیال کرو اور سوچو کہ ابتدائے
زمانہ نبوت مین جب نہ کوئی یار تھا نہ مددگار نہ فوج تھی نہ لشکر چھوٹی چھوٹی بات مین
تو پیغمبر صاحب اپنی جان اور عزت کا خیال نکرین اور جس قوم اور جس شخص کی برائی اور
کفر مین جبرئیل پیام خدا کا لاوین اوسکو صاف صاف کہدین اور اخیر زمانہ مین جب
کہ ہزارون شخص مسلمان اور لاکھون آدمی مطیع موجود ہون اور سلاطین اور بادشاہان
زمین بھی خائف اور ترسان ہون اوسوقت پیغمبر خدا حضرت عمر سے اس قدر ڈرین کہ باوجود
اوکے نفاق اور کفر کے اسکا ذکر بھی کسی سے نہ فرماوین اور سوائے حذیفہ کو وہ بھی گھر مین
بیٹھکر کسی سے کچھ ارشاد نکرین بلکہ لوگون سے کہنا کیسا خود عمر کو بھی اپنے پاس سے
جدا نکرین اور ہمیشہ اونسے صلاح و مشورہ لیتے رہین اور جسکے حق مین خدا و رسول
ہم فی الامر فرمایا ہو اُن مین حضرت کو داخل کرین اگر کوئی شیعہ یہ کہے کہ خدا کا حکم
تھا کہ امر ظاہر کیا جائے تو ہم کہتے ہین کہ سلام ہو اوس خدا کو جو عمر سے ڈرتا تھا اور جو ایسی
بڑی بات کو صرف ایک آدمی کے خوف سے ظاہر نکر سکتا تھا اور پیغمبر صاحب کو اوسپر خاموش رہنیکے
تاکید فرماتا تھا اور اگر کوئی یہ سمجھے کہ پیغمبر خدا نے یہ خیال کرکے کہ لوگ نہ مانینگے بلکہ اونکو کفر و نفاق
ظاہر کرنے سے سب لوگ پھر جاوینگے اسکا علانیہ ذکر نہین کیا تو اس بات کو ہم نہین مانتے اسلئے
کہ پیغمبر صاحب کا کام تھا ہر ایک امر کا ظاہر کردینا بانی مانند نہ ماننے امت کو اختیار ہین تھا اگر
پیغمبر خدا حضرت عمر کے کفر و نفاق کو ظاہر کردیتے اور سب کو اسپر آگاہ فرمادیتے تو حضرت کی

حجت تو ختم ہوجاتی اور اگر کوئی نماشا تو اوسکا قصور ثابت ہوتا یہ فضائل جو روز قتل حضرت عمر
کے پیغمبر خدا نے حذیفہ سے بیان کئے ایسے تھے کہ حضرت کو لازم تھا کہ تمام مسلمانون کو جمع کرتے اور
خم غدیر کے خطبہ کی طرح منبر پر چڑھکر حضرت عمر کا ہاتھ پکڑکر اوسکا خطبہ پڑھتے اور سب لوگونکو
اگاہ کرتے کہ یہ عمر جو میرے پاس ہے کافر اور منافق ہے اور فرعون میرے اہلبیت کا ہے اسکو خوب پہچان رکھو
یہ میرے اہلبیت پر ظلم کریگا تازیانہ جور و ستم ہاتھ مین لیگا حق میرے بھائی علی کا غصب کریگا اسکے
مرنے کے دن یہ فضیلتین خدا بیان کرتا ہے اور اگر حضرت ایسا کرتے تو حق رسالت ادا کرتے سبحان اللہ
پیغمبر صاحب ذرا سی بات کو تو علانیہ بیان کردین اور ایک ادنی ادنی منافق کے واسطے
خدا آیتین نازل کرے اونکو مشتہر اور بدنام کرے اور حضرت عمر سے منافق کے لئے نعوذ باللہ
منہ خدا کوئی آیت نازل کرے نہ پیغمبر صاحب کچھ زبان سے فرماوین افسوس ایسی
سمجھ پر اور تف ایسے عقیدہ پر کہ جسکے نہ اصول درست ہین نہ فروع ؎ نے فروعت
محکم آمد نہ اصول ✽ شرم بادت از خدا و از رسول ✽

یقول المتمسک بولایۃ علی بن ابیطالب علیہ السلام

جواز تقیہ مقامات تقیہ مین بآیات و روایات معتبرہ اہلسنت ہمنے بیشتر اس سے ثابت
کیا اور عدم جواز تقیہ غیر مقامات تقیہ مین بھی عقلاً و نقلاً ثابت ہے اور پیغمبر اور غیر پیغمبر کوئی اس سے
مستثنی نہین اور بالخصوص پیغمبرون کے لئے احکام تبلیغی مین اور قبل اتمام حجت تقیہ جائز
نہین ہے کما اثبتنی مقامہ اگرچہ نوبت جان جانے کی پہنچی جیسے بعض انبیا کہ بمجرد اظہار دعوت
قتل ہوئے اور چونکہ محکوم من اللہ اوسی کے تھے پس اوس قتل ہونے کو وہ لوگ موجب حیات
ابدی سمجھے جیسے عامہ مومنین کو مواقع جہاد مین اپنی جانین معرض تلف مین ڈالنا واجب ہے اور
مثل حضرات ثلثہ کو فرار نص من اللہ موجب غضب خداوند قہار ہے لیکن جن مقامات
مین خدا نے حکم جان دینے کا نہین فرمایا ہے وہان لا تلقوا بایدیکم الی التہلکۃ اور لا
ان تتقوا منہم تقاۃ پر عمل نکرنا کمال حماقت حضرات اہلسنت کی ہے اور تقیہ نکرنے

کتب اہلسنت سے ثابت ہو بیضاوی مین تین برس تک حضرت موسی کا فرعون کے پاس
بتقیہ رہنا منصوص ہی حضرت ابراہیم کا کذبات ثلثہ بتقیہ کہنا بھی روایات صحاح اہلسنت
مین موجود ہی اور جناب رسولخدا کا تقیہ کفار سے حضرت ابوبکر کی پرانی جوتیان ابن ربیعہ کے
کھانے سے اور اونحضرت کا سکوت فرمانے سے اور استتار فی الغار عند تعاقب الکفار سے ثابت
ہی اور تقیہ اونحضرت کا مسلمانون سے حدیث لولا قومك حدیث العهد بالجاهلية
لبعد مت البيت سے ثابت ہی اور پیغمبر کے اخفاء راز الی بعض الازواج سے ثابت ہی
اگر تقیہ تہا تو ذکر خلافت ابوبکر و عمر ولو غصبًا علانیہ کیون نکیا اور جبکہ عائشہ و حفصہ نے ظاہر کردیا
تو اون سے اسقدر خفا کیون ہوے اور حفصہ کو طلاق کیون دی کما فی البیضاوی
اور دی تو رجعی کیون دی بائن کیون نہ دیا پس اگر کوئی کہے کہ یہ سب باتین بمراعات
مصالحت وقت تہین نہ از راہ تقیہ تو ہم کہین گے کہ حضرت عمر کو مثل جملہ منافقین کے
اپنی صحبت مین رکھنا اور مال غنیمت ذکر کو مثل مولفۃ القلوب کفار کے اونکو دینا اور اونکی
ایذاؤن پر متحمل ہوجانا اور اونکے اسم سامی کو مثل نام نامی دیگر منافقین چھپانا یہ سب
بمصلحت وقت تہا تعجب ہی کہ خدا نے قران مین کہ جسکی شان مین لا رطب ولا یابس
الا فی کتاب مبین فرمایا ہر خشک و تر کا ذکر کیا مگر بجز صفات کرکہ یوذون اللہ و رسولہ
ولعنہم اللہ فی الدنیا والاخرہ کے ایک منافق کا نام بھی بیان نکردیا حالانکہ کام خدا و رسول کا
ہدایت اور نیک و بد پر دلالت تہی خواہ کوئی مانے یا نہ مانے پس چاہیے تہا کہ سورہ منافقین
مین ایک ایک کا نام ذکر کرکے پیغمبر تو حکم فرماتا کہ سونے کا منبر بناؤ مین اور مثل روز غدیر جنگل
مین نہین بلکہ گھر مین اوسپر جاکر بتفصیل نام و نسب کہ جسمین دھوکا نہو جاے کل منافقین
و مرتدین کی تصریح فرماؤ مین کہ بعد میرے فلان بن فلان بن فلان اسطرح سے نفاق
ظاہر کریگا اور فلان بن فلان بن فلان یون مرتد ہوجائیگا اور حضرت عمر کا سیٹ چاک کرائیگا اور
حضرت عثمان کی ران مین لگ کر اونکو [illegible]

ساتھ ہوکر میرے وصی سے وہ زنخا گھر مین چپکے سے کہدیا کہ کتے جواب کر ایک
کتیا کو دیکھکر بھونکے گی وایاک ان تکونی یا حمیرا لیکن اس چپکے سے کہنے مین تو کچھ بھی
ہدایت نہ ہوئی بلکہ ضلالت پر دلالت ہوئی لازم تھا کہ اس بات کو مجمع عام مین
اژدحام انام مین بے تلو کولا بنے اونٹ پر چڑھکر اور اونکی صورت زیبا سب کو
دکھاکر کہین کہ یارو پہچان لو دیکھ بھال لو دودھ کا دھوکھا نکھانا یہی بی للوا ٹھارہ ہزار مسلمانکو
قتل کراکے توبہ کرلینگی کہ اسکی تو مشاق ہین کہ ابدائے رسول با فشائے راز خدا
ورسول کرکے فورًا توبہ کرلی تھی ؎ شکستن وہر بار کردن وضو ✤ انہین کا کام
ہے بالجملہ یہ سب گفتگو بنا بر صوابدید رائے حضرت مخاطب ہی جو خدا ورسول
کے افعال پر متعرض اور ہر جگہ تقیہ کے مفترض ہین پس چاہئے تھا کہ ایسے خدا ورسول کو
سلام کرین عیسٰی مسیح خدا کا بیٹا پکارین لیکن اوسمین بھی سولی پر چڑھنے کی بڑا نظامی
دیکھکر سب کو سلام کیا اور اشعرے سے نیچری بنے خوب کیا ؎ مرحبا مرحبا
جزاک اللہ ؎ ابن کار از تو آید و مردان چنین کنند ✤ تف برین بے ایمانی
و نامسلمانی حیف ہی حضرات اہلسنت پر کہ ایسے لغو کو کی لغوبات کو پسند کرین
اور اوس پر خورسند رہین اور باعانت چند ہرزہ کار بار بار اوسکو چھپائین قولہ
کیون اپنی صحبت مین رکھتے اور کس لئے اونکو اپنا مصاحب بناتے اقول حقیقت مین
یہ غلطی پیغمبر سے ہوئی بلکہ خدائے پیغمبر سے ہوئی کہ ایسے شخص کو پیغمبر کیا کہ انتظام
خداوندی پر عمل کرتا تھا اور انتظام نیچری مین اوسکو کچھ بھی دخل نتھا کاش حضرت
مخاطب کو پیغمبری دے ہوتے کہ غیر ملت اسلام کو دفعتًا بیخ دین سے کھود کر پھینک دیتے
سلطنت فرانس و لندن رہتی نہ روس و جرمن کیا بے انتظامی ہی کہ جو منافق اظہار
نفاق کرین اور تقسیم غنایم مین اوسحضرت کو جا بروظالم کہین اور اعدل یا محمد فانک
لم تعدل پکارین اور وہ حضرت اونکے جواب مین ویلک ان لم اعدل فمن یعدل

الکفار کرین اور حضرت عمر ایسے جری و بہادر کہ بعد کو انکی تالیف پیغمبر ہر بات مین اونکو
درخور تھا جب اونمین سے کسیکے قتل پر مستعد ہون تو فرماوین تاکہ دعہ لئلا یقول
الناس ان محمدًا یقتل اصحابہ یعنی اے عمر اس سے درگزر کر تاکہ لوگ نکہین کہ محمد اپنے
اصحاب کو قتل کرتے ہین اور یہ نہ مریگا یہانتک کہ اسکی نسل سے کچھ لوگ ایسے
نکلین کہ جنکے قران زبانون پر رہے اور حلق سے نیچے نہ اترے کما فی صحیح البخاری اور
صحیح مسلم مین ہے کہ وہ منافقین جنکی شانمین خدا کہتا ہے یقولون لئن رجعنا الی المدینۃ
لیخرجن الاعز منہا الاذل یعنی وہ اشقیا کہتے ہین کہ جب ہم مدینہ پھر کر جائینگے
تو اعزا اذل کو مدینہ سے نکال دیگا اور جب حضرت عمر بمقتضائے اوس جرات کر
جو اونکی طینت مین مخمر تھے مستعد تقبل ہوتے ہین تو وہ حضرت فرماتے ہین دعہ
لا یتحدث الناس ان محمدًا یقتل اصحابہ پس اون اشقیا کو فتنہ و فساد کا
خوف اون حضرت کے دل مین ایسا چھایا ہوا تھا کہ باوجود ایسے ایسے سخت زبانیون کے
پھر بھی حضرت صبر کرتے تھے اور نہ اونسے کچھ کہتے تھے اور نہ اونکو اپنے پاس سے نکال دیتے تھے
بلکہ دوسرون کو بھی قصد سزا دہی سے باز رکھتے تھے چنانچہ امام نووی شرح مین اس
حدیث کے فرماتے ہین کہ اس حدیث مین دلالت ہے اوس حضرت کے حلم و بردباری پر و فیہ
ترک بعض الامور المختارۃ الصبر علی بعض المفاسد خوفًا من ان یترتب
علی ذلک مفسدۃ اعظم منہ و کان یتالف و یصبر علی جفاء الاعراب والمنافقین و
غیرہم لتقوی شوکۃ المسلمین و یتمکن الایمان قلوب المؤلف و یرغب غیرہم فی الاسلام
و کان یعطیہم الاموال الجزیلۃ لذلک والحق قتل المنافقین لہذا المعنی الی ان قال و لانہم
کانوا یعدون فی اصحابہ و یجاہدون معہ اما حمیۃ و اما لطلب الدنیا و عصبیۃ لمن یعہ
من عشایرہم انتہی محصلہ یہ کہ اس حدیث مین دلالت ہے اس بات پر کہ جناب رسولخدا
بعض امور پسندیدہ کو ترک کرتے تھے اور صبر کرتے تھے بعض مفاسد پر جب خوف

اس بات سے کہ اگر اوس مفسدہ کو دفع کرینگے تو اوس سے کوئی عظیم تر مفسدہ مین پڑینگے
اور تھے وہ حضرت کہ تالیف قلوب منافقین وکفار کرتے تھے اور صبر کرتے تھے اوپر جفاے
اعراب اور منافقین صحابہ کے تاکہ قوت ہو شوکت مسلمین کو اور جگہ پکڑے ایمان دلونمین
مولفۃ القلوب کو اور رغبت کرین غیر مسلمین طرف اسلام کے اور دیتے تھے اموال جزیلہ
اونکو اسی لئے اور اسیلئے اوسحضرت نے منافقین کو قتل نکیا یعنی جون ظاہر مسلمان
اور اصحاب سے تھے جسپر وہی قتل کیجاتے تو اسلام سے لوگ متنفر ہونگے اس لئے کہ یہ منافقین
اوسحضرت کے اصحاب مین شمار کئے جاتے تھے اور اوسحضرت کے ساتھ شریک جہاد ہوتے تھے
یا بحمیت جاہلیت یا بجواہش مال دنیا یا بمتعصب قوم وقبیلہ جنکے ہمراہ تھے وانتہی پس جب
جناب رسولخدا نے جون فتنہ وفساد چھوٹے چھوٹے منافقونکو نہ مارا نہ نکالا تو حضرت عمر
ایسے بڑے بڑے منافقون سے تو بدرجہ کمال اونکے فتنہ وفساد سے ڈرتے ہونگے پھر
اونکو کیونکر مارتے اور نکالتے اور باوجود اس لحاظ داری اور اموال جزیلہ لینے کے پھر بھی
یہ لوگ کور نمکی اور نمک حرامی سے باز نہ آتے تھے چنانچہ خود جناب باری فرماتا ہے
قد قلبوالك الامور قولہ اونسے ہمیشہ صلاح اور مشورہ لیا کرتے اقول توجیہات
شاورہم فی الامر جیساکہ مفسرین اہلسنت ذکر کی ہر بالتفصیل جلد اول مین گزرین
کہ منجملہ اوسکے یہ ہر کہ یہ مشورہ کرنا اعقل الناس کا واسطے ادراک خبث سریرت وحسن
طویت منافقین اور مخلصین کے تھا وقد مر مفتذکر قولہ اور جان بوجھ کر اونکو اپنی صحبت
سے نہ نکالا اقول آپکی راے مین تو اون اشقیا کو نہ مارنا اور نہ نکالنا بیشک طریقہ
ہدایت کے خلاف ہر لیکن راے امام نووی مین یہ عین طریقہ ہدایت الی الاسلام
تھا کما مبینا انفا اب حضرات اہلسنت کو اختیار ہر کہ چاہین آپکی راے نیچری پسند
کرین اور کہین کہ البتہ پیغمبر سے یہ زلت ہوئی اور چاہین راے امام نووی اشعری کو پسند
کرین لیکن ہمارا تو کہنا ہین ہین جاتا یعنی عمر ایسے منافقونکا نفاق مخفی ہم پر ظاہر ہو جاتا ہر

قولہ علانیہ لوگون پر اونکے کفر و نفاق کا حال ظاہر نفرمایا اقول اگر کسی منافق کا
نام لیکر علانیہ اوسکے کفر و نفاق کو خدا تو اپنی کتاب مین یا پیغمبر نے مجمع ہر شیخ و شاب
مین ظاہر فرمایا ہوتا تو عمر کے بھی نام نامی اور اسم گرامی کو ظلی روس الاشہاد ظاہر
فرماتے اور جب چھوٹے چھوٹے منافقون کے نفاق کو چھپایا اور علانیہ نہ کیا تو بڑے منافق
کے نفاق کو بدرجہ اولی چھپانا تھا قولہ اور دیوار ہم گوش دارد کا مضمون پیش نظر رکھکر
اقول ارے دیوار! حضرت ہم گوش کہکے گو شنوا ہی ہو کہتے تھے کہ جن کو شنوائین
عائشہ و حفصہ مثل مار و عقرب کے روپوشون سے تھین کہ افشاے سر رسول اللہ مین
مشاق نہین جیسا کہ دلالت کرتا ہی اوسکے اوپر آیہ وانی ہمایہ واذ اسر النبی الی بعض
ازواجہ حدیثا فلما نبات بہ پس اگر دیوار ہم گوش دارد کے مضمون کو پیش نظر
رکھا تو نہایت بجا اور درست کیا قولہ اور اونکی صفات بیان کرکے سکوت فرمایا
اقول خدا نے بھی منافقین کی فقط صفات ہی بیان کرکے سکوت فرمایا اونکے
نام بھی نہ بیان فرمایا قولہ اگر اونکا نام بھی صفت سے کہدیا ہوتا اقول ہان حذیفہ
سے بہت سے منافقون کے نام کہدے تھے بلکہ اونکی صورت منحوسہ متجسمہ بیاۃ العقبہ
دکھادی تھی اسی سے صاحب سر رسول اللہ کہی جاتی تھی اور اگر سکوت کی نصیحت
نہین کی تھی تو جب حضرت عمر اونسے پوچھتے تھے کہ ایا میرا بھی نام اونحضرت نے منافقون
کیا ہے لما قال بہ الغزالی فی بیان فضیلۃ حفظ نفسہ تو کیون نہین بتلادیتے تھے قولہ عجب
ہے حضرات شیعہ سے کہ وہ مسلمانی کا نام اقول عجب ہی حضرت مخاطب ہین کہ جسے
وہ شیعونکی مسلمانی سے بلبلاکے اور سنیونکی مسلمانی کی طرف رخ لاے کبھی کبھی
تہمتین پیغمبر خدا پر لگاتے ہین کہ وہ حضرت جو رو کو کندھے پر سے ناچ دیکھنے مین
حضرت عمر سے شیطان اور شیطانہ کو بھگاتے ہین اور پھر بھی خدا اور رسول سے کچھ نہین
شرماتے قولہ خانہ خراب ہو تقیہ کا اقول خانہ خراب ہو پر خطاب کا اور ہوسکے

اشیاع اور اخراب کا اور اتباع واجتناب کا کہ جسکے نفاق کے سبب سے پیغمبر اور امام اور
مومنین خوشی انجام کو صاحبت بتقیہ ہوتی تو لہ حالانکہ خود اوہ بھی علما اقرار کرتے ہین
اقول علما اقرار کرتے ہین کہ جو محل تقیہ کرنے تھے تبلیغ رسالت واتمام حجت وبیان
تقیہ نکرتے تھے نہ یہ کہ مطلقاً تقیہ نکرتے تھے قولہ اطلاق اہل نظر الکاظمین قولہ بحث تقیہ مین اسکا
ذکر نہ تھا اقول ہذا وعدہ کذوب قولہ قرین کیونکر جاری ہوتا اقول دین ومذہب
کا جاری ہونا اور بدعتون کا مٹنا تبلیغ رسالت اور اتمام حجت پر موقوف ہے نہ محل تقیہ مین
تقیہ کرنے سے مرتا الہی کہ اللہ لا یکلفون نفسا الا وسعہا قولہ اضافت پر کسطرح
ہوتا ہے اقول تقیہ کی اضافت پیغمبر اور امام کی جانب بمعنی اختصاص ہے اور
کہ اسکا وقوع انکی جانب سے ہوا ہے مطلقاً دلو بعد اتمام الحجۃ قولہ ابتدائے
نبوت مین تقیہ کیا اقول ہوا تقیہ کرتے تھے ابتدا مین سب سے زیادہ تقیہ کیا
ورنہ حکم ولی دین کیونکر ہوتے کیا نہ تھا حضرت ابوبکر کو پیرانی جوتیان ابن ربیعہ کی کھانی پڑین
سکوت کیون فرمایا غار مین اپنے تئین کیون چھپایا اضافہ زید ابن ارقم کہون
کیون پیچھے رہجانا اگر کہے کہ یہ سب مصلحت وقت تھا تقیہ کی رعایت وقت ہی
ہوتا ہے اور جب مصلحت وقت نہ ہو تو اسکی جگہ تقیہ کی جائز نہین قولہ باوجود تکلیف
اور ایذا کے کفار کے ہاتھ سے اور نکو کفر کے برائے اور اکثر تھون کی جو ترک کیا اقول
کیونکر ترک کرتے اگر ایسا نہ کرتے تو یقین جان جانیکا اور تکلیف اوٹھانیکی
ترک کرنے سے تبلیغ رسالت کی جو قولہ بیان کیا کہ تبلیغ رسالت مین اور
احکام شرعیہ کے [illegible] قولہ بجان پیچھے جیسا کہ حنظلہ پیغمبر
کے حکم سے اس سے اور ارقم مین آنکھ بچا جانا [illegible] کسی امر مین نہ کیجائے ورنہ ترک
ہر مہمانے خانہ کعبہ بجوف شکم انسے پھر مسلمان مرتد ہو جائین کیون کرتے
اور بعد ہجرت کے اور شروع جہاد کے اقول اور قبل ہجرت کے کافرون کو قتل کیا

تو کیون قتل کیا لیکن رکھا نہ تقیہ کتنا کیونکر ہاتھ قتل کرنے کو اٹھتے اگر نہ تھی جان جاتی تو شہادت ہاتھ آتی افسوس اگر آپ بجا ہوتے یا غلط ہوتے تو بھی صحابہ کو غلط نہ رکھتے اور پیغمبر کو قتل کرا کے فارغ از کار ہو جاتے و نعم ما قال السعدی ؎ ترا از دہا گر بود یار غار ۔ از ان بہ کہ عاقل بود غمگسار ۔ تو لعنۃ اللہ علیہ منافقین کو قتل کیا اقول جو جی چاہے فرمائے منافقین تو کیسے نکاح میں رہتی ہیں کسی حدیث اور کسی مورخ اور کسی عالم نے نہیں لکھا کہ جناب رسولخدا نے ایک منافق کو بھی قتل کیا ہو ایضا امام نووی کی گفتگو آپ نے سنی کہ فرماتے ہیں کہ لم یقتل النبی المنافقین لہذا المعنی مگر آپ کی تحقیق یہ ہے کہ ایک منافق کیا اور حضرت نے کل منافقین کو قتل کیا ہے امام نووی جھوٹے ہیں کہ آپ جھوٹے ہیں ہم تو جانتے ہیں کہ ہر نبی پر لعنت خدا کی قولہ اور واجب القتل معلوم ہوا اقول الغرض کہ ۔ حسب القتل معلوم ہوئے وہ قتل ہوئے لیکن کوئی منافق واجب القتل ہم اور حضرت نے منافقین کو کیون منع کیئے جاؤ اور امام نووی لم یقتل المنافقین کہون فرمائے پس منافقین کی تعریف ایسا کذب ہے کہ سنیون کی بھی کسی معتبر کتاب میں نہیں ہے سراسر کذب صحیح کی تصویر اگر کسی نے نہ دیکھی ہو تو ہمارے حضرت مخاطب کی صورت دیکھ لے یا کھینچ کر دیکھ لی شاید دم کی کسر رہ جاوے قولہ اور حضرت تم کو باوجود جاننے کے قول خدا کا باوجود جاننے کے کہ شیطان دشمن کافر ہے کر لاکھونکو کافر کہتے اور سکو ہمارا بلکہ صحابہ کا بھائی کہتے ہو الخ اگر پیغمبر خدا نے بھی اوستاد شیطان حضرت عمر کو تھوڑی سی مہلت دی کہ شیطان کو اپنے سایہ سے بھگا کر اور اوسکا کاروبار اپنے سر پر اوٹھا کر ایسے مخلوق الصدق پیدا کریں جو کبھی شیطان کے باپ سے بھی پیدا نہوئے تو آپکو کونسی قباحت ہے خدا اور اوسکے پیغمبر کے افعال کا یکسان ہونا بہت مناسب ہے قولہ سوا سے تحریف کرا قول سنی کتابون میں تو الفظ و اغلاط اور کاذب و خائن و دشمن کو الیسی تعریف کہ ہیں کہ اقرب الی الصحۃ ہیں

شیعونکی کتابون مین تو لکھا ہی آپ خود اہ سکے معتبرین کہ شیعون کے نزدیک عمر سے بڑھکر
بھی بہادر اور متقی تھا اور کہا ہی ہی اوسکے لئے بھی حدیث حذیفہ اور مثل اوسکے سیکڑون ہین
تسلیم آپ بھی یہی بات فرماتے ہین کہ کبھی اونکی زبانیکا کلمہ زبان مبارک پر نہ لائے ہم
بجز اسکے کہ آپ بڑے سچے ہین اور کیا کہین سے دروغے راجزا باشد و روسنے ۔
قولہ تقیہ کون کریگا اقول کیا محض بے محل تقیہ تقیہ عمل بیکار رکھا ہی جب خدا نے خود تقیہ
کیا اور سیکڑون آیتین بلکہ پورے پورے سورے منافقون کی شان مین نازل کئے اور
ایک کا نام بھی لیا اور ذکر منافقات مین ان تتوبا فقد صغت قلوبکما کہا اور عائشہ
وحفصہ کا نام لیا اگر تقیہ تھا تو پیغمبر خدا نے بھی تقیہ کیا اور اگر مصلحت تھا تو فعل پیغمبر بھی
لمصلحۃ تھا پھر احمق سن الہنقہ سے کیون ٹر ٹر لگا رکھا ہی قولہ حیدا شعار حملہ حیدریہ کے
اقول اشعار حملہ مین ذکر دون باتون کا ہی نہ کہ اونکے لئے پیغمبر بھیجے گئے تھے اور خدا نے پیغمبر کو اسلئے نہین بھیجا تھا کہ
اپنی امت سے کہو کہ عمر منافق ہے ابوبکر منافق ہے عثمان منافق ہے پھر اگر ملمہ کے نفاق کو
سنیون کے معتبرون سے مصلحۃ ظاہر کیا اور شیعیان علی بن ابیطالب سے مثل حذیفہ و سلمان
ابوذر وغیرہ کہدیا تو کیا قباحت لازم آئی قولہ اپنی جان اور عزت کا خیال کرین اقول
ہر محل و موقع پر جیسا مناسب ہوتا تھا ویسا عمل فرماتے تھے اگر اسکا خیال نکرتے تو
لکم دینکم ولی دین کیون فرماتے اور حضرت ابوبکر ابن ربیعہ کی جوتیونکا تماشا اون
حضرت کو کیون دکھلاتے اور وہ حضرت گوشت خروندان سک سمجھکے کیون سکوت
کرجاتے قولہ حضرت عمر سے اسقدر ڈرتے تھے اقول شیعون کے سامنے تو عمر سے ڈرنیکا ذکر نہ کیجئے
اس لئے کہ وہ تو بقول سید ملی محسن اور مصداق کان افلح من استعلی کا سمجھتے ہین
پھر اونسے کون ڈرتا مگر تصریح اسمار منافقین خلاف مصلح خداوندی تھی اسلئے نہ خدا نے
اونکا نام لیا نہ اوسکے رسول نے بلکہ باشارہ و کنایہ کما ابلغ من التصریح تھا ذکر فرمایا قولہ سوائے
حذیفہ کی اقول چونکہ تمہاری کتابون سے ثابت ہی کہ حذیفہ سے جناب رسولخدا نے

اسمار منافقین کا ذکر کیا تھا اسلیے ہم بھی ذکر خدیفہ کرتے ہین ورنہ بہت سے مومنین حال
منافقین سے واقف تھے کتا لغوف المنافقین بغض علی بن ابیطالب آپ ہی کے
صحاح مین موجود ہے **قولہ** اونسے صلاح ومشورہ لیتے تھے **اقول** مکرر سہ کرر تم بکو
کہان تک بکوگے ہم بھی کہتے ہین کہ امر شاور ہم واسطے کہا جاتا جبکہ سریرت
منافقین کے تھا بالخصوص عمر اور اونکے اخوان کو **قولہ** اگر کوئی شیعہ کہے کہ خدا کا حکم
تھا **اقول** فقط شیعہ یہ نہین کہتے بلکہ سنی بھی کہتے ہین کہ منافقون کی نام نہ خدا نے
بیان کیا نہ پیغمبر نے بیان کیا آپ اسکے خلاف کہتے ہین تو کسی آیت کسی حدیث مین
دکھائے **قولہ** تو ہم کہتے ہین کہ سلام ہے اوس خدا کو **اقول** شیعونکی طرف سے بھی
سنیونکے خدا کو سلام جو دن رات خود شیطان کا کام کرتا ہے اور ہر شر کو پیدا کرتا ہے
اور ایسا ظالم ہے کہ شیطان اور اوسکا اتباع مجبورین کو جہنم مین ڈالتا ہے اور سنیون کے
پیغمبر کو بھی سلام جو حجور و کو کندھے پر سے ناچ دکھلاتا ہے اور شیطان بھی اوس سے
نہین ڈرتا تھا ہے چند عمر سے ڈرتا تھا اور شیعون کا خدا نہ فرعون سے ڈرتا تھا کہ جس کو چار سو
برس دعوائے خدائی کی مہلت دی اور نہ فرعون آل محمد سے ڈرتا تھا مگر چند کے لئے
بمصالح وقت مہلت دی تھی کہ اول سے کافرون کا امتحان منظور تھا اور ثانی سے
سنیونکا امتحان منظور تھا **قولہ** حضرت کی حجت تو ختم ہوجاتی **اقول** الاسلم کہ حجت کا
ختم ہونا نام منافقین کو مشتہر کرنے پر موقوف تھا حجت تو روز الیوم اکملت لکم دینکم
اور انی تارک فیکم الثقلین سے ختم ہوچکی تھی مگر امثال ابوجہل اور ابولہب کو انکار سے
کچھ اتمام حجت مین فتور نہین پڑا **قولہ** اور خم غدیر کے خطبہ کیطرح **اقول** جب غدیر خم کا
خطبہ سنیونکے بکار آمد نہوا تو عمر کے نام کا خطبہ کب بکار آمد ہوتا اور باتفاق شیعہ وسنی متخلفین
جیش اسامہ سے حضرت عمر بھی تھے اور حضرت نے منبر پر چڑھکر لعن اللہ من تخلف عن جیش
اسامہ کا خطبہ پڑھا جیساکہ ملل ونحل مین ہے پس وہ کیا بکار آمد ہوا جو حضرت مخا

خفیہ و بگڑی ہوئی ہو تو بولہ ایک ادنی آدمی منافق کیواسطے خدا آیتین نازل کرے
اقول جن آیتونکو آپ ادنی کے واسطے سمجھتے ہین شیعہ اونکو آپ کے اعلی کے واسطے
سمجھتے ہین لیکن کسی آیت مین نام نہ اعلی کا ہی نہ ادنی کا اگر ہم غلط کہتے ہین تو آپ کسی ادنی ہی کا
نام دکھا دیجئے اوسوقت اپکو اگر ہم اعلی کا نام نہ دکھا دین تو جو جی چاہی آپ فرمائے قولہ
سنے فروعت محکم آمدنی اصول اقول اصول اشرے کی نامحکمی کا حال ایک ماتریدی
خرگیدی رازی سے پوچھو کہ کیسے کیسے عرق ریزیان کین تب بھی غرق عرق خجالت
ہی رہے اور فروع حنفی کے نامحکمی اونکے صاحبین محیلین سے پوچھئے جو حیلہ سازیان
کرکے بناتے بناتے مرگئے اور کچھ بھی نہ بن پڑے ۱۲

قال الخاطب المقام ہداہ اللہ سبیل السلام

امر سوم اصحاب کے تابعین کی فضیلتین اور اونکی نشانیان اس دعا مین جسطرح پر
امام زین العابدین علیہ السلام نے پیغمبر خدا کے اصحاب پر درود بھیجا ہی اسی طرح پر
اونکو تابعین کے حق مین رحمت کی طلب کی ہی چنانچہ یہ الفاظ امام صاحب کے
دعا کے ہین اللھم واصل الی التابعین لہم باحسان الذین یقولون ربنا اغفرلنا
ولاخواننا الذین سبقونا بالایمان خیر جزاءک الذین قصدوا سمتہم وتحروا
جہتہم ومضوا علی شاکلتہم لم یثنہم ریب فی بصیرتہم ولم یختلجہم شک فی قفو
اثارہم والائتمام بصدا یۃ منارہم مکاتفین وعوازین لہم یدینون بدینہم
ویہتدون بہدیہم یتفقون علیہم ولا یتہمونہم فیما ادّوا الیہم کہ
خداوندا اونکی متعینت کرنیوالونکو جزاے خیر دے جو کہ دعا کیا کرتے ہین کہ پروردگارا
مغفرت کر ہمارے اور ہمارے اون بھائیون کی جو ہم مین سے ایمان مین سبقت
لے گئے ہین کیسے تابعین جو اصحاب کی چال پر چلتے ہین اور اونکے آثار کے پیروی کرتے
کرتے ہین اور اونکی ہدایت کی نشانیونکی اقتدا کرتے ہین جنکو کوئی شک اونکی خوبی مین

نہین ہوتا اور کیسے تابعین جو اپنا دین ویسا ہی رکھتے ہین جیسا کہ اصحاب کا تھا
اور اونسے اتفاق رکھتے ہین اور اصحاب پر کچھ تہمت نہین کرتے ان الفاظ سے
صاف ظاہر ہی کہ بعد اصحاب کرام کے رتبہ تابعین کا ہی اور وہی سب امت سے افضل
ہین اور اون کی نشانیان وہی ہین جو کہ امام علیہ السلام نے بیان کردین پس اب
اسمین تو کچھ شبہہ باقی نہین رہا کہ امت محمدی مین وہی گروہ سب سے افضل ہے جو کہ
اصحاب کی متبعیت کرے اور وہی فرقہ اصل راہ پر ایمان کے ہی جو قدم بہ قدم صحابہ کے
چلے اب یہ امر باقی رہگیا کہ وہ فرقہ جو اصحاب کی چال پر چلتا ہی کونسا ہی وہ ہی جسکا نام
اہل سنت ہی یا وہ جس کا نام شیعہ ہی اور یہ امر دونون کے عقائد پر نظر کرنے سے طے ہوسکتا
ہے پس سنیونکے عقیدے وہی ہین جو کہ امام نے اپنی دعا مین بیان فرمائے کہ وہ اصحاب
کے تابع ہین اور اصحاب کے حق مین دعا خیر کرتے ہین اور اونکو ایمان مین سابق
اور مقدم جان کر اونکے لئے رحمت طلب کرتے ہین اون کے آثار کے پیروی کرتے ہین
اونکو اچھا جانتے ہین اور شیعون کے عقیدے بالکل خلاف اسکے ہین وہ اصحاب کو برا جانتے ہین
اور پیر برا کرتے ہین اونکو منافق اور کافر جانتے ہین اونکی پیروی کفر جانتے ہین اونکی خو سونگھنے تک
سے شبہہ رکھتے ہین اور اونپر ہر طرح کی تہمتین لگاتے ہین غرض کہ جو شخص عقل و ایمان رکھتا ہوا وسکو
لازم ہی کہ اونکو اول امام کی دعا کے الفاظ پر غور کرے بعدہ سنیون اور شیعو کے عقیدون پر غور کرکے
تب انصاف کرے کہ امام کے قول کے مطابق سنی حق پر ہین یا شیعہ تفسیر سمرقندی شہادت شیعونکی
معتبر ترین مفسرین جسمین کہ وہ امام حسن عسکری علیہ السلام کی طرف منسوب کرتے ہین
لکھا ہی ان اللہ اوحی الی ادم ان اللہ لیفیض علی کل واحد من محبی محمد ال محمد و
اصحاب محمد ما لو قسمت علی کل عدد ما خلق اللہ من طول الدھر الی اخرہ
وکانوا کفارا لادخلھم الی عاقبۃ محمودۃ وایمان باللہ حتی تستحقوا بہ الجنۃ وان
رجلا ممن بنغض ال محمد واصحابہ او واحدا منھم لیعذبہ اللہ عذابا لو قسم

علی مثل خلق اللہ لا ہلکہم اجمعین ترجمہ خدائے عزوجل نروحی کی آدم پر کہ خدا
اون لوگون پر جو محبت رکھتے ہین محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے اور اونکی آل سے اور اونکے
اصحاب سے ایسی رحمت نازل کریگا کہ اگر وہ تقسیم کیا جاوے اوپر تمام مخلوقات کے اول سے
اخر تک تو وہ کافی ہے اور اگر سب کفار ہون تو اونکی عاقبت بھی اچھی ہوجاوے
اور وہ مومن ہوجاوین اور اگر کوئی آدمی دشمنی رکھیگا ساتھ آل محمد کے اور اصحاب
محمد کے یا ایک سی بھی اونمین سے تو خدا اوس پر ایسا عذاب نازل کریگا کہ اگر وہ عذاب
نازل ہو تمام مخلوقات پر تو وہ سب کے سب ہلاک ہوجائین

یقول المتمسک بولایۃ علی بن ابیطالب علیہ السلام

جبکہ دعاے اصحاب مین بنظر اون صفات کے جو مذکور فقرات دعا مین ہین ہمنے
ثابت کیا کہ مراد صحابۂ مومنین کرام ہین نہ صحابۂ منافقین لیام پس اتباع سے بھی ضرور ہے
کہ مراد اتباع مومنین ہی ہون نہ اتباع منافقین پس جب امام علیہ السلام نے مومنین کے
حق مین دعا کی خواہ صحابہ ہون خواہ اتباع اونکے تو اونکے منافقین صحابہ اور اونکے اتباع کو
کیا ملا خصوصًا حضرات ثلثہ کو کہ شیعہ اونکو پیشوا سے اہل نفاق جانتے ہین قولہ خداوندا اونکی
تبعیت کرنیوالون کو جزاے خیر دے اقول یعنی نیکون کی متابعت کرنیوالونکو جزاے نیک
دے اور بدلالت مفہومی ظاہر ہے کہ بدون کے تابعین کو جزاے بد دی کیون حضرت اگر اتباع
حضرات ثلثہ مین یزید ملعین کے حق مین آپ جزاے خیر باذکی دعا کرین تو بمتابعت اپنے
امام غزالی کے ہوسکتا ہے لیکن اگر شیعہ بھی قاتلین حضرت عمر و عثمان کے حق مین جزائے خیر
پانے کی دعا کرین تو آپ برا نمانین کہ وہ لوگ بھی تو اتباع ہی سے تھے اون صحابہ کے
کہ بعضے اونکے اصحاب بدر بلکہ بعضے عشرہ مبشرہ سے تھے کما مر قولہ بعد اصحاب کرام کے
رتبہ تابعین کا ہے اقول سچ ہے جیساکہ بعد اصحاب کرام کے رتبہ اونکے تابعین کا ہے ویسا ہے
بعد اصحاب لیام کے بھی رتبہ اونکے تابعین کا ہے ہان فرق درجات و درکات کا البتہ ہے

قولہ وہی سب امت سے افضل ہین اقول بیطرح سے مومنین سب امت سے
بہتر ہین اوسیطرح منافقین صحابہ اور اتباع اونکے سب امت سے بدتر ہین قولہ اونکی
وہی نشانیان ہین اقول آپ نے مسلم وہ نشانیان مومنین کی ہین جو لڑے مرے اور
جو زندہ رہے وہ مصداق منہم من قضیٰ نحبہ وما بدلوا تبدیلا کے ہین لیکن منافقین قاذفین
من الزحف جو مصداق منہم من ینتظر وما بدلوا تبدیلا کی کبھی نہیں آئے تھے اونکی نشانیان یہ نہین
ہین جو مذکور وہ مادحین ہین کما ہو ثابت بلکہ اونکی نشانی دعائے روز جمعہ مین ہین کہ
غاصبین خلافت اور اونکا اتباع پر لعنت ابدی یوم القیام ہے قولہ کہ وہ اصحاب کے
تابع ہین اقول یہ کل مومنین کے تابع ہین بلکہ مومنین مومنین کے اور منافقین
منافقین کے تابع ہین قولہ صحابہ کو برا جانتے ہین اقول اگر غرض یہ ہے کہ شیعہ
اصحاب لیام کو برا جانتے ہین اور اصحاب کرام کو اچھا جانتے ہین تو بہت اچھا کرتے
ہین بروں کو برا اور اچھون کو اچھا ہی جاننا چاہیے اور اگر غرض یہ ہے کہ شیعہ کرام ولیام
سب کو برا جانتے ہین تو جھوٹے کے منہ مین ساری دنیا کا گوہ قولہ اونکی خوبیون مین
شک وشبہ رکھتے ہین اقول شک وشبہ کو ہوگا ہمکو جن صحابہ کی خیر وخوبی مین
یقین ہے اونکو بہت اچھا جانتے ہین اور جن صحابہ کو کفر ونفاق مین یقین ہے اونکو
بموجب حدیث صحیحین کے اوپر طریقہ جناب امیر وعباس کے کاذب وغادر وخائن
واثم جانتے ہین قولہ امام کی دعا کے الفاظ پر غور کرے اقول ہمنے باعانت کتب
لغت ہر ہر لفظ پر غور کیا تو حضرات منہ کو مصداق کسی ایک لفظ کا بھی نہ پایا پھر
ہین خود وحدہ انصاف کیا تو شیعونکو حق پر اور سنیونکو ناحق پر پایا والحمد للہ علے
ماھدانا وما کنا لنھتدی لولا ان ھدانا اللہ قولہ تبصرے شہادت اقول
یہ شہادت تو شیعونکے لئے شہد وشکر اور سنیون کے لئے حنظل سے تلخ تر ہے اس لئے
کہ بدیہی ہے کہ مراد اصحاب محمد سے صحابہ مومنین ہین نہ صحابہ منافقین کما فی الدرک

للا سفل من النار ہین اور حوض کوثر پر ذات الشمال کی ہاتون پر گرفتار ہین اور جب رسولخدا اصحابی
اصحابی پکارتے ہین اور ملاک مارالو مرتدین سنائی ہین تو سخت سخت فرماکر اونکو ہٹکارتے ہین اور بالاتفاق
اشتال مجاروانی ذکر جنکی احادیث فضائل سے صحاح سنان بھرے ہوے ہین اصحاب مومنین
سے ہین اور العیاذ باللہ کسی نے انکو منافقین سے نہین کہا اور حضرت عثمان کا ان
لوگونکو گالیان دینا اور اہانت کرنا اور کوڑے لگانا اور لات جوتی سے مارنا اور
پسلیان توڑنا اور شہر بدر کرادینا اور حضرات سنیہ کا ان لوگونکو خرف اور شورپشت
اور بداوب بخاطر حضرت عثمان کہنا جیسا کہ کتب اہل سنت سے بیشتر بخوبی ہمنے لکھا
ثابت ہو پس اگر یہ کل شنائع افعال اوزراہ محبت تھی تو شیعونکا تبرا بھی ثلثہ سے
ازراہ محبت ہو سکتا ہو اور اگر یہ سب ازراہ عداوت تھا تو شیعہ تو فقط منافقین
سے بغض رکھتے ہین تمنے اور تمہارے عثمان نے تو مومنین سے بغض کیا بلکہ تمہارے
حضرت ابی بکر نے تو صحابہ مومنین کو مثل قوم مالک نویرہ بہ تہمت ارتداد قتل کرادالا
تعجب ہو کہ شیعونکا تبرا منافقین سے بغض صحابہ پر محمول ہوتا ہو اور اہنے ثلثہ کی حرکات
ناشائستہ قتل صحابہ مومنین اور اونکی پسلیان توڑنا عین محبت صحابہ شمار کیا جاتا ہو

بہت تیری بے انصاف کا منہ کالا کہو یارو انشاء اللہ تعالے

قیل المخاطب اقمقام ہداہ اللہ سبل السلام

چوتھی شہادت اوسی تفسیر من لکھا ہو لما بعث اللہ موسی بن عمران
واصطفاہ نجیا وفلق لہ البحر ونجی بنی اسرائیل واعطاہ التورالۃ والالواح
رای مکانہ من ربہ عزوجل فقال یارب لقد اکرمتنی بکرامۃ لم تکرم بہا
احدا من قبلی فہل فی انبیاءک علیک من ہو اکرم منی فقال اللہ تعالی ان محمدا
افضل عندی من جمیع خلقی فقال موسی فہل فی ال الانبیاء اکرم من الی فقال
عزوجل یا موسی اما علمت ان فضل ال محمد علی ال جمیع النبیین کفضل محمد

علی جمیع المرسلین فقال یارب انکان فضل ال محمد عندك کذالك فہل فی
صحابۃ الانبیاء عند اکرم من اصحابی فقال یا موسیٰ اما علمت ان فضل صحابۃ
محمد علی جمیع صحابۃ المرسلین کفضل ال محمد علی ال جمیع النبیین فقال موسیٰ انکان
فضل محمد وال محمد واصحاب محمد کما وصفت فہل فی امم الانبیاء افضل عندك
من امتی ظللت علیہم الغمام وانزلت علیہم المن والسلوی وفلقت لہم البحر فقال
اللہ یا موسیٰ ان فضل امۃ محمد علی امم جمیع الانبیاء کفضلی علی خلقی ترجمہ جسکا
خداوند تعالی نے حضرت موسیٰ ابن عمران کو مبعوث فرمایا اور اونکو برگزیدہ کیا اور
اونکے سبب سے دریا کو پل بنادیا اور بنی اسرائیل کو نجات دی اور توریت اور لوح
اونکو عطا کی تب حضرت موسیٰ نے اپنا رتبہ دیکھکر خدائے عزوجل سے عرض کی
کہ یا الٰہی تو نے مجھ کو ایسی بزرگی دی ہے کہ کسی اور نبی کو ہرگز نہیں دی تیرے یہاں
مجھ سے زیادہ اور کسی کی بھی بزرگی ہے خداوند تعالی نے جواب دیا کہ اے موسیٰ تمہیں
معلوم نہیں کہ محمد میرے نزدیک تمام مخلوقات سے افضل ہیں تب حضرت موسیٰ نے
عرض کی کہ کسی نبی کی آل میری آل سے بزرگتر ہے جواب ہوا کہ تم نہیں جانتے کہ
فضیلت آل محمدؐ کی سب انبیا کی آل پر ایسی ہے جیسے کہ اونکو فضیلت سب پیغمبروں
پر ہے تب حضرت موسیٰ نے عرض کی کہ الٰہی میرے اصحاب سے زیادہ تیرے نزدیک اور
کسی نبی کے اصحاب کا رتبہ ہے جواب ہوا کہ اے موسیٰ تم نہیں جانتے کہ فضیلت اصحاب محمد
کی تمام انبیا کے اصحاب پر اوسطرح ہے جسطرح کہ فضیلت آل محمد کی سب انبیا کی
ہے پرتب حضرت موسیٰ نے عرض کی کہ اگر فضیلت محمد اور آل محمد اور اصحاب محمد کی
ایسی ہے جیسے کہ تو نے ارشاد فرمائی پس کسی نبی کی امت میری امت سے زیادہ افضل ہے
جن پر تو نے بادلوں کا سایہ کیا جن پر من وسلوا نازل کیا جن کے لئے دریا کو پل کر دیا
خداوند تعالی نے فرمایا کہ فضیلت امت محمدؐ کی سب انبیا کی امت پر اتنی ہے جتنی کہ مجھ کو میری

خلقت پر فضیلت ہے ان دونون روایتون سے دونون باتین دریافت ہوئین اول یہ کہ جو شخص
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب سے دشمنی رکھے وہ مستوجب عذاب کا ہے
اور عذاب بھی ایسا کہ جس سے تمام دنیا ہلاک ہوجاوے اور جو دوستی رکھے وہ مستحق
ثواب کا ہے اور ثواب بھی کیسا کہ جس سے کفار کی عاقبت بنجاوے دوسرے یہ کہ
اصحاب نبی کی فضیلت اور نبیون کے اصحاب پر ایسی ہے جیسی کہ فضیلت پیغمبر دیون
کی آل کے اور پیغمبرون کی آل پر اور ان دونون باتون کے ثابت ہوجانے سے
مذہب شیعہ کا باطل ہوگیا اسلئے کہ ہمارا اور انکا مذہب کا صحابہ کی دشمنی اور ان کے
برا جاننے پر ہے جو شخص اصحاب سے دشمنی رکھتا ہے وہی یہ لوگ مومن ہتے اور جو انکو سب کر
برا جانے وہی سچا شیعہ ہے پس ان دونون روایتون سے جسکو راوی امام حسن عسکری
علیہ السلام ہین اور جو شیعون کا اقرار ہے صحیح اور مستند روایت ہے حضرات شیعہ کو سوائے
رو امرون کے کیسرا جاوے باقی نہین رہا کہ اصحاب کو بہتر جانین اور انکی فضیلت
کے قایل ہون اور انون سے محبت رکھین تاکہ وہ مستحق ثواب کے ہون پاکہ انکو برا جانین
اور انسے دشمنی رکھین تاکہ مستوجب عذاب کے ہون لیکن حضرات شیعہ جب یہ کہا کہ اپنا
مذہب ترک نکرین گے اور سنیون کے شریک نہوجاوینگے تب تک وہ فضیلت صحابہ کے
قایل نہونگے کوئی شخص باوجود اقرار فضیلت صحابہ کے شیعہ رہ نہین سکتا تمام علماء شیعہ
عبداللہ بن سبا کے وقت سے لیکر جناب قبلہ وکعبہ کے عصر تک اسی فکر مین مر گئے
کہ اصحاب کے معایب تلاش کرین اور انکی برائیان ثابت کرین اور انکے فضایل
سے انکار کرین اگر کسی کو انکار ہو تو وہ ذرا تکلیف گوارا کرے اور شیعون کی کتابون کو
اٹھا کر دیکھے کوئی ورق نہوگا جسمین اصحاب کی برائیان نہون کوئی صفحہ نہ ملیگا
جسمین انون پر سبّ نہو جناب مجتہد صاحب قبلہ صوارم مین ارشاد فرماتے ہین کہ انّا
وجدنا فضائل الصحابہ از طریق الامامیہ باوجود کثرت احادیث مختلفہ در ابواب متفرقہ

از جز نبات اصابیہ وفرعیہ اگر تمام کتب احادیث امامیہ ورقاً ورقاً پڑھیں اور بہ تفحص مطالعہ
درآرند مظنون آنست کہ زیادہ از سہ چہارحدیث کہ سرو پا درست ندا شتہ باشد
دست بہم ندہد اما احادیث مثالب ومعایب انہا پس بلا اغراق ایسی ست کہ متجاوز
از ہزار حدیث باشد ای اہل انصاف ذرا آنکھ کھولو اور نیند سے چونکو اور حضرات
شیعہ کے حال کو دیکھو کہ خود ہی اپنے اماموں کی طرف سے روایت کرتے ہین کہ پیغمبر
صاحب کے اصحاب کا رتبہ سب سے بڑھکر ہے اور کسی نبی کے بارہ نگہ ور جگہ کو
نہین پہنچے اور جو اون سے محبت رکھے وہ ناجی اور جو دشمنی رکھے وہ ناری ہے
اور خود ہی یہ فرماتے ہین کہ کوئی آیت کوئی حدیث کوئی روایت اونکی فضیلت
مین نہین ہے اور جو ہے وہ بے سرو پا ہے بلکہ ہزارہا احادیث اونکی برے مضمون مین ہین
اگر ہم ہزار برس غور کرین اور اس مشکل عقدہ کو حل کرنا چاہین مگر نہ ہماری
سمجھ اس مسئلہ تک پہنچ سکتی ہے اور نہ ہمسے کبھی یہ گرہ کھل سکتی ہے اگر حقیقت مین
ہمارے پیغمبر کے اصحاب ایسے افضل ہین کہ کسی پیغمبر کے اصحاب اونکے درجہ
تک نہین پہنچتے اور اونکی دشمنی باعث عذاب اور اونکی دوستی باعث ثواب
ہے تو چاہیے کہ قول شیعونکا درست ہو اور ایسی بزرگونکی تعریف مین اگر ہزارون
احادیث اور لاکھون روایتین منقول ہون تو بھی تھوڑے ہین اور اگر قول
شیعونکا صحیح ہے تو چاہیے کہ ایسے شخصون کی دشمنی باعث نجات اور دوستی
موجب ہلاکت ہووے لیکن درحقیقت یہ قول مجتہد صاحب کا محض غلط
اور بالکل باطل ہے اسلئے کہ خود شیعونکی کتابون سے ہزارہا احادیث اور اقوال
فضائل مین صحابہ کے ہم نکال سکتے ہین چنانچہ اسی رسالے مین ہم اپنے اس قول
کو ثابت کرینگے اور صدہا روایتین فضیلت صحابہ کی کتب شیعہ سے نکال کر مجتہد صاحب
کے مقلد بیچارے کی خدمت مین پیش کرکے قبلہ وکعبہ کو قول کی تکذیب کرینگے اگر کوئی

شیعہ تعجب کرے کہ کیونکر ہمارے علمائے اصحاب کو فضیلت بیان کی ہے اور کسطرح انکی تعریف کی روایتون کی تصدیق کی ہے تو اس کے واسطے ہم ایک قاعدہ مسلمہ مجتہد صاحب کو بیان کرتے ہین کہ وہ صوارم مین فرماتے ہین کہ اگرچہ کسی اہل مذہب سے جو کہ کسی کے فضائل کا اعتقاد رکھے اوسکے معایب کی روایات کی توقع رکھنا یا جس کسی کے وہ معایب کا معتقد ہو اوس کے فضائل کے اقرار کی امید رکھنا بیجا ہے لیکن خدا نے اپنی حجت تمام کرنے کے واسطے سبھونکو مجبور کر دیا کہ اونہون نے اصحاب کی برائیون کو خود ہی روایت کیا چنانچہ الفاظ اوس کے یہ ہین ہر چند از اہل مذہبیکہ روایات مطاعن شخصے کند توقع روایت فضائل ان شخص داشتن بیجاست وہمچنین بالعکس لیکن جناب حق سبحانہ تعالے از برائے الزام قلوب مخالفین جناب امیر المومنین چنان مسخر گردانیدہ کہ باوجود اینکہ بر خلاف منش آمد و تقرب سلاطین بنی عدی و بنی امیہ اخبار فضائل ابہار البسیار وضع نمودہ اند چون در دنگر راہا حافظ نمی باشد ہمان مخالفین از غایت نافہمی باعجاز جناب امیر المومنین باز مثالب اصحاب ثلثہ و اتباع ایشان را ہم مذکور ساختہ اند و علما و محدثین ایشان ہمچنین احادیث و اخبار را در کتب و مصنفات خود مندرج فرمودہ اند ہم اسی قاعدہ کو تسلیم کرتے ہین اور کہتے ہین کہ خدا نے اپنی حجت تمام کرنے کے لیے شیعونکو مجبور کر دیا کہ اونہون نے اصحاب کی بزرگیان اور فضیلتین اپنی کتابون مین آئمہ کرام کی زبان سے روایت کین ہر چند از اہل مذہبیکہ روایات مطاعن شخصے کند توقع روایات فضائل ان شخص داشتن بیجاست و ہمچنین بالعکس لیکن جناب حق سبحانہ تعالی از برائے الزام قلوب مخالفین صحابہ کبار چنان مسخر گردانیدہ کہ باوجود اینکہ بہ ضرورت ترجیح عقائد عبد اللہ بن سبا و شیعیانش اخبار مثالب صحابہ را بسیار وضع نمودہ اند چون در دنگر راہا حافظ نمی باشد ہمان مخالفین از غایت نافہمی باعجاز جناب امیر المومنین باز فضائل

اصحاب ثلثہ واتباع ایشان را ہم مذکور ساختہ اند وعلماء محدثین ایشان چنین احادیث
واخبار را در کتب ومصنفات خود مندرج فرمودہ اند ٭
یقول المتمسک بولایۃ علی بن ابیطالب علیہ السلام
اس حدیث مین بھی مثل حدیث سابق کے مراد مومنین صحابہ ہین کہ جنکو شیعہ ساری
دنیا سے افضل سمجھتے ہین اور سنّی اونکو خرف اور شورلشپت اور جاہل اور نافہم
اور بے ادب کہتے ہین اور حضرت عثمان اونکی پسلیان توڑتے ہین اور شہر بدر کرتے
ہین اور اس حدیث سے منافقین صحابہ مراد نہین ہین جنکو سنیون نے اپنا پیر بنایا ہے اور
شیعہ اونکو مصداق حدیث حوض اور ایۃ فی الدرک الاسفل من النار سمجھتے ہین قولہ مذہب
شیعونکا باطل ہوگیا اقول نہین صاحب آپ یہ کیا فرماتے ہین بلکہ ان دونون باتونکی
ثابت ہونے سے مذہب سنیون کا باطل ہوگیا لیکن امر اوّل پس اسوجہ سے کہ امثال
عمار اور ابوذر اور ابن مسعود بالاتفاق اصحاب اخیار سے تھے کہ صحاح ستہ مین جنکی احادیث
فضائل زبان نبوی سے موجود ہین اور حضرت عثمان اور اونکا اتباع نے اونسے دشمنی کی
اور مارا پیٹا اور اونکی پسلیان توڑین اور شہر بدر کیا وقد اثبتنا ذالک کلہ فیما سبق اور
جو شخص صحابۂ پیغمبر سے دشمنی کرے اگر اوسکا عذاب ساری دنیا کو ہلاک نکرے تو سینونکو
تو بیشک ہلاک کریگا جو ایسے مرتدین کے مربدین سے ہین اور اگر فرمائے کہ حضرت عثمان
نے یہ سب باتین محبت کی تھین نہ بعداوت تو گستاخی معاف شیعونکا تبرا بھی تو ہی
محبت اور دوستی کی راہ سے ہی حضور اوسکو دشمنی پر ناحق محمول فرماتے ہین لیکن امر
دوم پس اس عبارت سے جسطرح فضیلت اصحاب نکلتی ہے اوسیطرح فضیلت آل کل اصحاب پر
بھی نکلتی ہے وہو ظاہر لا ستروہ فیہ اور اسی پر دلالت کرتی ہے حدیث تمسک وحدیث
سفینہ وامثال ذلک کہ متفق علیہ ہیں پس ظاہر ہوا مذہب سینونکا کہ افضل البشر بعد
رسول اللہ ابوبکر ثم عمر کما فی عقائد النسفی وغیرہ نہ حق ہے قولہ قائل یقول ہذا اللھم ابابکر ثم عمر ثم عثم

فہل فی ہذا من خبر فان من غایۃ المحبۃ تکرر ماتکرر قولہ مدار اونکے مذہب کا صحابہ کی
دشمنی اقول وہی جھوٹے کے منہ مین گوہ مدار مذہب شیعہ صحابہ منافقین کی دشمنی
اور صحابہ مومنین کی دوستی اور مدار مذہب سنیہ برعکس اسکے ہی یعنی مومنین کی دشمنی
اور منافقین کی دوستی پر ہی اور خود مخاطب اقرار کرچکا ہی کہ مابہ النزاع درمیان
شیعہ وسنی صحابہ ثلثہ ہین کہ شیعہ اونکو منافق اور سنی اونکو مومن کہتے ہین پھر یہان
جو فرماتے ہین کہ شیعہ وسنی کل صحابہ مین مختلف ہین کہ شیعہ سب کو برا اور سنی سبکو
اچھا جانتے ہین یہ کس راہ سے ہی جزا نیکہ در رنگور احافظہ نباشد قولہ جو شیعون کا اقرار سے
صحیح اور مستند روایت ہو اقول کسی ایک شیعہ کا بھی اقرار صحت اس روایت پر
کسی چھوٹی ہی کتاب سے مثل سراج السالکین شاہ عبد العزیز دہلوی کے ثابت کردیا ہوتا
تب بھی کسیقدر ہم آپ کو سچا کہتے اب حضور کا لقب مبارک جزاکذب البریۃ اور کیا
ہوسکتا ہی اصل یہ ہی کہ جو روایات تفسیری کہ امام حسن عسکری سے راویون نے
روایت کی ہی اوسکو جمع کرکے منسوب بامام حسن عسکری کردیا ہی اعم اس سے کہ صحاح
ہون کہ ضعاف ہون احاد ہون کہ معنعن یہ دونون صدیثین بھی مثل دیگر
احادیث کے قسم احاد سے ہین کہ اصول عقاید مین بکار آمد نہین کما مر اگر اعلاوہ برین ایمان
ثلثہ کا اس سے ثبوت نہین اگر کل صحابہ مومنین اچھے ہوے تو کل صحابہ منافقین کو کیا ملا
اور بالخصوص آپکے ثلثہ کو کیا ملا جسکا نفاق ہمنے آپ ہی کی کتابون سے ثابت کردیا ہی
کہ اصحاب کو بہتر جانین اقول سوائے ثلثہ واتباعہم واذنابہم کے کہ منافقین سے
تھے کل اصحاب کو اچھا اور بہتر از بہتر جانتے ہین اور یقینا مستحق ثواب ہین جسطرح کہ بیشک
وشبہ اہل سنت منافقین کی دوستی سے مستحق درک الاسفل من النار ہین قولہ عبد اللہ
ابن سبا اقول سابق مین کزرا کہ بقول آپکے یہ ملعون آپکا پردادا ہی اور شیعہ اوسکو مثل
آپکے ثلثہ کے بیدین سمجھتے ہین قولہ کوئی ورق نہوگا جسمین اصحاب کی برائیان نہون

اقول جھوٹ پر خدا کی لعنت ابھی تم خود دو صفحہ پہلے اصحاب کی تعریف مین ہماری ہی کتاب سے نقل کر چکے ہان اگر اصحاب ثلثہ کی برائیان فرمائے تو کسیقدر ہم آپکو سچا کہین کہ ہمارے علما نے چند اوراق مین سینکڑون کتابون سے برائیان اصحاب ثلثہ کے لکھی ہین اسکو یہ بات لازم نہین ہے کہ کل اصحاب کو برا بیان لکھ گئین ہون اگر آپ جھوٹ کو جھوٹ نہین ہین تو ایک سطر بھی کل اصحاب کی برائیون مین دکھا دیجئے قولہ صوارم مین ارشاد فرماتے ہین اقول اگر آپ کچھ سمجھتے ہین تو ہمکو قریب دیتے ہین اور اگر نہین سمجھتے تو خود نافہم ہین حضرت سلامت صوارم مین جہان بحث فضائل اور مثالب اصحاب ثلثہ سے ہے وہان فرماتے ہین اما احادیث فضائل صحابہ از طریق امامیہ الخ پس مراد صحابہ سے یہان اصحاب ثلثہ ہین کہ اقل مصداق جمع ہین ہمکو یہان بغیر بحث و سیاق و سباق اور خود ہی مخاطب نافہم بعد چند سطرون کے قولہ اقول ہمکو فرماتے ہین کہ ازہا صحت نافہمی یا عناد جناب امیر المومنین باز مثالب و اصحاب ثلثہ و اتباع ایشان را ہم مذکور ساختہ اند انتہی اس عبارت سے صاف صاف ظاہر ہے کہ جسطرح ذکر مثالب اصحاب ثلثہ ہے اور صریح بیشتر بھی ذکر فضائل صحابہ ثلثہ ہے نہ کل اصحاب کے بعض اونکے معصیت اور بعض منافی مصداق منکم من یرید الدنیا و منکم من یرید الاخرۃ سے ہین پس غرض یہ ہے کہ فضائل اصحاب ثلثہ ہماری کتابون مین نہین ہین اور مثالب اونکے کہ اونہین کی کتابون سے ہین منجملہ ان الانصار ہین قولہ ازراہ انصاف ذرا آنکھ کھولو اقول اے اہل انصاف ان کو جو بیدہ بخت ہین کہ ذرا آنکھ تو کھولو نہ سر پر کھیلو نہ منہ سے بولو نہ منہ میں چوکھٹ اور ہوش مین آؤ اور اپنی حال بد مآل پر نظر کرو کہ اصحاب ثلثہ کی تنقیص و تضلیل کہ معنی صاحب سے بھی انکار رہے بڑھا دیا یہان تک کہ روز فدک الصار اے بدر اگر عذاب نہ نازل ہوتا تو جز عمر نہ کوی پیر بچتا نہ کوئی پیغمبر پھر خود ہی اونگے

معاصب مین اپنے صحاح مین نقل کرتے ہو بقول حضرت عمر کہ جناب امیر و عباس اونکو بلکہ
اونکو مقدم بلکہ اونکو موخر کو کاذب اور غادر اور خائن اور آثم جانتے تھے اور یدور الحق
مع علی حیث دار بھی صحاح مین ہی اگر کوئی سنّی ہزار برس سوچے اور اس مشکل
عقدہ کو حل کرنا چاہئے تو ہرگز حل نہوگا اور یہ گرہ ریشمی کسیطرح کھل نہین سکتی کہ
اصحاب ثلثہ مجمع فضائل و رذائل معًا کیونکر تھے اور حضرت عمر کا صدق مستلزم اونکے
کذب کا ہی اور کذب اونکا مستلزم صدق جناب امیر اور صدق آنحضرت کا مستلزم
کذب عمر اس سے بڑھکر گیا گرہ ہوگی کہ ہزار کھولوگے مگر گویا سنکی گرہ مین پانی پڑا ہی وہ کب
کھل سکتی ہی قولہ اس عقدہ مشکل کا حل کرنا اقول حضور والا کو ایسے بلیدون کو دلون کے
نزدیک تو ذرہ سے ذرہ سی بات نہایت مشکل اور عقدہ لاینحل ہی اسی سے شیعہ
سے اشعری اور اشعریے نجدی بجواب دیکھین ہمارا گرگٹ کون رنگ بدلتا ہی لیکن
پیروان حضرت مشکلکشا جنکی حق مین آیۂ علا یوم لا علی لہلاک عمر فرماتی ہین اور فضیلۃ
ولا اباحسن لہا مثل پتاتی ہین اور کان عمر یتعوذ من معضلۃ لیس فیہا ابوالحسن علی
کمانی تاریخ الخلفا وغیرہ ایسے عقدون کو عقدہ نہین سمجھتے اور جنکو ٹھوکر مین جانتے ہین
کہ فریب عوام کے لئے تم سی جہلا بتاتے ہین اور اپنی کج فہمی بلکہ نافہمی کا نمونہ دکھاتے ہین
دیکھو کیسی سہولت سی ہمنے تمہارا عقدہ کھولدیا کہ اقرار فضائل صحابہ سی مقصود صحابہ مومنین ہین اور
انکار فضائل صحابہ سی مقصود صحابہ منافقین ہین بلکہ بالخصوص اصحاب ثلثہ مراد ہین
کیون حضرت پہ گرہ تو آپکی بکر فکر کی کھل گئی اب بجلہ خاطر رنگین سی کوئی دوسری پیش کیجئے
ہر چند آپکو کسیقدر بیچینی ہوگی اس لیے کہ آپکی تربیت خانہ مین مثل ام کلثوم دختر
ابی بکر مخطوبہ عمر کی ناز و نعم پلی ہوگی کمانی تاریخ الکامل لابن اثیر الجزری قولہم اہل
قاعدہ کو تسلیم کرتے ہین الی قولہ باز فضائل اصحاب ثلثہ و اتباع ایشان را ہم مذکور
ساختہ اند اقول تسلیم قاعدہ اور تقلیب تقریر جب صحیح ہوتی کہ کوئی چھوٹی سی بھی

حدیث کتب علما و محدثین شیعہ سے فضائل اصحاب ثلثہ اور انکے اتباع مین نقل کی ہو تو
اسلیے کہ جناب مجتہد اعلی اللہ مدارجہ تو فرماتے ہین کہ صاحبان صحاح اہل سنت فرباعجاز
جناب امیر مثالب اور معائب اصحاب ثلثہ کو اپنی صحاح مین نقل کیے پس تقلید
اسکی یہ تھی کہ آپ فرماتے کہ صاحبان صحاح شیعہ فرباعجاز اصحاب ثلثہ فضائل اصحاب ثلثہ
اپنی صحاح مین نقل کیے حالانکہ ایک حدیث کا بھی فضائل اصحاب ثلثہ سو آپنے پتا
و نشان شیعہ کی کسی غیر صحیح کتاب سے بھی نہ پایا ابتدائے کتاب سے اس مقام تک اگر ہم
بنام نامی اصحاب ثلثہ کوئی حدیث لکھی ہو تو کہدیجیے اور ہم سے لیجھیے تو حدیث قرطاس
حدیث قدک حدیث حبشی آسامہ حدیث حوض حدیث کاذب و غادر و خائن اور
امثال انکو سب آپ ہی کی کتابونسے نقل کرتے ہین کہ جنکا مصداق سوائے اصحاب
ثلثہ اور انکے اتباع کے کوئی نہین ہوسکتا ہو بالی یہ دو حدیثین جو فضائل مطلق صحابہ کی
آپنے نقل کیین تو سب ہم مطلق صحابہ کو برا جانتے ہین بلکہ ہم فقط اصحاب ثلثہ اور انکے اتباع
کو بسبب اصحاب نفاق ہوجانیکے برا جانتے ہین اب آپکو لازم ہو کہ ثابت کیجیے کہ صحابہ سے مراد یہان
اصحاب ثلثہ ہین یا جتنے کہ صحابہ سے مراد صحابہ مومنین و منافقین سب ہین تاکہ آپکی ثلثہ بھی
اسمین داخل ہوجائین اور جب یہ آپنے ثابت نکیا تو ہم کہتے ہین کہ الا تسلم کہ مراد آپکی ثلثہ ہین
یا کل مومنین و منافقین مراد ہین کیون نہین جائز ہو کہ مومنین صحابہ مراد ہون آپ خود
صفحہ ۴۷ مین اسی کتاب کے فرما چکے کہ امامیہ کے نزدیک فضائل کی مصداق صرف وہی
اصحاب ہین جنکو علماے شیعہ نے قبول کیا ہو انتہی اور ظاہر ہو کہ علماے شیعہ نے منافقین
سے کسیکو قبول نہین کیا اور آپ نے ثلثہ کو بھی اونہین سے سمجھا پھر آپکا یہ دعوی کہ بار فضائل
اصحاب ثلثہ و اتباع ایشان را ہم مذکور ساختہ اند یا اسکا ثبوت دیجیے یا جھوٹا ذہین کو
خدا نے کہا ہو وہ فرمائے اور آپ اپنے منہ سے ثلثہ کو ہر جگہ اصحاب کبار کہتے ہین کہا کیجیے آپ کا
خصم بھی اونکو کبار رکھتا ہو مگر اصحاب النار کا اور اونکے اتباع کو اونکا صغار جانتا ہے

کراوسی سے حضور والا بھی ہین تنہا نہو جیگا یہ اپنی اپنی سمجھ سے ہے
قال المخاطب المحترم ہداہ اللہ سبیل السلام
پانچوین سنشاوستہ شیخ ابن بابویہ قمی نے کتاب معانی الاخبار مین امام موسی رضا
سے روایت کی ہو عن الحسن علیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان ابا بکر منی
بمنزلۃ السمع وان عمر منی بمنزلۃ البصر وان عثمان منی بمنزلۃ الفواد ترجمہ امام
حسن علیہ السلام روایت کرتے ہین کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
کہ ابوبکر بمنزلہ میرے سمع کے ہے اور عمر بمنزلہ بصر کے اور عثمان بمنزلۂ دل کے اور جب
کہ حضرات خلفا ثلثہ رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین کا امام حسن کی قول سو بمنزلہ پیغمبر خدا کے
سمع و بصر اور دل کے ہونا ثابت ہوا تو پھر اون سو محبت نہ رکھنا درحقیقت پیغمبر خدا سے
محبت نہ رکھنا ہو اور اونسو عداوت رکھنا دراصل پیغمبر خدا سے دشمنی رکھنا ہو سنی والو کو
تعجب ہوگا کہ امام حسن کی روایت سو علماء شیعہ نے کیونکر ایسی حدیث کو اپنی کتابون مین
ذکر کیا اور انتظار ہوگا کہ اگر اوس کو نقل کیا ہو اور اوس کی صحت کو تسلیم کیا ہو تو اوسکا
کیا جواب دیا ہو اسلئے ہم اوس جواب کو بیان کرتے ہین وہ جواب یہ ہو کہ اس
حدیث کو اون الفاظ کے بعد جنکو اوپر ہم نے نقل کیا ہے بھی الفاظ اور بڑہائے ہین
اور اونہین کو جواب اس حدیث کا تصور کیا ہو فلما کان من غد الخ ترجمہ
امام حسن فرماتے ہین کہ جب دوسرا دن ہوا تب مین حضرت کی خدمت مین حاضر
ہوا اوس وقت امیر المومنین علی علیہ السلام اور ابوبکر اور عمر اور عثمان سو جو وہان تھے مین نے
حضرت سے عرض کی کہ اجازت ہو تو جو کچھ آپکی زبان سے سنا جو کچھ آپ نے
ان اصحاب کی نسبت فرمایا وہ کیا ہو حضرت نے فرمایا کہ ہان مین نے کہا ہو لہذا اس کو
حضرت سے اونکی طرف اشارہ کیا اور کہا کہ یہ سمع اور بصر اور دل ہین اوسکے
وصی یعنی علی کی محبت سے سر سے اٹھ جاتی ہو اور یہ کہکر یہ آیت پڑہی کہ فبشر عباد الذین

فرماتا ہو کہ ان السمع والفواد کل اولئک کان عنہ مسئولا بعیرہ فرمایا
کہ قسم ہو مجھ کو اپنے پروردگار کی عزت کی کہ [illegible] قیامت کے دن
کھڑی کیجاؤ گی اور اون سو سوال تھا کی کہ تجھ سو ہوگیا اور یہی مطلب ہو
خدا کے اس قول کا کہ وقفوھم انھم مسئولون کہ [illegible] اون سو پوچھنا ہے اس
حدیث کو ان الفاظ کو ہم نے [illegible] سو سنو دوسرے دن کا جمایا
ہوا فقرہ تجھ کو بین ہیلی دلیل اس حدیث کو ثابت ہو کہ اول روز جب امام حسن
حضرت سو سنا کہ ابوبکر نماز [illegible] عمر پڑھکے اور عثمان بمنزلہ دل کے ہین
تو اوس روز کچھ استفسار کیا دوسرے دن پوچھنے کا کیا سبب ہو اگر امام حسن کو پوچھنا
ہوتا تو اوسی وقت پوچھتے اگر یہ خیال کیا جاوے کہ ہیبت ان سبب سے موجود ہوئی خلفاء
سو صوفیین کو انکی خوف [illegible] اچھا تو دوسرے دن بھی [illegible] سو انکا موجود ہونا
ثابت ہوتا ہو اگر اونکا خوف تھا تو [illegible] حضرت آنحضرت کو سامنے ایسا
ایسا فرمایا اس کی حقیقت کیا ہو کہ پھر مجلس مین انہین کے سامنے استفسار کرتے
اس سو صاف ظاہر ہو کہ یہ فقرہ دوسرے دن کا جمایا ہوا ہو دوسری دلیل اس حدیث
سو معلوم ہوتا ہو کہ اول روز پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف تشبیہ اور تمثیل پر
قناعت فرمائی اور حضرات خلفاء ثلثہ کو بمنزلہ سمع اور بصر اور فواد کے کہکر سکوت کیا
تو یہ فرمانا دل سے تھا یا برا تقیہ یا بطور استہزا اگر دل سو تھا جیسا کہ ہم سمجھتے ہین فنعم
الوفاق جھگڑا طے ہوا اگر برا تقیہ تھا تو اول پیغمبر خدا کی نسبت تقیہ کرنا ثابت ہوا
حالانکہ خود حضرات شیعہ اوسکے قائل نہین دوسرے اگر پہلے دن حضرت نے برا تقیہ
فرمایا تھا تو دوسرے دن [illegible] خلفاء کا
خلق خوف سو یا بغیر خوف کرنے [illegible] تو پیغمبر صاحب کی نسبت سخرگی اور کفر یہودی کا اطلاق کرنا ہو اور یہ سوائے شیعون کے

دو مرتبہ سے نہیں ہو سکتا وہ جو چاہیں پیغمبر صاحب پر تہمت کریں تیسری دلیل
پیغمبر خدا علیہ الصلوٰۃ والسلام جو کچھ فرماتے تھے اور جو کچھ کہتے تھے وہ صاف صاف
کچھ لگی لپٹی نہ رکھتے تھے اور کسی کو دھوکا نہ دیتے تھے اور کسیکو شبہہ میں نہ ڈالتے تھے
پس اگر دوسرے دن کو جماعت ہونے نہ کرنے کو ہم صحیح مانیں تو گویا پیغمبر صاحب پر
تہمت کرنی ہے کہ اگر دوسرے دن امام حسن استغفار نہ کرتے اور پیغمبر صاحب
اصل مطلب نہ بتاتے تو لوگ شبہہ میں رہتے اور حضرت کے کلام کو صدق اور صفائی پر
قیاس کرکے حضرات ابوبکر صدیق اور عمر فاروق اور عثمان ذی النورین رضی اللہ
تعالیٰ عنہم کو بمنزلہ سمع اور بصر اور دل کے سمجھتے جیسا کہ اول لفظوں سے جو حضرت نے
فرمائی معلوم ہوتا ہے پس کیونکر ایمان رکھیں گے پیغمبر صاحب پر ایسی تہمت کر سکتا ہے
اور جسکا کلام صاف بیان کر دے اور کوئی لپٹی نہ رکھی ہو اوسکی باتوں کی ایسی تاویل
کر سکتا ہے نعوذ باللہ من ذلک حقیقت میں جو حضرات شیعہ زین کو سخریہ اور ٹھٹھہ میں
ڈالدیا ہے اور پیغمبر خدا کے احادیث اور کلام اللہ کے آیات کو تحریف اور تغیر
کرکے بدل دیا ہے خدا کے کلام کو کلام نہیں جانتے ہیں نہ پیغمبر صاحب کی حدیث کو
صاف سمجھتے ہیں سب میں شک اور شبہہ کرتے ہیں اور سب کو دو معنی
جانتے ہیں چونکہ بنائے مذہب شیعہ نفاق اور جھوٹ پر ہے اسلئے سب کو اپنا ہی سا
جانکر ایسے تاویلات کرتے ہیں ورنہ کون شخص ہے کہ پیغمبر صاحب کی نسبت ایسا کہیگا
کہ وہ ایک روز کچھ کہتے تھے دوسرے روز اوسکی کچھ تاویل کرتے تھے فرض کرو کہ اگر کسی
شخص نے پہلے ہی دن کی باتیں سنی ہوں اور اوسنے پیغمبر صاحب کو ہادی اور
نبی سمجھکر اونکے کلام کو حق جانا ہو حالانکہ بقول شیعوں کے وہ حق تھا اور اوسکا
مطلب دوسرا ہی تھا جس کو دوسرے دن حضرت امام حسن کے پوچھنے پر
بتلایا اور وہ شخص دوسرے دن حضور میں حضرت کو حاضر نہ ہوا ہو اور اوسنے

پیغمبر خدا کے زبان سے اوس جہل فقرے کی تشریح سنی ہو تو اوسکو ذرا بھی
اوس کلام کی صحت پر ہو گیا ہو اور جس کے سبب سے وہ گمراہ ہوا ہو اس کا الزام
کسپر ہوگا اوسے سنوانے والے پیغمبر خدا پر یا معاذ اللہ حضرت پر
یقول المتمسک بولایۃ علی بن ابیطالب علیہ السلام
یہ شہادت حضور کی شہادت زور بتنی اور پر چسپ تصور کی ہو اول اپکو ضرور تھا
کہ تو اعتراض حدیث کا اقرار شیعہ سے ثابت کرتے اس کے بعد استدلال فرماتے
کیونکہ مدار اعتقاد شیعہ اوپر متواترات کے ہے نہ اوپر اخبار احاد کے ہر پس اگر
کوئی حدیث خلاف احادیث متواترہ ہو تو شیعہ اوسکو قابل الطرح یا قابل
التاویل مثل آیات تشبیہ تجسم جانیگی پھر آپکا استدلال شیخ جلی کا خیال ٹھہر جائیگا
دوم یہ کہ جب مطابق زعم باطل آپکے حدیث مذکور شیعہ پر دلالت کرتی ہے
تو مطابق مخالفین اور مخالف ہمارے کیونکر مذہب کے ہو سکے اور ہمکو ہمارے
اماموں نے فرمایا ہے کہ جب دو حدیثیں معتبر ہمارے پاس آویں کو ایک
اوسکین سے موافق عامہ اور دوسرے مخالف عامہ ہو تو مخالف ما خالفھم
فان الرشد فی خلافھم پس ہمکو ضرور ہے کہ اس کے خلاف پر عمل کریں
اور احادیث والے پر مذمت تم کو معمول بہا جانا کیونکر پھر اس استدلال و قیل
وقال لاطائل سے کیا حاصل سوم یہ کہ آپکو منظور نظر وقت اثر شیعہ کا الزام
دینا ہو اور ظاہر ہو کہ بنا سے الزام مستقیم تجسم پر ہوتی ہے اور آپ کے
خصم نے کل حدیث کو من حیث ہو کل استدلال کیا ہے نہ بعض کو من حیث
ہو کل پھر اوس بعض سے آپ استدلال کیونکر کر سکتے ہیں اور اپنی تسلیم اور
عدم تسلیم سے دوسرے پر الزام کیونکر دے سکتے ہیں غیروں کے مسلمات
میں آپکو زبردستی دخل دینا مصداق اس مثل کا ہے کہ خواہی نخواہی

Presented by: Rana Jabir Abbas

اب ذرا کان لگاکر متوجہ ہوکر آپ اور آپکے اتباع متین اور ہم قبل از مقصود ایک
مقدمہ عرض کرتے ہین کہ جناب رسولخدا نے ہمیشہ اپنا متحد ہونا ساتھ جناب امیر
کے بعبارات مختلفہ بیان فرمایا علی منی وانا من علی کما فی صحیح البخاری وغیرہ من
الصحاح وانا وعلی من نور واحد یا علی حربک حربی وسلمک سلمی وعلی
مثل راسی من بدنی اور فردوس دیلمی مین ہو بمنزلۃ روحی من جسدی اور
جمع الجوامع الکبیر مین ہو کہ عمر عاص نے او نحضرت سے پوچھا کہ آپ کے نزدیک دنیا
مین کون احب ہو فرمایا کہ عائشہ اور بعد او سکے حفصہ میری محبوبہ ہین یعنے ان
دونون سے حظ زندگانی اور لذت نفسانی ہو سائل نے کہا کہ مین مردون سے
پوچھتا ہون فرمایا کہ انہین دونون کے باپ یعنی تا دم زندگانی یہ
لوگ تکفل برداری وخدمتگذاری معروف راحت رسانی ہین پھر سائل
نے عرض کی کہ پھر علی کہان ہین فالتفت الی اصحابہ فقال ان ھذا لیسالنی
عن نفسی یعنے او نحضرت نے متوجہ باصحاب ہوکر فرمایا کہ یہ شخص مجھ سے میرے نفس کو
پوچھتا ہو یعنے مجھ کو بجائے نفس نفیس اور ذات شریف میری کے ہین وہ غیر
نہین ہین جو دوست من حیث اللہ ہوا ہون یا من حیث الاخوۃ ہون یا بالجملہ
احادیث طرفین بحد استفاضہ وتواتر پہنچے ہین کہ جناب رسولخدا نے ہمیشہ ان
حضرت کو بمنزلہ نفس اپنے کر فرمایا ہے اور مجمع علیہ کل مفسرین شیعہ وسنی ہے
کہ او نحضرت نے روز مباہلہ ابنائنا مین حسنین کو اور نساءنا مین جناب سیدہ کو
اور انفسنا مین جناب امیر علیہ السلام کو لیکر واسطے مباہلے کے نکلے تھے اور صواعق محرقہ
مین ابن حجر ایسے سنگدل نے کہا ہو ان علیا احج یوم الشوری علی اھلہا
فقال انشدکم باللہ من فیکم احد اقرب الی رسول اللہ منی ومن جعلہ
نفسہ وابناءہ ابناءہ ونساءہ نساءہ غیری قالوا اللھم لا یعنے تحقیق کہ میرے

جناب امیرؑ نے روز شوریٰ اصحاب شوریٰ پر پیش فرمایا کہ مین تمکو خدا کی قسم دیکر پوچھتا
ہون اے صحابہ کہ آیا تم مین سے کوئی ایسا ہو کہ مجھ سے قرابت مین قریب تر
رسولخدا سے ہو اور کوئی ایسا ہو کہ او سخضرت نے او سکو اپنا نفس کر دانا ہو اور
اوسکے بیٹون کو اپنا بیٹا اور بیٹیون کو اپنی بیٹیان قرار دیا ہو بجز میرے پس کہا صحابہ
نے اللھم لا یعنے خدایا ہم مین سے سوائے علی کے کوئی ایسا نہین ہو
پس جناب امیر کے نفس پیغمبر ہونیکا اقرار تھا اور بات ابھی تک زبان زد
خاص و عام ہے کسی شاعر نے حضرت عائشہ صدیقہ کی حال مین کہا ہے
سہ لڑین وہ جا کے بانفس پیمبر ۔ علی کا نفس تھا نفس پیمبر ✤ بود تمہید
اس مقدمہ کا اب خدمت مخاطب مین عرض ہو کہ جناب امیر علیہ السلام
نفس پیغمبر ہین بموجب آیت اور بحسب سنی روایت کے اور بنا بر اس روایت
کے ابوبکر و عمر و عثمان اور کل آل اور اصحاب کان مین جو اعضا اور جوارح انسان ہین
اور بیت ظاہر ہو کہ نفس کو خدا نے کل جوارح اور اعضا کا دنیا مین امیر
اور سردار اور حاکم کیا ہو جیسا کہ امام رازی بھی تفسیر آیہ ان السمع والبصر
والفواد مین فرماتے ہین کہ ثم ھذہ الحواس آلات النفس والنفس
کالامیر لہا یعنے سمع و بصر و فواد آلات نفس ہین اور نفس انکا امیر ہو
انتہی آپ اس سے نتیجہ نکلا کہ جناب امیر کو پیغمبر خدا نے اپنا نفس بنایا تو وہ حاکم
اور امیر ہونے اور حضرات ثلثہ مثل اعضاے ثلثہ محکوم اور مامور اونکے ہوے
لیکن بہ اعضاے ظاہری نہ باطنی مین تا حیات جناب رسول خدا تو تابع اور محکوم
اور مامور رہے ۔ اور بعد وفات او سخضرت کے جس طرح سے کل اعضاے انسانی
اوسکے نفس کے مخالف ہو جاتے ہین جیسا کہ آیہ وافی ہدایہ شھد علیھم سمعھم
وابصارھم وجلودھم سے ظاہر ہو اوسیطرح حضرات ثلثہ نے بھی نفس رسولخدا

کی متابعت سے سرکشی اور سرتابی کی اور مخالفت اوسکے حکم اور نافرمانی
بن بیٹھے اور نفس پیغمبر کو محکوم اور مامور اپنا کیا پس ایسے لوگ رسول خدا
کے یہ مجازی سمع و بصر و فواد ہوے اور اندھے ہونے نافہم ہونے اور مصداق
قلوب لا یفقهون بها و اعین لا یبصرون بها و آذان لا یسمعون بها
کے ہوے اب آپ خود ہی براہ انصاف فرمائے کہ جو کوئی نفس اور
اماره حقیقی نفس رسول کا منکر ہو جائے اوسکے کفر و نفاق میں کیا شک رہا اور
بموجب فتاوی سلاطین زمانہ بھی ایسے لوگ جو کسی ریاست اور دولت
اور حکومت میں خلل انداز ہوں اونکی سزا سوائے صلب و قتل و خلع انامل
کے کیا ہے بلکہ کشتنی سوختنی باشد و گردن زدنی * و محمد میمنت محمد
حضرت مصطفی صلی علیه و علی ابائه السلام مین انشاء الله یہ سب ہونا ہے انکے
تحمل خطبه و رفع ذمام نوبره و لوکره المشرکون کیون مولوی محمد یعلی خانصاحب
اخیر خطبه مین اور ثمرة الغراب فی مزه حنظل دیکھا یا نہین گو زبان سے
کچھ نہین کہا مگر آپکا دل ہی جانیگا اور مکذب آپکی زبان کا ہوگا قوله
فی الخطبه تشویقنے علی کی محبت سے سوال کئے جائینگے اقول ترجمہ لفظ ولایت
کا جو حدیث مین ہے محبت کرنا مطابق مذاق اہل سنت نہایت درست ہے
مادہ دل سے کو معنی دوستی سے ایسی دوستی ہے کہ جہان جہان کوئی لفظ مشتق
اس سے ہے وہان سوائے معنی یاری و دوستی کے سنیون کے ذہن مین
دوسرے معنی نہین سماے حدیث من کنت مولاہ فعلی مولاہ مین بھی یہی معنی
ہین یعنے جسکا مین یار و دوست ہون علی اوسکا یار و دوست ہے کل مسلمان علی کو
پیغمبر کے دوست کا دشمن جانتے تھے حضرت نے فرمایا کہ تم سب غلط سمجھے ہو جسکا
مین دوست ہون علی بھی اوسکا دوست ہے سبحان الله کیا خوب معنی ہین

اور حدیث ھو ولی کل مومن ومومنۃ بعدی کما فی صحیح الترمذی ہین بھی یہی
معنے ہین کہ علی دوست ہر کل مومن ومومنہ کے ہین لیکن بعد میرے اور میرے
سامنے تو اونکے بچے دشمن ہین اور اسی طرح حدیث الولایۃ اذا انتہیت الیک
جو پیشتر گذرے اوسمین بھی یہی معنے ہین کہ حق وہ دوستی ہو جو تجھ تک
پہنچے اور باقی کل دوستی دنیا مین باطل ہو اور ایۃ انما ولیکم اللہ ورسولہ
مین بھی ولی کے یہی معنے ہین کہ یار ودوست تمہارے خدا اور رسول ہین دیکھو
سنیو کبھی معنے ولایت کے والی ہونے کے اور تولیت اور حکومت اور امارت کی
زبان پر نہ آنے پائین ورنہ حضرات ثلثہ کے گلے مین رسی محکومیت کی
پڑ جائیگی اور نامجوریت اونکی اظہر من الشمس ہو جاویگی صدر حمت
حضرات سینہ کو جنکو خدا ورسول اور امام کی حکومت اور امارت اور
سرداری سے انکار ہو اور انکو اپنا یار ودوست بنانا ہین مطلوم ہے حسین
کہ دعوے مساوات اور برابری کا رکھتے ہین اسواسطے انکو ایسی مجبوبہ
اور معشوقہ سمجھکر اظہار اپنے یار ودوست ہونیکا کرتے ہین چنانچہ اونکے مولانا
روم فرماتے ہین ؎ اے قوم بحج رفتہ کجائید کجائید ؎ معشوقہ ہمین جاست
بیائید بیائید ؎ آنانکہ طلبگار خدائید خدائید ؎ حاجت بطلب نیست شمائید
شمائید ؎ بعض ظرفاے میومنین ناقل ہوے کہ بعض افغانان بریلی ہر
گھر دم دم چار یار کا دم بھرتے ہین بعض شیعی نے طیش سے مطارحہ ہوا شیعی
نے کہا ہم تو دم پنجتن کہتے ہین سنی نے کہا کہ ہمین کہو دم چار یار
شیعی بولا خان صاحب ہم کہتے ہین ہمارے پنجتن ہماری مان کے
پنجتن ہماری جورو کے پنجتن آپ بھی فرماے ہمارے چار یار ہماری
مان کے چار یار ہماری بہن کے چار یار ہماری جورو کے چار یار خانصاحب

بہت شرمایے اور جز خاموشی کچھ جواب نہ دے سکے قولہ پہلی دلیل اس
حدیث سے ثابت ہوتا ہے اقول واہ واہ سبحان اللہ کسقدر مستحکم دلیل ہے کہ
حضرت امام حسن کے دوسرے دن پوچھنے سے ثابت ہوگیا کہ یہ حدیث مجھے بھی
ہے کیون حضرت دوسرے دن پوچھنے اور جھوٹھے ہونے مین کون سی ملازمت ہے
جو بات ایکدن نہ پوچھی جائے بسبب اسکے کہ اوس دن اوسکا موقع نہ ہو تو وہ ضرور
جھوٹھی ہے اس پر کیا دلیل ہے کاش اس دعوی لغو پر کوئی چھوٹھی دلیل بھی
قائم کرتا حضرت مخاطب کی لغویت کی کوئی انتہا نہین ہے اگر زعم باطل مین یہ ہے
کہ حضرت امام حسن بھی مثل انکے ثلثہ کے جاہل تھے حالانکہ شرح حدیث کے بیچ بیچ کتاب
الجہاد صحیح بخاری مین ہے ابن حجر عسقلانی فرماتے ہین کہ حضرت امام حسن حالت
رضاعت مین مطالعہ لوح محفوظ کرتے تھے پس امام حسن علیہ السلام کا غرض اسسے
جیسا انجیل کی تھی کہ میرے پوچھنے کے ذریعے سے وہ حضرت اتمام حجت ثلثہ پر فرمائین اور یہ
موقوف تھا حضور ہی ثلثہ اور موجود گی جناب امیر پر اور روز اول نہ حضور ہی ثلثہ
حدیث سے ثابت ہے نہ موجود ہونا جناب امیر کا جب روز ثانی ثلثہ اور جناب امیر موجود تھے تو
حضرت امام حسن نے پوچھا جناب رسولخدا نے اشارہ کرکے طرف ثلثہ کے فرمایا کہ یہ تینون جو بمنزلہ
اعضائے ثلثہ ظاہری میری کے نظر ظاہر بینون مین ہین تولیت اور امارت اور حکومت
اس شخص سے جو بجائے نفس میری کے ہے سوال کیجائینگے کہ ایا ان ثلثہ نے میرے نفس کی امارت اور
حکومت کو مانا یا بنصب حقوق اونکے خود امیر اور حاکم ہو اور میرے نفس کو مامور اور محکوم اپنے اعظم
وستحم کو دیا ہے تو جیہ اس حدیث شریف کی ہمارے حضرت مخاطب سراپا خرافت معلوم
نہین کہ کس کس وادی ضلالت وغوایت مین حیران اور سرگردان زمین اور زمانہ ہے
کہ اگر یہ نہ پوچھا تو دوسرے روز کیون پوچھا کیون حضرت روز اول ثلثہ کی موجودیت
آپکے گمان سے ثابت کی جو احتمال تقیہ کا نکالا پھر فرمائین کہ تنہائی مین کیون

کیون نہ پوچھ لیا اگر تمہاری مین پوچھتے تو صحیح حجت خدا الخ تلمیحہ کیونکر تمام ہوسکتے
قولہ دوسری دلیل اس حدیث سے معلوم ہوتا ہو اقول اس دلیل مطیل مین مخاطب
دلیل و دلیل دو محبت ثالثہ حدیث کو احتمالات ثلثہ مین منحصر کیا کہ یا دل ہی یا لقمہ
سہو یا استہزا و سخریہ سہو تھا لیکن کوئی دلیل حصر عقلاً و نقلاً قایم نکی کہ حصر سے کرتا بعد ثابت ہوتا
کہ جو تھا احتمال بیان محال ہو بہت اچھا تمین ہی احتمال سہی آپکو مرغوب ہین تو تمین ہی کو
ہم بھی پیش کرتے ہین لیکن پہلا احتمال کہ دل سہی ہو ہم اوسکو اختیار کرتے ہین
کہ بیان دل سہو تھا لیکن نہ بحجت بلکہ از راہ اتمام حجت اگر یہ بھی نقرہا تو کلمہ اور راہ کا
اتباب پیدا تمام حجت خدا کی ہو تو بیان کیونکر لگا تو پھر آپکو فرمانا لعلم الموفاق بخص
غایا تھا مگر شیعون سے امید رکھنا کہ اہل نفاق سے اتفاق کرینگے نہایت تحقیق مارتا
ہے لیکن دوسرا احتمال یعنی تقیہ کا پس ہر چند فی الجملہ تقیہ اور کثرت تقیہ کا استناد
فی الفاد سہو اور حدیث لوکی تو ثبت حدیث السہو سہو اور اکرم علیہ السلام دل
دین سہو غیر امور تبلیغی مین ثابت ہو مگر بقول آپکے کہ اس مقام پر حدیث کثرت تقیہ
شیعہ اسکو قائل نہین تو یہ احتمال بھی آپکا آپکی حجت کی بنا پر ہی دلیل ہوسکے
لیکن تیسرا احتمال سخریہ و استہزا پس جب سنیونکا خدا خود مسخرا ہی اور مسخرون کا
استہزا کرتا ہو اور ہنسی ہنسنے اولتا کرتا ہو جیسا کہ صحیح بخاری مین لفظ فرمایا ہے
کہ ضحک اللہ حتی استلقی تو ایسے مسخرہ خدا کا اگر پیغمبر بھی مسخرا ہو تو کیا قباحت ہو
خصوصاً وہ ذلیل الاوقات پیغمبر جو جو رو کو کندھی پر سہی ناچ حبشیونکا دکھلاوے
آپ اپنے خدا اور رسول پر جو چاہین تہمت کرین مگر شیعون کو خدا اور رسول پر حملہ اللہ
کوئی کیا تہمت کرسکتا ہو قولہ تیسری دلیل پیغمبر خدا جو کچھ کہتے تھے وہ صاف صاف
اقوال ہہ دلیل ہوتی ہو اوپر اسکا کہ پیغمبر خدا کا ہر کلام ہر مقام پر محکم اور مفصل ہی ہوتا تھا
اور کسی محل مین مجمل اور متشابہ نہین ہوتا تھا کافی ہو واسطے ابطال اس زعم فاسد کے

یہ امر کہ اگر کلام مجمل اور متشابہ اوسکے محل و موقع پر عیب ہوتا تو کلام اللہ مین مجمل
اور متشابہ نہوتا اور تم الیسون کی گمراہی کی خبر خود خدا نے دیدی ہو واما الذین
فی قلوبہم زیغ فیتبعون ما تشابہ منہ اور اس حدیث خاص مین تو ہم نے
مجمل و مفصل کل سے کفر و نفاق حضرات ثلثہ ثابت کر دیا لیکن ہدایت پانیوالون
نے یعنی شیعون نے ہدایت پائی اور اہل سنت گمراہ ہوے و ما یضل بہ الا
الفاسقین قولہ دوسرے دن حضور مین حاضر ہوا قول جس شخص نے اونکی
سے ایک آیہ یا ایک حدیث منسوخ سنی اور پھر ناسخ کی سنی کے دن حاضر
نہوا تو اسکا الزام کسپر ہوگا اوس بیچارے پر کہ خدا پر کہ رسول پر یا ہمارے

حضرت متوالی و منصل پر منہ

قال الخ خطب المقام ہدا اللہ

تحقیق دلیل معلوم ہوئی کہ امام حسن

تھی شاید حضرات سلیمہ نے اونکی کہ امام حسن

حضرت نے ایسی تاویل و تشبیہ کی

کی نسبت حضرت نے ایسا کچھ فرمایا تو اون کو تعجب ہوا اگر

کرنے کے لئے یہ پوچھا اگر یہ بات لائق تعظیم کے نہین ہوا

نے اکثر اون اصحاب کی تعریف کی ہے اور اونکی

ہے کہ جسکو خود آئمہ نے اپنی سند سے روایت کیا ہو اور جسکو جا بجا ہمنے نقل کیا
اور نقل کرینگے انشا اللہ تعالی تو پھر اونکی تعریف پر امام حسن کو تعجب ہونیکا
کوئی موقع نتھا ہان اگر کبھی حضرت نے اونکی تعریف نکی ہوتی اور کبھی اون کو
امام حسن نے پیغمبر صاحب کی صحبت مین نہ رہکر ایسا کہتا اور پھر اونکی نسبت ایسا
سنتے تو تعجب کرنیکا محل تھا اگر کوئی صاحب یہ فرماوین کہ امام حسن نے جانتے تھے

کہ وہ اصحاب منافق ہین اور اونکے سامنے کبھی پیغمبر خدا نے اونکی تعریف نہین کی
تو اوسکا جواب یہ ہے کہ اسی حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ امام حسن کو ایسا شبہہ نتھا
اور وہ اون اصحاب کو حضرت کے یارون مین سے جانتے تھے چنانچہ الفاظ حدیث
کے یہ ہین یا ابت سمعتک تقول فی اصحابک کہ اپنے یارون اور اصحاب کی
نسبت آپ سے مین نے ایسا کچھ سنا تو اگر امام حسن اونکو اصحاب پیغمبر کا
جانتے تو اصحابک نہ فرماتے اور جب اونکو اصحاب مین جانتے تھے تو پھر کوئے
تعجب کرنیکا مقام نتھا اس لئے کہ قطع نظر حضرات خلفاء ثلثہ کے اور اصحابون کی
نسبت بھی بہت کچھ ثنا و صفت حضرت نے کی ہے کہ اسکا خود حضرات شیعہ
کو اقرار ہے اور اونکی کتابین اس سے بھری ہوئی ہین اور بالفرض اگر امام
حسن کو شبہہ تھا تو وہ گھر مین اوسکو رفع کرتے اور تنہائی اور خلوت مین
پوچھتے پھر اونہین اصحاب کے سامنے پوچھنا اور پیغمبر صاحب کی مجمل بات
کو صاف کرانا اور گول گول نہ رہنے دینا موافق اصول شیعون کے شان
امامت کے خلاف تھا پانچوین دلیل قطع نظر اور صفات اور تعریف کے
جو پیغمبر خدا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اون اصحاب کی کی ہے ایک تمہید
سے بھی تشبیہ دی ہے تشبیہ فقط اس حدیث پر موقوف نہین بلکہ اور روایتون
سے بھی اس کا ثبوت ہوتا ہے چنانچہ خود علماء شیعہ امام حسن عسکری علیہ السلام
کی تفسیر مین لکھتے ہین کہ پیغمبر خدا نے ہجرت کی شب مین ابوبکر صدیق سے کہا
کہ جعلك مني بمنزلة السمع والبصر والروح من البدن و بمنزلة
الروح من البدن کہ خدا تجھ کو بمنزلہ میرے سمع اور بصر کے اور بجائے
روح کے جسم کے بدن مین اور بمنزلہ روح کے بدن مین گردانے گا پس جب کہ ایک مرتبہ
فقط ابوبکر صدیق کی نسبت سمع اور بصر اور روح کے سب الفاظ پیغمبر صاحب

نے فرمایا ہوں تو پھر کیا تعجب ہے کہ وہ سمری عشرہ اون کی نسبت صرف
لفظ تسع کا فرمایا ہوا وہ اون کے ساتھ تین حضرت عمر اور عثمان کی بھی
تشبیہ دیوے اور شیعہ کی ہر حرکت
سے جسمیں کوئی حدیث نہیں کہتے ہیں اکثر خلاف شیعہ اور اقوال کو منجملہ
اختیال بنا دیا ہے اور تحریف لفظی اور معنوی میں محرفین اہل کتاب کو بھی
مات کر دیا ہے چنانچہ لفظی تحریف کی اسکی مثال میں ایک روایت لکھتا ہوں
وہ ہے میر لطف اللہ صاحب شیخ حریش سلمانی نے کہا کہ باب سیوم میں لکھتے ہیں کہ امام
حسن عسکری علیہ السلام سے منقول ہے کہ ایک مرتبہ ایک مخالف و سرکش
امام جعفر صادق علیہ السلام کی مجلس میں آیا اور ایک شیعہ سے پوچھنے لگا کہ تو
عشرہ مبشرہ کے لیئے دسون اصحاب کو حق میں کیا کہتا ہے شیعہ نے جواب دیا
کہ میں اونکے حق میں وہ کلمہ خیر کہتا ہوں کہ جسکے سبب سے خداوند عالم میرے
گناہ بخشتا ہے اور میرے درجات بلند کرتا ہے پس اوس ناصبی نے کہا کہ خدا کا
شکر ہے کہ تجھ کو تیرے دشمنی سے نجات دی تجھ کو گمان تھا کہ تو رافضی ہے اور
صحابہ کبار سے دشمنی رکھتا ہے تب اوس مرد مومن نے دوسری بار کہا کہ
خبردار ہو کہ جو شخص صحابہ میں سے ایک کو دشمن رکھے اور میرے خدا کی لعنت ہو ناصبی
نے کہا شاید تو کچھ تاویل کی ہو اس لیئے کہتا ہے کہ جو شخص عشرہ مبشرہ کو دشمن رکھے
اوسکے حق میں تو کیا کہتا ہے تب مرد مومن نے کہا کہ جو شخص عشرہ صحابہ یعنے دسون
کو دشمن رکھے اوسپر خدا کی اور فرشتوں کی اور تمام خلق کی لعنت ہے پس وہ ناصبی
اوٹھا اور اوس مرد مومن کے سر کو بوسہ دیا اور کہا کہ تجھ سے صاف کرینگے تجھکو
رافضی جانتا تھا اوس مرد مومن نے کہا کہ میں تو تیرا بھائی
ہے یہ سنکر وہ ناصبی چلا گیا جب وہ باہر گیا تب حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے

اوس مرد مومن سے کہا کہ تو نے نہایت محکم کلام کیا خدا تجھ کو جزائے خیر دے فرشتے
تیرے حسن توریہ سے خوش ہوے کہ تو نے اپنے دین کو بھی خلل سے بچایا اور اپنے آپ کو
اوسکے ہاتھ سے چھوڑایا خدا ہمارے مخالفوں کی نابینائی کو اور زیادہ بڑہاوے اور اونکی
نافہمی پر نافہمی زیادہ کرے کہ وہ کچھ نہیں سمجھتے جب یہ امام نے فرمایا تو جو لوگ ایسی
باتوں کو نہیں سمجھتے تھے اونہوں نے عرض کی کہ یا حضرت اس مرد مومن نے کیا کہا
جیسا وہ ناصبی کہتا تھا ویسا ہی یہ بھی اوسکی بات میں ہاں ملاتا تھا تب امام نے فرمایا کہ تم
نہیں سمجھتے میں اسکا مطلب سمجھتا ہوں مراد اوس مرد مومن کی اس کہنے سے کہ جو شخص ایک کو
دشمن رکھے اصحاب میں سے اوسپر خدا کی لعنت ہو حضرت علی ہیں اور مطلب اس کہنے سے کہ جو
شخص دشمن رکھے دسونکو اوسپر خدا کی لعنت ہو یہ ہے کہ حضرت علی بھی اونمیں داخل ہیں پس جو شخص
دسونکو دشمن رکھیگا وہ لامحالہ علی کو بھی دشمن رکھیگا اسلئے اوسپر لعنت ہو خدا کی اس روایت
کو دیکھکر کو حضرات سنیہ فخر کرتے ہیں اور اپنے بزرگوں کی حیلہ سازیوں پر ناز فرماتے
ہیں لیکن جو کوئی عاقل سنے گا وہ تعجب ہی کریگا اور ایسے دین و مذہب پر کہ
جسکی بنا سراسر حیلہ سازی اور مکاری اور دغابازی پر ہو ہزار دل سے لعنت
کریگا نہایت تعجب کا مقام ہے کہ جن اماموں کا کام ہدایت خلق اللہ ہو اور جنکی امامت
مثل نبوت کے اصول دین میں داخل ہو اور جنکے اقوال اور افعال اور حرکات اور
سکنات پر مدار مذہب کا ہو جب وہی ایسی ہوں کہ کبھی صاف بات نہ کہیں
اور دھوکھا دہی اور حیلہ سازی کو موجب رضاے الٰہی کا فرماویں تو پھر اونکی امت
کے لوگ کیسے ہوں گے اور وہ نفاق اور دغابازی کو کیوں اپنا شعار نہ کرینگے
ہم اس جا بھی زیادہ دل خوش کن ایک اور روایت بیان کرتے ہیں
اور حضرات شیعہ کی دقیقہ فہمی اور نکتہ سنجی کو ظاہر کرتے ہیں اور صاف سیدھی
باتوں سے جو عجیب معنی وہ مراد لیتے ہیں اسکا نمونہ دکھلاتے ہیں

یقول المتمسک بولایۃ علی بن ابیطالب علیہ السلام

یہ دلیل بھی مثل سابق کے مخبص پوچ اور لغو ہی اور بتنی ہی اوپر جہالت کے مقصود سوال
وجواب سے اور استبعادات بیجا سب بنائے فاسد علی الفاسد ہین حضرت امام حسن کے
دوسرے دن پوچھنے کی وجہ یہ تھی کہ روز اول جناب امیر کا کہ جنکی طرف اشارہ کرکے
اتمام حجت منظور تھا اور اونکی تولیت اور امارت ثلثہ پر بیان فرمانا چاہتے تھے موجود
نہ تھے بلکہ ثلثہ بھی جنیز اتمام حجت مقصود تھا حاضر نہ تھے جب دوسرے دن یہ سب مجتمع ہوے
تو جناب رسولخدا نے بذریعہ سوال حضرت امام حسن ع اوس حجت کو تمام فرمایا اور سوال
امام حسن علیہ السلام نے از راہ نادانی تھا نہ از راہ تعجب تھا جو سبب نادانی کے ہوتا ہے
اور جو شخص کہ ایام رضاعت مین مطالعہ لوح محفوظ کرے وہ منافقون سے نادان ہو
اور نادانی سے تعجب کرے تعجب کی بات نہیں ہے تمہارے تعجبات بیجا جو تعجبی تمہاری جہالت
پر ہین قولہ امام حسن جانتے تھے اقول جب جانتے تھے اس لئے کہ لوح محفوظ مین اونکے نام
پڑھ لئے تھے اور جب منافقون کو ادنی ادنی لوگ مثل خود لکھ کر جانتے تھے تو وہ حضرت کیونکر
نجانتے بلکہ بہت مومنین بھی جانتے تھے کما تعرف المنافقین ببغض علی بن ابیطالب
آپکی کتابون مین ہے اگر حکم خدا نہ پیغمبر کو تھا کہ نام و نسب اونکا ظاہر کرے اور نہ مومنین کو اور خدا
نے بھی فرمایا ہے نام نجس ظاہر کیا بلکہ حکم تھا کہ ظاہر حال پر عمل کرو اونکے نفاق قلبی کا لحاظ
نکرو جیساکہ رسولخدا فرماتے تھے نحن نحکم بالظاہر واللہ یتولی السرائر کما فی تفسیر الرازی
قولہ تعجب ہوا اسکے رفع کرنے کے لئے یہ پوچھا اقول ہرگز تعجب نہین ہوا اور نہ رفع کرنیکے لئے
پوچھا بلکہ اتمام حجت خدا کرنیکے لئے منافقین پر پوچھا قولہ اکثر اون اصحاب کی تعریف کی اقول
جھوٹی ہو قولہ ائمہ نے اپنی سند سے روایت کیا ہے اقول جھوٹی ہو قولہ جسکو جابجا بے ہنر نقل
کیا اقول جھوٹ ہو نہ کبھی پیغمبر خدا نے ہمارے ملعونین کی تعریف کی نہ کسی امام نے اونکی روایت
کی نہ مومنین اس کتاب ثلثین نے نقل کیا اور جو کچھ نافہمی اور موقوفی سے نے نقل کیا ہے

قضیہ شرطیہ نقل کیا ہی اور یہان شرط کو اوڑا کر فقط جزا رکھلی ہی آے دروغگو را
حافظہ نباشد قولہ جھٹوین دلیل علماء شیعہ ذالیسی تاویلات ہی کہ جیسے اس حدیث
مین کئی اقوال اسے سنیو تم مین کوئی ایسا منصف نہین ہی کہ اس دیوانہ کو
زجر کرے کہ تو کیا بکتا ہی اور اسقدر بیہودہ گوئی کیون کرتا ہی اور اگر نہین مانتا ہے تو
کسی پاگل خانہ مین بھیج دو شیعون نے ایک حدیث اپنی کتابون مین روایت کی
کہ تمہارے مذہب کے مخالف ہی تم نماز تو یہ کیا کرو فریب وخداعی وحیلہ سازی ہے
وغیرہ بازی ہی کہ تم نے حدیث کو تسلیم کیا اس خیال سے کہ حضرات ثلثہ کے لئے اوسکو
حیلہ سے بیدین واوندہی ثابت کرے اور اوسیقدر ہی ثابت کیا کہ اونکے حق مین
اوس قدر بھی حکم زقوم وزقوم مین سے اور اخر حدیث کو کہ اونکے لئے مصداق
نہین ہی حکم زقوم وزقوم مین سے کہ وہ بھی وطعاما ذاغصۃ وعذابا الیما کا ہی کہا کہ یہ شیعون کی
تاویلات کہ اس حدیث کو بھی تحریف لفظی ومعنوی ہی یہود ونصاری
کرتے ہین کہ اطفال بناتا ہی اور کبھی مکاری اور حیلہ سازی ودغابازی سے تعبیر کرتا ہی
نہ کہ ہماری راے حدیث کہ جزو کل سے ہی کہ کفر ونفاق ثلثہ کا ثبوت ہی تو حضرت مخاطب
کو کیون ایسی مرچین لگین کہ بندروں کی طرح اوچھلنے کودنے لگا تگن تگن تگنی کا ناچ ناچتا ہی
ناچ سے تو ناچ کبھی اوچک کر تقیہ کی شاخ پکڑ کر لاتا ہی اور اوسکو نفاق بتاتا ہے
خالانکہ نفاق اختیاری کفر ودغا اظہار ایمان ہی اور تقیہ پر عکس اوسکے ہے پھر
تو یہ پر اوچک جاتا ہے اور اوسلوسکاری ٹھہراتا ہی اور مکر وا مکر نا مکرا کو
خیال مین نہین لاتا ہی پھر تفصیل مجمل کو تاویل بتلاتا ہی اور تاویل کو حیلہ سازی ٹھہراتا ہی
حیف اس بیدینی ولامذہبی پر اگر تاویل ودغابازی ہی تو کل اہل اسلام جو سیکڑون ایات
اور روایات تشبیہ وتجسیم کی تاویلین کرتے ہین سب دغاباز وحیلہ ساز ہین کچھ گدھے
ایسے ہین کہ تمہاری فریب مین اگر تمکو سچے سمجھتے ہین حالانکہ تم سب کے دشمن اسلام کی ہو

بعض نظر فار مومنین تقلید ابن عباس جو بجھلا سے صدیقہ سبحان فرماے
ہین سے لك التسع من الثمن ففی الکل تصرفت ٭ تبغلت تجملت ولو
عشت تفیلت ٭ مخاطبًا بمخاطب والا شان جلالت نشان درج دہان
سے یون گہر افشان ہین سے لتشیعت لتسننت تفضرت
ولو عشت ٭ تھودت تمجست فان عشت تمندلت ٭
قولہ بطور نظیر اس مقام پر مین ایک روایت لکھتا ہون اقول یہ
روایت بے نظیر بہت دلپذیر ہی مگر اس مقام کے نظیر نہین اس لئے کہ یہ
حدیث مقام توریہ مین ہی اور توریہ جناب رسول خدا کی احادیث
پیشتر گذر چکی سوال سائل عن الساعۃ اور سوال سائل این ابوک
مین اور اس مقام کے حدیث جو اتمام حجت علی المنافقین کے ہے
اسکو تقیہ اور توریہ سے کچھ علاقہ نہین پس قیاس ایک کا دوسرے پر قیاس
اول من قاس ہی اور ابلیس قیاس من استکبر اور سوا اس انکے اس الذی یوسوس
فی صدور الناس ہی قولہ حضرات شیعہ مجرے ہون اقول کیونکر مجرے ہون
کہ اونکے بزرگون نے تمہارے بزرگون کو کیسا الو گدھا بیوقوف بنایا قول جو کوئی
عاقل سنیگا تعجب ہی کریگا اقول تمہارے بزرگون کی حماقت پر تعجب ہی کریگا
کہ ایسے گدھے تھے کہ توریحات شیعہ کو نہین سمجھتے تھے قولہ ایسے دین و مذہب پر
اقول شیعونکا دین و مذہب یہ ہی کہ جہان تک ممکن ہو دشمنان اہلبیت کو
فی النار کیجئے اور جہان ممکن نہو وہان اونکو الو بناکے چھوڑ دیجئے جیسا کہ
اس روایت سے آپکو معلوم ہوا کیون حضرت آپ شیعون پر تو اس قدر
جھلاتے ہین اور اپنے بزرگون کو کچھ نہین فرماتے ضرور ہی کہ اونپر بھی تو کچھ خفا
ہوتے کہ شیعون کے الو بنانے سے وہ کیون الو بن جاتے تھے قولہ سراسر

حیلہ سازی اور مکاری اور دغا بازی اقول آپ نہین جانتے جواب کو
خلفائے ثلثہ نے حیلہ سازیان اور مکاریان اور دغا بازیان خلافت کو
حاصل کرنے مین کین اور کس کس مکر و فریب سے بیعت غدیری کو لوگونکے
دل سے نکالا اور کس کس مکاری اور عیاری سے انصار کو جو منکم امیر و منا
امیر کہتے تھے کمانی صحیح البخاری اپنے دعوے سے باز رکھا اور کیسے مکر و بیدینی کا
جال پھیلایا کہ تم ایسے آدمون کو پھنسایا تمہارے مذہب کی بنا اونہین
کے کیا دیون اور مکاریون پر ہے الحمد للہ کہ شیعون نے اپنا دین و مذہب
بچایا اور فریب ملاعین اشقیا اولین و آخرین مین نہ آئے قولہ کبھی صاف
صاف بات نہ کہین اقول ایھا الکذاب علی الاطیاب قطع اللہ
القہار لسانک بمقاریض النار فما اجرأک علی الائمۃ الاطہار
خلفائے اثنا عشر از ذریت پیغمبر ہر موقع و بیموقع فریب اتمام حجت بہت ابلغ بیان
اور اوضح لسان سے فرماتے تھے اور مثل اپنے جد امجد کے معجزات دکھلاتے
تھے مگر اہل کفر عین جو پیروان ابوجہل اور ابولہب تھے اور اہل نفاق
عین جو حضرات ثلثہ کے اتباع اور ہم نسب تھے البتہ کوئی اثر نہ تھا لاجرم
بعد اتمام حجت خدا الیسون کو اپنے حال پر چھوڑ دیتے تھے فذرھم
فی سکرتھم یعمھون اور ایسے ملاعین کے سوال کا جواب بھی بمقتضاء
بمصلحت وقت ایسا دیتے تھے جو اونکو اور مومنین کو اون اشقیا کے
شر سے محفوظ رکھے لیکن مومنین پس اونکے فیوض ہدایت سے کامیاب
اور اونکے سحاب مدرار مرحمت سے سیراب ہوتے تھے اگر صاف صاف
نہین بیان فرماتے تھے تو یہ لاکھون احادیث کہ جس سے اصول و فروع
امامیہ کے کروڑون مسائل مستخرج و مستنبط ہوتے ہین کہان سے آتے لیکن حضرت

مخاطب کے ایسے کور موصلیون کو کچھ نہین سوجھتا ہے کہ نیز بروز تیرہ و تیم
چشمہ آفتاب راچہ گناہ ہے باقی جو کچھ اور نون نے اونکے ہم مشربون سے ہم کو
بالمشافہ حداد کہا ہمنے اونکے پیشواؤن کو اوس سے بڑھکر کہا پھر معلوم ہم
نہین کہ اپنے پیشواؤن کو سخت و درشت کہانے سے اونکو کیا فائدہ ہوا
سچ کہو خ انداز را پاداش سنگ است ہے قولہ ہم اس سے زیادہ
دلخوش کن ایک اور روایت بیان کرتے ہین اقول شیعون کے
لئے تو بیشک دل خوش کن ہے اونکے مذہب کے مطابق نقائص
نقائص کو ثابت کرتے ہی نہین معلوم کہ حضرات اہل سنت کے دل خوش
کن کیونکر ہے شاید اون دو چار مجمل لفظون سے اونکا بھی دل خوش
ہوجاتا ہو اسی پر تو شیعہ منسبے ہین کہ کیا الو بنایا ہے یقین ہے کہ قصیدہ لتحمت خان عالی
کو جسکا مطلع ہے سبزہ زمن گلشنے است چاک خیابان او مہ ہر الف ہزار
سبزہ و نسرین او ہے دیکھکر آپ بہت خوش ہونگے کہ اوس مین
گرمائے ہین سے لفظ کمیت قلم سودہ بمیدان نعت ہے پھر گرد انشش ورق
باران او ہے اول آن ہر سہ تن حضرت صدیق بود ہے از صدر اتت شدہ ہم
جملہ ثنا خوان او ہے ثانی اثنین اوست اول تخنین اوست ہے جان دل
ہمگنان یار یقربان او ہے صورت مصحف گرفت خال و خط از لفظ غار ہے
زانکہ در آن ایہ غار آمدہ در شان او ہے لیکن جب شیعون سے تفضیل اور
تفسیر اوسکی سنیگے تو شگفتی کا اچھ ناچیگا اور شیعہ بھی ضرور آپ کو شکل آئیگے
رہینگے لیکن اوسکے جو اجتبہ و غل کا ادب المشہود فی الجبل جامس ہوا ل تو ال
مین نظر سے گئے اور ناچنے لگے ہین بجاوین سے گے اور بڑی محبت
بنا ہوگئی ۔

قال المخاطب المقمقام ہدہ اللہ سبل السلام

چھٹوین شہادت امام جعفر صادق علیہ السلام کی حضرت ابوبکر صدیق اور عمر فاروق رضی اللہ تعالی
عنہا کی نسبت فرمایا ہے ھما اماما ن عادلان قاسطان کانا علی
الحق وماتا علیہ فعلیہما رحمۃ اللہ یوم القیمۃ کہ دونو امام ہین عادل اور انصاف
کرنیوالے دونو حق پر تھے اور مرے حق پر اون دونو پر ہو رحمت خدا کی قیامت کے دن اس
حدیث سی چند فایدے حاصل ہوی اول حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہما
کا امام اور خلیفہ برحق ہونا اس لئی کہ اگر انکی خلافت نہوتی اور وہ غاصب ہوتے تو امام جعفر
صادق کیونکر انکو امام کہتے دویم ان کا عادل اور منصف ہونا اور اس سے تمام مطاعن جو
شیعون نے اونکی نسبت بیان کی ہین باطل ہوی اس لئی کہ اگر انکی عدل و انصاف مین کچھ بھی فرق
ہوتا تو امام ہرگز انکو عادل اور منصف نفرماتی سوم اونکا حق پر ہونا اور حق پر مرتے دم تک قائم رہنا
چہارم قیامت کے دن مستحق رحمت الہی ہونا اور کوئی شخص جو ایمان اور پرہیزگاری مین کامل
نہو مستحق رحمت الہی نہین ہوسکتا اہل انصاف ذرا انصاف کو دخل دین اور غور کرین کہ اس سی زیادہ
اور فضیلت حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہما کی کیا ہوگی جو زبان سے امام جعفر
صادق علیہ السلام کے ثابت ہوئی اور جس سے امامت اور خلافت اور عدالت اور استحقاق رحمت
الہی اونکی نسبت بخوبی ظاہر ہوا حضرات شیعہ جب ہماری محدثین کی بیان کی ہوئی کسی حدیث کو
شان مین صحابہ کبار کے سنتے ہین تو اوسکو غلط اور موضوع اور جھوٹھ کہدیتی ہین اور اوس سی انکار
کرجاتی ہین لیکن اب ایسی روایتون کو کیا کرینگی جسکو اونہین کی علمانی نقل کیا ہی اور جو اونہین کے
کتابون مین مذکور ہین بجبر اسکی کہ ان مین تحریف کرین اور کسی قصہ کہانی کو ملاکر اوسکی معنی بدلین چنانچہ
اس حدیث ہی ایسا ہی کیا ہی اور چند فقرے بڑہاکر اس حدیث کی تحریف کی ہی اوسکو ہم بیان کرتے ہین

بقول المتمسک بولایۃ علی بن ابیطالب علیہ السلام

یہ حدیث بھی اخبار احاد سی ہی جن پر بنائی اعتقاد شیعون کی نزدیک نہین ہوسکتی ہی آپ پہلی اسکا تو اثر

ثابت کرتے تب بنائی الزام اوسپر قائم کرتے اور شیعہ اس حدیث کو جن معنون سے آپ نے فرمائی ہین ہرگز قبول نہین کرتے بلکہ اون معنون سے جو امام علیہ السلام سے نقل کرتے ہین قبول کرتے ہین اور اگر صرف الفاظ کے بدون لحاظ المعنی آپ نظر کرتے ہین اور اوسی پر بنائی الزام رکھتے ہین تو یہ ہین ہو سکتا اسلئے کہ جس لفظ مین لحاظ معنون کا نہو وہ مہمل ہوگی اور مہملات سے الزام دینا آپ ایسے جہلون سے ہو سکتا ہی مگر عقلا کے نزدیک ہرگز معقول اور مقبول نہین ہی اور ہرگاہ لحاظ معنون کا کیا جائی تو بنا معنی شیعہ کوئی صورت الزام نہین ہی اور بنا بر اون معنون کی ہی جو آپ نے ٹھرایا اور شیعہ اوسکو مسلم نہین کرتے اور معقول نہین رکھتی آپ الزام نہین دے سکتی اسلیئے کہ الزام مسلمات سے ہوتا ہے اپنی بنائی ہوئی باتون پر اور آگے فرمائی کہ بنائی الزام اسپر ہے کہ شیعہ ظاہر معنی کو چھوڑ کے بعید معنی لیتے ہین تو ہم کہتی ہین کہ ظاہر معنی چھوڑنا اور بعید معنی مراد لینا کوئی امر قبیح نہین ہے جو موجب الزام ہو سکی اسلئی کہ سیکڑون آیات اور سیکڑون روایات مین اہل سنت بھی ظاہر معنی کو چھوڑ دیتی ہین جیسا کہ جب حنابلہ و حشویہ اہلسنت جو مجسمہ ہین استدلال کرتے ہین جسمیت جناب باری پر بلفظ ید اللہ فوق ایدیہم و بین اللہ و بین اللہ جو اعینا سی نکلتا ہے تو حضرات اہل سنت جواب مین فرماتی ہین کہ ظاہر معنی مراد نہین ہی اور اگر کوئی کہی کہ ترک معنی ظاہر کے یہان وجہ یہ ہے کہ بدلائل قطعیہ عقلیہ و نقلیہ تنزیہ جناب باری عز اسمہ کی ثابت ہی اس لیئی ظاہر سے عدول کرنیکی ضرورت پڑے تو ہم کہینگے کہ چونکہ ہزارون دلیلین قطعی عقلی و نقلی شیعون کے نزدیک قائم ہوئی ہین اوپر کفر و نفاق حضرات ثلثہ کے کہ جنہون اوسکا کتاب الیقین ہی کہ جس مین دو ہزار دلیلون سی نفاق ثلثہ ثابت ہوتا ہی اور کتاب نفاق الشیخین ہی جو صحاح ستہ اہل سنت سی ماخوذ ہے پس اسی وجہ سے ضرورت پڑی شیعونکو کہ معنی ظاہری سی عدول کرین فما ہو جوابکم للجملۃ فہو جوابنا لکم قولہ اس حدیث سی چند فایدے حاصل ہوے اقول فوایدُ مبتنی ہین اور معنی ظاہر کے کہ سیعونکی نزدیک وہ ہرگز اس مقام پر مسلّم نہین ہی قولہ امام اور خلیفہ برحق ہونا اقول لفظ اما ان امام ہونے پر البتہ دلالت کرتا ہے لیکن خلیفہ برحق ہونے پر کسیطرح دلالت نہین ہی نہ مطابقی نہ تضمنی نہ التزامی ؎

وہ جو اوپر لکھا ہے تو اسکا مضمون ہی کوئی دلیل ہمارے مدعا کی نہیں ہے پھر کہنا اسکا کہ ہمارے لئے کافی ہے
فقط مضمون یہ ہے کہ اوس نے امام اہل البیت مراد لیا ہے اور امام اہل البیت وہ شخص ہے کہ لقب امام اسکو دیا
ان دونو امامون سے اور اصول میں ثابت ہوا ہے کہ عام ہے اطلاق بالخصوص کسی مفرد خاص میں
جائز ہے اور ہر جائز محتاج بقرینہ ہے پس آپ نے اسمقام پر کون قرینہ قائم کیا ہے جو حق ہو اسکے کہ
جس سے ہمارے مطلوب امام باطل کی جانا محال ہو تو لہ اونکا عادل ہونا اور مخالف ہونا انکا عقل عادل ہونا
تو عادلون سے اور عالم ہونا سلمان سے نکلنا اگر مخالف ہو اکثر اقتضا سے نکلنا جب اقتضا مختلف ہے کے
مشترک ہو معانی مختلفہ میں تو ایک معنی کا اون معانی سے مراد لینا محتاج بقرینہ ہوگا پس معنی المضاف
پر کون قرینہ آپ نے قائم کیا جو مخالف ہونے کے آپ منے ہوگئی تو لہ اونکا حق پر ہونا اقتضا کرتا ہے معنی
ہی اوپر اوسکی کوئی کبھی بمعنی ضرر نہیں ہوتا حالانکہ شائع وذائع ہی اللام للنفع ودعی للضر یقال دعوت علیہ
ودعوت لہ قولہ قیامت کی دن مستحق رحمت الٰہی ہونا قول مستحق رحمت الٰہی جب ہوگی کہ جنہوں اسمیں
نہ کرتے اور غصب خلافت نہ کرتے غصب فدک نہ کرتے اہلبیت کے گھر جلانے نیکو آگ لگانیکا بیان جمع نہ کرتے
تب ہم سمجھتے کہ امام علیہ السلام نے بمعنی ظاہر ہی فعلیہما رحمۃ اللہ فرمایا ہی اور جب یہ کل کفر ونفاق
کا کتب اہلسنت سی ثبوت ہی تو بیشک مقصود امام وہی معنی ہین جو خود امام علیہ السلام نے بیان
فرمائی نہ وہ معنی جو تم سمجھی قولہ اہل انصاف ذرا انصاف کو دخل دین اقول اہل انصاف نی ذرا
نہین بلکہ بہت انصاف کیا اور بہت غور کیا تو معلوم ہوا کہ ان الفاظ سے بدون تعین معنی مقصود
فضائل کوئی فضیلت ایسی نہین نکلتی جو محتمل ایک رذیلت کی نہو اور تعین معنی مقصود پر کوئی دلیل آپنے
قائم نکی تو یہ ثبوت فضیلت کا دعوی بی دلیل رہا اور دعواہی بی دلیل آپکے بزرگونکا قدیمی دیرہ ہی قولہ
تو اوسکو غلط اور موضوع اور جھوٹ کہدیتی ہین اقول جو حدیثین مدح کاذبین خادرین خائنین انہین ہین
کذابین وصاعین خارجین ناصبین فی بنائی ہین خود علمائی ناقدین اہل سنت نے اونکو جھوٹ کہا ہے پھر
اوسکے جھوٹ ہونیمین کیا شک ہی بقول پیرزوگان سنیان ہر کہ دران شک آرد کافر گردد قولہ
اب ایسی روایتونکو کیا کرینگے اقول آپ تو آنکھون سی دیکھتی ہین اور پھر پوچھتی ہین کہ کیا کرینگے کیا

خدانخواستہ کچھہ بینائی مین فتور ہی نہین ہین ظاہر آنکھین تو سلامت ہین مگر دل کی پھوٹ کر جگہ گئین انھا لا
تعمی الابصار ولاکن تعمی القلوب التی فی الصدور حضرت سلامت یہ کرینگے
کہ ایسی معنی کہینگی کہ ثلثہ کا مرتبہ ہر ناری زناری سی برہا دینگی اور فی الدرک الاسفل من النار پہونچا دینگے اور
فاسق و فاجر و منافق و کافر بنا دینگے اب اس سی بڑکر اور اپ کیا چاہتے ہین قولہ اور کسی قصہ اور
کہانی کو ملا کی اوسکی معنی بدلین اقول یا حضرت آپ نی بخیانت فی نقل العبارت حدیث مدح ثلثہ ٹہرایا ہے
وہ اسی قصہ کہانی کا جزو ہی اگر یہ کہانی جہوٹی ہی تو کل جہوٹی ہی اور اگر سچی ہی تو کل سچی ہی مثل ہی کہ خواب
نیمہ راست و نیمہ دروغ نمیباشد اور سیعولنا کل کی سچی اور کل کی جہوٹہ ہونین کوئی ضرر نہین مگر آپ کی تو
عادت ہی کہ مثل ملحدین بدین کے لاتقربوا الصلوٰۃ لیتی لیتی ہین اور انتم سکاری چہوڑ
دیتی ہین لیکن جز عوام فریبی کے اس سی کوئی حاصل نہین دنیا مین بشامت محبت ثلثہ بہ بدینی و بیخبری
بدنام آخرت مین مثل اونہین کی خایب و خاسر و ناکام رہ گئے دونون جہان کے کام سے تم نہ
نہ ادہر کے ہوئے نہ اودہر کے ہوئے

قال المخاطب القمقام ھذا ہ سبیل السلام

رسالہ ادلہ تقیہ در ثبوت تقیہ مین جو کہ مزین بدستخط حضرت سلطان العلماء یعنی سید محمد صاحب مجتہد
کی سنہ ۱۲۸۴ ہجری مین لودیانہ مین چہپا ہی اس حدیث کی نسبت یہ لکہا ہوا ہی کہ علماے اہل سنت نی
نقل حدیث مین خیانت کی ہی اور ان الفاظ کو منتخب کر لیا ہی کہ جو بنظر سرسری موہم مدح شیخین کے
ہین حالانکہ باطنًا وہ الفاظ بھی سر آپا طعن و شنیع سی مملو اور مشحون ہین چنانچہ خود امام جعفر صادق علیہ
السلام نی اوسی حدیث مین ان الفاظ کے معنی تفصیل و توضیح ارشاد فرمائی ہین اور بعد ایک تقریر
پُر زور و پُر اثر کے اوس رسلہ مین اصل خیانت کی الفاظ اسطرح پر منقول ہین واضح ہو کہ اصل حدیث یہ ہی
کہ بعض مخالفین نی حضرت سی درباره شیخین سوال کیا حضرت نی جواب مین ازراہ توریہ یہ ارشاد فرمایا
کہ ھما امامان الخ فلما انصرف الناس قال لہ رجل من خاصیۃ
یا ابن رسول اللہ لقد تعجبت مما قلت فی حق ابی بکر و عمر فقال نعم

هما اماما اهل النار كما قال الله تعالى وجعلنا منهم ائمة يدعون الى النار
واما العناد لان فلعدوله عن الحق كقوله تعالى والذين كفروا ابرب يعدلون
يعدلون واما القاسطون فقد قال الله تعالى واما القاسطون
فكانوا لجهنم حطبا والمراد من الحق الذى كانا مسئولين
عليه هو امير المومنين حيث اذيا وغصبا حقه والمراد من
موتهما على الحق انهما ماتا على عداوته من غير ندامة
عن ذلك والمراد من رحمة الله رسول الله فانه كان رحمة للعالمين
وسيكون خصمهما ساخطا عليهما منتقما عنهما يوم الدين انتهى

خلاصہ ان کلمات کا یہ ہی کہ جب مجلس مخالفین سی خالی ہوئی تو ایک شخص نی خواص اصحاب سی امام معصوم کے
خدمت مین عرض کی کہ مین ان کلمات سی جواب نی حق شیخین مین ارشاد فرمائی بہت متعجب ہوا حضرت نی ارشاد
فرمایا کہ مین نی ان دونو کو امام اس سبب سی کہا کہ وہ امام اہل نار تھی چنانچہ تعالی اقرآن مین کافرونکو امام
اہل نار فرماتا ہی وجعلنا منهم ائمة الایة یعنی کافرون کو ہمنی امام اہل نار گردانا ہی اور عادل اسوجہ سی کہا کہ
ان دونو نی عدول کیا تہا حق سی جیسا کہ خداوند عالم کافرونکو اونہین معنون سی عادل فرماتا ہی والذین
کفروا ابربهم یعدلون مترجم کہتا ہی کہ کتب احادیث اہلسنت مین وارد ہی کہ پیغمبر برحق نی نوشیروان
کو عادل فرمایا حتی کہ سعدی شیرازی نی اسکو گلستان مین نظم کیا اور کہا ہی بیت دو آوان عدلش
بنازم چنان ۔ کہ سید بدوران نوشیروان ۔ پس جبکہ مدح عدل نوشیروان کافر کو مفید نہین تو شیخین کو
بھی مفید نہوگی اور یہ وجہ بھی اونہین وجہون سی ہی اور قاسط اسوجہ سی کہا کہ قاسط کے معنی ظالم کے
ہین چنانچہ قرآن مین وارد ہی واما القاسطون فكانوا لجهنم حطبا یعنی ظالمین جہنم کی لکڑیان
ہین پھر امام معصوم فرماتی ہین یہ جو مین نے کہا کانا علی الحق تو اس سے مراد یہ کہ وہ دونو غالب
تھے حق اور حق مغلوب تہا اور مراد اوس حق سی کہ جن پہ غالب تھی امیر المومنین ہین کہ انکو اذیت دی
اور انکی حق کو چھین لیا مترجم کہتا ہی کہ اس جملہ مین امام معصوم نے جار و مجرور کو متعلق گردانا ہی

بلفظ مستولیین کہ وہ خبر خاص ہی اور مخدوف ہی بقرینہ مقام اور مذہب جمہور نجاۃ کا مانند سیبویہ وغیرہ
کے یہ ہی کہ جب خبر خاص پر کوئی قرینہ دلالت کرے تو حذف اوسکا جائز ہی اور چونکہ امام جعفر صادق
علیہ السلام باتفاق جمہور اہل اسلام افصح لفصحا اور از جملہ عرب عرباہین پس کلام ان حضرت کا بجائی خود
مستند ہوگا خواہ موافق نجاۃ کی ہو خواہ مخالف پھر جائی انکہ بسبب پائے جانی قرینہ کی کلام ان حضرت
کا مطابق جمہور نجاۃ کی ہی ہی پس باب جائی اعتراض ہی باقی نہ رہی اور وہ قرینہ یہ ہی کہ علی کی معنی کلام میں
استعلا کی ہیں اور استعلا اونکی مراد ہیں معنی ظاہر استعلا ہی آپ نے ملاحظہ کتب لغت سی معلوم ہوتا ہے
کہ عرب کہتی ہیں کہ علوت الرجل ای غلبتہ پس معنی کلام کی علی الحق کی یہ ہونگی کہ کیا تا غالبین علی الحق والحق مغلوبا عنہا
اور یہ جو معصوم نی فرمایا ہی کہ مراد حق سی امام بحق جناب امیر ہیں اگرچہ ہی اور کچھ بعید نہیں اسواسطے کہ لفظ
حق کا اطلاق خدا اور رسول اور امام اور کلمہ اور قیامت اور قرآن اور کلمہ اور کلام پر ہوتا ہے
کما لایخفی پس اگر مراد حق سی سوائی برحق ہوں تو خلاف حق لازم نہیں آتا اور مخفی نہ رہی کہ اسمقام میں دو
وجہیں اور بھی ہیں کہ حمل کلام معصوم کا اوپر صحیح ہو وجہ اول یہ ہی کہ علی بمعنی مستعلا ہو دوسری معنی کانا
علی الحق کی یہ ہونگی کہ وہ دو لوگ کہ عین باطل حق پر تو قیمت لگائی اور اونہوں نی حق کو پست کر دیا جیسا
کہ معصوم دعائی ضمنی قریش میں ارشاد فرمائی ہیں پس بنا بر طریقہ جمع بین الحدیثین کی ارادہ اس معنی کا کلام
معصوم سی صحیح ہوگا اور یہ نوع مستعلا مستلزم استیلا بھی ہی پس اس وجہ سی بھی مقدر ہونا لفظ مستولیین کا
صحیح ہوگا کما فعلہ المعصوم قائل وجہ دوم یہ ہی کہ کلام عرب میں علی کو بمقام مخالفت اور نصرت
اور عداوت میں بھی اطلاق کرتی ہیں جیسا کہ شائع و ذائع ہی کہ بیچ محاورہ عرب کی بمقام جواب یا اعتراض
میں کہتی ہیں ھذا لما لاعلینا یعنی یہ امر نافع ہی واسطی ہمارہی نہ مخالف اور مضر ہماری اور مشہور ہی
کہ جب اثنائی معاویہ میں لشکر جرجناب سید الشہدا سی ملاقی ہوا تو حضرت نی حر سے فرمایا علینا ام لنا
یعنی تو ہماری کمک کو آیا ہی یا ہماری عداوت پر کمر باندہی ہی وایضاً قال اللہ تعالے لایکلف اللہ
نفسا الا وسعہا لہا ما کسبت وعلیہا ما اکتسبت قال صاحب الکشاف
ینفعہا ما اکتسبت من الخیر ویضرہا ما اکتسبت من الشر پس بنا بر اسوجہ کے معنی کانا علی الحق

کی یہ ہونگی کہ وہ دونو مخالف حق کی اور دشمن حق تھے اور یہی معنی قول آیندہ مین بھی معصوم نے فرمائی ہین
پس ارادہ اس معنی کا کلام امام سی اسمقام مین بھی صحیح ہوئیگا فافہم پھر معصوم علیہ السلام ارشاد فرماتی ہین کہ
حسین نی کہا ما تا علی الحق مراد اوس سی یہ ہی کہ عداوت حق پر مری یعنی جناب امیر کی عداوت تا دم مرگ اونکی
دلونمین رہی اور تا دم مرگ نام نہو ہی اسمقام مین علی کو بہ معنی عداوت معصوم نے اطلاق فرمایا ہی
جیساکہ ہم نے وجہ ثانی مین بیان کیا پھر معصوم فرماتی ہین یہ جو مین نے کہا فعلیہا لعنۃ اللہ یوم القیمۃ
پس مراد حجۃ اللہ سی رسولخدا ہین کہ وہ ان دونو کی دشمن ہونگی بروز قیامت اور بہت غضبناک ہونگی
اور انسی روز قیامت کو انتقام لیونگی مترجم کہتا ہی کہ اس مقام مین بھی علی کو معصوم نے مقام عداوت
مین ارشاد فرمایا ہی اور رحمت خدا ہو ناصفت رسالتمآب کا مقام شک و ارتیاب نہین حق تعالے
خود فرماتا ہے وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین بہرصورت اہل انصاف پر معانی
ان الفاظ کے ظاہر و باہر ہوے کہ ہرگز یہ الفاظ مقام مدح شیخین مین وا رد نہین ہین بلکہ سراپا یہ حدیث
رد و قدح شیخین پر دلالت کرتی ہی اتنی ملفظہ اس تاویل کی غلطی ہم چند دلائل سے ثابت کرتے ہین
پہلی دلیل اس رسالہ کے مولف نے بتقلید اپنی علما کی جو کچھ واہیات بیان کیا ہی اوسکی نقل کرنیسے
مجھے شرم آتی ہی اگر احادیث کی ایسی ہی تاویلین کیجاوین تو کوئی حدیث کسی کی مدح و ثنا مین باقی نرہے
بلکہ ہر ملحد اور زندیق آیات قرآنی کو ایسی تاویل سی موافق اپنی مطلب کے بنالے کسی ہندو کے
نقل ہی کہ اوس نی ایک مسلمان سی کہا کہ ہماری رام لچھمن کا ذکر تمہاری قران مین بھی ہی وہ مسلمان
ہوکر پوچھنے لگا کہ کس جگہ قران مین انکا ذکر ہی اوس نی کہا کہ سورہ یوسف کے اول مین جو الر حروف مقطعات
ہین اونمین الف سی مراد اللہ ہی اور لام سی مراد لچھمن اور رے مراد رام ہین وہ مسلمان
یہ سنکر ہنسنے لگا لیکن ہمارے نزدیک جو تاویل امام جعفر صادق علیہ السلام کے قول کی خصوصاً
شیعہ نے کی ہی وہ اس ہندو کی تاویل سی بھی بدتر ہی اس لئی کہ اوسنی تو حروف کی لحاظ
سے کچھ جوڑ تو ملا دیا لیکن شیعون کے علمانی جو کچھ فرمایا وہ تو سراسر بیجوڑ ہے اور ہر ایک خانہ
اور ناسمجھی اہلبیت علیہ السلام کی شان مین بجا حدیث ہین اونمین ایسی ہی تاویلات بیجا کرسکتا ہی

نما ہو جوا بھسم ہو جوا بنا

بقول المتمسک بولایۃ علی بن ابیطالب علیہ السلام

قبل از جواب باصواب کچھ گزارش خدمت شریفہ ہی ایک یہ کہ صاحب اولہ تقیہ نی الزام خیانت نے
انتقل آپکی علما کو دیا کہ اول و اخرت حدیث چھوڑ کر کچھ الفاظ کو لقط کیا اور مصداق ان اللہ لا یحب الخائنین
کی ہوئی مگر اب سی سکا جواب نہو سکا اور سکوت آپکا دلیل تسلیم ہی اس بات کی کہ آپ کے علما بڑے
خائن ہین لیکن ان خیانتون سی ہمی کوئی کام نہ نکلا اور شیعہ آپ دام فریب مین نہ آئی اور آپ کی تلثہ اوندکی
تدبیر کچھ نہ کی تھی بلکہ الٹی کی تھی رہگئی دوسری یہ کہ کہنا ظاہری معنی عبارتون مین مراد ہوتی ہین کہان تاویلے
معنی مراد ہوتی ہین اسکا کوئی قاعدہ ہی یا نہین اگر نہین ہی تو ہر شخص کو ہر جگہ اختیار ہی کہ جو جی چاہی بنالیا کرے
جیسی بدین خود موسی مین خود آپ کیون لڑتے جھگڑتے ہین لکم دینکم ولی دین اور اگر کوئی
قاعدہ بین العقلا معین ہی جیسا کہ بین الفریقین جاری ہی کہ بضرورت معنی ظاہری سی عدول کرتے
ہین تو پھر معنی تاویل پر اعتراض کرنے کیا معنی ہان اگر معنی تاویلی مین کوئی نقص ہی یا کوئی قباحت
لازم آتی ہی تو اوسکو بیان کرنا اور بات ہی اور ترک معنی ظاہری پر اعتراض کرنا اور بات ہی اور آپنے
ہر چند فرمایا کہ ہم اس تاویل کی غلطی چند دلایل سی بیان کرتی ہین مگر کل کا مدار اسی پر ہی کہ بمعنی ظاہری
نہین ہین ہان حضرت ہم اسکا اقرار کرتی ہین کہ یہ معنی ظاہری نہین ہین بلکہ یہ معنی باطنی ہین اور وجہ ترک
ظاہر کی یہ ہی کہ ہمارے نزدیک ہزارہون دلایل عقلیہ و نقلیہ ہی کہ جسکا نمونہ ایک کتاب یقین اور ایک
کتاب نفاق الشیخین ہی کفر و نفاق شیخین بلکہ شیعہ مثلثہ و اتباعہم کا ثابت ہوا ہی اس لئی معنی ظاہری سے
عدول کیا قولہ پہلی دلیل اقول یہ دلیل علیل مقطوع و عوائی بی دلیل ہی آپ فرماتی ہین کہ بہت
واہیات بیان کیا کہانتک ثابت ہوا کہ واہیات بیان کیا ہم کہتی ہین کہ بہت اچھا بیان کیا ہی تم خود واہی ہو
تمہاری کل علما واہی اونکی بیانات بہی کل واہیات ہین ہماری دعوی کی دلیل وہی ہی جو تمہارے
دعوی کی دلیل ہی حضرت سلامت فقط ایکی زبان مبارک سی فرمادینی سی کہ فلان سخن واہیات ہی کوئی
سخن واہیات نہین ہوسکتی جبتلک کوئی دلیل نہ قائم فرمائی قولہ اوسکی نقلی کرنے سے مجھے شرم آتی ہی

اقول یہ شرم فقط لسانی مثل حیا عثمانی کی ہی اور اگر در حقیقت کچھ بھی غیرت اور حیا ہوتی تو عبارت
رسالہ اولہ تقیہ کیون نقل کرتی قولہ تو کوئی حدیث کسیکی مدح و ثنا مین باقی نرہی اقول البتہ کوئی
حدیث مدح ثلثہ مین تو باقی نرہی کہ جسکو شیعون نے بگاڑ نہ ڈالا ہو لیکن الحمد للہ کہ احادیث مدح و
ثنائے اہلبیت طاہرین باجماع امت کلھم اجمعین اپنے حال پر انکی مدح و ثنا پر دال اور انکے اعادے
کے لیے مثبت عذاب و نکال باتفاق فریقین باقی رہگئے ہر کہ درین شک آرد کافر گردد بقول تمھارے
پیرزادون کے یہان صحیح ہی قولہ بلکہ ہر ملحد اور زندیق آیات قرآنی کو ایسی تاویل سے موافق
اپنے مطلب کے بنالے اقول اگر ملاحدہ و زنادقہ ایسی تاویلین کرتے جیسے ہم کرتے ہین تو
وہ ہرگز ملحد و زندیق نرہتے بلکہ پوری طرح سے مومن ہوجاتے لیکن افسوس ہی کہ انھون نے
تاویلین بیجا اور بے سروپا کین دیکھیے آیہ انما ولیکم اللہ مین معنی ولی کے حاکم و آقا و سردار کے
ہین اسکو یار و دوست کے معنون مین بنایا اور اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول مین اطاعت
اولی الامر کو مثل اطاعت خدا و رسول نہ کہا اور اولی الامر سرداران لشکر یا خلفائے منکر
یا مجتہدین خطاکر کو بنایا آیہ الا المودۃ فی القربی مین مودت اپنی قرابتمندون کی اجر رسالت ٹھہرایا
حدیث من کنت مولاہ مین مولا بمعنے یار و دوست بنایا حالانکہ ہر لنگوٹی بندونکو برہنہ درویش
کو مولا بمعنی حاکم و آقا و سردار کہتے ہین مگر خدا و رسول اور امام کی آقائی اور سرداری اور حکومت
سے انکار ہی حدیث صحیح ولی کل مومن و مومنۃ من بعدی مین بھی ولی
بمعنی یار و دوست کے کہے حدیث فدک حدیث قرطاس حدیث حوض حدیث کاذبین غادرین
مین کیا کیا تاویلین کین کہان تک تاویلات بے سروپا کا ذکر کرون ایسی ہی تاویلین موافق اپنے مطلب کے
بنالین تب تو ہمنے انکو ملحد اور زندیق کہا قولہ کسی ہندو کی نقل ہی اقول آپ نقال تو بہت
بڑے ہین مگر آپکی نقلین نہایت بیموقع اور بیمحل ہین بھانڈون کی نقل سے بھی بدتر ہین اسلیے
کہ اس مین بھی کچھ جوڑ توڑ ہوتا ہی اور تفسیر حروف مقطعات قرآن کو جس مین علمائے فریقین
کا اتفاق ہی کہ سوائے خدا و رسول کے کوئی نہین جانتا تاویل الفاظ سے کہ عند الفریقین بضرورت

واجب ولازم ہی کیا واسطہ علاوہ اس کے یہ نقل تو آپ کی ہمکو جھوٹی معلوم ہوتی ہی اسلیئے کہ ہیچارہ
ہندو سوائے رام رام کے اللہ کو کیا جانے جو کہے کہ الف سے مراد اللہ ہی شاید اصل اس نقل
کی یون ہو کہ جب کسی سنی مسلمان آپ کے بھائی کنجڑے نصائی نے کہا ہو کہ الف سے مراد ابوبکر
ہین تب اُس ہندو نے کہا ہوگا کہ اگر ایسا ہی ہی تو رے ولام سے مراد ہمارے رام لچھمن ہین یعنی آپکی
حضرت ابوبکر مثل ہمارے رام لچھمن کے ہین وہ آپ کے دیوتا یہ ہمارے دیوتا آپ اُنکو پوجتے ہین
ہم اُنکو پوجتے ہین یہ بات ہمنے مخاطب کے لغو گوئی پر کہی ورنہ اہل علم کو ایسے لغوبات سے کیا
واسطہ ایسے لغویات کا جواب دینے کو میان مشیر اور اُنکے شاگرد لوگ کافی ہین قولہ ہر ایک خارجی
اور ناصبی اہلبیتؑ کی شان مین جو احادیث ہین اُنمین بھی ایسی ہی تاویلات بیجا کر سکتا ہے
اقول ایسی ہی تاویلات تو نہین کیے مگر ہم ایسے خارجیون ناصبیون نے احادیث فضائل اہلبیت
مین بہت تاویلات بیجا کیئے چنانچہ حدیث معروف و مشہور بین الفریقین انا مدینۃ العلم وعلی بابہا
جسکے مضمون کیطرف بعض شعرانے یون اشارہ کیا ہی ؎ کہ من شہر علمم علیم درست
درست این سخن قول پیغمبر است ہ مین نے یہ تاویل کی علی کے معنی بلند کے ہی یعنے مین شہر علم ہون
کا دروازہ جسکا بلند ہو ان خارجیون ناصبیون نے کچھ خیال نہ کیا کہ اُنکے کل بزرگ کیسے احمق
اور بیوقوف اور الو اور گدھے تھے جو اس حدیث کو اپنی صحاح مین فضائل علی بن ابیطالب
مین لکھگئے حالانکہ اُنسے ان معنی کی راہ سے اس حدیث سے کیا واسطہ قولہ فما ہو جوابہم
فہو جوابنا اقول حضور والا محض غلط و بیجا فرماتے ہین ہرگز امر متفق علیہ مثل غیر متفق علیہ کے
نہین ہو سکتا کہ دونون کا جواب ایک ہو جاے فضیلت اہلبیت متفق علیہ کل اہل اسلام اور
ضروریات دین اسلام سے ہی پس جو شقی اُسکا منکر ہوگا وہ دین اسلام سے خارج والراد علینا
فی حد الشرک مین داخل ہوگا اور فضیلت آپ کے ثلثہ کی مختلف فیہ بین اہل الاسلام ہے
کچھ لوگ اُنکو امام اہل الجنۃ جانتے ہین اور کچھ لوگ اُنکو امام اہل النار اور بدترین کفار سے
جانتے ہین پس جب کلام امام علیہ السلام مین اُنکے حق مین امام آیا تو آپ امام اہل الجنۃ سمجھے ہم امام

اہل النار تجھے اگر آپ انکا ایمان کسی دلیل قطعی سے ثابت کردیتی تو ہم بھی بخوشی ناظر اونکو امام اہل الجنۃ
کہتے سو آپ سے نہو سکا اب آپ چاہتے ہین کہ اسی لفظ مجمل سی اونکا ایمان ثابت کرین اسطرح سے
کہ لفظ امام کا ظاہر امام اہل الجنۃ ہی نہ امام اہل النار پس معنی ظاہری چھوڑکر معنی تاویل کیطرف
جانا جائز نہین ہی ہم اسکا جواب اسطرح پر دیتے ہین کہ اولاً لانسلم کہ یہی معنی ظاہری ہین بلکہ
لفظ امام عام ہی اور عام کا اطلاق اوسکی ہر خاص پر ضمن جملہ افراد مین حقیقت ہی اور اسی سبب
سی اگر کوئی شخص بجائی جاء زید کے جاء انسان کہی تو اوسکا استعمال حقیقت کہین گے نہ مجاز بنا
اسکی اب دونو معنی برابر ٹھہری پس جب تم ایمان اونکا ثابت کروگے تمہاری معنی ٹھیک ہو لگے
اور ہمنے تو کفر اونکا دو ہزار دلیلون الفین سی ثابت کردیا تو ہماری معنی بیشک ٹھیک ہین ثانیاً
ہم علی التنزل کہتی ہین کہ سلمنا کہ ظاہر معنی وہی ہین جو آپ فرماتی ہین لیکن ہر جگہ ظاہر معنی لینی کی کیا
ضرورت ہی تم ید اللہ کو کیون بمعنی ید قدرت اللہ لیتی ہو وجہ اللہ کو کیو بمعنی جہۃ اللہ لیتی ہو جنب اللہ
کیون بمعنی جانب اللہ لیتی ہو عین اللہ کو کیون بمعنی حفظ اللہ لیتی ہو جاء ربک کو کیون بمعنی
جا امر ربک کہتے ہو من فی السماء کو کیون بمعنی من امر فی السماء کہتی ہو اگر فرمائی کہ یہان
ضرورت تنزیہ الرحمان من النقصان داعی اسکی ہی کہ ظاہری معنی مراد نہون تو ہم کہینگے
کہ ہمکو بھی ضرورت تنزیہ اخوان الشیطان من الایمان داعی اسکی ہی کہ ظاہری معنی مراد
نہین لے سکتے اسلیئے کہ غصب خلافت اور غصب فدک وغیرہ نے اونکی کفر و نفاق کو ہمارے
نزدیک ثابت کردیا ہے پس یہی وجہ ہوئی کہ ہمنے لفظ امام سے امام اہل النار سمجھا نہ امام اہل الجنۃ

قال المخاطب اتمقام ہداہ اللہ سبیل السلام

دوسری دلیل یہ قول جو شان مین حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالے عنہما کے
کہا گیا وہ امام جعفر صادق کے بھی اور امام موصوف تقیہ سے ممنوع نہی اونکو حکم تھا کہ وہ کسی سے
خوف نکرین اور بلا خوف و خطر علوم اہلبیت کو منتشر کرین تو اونہون نی کس لئے تقیہ کیا اور کیون
ایک دو ناصبی کی درسی ایسی بڑی تعریف کے اور پھر جب وہ چلے گئے تو اسکی تاویل کرکے اپنے

فواہن کو اصل مطلب سمجھا یا اور وہ قول جس سی ثابت ہوتا ہی کہ امام موصوف تقیہ سے ممنوع تھے
یہ ہی بحار الانوار مین ملا باقر مجلسی نی اور کافی مین ملا یعقوب کلینی نی کہا ہی کہ جو صنعہ امام جعفر صادق
کا تھا اور سمجھین اونکے لئے یہ حکم تھا حدث الناس وافہم ولا تخاف الا اللہ واللہ علوم
المطیبتہ اصن تباہ الصالحین فانک فی حرز امانی کہ تمام مخلوق کو نصیحت دو اور اونسی باتین کرو
اور کسی سے مطلق خوف نہ کرو اور اپنی اہلبیت کے علوم کو منتشر کرو اور اپنے اباء صالحین کے
تصدیق کرو اس لیئے کہ تم حرز اور امان مین ہو لیس باوجود اسکی کہ جب ایسی اطمینان کا حکم الہی اونکو
ہو چکا تھا اور تقیہ کرنے سے وہ منع کر دئے گئے تھے تو پھر سمجھ مین نہین آتا کہ کسکا خوف تھا جسکے
سبب سی ایسی تعریف صحابہ کرتے تھے اور لوگون کو دھوکا دیتے تھے افسوس ہی کہ شیعان
علی نے اپنی اماموں کی محبت کے پیرایہ مین ایسی ہجو کی ہے اور اوپر کیا کیا تہمتین لگائی ہین ایسے
دلیل اگر کوئی شیعہ کہے کہ یہ عبارت زائد ہی اصل حدیث مین داخل ہی تو کیا وجہ ہی کہ ایک ٹکڑا
اوسکا تسلیم کیا جاوے اور دوسرا ٹکڑا زائد اور غلط ٹہرایا جاوے اس لئی ضرور ہی کہ کل عبارت
حدیث کی تسلیم کیجاوی اور جو تاویل اوس حدیث کی امام نی بیان کی وہ بہی امام ہی کیطرف سی سمجھے
جاوی اوسکا یہ ہی کہ یہ مسئلہ متفق علیہ ہی کہ اقرار العقلا حجۃ علی انفسہم دون الاغیار یعنی کہ اقرار آدمی کا
اوسپر حجت ہوتا ہی پس اسی قاعدے سے جسقدر اقرار فضیلت شیخین کا ہے وہ انپر حجت ہی اور
جو تاویل کی گئی ہی وہ ہمپر حجت نہین اور قطع نظر اسکی حادث بہی محدثین شیعہ کی یہ ہی کہ وہ عبارات
کو حدیث کی کم و بیش کر دیا کرتی ہین اور اپنی مذہب کی موافق بنالیتی ہین جیسا کہ ملا باقر مجلسی رونے
حدیث مسئلہ قضا و قدر مین شیخ صدوق کی نسبت بیان کیا ہی انما فعل ذلک لیوافق مذہب اہل العدل
پس جب اوپر اعتماد اس امر کا نرہا کہ وہ حدیث مین تحریف نہین کرتے اور کچھ نظر و تبدیل راہ
نہین دیتی تو پھر کیونکر وہ تاویل جو سراسر لوچ و خرافات ہو صحیح سمجھے اور ایسے
واہیات کے ائمہ کیطرف کیونکر نسبت دیجاوے حالانکہ ائمہ خود اس امر کی شکایت کرتے رہی ہین اور
اپنے شیعون پر لعنت ملامت کرتے آئے ہین کہ وہی تاویلات غلط اون کی احادیث مین کر دیتی ہین

اور حدیث کے مضمون کو اور بڑھا دیتی ہین چنانچہ ابو عمر وکشی نی امام جعفر صادق علیہ السلام کی
ایک حدیث کو اسی بارہ مین نقل کیا ہے وھو ھذہ ان الناس لعنوا بالکذب علینا
ان اللہ افترض علیھم لا یرید منھم غیرہ وانی احدث احدھم بالحدیث
فلا یخرج من عندی حتے یتاولہ علے غیر تاویلہ ذلک انھم لا یطلبون
بحدیثنا وجہ اللہ وانما یطلبون الدنیا کہ اوسیون نی بہت زیادتی کی ہی ہمرجہ
کے لکھا ہین جو حدیث انسی کہتا ہون وہ میری پاس ہی نکلتی نہین باتی کہ وہ ہین اوسکی دوسری تاویل
خلاف کرنے لکتے ہین اور اوسکا سبب یہ ہے کہ وی میری احادیث سے اوس چیز کے طالب
نہین جو خدا کے پاس سی بلکہ صرف دنیا کے طلبگار ہین پس جبکہ خود امام کی تصدیق سی ثابت ہوا
کہ اونکو پاس بیٹھنی والونکی یہ عادت تھی کہ وہین بیٹھی بیٹھی اونکی احادیث کی تاویل غلط کردیا کرتی تھی تو پھر ایسی
لوگونسی کیا بعید ہی کہ اونہون نی ایسی تاویل اس حدیث کی ہی کی ہو جو تیسری دلیل اوس تاویل پر جو اس حدیث
کے الفاظ کی ہی اگر غور بحث کرین تو ہمکو معلوم ہو جاوی کہ وہ کسقدر مہمل اور غلط اور خلاف محاورہ
ہے اول تاویل لفظ امامان کی یہ کی ہی کہ انما اہل النار تو مضاف الیہ کو محذوف کردیا ہے
لیکن موافق قاعدہ نحو کے حذف مضاف الیہ کا سوائی حالت تنوین یا نون مضاف یا اضافت ثانیہ
کے جائز نہین اگر شک ہو تو رضی اوٹھا کر دیکھلو دوسرے لفظ امام جب مطلق چھوڑا گیا تو اوس سے
وہی معنی جو اصلی ہین یعنی مدح اور ضعف کی مراد لیئی جاوینگی اسلیئی کہ لفظ مطلق سی فرد کامل مراد
ہوتا ہی تو کیونکر اوس سی امام اہل النار مراد ہو سکتے ہین بخلاف آیہ ائمہ یدعون الی النار
کی کہ وہان یہ لفظ تقیید ہی نہ مطلق دوسری تاویل فاسطون کی بہی غلط ہی اس لیئی کہ قرآن شریف
مین بمقابلہ مسلمون کے قاسطون وارد ہے پس یقین معنی کیواسطے قرینہ کا ہونا ضرور ہی کہ وہ
آیہ مین موجود ہی اور احدیث مین مفقود بلکہ اشارہ طرف آیہ کریمہ واقسطوا ان اللہ یحب المقسطین
کی ہی تیسری حق سی مراد نام علی مرتضی کا لینا خلاف عرف تمام ہے اور تبادر افہام اور معنی
ظاہری کی ہی بغیر پہلی ہونے ذکر مرتضوی کے حق سی ان کا نام مراد لینا حدیث کو چیستان مہمل بنانا ہے

علاوہ اسکی حرف علی کو بمعنی الیٰ یا لام یا فی تجرید یا کو مزاوفت اسمعیل و نصر ازمیں بھی بتاتا
اور خرافات بلناہی اور لغت مین قیاس کو دخل دینا والا نکہ قیاس فی اللغۃ جائز نہین مخور کرتا ہی
کہ زید علی الحق جب بولا جاتا ہی تو اوس سی مراد ہوتی ہی کہ وہ حق پر ہی یا یہ مراد ہوتی ہی کہ وہ باطل
پر چوتھی تاویل علیہا رحمۃ اللہ یوم القیامۃ کی جو کی گئی ہی اسکی نسبت کسی نی خوب لطیفہ کہا ہی
کہ حضرات امامیہ جب اپنی پیشواؤنکی حق من رحمۃ اللہ علیہ کہتی ہین تو ہم سمجھتی ہین کہ جلیہ سی ہی مخالفت
مراد ہی اور رحمت اللہ سے رسول اللہ مراد ہین یعنی مخالف ہی رسول کا استغفر اللہ کہ حضرات
شیعہ احادیث کو ایسی تاویلات بیجا سے مضحکہ اطفال بناتی ہین اور ائمہ پر ایسے بیجا تاویلات کی
تہمت کرکے اپنی حماقت ظاہر کرتے ہین

یقول احقر عباد اللہ ولایۃ علی بن ابیطالب علیہ السلام

دوسری دلیل بھی آپ کے شکل اول کی شبہت غلطی تاویل ہوئی اس لئی کہ بفرض صحت اس بات کے
کہ بالخصوص امام جعفر صادق علیہ السلام پر حرام ہو حضرت کے کلام مین کوئی تاویل اگر یہ فی
نفسہ صحیح ہو جاری نہوگی اور جاری ہونا تاویل کا اور بات ہی اور فی نفسہ غلط ہونا تاویل کا اور
بات ہی حالانکہ آپ مدعی اثنانی تھی نہ امر اول مگر ایکو اتنی بیاقت نہین کہان ہی جو ہر بات مین تفحص
کرسکین بہر کیف دعوائی حرمت تقیہ پر امام جعفر صادق تراشیدہ نقش روز فیض آبادی کو ہمارے
علمای اعلام فی وجوہ عدیدہ مقامات عدیدہ مین باطل کیا ہی چنانچہ بعض مقامات اوسکے
نظر حضرت مخاطب سی بھی گزری جیسا کہ ہوتی دلیل ایمان ابوبکر مین جو عبارت حدیقہ سلطانیہ
کی نقل کرکے بمقتضای انکہ دروغگو را حافظہ نباشد مصنف بلا تامل بمقتضای کے ہے حالانکہ وہ خود
تامل بین کسی مقام کے محصل اوسکا ہی کہ اگر تقیہ مخالف خوف خدا ہی تو جناب رسول خدا کو بھی یہ
ناری خوف خدا سی عاری سمجھی جیسا کہ فرماتی ہین مگر نا صبی پیغمبر خدا را کہ از خوف کفار در حصین غار
اختفا فرمود و در بدو اسلام از اظہار دعوت علانیہ احتراز داشتہ از خوف خدا تا کل و بخوف
غیر مایل می داند انتہی ملخصا لیکن بعد دیکھنے سب جوابونکی کسی جواب سی متعرض نہونا اور دوسرے

راگ بھاگ گایا ہوا موچی صاحب کا گانا کمال حیرت مین ڈالتا ہی کہ سوائے ضلال اور اضلال کی کس
امر پر محمول کیا جاوے اور چونکہ علمائے اعلام نے اسمقام کو بتوضیح تمام لکھا ہی اب ہمارا جی نہین
چاہتا کہ کچھ لکھین مگر بنظر اسکے کہ مومنین کو چندان زحمت رجوع طرف کتب دیگر کے نہو کچھ لکھے دیتے
ہین کہ فقرہ لا تخافون الا اللہ اگر دلالت اوپر حرمت تقیہ کے کرے تو قول خداوند نعم فلا تخشوا الناس واخشون
بھی دلالت اوپر حرمت تقیہ کے کریگا اسلیئے کہ معاد و دنو کا سوائے خدا کے کسی سے نہ ڈرنا ہے
پس یہ آیت ناسخ آیات تقیہ مثل الا ان تتقوا منھم تقاۃ اور الا من اکرہ و قلبہ مطمئن بالایمان
اور امثالہا کے ہوگی لیکن کسی نے مفسرین سے احد ہما کو ناسخ اور دوسرے کو منسوخ نہین کہا اس سے
ثابت ہوگیا کہ جو معنے موچی صاحب اور انکے اتباع سمجھے محض غلط ہین اور اگر کوئی شخص زبردستی
بحجت و دلیل مدعی نسخ ہو تو خصم اسکا مدعی اسکے عکس کا نسخ مین ہوسکتا ہی یعنے آیات تقیہ نے
آیہ لا تخشوا الناس کو منسوخ کردیا ہی اور حقیقت یہ ہی کہ نہ کوئی اسمین سے ناسخ ہی اور نہ منسوخ
ہی بلکہ اپنے اپنے مقام کے احکام ہین جہان خداوند نعم نے حکم اعلان دیا ہی وہان اعلان واجب
ہی اور سوائے خدا کے اس اعلان مین کسی سے نہ ڈرنا چاہیے اور حکم خدا کی تعمیل کرنا چاہیئے خواہ
جان جائے خواہ رہے اور جہان خداوند نعم نے حکم کتمان دیا ہی وہان کتمان اور پوشیدگی واجب
ہی اور اس کتمان مین بھی سوائے خدا کے کسی سے نڈرنا چاہیے اور تعمیل حکم خدا کرنا چاہیے اور
ہرگز خوف اسکا نکرنا چاہیے کہ اعدا شماتت کرینگے اور بودا اور بزدل کہینگے بلکہ لا یخافون لومۃ
لائم پر ایسے مقامات مین نظر رکھنا چاہیئے جیسا کہ جناب رسول کو جب حکم بہ کتمان دعوت
تھا بکتمان دعوت فرمائی اور جب حکم باعلان دعوت ہوا باعلان دعوت فرمایئے مثل حضرت
نوح کے ثم انی اعلنت لھم واسررت لھم اسرارا جا... ان موقع و محل اعلان کا
تھا اعلان اور جہان موقع اخفا کا تھا اخفا کیا پس مقام اخفا و اعلان دونون مین لا تخشون الناس
واخشون کی تعمیل حکم موجود ہی اور جس جگہ پر انسان بمقتضاے لا تلقوا بایدیکم
الی التھلکہ مامور بتقیہ ہی وہان تقیہ کو خشیۃ اللہ سے خارج کرنا کمال نافہمی و نادانی ہی

ہان جو مقام تقیہ کا نہین جیسے جماد ہین وہان خوف ناس سے بھاگ کھڑے ہوا اور فقد باء بغضب من اللہ
سے نڈر ناکام حضرات ثلثہ کا ہی اب آیئے ما نحن فیہ مین چونکہ دیگر ائمہ علیہم السلام کو بسبب غلبہ
متغلبین بنی امیہ و بنی عباس کے نشر علوم اہلبیت طاہرین کے بہت کم مہلت ملی بخلاف امامین ہمامین
ابو جعفر الباقر و جعفر الصادق علیہما السلام کے کہ چونکہ امویہ و عباسیہ آپس مین فکر مدافع مین تھے اور ائمہ
اہلبیت علیہم السلام کیطرف چندان متوجہ نہ تھے اسلیئے امامین علیہما السلام کو اسقدر حاجت تقیہ نتھی
جیسے اور اماموں کو تھی بنا برین ان دونون بزرگوارون کو حکم نشر علوم دین ائمہ اہلبیت طاہرین ہوا چنانچہ
امام جعفر صادق علیہ السلام کے عہد مین چار سو کتابین جو اصول اربعہ مائہ کہلاتے ہین تصنیف ہوئین
اور آنحضرت سے چار ہزار راویون نے روایت احادیث کی کہ کچھ انمین سے سنی بھی ہین اور نظر
بمصلحت وقت ممکن ہی کہ حضرت نے انکو جواب تقیہ دیا ہو اور ممکن ہی کہ بوجہ حاضر مجلس ہونے
کسی خارجی یا ناصبی کے کہ اس سے ضرر اپنا یا بعض شیعون کا متصور ہو آنحضرت نے اسوقت کوئی
بات تقیہ موافق مذہب اس خارجی اور ناصبی کے بیان فرمائی ہو اور وقت دیگر اسکے توضیح و تصریح
کی ہو اور چونکہ اسوقت خاص مین وہ حضرت محکوم من اللہ السیطرحلی کلام کے تھے لہذا اس امر کو
نہ مخالف لا تخافن الا اللہ کے کہسکتے ہین جیسا کہ ہمنے بیان کیا کہ تقیہ مقام تقیہ مین حکم خدا ہی پس
خلاف خوف خدا نہوگا بلکہ اسکا خلاف البتہ موجب عدم خوف از خدا ہوگا اور نہ اسکو مخالف
نشر علوم دین آبائی کہسکتے ہین اسلیئے کہ بموجب قول آنحضرت کے التقیۃ دینی و دین آبائی احکام
تقیہ بھی اوقات تقیہ مین دین اہلبیت طاہرین سے ہین فقد سقط ما ہفا المخاطب بمقالتہ السخیفہ +
و اسکافہ الخبیس کالجیفہ + باقوالہ کالبوالہ الکسیفہ و تفصیل المقام فی الحدیقۃ الشریفہ قولہ امام موصوف
تقیہ سے ممنوع تھے اقول لانسلم کہ ممنوع تھی اور جو عبارت صحیفہ منقول باخبار احاد غیر المعول علیہ
فی الاعتقاد بعد اسکے نقل کرتا ہی اسکی کسی لفظ کو دلالت اوپر منع از تقیہ بمقام تقیہ کے نہین
ہی قولہ تمام مخلوق کو فتوی دوا اقول یہ اعم اس سے ہی کہ فتوی بتقیہ ہو یا بلا تقیہ لفظ افتہم کو بسیط
کی دلالت دلالات ثلثہ سے بلا تقیہ ہونے پر نہین ہی قولہ اور انسے باتین کرا اقول یہ کسی

الولی باطنین بمعنی حدیث الناس کی احادیث اپنی اباواجداد طاہرین کے بیان کرنیکے کیون
نہیں یہ بھی اعم تقیہ وغیر تقیہ سے ہے اور ہرگز حدیث کو دلالت اور غیر تقیہ کے نہیں ہے قولہ اور کسی
سے سوائے خدا کے نہ ڈرو اقول ممکن ہے کہ یہ امر محمول کیا جاوے اُس مقام پر جہان اعلان
ضروری ہے اور کتمان وہان جائز نہیں ہے اور ممکن ہے کہ محمول ہو اسپر کہ مقام اعلان میں اعلان
اور مقام کتمان میں کتمان کرو اور اس اعلان و کتمان میں سوائے خدا کے کسی سے خوف نہ کرو یہ
بھی اعم ہوگا تقیہ اور غیر تقیہ سے جیسا کہ تو نے پیشتر جانا قولہ اور اپنے آبا طاہرین کے علوم کو نشر
کرو اقول علوم اہلبیت اعم احکام تقیہ اور غیر تقیہ سے ہیں مقام تقیہ میں تقیہ اور مقام
غیر تقیہ میں بلا تقیہ ہے والستقیۃ دینی ودین آبائی اسپر شاہد ہے [illegible]
بلا تقیہ میں کرنے کی کیا معنی قولہ اور اپنے آبا وصالحین کی تصدیق کرو اقول آبا وصالحین
کے احکام تقیہ و بلا تقیہ دونو تھے پس اپنے اپنے مقام میں اگر دونو بیان فرمائے تو تناقض
اُنکی کیونکر ہوتی قولہ اسلیئے کہ تم حرز و امان میں ہو اقول یعنی نشر علوم دین آبا طاہرین
امان میں ہو بخلاف دیگر ائمہ علیہم السلام کے کہ اونکو جور و ظلم متغلبین خلفاء [illegible]
اکثر اوقات خانہ نشینی اور سکوت و صموت میں گزری اور نشر علوم آبائی انکے
اور تقیہ کرنے سے منع کر دیئے گئے تھے اقول محض کذب و دروغ ہے کہ مقام تقیہ
میں بھی تقیہ سے منع کر دیے گئے تھے ہان مقام غیر تقیہ میں البتہ تقیہ منع کر دیے گئے
تھے اور بہ نسبت اور امامون کے اُنکے لیے مقام غیر تقیہ زیادہ تھا اسلیے انہوں نشر علوم
و نشر علوم اور امامون سے زیادہ کیا اور سکوت و صموت کی نوبت نہ آئی اس سے ثابت
لازم نہیں آتی کہ کبھی مقام تقیہ میں بھی تقیہ نہ کیا ہو قولہ اور لوگون کو دھوکا دیتے تھے آپ
یون کیون نہیں فرماتے کہ اپنے کلام بلاغت نظام سے ملعونون کو آگاہ کرتے تھے اور مومنین کو ہدایت فرماتے
تھے یضل به کثیرا و یهدی به کثیرا و ما یضل به الا الفاسقین قولہ کیسی بیجوں
ہی اقول یہان تو امام نے بیجو بلیچ آپکے شیخین کی کی ہی شیعون نے کسکی تھی مومنین کی یا ان لعنت خان علی

لئے البتہ اسی رد شتاک کی بحر ملیح اپنے قصیدہ مین کی ہی جہان کہا ہے بیت فعل کمیت قلم سودہ میدان
فضیلت پہ بگڑے اشتر دی یاران اور یقین ہے کہ اسکو سنکے آپ بہت خوش ہونگے مگر دیکھو کسی شیعہ
کے سامنے اسکو نہ پڑھیے گا اسلیے کہ اسکا ڈر ہے کہ بگڑ وانیدن فعل کمیت بکو فعل قلم رآتش نہ کرے
ہمارے تمہارے نزدیک جو آگی ہیچ کی بات تھی ہمنے کہدی آئندہ آپکو اختیار ہی تو لیجیے دلیل اگر
کوئی شیعہ کہے تو آپ تو دلیل الابطال تاویل کی بیان فرماتے ہین اسکو اس سوال وجواب کو ابطال تاویل مین کیا دخل ہے
فرمائیے کچھ بیان کیجیے خدا و ندا دیوانون کی جھک یا مجنون کی بک ہے اس لغو بیانی پر اگر حضور کو لکھنے
کا تکلیف تو بہت بجا ہے مگر دوست ہی اور آپکے قامت زیبا پر جا کٹ و پتلون سی ہی بھی
زیادہ جچیت ہی تو لیجیے اور فضیلت شیخین کا ہی وہ اور بہتر ہے اقول خدا کی دوست شیعون
سے امید وار اور فضیلت شیخین مین حضرت مخاطب خوش فہم ہی کوئی پوچھی کہ اگر شیعون کا اقرار
کسی فضیلت کا ہوتا تو معنی امامان کے امامان لا بل لنا رکیون کہتے ہماری طرح سے امامان لا بل الجنۃ
کیون نہ کہتے اسمین شک نہین کہ اقرار العقلاء علی انفسہم حجت ہی مگر اقرار بھی تو ہو اگر فقط لفظ امان
کہنے سے اقرار فضیلت ہو جاتا ہی تو ہم آپسے پوچھتے ہین کہ اقرار فقط لفظ بدون لحاظ المعنے سے ہوتا
ہی یا لفظ مع المعنی کی صورت اولی مین فقط اقرار لفظ کا ہوا نہ معنی کا اور اقرار لفظ کو اقرار المعنی
لازم نہین اور فضیلت لازم اقرار المعنی ہے تو اقرار اللفظ اسلیے کہ ہر لفظ بدون لحاظ المعنے
ہی اور لفظ مہمل سے کسی چیز کا اقرار نہین ہوتا اور دوسری صورت ثانیہ یعنی لفظ مع لحاظ المعنی پس جب
قابل ان مجنون کا اقرار ہی نہین کرتا بلکہ دوسرے معنے لیتا ہی جو مستلزم رذیلت ہین تو آپ اسکو مقر فضیلت
کیونکر کہتے ہین مثلاً کوئی شخص آپکو کافر کہے اور اسکے دل مین یہ ہی کہ چونکہ آپ اٹلی کے رہنے والے
ہین اسلیے مراد اسکی اٹالیکا کافر ہے تو آپ فرمائینگے کہ تو نے اقرار ہماری فضیلت کا کیا اسلیے
کہ لفظ کافر سے کافر اٹالیکا مراد لینا تاویل باطل ہے اور ہزارون جگہ لفظ کافر بولا جاتا ہی
اور کوئی اس سے چار کے معنی نہین سمجھتا اور باعتبار قاعدہ نحوی کے بھی یہ تاویل باطل ہی کہ حذف

مضاف الیہ لازم آتا ہی اور وہ جایز نہین ہے جناب والا نے فرض کیا کہ یہ تاویلین اسکی باطل ہی
مگر اہل انصاف ایسے شخص کو مقر فضیلت کہینگے یا مقر زلیت کہینگے آپ خود ہی بالانصاف فرمایئے کہ
اگر کوئی شخص کسی شخص سے کہے کہ مین تجھکو پانچ دونگا اور اسکی غرض پانچ جوتے ہین تو آپ خواہی
نخواہی اس سے پانچ روپیہ یا پانچ اشرفیان دلائینگا اور فرمائینگا کہ اقرار عقلا کا حجت ہی او لفظ
پانچ سے پانچ جوتے ہمارے ذہن مین نہین سماتے بلکہ پانچ روپیہ یا پانچ اشرفیان ذہن مین
آتی ہین اور باعتبار نحو کے بھی یہ باطل ہی کہ حذف مضاف الیہ لازم آتا ہی قولہ شیخ صدوق کی نسبت
بیان کیا ہی اقول یہ گاہا ہمارا ہے جواب حدیث نجوم مین ہم آپکا کذب ظاہر ہی بخوبی ثابت کرچکے
خارج شمہ قولہ شیعون پر لعنت ملامت کرتے آئے ہین اقول جی نہین سنیون پر لعنت ملامت کرتے
آئے ہین شیعون پر تو کبھی نہین کی مگر ساتھ سنیون کی جھوٹھون پر البتہ لعنت کی اور ہم بھی کرتے ہین
قولہ چنانچہ ابو عمر کشی نی اقول اس حدیث سی آپ استدلال کرتے ہین اس بات پر کہ حضرت نے
اپنے شیعون پر لعنت کی حالانکہ اس حدیث مین کہین شیعون کا ذکر ہے نہ کہین لعنت کا ذکر ہے
کے ترجمہ مین آپ خود کہتے ہین (آدمیون نے) پھر
اس سے شیعون پر کہان سی لعنت نکلی اگر فرمائیے کہ ناس سے مراد شیعہ ہین تو شیعہ کہتے ہین ناس
مراد سنی خناس ہین کہ وہی مامون پر جھوٹھ لگاتے تھے اور امامون کے کلام کی تاویل بمدح ثلثہ
کرتے تھے اسلیے کہ مدح ثلثہ مین حکام جور سے دنیا ملتی تھی نہ ذم ثلثہ مین کیا آپ کو نہین معلوم کہ اخبار
سنیون نے اہلبیت سی روایت کی ہی بلکہ متعصبین اہل سنت نی خصوصا بخاری نے اول حدیث
کو صحیح نہ سمجھا اور اپنی صحاح اسقام مین اسکو جمع نہ کیا لیکن شیعون نے بھی نظر اسلے کہ کلام انکے
امام کا ہی جمع کیا اور اسکی تاویل بمدح ثلثہ نہین کی اور اسکا نام اپنی اصطلاح مین موثق و
معتبر رکھا لیکن مرتبہ اسکا صحاح وحسان سی کم ہی کما لا یخفی علی من لہ نظر فی الاخبار وحلال تمام اخبار
قولہ جو بھی دلیل اس تاویل پر جو اس حدیث کی الفاظ کی ہی اقول اگر ہم تاویلات سی قطع نظر کرکے
الفاظ کو اوپر مضمون مین رکھین جو آپ سمجھے ہین لیکن مطابق اپنے مذہب کے مثل دیگر احادیث کے

محمول پر تقیہ کرین تو اسمین کسی کے باپ کا کچھ اجارہ نہین ہم ہر چند نام تقیہ آپکو دیتے ہی جلا ہنا کی جہنم کو بھی ہوئے
ہماری پاپوش سے ہمارا تو مذہب یہی ہی کہ التقیہ دینی و دین آبائی اور نصوص کلام الٰہی اور احادیث
رسالت پناہی سے ہم اسپر دلایل قاطعہ و براہین ساطعہ قایم کرتے ہین کہ نہ سنیون سے
آجتک وہ دلائل اوٹھ سکے نہ قیامت تک اوٹھ سکینگے بالجملہ جب ہمنے اس حدیث کو بھی مثل
احادیث دیگر محمول بر تقیہ بنا برا پنے مذہب کے کیا تو آپکے لیے کوئی حجت ہمپر قایم نہو سکی
پھر آپکو اس زق زق بق بق سے کہ یہ تاویل غلط ہے کیا ہاتھ لگیگا قولہ اول تاویل لفظ امامان
یہ کی کہ امامان اہل النار تو مضاف الیہ کو محذوف کر دیا اقول واہ ری تری عقل پھر پڑین اس پر
اگر لفظ امامان سے ہمنے مراد امام اہل النار لیا تو مضاف الیہ حذف ہو گیا اور ہمنے جو امام اہل الجنہ
مراد لیا تو مضاف الیہ حذف نہوا آپکو اتنی سمجھ نہین ہے کہ اگر یہان اضافت ہوتی تو مضاف
الیہ تثنیہ جو بجاے نون تنوین ہی کیونکر ہوتا اور جسطرح امامان اہل النار سے نون تثنیہ محذوف ہو گیا اسیطرح
امامان سے بھی نون تثنیہ محذوف ہو جاتا سیں امامان کو مضاف کہنا دلیل کمال حماقت و بلاہت
و بلادت ہی حضرت سلامت امامان ایک کلی ہے کہ اسکے دو فرد ہین ایک فرد امام اہل النار
دوسرا فرد امام اہل الجنہ ہمنے بنا برا پنے مذہب کے فرد اول مراد لیا آپنے بنا برا پنے مذہب
کے فرد ثانی مراد لیا یہان اضافت کو کیا دخل ہے اب حضور کو لیے کسی دلیل و حجت کی ہمپر
کوئی زبردستی نہین پہونچ سکتی کہ خواہی نخواہی ہمارا مذہب اختیار کرو اور جو معنی ہمنے مراد لیا ہی
وہی تم بھی لو نہین نہین ہم ہرگز نا معین خلافت و فدک کو امام اہل الجنہ کہینگے اور جو اعتراض ہی حذف
مضاف الیہ کا امام اہل النار پر آپنے کیا وہی اعتراض بعینہ ہم امام اہل الجنہ پر پلیٹ دینگے
اور کالائے بد بر پیش خاوند ش کرد سینگے اور شاید اپنی سفاہت آپ فرماوین کہ ہمنے
تو امامان کے معنی امام اہل الجنہ کی نہین کہی بلکہ ہمنے امان سے مطلق امام مراد لیا ہی اعم اس سے
کہ اپنی فردین سے کسی فرد مین پایا جائے تو ہم خدمت شریف مین عرض کرینگے کہ ہمارے
آپکے بحث اون دو نو امامون مین ہے جنکا وجود شریف خارج مین بالفعل

یعنی فی احد الازمنہ پایا گیا ہی اور وجود مطلق امام کا من حیث ہو مطلق امور ذہنیہ سی ہی کہ وجود خارجی
اسکا ضمن مین کسی فرد کے ہوگا اگر آپنے تہذیب منطق پڑھی ہوگی تو آپکو معلوم ہوگا کہ علامہ تفتازانی
نے فرمایا ہی کہ الحق ان وجودا لطبعی بمعنی وجود اشخاصہ پس وہ امام مطلق ذہنی جو ذہن مین کسی خاکے
فرض کرنے سی پایا جائے وہ خارج ازا عتبار ہی ہمکو اس سی بحث نہین ہے بلکہ ذہنیات و اضافیات
سی جب کہلاتی ہین کہ منشاء انتزاع اُنکا خارج مین موجود ہو اور آپکے امام مطلق کا منشاء انتزاع خارج مین
ضمن فردین مین ہو تا اور اب فردین سے قطع نظر کرتے ہین پس ضرور ہی کہ وجود ذہنی اُسکا مثل اشیاء اغوال
کی ہو اور کیونکر نہو کہ شیعہ ایسی امامون کو غول بیابانی سی بڑھکر سمجھتے ہین کہ غول بیابانی تو فقط دنیا
کی راہ مارتا ہی اور آپکے امام لوگ تو شیعون کے رہزن دنیا اور سنیون کے رہزن آخرت
کہو برا نہ مانیے گا یہ اپنی اپنی سمجھ ہے قولہ لیکن موافق قاعدہ نحو کے اقول ماشاء اللہ ماشاء اللہ آپکو
علاوہ قانون دانی کے علم نحو مین بھی کمال مداخلت ہی جیسے ایک شاہ صاحب کو علاوہ کشف و
کرامات کی تاریخ دانی مین بھی دخل تھا مگر ایک طلبہ شیعہ سی نحو مین آپ کا مزعومون لیتا ہی کہ آپ
نحو کو خاک بھی نہین جانتی آپ یہ نہین دیکھتے کہ امامان کہ امامان تثنیہ ہی و بالفاق نحاۃ نون تثنیہ
قایم مقام نون تنوین ہی پھر تنوین کی کیا حاجت ہے اور کیون نہین جائز ہی کہ ہم کہین کہ اسمقام پر امامان
بنی اور پر الف ونون کی ہی جیسے مبنیات مین تثنیہ موصولات مثل اللذان واللتان اور کیون نہین
جائز ہی کہ یہان تکرار اضافت ہو یعنی اصل عبارت یہ ہو کہ امامان اما ما اہل النار مثل یا تیم
تیم عدی لا ابا لکم لیکن اما ما اہل النار کو اوسوقت بضرورت تقیہ امام نے حذف کر دیا تھا اور
بعد چلی جانی خارجی و ناصبی کے اُسکو ظاہر کر دیا اور تمثیل اس مصرعہ کی بہت مناسب مقام
ہی اسلیے کہ تیم وعدی کا اسمقام پر ذکر ہے اور تیم سی مراد حضرت عمر ہین بدلیل آخر مصرعہ آخر
لا یلیقکم فی صورۃ عمر اگرچہ شاعر نے کوئی دوسرا عمر مراد لیا ہو مگر شیعہ تو بڑی سیدھی ہین وہ
انہین عمر کو مراد لیتے ہین مجبوری ہے کیا کیا جاوے ولنعم ماقیل ؎ کل الی ما سمعہ لذاہب
وللناس فیما یعشقون مذاہب - قولہ معنی جو اصلی ہین یعنی مدح وصفت کی اقول کسی لغت والے نے

یہ نہین لکھا کہ امام کے اصلی معنی مدح وصفت کی ہین بلکہ ترجمہ بلفظ پیشوا کیا ہی اور یہ اعم ہی جہنم اور بہشت
سے اور تعین احد ہی بقرائن حالیہ ومقالیہ ہوتی ہی اور یہان قرینہ حالیہ عاصبیت ثلثہ ہی اب حضور
اپنے معنون کا کوئی قرینہ تبلاوین کیا تبلاوینگے وہ خود بے قرینہ اور اُنکی ہر بات بے قرینہ ہی قولہ
لفظ مطلق سی فرد کامل مراد ہوتا ہی اقول جناب والا یہان مطلق کے دو فرد مساوی ہین
اور ہر فرد مین کامل ونا قص ہین پس فرد کامل امام اہل الجنہ کے جناب امیر علیہ السلام ہین اسمین امت محمدی
مین سے خوارج اور نواصب کے کسی کو شک نہین اور فرد کامل امام اہل نار کے حضرت ابوبکر ہین اور
شیعون کو اسمین بھی شک نہین مگر سنیون کو البتہ اسمین بڑا شک ہی کہ ایسا شک حضرت عمر کو بھی
ثبوت جناب رسول خدا مین اور حد بیتہ نہین ہوا تھا قولہ بخلاف آیہ ائمہ یدعون الی النار کہ وہان
لفظ مقید ہی اقول اسی قید نے دلالت کی ہے اوپر اس بات کے کہ ائمہ مطلق ہی اور ہر لفظ مطلق
محتاج بقرینہ حالیہ ومقالیہ ہی اور یہان مقالیہ ہی اور وہان قرینہ حالیہ شعب خلافت وشعب
فدک قولہ دوسری تاویل فاسطون کی بھی غلط ہی اقول آپ خود از سر تا پا غلط ہین ایک دوسرا
تو ہو چکا اب یہ دوسرا دوسرا کیسا اگر پہلا دوسرا اول کا تھا تو دوسری دوسری کا اول کہان
ہی اگر فرمائیے کہ کاتب کی غلطی ہی تو ہم مان لینگے مگر آپکے موہی صاحب تو نہین مانتے اور آپکو انہین
کے ماننے پسند اور اُسی سے خورسند ہین قولہ پس تعین معنی کے لیے قرینہ کا ہونا ضرور ہی اقول
خدا آپکو بہت دیر تک سلامت رکھے الی یوم الوقت المعلوم ہم بھی تو بہت دیر سے یہی عرض کرتے
ہین کہ تعین معنی کے لیے قرینہ ضرور ہی حالیہ ہو یا مقالیہ مگر آپ نہین سنتے بحمد للہ کہ اب سنا
شیطان کا کان بہرا ہی شیطان جان نہین مارتا مگر حیران کرتا ہی قولہ اور حدیث مین مفقود
اقول لا نسلم قرینہ حالیہ موجود ہی بلکہ مقالیہ بھی حالیہ تو آپ کر سن چکے اور مقالیہ سوال نا صبی اور
جواب امام اور بعد اُسکی تفصیل الفاظ قولہ بلکہ اشارہ طرف ایہ کریمہ اقول یہ آیہ کریمہ آپکی یا اور
کسی سنی کے پیٹ مین ہوگا اُسمقام پر تو کہین اس آیہ کریمہ کا ذکر نہ تھا یہ اشارہ نہین معلوم کیونکر مشار الیہ
تک پہونچگیا اور نہین معلوم کہ یہ اشارہ خطی تھا کہ سطحی تھا کہ جسمی تھا خطی تو بیشک سنیون کے پیٹ مین گھسکر

مشار الیہ تک پہونچگیا ہوگا لیکن سطحی اور جسمی مین تامل ہی کہ باوجود عرض و طول کی کسیطرح سی سمایا جس سے خرق والتیام لازم نہ آیا قولہ بسبب حق سی مراد نام علی قول ما م علی کا ذکر حدیث مین نہین ہی بلکہ ذات پاک اور نفس مطہر امیر المومنین کا ذکر ہی کیون حضرت کیا علیؑ مع الحق والحق مع علی اور یدور الحق مع علی حیث دار کما فی الصحاح مین بھی ما ہی مراد ہی کہ ذات مراد ہی قولہ خلاف عرف عام اقول خلاف عرف عام نفرمائیے بلکہ خلاف عامہ غیما فرمائیے تو اسکو ہم قبول کرینگے ہمارے نزدیک ہمارا خدا حق ہی ہمارا رسول حق ہی ہمارا دین حق ہی ہمارا امام حق ہی خصوصاً وہ امام جو نفس رسول ہی اگر وہ حق نہو تو رسول بھی حق نہو مگر حضرات اہلسنت کی زبان سی یہ بات نہین نکل سکتی اسلیے کہ ہر حق کی مقابلہ مین ایک باطل ہی جسطرح حق کی مقابلہ مین لات و عزی باطل ہین رسول حق کی مقابلہ مین مسیلمہ اور سجاح باطل ہین دین حق کی مقابلہ مین دین کفر باطل ہی امام حق کی مقابلہ حضرات شیخین باطل ہین پھر بیچارہ سنی امام کو حق کسطرح کہسکتا تو لہ معنی ظاہری کی ہی اقول کن سنیون کی ایسے کہا ہی کہ مقامات تقیہ اور تورہ مین بھی ضرور ہی کہ معنی خلافی ہی مراد لیجائین قولہ بغیر بھلے ہو ذکر مرتضوی کا بقول ذکر مرتضوی ہر وقت اور ہر دم شیعون کے دل مین ہی یہ امر ایک معہود ذہنی ہی کہ ہر دم مشیر نظر ہی پہلے بھیجے کی کوئی حاجت نہین بلکہ جہان کہین ذکر شیخین آتا ہی ذہن فوراً خیال اسکا ہوتا ہی کہ ان باطلین نے حق کو باطل اور باطل کو حق کر دیا ہی حق کو باطل کر دیا باطل حق کر دیا واہ وا مولوی سراج الحق صاحب ہماری بات آپکو باور ہو تو ہو اسکو کیا کرین مگر ہم آپ سے بین ہزار قسم شرعی واللہ و باللہ و تاللہ کی کھا سکتے ہین الغرض اس حدیث مین جب سائل ناصبی کے سوال مین ہمنے شیخین سنا تو ہمارے ذہن مین فوراً ذکر باطلین سے ذکر امام برحق آگیا پس ہمنے حق سی امام برحق سمجھ لیا اب آ مناسب ہی کہ پہلے ذکر مرتضوی نہونے کا ذکر فرمائینگے مگر ہم جانتے ہین کہ آپ ہرگز نہ بتلائینگے اور ابوبکر کی حمایت مین چڑون کیطرح بھیڑی بھینگی اور بکری کی دم دکھائے جائینگے سچ ہی کتے کی دم بارہ برس گاڑنے سی بھی نہین سیدھی ہوتی قولہ چیستان ٹھہرانا ہی اقول ہان صاحب یہ ایسی چیستان ہی کہ شیعہ فوراً سمجھ جاتے ہین اور بوجھ لیتے ہین اور سنی بیچارے شب و روز ٹٹولتے پھرتے ہین کہ کہین کسی ملا کے پاؤن تلے کوئی پتھر پڑ جائے تو اپنے شیخین کی ضیافت کرین اور قسمت آبادی اگر کہین یا دین ملے

پڑھی گئی تو کوئی شیعہ دوڑ پڑتا ہی اور اُسکو لنڈوری کرکے اوڑا دیتا ہی تب آپ منھ پھیلا کر کہتے
ہین قولہ حرف علی کو بمعنی استیلا بلا دلیل قرار دینا اقول جو کوئی آپکے اس کلام کو بعد دیکھنے تقریر
دلپذیر صاحب اولہ نقیہ کے دیکھیگا آپکو صد آفرین کہیگا اونہون نے علی نے متین توجیہین بیان فرمائین اور
مستند بہ محاورات عرب و کلام اللہ کیا بھی آپ فرماتے جاتے ہین کہ بلا دلیل کہا کیون صاحب اور دلیل کیسی
ہوتی ہی اور کس جانور کا نام ہی یہ دلیل آپکی کمال تجربہ کی ہی کہ امر مدلل کو بلا دلیل کہتے ہین اگر آپ مرد
میدان تھے تو محاورات عرب یا محاورہ کلام اللہ مین کچھ نقض کیا ہوتا تب فرماتے کہ تمنے بلا دلیل کہا دلیلون
کی جو تبیان کھاتی جاتی ہین اور پھر دلیل مانگے جاتے ہین ہمنے سنا ہی کہ اجلاف بنگالہ پر کوئی جوتہ پڑتا ہی تو وہ کہتے
ہین کہ پھر تو مار جب پھر جوتہ پڑتا ہی تو پھر کہتے ہین کہ پھر تو مار تین توجیہون سے تین تو مار اب ہمارا ہاتھ دکھ گیا
مار کھانیوالی بھی اوٹھ کھڑے ہوے اور سر جھاڑ ڈالا اور کہا کہ کچھ بھی نہین ارے تیری بیحیائی قولہ لغت
مین قیاس کو دخل دینا اقول ہرگز قیاس کو دخل نہین بلکہ محاورات سے ثابت کیا کہ اُسی سے لغت کا بھی
ثبوت ہوتا ہی قولہ غور کرنا چاہیے کہ زید علی الحق جب بولا جاتا ہی اقول جانمین سے ہر سخن جائی و
ہر نکتہ مقامی دارد یہین نظر سے گذرا ہی کہ ایک نے زنان عرب سے کسی خلیفہ وقت سے کہا کہ رفع اللہ
قدرک لوگ سمجھے کہ خلیفہ صاحب کو دعا دیتی ہی مگر چونکہ خلیفہ صاحب اپنی بدسلوکی سے نسبت اسکو واقف
تھے سمجھے اور کہا کہ اسنے مجکو کوسا ہی کہ خدا تیری قدر و منزلت کو دنیا سے اوٹھا ڈالے تعجب مرو ہی تھا
جو خلیفہ جی نے سمجھا تھا اسطرح شیعہ بھی چونکہ بدسلوکی شیخین سے خاندان بیہ طاہرین کے ساتھ واقف ہین
اسلیے معنی الفاظ ائمہ طاہرین سمجھ لیتے ہین مات زید علی الحق کے معنی اونہین تین توجیہون سے جو صاحب
اول نقیہ نے بیان فرمائی مات علی الباطل کی بھی ہو سکتی ہین جیسا رفع اللہ قدرک دعا اور بد دعا
دونون ہو سکتا ہی لیکن ہر ایک کے لیے موقع و محل جدا گانہ ہی یہ نہین کہ سب جان ماریں بیسری قولہ
جونہی تاویل علیہما رحمۃ اللہ الی قولہ خوب لطیفہ کہا ہی اقول کسی نے یہ لطیفہ نہین کہا یہ تمھاری ہی ہوا و ہوس ہی
کہ تنکا کھوڑے اور گدہے سب ایک ہی لکڑی سے ہنکائے لا یستوی اصحاب النار و اصحاب الجنۃ
و لا یستوی الظلمات و النور و لا الظل و لا الحرور ہم اپنے بزرگون کو چونکہ اصحاب الجنۃ جانتے ہین انکو لیجاس

عبارت کی دوسری ہی معنی لیتی ہین اور تمہاری بزرگونکو سیما صاحب الغار وصاحبیہ الذین کل منہما غدار کو اصحاب النار سی جانتی ہین اونکی لیئی ہی معنی کہتی ہین جو تمنے سنے اور اوسکے سنّے سے تمہاری تیتاّ مرحین لگین

قال المخاطب المقام ہذا وللہ سبل السلام

ساتوین شہادت نہج البلاغہ مین حضرت امیر المومنین علی مرتضی کیطرفسے شان مین حضرت ابوبکر صدیق کی یہ عبارت منقول ہی للہ بلاد فلان لقد قوّم الاود واوی العمد واقام السنّۃ وخلف البدعۃ ذہب نقی الثوب قلیل العیب اصاب خیرہا وسبق شرہا ادی الی اللہ طاعتہ واتقاہ بحقہ رحل وترکہم فی طرق متشعبۃ لا یہدی فیہا الضال ولا یستیقن المہتدی ترجمہ خدا انعام کری فلان یعنی ابوبکر پر جسنی کجی کو سیدھا کیا جسنی امراض نفسانیہ کی دوا کی جسنی سنت کو پیغمبر کی قائم کیا اور بدعت کو دور کیا گیا اس دنیا سے پاک دامن کم عیب خلافت کی خوبی پائی اور اوسکی خاص پہلی رحلت کی خدا کی اطاعت کو اچھی طرح ادا کیا اور موافق حق کے پرہیزگاری کو پورا کیا کوچ کیا اس دنیا سے اور چھوڑ گیا آدمیون کو شاخ در شاخ راہونمین کہ نہ گمراہ ہدایت پاتا ہی اور نہ راہ پانیوالا یقین حاصل کرسکتا ہی مین حضرت علی کی اس قول کے نسبت تمام اقوال کو اہلسنت اور شیعہ کی نقل کرتا ہون اور جو کچہ دونونی اس قول کی نسبت لکہا ہی اُسکو بیان کرتا ہون اور حضرات شیعہ کی خدمتمین نہایت ادب سی عرض کرتا ہون کہ اس بحث کو ذرا دل سی سنین اور غور سی دیکہین اور تعصب اور عناد کو چھوڑکر انصاف کرین کہ انکی علما حق پر ہین یا کہ اہلسنت کی ہین اس قول کی نسبت اول تحفہ اثنا عشریہ کی مضمون کو لکہتا ہون بعدہ جو علامہ کنتوری نی اسکا جواب دیا ہی اوسکو لکہکر جو تردید اوسکی جناب خاتم المتکلمین مولانا مولوی حیدر علی صاحب نی کی ہی لکہونگا خاتم المحدثین تحفہ اثنا عشریہ مین بعد نقل کرنے اس عبارت کے لکہتے ہین کہ جناب امیر کی اس عبارت مین جامع نہج البلاغہ نی کہ شریف رضی ہین اپنی حفظ مذہب کیواسطی عجیب تصرف کیا ہی یعنی لفظ ابوبکر کو حذف کرکے بجائی اوسکی لفظ فلان لکہدیا تاکہ اہلسنت کو موقع اوسپر سند پکڑنیکا نہ ہوی لیکن حضرت امیر کی کرامت ہی کہ اوصاف مذکورہ صریح اسپر دلالت کرتے ہین کہ مراد اوس سی کون ہین اسی واسطی نہج البلاغہ کی شارحین نی فلان کی لفظ کی تعیین مین اختلاف کیا ہی بعضون نی کہا ہی کہ مراد ابوبکر ہین

اور بعضون نی کہا کہ عمر مین لیکن اکثر شراح نی اول ہی کو ترجیح دی ہی آب اون جوابات کو سننا چاہیی جو کہ علامہ
شیعہ نی اس قول کی نسبت دیئی ہین جواب اول حضرت علی گاہ گاہ اوصاف اور لیاقت شیخین کی اسلیئے
بیان کردیا کرتی تھی کہ لوگ اونکی معتقد اور اونکی حسن سیرت اور خوبی انتظام کے قایل تھی بیاس خاطر لوگونکی اونکی تعریف
کرنا مناسب وقت تہا پس یہ کلمات بھی اوسی قبیل سی ہین لیکن یہ جواب لایق تسلیم کرنیکی نہین ہی اسلیئی کہ کوئی عاقل منصف
اسکو نہ مانیگا کہ ایک معصوم دین جو بمنزلہ واسطی ایک آسمان غرض دنیا کے یعنی دلداری چند شخصون کی کرو ہے
یقینی نہ تھی اپنی زبان سی کہی اور ان لوگون کے تعریف کری جنہون نی صریح عصیان خدا اور رسول
کا کیا اور دین اسلام کو چھوڑکر ارتداد پر کمر باندہی اور خدا کی کتاب کی تحریف کی اور دین محمدی کی تبدیل
کی حالانکہ حدیث صحیح مین وارد ہی اذا مدح الفاسق غضب الرب کہ جب فاسق کی تعریف کیجاتی ہی خدا غضب
مین آجاتا ہے پس جب ایک فاسق کی تعریف سے خدائی جلشانہ غضب مین آوی تو ایسی شخص کی تعریف
سی جو محرف کتاب اللہ اور مبدل دین خدا ہوا اور جس نی پیغمبر خدا کی وصیتون کو بھلادیا ہوا اور اوسکی
وصی کی حقوق کو غصب کیا ہوا اور اوسکی اولاد کو ستایا ہوا اور کوئی دقیقہ ظلم اور جبر کا خاندان رسول
پر نچھوڑا ہو تو ایسی شخص کی تعریف سی معلوم نہین کہ خداوند عالم کسقدر غضب مین آیا ہوگا اور باعث
اسکا کون ہوا ہوگا شیعون کی دین اور دیانت اور عقل اور فراست سی نہایت ہی بعید ہی کہ ایسی
معصوم کی نسبت جیسی کہ امیر المومنین تھی ایسی معصیت کا اطلاق کرتی ہین اور یہ معلوم نہین ہوتا کہ ایسی تعریف
کرنیکی کیا ضرورت تہی کونسا لشکر باغی ہوگیا تہا کہ جسکا راہ راست پر آنا بغیر ایسی جھوٹ بولنی اور قسمین
کہانیکے ممکن نہ تہا اگر صرف دلدہی حضرات شیخین کے معتقدین کی منظور تھی تو صرف تعریف اونکی جسمین
ذکر انکی انتظام امور خلافت کا ہوتا کافی تہی تاکہ مطلب بھی حاصل ہوجاتا اور بہت جھوٹ بھی نہ بولنا پڑتا
بلکہ ایسی مضامین جیسی کہ اس عبارت مین مذکور ہین معصوم کی زبان سی ادا ہونا اور اوسکو باطل اور
غلط سمجھنا اور اوسکو جھوٹا اور غلط کہنا درحقیقت اونکی معصومیت مین داغ لگانا ہی اس جواب کو
علامہ کنتوری نی بجواب تحفہ اثنا عشریہ اسطرح پر رد کیا ہی کہ یہ دعوی صاحب تحفہ کا محض جھوٹا ہی کسی
شیعہ نی یہ توجیہ نہین کی اور ایسی توجیہات کی شیعون کو ضرورت بھی نہ تھی اس لیئی کہ ان توجیہات کی

اوسوقت ضرورت ہوتی جبکہ شیعون کی کتابون مین بجائی لفظ فلان کی لفظ ابوبکر موجود ہوتا اور جب وہ
لفظ ہی کتب شیعہ مین موجود نہین ہی تو اونکو ایسی توجیہات کی احتیاج کیا ہی وہذا عبارتہ (قولہ عمدہ ان
توجیہات نزد ایشان انست) الخ (قولنا این ادعا کذب محض است احتیاج این توجیہات شیعہ را وقتی
می افتاد کہ در کتب شیعہ بجائی لفظ فلان لفظ ابوبکر موجود می بود وچون لفظ ابوبکر در کتب شیعہ موجود نیست
ایشان را احتیاج ہیچ یک از توجیہات نیست پس آنچہ ناصبی بعد تقریر این توجیہات از پیش خود
سر کردہ از جہت انتباہی آن بر فاسد از قبیل بنار الفاسد علی الفاسد باشد) یہ جواب علامہ کنتوری کا غلط ہی
اور جو انہون نے نسبت خاتم المحدثین صاحب تحفہ کے فرمایا کہ ادعا کذب محض است وہی ہم علامہ مجیب
کے نسبت کہتے ہین کہ این جواب کذب محض است اور ثبوت اسکا یہ ہی کہ خود شیعونکی علمائی لکہا ہی
کہ مراد فلان سی ابوبکر صدیق ہین چنانچہ ابن میثم بحرانی جو محققین شیعہ سی ہین شرح نہج البلاغہ مین فلان کے
لفظ کی شرح مین لکہتی ہین کہ مراد فلان سی یا ابوبکر ہین یا عمر لیکن میری نزدیک مراد فلان سی ابوبکر ہی وہذہ
عبارتہ اقول ان ارادتہ لابی بکر اشبہ من ارادتہ لعمر فلہذا معلوم نہین کہ باوجود اسکی کہ ابن میثم بحرانی سا متبحر
فاضل جسکی علم اور تقدس پر ملا باقر مجلسی کو ناز ہی فلان کی لفظ سی مراد ابوبکر لیتا ہی اور باوجود اسکی جناب
علامہ کنتوری اس سی انکار فرماتی ہین اور صاحب تحفہ کی جناب مین کذب کی نسبت کرتے ہین شاید علامہ
موصوف کی یہ غرض ہوگی کہ برای نام جواب تحفہ کا تو لکہنا شروع کر دیا ہی اور حقیقت مین کچہ جواب ایسی
روایتون کا نہین ہی اس لیئی اوس سی انکار ہی کر دینا مناسب ہی تاکہ عوام کی نظرون مین وقعت پیدا
ہووی اور وہ شاہ صاحب کو جھوٹا جانین لیکن یہ نہ سمجھی کہ خدا نی ہر فرعون کے پیچھے ایک موسی کر دیا
ہی علمائی اہلسنت کب پیچا چھوڑینگی اور کسطرح دار و گیر سی نجات دینگی اور ابن میثم بحرانی کے قول کو
دکھلا کر الا لعنۃ اللہ علی الکاذبین پڑہنے لگین گے اور قطع نظر اسکی کہ لفظ فلان سی مراد ابوبکر ہین یا
نہین جو توجیہ شیعونکی جناب صاحب تحفہ نی بیان کی ہی وہ خود شیعون کے علما کی قول سی ثابت ہی
اور لفظ بلفظ اوسکا اونکی عبارت سے مطابق ہی چنانچہ ابن میثم بحرانی جو نہایت نامی علماء شیعہ سی
ہی اسی شرح نہج البلاغہ مین لکہتا ہی کہ شیعون نی اسکی دو جواب دیئی ہین منجملہ ان دو کی ایک یہی ہی

جسی شاہ صاحب نی بیان کیا ہی چنانچہ عبارت اوسکی یہ ہی جاز ان یکون ذالک المدح منہ علی وجہ الاستصلاح
من یعتقد صحۃ خلافۃ الشیخین واستجلاب قلوبہم بمثل ہذا الکلام افسوس ہی کہ علامہ کنتوری مرگئی ورنہ مین اس
عبارت کو اونکی پیشوا اور مجتہد کے اونکی سامنی کرکے عرض کرتا کہ حضرت ادعائی شاہ صاحب کذب
محض ہی یا انکار جناب کذب محض ہی لیکن چونکہ سنتا ہون کہ انکی صاحبزادے زندہ ہین اور کتاب
استقصاء الافحام کی تحریر پر ناز کررہے ہین خدا کرے کہ کوئی شخص انکی سامنی اوس عبارت کو رکھدی
اور انکے پدر بزرگوار کی قبر اونکے سامنے کھولدے

یقول المتمسک بولایۃ علی ابن ابیطالب علیہ السلام

اسمقام پر حضرت مخاطب والامقام کے خاتم المحدثین بالحدیث الاکبر ترویحاً لارواح الثلثۃ المنکرین درپے
متصدی کذبات ثلثہ ہوی فلہ در ہ قول اللہ اجر و پہلا جھوٹ یہ کہ نہج البلاغۃ مین للہ بلادابی بکر ہی جیسا کہ فرماتے
ہین ومنہا ما اوردہ الرضی فی نہج البلاغۃ عن امیر المومنین انہ قال للہ بلادابی بکر الخ دلیل اس جھوٹ پر خود اونہین
کا فرمانا ہی متصل اسکی کہ اس عبارت مین سید رضی نی اپنی حفظ مذہب کے لیئے تصرف کیا اور بجائی
ابی بکر بلفظ فلان لکھدیا اس بلید الذہن سی کوئی پوچھی کہ اگر سید رضی نی بلاد فلان نہج البلاغۃ مین لکھدیا
تو اوسمین بلادابی بکر کہان سی آیا جو تم نہج البلاغۃ سی نقل کرتی ہو کہ جناب امیر علیہ السلام فی للہ بلادابی بکر
فرمایا ہی ہماری مخاطب والامقام اس کذب پر اپنی خاتم المحدثین کی کچھہ متنبہ ہوی کیونکہ کفش تادیب
علامہ کنتوری اونکی فرق مبارک پر پڑگئی تھی لاجرم اس کتاب مین نہج البلاغۃ سی للہ بلاد فلان نقل کیا
اور اپنی خاتم المحدثین کیطرح للہ بلادابی بکر نقل نہ کیا اور اپنی تئین ایسی کذب صریح سی بچایا اور اسی کذب
صریح کو علامہ کنتوری نی فرمایا ہی کہ ابن اوعا کذب محض ہی اور کتب شیعہ مین بجائی لفظ فلان لفظ
ابوبکر موجود نہین ہی غرض یہ ہی کہ نہج البلاغۃ مین ہونا تو خود تمہاری زبان سی ثابت ہی کہ تم کہتی ہو کہ
صاحب نہج البلاغۃ نی ابوبکر کو فلان سی بدل دیا بلکہ اوس سی ترقی یہ ہی کہ کسی کتاب شیعہ مین بجائی لفظ
فلان لفظ ابوبکر نہین ہی اور یہ بندہ اس سی بھی ترقی کرکے عرض کرتا ہی کہ بلکہ کسی کتاب معتبر اہلسنت
مین بھی بجائی فلان ابوبکر نہین ہی ہان شارحین مین البتہ اختلاف ہی اسمین کہ لفظ فلان سی ابوبکر مراد ہی

یا عمر مراد ہی یا کوئی شخص دیگر مراد ہی لیکن یہ کسی نی نہین کہا کہ بجائی لفظ فلان لفظ ابو بکر ہی پس مراد فلان سی
ہونا اور بات ہی اور بجائی لفظ فلان کے ابو بکر کا لفظ ہونا اور بات اور علامہ کنتوری اسمقام مین منکر
ثانی ہین نہ منکر اول اور میمون دہلوی بھی مدعی ثانی ہی نہ مدعی اول اب خوش فہمی مخاطب کو دیکھنا چاہیے
کہ بشنیدہ اپنی موچی یا حجی کی تکذیب علامہ کنتوری مین فرماتی ہین کہ فاضل بحرانی نی کہا ہی کہ لفظ فلان سی
ابو بکر مراد لینا اولی ہی کہان مراد ہونا کہان لفظ ابو بکر بجائی فلان ہونا یہ بات تو ایسی ظاہر ہی کہ
ہی لوگا پٹھا بھی ہوگا تو سمجھ لیگا مگر ہماری حضرت مخاطب اور اونکی موچی صاحب نہین سمجھتی ہین یا سمجھتی ہین مگر
پیروان شیخ خدا سی روباہ بازی و حیلہ سازی اپنی جان چراتی ہین طرفہ یہ ہی کہ موچی صاحب تو ایسے سخن سنجی
ہین کہ ان روباہ بازیون پر بھی وہ ناز و نخری ہین جو لولیان بازاری اور لوطیان لچی و بخاری مین بھی نہو
یہ ایک جھوٹ تھا صاحب تحفہ کا دوسرا جھوٹ یہ ہی کہ جناب سید رضی علیہ الرحمہ نی بپاس حفظ مذہب لفظ ابو بکر
خارج اور بجائی اوسکی لفظ فلان داخل کردیا یہ دعوی بھی کذب محض ہی اور ادعائی بلا دلیل ہی کاش
کسی کتاب شیعہ سی بلکہ کسی کتاب سنی ہی سی جو پیشتر از زمانہ سید رضی ہوتی بجائی فلان لفظ ابو بکر نقل کرتا تب بھی
ایک ٹوٹی پھوٹی سی دلیل اس دعوی کاذب پر قایم ہوجاتی اگرچہ شیعون کی لیئی اس صورت مین بھی گنجائش نہتی
تھی کہ کہین لا سلم کہ سید نی اسی کتاب سی نقل روایت کی ہی بہر کیف جناب سید کیطرف نسبت تحریف دینا
محض کذب اور دروغ بیفروغ ہی ورنہ ابن ابی الحدید جو دوستان ابو بکر سے ہی وہ ضرور کہتا
کہ بجائی فلان لفظ ابو بکر تھا بلکہ اپنی شرح مین لکھتا ہی کہ لفظ فلان کی جناب امیر علیہ السلام نی کنایہ کیا ہی عمر
سے اور ایک نسخہ جسکو بعضون نی بخط سید رضی کہا ہی اوسمین بجی لفظ فلان کے عمر لکھا ہوا تھا اسی
محصلاً معلوم نہین کہ سید کو عمر سے کیا محبت اور ابو بکر سے کیا عداوت تھی کہ نام ابو بکر کا کر فلان
لکھا اور فلان کے بجے عمر لکھا ہر چند قول دوستان عمر و ابو بکر ہمیشہ حجت نہین مگر تکذیب شاہ صاحب
کے لیئے کافی ہی اور ابن اثیر جزری ہی کہ بڑی معتبرین اہلسنت سے ہین بآواز بلند تکذیب شاہ صاحب
کو ظاہر فرماتی ہین جیسا کہ کتاب نہایۃ اللغہ مین کہتی ہین و منہ حدیث علی انہ بلغہ ان فلانا قد قوم الاو
پس اگر جناب سید ابو بکر کے دشمن تہی تو صاحب نہایہ تو اونکے بڑی دوست تھی پاس حفظ مذہب

لفظ فلان کو نکالکر لفظ ابو بکر لکھدیتی پس بقول ہر ایک از شیعہ و سنی شاہ جی کا جھوٹھا ہونا ثابت ہوا اور
ہماری حضرت مخاطب نی کذب اول مین تو شراکت اپنی جد فاسد کی نہ کی اور کفش تادیبی علامہ کشوری
کھاکے سنبل گہی اور للہ للاد ابی بکر نہ لکھا بلکہ جبک مارکے للہ للاد فلان لکھا مگر اس کذب شاہ صاحب
مین شریک ہوگئی مگر الحمد للہ کہ ہماری کفش تادیبی کی نیچی اس جھوٹھ مین او دنو آگئی خوب شد کہ ایک
نشد بلکہ دو شد یہ دو جھوٹھ تو شاہ جی کی ہوچکی اب تیسرا جھوٹھی شاہ جی کا سن لینا چاہیی کہ شاہ جے
فرماتی ہین کہ جناب امیر علیہ السلام نی بقسم وصف ابو بکر بیان فرمائے ہم کہتی ہین کہ شاہ صاحب بھی
جھوٹھی ہین جناب امیر علیہ السلام نی ایک وصف بھی کسی کا بقسم نہین بیان کیا اور سبب اس کذب کا یا
جہالت ہی یا تجاہل بغرض فریب عوام ہسلیئی کہ لفظ للہ للاده و للہ درہ و للہ ابوہ اور امثال اسکے
مین باتفاق اہل لغت لام قسم نہین ہی بلکہ لام تعجب ہی چنانچہ فیروز آبادی قاموس مین بیان معنی لام مین فرماتے ہین
التعجب المجرد عن القسم ویستعمل فی للہ درہ تعجب ہی کہ جو لام تعجب کا مجرد عن القسم ہی اور یہین قسم کھانے سے
کو دیڑہی وفی المجمع ولا تکن للہ ابو ہم فیہ تہزو قیل تعجب منہم جو لفظ دلالت اوپر استہزا یا تعجب کی کری اوس سے
قسم سی کیا واسطے پس شاہ صاحب جو فرماتی ہین کہ کدام ضرورت ملجی الیہ تاکیدات و مبالغات و ایمان
غلاظ شدہ انتہی بیان تو نہ کہین تاکیدات اور مبالغات ہین نہ کہین ایمان غلاظ ایک یہین بھی نہین ایمان غلاظ
کہان سی آئی یہ سب غلاظت شاہ صاحب کی ذہن مین البتہ بھری ہوی ہی جو اوس حضاجہ کے شکم سے
اوسکی منہ مین آتی تھی کما ہو معروف و مشہور بہرکیف اس جھوٹھ مین بھی ہماری حضرت مخاطب اپنی جد فاسد
کے شریک ہوگئی جیسا کہ فرماتی ہین بغیر ایسی جھوٹھ بولنی اور قسمین کھانی کے ممکن نہ تھا انتہی یا للعجب جہان
ایک قسم بھی نہین وہان قسمین کہان سی آگئین جب شاہ صاحب اور اونکی اتباع کا کذب صریح ہم ثابت
کر چکے تو کہتے ہین کہ یہ فقرات نہج البلاغۃ کہ اخبار احادی ہین اور کسی شیعہ و سنی نی اسکی تواتر کا دعوی
نہین کیا شیعون پر حجت نہین ہوسکتی اسلیئی کہ بنای اعتقاد اخبار احاد پر نہین ہی جیسا کہ مرارًا گزارش ہوا
اور چونکہ بظاہر خلاف دلائل قطعیہ عقلیہ و نقلیہ ہی پس ضرور ہی کہ مثل متشابہات آیات و احادیث کے
یا تو اول ہو پس یا محمول ہو اوپر مذہب غیر شیخین کی یا محمول ہو بر تقیہ یا محمول ہو علی التعریض علی عثمان یا

محمول ہوا دپر سیجو ملیح کی اور جس محل پر حمل کیا جاوی شیعون کا مطلب حاصل ہی کہ ظاہری معنی مثل
ید اللہ و وجہ اللہ و جنب اللہ کے مراد نہین ہین اور معاویہ والی جس محل پر عوعو کرینگے اونکی منہ مین پتہ کا لقمہ دیا جائیگا
سے دہن سگ بلقمہ دوختہ ہے۔ جیسا کہ عنقریب معلوم ہوتا ہی انشاء اللہ تعالی قولہ شان مین ابو بکر صدیق
کی اقول نہج البلاغۃ کی کسی لفظ کو دلالت اسپر نہین ہی کہ یہ الفاظ شان مین ابو بکر کے ہین کہ عمر کے
یا کسی دیگر کے مگر جھوٹھون کی جھوٹھی کو جھوٹھ ہی مین مزا ملتا ہی اگر نہج البلاغۃ مین شان ابو بکر ہی مین لکھا
ہی تو تمہاری لکڑ دادا ابن ابی الحدید اور ابن اثیر کیون شان مین عمر کے ٹہراتی قولہ خدا انعام کری
اقول للہ اسمقام پر کلمہ تعجب یا استہزا ہی تعجب ہی کہ اوسکی معنی انعام کری یا اکرام کری یا اور کوئی کام
کری کہان سی نکلی قولہ جنبی کجی کو سیدھا کیا اقول یہ ترجمہ ہی قوم الاود کا اب دیکھنا چاہیی کہ مقصود
اس سی کیا ہی اور کس کجی کی سیدھا کرنیکو فرماتی ہین اپنی کجی کو یعنی خود شیخین کی کجی کو یا دوسرون کی
کجی کو اور اسمین شک نہین ہی کہ فی الجملہ یعنی کسیقدر ابو بکر اور عمر نی اپنی کجی کو بھی سیدھا کیا کہ بت پرستی
اور شراب خواری اور سور کہانا چھوڑ دیا تہا بلکہ کل منافقین نی بھی ایسا ہی کیا تہا گو کجی نفاق کو
نہین چھوڑا اور بہی اوقات خلافت باطلا پنی مین بہت سی لوگونکو مسلمان کیا تہا اور کفر اسلامی کی
کجی اونسی نکالی تہی بلکہ اسی کو ذریعہ ملک گیری ٹہرا کر سلطنت عرب و عجم پر مثل بادشاہان دنیا طلب
کے قابض اور متصرف ہوی اور جناب رسولخدا اسی کی خبر دیگئی تہی کہ جسوقت تم خزائن فارس و
روم پر قابض ہوگی تو گمراہ ہوگے وقد مر حدیث اذا فتحت علیکم خزائن فارس
والروم الحدیث پس ایسی کجی کی راست کرنے سے کہ جس سی خود ہی کج ہوگئی کون تعریف
کامل بالجملہ جو راست کرنا اپنی تئین یا دوسرونکو بعض وجوہ ہو وہ دلالت حقیت پر من کل الوجوہ نہین
کرتا پس اس وصف سی حقیت خلافت ثابت نہوئی مگر اسقدر بیشک ثابت ہوا کہ ابو بکر و عمر بہتر عثمان
سے تھے کہ اونسے فی الجملہ کجی ہی سیدھی ہوئی یہانتک کہ کل دنیا اونسے ٹیڑھی ہوگئے
اور اونکو سیدھا اپنی مقر کو خواہ جنت خواہ سقر کو بھیجدیا پس ایسی تعریف ابو بکر و عمر کی حال تقیہ مین
واسطی تالیف قلوب قاتلین عثمان کی جو معتقدین حسن انتظام شیخین تہی کرنیمین کوئی قباحت نہین

اور سیعتر حکا کذب بھی نہین لازم آیا اسلئے کہ سچی تعریف کی مخالفت باطلہ کا انتظام عثمان سی اچھا کیا اور اگر کوئی کہے کہ اس تشبیہ کی کیا ضرورت تھی تو ہم کہینگے کہ خوف اسکا تھا کہ معتقدین شیخین جسطرح عثمان کی ساتھ بیعتہ ائی اور جسطرح اوسکی حضرت کے ساتھ بھی پیش آوین اور اجرائی احکام دینیہ مین خلل انداز ہو جاوین استیٰ تالیفا للقلوب یون فرماتی تھی اور جناب رسولخدا بھی مولفۃ القلوب کے ساتھ جو کفار و منافقین تھے اور منجملہ اونکی شیعون کے نزدیک آپکی تلثہ بھی تھی ایسا ہی کیا کرتے تھے بلکہ صرف اموال جزیلہ قطع لسان موذیان و دفع شر اہل الشنآن فرماتی تھی پس اسیطرح جناب امیرؑ نے بھی حسب ظاہر حال انتظام امور دنیوی مین اور حسب اعتقاد معتقدین شیخین ایسا فرمایا ورنہ حقیقت مین ابوبکر و عمر کو کہان لیاقت اسکی تھی کہ کبھی امور دینیہ کو راستی مین لاتی جو خود کج ہو وہ دوسرونکو کیا راست کریگا حضرت ابوبکر خود بزبان صدق ترجمان فرماتی تھی ان لی شیطانا یعترینی فان زغت فقومونی یعنی لی وسکی لئی ایک شیطان ہی کہ اوسکی سر پر سوار ہوتا ہی سو حقیقت مین وہ شیطان کا گدھا تھا پس اگر مین ٹیڑھا ہون تو مجھکو تم سب سیدھا کرو پس جب وہ خود اپنی بھی مین اور لوگون کی سیدھا کرنیکے محتاج تھی تو دوسرون کو کیا سیدھا کریگی سو اوخود گم است باز کرا رہبری کند اور اسیطرح قائل کل الناس افقہ من عمر حتی المخدرات فی الحجال یعنی کل آدمی عالمتر عمر سے ہین یہانتک کہ پردگیان حجلہ نشین سے نہ مردی بود کز زنے کم بود پس ایسا جاہل کسی کی بھی کو کیا سیدھا کریگا بنابرین ہو سکتا ہی کہ کوئی شخص اس فقرہ کو ہجو ملیح پر محمول کرے اور قوم کو بیچ معنی اقوام کے کہے جیسا کہ ابن اثیر نی نہایہ مین اور ابن ابی الحدید نے اپنی شرح مین نہایہ و مختصر عمر مین لکھا ہے کہ اوسنی کما و اعجاہ اقام الاود و دواوی العمد الخ تا قال اور معنی اقام قائم کرنا و رواج دینا دن کی بھی ہین جیسی اقام الصلوۃ و اقام السوق پس محصل حضرت کی کلام کا یہ ہوا کہ ابوبکر نی یا عمر نے بھی نی الدین کو قائم کیا اور رواج دیا کہ اوسی سنت کج پر اہل سنت ابتلک قائم ہین تولہ اور حسبی امراض نفسانیہ کی دوا کی اقول یہ ترجمہ ہو دا وی العمد کا معلوم نہین کہ مراد اپنی امراض نفسانیہ کی دوا ہی یا دوسرونکی ہر کیف بیشک شیخین فی اپنی امراض نفسانیہ کی بھی دوا کی کہ شرک و کفر ظاہری کو چھوڑا اور دوسرونکی بھی دوا کی کما ذکی مسلمانی ذریعہ ملک ستانی ہوئے اور طمع و حرص مال اللہ کمانی مین بھی اسقدر افراط نہ کی کہ منجر بہ تخمہ و بیضہ ہوتے

اور دیگر اشرار و فساق و فجار کو بھی لوٹنی نہ دیا بخلاف عثمان کے کہ اونی مال خدا کو پیٹ بھر کر کھایا اور مثل
غبّاری کی سوکھا پیٹ پھلایا اور اپنی قوم بنی امیّہ کو مثل اونٹوں کے ربیع کا سبزہ چرایا جیسا کہ جناب امیرؑ
خطبہ شقشقیہ مین فرماتی ہین الی ان قام ثالث القوم نافجا حضنیہ بین نثیلہ و معتلفہ وقام معہ بنو ابیہ
یخضمون مال اللہ خضمۃ الابل نبتۃ الربیع یعنی برپا ہوا ثالث قوم یعنی عثمان درحالیکہ پھلائیوالا
تھا جانبین شکم کو درمیان اپنی سرگین وعلف کے اور بنی اُمیّہ نے اوسکی ساتھ مال خدا کو چر لیا جیسے
اونٹ چرتا ہی سبزہ ربیع کو پس تعریف ابوبکر و عمر نے الجملہ دوائی مرض شرک و کفر و افراط طمع و حرص
مین بہت ٹھیک اور سچ ہی لیکن اس سی اونکی خلافت باطلہ کی حقیّت نہین ثابت ہوتی اور مرض نفاق
کا اونکی جو فی قلوبہم مرض فزادھم اللہ مرضا مین مذکور ہے دفع ہونا نہین نکلتا اور مرض حرص
خلافت اونکی جو بحدیث صحیح بخاری انکم ستحرصون علی الامارۃ وستکون ندامۃ یوم
القیامۃ فنعمت المرضعۃ وبئست الفاطمۃ ثابت ہی اور اونکے لیئے روز قیامت موجب
ندامت ہی اس مرض کا دفع ہونا جب ہوتا کہ اپنی قول اقیلونی اقیلونی لست بخیرکم وعلی فیکم
مین صادق ہوتی اور اپنی تئین خلافت سے معزول کرتے بابر اسکی کوئی کہہ سکتا۔ ہر کہ مراد دوائی
مرض حرص کرنیسی یہ ہی کہ جب خلافت پر ہاتھہ مار لیا تو خلش مرض حرص جاتی رہی جیسی مقام اشقام
مین کہتی ہین کہ فلان نی شفائی غیظ کیا الغرض اگر بلفظ داوی العمد جناب امیرؑ نی ابوبکر یا عمر کیطرف نسبت
تداوی بعض امراض خود شنجین یا غیروی تو کیا قباحت لازم آئے حضرت عمر کو بالخصوص ایک اپنی
مرض کی دوا مین تو بہت مزاولت تھی جیسا کہ سیوطی سی مشہور ہے کان یہ دا، ما کان دواءہ الاابار
از رجال خفا نہو جئی گا ایک آپ ہی کے عالم کی زبانی یہ بات مشہور ہوتی ہی خدا کری جھوٹھ ہو قولہ احیی
سنت کو پیغمبر کی قائم کیا اقول یہ ترجمہ ہی اقام السنۃ کا اسمین شک نہین کہ ظاہر لفظ سنت سنۃ الرشد
ہی ہر چند تو یہ مین اور بحدیث صحیح مین مقصود سنت الغی بھی ہو سکتی ہی اور جب لوگون نی اونکو اقامت السنۃ
کیلیئے خلیفہ بنایا تھا تو اگر ظاہر بظاہر اماتۃ السنۃ کرتے تو اونکو بھی لوگ بسنت قتیل الدار دار عقلا
پر کھینچتی پس مشبہ بہ نسبت عثمان کے حضرت عمر اور ابوبکر نے اقامۃ السنۃ کی مگر منافقین کی اقامۃ السنۃ

مصداق ان اللہ یوید ھذا الدین برجل فاجر ھے کما فی صحیح البخاری پس یہ تعریف تو جناب امیرؑ نے
سچی کی مگر رافع اونکی نفاق اور غصب خلافت کے نہوئے قولہ اور بدعت کو دور کیا اقول یہ
ترجمہ ہی خلف البدعۃ کا خلف کے معنی دور کرنے کے محتاج بدلیل ہین متعارف معنی خلف
کے پیچھے چھوڑنیکے ہین تو ظاہری معنی یہی ہین کہ بدعت کو اپنی پیچھے چھوڑ گئے یہ کون تعریف کی بات
ہے ظاہر تو یہ مذمت صریح ہی مگر تاویل کیجاوے کہ مقصود یہ ہے کہ قبل ایام بدعات عثمانی مرگئی
اور اونسی ایسی بدعات سرزد نہوی جو موجب اونکی قتل کی ہوجاتی پس یہ بات بھی جناب امیرؑ کی بہت
ٹھیک اور سچ ہی لیکن حقیقت خلافت اس سی نہ نکلی اور کفر نفاقی رفع نہوا اس لیئے کہ کیا ضرور ہی
کہ ہر منافق ایسے بدعات کری جو مثل حضرت عثمان کے موجب اوسکے قتل کے ہوجاوین قولہ
گیا اس دنیا سی پاکدامن اقول یہ ترجمہ ہی ذہب نقی الثوب کا اونکے پاکدامنی اور عفت شعاری
اونکی معتقدین کی نزدیک جائی کلام نہین ہی اور جناب امیرؑ نے یہ کلمہ گویا اونکے معتقدین کی زبان سے
فرمایا ہی اور بہت سچ فرمایا ہی کہ اونکی معتقدین اونکو ایسا ہی جانتی ہین جیسا کہ حضرت ابراہیمؑ
نی بلسان قوم ہمارا نبی کہا تھا اور خدا نی بتونکو بلفظ آلھتکم اللہ کہا ہے لیکن کپڑے کے پاک صاف
ہونیسے نجاست کفر و شرک کی نہین جاتی پس کوئی کہ سکتا ہی کہ ہان ظاہر مین تو طاہر گئے لیکن باطن مین
نجس گئی برخلاف حضرت عثمان کے کہ لوگ اونکا ظاہر و باطن سب نجس سمجھی اور مزبلہ کے نجاست پر
پھینکدیا یہانتک کہ ایک ٹانگ بھی کتی کہا گئی فواویلاہ و وا مصیبتاہ دیکھو یار و مقام رفت ہے
خبردار کہین ہنس نہ دیتا نہین تو جناب مولوی مہدعلیصاحب خفا ہوجائینگی قولہ کم عیب اقول یہ ترجمہ
ہی قلیل العیب کا آدمی قلت عیب نسبت بہ کثرت عیب ممدوح ہی لیکن سامنی بیعیب سے کچھ مدح
نہین ہی علاوہ اسکی ہر کثیر العیب بہ نسبت اکثر فی العیب کے قلیل العیب ہو سکتا ہی پس جناب امیرؑ کا
حضرت شیخین کو بہ نسبت ابوجہل و ابولہب کی قلیل العیب فرمانا بہ نسبت حضرت عثمان ہی کی کنایت
ٹھیک اور سچ ہے لیکن قلیل العیب کی فضیلت معصوم پر جو بیعیب ہی ثابت نہوئی بلکہ بطلان
ترجیح مرجوح دلیل بطلان شیخین بلکہ شیخون ہوا قولہ خلافت کی خوبی پائی اور اوسکی فسادی سے پہلے

رحلت کرگئے اقول یہ ترجمہ ہی اصاب خیرھا وسبق شرھا کا یعنے پہونچا خیر خلافت کو یا خیر حکومت کو
یا خیر طریقہ اسلام کو اور پہلی گیا اوسکی شر کی مراد خیر سی یا خیر و عافیت ہی بالطف اور مزے دنیاوی خلافت
اور حکومت کی ہین کہ جسکو حضرت شیخین نی اوٹھایا جیساکہ جناب امیرؑ خطبہ شقشقیہ مین فرماتی ہین فسدلت لشدا
خرعیہا یعنی دونونی ناقہ خلافت کی دونو پستانون کو خوب ہی چوسا اور پوری طرحسی دودھ پیا اوسکی
مستحق کو بالکل محروم کردیا اور یہ بات نہایت سچی ہی کہ حضرت شیخین نی اس دودھ کو بحکمت عملی ہضم کرلیا مگر حضرت
عثمان کو ہضم نہوسکا اور تخمہ شدید ہوگیا اور مراد شر سی وہ فتنے اور فساد ہین جسکی تخم کو خلافت باختیار ناس
کردینی سی حضرت شیخین بوگئی تہی اور باب پاشی حضرت عائشہ طائشہ اور معاویہ عاویہ اوسکا نشو ونما
ہوا جس سی نہ فقط حضرت عثمان بن عفان کی جان پر بنی بلکہ ہزارون بلکہ لاکھون کی جان گئی یہانتک کہ
بطور مثل زبان زد ہی کہ العرب من الحرب خرب اور اسمین شک نہین ہی کہ بفرمودہ حضرت عمر بیعۃ ابی بکر
کانت فلتۃ وقی اللہ شرہا یعنے بیعت ابوبکر ایک امر ناگہانی تہی جو موجب ہزارون شر و فساد ہی
لیکن خدا نی اوسکی شر سی شیخین کو محفوظ رکہا اور اسمین بہی شک نہین کہ بنائی خلافت عمری و عثمانی
اوسی فلتہ بکری پر تہی کہ خود حضرت عمر نے خسمین شر فرمایا تہا گو جو لوگ قبل عثمان تہی اوسکی شر سی اتفاقاً
بچ گئے لیکن حضرت عثمان تو نہ بچی یہ بات بہی سچی ہی لیکن حقیقت خلافت خلفائی ثلثہ سی اسکو کچہہ واسطہ نہین
اگر ایک دونی خلافت باطلہ کے مزے اوٹھائے اور طویلہ کی بلا ایک بندر کے سر پر آئی
تو کونسی تعریف کی بات ہوئی جز اسکی کہ ایک غاصب خوش نصیب تہا اور دوسرا غاصب بدنصیب
قولہ خدا کی طاعت کو اچھی طرح ادا کیا اور موافق حق کے پرہیزگاری کو پورا کیا اقول یہ ترجمہ ہی
ادی الی اللہ طاعتہ واتقاہ بحقہ کا یعنی ادا کیا طرف اللہ کے طاعت اوسکی اور پرہیز کیا
خدا سے ساتھ حق خدا کے ظاہر اسکا یہ ہی کہ اطاعت خدا اور پرہیزگاری کی پس ہوسکتا ہے کہ
حقیقت مین ہو کہ نے الجملہ ایسا کیا ہو اور ہوسکتا ہی کہ ظاہر مین ہو جیسی افعال منافقین جو مصداق
یراؤن الناس تہی ظاہر مین بہت اچھے اور باطن مین عین شرک کہ تکبر یا شرک خفی ہی جیساکہ احادیث
مین تفسیر ولا یشرک بعبادۃ ربہ احدا مین ہی اور ہوسکتا ہے کہ نظر بعقیدہ معتقدین شیخین ہو کہ اونکے

اعتقاد مین تقمص تقمیص خلافت سراپا جلافت عین طاعت خدا اور اتقا تھا بہر کیف اسمین شک نہین ہی
کہ حضرات شیخین نی بظاہر خود کو بلباس عباد و زہاد آراستہ کیا تھا اور ایسا ہی دام مکر و فریب بچھانی
سی بہت سی اُلو پھسائی تھی اگر ایسا نہ کرتے تو لوگ اونکی ساتھ بھی ویسا ہی پیش آتی جیسا کہ خلیفہ ثالث
کے ساتھ پیش آئی اور ہو سکتا ہی کہ یہ فقرہ ہجو ملیح ہو جیسا کہ ایک شخص فاسق و فاجر کو کہتی ہین کہ وہ تو بڑے
عابد اور متقی ہین یا یہ کہ طاعت خدا کو طرف خدا کے دیا کہ اپنی مطیعین سی کرالے اور جو حقوق خدا تھی
اوس سی پہنچا اور اجتناب کیا بالجملہ کوئی بات ان باتون سی جھوٹھ نہین ہی اور ثبت حقیت خلافت
بھی نہین ہی اس لیئی کہ بنا بر اصول اہلسنت نہ خلافت کو اتقا لازم ہی ورنہ فساق بنی امیہ و بنی عباس
کیونکر خلیفہ ہوتی اور نہ اتقا کو خلافت لازم ہی وہو ظاہر قولہ کوچ کیا اس دنیا سی اور چھوڑ گیا آدمیونکو
شاخ در شاخ راہون مین کہ نہ گمراہ ہدایت پاتا ہی اور نہ راہ پانیوالا یقین حاصل کر سکتا ہی اقول
یہ ترجمہ ہی لحل ترکہم فی طرق متشعبہ لا یھتدی بہ الضال و لا یستیقن المھتدی کا
یعنی مرا اور چھوڑا لوگون کو بیچ راہون مختلف کے مراد راہون مختلف سی ارا و اہوای مختلفہ ہین
جو موجب فتنہ و فساد و جدال و قتال ہوئی لیکن مرنا قبل از فتنہ جدال و قتال موجب حقیت خلافت
نہین ہی ہزارون قبل از فتنہ مر گئے کہ اوسمین کوئی ظاہر کے بھی خلیفہ نہی نہ تھی چہ جائی اینکہ حقیقت کے
خلیفہ ہون اور ہو سکتا ہی کہ مقصود او حضرت کا واسطی تالیف قلوب معتقدین شیخین کے یہ ہو کہ
شیخین گو غاصب خلافت تھے مگر وہ ایسی راہ نہین چلے کہ جس سی فتنہ و فساد ایسا اوٹھتا کہ اونکی
جان جاتی بخلاف حضرت عثمان کے کہ اپنی جان بھی دی اور بعد اپنے ہزارون کی جان لی اور
یہ فقرہ تو ہجو ملیح سے اوپر ہجو صریح کے ظاہر تر ہے اسلیئی کہ ظاہر لفظ ترکہم فی طرق متشعبہ کا یہی ہی
کہ شیخین نی لوگونکو راہ گمراہی مین چھوڑا کہ جس سی اسقدر فتنہ و فساد پیدا ہوی اس لیئی کہ اگر خلافت
کو منصوص من اللہ و الرسول سی چھین نہ لیتی اور بنا اوسکی اختیار ناس پر نہ رکھتے تو کسیکو ادعائے
باطل خلافت کا نہو سکتا اور یہ نہوتا کہ کبھی عثمان کو کبھی معاویہ و یزید کو کبھی بی عایشہ کو خلیفہ و خلیفہ
بنانیکا لوگ قصد کرتے اور حضرت صدیقہ رقص جملی مین نہ آتین قولہ بعد نقل اس عبارت کے

اقول اس عبارت کو اسطرح پر تو نہین نقل کیا بلکہ اسد بلادابی بکر نقل کیا اسپر علامہ شوستری نی اونکی تکذیب کی کہ
بلادابی بکر تو کسی کتاب شیعہ مین نہین ہی قولہ صریح اسپر دلالت کرتے ہین اقول اگر دلالت صریح ہوتی تو
اختلاف نہوتا قولہ بعضون نی کہا کہ مراد ابوبکر ہین اقول بعضون نی ابوبکر اور بعضون نی عمر کہا اور بعضون
نی شخص دیگر کہا اسکو کیون چھوڑ دیا میٹھا میٹھا غپ کڑوا کڑوا تھو قولہ لیکن اکثر شراح نی اقول ہ
دعوائی بدلیل حماقت کی ہی دلیل - قولہ جو کہ علامہ شیعہ نی اقول کسی ایک علامہ شیعہ کے یہ جوابات
نہین ہین بلکہ شراح نی نقل جوابات مختلفہ فرق مختلفہ شیعہ سی کیی کوئی جواب بعض امامیہ کا ہے کوئی جواب
بعض جارودیہ کا ہے ناقل اقوال کو قائل اقوال کہنا غلطی موروثی آیکی ہی قولہ جواب اول حضرت
علی گاہ گاہ اوصاف ولیاقت شیخین کے اقول اصل عبارت جواب شرح فاضل بحرانی مین جیسا کہ خود
مخاطب ناقل ہی یون ہی جاز ان یکون ذلک المدح منہ علی وجہ الاستصلاح من یعتقد صحۃ خلافۃ الشیخین و
استجلاب قلوبہم تنبیہ ہذا الکلام توجیہ اس تقریر دلپذیر کی جو قلیل اللفظ وکثیر المعنی ہی اسطرح پر ہی کہ کیون
نہین جائز ہی کہ یہ مدح فی الجملہ جو بعض الوجوہ ہی بقبل الوجوہ اور کسیطرح کی دلالت اسکو حقیت خلافت
پر نہین ہی بلکہ افعال ظاہری کی مدح ہی اور منافقین سی بھی بعض افعال ظاہری جو مصداق برایون الناس تھے
مومنین موقنین سی بھی بڑھکر ہوتی تھی اس لیئی کہ جھوٹی موتیونکی چمک سچی کو مات کرتی ہی بلکہ بعض افعال
حسن کفار سی بھی قابل مدح ہوتی ہین جیسی جناب رسولخدا نی مدح نوشیروان بعدالت فرمائی ہی پس ایسی
مدح جو فقط بحیثیت حسن انتظام ہی اور نا فی نفاق وغصب خلافت حقہ نہین ہی جناب امیر علیہ السلام
واسطی اصلاح مین لانی اون مفسدین کی جو معتقدین خلافت شیخین اور قائل اونکی حسن انتظام خلافت
کے تھے بیان فرمائی تھی تاکہ اپنی تئین اون مفسدین کی ضرر رسانی اور ایذا دہی سی نجات دین اور
احکام دینیہ اور امور شرعیہ کا انفاذ کرین اور اہل دین کو ظلم وجور بغاۃ وطغاۃ مفسدین سی بچا دین اور یہ سب امور اونحضرت پر واجب تھی اور اصلاح مفسدین اور استجلاب خاطر اور
تالیف قلوب اونکی مقدمہ ان واجبات کا تہا ومقدمۃ الواجب واجب پس ضرور تھا کہ
جناب امیر تالیف قلوب اونکی مثل تالیف مولفۃ القلوب کفار ومنافقین کی کہ جناب رسولخدا

بصرف اموال جزیلہ وکلمات لینہ کرتی تھی کرین یہ ہی تقریر جواب باصواب نہ وہ تقریر بے سر و پا جو حضرت
مخاطب اور اونکی جد فاسدہ نے کی پس یہ جو فرمایا کہ حضرت علی گاہ گاہ اوصاف اور لیاقت شیخین کی الخ اگر
مراد اوصاف ہی اوصاف جزئیہ ہین جو متعلق بسیاست وحکومت ہین تو مسلم ہی لیکن خلافت کی
حقیقت سی اوسکو کچھ واسطہ نہین بسا کفار فی سیاست مدن بوجہ حسن کی اور اسی طرح اگر مراد لیاقت
شیخین سی لیاقت غصب خلافت حقہ جناب امیرؑ یا لیاقت خلافت باطلہ یا لیاقت انتظام ملکی و مالی
سلطنت دنیوی ہی تو مسلم ہی اور اگر مراد لیاقت خلافت حقہ ہی جسکا امام معصوم کے واسطی بنص
من اللہ والرسول ہونا ضرور ہی تو یہ اوّل بحث ہی ہماری اور حضرات اہلسنت کی درمیان مین اور
کوئی لفظ ان کلمات کا دلالت اسپر نہین کرتا قولہ ایک معصوم دس جھوٹھ اقول ایک معصوم نے
ایک جھوٹھ بھی نہین کہا بلکہ جو افعال حسنہ اونکی متعلق بسیاست مدن تھی ہرچند للہ وفی اللہ نہ تھی بلکہ
بہ ریاکاری یا واسطے انتظام سلطنت دنیوی اور خلافت مغصوبہ کے تھے بیان فرمایا اور کوئی بات
جھوٹھ نہین کہی اس لیئی کہ انکی انتظام سلطنت مین کوئی مفسدہ کوئی بلوی مثل فتنہ قتل قتیل الدار کے نہین ہوا
حضرت مخاطب کا کچھ قصور نہین ہی یہ دس جھوٹھ اونکی جد فاسد نے کہے حالانکہ یہان ایک جھوٹھ بھی
نہین ہی علاوہ اسکی آخر بحث حدیث نجوم مین جہان صدوق علیہ الرحمہ فی تقیہ کو رحمت خدا کہا ہی اور
مخاطب فی معترضا علیہ کہا ہی کہ تقیہ کے معنی جھوٹھ کے ہین ہمنی بدلائل عقلیہ ونقلیہ ثابت کیا ہی کہ کلام
تقیہ پر اطلاق کذب عقلاً ونقلاً جائز نہین ہی اور بنص صریح کلام اللہ ثابت کیا ہی کہ کلام تقیہ کذب سے
مستثنی ہی ان اہلسنت فی البتہ ایک کذب نہین بلکہ کذبات کی نسبت طرف معصوم کے جائز کی ہے
چنانچہ حدیث صحیح مسلم جسمین کذبات ثلثہ کی نسبت طرف نبی معصوم حضرت ابراہیم کے کیا ہے شاہد مدعی
ہی ونعوذ باللہ منہ قولہ انسان غرض دنیا اقول ہمنی بیان کیا کہ انسان غرض دنیا نہ تھی بلکہ بشکل غرض دین
تھی یعنی حفظ نفس و اجرائی امور دینیہ ورفع ظلم وبدعت وفتنہ وفساد بغیر کسی کذب ودروغ کے
قولہ عصیان خدا ورسول کیا اقول جو کچھ شیخین کو آپ فرماتی ہین لاریب فیہ ذالک الدین القیم ہی
قولہ اور دین اسلام کو جھوڑا اقول آپ غلط فرماتی ہین ہرگز دین اسلام کو نہین چھوڑا اور منکر شہادتین

نہین ہوی بلکہ اوسکو ذریعہ ملک گیری کیا اور جناب رسولخدا خود اسکی خبر دیگئی تھی لست اخشی علیکم
ان تشرکوا باللہ ولاکن اخشی علیکم الدنیا ان تنافسوھا
کمافی صحیح البخاری یعنی تم مشرک نہوگے مگر دنیا نمکو گمراہ کریگی پس اسلام کو نہین چھوڑا مگر بے ایمانون نی راہ ایدا
چھوڑا قولہ ارتداد پر کمر باندھی اقول ہان لاترالوا مرتدین منذ ما فارقتھم اسپر
دلیل ہی قولہ کتاب خدا کی تحریف اور دین محمدی کی تبدیل اقول حقیقت مین ایسا ہی کیا گو ظاہر مین
محمد رسول اللہ کہتی رہی اور جناب امیر علیہ السلام نی اوسوقت مصلحتًا ان امور کا ذکر نہ فرمایا لیکن جب وقت
اور موقع اوسکا ملا تو کاذبین غادرین خائنین آثمین یہ بیان سکوتی زبان صدق ترجمان حضرت عمر سی سب کچھ
کہا اور پھر خطبہ شقشقیہ وغیرہ مین بہ لسان بیانی وبیان لسانی بھی کہا قولہ اذا مدح الفاسق غضب الرب
اقول بر تقدیر صحت مراد یہ ہی کہ مدح فاسق بر فسق یا مدح فاسق بما لیس فیہ یا مدح بہ خوشامد جو بغرض دنیا ہو
نہ مدح فاسق بغرض دین یا بغرض حفظ جان ومال وآبرو یا بغرض تائید دین جیسا کہ مفاد ان اللہ یؤید
ھذا الدین بالرجل الفاجر کا ہی قولہ جو محرف کتاب اللہ ہوا الی قولہ خاندان رسول پہ نہ چھوڑا
اقول ہر چند ہم حضرت مخاطب کو فاسق فی الاعتقاد والعمل دونوجاتی ہین مگر اسجگہ اونکی ہم بہت مدح و
ستائش کرتے ہین کہ سب باتین سچی سچی فرمائین اسمین کوئی بات جھوٹ نہین ہی نعم الکذوب قد یصدق
کالعرقوب قولہ معلوم نہین کہ خداوند کسقدر غضب مین آیا ہوگا اقول ہمکو معلوم ہی کہ خداوند عالم
سنیون سی وقت مدح ثلثہ نہایت ہی غضب مین آتا ہی بدلیل منطوق اذا مدح الفاسق اوبمفہوم
مخالف اوسکی شیعون سی جو مدح بہ ہجو ملیح یا بہ تعریض یا بہ تقیہ سچی باتون سی کرتے ہین بہت خوش
ہوتا ہی قولہ اور باعث اوسکا کون ہوا اقول باعث اوسکے دوستان حضرت ابی بکر وعمر ہوئے
قولہ معصیت کا اطلاق کرتے ہین اقول فضل اللہ فاک جسکو ہم معصوم سمجھتے ہین اوس کی معصیت
کو فعل حسن کو معصیت سمجھنا اور معصیت عمری وبکری کو حسن سمجھنا حضرات اہلسنت کی کمال
دانشمندی ہی قولہ کیا ضرورت تھی اقول ضرورت حفظ عرض وجان اور ترویج احکام دین
والبلاغ کی تھی قولہ اونسا لشکر باغی ہوگیا تھا اقول لشکر اخوان الشیاطین منافقین جنہون نی شیخین کو

خلیفہ بنایا تھا ہمیشہ سے باغی تھا وکنا نعرف المنافقین ببغض علی بن ابیطالب
قولہ جھوٹ بولنے اور قسمین کھانیکے اقول جھوٹے کے منھ مین ہم کیا کہین ہمنے ہر ہر فقرہ کے
تحت معنی بیان کیا کہ اسمین کوئی لفظ بھی جھوٹ نہین اگر بہ تقیہ مدح ظاہری افعال نفاقی کی ہی تو وہ بھی سچ
ہی اگر تعریض عثمان ہی تو وہ بھی سچ ہی اگر ہجو صریح ہی تو وہ بھی سچ ہی اگر ہجو ملیح ہی تو وہ بھی سچ
ہی جھوٹ کا تو یہان کوئی شائبہ بھی نہین جھوٹھون کی جھوٹی جھوٹ جھوٹ ہی جھوٹ جھوٹ پکارتے ہین
اور جہان ایک قسم سچی بھی نہین ہی وہان یہ جھوٹی جھوٹی قسمین کھانیکو کہتی ہین ایمان غلاظ کی غلاظت جو ہین
غلیظ غلیظ القلب و غلیظ اللسان دہلوی سی نکلی ہماری حضرت مخاطب بھی وہی کی فضلہ خوار بنی ہین قولہ بہت
جھوٹ بھی نہ بولنا پڑتا اقول بیان تو کچھ بھی جھوٹ نہین ہی تھوڑا جھوٹ اور بہت جھوٹ کہان سی آوی ہان
تین جھوٹھونکا جھوٹ بہت ہی ایک بساطی ایک موچی ایک تم جیسا کہ شروع بحث مین بیان کذبات
ثلثہ بساطی دہلوی مین اسکی طرف اشارہ ہوا قولہ اس جواب کو علامہ کنتوری نی بجواب تحفہ اثنا عشریہ
اسطرح پر رد کیا ہی اقول عجب بلید الطبع سے کام پڑا ہی کہ کچھ نہین سمجھتا کہ علامہ کنتوری نی کس بات کی
رد کی ہی اور کس بات مین تکذیب صاحب تحفہ کی ہی اس جواب کو ہرگز علامہ مذکور نے رد نہین کیا
اور نہ ہذیانات شاہ جی کو جو بعد اس جواب کے بکے ہین رد کیا ہی بلکہ اسقدر فرمایا ہی کہ شیعون کو
ان توجیہات کی حاجت نہین ہی پس رد جواب توجیہات کی بھی حاجت نہین ہان توجیہات اور جواب
الجواب توجیہات کی ضرورت جب ہوتی کہ شیعونکی کسی کتاب مین بجائی لفظ فلان لفظ ابوبکر اس
خطبہ جناب امیر مین ہوتا جیسا کہ شاہ جی بہ کذب و دروغ مدعی اسکی ہوئی کہ نہج البلاغہ مین للہ بلاد
ابی بکر ہے پس جناب علامہ فرماتی ہین کہ نہج البلاغہ کیا کسی کتاب شیعہ مین بجائی لفظ فلان ابوبکر نہین ہے
بلکہ بندہ کہتا ہی کہ کسی کتاب سنی مین بھی سوائی فلان لفظ ابوبکر نہین ہان فلان سی مراد ابوبکر ہی یا عمر ہی
یا شخص دیگر ہی یہ بحث دیگر ہے پس ایک کذب صاحب تحفہ یہ ہے کہ بجائی فلان لفظ ابوبکر نقل کیا
دوسرا کذب جناب شاہ صاحب یہ ہی کہ وجہ تقیہ کو عمدہ توجیہات فرماتی ہین اسکو بھی جناب علامہ فرماتی
ہین کہ این ادعا کذب محض است کوئی دلیل عمدہ ہو نیپر اس توجیہ کے سب توجیہات سی قائم نہ کی اور

بہ کذب و دروغ مدعی ہوگئی کہ یہی عمدہ ہی حقیقت یہ ہی کہ یہ سب توجیہات مبنی بر تنزل ہین یعنی جب ہم اسکو تسلیم
فرض کرین کہ مراد فلان سی ابو بکر یا عمر ہی تب اسکو یا ہجو یا لیح پر یا تعریض عثمانی پر یا تقیہ پر محمول کرینگے
اور اگر ہم کہین کہ مراد فلان سی شخص دیگر ہے جیسا کہ قطب راوندی علیہ الرحمۃ نی فرمایا ہی تو ان توجیہات
سی کسی توجیہ کی حاجت نہین پس عمدہ جوابات یہی ہی جو مبنی بر تنزل نہین ہی نہ وہ جسکو شاہ صاحب
عمدہ فرمائی ہین کہ وہ جواب تنزلی مبنی اوپر چند فرضون کی ہی مگر حضرات اہلسنت کا ہمیشہ سے یہی دستور رہا
کہ جوابات تنزلی پر جان لڑا دیتی ہین قولہ ثبوت اسکا یہ ہے اقول یہ ثبوت مثبت کذب شاہ صاحب
ہی اسلیئے کہ یہ کہنا کہ مراد فلان سی ابو بکر ہے دالت کرتا ہی اسپر کہ قول جناب امیر من لفظ فلان ہی نہ
لفظ ابو بکر جیسا کہ شاہ صاحب بہ کذب و دروغ ناقل ہوی کہ نہج البلاغہ مین لفظ ابا فلانی بجاے
ابی بکر ہوتا تو کوئی یہ کیونکر کہتا کہ مراد لفظ فلان سی ابو بکر ہی قولہ فلان کی لفظ کی شرح مین اقول
اسی شرح نی شرح کذب شاہ صاحب کی کہ بجاے لفظ فلان لفظ ابو بکر نہین ہی اور جناب علامہ
کذب شاہ صاحب ہوی افسوس ہی کہ حضرت مخاطب کو کذب اور مصدق مین کچھ فرق نہین
سوجھتا ہی صحیح ہی جب دو فوجھوٹی ہون تو رات دن دونو برابر ہین کاش ایک ہی جھوٹی ہوتی
تو آدہی دنیا تو آباد ہوتی ظاہر کے تو نہین جھوٹی ہین مگر دل کی تو جھوٹی ہین انہا لا تعمی الابصار ولاکن
تعمی القلوب التی فی الصدور قولہ و ہذہ عبارتہ اقول شرح اس عبارت کی عنقریب آتی ہی لفظ
قولہ ہر فرعون کے پیچھے ایک موسیٰ کردیا ہے اقول فرعون اول صاحب تحفہ تھی اوسکی
پیچھے علامہ کنتوری موسیٰ تھی اور فرعون ثانی اون موسیٰ کی حضرت مخاطب ہوئی تمہاری لیئے
خدا نی مجھکو موسیٰ کیا ہی اب جب پھر کوئی فرعون ثالث ہوگا تو خدا اوسکی پیچھے بھی ایک موسیٰ کریگا
انشاء اللہ تعالیٰ قولہ ابن مثیم بحرانی کی قول کو دکھلا کر اقول ہم بھی انہین کے قول دکھلا کر تمکو اور
تمہاری موچی اور سباطی کو ملا کر اون تینون کے ساتھ اون تینون کو ملا کر العنۃ اللہ علی الکاذبین
کہینگے اور بعد اسکے وعلی الکاذبین الخائنین الخاطئین کہنی لگینگی انشاء اللہ تعالیٰ ذکر خاص بعد العام
دلالت اور بر شرف خاص کے کرتا ہے بیت عشرہ من جواب است این شرف

کلوخ انداز را پاداش سنگ است قولہ فلان سی مراد ابوبکر ہین یا نہین اقول یہ توجیہ میتنی بر تنزل ہی کہ اگر ہم فرض کرین کہ مراد ابوبکر یا عمر ہی ہین اور شخص دیگر مراد نہین ہی تو یہ توجیہ بہی ہو سکتی ہی علاوہ توجیہ تعریض بعثمان وہ ہجو ملیح کے کیا عرفت قولہ عبارت اوسکی یہ ہے اقول آس عبارت کا مطلب وہی ہے جو ہمنے ابھی بیان کیا نہ وہ جو تمنے اور تمہارے جد فاسد نے بے سر و پا تقریر بیان کی اور اوسپر بہتیرے بیانات اور بہتوات جو مصداق لیتیجر ہے بکے قولہ ادعائی شاہ صاحب کذب محض است یا انکار جناب اقول ہماری مخاطب نافہم یہ نہین سمجھتی کہ ادعائی کذب کیا ہے اور انکار جناب کیا ہے ادعائی کذب شاہ صاحب یہ ہے کہ نہج البلاغہ مین للہ بلا دابی بکر ہے اسی کا جناب علامہ انکار فرماتی ہین کہ کسی کتاب شیعہ مین بلکہ سنی مین بجائی فلان لفظ ابوبکر نہین ہے اور ادعائی کذب یہ ہے کہ شیعون کے نزدیک توجیہ بہ تقیہ عمدہ توجیہات ہے حالانکہ یہ توجیہ تنزلی ہی و جناب علامہ نے اسکا انکار نہین کیا ہی کہ کسی شیعہ نے یہ توجیہ تنزلی بیان نہین کی ہی جو آپ فرماتی ہین کہ شرح میثم مین موجود ہے بلکہ کلام آسمین ہی کہ اس توجیہ کی ہمکو احتیاج نہین ہی ہان اسی کی ضرورت یا اور کسی توجیہ کی ضرورت جب ہوتی کہ بجائی فلان لفظ ابوبکر یا عمر موجود ہوتا واذلیس قولہ جسے شاہ صاحب نی بیان کیا اقول شاہ جی نی بی سر و پا بیان کیا تہا جسمین کچہہ لوٹا پہوٹا جواب چل سکی مگر ہمنے اونکے جملہ منافذ کے بیخ کوبی کردی قولہ عبارت اوسکی یہ ہی اقول قدمر توجیہ العبارۃ صافیا لاغبار علیہ قولہ کتاب استقصار الافہام کی تحریر پر اقول کیا بیحیائی اور بیغیرتی ہی کہ جس کتاب مستطاب نی سارے جہان کے سنیون کے وضو ٹھنڈی کردیے اور آجتک کسی سنی کو جرات نہوئی کہ اوسکے جواب پر قلم اوٹھائے اور خود بڑا گھاگس تمہارا جوا پنجسو روپیہ ماہواری دانہ خوری کی لیئے اوسکی جواب لکھنے پر باندہا تہا چین بول گیا پر تم نام اوس کتاب کا زبان پر لاتی ہوا اور کچہہ نہین شرماتی قولہ قلعی اوسکی سامنی کھولدی اقول حضرت مخاطب نی شاہ صاحب کے کذبون کو بہت جہوٹی قلعی سی چہپایا مگر ہمنے بحمد اللہ کل قلعی کھولدے

قال المخاطب لفہ المقام ہداہ اللہ سبل السلام

دوسرا جواب بعضون نی علماء امامیہ سی یہ جوابدیا ہے کہ مراد فلانسے اوسہی کوئی آدمی ہی منجملہ

اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے جو کہ حضرت کے سامنی ہی وفات کرگیا اور قبل وقوع فتنہ وفساد کے دنیا سی رحلت کرگیا اور علامہ راوندی نی جو علماء شیعہ سی ہین اسی قول کو پسند کیا ہی لیکن ذرا سوچنے سے معلوم ہوسکتا ہی کہ یہ قول نہایت ہی پوچ اور بے بنیاد ہی اسلیئے کہ اس خطبہ مین حضرت علی نی ان لفظون سے تعریف کی ہی وہ شخص خود رحلت کرگیا اور لوگونکو شاخ در شاخ راہون مین چھوڑ گیا کہ کوئی گمراہ ہدایت نہین پاسکتا پس جو پیغمبر صاحب کی سامنی مرگیا ہو اوسکی نسبت یہ تعریف کیونکر صادق ہوسکتی ہی کسکے خیال مین یہ بات آسکتی ہی کہ باوجود موجود ہونے پیغمبر صاحب کے کسیکے مرنے سے اسقدر خرابی ہوئی ہو کہ لوگ شاخ در شاخ راہونمین پڑگئے ہون پس کیونکر حضرت امیرالمومنین کسی ایسی آدمی کی نسبت جو پیغمبر صاحب کے سامنی مرچکا ہو یہ تعریف فرماتی اور جو بات ایک ادنی آدمی سی نہین نکلسکتی وہ حضرت علی ارشاد فرماتے غرض کہ صاف ظاہر ہی کہ مراد حضرت علی کے فلانسے ایسا ہی آدمی ہی جو کہ بعد وفات سرور کائنات علیہ الصلوات مرا ہو اور جسکی مرنے سے لوگ شاخ در شاخ راہون مین پڑگئے ہون اور ایسا آدمی کوئی نہین ہی سوائی حضرت ابوبکر کے یا حضرت عمر کے اور جس کسی کو اونمین سی حضرات شیعہ لفظ فلانسی مراد لین ہمارا مطلب حاصل ہی اس جواب کا علامہ کنتوری نی بجواب تحفہ اثنا عشریہ کے عجیب جواب دیا ہے کہ جس سی نہ انکار نکلتا ہی نہ اقرار اور جسکی لفظون اور عبارت سی معلوم ہوتا ہے کہ علامہ کنتوری پر راہ آنے جانیکی بالکل نبد ہی اور ایسی بردمات مین بیچارہ گرفتار ہی کہ کچھ نہین کرسکتا اور شاہ صاحب قدس سرہ کی تقریر کا کچھ جواب نہین دے سکتا وہ یہ عبارت قولہ وبعضی امامیہ گفتہ اند کہ مراد آنجناب ازین مرد شخصی دیگر است از جملہ صحابہ رسول الخ قولنا دانستی کہ بنابر تصریح ابن ابی الحدید این قول قطب راوندیست وہیچ یک از امامیہ غیر از ما سبق از ابن ابی الحدید سوای قطب الدین راوندی شرح کتاب نہج البلاغۃ نوشتہ لیکن اس تقریر سے یہ ظاہر ہے کہ علامہ کنتوری نی اس قول کو تسلیم کرلیا اور مثل پہلی جواب کے اس سی انکار نہین کیا اور شاہ صاحب کو کاذب نہین بنایا باقی رہا یہ امر کہ کسی نی شرح نہج البلاغت کی قطب الدین راوندی سی پہلی لکھی ہی یا نہین وہ بحث سی خارج ہی پس حضرات شیعہ کو چاہیے کہ اپنے علما کی جواب پر خیال کرین جب چاروناچار طرف سی راہ بند ہوجاتی ہی تو کیسا سکوت کرجاتی ہین اور اصل مطلب کو

چھوڑکر خارج از بحث گفتگو کرنی لگتی ہین لیکن ہم بایں نظر کہ شاید کوئی شیعہ اپنی بزرگ قطب الدین راوندی
کے قول ہی پر اہ جہالت یا بوجہہ دھوکہ دہی انکار کرے اوسکی اصل عبارت کو بھی نقل کرتے ہین فانہ قال
فی الشرح انہ علیہ السلام یمدح بعض اصحابہ بحسن السیرۃ وانہ مات قبل الفتنۃ التی وقعت بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یقول المتمسک بولایۃ علی بن ابیطالب علیہ السلام

تحریر تقریر دلپذیر اس جواب منظیر مین تباسی اپنی مرشدان بے پیر پر تزویر کی نہایت خدع وغدر
کیا ہی کہ جسپین گنجائش جواب نکلے اصل تقریر یون ہی کہ مقصود جناب قطب راوندی جو اولین
شراح نہج البلاغہ ہین یہ ہی کہ جناب امیرؑ بلا دلالت سے نہ ابوبکر مراد لیتے ہین نہ عمر بلکہ وہ حضرت نے
اپنی بعض اصحاب کو مراد لیا ہے اور مخصوص اصحاب اوسحضرت کے وہی تھے جو شامل وہ حضرت
کے تشیخین کو غاصب وکاذب وخائن وغادر وآثم جیسا کہ صحیح مسلم مین بہ لسان صدق ترجمان حضرت
عمر ہی کہتی تھی پس ایسی بعض اصحاب اینکو وہ حضرت مراد لیتے ہین جو بیشتر اوس فتنہ سی کہ بعد جناب
رسولخدا عہد عثمانی سی شروع ہوا اونہون نی انتقال کیا اور اوس فتنہ کی بلاؤن سی محفوظ رہگئی مثل
حضرت سلمان کی جو عہد عمر ہی مین بظاہر بحکم عمر وبباطن بحکم خلیفہ بحق یعنی جناب امیر علیہ السلام
حاکم مدائن تھی اور قبل از فتنہ عثمانی انتقال کیا اور غرض اوسحضرت کی افسوس کرنا ہی اس بات پر کہ
کہ وہ آج زندہ ہوتی تو حق کی معین اور مددگار ہوتے جسطرح وہ حضرت ہمیشہ افسوس کرتے تھے حضرت
حمزہ اور حضرت جعفر طیار پر اور فرماتی تھی کہ لو کانا حیین لما طمعا فیہما یعنے اگر یہ دونو بزرگوار
زندہ ہوتی تو ابوبکر وعمر ہرگز طمع نہ کرتے خلافت کے غصب کرنیمین مومنین خیال کرین کہ اس
تقریر باتوقیر کو ہمارے حضرت مخاطب تاسیا بجد الفاسد الکاذب کیسا بگاڑتی ہین اور کس کس مرحلہ پر
منھ مارتے ہین بہ کذب وافتری فرماتی ہین کہ قطب راوندی کہتی ہین کہ اصحاب رسول کی تعریف کرتی ہین
حالانکہ صریحًا اونکی عبارت مین بمدح بعض اصحابہ ہی نہ بعض اصحاب رسول اللہ ہی پھر حضرت مخاطب
اور اونکی جد فاسد صاحب فرماتی ہین کہ اوس بعض اصحاب رسول کی تعریف ہے جو سامنی حضرت
رسول کے مرگئے تھے اور اسپر بنا رکھکر کیسا ناچتے اور کودتی ہین نہین معلوم کہ یہ مضمون کہ قبل

وفات رسولخدا مرگئی تھی کہا نسی نکالاہی عبارت جناب قطب راوندی علی مانقلہ ابن ابی الحدید فی شرحہ
بلکہ ان علیہ السلام مع بعض اصحاب عجس الیہ وہو بات قبل الفتنۃ التی وقعت بعد رسول اللہ من الاختیار
والاثرۃ انتہی مضمون اس عبارت صداقت مشحون کا یہ ہی کہ وہ حضرت علیہ السلام مع ثمرائی ہین اپنی
بعض اصحاب کی کہ جنہون نی بعد رسولخدا وفات پائی قبل اوس فتنہ کے جو واقع ہوا سبب اسکے
کہ بنا خلافت اوپر اختیار واثرت امت کے رکھی گئی کہ جسکے بانی مبانی شیخین بھی جنہون نی منصوص غدیری
کو چھوڑکر بنا خلافت اوپر اختیار واثرت امت کے رکھی اور ثمرہ اوسکا آخرکار یہ ہوا کہ نوبت
بہ قتل عثمان پہونچی اور معاویہ عادیہ غاویہ اور امثال اوسکی مدعی خلافت ہوی اور غبار فتنہ کی
جہان گئی پس تعریف کی اوسحضرت نی بعض اون اصحاب کی جو بعد رسولخدا اور قبل از فتنہ عثمانی
وجملی وصفینی مرگئی مثل حضرت سلمان کی کیون صاحبو اس عبارت مین نہ کہین ذکر اصحاب رسول کا
نہ کہین ذکر قبل وفات رسولخدا مرنے کا ہے صرف یہ ہے کہ بعد نقل اس عبارت کی ابن ابی الحدید بھی
یہی راگ گاتا ہے اور اس کلام کی تردید مین کتنا ہے کہ کل من مات قبل وفات النبی لم یکن کذا وکذا
پس معلوم ہوا کہ شاہ صاحب اور موچی صاحب اور مخاطب صاحب کل اوسی کے فضلہ خوری کرتے
ہین اور وجہ اسکی یہ ہی کہ ابن ابی الحدید نے فہم عبارت جناب راوندی مین دھوکھا کھایا اور لفظ
من الاختیار والاثرہ مین من کو بیانیہ ٹھہراکر بیان فتنہ سمجھا حالانکہ اختیار واثرت خود فتنہ نہین بلکہ سبب
فتنہ کی ہین اسلیئے کہ مراد فتنہ سے وہ ہی کہ جسمین خون وخرابی ہوئی اور ظاہر ہے کہ وقت اختیار
واثرت نوبت کسی خون وخرابی کی نہین آئی بلکہ بقول حضرت عمر رضی اللہ شرہا اور سوقت مین بعبور
جناب امیر جیسا کہ خطبہ شقشقیہ مین فرمایا فصبرت وفی العین قذی وفی الحلق شجی کوئی فتنہ وفساد نہین ہوا
لیکن ثمرہ اس اختیار واثرت کا یہ ہوا کہ عہد عثمان سے فساد شروع ہوا کہ علی مرالدہر رہگیا بنا پر
اسکی ضرور ہوا کہ من الاختیار والاثرہ متعلق بوقعت ہو یعنے وقوع فتنہ وفساد جو واقع ہوا سبب
ڈالنے بنائی خلافت کے اوپر اختیار واثرت کے اور بعد اس دھوکھا کھانیکے ابن ابی الحدید نے
نقل الفاظ جناب امیر کو محمول اوپر سیاست مدن کے کیا ہے اور کہا ہے کہ اصحاب رسولخدا

ہین جن لوگون نی جناب رسولخدا کے سامنے وفات پائی کوئی صاحب سیاست مدن نہ تھا اور
کوئی صاحب رعایا اور صاحب سلطنت وحکومت نہ تھا پس مجہول کرنا کلام جناب امیر کا اوپر ان
لوگون کے جنہون نی قبل وفات جناب رسولخدا وفات پائی نہین ہوسکتا انتہی محصل ماقال بندہ
کہتا ہی اولاً کلام جناب راوندی ہی وفات پانا بعض اصحاب کا قبل وفات رسولخدا نہین نکلتا ہی
اگر بسوی فہم عبارت جناب راوندی پس علاج اپنی سوء فہم کا کرنا چاہیے تب شیعون پر اعتراض ثانیاً
کلام جناب امیر نص اوپر سیاست مدن کے نہین ہے بلکہ جائز ہے حمل اوسکا اوپر تہذیب اخلاق
کے کہ بیان معنی الفاظ مین اشارہ طرف اوسکی ہوا کہ قوم الادود اوی العمد اعم اس سی ہی کہ
اپنی کجی اور اپنی بیماری کھوئے یا غیر کے اور اقام السنۃ وخلف البدعۃ بھی اعم اس سی ہی کہ طریقہ
جناب رسولخدا کو اپنی نفس کے لیے قائم کیا ہو اور اوسکی خلاف کو چھوڑا ہو یا غیر کیواسطے اوپر
اصحاب خیر ہا وسبق شر ہا یعنے خیر طریقہ اسلام سے متمتع ہوا اور شر شرور اوسکی سی پہلی گزر گیا اور
رحل وترکہم فی طرق متشعبۃ یعنی کو چلا گیا دنیا سے اور چھوڑ گیا اہل دنیا کو راہ ہای مختلفہ مین اور اپنے
خوش نصیبی سی قبل فتنہ وفساد مر گیا اور ادی الی اللہ طاعتہ واتقاہ بحقان فقرات کو سیاست مدن سے
کچھ واسطہ نہین بلکہ تہذیب اخلاق مین ہونا انکا بہت ظاہر ہے پس اگر ثنای کلام اوپر تہذیب اخلاق
کے رکھی جائی تو جائز ہے کہ ان الفاظ سی مدح اونکی بھی ہوسکے جو عہد رسولخدا مین گزر گئے
وعلی التنزل اگر فرض کیا جائی کہ ضرور ہے کہ یہ مدح اونہین کی ہو جو بعد رسولخدا مرے ہون اور
صاحب حکومت بھی ہون تو کیون نہین امثال سلمان اس سی مراد ہون کما اشرنا الیہ جب اصل کلام
جناب قطب راوندی کی توجیہ اور توضیح سے ہم فارغ ہوئی تو آپ ہم رجوع کرتے ہین طرف
نقض فقرات مخاطب کے کہ جس سی فقرات پشت اونکی اور اونکی خلف اور سلف کے
توڑین قولہ منجملہ اصحاب رسول اللہ اقول بیان ذکر اصحاب رسول اللہ نہین ہی بلکہ لفظ
اصحابہ ہی کہ جسکی ضمیر جناب امیر علیہ السلام کیطرف پھرتی ہی اور کل اصحاب رسول اللہ اصحاب
جناب امیر نہ تھے اور کل اصحاب جناب امیر اصحاب رسول اللہ نہ تھی فبینہما عموم وخصوص من وجہ قولہ

حضرت کے سامنے ہی وفات کرگیا اقول جھوٹی کی منھ مین کیا کہین عبارت جناب راوندی مین حضرت
کے سامنے وفات کرنیکا ذکر نہین ہی یہ حماقت اولاً ابن ابی الحدید کی اور ثانیاً تمہاری شاہ جی کی اور
ثالثاً تمہاری ہی کہ اونکی عبارت سے یہ مطلب سمجھی قولہ اسی قول کو پسند کیا ہے اقول لاریب یہ قول
قابل پسند ہے لیکن نہ اوس تقریر سے جو اہل حماقت نے اپنی حماقت سی سمجھا بلکہ اوس تقریر سی جو ہم
معرض تحریر مین لائی قولہ یہ قول نہایت ہی پوچ ہی اقول یہ قول ہرگز پوچ نہین مگر فہم وادراک
تمہارا اور تمہاری اگلون کا نہایت پوچ ولچر ہے قولہ وہ شخص خود ہی رحلت کرگیا اور لوگون کو شاخ
در شاخ راہون مین چھوڑ گیا اقول لوگون کو ایک راہ پر چھوڑکر مرنا البتہ قابل تعریف ہوسکتا ہے
لیکن شاخ در شاخ راہون مین چھوڑکر مرنا تو نہایت مذمت ہے اسلیئے کہ حق کی ایک ہی راہ ہی وماذا
بعد الحق الا الضلال بعداد سکے کل راہین ضلالت کی ہین پس لوگون کو مختلف راہون مین چھوڑکر مرجانیکا
سوای ضلال وخذل کے کون ہوسکتا ہی پس اگر اس فقرہ کی کوئی تاویل نہ کیجاوی تو ہم یہی کہتی ہین کہ مراد
بیشک حضرت عمر یا ابوبکر ہین بلکہ ثالث بالخیر بھی ہین کہ ہر ایک حسب اعتقاد شیعہ ایسا ہی تھا قولہ جو شخص
پیغمبر صاحب کے سامنے مرگیا ہو اقول بنا بران معنون کی جو ابھی تمنی بیان کیئی ہم بھی کہتی ہین کہ یہ تعریف
جو عین مذمت ہے اوسپر نہین صادق آسکتی ہی لیکن بنا بر معنی تاویلی پس لاسلم کہ اوسپر نہین صادق آتی
اور ہمکو کیا ضرور ہے کہ جو معنی تاویلی آپ اپنی دل سی گڑہین ہم بھی اوسکو مان لین قولہ کسی کے مرنے
سی اسقدر خرابی ہوئی ہو اقول فقط ترکہم کو دلالت اسپر نہین ہے کہ اوسکی مرنے سے خرابی ہوئی ترکہم
کے معنی مین موتہ کی نہین ہین جو آپ فرماتی ہین کہ اوسکے مرنے سے خرابی ہوئی اوسکی مرنے سے ہرگز
خرابی نہین ہوئی بلکہ اوسکے مرنیکے چند روز بعد باغوائی منافقین وشیاطین جن وانس خرابی ہوئی
اور وہی خرابی بقول حضرات اہلسنت سبب قتل حضرت عثمان ہوئی اور جڑ اوسکی خود حضرت شیخین نے
خلافت کو باختیار امت رکھنی سی ڈالی تھی پس ممدوح اور بحضرت کا ایسا خوش نصیب تھا کہ قبل ان فتنون
اور فسادون کے رحلت کرگیا قولہ جس کسیکو اونمین سی حضرات شیعہ لفظ فلان سی مراد لین اقول بنا بر
اون معنون کے جو حضرت مخاطب نی ابتدا مین بیان کیئی کہ لوگونکو شاخ در شاخ راہون مین چھوڑکر

مرگیا جسکو حضرات اہلسنت عمر کہو یا ابوبکر کو لفظ فلان سے مراد لین ہمارا بھی مطلب حاصل ہی اور بنا برادون معنونکے
تو ہم کہتے ہین کہ وہ ایسا خوش قسمت تہا جو قبل از زمانہ فتنہ وفساد دنیا سے اوٹھ گیا بھی ہمارا مطلب حاصل ہی آپ
اپنی دل ہی بجھوٹی بجھوٹی سمجھے اور بجھوٹی بجھوٹی تقریرین بنا کر اپنا مطلب حاصل کر لیا کیجیے کہ دست خود دہان
خود بہتر ہوگا اور اگر اس سے بھی آپ کی تسکین و رضی نہو تو افغانان رام پور سے کسی کو رام کر کے اپنا
مطلب حاصل کر لیجئے لیکن شیعون سے مطلب حاصل ہونیکی تمنا اور ہوس بیجا ہی اچھی کہ شیعون کی چوٹین بہت
کڑی ہین آپ نکل نہو سکینگے اور بلبلا جائینگے **قولہ** عجیب جواب دیا **اقول** بیجا ہے کسی ناہم کی سمجھ مین
نہین آتی وہ بیشک اوسکو عجیب کہتا ہے **قولہ** نہ انکار نکلتا ہے نہ اقرار **اقول** آپ نے خود سابق
مین فرمایا ہے کہ جس بات کا انکار نہو اوسکا اقرار ہی سمجھنا چاہیے پھر یہان کیون فرماتے ہین کہ اقرار نہین
کیا انکار کیا اوسکی عبارت توصاف کہتی ہی کہ یہی جواب اصلے ہی اور باقی جوابات تنزلی ہین کہ تنقنا دیئے
جاتی ہین اور اوسکی کوئی حاجت شیعونکو نہین ہی **قولہ** راہ آنے جانیکی بالکل سند **اقول** جب سنیون پر راہ
آمد و شد نفس بالکل سند ہو جاتا ہے تو شیعون کے بیانات مین خیانتین کرتے ہین اور بہ کذب و دروغ
اپنی طرف سے کچھ فقرات ملا کر تقریر مظلم کو بسیر و پا بنا کر مشغول جواب ناصواب ہوتی ہین اور اپنی معتقدین
کو خوش کر لیتی ہین لیکن جب وہ ابکا راز افکار اوسکے انظار تحول شیعہ سے گذرتے ہین تو وہ پردہ دری
کرکی خجل کر دیتی ہین کہ بھر راہ آمد و شد نفس بند ہو جاتی ہی دیکھو ممنی تمہاری اور تمہاری موچی صاحب اور
تمہاری بساطی صاحب کے قلعی کیسی کھولدی کہ پہلی تقریر مین جھوٹون نے جھوٹی قسمین کھا کھا کر کہا اور دوسری تقریر مین قبل وفات
رسول امر بتا کر کہا ان جھوٹونکا مزا اوسدن چکھوگے جب **ذُقْ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْكَرِيْمُ**
سنوگے **قولہ** ایسی بروایات مین **اقول** کہو میان کھلاڑی اب تو تمکو معلوم ہو گیا کہ بروایت شیعون کی ہی
اور بروایات سنیون کی ہی یہ بازی تو ہار گئے اب کوئی دوسری بازی یہ دغا بازی کھیلو پھر **قولہ**
علامہ کنتوری نے اس قول کو تسلیم کر لیا **اقول** ابھی تو تین ہی چار سطر پیشتر آپ فرما چکے ہین کہ اقرار نہین
کیا آپ فرماتے ہین کہ تسلیم کر لیا آیا تسلیم اور اقرار مین کچھ فرق ہی یا وہ بات ایکطرف کے منھ سے
نکلی تہی اور یہ بات دوسری طرف کے منھ سے نکلی حقیقت یہ ہے کہ نہ وہین انکار کیا نہ یہین انکار کیا

البتہ چونکہ جواب اوّل تنزلی تھا فرمایا کہ اسکی حاجت ہمکو نہین ہی اس لیئی کہ اگر بجائی لفظ فلان لفظ ابوبکر ہوتا تو اسکی ضرورت پڑتی واذلیس فلیس قولہ شاہ صاحب کو کاذب نہین بنایا اقول جناب شاہ صاحب کو جواب مین کاذب نہین بنایا بلکہ نقل روایت للہ بلا دابی بکر مین کاذب بنایا اور اوس جواب کو عمدہ جوابات کہنی مین کاذب بنایا اور ہمنی جھوٹی قسمین کھانیمین کاذب بنایا حضور کذب شاہ صاحب کو کہانتک چھپائینگی طبیعت زپای تا بسرش ہر کجا کہ می نگرم ۔ کرشمہ دامن دل میکشد کہ جا اینجاست قولہ باقی رہا یہ امر الی قولہ وہ بحث سی خارج ہی اقول وہ بحث سی خارج نہین ہی مگر حضور عقل سی البتہ خارج ہین نہین سمجھتی کہ مقصود اس حکایت سی کیا ہی یہ مقام قصہ خوانی اور جھوٹی سچی کہانی کا نہین ہی کہ دارا بادشاہی بود و سکندر کیوان جاہی یہان کوئی لفظ بیکار نہین ہی مقصود اس کہنی سی یہ ہی کہ اوّل شارح جب وہی ہین تو اُن شراح اونکی تابع ہین پھر شیعون کو کیا ضرورت اسکی ہی کہ متبوع کا قول چھوڑکر تابعین کے قول کیطرف رجوع کرین اور جوابات تنزلی دین ہان تفننًا کچھ مضایقہ نہین ہی کہ مثل مشہور ہے کہ جھوٹی کو گھر تک پہونچا دینا چاہیے قولہ اصل عبارت کو نقل کرنی ہین اقول اس عبارت مین منصفین مات قبل الفتنہ کو دیکھین اور حضرت مخاطب کی تقریر مین کہ حضرت کے سامنے وفات کر گیا دیکھین تب کہین کہ کون سچا ہی اور کون جھوٹا ہی قبل از فتنہ عثمانی مرنیکے لیے جناب سو لحذا کے سامنے تو مرنا لازم نہین ہی مگر مخاطب اور اونکی جد امجد کو جھوٹ بولنا لازم ہی فلعنۃ اللہ علی الکاذبین والکاذبین

قال المخاطب لعمہ اقسام ہداہ اللہ سبل السلام

تیسرا جواب بعض علماء امامیہ نی اسطرح پر جواب دیا ہی کہ غرض حضرت امیر کی اس قول سی توبیخ عثمان تھی تاکہ لوگونکو معلوم ہو کہ وہ سیرت شیخین پر نہین چلی اور فتنہ اور فساد اونکی زمانہ مین بہت ہوا لیکن یہ جواب دونو پچھلے جوابون سی بھی زیادہ پوچ ہی اسلیئی کہ توبیخ عثمان کی اور طرح پر بھی ہو سکتی تھی اور فقط یہ کہدینا کہ وہ سیرت شیخین پر نہین چلی حصول مطلب کی لیئی کافی تہا اس جھوٹ بولنی سی معصوم کو کیا حاصل تھا علاوہ برین اس سی یہ بات نکلتی ہی کہ سیرت شیخین حضرت امیر کے نزدیک بھی پسندیدہ تہی اگر حضرات شیعہ اس امر کو مانین تو خلافت شیخین کی اس سی ثابت ہوتی ہی اگر نہ مانین اور

شیخین کو پسند یدہ نہ کہین تو حضرت عثمان کو انکی سیرت ناپسندیدہ کہنے پر توبیخ کرنیکے کیا معنی لیکن
علاوہ ان باتون کے یہ جواب کسی طرح لائق تسلیم کے نہین اسلیئے کہ مخالفت عثمان کی سیرت شیخین سے
ہرگز اس عبارت مین مذکور نہین ہی لامراحتا ولا اشارتا اور یہ عبارت خطبہ کوفہ مین حضرت امیر نے
ارشاد فرمائی ہی اوسوقت عثمان کہان تھی اور فتنہ وفساد کہان اور اگر توبیخ عثمان حضرت امیر کو منظور
ہوتی تو صراحتا کیون نہ فرماتی کہ عثمان نی ایسا ایسا کیا اور نکی زمانہ مین فتنہ وفساد پیدا ہوا اگر کوئی کہے
کہ صاف کہنی مین لوگون کی مخالفت کا ڈر تھا اوسکا جواب یہ ہی کہ جس بات کا ڈر تھا یعنی مخالفت اہل شام
وہ موجود ہی تھی اور صرف حضرت عثمان کے قتل کے بہانہ اہل شام حضرت علی سی پھر گئے تھے اور
نوبت مقاتلہ اور مجادلہ کی پہونچ چکی تھی پس اس سی زیادہ صاف کہنے مین کس مضرت کا اندیشہ تھا شاید
شیعون نی یہ مثل نہین سنی کہ انا الغریق فما خوفی من البلل یعنی مین ڈوبا ہوا ہون پھر مجھکو بھیگنے کا کیا ڈر ہی
علامہ کنتوری نی بجواب تحفہ کے اس جواب کا یہ جواب دیا ہے کہ کسی نی علماء امامیہ سی یہ توجیہ جو صاحب
تحفہ بیان کرتی ہین نہین کی گویا علامہ موصوف نی مثل پہلی جواب کے اس جواب سی بھی انکار کیا اور
اسکو شاہ صاحب کا جھوٹ تصور کیا کما قیل قولہ وبعضی از امامیہ چنین گفتہ اند کہ غرض حضرت امیر توبیخ
عثمان وتعریض براو بود الخ قولنا ہیچیک از امامیہ این توجیہ نہ کردہ مگر ابن ابی الحدید در شرح این کلام
این مقالہ را بطرف جاردیہ کہ از فرق زیدیہ است نسبت دادہ الی قولہ بعض مقالہ زیدیہ را با امامیہ نسبت
دادن کذب صریح است لیکن یہ جواب علامہ کنتوری کا مثل پہلی جواب کے غلط ہی اسلیئے کہ خود علماء امامیہ
نی اس جواب کو قبول کیا ہی اور اوس سی انکار نہین کیا معلوم ہوتا ہی کہ علامہ کنتوری نی ان اقوال
کو ملاحظہ نہین فرمایا اسلیئے اوس سی انکار کیا یا دیدہ ودانستہ عوام کو دھوکا دیا اگر کسی کو علامہ
کنتوری کی جہالت یا دھوکا دہی دریافت کرنا منظور ہو تو وہ ابن میثم بحرانی کی تحریر کو اونکی شرح
نہج البلاغت مین دیکھے چنانچہ بلفظہ ہم اس عبارت کو نقل کرتے ہین اور علماء اثنا عشریہ کی خدمت مین
اسی تحفہ گذرانتی ہین واعلم ان الشیعۃ قد اوردوہنا سوالا فقالوا ان ہذہ المدائح التی ذکرہا
علیہ السلام فی احد ہذین الرجلین ینافی ما اجمعنا علیہ من تخطئتہما واخذہما منصب الخلافۃ فاما ان لا یکون ہذہ الکلام

من کلامہ علیہ السلام اذا ان یکون اجماعنا خطاء ثم اجابوا من وجہین احدہما الانسلم تسلیم فی المذکور فانہ جاز ان
یکون ذلک الرجع منہ علیہ السلام علی وجہ الاصلاح من یعتقد صحۃ خلافۃ الشیخین و استجلاب قلوبہم بمثل ہذا الکلام انما
انہ جاز ان یکون مدح ذلک لاحد ہما فی معرض توبیخ عثمان لوقوع الفتنۃ فی خلافتہ و اضطراب امر علیہ السلام
سبب ذلک المسلمین ہو وجوبہ حتی کان ذلک سببا لثوران المسلمین من الامصار و قدومہم مدینۃ علی ذلک فوثبہ و قتلہ
الفتنۃ و ذہب نقی الثوب قلیل العیب اصاب خیرا و سبق شرا و قولہ و ترکہم فی طرق متشعبۃ الی اخرہ فان مفہوم
ذلک یستلزم ان الوالی بعد ہذا الموصوف قد اتصف باضداد ہذہ الصفات واللہ اعلم انتہی بلفظہ یعنی
شیعون نی اس قول کی نسبت یہ بحث کی ہی کہ یہ تعریف حضرت امیر کی بہ نسبت ابوبکر یا عمر کی مخالف ہماری
اجماع کے ہی جو بہ نسبت خاطی ہونی اونکی ہی کہ اونہون نی منصب خلافت کو غصب کیا اور جور و ظلم کیا
پس دو حال سی خالی نہین یا تو یہ کلام حضرت امیر علیہ السلام کا نہین ہی یا اجماع ہم شیعون کا بہ نسبت خطاء
شیخین کے خطا ہی اور اسکا شیعون نی دو طرح سے جواب دیا ہی اول یہ کہ ہم مخالفت کو بطرح سی دفع
کرتے ہین کہ جائز ہے کہ یہ تعریفین حضرت علی کی بہ نسبت ابوبکر یا عمر کی بہ نظر استمالہ قلوب اون
آدمیون کے تہین جو کہ حسن سیرت اور صحت خلافت شیخین کے معتقد تھے دوسری یہ کہ یہ تعریفین
بنظر توبیخ عثمان کے تہین کہ امر خلافت بسبب ظہور فتنون کے اونکے زمانہین ابتر ہوگیا اور مسلمانون
نی بلوہ کرکے اونکو قتل کیا اور یہ جواب قرین قیاس ہی اسلیئے کہ عبارت سے اس خطبی کے معلوم ہوتا ہے
کہ جو خلیفہ بعد اوسکی جس کی تعریف حضرت علی کرتے ہین ایسا تہا کہ جس مین صفات متذکرہ کی اضداد
جمع تہی اس تحریر سے علامہ بحرانی کی چند فائدی حاصل ہوی اول یہ کہ جو انکار علامہ کنتوری نی کیا تہا
کہ ہیچیک از امامیہ این توجیہ نہ کردہ اوسکا بطلان ثابت ہوگیا اور اونہین کے مجتہد اور پیشوا کے
اقرار سی انکا جہوٹا ہونا ظاہر ہوا دوسرے یہ معلوم ہوا کہ اولاً بجائی فلان کے اصل خطبہ مین لفظ
ابوبکر یا عمر کا تہا اور پیچہی اصل لفظ کو بدلکر لفظ فلان لکہدیا اسلیئے کہ کیونکر عقل سلیم قبول کرسکتی ہے
کہ حضرت امیر سا فصیح و بلیغ ایسی خطبی مین لفظ مبہم بیان فرماوی اور بجائی نام کی حرف فلان ارشاد
کری تیسری ثابت ہوتا ہے کہ اوسوقت تک جبکہ علامہ بحرانی نی شرح نہج البلاغت لکہی تمام شیعہ لفظ

فلان سی یا حضرت ابوبکر سمجھتی تھی یا حضرت عمر مراد لیتی تھی اس لیئے کہ شارح موصوف شیعونکی قول کو نقل
کرکے کہتا ہی فقالوا ان ہذا الممادح التی ذکرہا علیہ السلام فی احد ہذین الرجلین کہ شیعہ کہتے ہین کہ یہ ممدوح
دو مین سی ایک ہی یا ابوبکر یا عمر رضی اللہ عنہما چوتھی اس تحریر سی تقریر قطب الاقطاب راوندی
کی مہمل ہوگئی یعنے اونہون نی اپنے بچانیکے لیئے یہ توجیہ کی کہ مراد فلان سے وہ شخص ہی جو کہ
سانہی پیغمبر خدا کے مرچکا تھا اس لیئے کہ اگر اوس تقریر کو اور علمار شیعہ قبول کرلیتے اور اسکو مہمل
جانکر مطروح نہ کردیتی تو ایسی تاویلات کی حاجت نہوتی جو علامہ بحرانی نے شیعونکیطرفسے بیان کیئی ہین

یقول المتمسک بولایۃ علی بن ابیطالب علیہ السلام

یہ جواب فرقہ جارودیہ کا ہی جو بعض فرق شیعہ سی ہین اور امامیہ کیطرفسے بھی جواب تنزلی ہوسکتا
ہے تقریر دلپذیر اسکی یہ ہے کہ ہرچند شیخین اہلسنت نے بموجب ای منکم من یرید الدنیا
وتریدون عرض الدنیا بطمع دنیا غصب خلافت حقہ جناب امیر علیہ السلام کے اور میراث حضرت
رسول کو حسب قول جناب امیر خطبہ شقشقیہ مین آری ترائی نہالوٹ لیا اور سلطنت عرب وعجم کی بنام خلا
سراپا جلافت غارت گر ہوے لیکن ظاہر اپنا بہ لباس اتقا و پرہیزگاری مبس کرکے تسخیر قلوب عوام کے
کہ وہ سب معتقد انکی خیر وخوبی کے ہوے اور ریاست وسیاست مین وہ چالین چلے کہ جس سے
اونکی زمانیمین کوئی فتنہ وفساد ایسا نہین ہوا کہ موجب اونکی جان جانیکا اور بعد اونکی ہزارون کی جان جانیکا
ہوتا بخلاف حضرت عثمان کے کہ انہاکے جور وستم کی راہ پر چلے اور فرعون بیابان نہین بلکہ پاسامان ہوگئی
اپنی بہنوئیونکو اور اپنی دامادون کو بنی امیہ سے ایسا بلاد وامصار پر مسلط کیا کہ انہاکا فسق وفجور
وزناکاری وشرابخواری وجفاکاری ومردم ازاری زمانیمین پھیلگئی یہانتک کہ یہ سب اونکی جانکا
جنجال ہوا اور جسم شریف اونکا طعمہ کلاب وشغال ہوا پس جناب امیر تعریضاً علی عثمان وتوبیخاً
لمخربہ حزب الشیطان فرماتے ہین جسطرح محاورات مین جاری اور زبانون پر دایر وسایر ہی
کہ جب ایک ظالم کے بعد کسی دوسری ظلم سے سابقہ پڑتا ہے تو کہتے ہین کہ رحمۃ اللہ علی النباش
الاول یعنی غاصبین اولین نی وہ نہین کیا جو ثالث ثلثہ نے کیا کہ وہ لوگ ظاہر مین فی الجملہ مصداق اتصفات

کے تھے اور اونکے معتقدین اونکو متصف بصفات مذکورہ سمجھتے تھے بخلاف حضرت عثمان کے
کہ اونمین تو سوائی اضداد اس صفات کے کوئی صفت نہ تھی اور اس سے لازم نہین آتا کہ
کہ جو فی الجملہ متصف ساتھ کسی صفت کے ہو وہ خلیفہ برحق بھی ہو اور نماصب نبوت سے
کفار متصف بعض صفات حمیدہ ہوتے ہین اور بہت سے سلاطین جور متصف بصفات عدل و
داد و پابند شریعت ریاست و سیاست تھے اور کوئی اونمین سے خلیفہ حق نہ تھا ولو باطلاً فضلاً
عن کونہ حقاً اور سب کو جانے دیجئے اس زمانہ پر نظر کیجیے دیکھیے ہماری سرکار فیض آثار دولت
انگلشیہ ساتھ اکثر ان صفات کے جو جناب امیرؑ نے توصیف خلیفین متخلفتین مین بیان فرمایا ہے
متصف ہین کہ بعذیرات ہند کیسا بدمعاشونکی نسبت قوم الا ودود اوی العدم کیا ہی کہ اونکی بھی
طبیعت کو برا سی بدلا اور اونکی امراض نفسانی کی مثل بغض و حسد و طمع مال مردم خوری و جعلسازی
و سینہ زوری و خیانت و چوری کی کیسی دوا لی کہ مجال نہین ہی کہ علانیہ کوئی اسکا اظہار کرسکے اور
عبادت خدا اپنے طور پر کرنا اور خدا سے ڈرنا یہ سب پایا گیا ہی اور سنت عدل و داد کو قایم
کیا ہی اور رشد آمد قدیم کا طریقہ جاری رکھا ہی اور بدعات و احداث بالکلیہ متروک و ممنوع ہوے ہین
اور بنا بر فرمودہ اہلسنت یہی صفات موجب حقیت خلافت ہین پس حضرت ملکہ معظمہ کے خلافت مین بنا بر
عقیدہ اہلسنت کوئی جای شک و شبہہ نہین ہی پھیوا س خلافت حقہ سی کہی قصد بغاوت بجیلہ جہاد نہ کرنا
ورنہ جیسی سزا مین پہنچی ہو ویسی ہی پھر پاوگے اور شیعونکے یہان تو جہاد ہی نہین ہی اور جسوقت ہوگا تو
اونکا اعتقاد یہ ہی کہ ہماری امام کے ساتھ حضرت عیسی ضرور ہونگے اور جب وہ ہونگے تو پھر کل جہانکی عیسائے
اونکی شرف متابعت سی بہرہ یاب ہونگی پس ہلوگون نے جسطرح سے ابتدا سے آجتک نصاری سی جہاد
نہین کیا قیامت تک نہ کرینگے اسلیئی کہ جہاد غیر وقت جہاد مین نہین ہوسکتا اور وقت جہاد مین متابعین سے جہاد
کے کوئی معنی نہین اور اگر کوئی صاحب حضرات اہلسنت سی کہین کہ خلافت مین ساتھ ان صفات کے
ایک ایمان خاص کی بھی شرط ہی تو ہم کہینگے کہ آج تیرہ سی برس سی ایمان خاص حضرات خلفای ثلثہ
کا آپ سے ثابت نہین ہوسکتا ہے اور یہی اول بحث ہماری آپکی ہے کہ آپ اوسکے

مدعی ہین اور ہم لانسلم کہتی ہین اور رد دو ہزار سندین منع کی امثال الفین سی لاتی ہین اور آپ سی
اپنی دعوی پر آجتک ایک دلیل بھی قائم نہو سکی کہ جسکا صغری اور کبری درست اور تر جاتا قول بعض
علمار امامیہ نی اسطرح جو اب دیا ہے اقول آپکے جد فاسد کے بڑے بھائی شیخ ابن ابی الحدید
تو اس جواب کو جواب معرتہ بیار رد یہ فرماتی ہین اور آپ جواب امامیہ کہتی ہین نہایت ناخلفی کرتی ہین
کہ اپنی بزرگونکو جھٹلاتی ہین ثانیہ تو بیخ عثمان سی اقول شرح ابن ابی الحدید مین مذمت و تنقیص
و تعریض عثمان ہی اور آپ کے جد فاسد الانسد نی تعریض کے ساتھ تو بیخ بھی بڑہادی اور
آپنی بفرض فاسد اسکی کہ تو بیخ مدحی کی کیا ہو سکتی ہی تعریض نکالکر فقط لفظ تو بیخ رکھلیا حالانکہ
ابن ابی الحدید کی شرح مین تحت مقولہ جار رد یہ انہ کلام قالہ فی ایام عثمان ہی قولہ حصول مطلب
کی لیئی کافی تھا اقول یہ دعوی بلا دلیل ہی جس بات کو جناب امیر علیہ السلام کافی نہ سمجھین اوسکو
کافی سمجھنی والا سزاوار کسی لقب مستکرہ کا ہو سکتا ہی قولہ اس جھوٹ بولنی سی معصوم کو کیا حاصل
تھا اقول المرء یقیس علی نفسہ پیروان کاذب و غادر و خائن سبکو اپنا ہی سا سمجھتی ہین ترجمہ الفاظ مین
تضمین بیان کیا کہ وی حرف کلام امیر علیہ السلام مین جھوٹ نہین ہی مگر شاہ جی ایسی جھوٹی دس جھوٹ
بتصحیح ہین پیرا و نکی اور ہمارے ہی جھوٹ کہنی ہی کیا ہوتا ہی قولہ سیرت شیخین کی حضرت امیر کے
نزدیک پسندیدہ الی قولہ تو خالفت شیخین کی اس سی ثابت ہوتی ہی اقول اگر سیرت کسی کافر کی
یا بعض افعال فعائی کسی منافق کی قابل پسند ہوی تو اس کی ثبوت خلافت حقہ جو منصوص من اللہ
و الرسول ہو ہرگز نہین ہو سکتی ہی بلکہ ثبوت ایمان بھی نہین ہو سکتا ہی فضلا عن الخلافہ اور ثبوت
خلافت اور حسن سیرت مین تلازم کسی دلیل سی ثابت کرنا ضرور ہے ورنہ دعوائی باطل سی کیا
حاصل ہی قولہ تو بیخ کرنیکی کیا معنی ہین اقول وہی معنی ہین جو رحمۃ اللہ علی النباش الاول کی معنی ہین یعنی
ظالم بہ نسبت اظلم کے اور کافر بہ نسبت اکفر کے بہت خفیف ہے قولہ ہر گز خدا کی عبادت مین مذکور
نہین ہی الا صراحتًا و دلالۃً اقول عقلا صراحتًا کہنے سے کنایۃً کہنیکو لازم و ملزوم سمجھین
جب خداوند تعالی نی عائشہ و حفصہ پر غضبناک ہو کر فرمایا کہ عسی ربہ ان طلقکن ان یبدلہ

ازواجاً خیراً منکن مسلماتٍ مومناتٍ قانتاتٍ یعنی اگر پیغمبر تمکو طلاق دیدی تو قریب
ہی کہ تمہارے بدلے پروردگار اونکا اونکو تمسی بہتر ازواج دیدی کہ وہ مسلمات اور مومنات اور صاحب
ایسی ایسی صفات کی ہونگی تو اس طرز بیان سی عقلا سمجھ گئی کہ عائشہ وحفصہ نہ مسلمات و مومنات سی
تھین نہ صاحب دیگر صفات تم ایسی احمق نہ سمجھین تو ہم کیا کرین اگر تمکو اور تمہاری جد فاسد کو علم فصاحت
و بلاغت مین کچھ دخل ہوتا تو ہرگز نفی صراحۃ و اشارۃ نہ کرتے قولہ یہ عبارت خطبہ ہائی کوفہ مین
حضرت امیرؑ نے ارشاد فرمائی اقول جارودیہ جو مجیب باین جواب ہین وہ تو کہتے ہین کہ قالہ
فی ایام عثمان اور آپ کے بساطی صاحب کی بساط مین نکلا کہ کوفہ مین فرمایا تھا اگر یہی صحیح ہی تو
کیا حرج ہی تعرض مردہ اوسکی ہواخواہ ہونیکی توبیخ ہی قولہ اوسوقت عثمان کہان اور فتنہ و
فساد کہان اقول آپ کو نہین معلوم عثمان اپنی مقربین اور فتنہ و فساد از شام تا کوفہ تھا جسکا تخم
ثلثہ بو گئی تھی قولہ تو صراحۃ کیون نہ فرمائی اقول اگر الکنایۃ ابلغ من التصریح نہوتا تو صراحۃ ہی فرماتے
قولہ لوگونکی مخالفت کا ڈر تھا اقول مخالفت مخالفین کا ڈر کہنا کمال حماقت شاہ صاحب کی
اور آپ کی ہی جنسی جدال و قتال قایم ہوا اونکی مخالفت کا ڈر کیسا باقی رہا احتمال اونکی مخالفت کا
جو بظاہر موافق تھے پس یہ کلام بنظر اوسکے فرمایا تا لوگ جانین کہ ثالث ثلثہ بہ نسبت ثانی اثنین
یا اول اثنین کے افسق و اظلم تھا اسلیئے کہ وہ دونو ظالم و غاصب و خائن و غادر و فاسق و فاجر
بظاہر متلبس بلباس زہد و تقوی و عفت شعاری تھی اور ٹلیونکی آڑ کے خونخواری تھی اور یہ تیسری حرامخوری
اور حرام کاری و بدکرداری اور مردم آزاری مین بیحیا اور بے غیرت اور بیحجاب تر از فواحش بازاری
تھی اور غرض اوسحضرت کی یہ تھی کہ اہل شام مشئوم نافرجام جو طالب خون ایک فاسق و فاجر بدانجام
کے ہین نہایت گمراہی و بیدینی مین ہین ہرگز اونکے شریک نہونا چاہیے اور اونکی طرف نہ جانا چاہیے
لیکن باوجود اس وعظ و پند کے سگان جیفۂ دنیا ہر روز کچھ نہ کچھ معاویہ غاویہ کیطرف چلی جاتے تھے
یہانتک کہ رفتہ رفتہ سولہ قبیلہ قریش سی کل مین قبیلہ حضرت کیطرف رہگئی اور تیرہ معاویہ سی جاملے
اور ہماری اس بیان سی ثابت ہوگیا کہ عدم ذکر نام عثمان بخوف مخالفت نہ تھا بلکہ بلحاظ بلاغت تھا

لان الکنایۃ ابلغ واوقع فی القلوب کما قیل فی قیل یاارض ابلعی ماءک فی مقام قلنا یاارض ابلعی قولہ جواب
اوسکا یہی اقول سوال بھی لغو ہی اسلیئے کہ بیان ابلغ غیر ابلغ سی راجح ہی اور جواب بھی لغو ہی اس لیئے کہ
مخالفت مخالفین سی ڈرنا کیسا قولہ یہ مثل نہین سنی اقول سنی ہی مگر یہ مثل اسمقام مین نہایت محل ہی
اس لیئے کہ مبنی ہی اوپر خوف مخالفین کے اور وہ خود شاہ صاحب کی سفاہت اور حماقت ہی پس
متشبث ساتھ ایسی مثل محل کی ہونا یا دوہ مثل الغریق یتشبث بکل حشیش ہی کیا یہ مثل سنیون نے
نہین سنی ہی قولہ مثل پہلی جواب کے اس جواب سی بھی انکار کیا اقول جناب علامہ نی نہ پہلی جواب
سی انکار کیا نہ دوسری سی بلکہ پہلی کی نسبت یہ فرمایا کہ ہمکو اسکی احتیاج نہین ہی اور دوسری کی نسبت
یہ فرمایا کہ یہ جواب جار ودیہ ہی اسکی بھی ہمکو احتیاج نہین قولہ خود علمار امامیہ نی اس جواب کو قبول
اقول ناقل کو قائل اور غیر منکر کو قائل کہنا حماقت قدیمی حضور کی ہی قولہ انکار نہین کیا اقول
اس لیئے انکار نہین کیا کہ آپ لوگونکی سر کی خارش مٹا دینی کی لیئے یہ جواب بھی کافی ہی قولہ ہم آن عبارت کی
نقل کرتے ہین اقول افسوس ہی کہ کوئی کحال ایسا نہین ہی جو ہماری اندھے مخاطب کی آنکھون مین
کوئی سرمہ ایسا لگائی کہ اوسمین کچھ روشنی آجائی اور پھر وہ سرمہ گلی مین بھی سما جائی کہ حلق سے
کوئی صدا باہر نہ آئی اور ہمارا اندھا دیکھ لے کہ اس عبارت مین لفظ امامیہ نہین ہی بلکہ لفظ شیعہ ہی
کہ جار ودیہ پر بھی صادق ہی پھر کس لفظ فی دلالت کیا کہ یہ جواب امامیہ کا ہی اور اس عبارت سی
بالتصریح ثابت ہی کہ یہ جواب اونہین شیعون کا ہی جو اس عبارت کو حق ابوبکر اور عمر مین سمجھتی ہین
لیکن جو شیعہ کہ حق غیرون مین سمجھتی ہین مثل جناب قطب راوندی کی امامیہ سی اونکو ان جوابون کی کچھ
حاجت نہین ہان تفقتاً وتنزلاً سنیون کی دندان شکنی کیلیئے امامیہ بھی یہ جوابات دیسکتی ہین قولہ
چند فائدی حاصل ہوی اقول ہر فائدہ بیفائدہ والحاصل ہی قولہ اوسکا بطلان ثابت ہوگیا
اقول کہانسے ثابت ہوگیا ہرگز لفظ امامیہ اونکی عبارت مین نہین ہی کوئی احمق من المنبقہ کیگا کہ
لفظ شیعہ سی امامیہ ثابت ہوگیا قولہ اونکا جھوٹھا ہونا ظاہر ہوا اقول واللہ اس عبارت سی
اونکا سچا در سچا ہونا اور تمہارا اور تمہاری جد فاسد کا لچہ سب جھوٹھون کا بچہ ہونا ظاہر ہوا قولہ

دوسری یہ معلوم ہوا کہ اولاً بجائی فلان کی اقول اس عبارت کے کس فقرہ سی کس لفظ سی کس حرف
سی یہ معلوم ہوا کہ آگے ابوبکر یا عمر تھا پھر اونکی پیچھی فلان کیا گیا اگر ایسا ہی تھا تو اونکی اسجدا وفاسدہ
مثل ابن اثیر اور ابن ابی الحدید نی کیون فلان ظاہر کیا اور ابوبکر یا عمر کو کیون اوس فلان مین لیا
تو لہ اس لئی کہ کیونکر عقل سلیم قبول کرسکتی ہی کہ جناب امیر سا فصیح و بلیغ ایسی خطبہ مین لفظ مبہم
بیان فرماوی اقول یہ دلیل تو نہایت محکم اور سد سکندر سی بھی زیادہ مستحکم ہے کہ سنیون کو
مثل صوفیون کی وجد و رقص مین لاویگی اور برہنہ کرکے نچاویگی مگر عبارت منقولہ مین تو کہین اسکا
ذکر نہین ہی پھر اوسکی فوائد سی کیونکر ہوی در واقع کلام فصحا اور بلغا مین لفظ مبہم بڑا عیب ہی ایسی سی
اگر شیعہ کہین کہ جناب امیر علیہ السلام کو توخوف فتنہ و فساد دوستان شیخین تھا اور خدا کو تو کسی کا
خوف نہ تھا پھر اونی جو فرمایا یالیتنی لم اتخذ فلانا خلیلا ایسی کلام فصیح و بلیغ مین
جو بحد اعجاز پہونچا ہی لفظ مبہم نہین ہوسکتا ہی پس ضرور ہے کہ لفظ ابابکر یا عمر ہو کر غلامان عثمان
محرق القرآن نی ابوبکر و عمر کو نکالکر فلان کر دیا یقین تو ہی کہ حضور کو اسمین کوئی جائی عذر نہوا اور اگر
ہو تو معاف فرمایئی کہ اپنی اپنی سمجھ ہی قولہ تمام شیعہ لفظ فلان ہی اقول اس عبارت مین تمام شیعہ کا
لفظ نہین ہی بلکہ الشیعہ کا لفظ ہی اور اصول مین ثابت ہوا ہی کہ جمع محلی باللام مفید عموم ہے
نہ واحد محلی باللام قطع نظر اس سی و امن عام الا و رخص ابھی چار سطر پیشتر اس عبارت سی قول جناب
قطب راوندی مذکور ہو چکا ہی پھر وہ اور انکی اتباع کیا شیعون سی نہ تھی جو آپ فرماتی ہین کہ تمام شیعہ
لفظ فلان سی ابوبکر یا عمر مراد لیتی ہین قولہ قطب الا قطاب راوندی کی مہمل ہوگئی اقول بلکہ اونکی تحریر
سی آپکی تحریر کہ تمام شیعہ لفظ فلان سی ابوبکر مراد لیتی ہی مہمل ہوگئی اس لئی کہ اونکی زمانہ سی آجتک انکی
اتباع ابوبکر مراد نہین لیتی اور اگر کسی نی سرا و تفننا مراد لیا تو یہ اور بات ہی اصلی قول اونکا یہ نہین
ہوا قولہ جو کہ سامنی پیغمبر خدا کے مر چکا تھا اقول یہ وہی جھوٹھونکی جھوٹھی کی جھوٹھی ہانک ہی کہین عبارت
قطب راوندی مین پیغمبر خدا کے سامنے مرنیکا ذکر نہین ہی اور اگر الفاظ خطبہ بمحمل اوپر تہمت
اخلاق کے ہون نہ اوپر سیاست مدن کی تو اوسمین ہی کونسے ہوگئی کہ اشرنا الیہ قولہ

مطروح نہ کردے یہی اقول کونسی لفظ اوپر مطروح کردیگے دلالت کرتی ہو بلکہ بقول تمہاری اوسکا ذکر کرنا
اور اوس سی انکار کرنا دلیل مقبولیت ہی نہ مطرودیت تو ایسی تاویلات کی حاجت نہوتی اقول
تاویلات تنزلا وتسلیما کرلے تین کیا قباحت ہی جہان کوئی خبر احاد سی متواترات کے خلاف ہوتی ہی
اولا اوسکو تسلیم نہیں ثانیا اوسکے تاویلات کرتی ہین کمافی روایات التشبیہ والتجسیم والتاویل کمافی آیات التشبیہ والتجسیم

فال الخطب الجسام فی تحقیق احوال النصب اللئام

اگرچہ اس تحریر کی ضرورت نہ تھی مطالب حاضر ہوگئے اور علمار شیعہ کی توجہات کا پوچ اور
بیہودہ ہونا ثابت ہوا تاہم یہ لکھنا [illegible] کہ لفظ فلان سی علمار شیعہ کے
تردد ایک شخص [illegible] یا حضرت عمر جیسا کہ مولانا شاہ عبد العزیز صاحب
قدس اللہ سرہ نے سمجھا [illegible] تعین فلان اختلاف کردہ اند بعضی
گفتہ اند مراد ابوبکر ست و بعضی عمر ست لیکن جمہور شیعہ فی موافق اپنی عادت کے اس سی
بھی انکار فرمایا اور اوسکو بھی شاہ صاحب کے جھوٹ تصور کیا چنانچہ جواب تحفہ کا انہون نی لکھا ہی کہ
آئین اس تحریر کا شاہ صاحب کی ان لفظون سی [illegible] قوان ہذا الا افک مبین ازین ناصبی
[illegible] مولانا مولوی [illegible] جنکی نام سی شیعون کی بدن مین رعشہ اور لرزہ پیدا ہوتا ہی انکی جواب مین فرماتی ہین سبحانک ہذا بہتان عظیم یہ کہ مراد ازین تصریح امامیہ مثل بحرانی ہستند ولیکن چون این بی نصیب کتب مذکورہ
[illegible] میگوید کہ مراد ابوبکر ست انیک عبارت رئیس المحدثین والمفسرین
قال الذین ہذکورہ بگوش خود بشنود وخاک مذلت بر سر خود بریزد من بحکم تصنیف بر خبر حیث قال
وممن لقب المراد ندی [illegible] الدین الخ یعنی کمال الدین ایک نامی عالم شیعہ کے ہین وہ شرح
نہج البلاغت مین لکھتے ہین کہ فلان کی لفظ سی مراد یعنی ہین باختلاف ہی قطب راوندی جو ایک بڑی عالم
شیعہ کے ہین کہتے ہین کہ حضرت ابوبکر کی مراد اس فلان سی کوئی دوسرا آدمی ہی جو کہ پیغمبر صاحب کے
ساتھ نہی دنیا سی رحلت کر گیا تہا اور ابن ابی الحدید کا قول ہی کہ مراد اوس سی عمر ہین لیکن میرے نزدیک مراد

فلان سی ابوبکر ہین فقط اسکو دیکھکر حضرات شیعہ کو چاہیے کہ اپنی محدثین اور علماء کی جوابات پر خیال کرین
کہ باوجود موجود ہونی ایسی روایات کے اوس سی انکار کرتی ہین اور حضرت مولف تحفہ قدس سرہ کو جھلاتی
ہین اور عوام کو دھوکا دیتے ہین

یقول المتمسک بولایۃ علی ہو ابن ابیطالب علیہ السلام

اگرچہ اوس تحریر سی جو ہم کر چکی بساطی صاحب اور موحی صاحب کی کل تقریرات کا پوچ دلچر وبیہودہ
اور گوزخر ہونا بخوبی ثابت ہو گیا مگر پھر بھی ہم اونکی اور اپنی مخاطب کی سفاہت اور حماقت اور
بیہودگی اور پوچ گوئی ثابت کرتی ہین اور کہتی ہین کہ علمائی شیعہ بھی سنی ہتھا اور جزما للہ فلان وفلان
یا بلا فلان مین علی اختلاف الشیخ ابوبکر یا عمر نہین مراد لیا ہی بلکہ اگر مراد بھی لیا ہی تو تنزلا اور تقیتا مراد
لیا ہی چنانچہ فاضل ابن میثم بحرانی رحمہ اللہ فی قول قطب راوندی علیہ الرحمہ کو ذکر کیا اور ابتداءً
ذکر کرنا دلیل اس بات کی ہی کہ یہی قوی ہی اور یہی قول متحمل ہو اسکی اس لیے کہ ضعیف اور غیر مقبول کو
متاخر کرتے ہین اور بعد اوسکی قول ابن الحمد کو نقل کیا اور حمد بھی فاضل موصوف کی عمر تک پاتی ہین لیکن چونکہ اوسکی
بیان فرمائی ہین پر بہت ضعیف بلکہ لغو ہی چنانچہ ہم بیان کرینگے ہین انشاء اللہ تعالی وہو حسبی ونعم الوکیل
ولا ابابکر لعصر ردہ خلافۃ وبعدہ عمر الفقیہ ہذا ما اراد بخبرتہ فی محتمل کو مراد نہین لیا
اسلیے کہ کل فتنہ بسبب اونکے ہوا اور شر شیخین کی ہوئی اور ابوبکر کی مراد نہین لیا اسلیے کہ زمانہ
خلافت اونکا بہت تھوڑی مدت کا اور دور ہونے زمان فتن سی پس اظہر یہ ہی کہ عمر کو مراد
لیا ہی انتہی آئندہ کہتا ہی کہ تھوڑی مدت زمانہ خلافت رہنا مانع حمد وحیثیت محمود نہین ہی اور
جسقدر زمانہ بعید العہد فتن سی ہوا اوسقدر دخل شر اوسکی ہی پس یہ دونو وجہ للعین کچھ نہین ہین
بنا براسی کی ابن میثم علیہ الرحمہ بعبارت خود فرماتے ہین قول ان ارادۃ لابی بکر اشبہ من ارادۃ
لعمر یعنی اس تقدیر پر مین کہتا ہون کہ مراد لینا ابوبکر کو مراد لینے عمر سے قوی ہی غرض فاضل میثم علیہ الرحمہ
کی یہ ہی کہ اگر ہم تنزلا وفرضا وتسلیما قول قطب راوندی کی درگذر کرین اور فرض کرین کہ ضرور ہی
کہ ابوبکر یا عمر ہی مراد لیتی بایں عمر کا مراد لینا اچھا کہ ابن ابی الحدید بدلائل متینہ کہتا ہی ضعیف ہی

کہ دلیلین اوسکی لغو ہین بلکہ اس صورت مین قوی ابو بکر کو مراد لینا ہی کیونکہ علاوہ ضعف دلائل عمری کی ایک
دلیل قوی مراد نہ لینی عمر کی یہ ہی کہ اونحضرت نی خطبہ شقشقیہ مین خلافت عمری کی مذمت بہت کی ہی پس کیونکر
ہو سکتا ہی کہ مذموم بعینہ ممدوح ہو جاوی اور خطبہ شقشقیہ کا ذکر تو اکثر آچکا ہی کہ صناد ید سنیہ مثل فیروز آبادی
وگجراتی وجرزی وغیرہ کی تسلیم کرتی ہین کہ یہ خطبہ جناب امیر علیہ السلام کا ہی اور اوس مذمت کی بعض فقرات
یہ ہین صبرت ہا فی حوزۃ خشناء یغلظ کلمہا ویخشن مسہا یکثر
العثار فیہا والاعتذار منہا فصاحبہا کراکب الصعبۃ
ان اشنق لہا خرم وان اسلس لہا تقحم فمنی الناس
لعمر اللہ بخبط وشماس وتلون واعتراض الحدیث
محصل یہ ہی کہ حضرت ابو بکر نے اپنی مقعد پر حضرت عمر کو بٹھالا اور خلافت کو بیچ اپنی طبیعت درشت
اور خشن کی ڈالا کہ اوسکی درشتی کلام دلون کو زخمدار کرتی تھی اور اوسکی نزدیک جانا گویا نار دار درخت
کو پکڑنا تھا ہر ہر قدم ٹھوکرین کھاتا تھا اور پھر عذر خواہ ہوتا تھا پس صاحب ایسی طبیعت کا مثابہ
ہی سانڈ سوار ناقہ تند وشورپشت کے کہ اگر زمام کھینچی تو ناک اوسکی چھیدی اور اگر باگ ڈھیلی رہی تو جا
ہلاکت مین پڑی پس قسم بہ بقای خدای عزوجل کہ اوسوقت لوگ مبتلا ہوی عجب تخبط واضطراب مین
اور رنگ برنگ ہوتی اور لہر یا چالین چلتی مین الحاصل حضرت عمر کی تلون طبعی لوگون کی تاکرتی
دم تھا ایک قضیہ مین ستر ستر بلکہ سو سو حکم دیتی تھی کما مر تفصیلہ قبل ذلک ونعم ما قال بعض الادباء المتاخرین
اقتباسا بشعر المتنبی یتلون الفاروق من فرط العمی جہلا کما یتلون الحرباء یعنی حضرت فاروق
اپنی کوری بھالت سی مثل گرگٹ کے ہر دم رنگ بدلتی تھی تو لہذا اسکو بھی شاہ صاحب کا تخبط وتلون
کیا قول شاہ صاحب کی جھوٹ مین کوئی شک نہین ہی اونکی ہزار دن جھوٹ سی ایک جھوٹ یہ
بھی ہی کہ قول کل شارحین کو منحصر فرماتی ہین ابو بکر اور عمر مین حالانکہ خود ہی قول قطب راوندی
کو باچند کذب وافتری بیان کرکے اوسکو رد کرتی ہی کہ شخص دیگر مراد نہین ہی پس ہونا قول شخص دیگر
کا اونہین کے بیان سے ثابت ہو لیکن اسمقام پر بمقتضای آنکہ در دغگو را حافظہ نباشد قول کل شارحین

کو منحصر دہی مین کرتے ہین کیون حضرت قطب راوندی کل شاحین ہی خارج کیونکر ہین حالانکہ اول شارح
وہی ہین اور کل شراح اوسکی متبع ہین قولہ خاتم المتکلمین حضرت مولانا مولوی حیدر علی اقول
خاتم المتکلمین حضرت مولانا مولوی حامد حسین صاحب قبلہ نے کفش دوزکے منہ مین سات توے کی
کالک لگاکر اوسکو روسیاہ وبسواد الوجہ فی الدارین کرکے چھوڑدیا جبتلک جواب استقصا نہ لکھوائی تمکو تو
حیدر علی کا نام لینی سی شرمانا چاہیی مگر حضرات اہلسنت مثل خواجہ بازاری شرم وحیاسی عاری ہین دریغ
اس طمطراق سی نام اوس بدنام کا اپنی زبان ناکام پر برملا نہ لاتی اور بجای عثمانی پیش پس کوچھپاتے
اور کچھ تو شرماتی نام خدا نام خدا ہماری مولانا کا نام نامی کیسا خدانی سامی گرامی کیا ہی کہ جسکی سنی سی سینون کا
پیشاب خطا ہوتا ہی بلکہ زیر جامہ نجس ہوجاتا ہی قولہ اوسکی جواب مین فرماتی ہین اقول یہ جواب صواب
کمال نافہمی کا جواب ہی اگر شاہ صاحب یہ سمجھتی ہین کہ بحرانی علیہ الرحمہ قائل ابوبکر یا عمر کے ہین تو وہی غلط سمجھی
اور آپ کے موچی صاحب غلط سمجھے بالجملہ شاہد ومشہود لہ دونو کی شہادت کذب بنا فہمی مقصود بحرانی
علیہ الرحمہ ہی کہ ابتدا مین انہون نی قول قطب راوندی نقل کیا باین غرض کہ یہی معول علیہ ہی پھر قول
ابن ابی الحدید نقل فرمایا کہ وہ کہتا ہی کہ مراد عمر یا ابوبکر ہے لیکن عمر اظہر ہے اوسکی بعد رد علی ابن الحدید
فرماتی ہین کہ برتقدیر تنزل وفرض تیری قول کی کہ ابوبکر یا عمر ہی مراد ہو تو عمر کو اظہر کہنا تیرا باطل ہے
بلکہ ابوبکر کو اظہر واقوی کہنا چاہیی یعنی بدین وجہ کہ دلائل اظہریت عمر سخیف اور ضعیف ہین قابل اعتنا نہین
اور ابوبکر بہتر از عمر ہی اسلیئی کہ مذمت عمر کی ابوبکر ہی خطبہ شقشقیہ مین پڑہی ہوی ہی اس قول فرضی تنزلی
کو اصلی قول فاضل بحرانی کہنا ستم برجان انصاف کرنا ہی لیکن کیا کیجیی کہ ہی ستم پر مدار مذہب اہل تسنن
ہی یہانتک تو جو بات کی بات سی تھا اب جواب باجی پن کا جوتے اور لات سے ہماری خدانی
مقابلہ کفار مین وتیکم وتیکم غلظۃ فرمایا ہی پھر ہم پیروان افظ واغلظ کما فی صحیح البخاری کو جواب سختی
بسختی ودرشتی کیونکر دین فاضل رشید رشید الدین خان صاحب شوکت عمریہ مین فرماتی ہین کہ بمقتضای حدیث
الصالحون لله والطالحون لی سادات کرام ہر طرح قابل اعزاز واکرام وتعظیم واحترام ہین لیکن ہماری
حضرت مخاطب والامقام اپنی مولانا مولوی حیدر علی صاحب سی ناقل ہین کہ وہ بجای تعظیم خاک مذلت

سر سادات عظام پر ڈالتی ہین ہمکو ہرگز باور نہین ہوتا اسلیئے کہ وہ بیچاری تو قوم مسلمان سی ہین نہ پیغمبر کی اولاد کے حق مین ایسا ہرگز نہ کہینگی یہ کام تو کسی شقی کمبخت بدنصیب بدذات موچی یا جی جہان کی لچی یزید کی بچی کا ہی کہ سادات کرام و شرفائی عظام سے گستاخی کرتا ہے ہان مسلمانو اگر اپنی پیغمبر کے محب ہو تو ان تاجی کمینہ کم ذات کے منھ مین تھوکو بلکہ اوسکے پیٹھ پر تھوکو کہ تمہاری پیغمبر کی اولاد کی تحقیر کرتا ہی اور اگر اسپر راضی نہوگے تو ضرور ہی کہ اپنا حشر مع الیزید ہونے پر راضی ہو جیسا اپنی حقمین مصلحت جانو ویسا کرو ہے بر رسولان بلاغ باشد و بس قولہ لکھتی ہین اقول گو یہ بات لازم نقل قوال ہو مگر یہ تمہارا لکھنا کہ لکھتی ہین جسکا ظاہر یہ ہی کہ خود لکھتی ہین سوائی کذب و دروغ کے اور کیا کہیے قولہ سامنے دنیا سی رحلت کر گیا اقول چپ جھوٹھی کہیں کہ سامنی رحلت کر گیا قولہ ایسی روایات اقول کیسی روایات یہان تو کہین روایت کا ذکر نہین ہان اقوال علما کا ذکر ہی قولہ جھٹلاتی ہین اقول جھوٹی کو نہ جھٹلائین تو پھر کیا کرین

قال المخاطب المتمام ھداہ اللہ سبل السلام

اگرچہ عبارت جناب امیر کی اظہار فضایل ابوبکر صدیق مین ایسی صریح اور صاف ہی کہ بعد اوسکے سنی کے کسی قسم کا کوئی طعن اور نہ شیعونکی زبان ہی نکل نہین سکتا لیکن جو فضیلتین ان لفظون سی ثابت ہوتی ہین انکو ذرا تفصیل کی ساتھہ ہم بیان کرتے ہین پس واضح ہو کہ اس خطبہ مین جناب امیر نی حضرت ابوبکر صدیق کے دس وصفون کا بیان کیا اول یہ کہ خلق کو جو کچی مین گرفتار تھی نکالکر خدا کی راہ پر لائی اور اونکو راہ راست دکھلائی دوسری امراض نفسانیہ کا اپنی وعظ و نصیحت سی معالجہ کیا تیسرے پیغمبر خدا کی سنت کو قائم کیا چوتھی ایسا انتظام کیا کہ کچھ فتنہ و فساد اونکی زمانہ مین نہوا پانچوین خاشاک ملامت سی پاک دامن گئی چھٹوین خلافت کی خوبی پائی اور اوسکی نہر سے محفوظ رہی ساتوین خدا کی طاعت جیسی کہ چاہیی بجالائی آٹھوین خوف اور تقوی کا حق بخوبی ادا کیا نوین خلق خدا بعد اونکی تشویش اور حیرت مین پڑگئی دسوین بعد انکی لوگ مختلف ہو گئی چنانچہ انمین اوصاف کی تصریح مین مولانا صاحب تحفہ مین فرماتی ہین پس درین عبارت سر اسر بشارت ابوبکر را بدہ وصف عالی موصوف نمودہ لیکن علامہ کنتوری اسکی جواب مین لکھتی ہین ثبت الجدار ثم انقش اول این معنی باثبات باید رسانید کہ مراد

ازنقوفلان درین کلام ابوبکر است بعد ازان باین اوصاف اثبات فضل ابوبکر باید نمود اسکی تردید مین
مولانا حیدر علی صاحب ازالۃ الغلین مین فرماتی ہین بحمد اللہ کہ ہم بنائی دیوار محکم شد و ہم نقش و نگار صورت
بست و خود شراح نہج البلاغۃ آن اوصاف را کہ تلک عشرۃ کاملہ عبارت ازان است بہمین عدد یاد کردہ اند
عبارت بحرانی بعد از ترجیح صدیق باید شنید وصفہ بامور احدہا تقویمہ للاود و ہو کنایۃ عن تقویمہ الخ
ای مسلمانو حضرات شیعہ کو دیکھو کہ کسطرح پر صحابہ کی ہر فضیلت سی انکار کر جاتی ہین اور باوجود اقرار اپنی
بزرگون کے صاف منکر ہو جاتی ہین اور فضیحت اور رسوائی سی بالکل بیخوف ہو جاتی ہین اس علامہ
کنتوری نی باین فضیلت جب دیکھا کہ کچھہ جواب ایسی روایتون کا نہین ہی پس مجبوری انکار کرنا شروع
کیا اور لا نسلم اور لیس بصحیح کہکر اپنی جواب کو ختم کیا لیکن قطع نظر اسکی کہ خود علمار شیعہ نے اقرار کیا ہے
کہ مراد فلانسے حضرت ابوبکر ہین یا حضرت عمر بالفرض اگر وہ اقرار بہی نہ کرتی تو بہی لفظ فلان سی کوئی
شخص مراد ہوگا یا سوائی حضرات شیخین کے دوسرا کوئی ہوگا اونہین ہین سی کوئی ایک ہوا اگر کوئی تیسرا شخص
مراد لیا جاوی تو وہی شخص ہوگا جو کہ پیغمبر صاحب کے سامنی مرچکا تہا جیسا کہ قطب الدین راوندی نے
دعوی کیا ہی اور جبکہ یہ صفات ایسی شخص کی نسبت جو پیغمبر صاحب کے سامنی مرگیا ہو ثابت نہین
ہو سکتین تو لا محالہ مراد فلان سی یا ابوبکر صدیق ہونگی یا حضرت عمر فاروق تو پہر اس سی انکار کرنا
اور بجواب تحفہ کے اپنی نامہ اعمال کی طرح چند ورق سیاہ کرنا بالکل عبث اور لغو تہا اس سی
تو یہی بہتر تہا کہ اس روایت ہی سی انکار کر جاتی اور حضرت علی کی طرف منسوب کرنے سے منکر ہو جاتے
یا اوسکو تقیہ پر محمول کر کے اپنی جواب مین صرف تقیہ کا عذر پیش کرتی لیکن ان دو راہون کو چھوڑ کر
علامہ کنتوری کا تیسری راہ پر چلنا سراسر نادانی ہی تہی آخر اوسکا لطف اوٹہایا کہ جس امر سی انکار
کیا اور جسی روایت سی منکر ہوی اوسی کو تمہنی اونکی کتابون اور اونکی علماء کی قول سی ثابت کر کے
اونکو بدنام کیا ای معاشر مسلمین رحمکم اللہ اکنون کجا ماند دعاوی لاطائلہ و روایض کہ در مطاعن تقریر
کردہ بزاران رسائل و کتب رشل نامہ ہای اعمال خود در سیاہی و تباہی گرفتند و انصاف
باید داد کہ حالیا از عمدہ طعنہای رفضہ کہ در اسفار کلامیہ ایشان مبسوط ست چیزی مانی است کہ بعد

شہادت جناب مرتضوی حاجت بہ رد آن افتد پس بر سو عاقبت این قوم بہ نالہ ہائی جانکاہ باید گریست
و ریگ بیابان مذلت بر سرہائی ایشان باید ریخت اگر حضرات شیعہ کو اب بھی سیری نہ ہوئی ہو اور
باوجود ایسی روایتون کے انکی خاطر جمع نہوئی ہو تو ہم اونکی تسکین کے لیئے اب بھی بہت سی سندین
اور روایتین صحابہ کرام کی فضیلتمین موجود رکھتے ہین اور خود ائمہ کرام کی زبان سے اوسکی ثابت
کرنے پر مستعد ہین جسکو سننا ہو وہ سنے

یقول المتمسک بولایۃ علی بن ابی طالب علیہ السلام

ابتدا آپ نی عبارت خطبہ کا ترجمہ سخیفہ کیا تھا وہان ان اوصاف کا ذکر کر چکے ہین پھر اوسکی اعادہ
سی کوی فائدہ نہین تھا جز اسکی کہ دو چار جھوٹھا اوسمین بڑھا کر گایا ہوا راگ پھر گاتی ہین ہم ہر لفظ
کا ترجمہ بیان کیا اور مجمل اوسکا بھی باعتبار معنے مدح و باعتبار معنی ذم و باعتبار ہجو ملیح و باعتبار
تعریض و باعتبار تقیہ ہم سب بیان کر چکے اب ہماری مخاطب حضرت ابوبکر کے بھاٹ نبکر کہ رسہ کر کتب
اونکی تعریف کا پڑھے جاتے ہین شاید چار یار یون سی چار پیسے ملین اسی چار پیسے کی طمع سی آپ کی
موچی صاحب نی اپنی رپنی سنالی چھوڑی اور نشستگاہ چرمی چھوڑ کر مسند علمی پر بیٹھی اور یہ
نہ سمجھی کہ بیت بوریا باف گرچہ باف است ۔ نہ برندش بکارگاہ حریر ۔ واہ کیا انٹا لے کے
کارگیری دکھاتی ہین بالو کی دیوار کو سد سکندر بناتی ہین اور اوسپر زردوزی اور ٹاٹ پانی
کے نقش و نگار کھنچواتی ہین اور ارزنگ مانی و بہزاد کو شرماتی ہین کیون موچی صاحب فقط فاضل
بحرانی کی بغرض و تنزل ابوبکر کمنی سی ایسی دیوار مستحکم ہوگئی کہ قول ابن ابی الحدید و ابن اثیر جزری
جو عمر بکارتے ہین اور قول قطب راوندی جو شخص دگر فرماتی ہین سب باطل ہوگیا اری صاحب عقل
کی ناخون لوہر ہر قدم پر ٹھوکرین نہ کھاؤ اوصاف ظاہری پر نہ بھولو اور اسقدر نہ پھولو کہ جامہ سی
نکلجاے ہجو ملیح اور تعریض کو بھی پیش نظر رکھو حدیث کا ذبین غادرین خائنین آمنین کی تاویلین
کرتے ہو اس حدیث کی تاویل پر شیعون سی جھنجھلاتی ہو حالانکہ اخبار احادی ہی اور مثل احادیث
صحیحین کے قطعی الصدور نہین ہی حضرت ابوبکر کے سر سے لنگوٹی کو دھو دھو کر بار بار پیتی ہو اور

او ر بمقتضائی اشعر بوانی قلوبهم العجل اس گوسالہ کہن سالہ کا موت پی پی کر پیتبر ہوتی ہو قولہ ایسی صریح
اور صاف ہی اقول صریح اور صاف ہو یکا حال تو ہماری ترجمہ سی ظاہر ہو گیا لیکن بمقتضائی ان قدم محدثا آپکی تسکین
دروئی کے لیے ہم بہی العود احمد پر عمل کرتی ہین لیکن خوب جانتی ہین کہ آپ کی سیری ممکن نہین ہی ففی الحدیث ثلثة لا یشبع
من ثلثة الارض من المطر والعین من النظر والانثی من الذکر قولہ شیعون کی زبان سی نہین نکلسکتا اقول جب
سنیونکی زبان سی کاذب غادر خائن اثم نکلتا ہی تو شیعونکی زبان سی نکلنی کی کوئی ضرورت نہین ہی
قولہ اونکو ذرا تفصیل کی ساتھ اقول یعنی دو چار جھوٹھ اور ملا کی قولہ حضرت ابوبکر صدیق کے ان
وصفونکا اقول اگر وصف صدیق مین تم بڑی سچی ہو تو تمہاری اجداد فاسدہ جو عمر بکارتی ہین
سب جھوٹھی ہین غرض ہر جھوٹھ تمہاری منھ کا نوالا اور ہر جھوٹھے کا منھ کالا کالا قولہ خلق کو جو کچھ مین
گرفتار تھی اقول مضمون کچھ خلق کہانسے نکلا کیا خود انمین کچھ نہ تھی اگر نہ تھی تو ان زعمت فقولی یعنی
اگر مین ٹھہرا ہون تو مجھکو سیدھا کر و صدیق ہو کر کیا جھوٹھ فرماتی تھی اور جب خود اپنی کچھ کے سیدھا
کرنیمین تحاشی صغیر و نکی تھی تو غیر و نکی کچھ کیا سیدھا کرتے ۔ خفتہ رخفتہ کے کند بیدار ۔ او خود گم است
باز کرا رہبری کند ۔ قولہ امراض نفسانیہ کا اپنی وعظ و نصیحت سی اقول جب اونسی اپنی امراض
نفسانیہ کفر و نفاق کا جو بمقتضائی فی قلوبهم مرض فزادهم الله مرضا تہا وعظ و نصیحت پیغمبر سی معالجہ
نہو سکا تو دوسرونکا علاج کیا کرتی قولہ پیغمبر خدا کی نصیحت کو قائم کیا اقول پیغمبر خدا کا لفظ خطبہ مین
نہین ہی بلکہ سلطنت کفر و نفاق کو قائم کیا قولہ ایسا انتظام کیا کہ بجہ فتنہ و فساد انکی زمانیمین نہوا
اقول فتنہ اور فساد تو سبب کچھ ہوا کہ مثل قبیلہ مالک نویرہ کے سات قبیلہ جو منکر خلافت ہوئے
بہ تہمت رده نیخ و بن سی کھود ڈالی گئی لیکن اتفاق وقت سی اوس فتنہ و فساد سی عمر اور ابوبکر بچگئی اور
اور حضرت عمر جو دقی اللہ شہرہا فرماتی تھی وہ اپنی ہی نسبت فرماتی تھی کہ ہم لوگ بچگئی یعنی مثل عثمان کے
نہین پھنسی قولہ خاشاک ملامت سی پاکدامن گئی اقول بیت حامی چہ لافد میزنی از پاکدامنی ؛
بر جامہ تو انیمہ رنگ شراب چیست ۔ پاکدامنی مسلم ہی لیکن اونکی ہواخواہونکی نزدیک نہ شیعونکی
نزدیک لعنت ملامت کا ذکر جانے دیجیے کہ وہ تو دنیا مین تا قیامت ہی اور پاکدامنی بھی بسبب حضرت

عجب ہوسکتی ہی کہ شراب نبیذ ہی مضر نہ باشیطانہ بالما اور ما ر الرجال کی دوا بقول سیوطی دنیں استعمال
مین تھی کلام اسمین ہی کہ خطیب نے نکہین ذکر خاک و خس و خاشاک ہی نہ کہین ذکر دامن عفت پاک و ناپاک ہی
بلکہ ثقہ ثوب ہی کہیں ہی جامہ طاہر یا محسن ظاہر مراد ہی اور جب حضرت ابو حنیفہ ظاہر مشرکین کو طاہر
فرماتی ہین تو اگر شیعون نے ظاہر منافقین کو طاہر کہا تو کیا بیجا کہا اور حسن ظاہر منافقین بنظر برادون اسلام
البتہ مومنین موحدین سی زیادہ تھا قولہ خلافت کی خوبی پائی اقول یعنی خلافت مغصوبہ کے عرصے اوتھا
لشدّ ما تشطرا ضرعیہ فتولی الخطیب الشقیہ یعنی ناقہ خلافت کے چہاتیان خوب ہی چوسین
اور مضمحل گئی اور خطیب شقی اسقدر زہر مار کیا کہ مضمحل ہوگیا قولہ خدا کی طاعت جیسی کرنا ہی اقول پس فرمایا
فما عبدناک حق عبادتک فرمانے یعنی جیسی کی عبادت چاہیی ویسی نہی ادا نہوئی اور ابو بکر و عمر سی جیسی
عبادت چاہیی ویسی ادا ہوگئی سبحان ربی العظیم قولہ ظاہر الاشہر از وقد مر توجیہات اغرفند کر قولہ
خوف اور تقوی کا حق بخوبی ادا کیا اقول اگر عمر یا ابو بکر کی شان مین ہی تو سچ یہ ہین کہ حق خدا کو چھوڑ دیا
اور حق سی پرہیز کیا قولہ خلق خدا تو انکی تقلید کرنے اور حیرت مین پڑگئی اقول خلق خدا کو
تشویش اور حیرت مین ڈالکر آپنی مقرر کو سنکڑون ہزارون کوس کی راہ طے کرکے مدینہ مین قولہ دیدا و نکی لاگ
مخلف ہوگئی اقول لوگونکو مختلف راہون مین ڈالکر مرگیا یہ انکی تعریف ہی جو قابل انکی ہی قولہ
ازالۃ الغین مین فرماتی ہین اقول صاحب ازالۃ الغین جو فرماتی ہین وہ اپنی عادۃ الغین ہی فرماتی ہین
انکی ٹٹولنی مین دیوار بہت مستحکم معلوم ہوئی اور نقش و نگار بھی ٹٹول لی مگر ہماری ایک دھکی مین
دیوار گرگئی اور نقش و نگار بگڑ گئی اب کہو کہ کوئی اور جھونپڑا ڈھونڈہین قولہ تمہاری دیوار بے نیو کی
بہت بی اعتبار تھے وہ جڑ سے اکھڑ گئے صورت نقش و نگار اوسکے نقش بر آب بھی وہ بگڑ گئے
اوصاف عشرہ اوس موصوف سراپا اوصاف کے ہین جو بقول جناب راوندی شخص دیگر ہی
نہ عمر ہے نہ ابو بکر ہے اور یہ اوصاف باعتبار معنی ظاہری بھی نہ باعتبار ہجو ملیح و تعریض فقیہ
و تلویح اور ظاہر ہی کہ ایسی مقامات مین ظاہری معنی مراد نہین ہوتی بلکہ باطنی معنی مراد ہوتے ہین
جو ہمنی بخوبی ذکر کیے قولہ ای مسلمانو حضرات شیعہ کو دیکھو اقول ای مسلمانو نہ انہون حضرات

سنیہ کو دیکھو کہ کسطرح چہ ثلثہ کی ہر رذیلت سی انکار کرتی جاتی ہین اور باوجود اقرار اپنی بزرگون کی
کہ وہ کاذب وغادر وخائن وآثم ہین صاف منکر ہوجاتی ہین اور نصیحت اور رسوائی خود اور ثلثہ سی
بالکل بیخوف ہوجاتی ہین اس موجی فیض آبادی نی باین رذیلت جب دیکھا کہ جواب ایسی روایتون کا سنین
ہی پس مجبوری انکار کرنا شروع کیا اور حدیث کاذب وغادر اور حدیث فدک وحدیث قرطاس اور
حدیث تجہیز جیش اسامہ وحدیث حوض اور اوسکی امثال کو الحاق رد افض سی کہا اور لانسلم اور
لیس بصحیح کہکر اپنی جواب کا خاتمہ بالخیر کیا لیکن قطع نظر اس سی کہ علمائے سنیہ نی اقرار کیا ہی کہ مراد ان
احادیث سی حضرت ابوبکر اور حضرت عمر اور حضرت عثمان ہین بالفرض اگر وہ اقرار بھی نہ کرتے تو بھی
ان احادیث سی کوئی شخص مراد ہوگا یا سوائی حضرات ثلثہ کے چوتھا کوئی ہوگا اور تین مین سی کوئی
ایک ہوا اگر کوئی چوتھا شخص مراد لیا جاوی تو وہی شخص ہوگا جو صاحب صاحب کی سامنی مرچکا تھا اور سنیون نی
شہادت اوسکی خاتمہ بالخیر ہونیکی دی تھی اور ثلثہ کے حق مین کہا تھا لا اور ہی ما تحدثون بعدی جیسا کہ
عبدالحق نی جذب القلوب مین کہا ہی اور رجوع شیخ مین بھی لا ادری ما احدثوا بعدک ہی اور جبکہ
صفات مذکورہ فی الاحادیث ایسی شخص کی نسبت جو پیغمبر صاحب کی سامنی مرگیا ہو ثابت نہین ہوسکتی
تو لامحالہ مراد ان احادیث سے ابوبکر صدیق ہوئی اور حضرت عمر فاروق ہونگی اور حضرت عثمان
ذی النورین ہونگی پھر اس سی انکار کرنا ہوی صاحب کا اور جواب خان روالا شان نضرہ اللہ بالغفران
اپنی نامہ اعمال کیطرح چند ورق سیاہ کرنا بالکل عبث اور لغو تھا اس سی تو یہی بہتر تھا کہ اپنی کتب کے
مطلقاً صحاح ہونیسے انکار کرجاتی اور اہلسنت کیطرف منسوب ہونیسے منکر ہوجاتی یا اوسکو توریہ
پر محمول کرکی اپنی جواب مین صرف توریہ کا عذر پیش کرتی لیکن ان دو راہون کو چھوڑ کر کی ہوی صاحب
کانیری راہ پر چلنا سر اسر نادانی تھی آخر اوسکا نتیجہ استقصا ہی اوگھا یا اور جواب سخت سے
کیسا سنگلاخ اپنی منھ مین پایا کہ جس سی سب سنیونکی دانت ٹوٹ گئے اور جبڑے چھوٹ گئے اور جن
روایتونسی ہوی صاحب اور بساطی نی انکار کیا تھا استقصا اور تحقیق مین اونہین سے کہنے کے
قول سی ثابت کردیگئی اور منکرین کاذب اور غادر کو ثابت کیا گئے قولہ ای معاشر المسلمین رحمکم اللہ

اقول یا معاشر المنکرین الضالین لا رحمکم اللہ لکم نزل من جہیم و تصلیۃ جحیم اکنون کجا ماند دعاوی لاطائلہ نواصب و خوارج کہ در دفع مطاعن و رفع ضغائن تقریر کردہ ہزاران رسائل و کتب را مشتمل نامہائے اعمال خود در سیاہی و تباہی بجوابات واہی گرفتند و انصاف باید داد کہ از عہدہ جوابہائی نواصب کہ در اسفار کلامیہ ایشان مبسوط است چیزی باقی ست کہ بعد شہادت جناب مرتضوی در خطبہ شقشقیہ و احادیث صحاح سنیہ حاجت بہ ردّ آن افتد پس سنیان بر سوء عاقبت خود بصد آہ آہ نبالہائی جانکاہ بگریند و شیعیان علی ابن ابیطالب بقاہ قاہ بخندند و صد تودہ خاک ذلت و ہزار بیابان ریگ مذلت بر سر نواصب بریزند و بصد مسرت نشینند و بصد خورمی برخیزند قولہ اگر حضرات شیعہ کو اب بھی سیری نہوئی ہو قول اگر حضرات سنیہ کی اب بھی سیری نہوئی ہو اور باوجود ایسی روایتونکی جنکا نشان منی اس کتاب مین دیا اور اضعاف در اضعاف اوسکی ہماری کتب مین موجود ہین اونکی خاطر جمع نہوئی ہو تو ہم اونکی تسکین کے لیئے ابھی انہین کی صحاح سی بہت سی سندین اور روایتین صحابہ لیام کی رذلت مین موجود کہتی ہین اور خود اونکی ائمہ لیام کی زبان سی اوسکی ثابت کرنے پر مستعد ہین جس سنی کو سننا ہو وہ سنے ہمسے سنے

قال المخاطب المتمام ھذا اللہ علیہ السلام آٹھوین شہادت علی بن عیسی اردبیلی امامی اثنا عشری نی اپنی کتاب کشف الغمہ فی معرفۃ الائمہ مین لکہا ہی انہ سئل الامام ابو جعفر علیہ السلام عن حلیۃ السیف ہل یجوز فقال نعم قد حلی ابو بکر الصدیق سیفہ بالفضۃ فقال الراوی اتقول ہکذا فوثب الامام عن مکانہ فقال نعم الصدیق نعم الصدیق نعم الصدیق فمن لم یقل لہ الصدیق فلا صدق اللہ قولہ فی الدنیا والاخرۃ ترجمہ کسی شخص نی امام باقر علیہ السلام سی پوچھا کہ تلوار کے قبضہ کو حلیہ کرنا درست ہی یا نہین تب امام نے جواب دیا کہ ہان اسلیئے کہ ابو بکر صدیق کی تلوار کے قبضہ پر بہی حلیہ چاندی کا تہا راوی کہتا ہی کہ اسنے امام سی عرض کی کہ یا حضرت آپ بہی ابو بکر کو صدیق کہتے ہین یہ سنتی ہی امام اپنی جگہ سی اوچل پڑی اور کہنی لگے کہ ہان وہ صدیق ہی ہان وہ صدیق ہی جو کوئی اوسکو صدیق نہ کہی خدا اوسکی

دنیا و آخرت مین تصدیق نہ کری اس روایت سی چند فائدی حاصل ہوتی ہین پہلا فایدہ زبان نبی
امام علیہ السلام کے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا صدیق ہونا اور صدیق ہونیسے اونکا تمام امت
سی افضل ہونا لازم آتا ہی اسلیئی کہ قواعد مقررہ منصوصہ قرآن سی یہ امر ظاہر ہی کہ بعد پیغمبرون کی
مرتبہ صدیق کا ہی اور تمام امت سے صدیقین کا درجہ افضل ہی جیسا کہ خداوند تعالیٰ فرماتا ہی
فاولئك مع الذين انعم الله عليهم من النبيين و
الصديقين والشهداء والصالحين وحسن اولئك رفيقا
دوسرا فایدہ امام سی جب سایل نی سوال کیا تو اونسے صرف ایک مسئلہ کا استفسار
کیا اوسکی جواب مین ان باتین کہنا کافی تھا مگر امام نی اوسپر قناعت نہ کی بلکہ ابوبکر صدیق کی فضل کو سند
لیکر جواب دیا اس سی ثابت ہوتا ہی کہ مسایل دینی مین افعال صحابہ پر تمسک کرنا چاہیے اور یہ حصہ
صرف اہلسنت کو نصیب ہوا ہی حضرات شیعہ اس سی محروم ہین وہ کبھی کسی مسئلہ مین قول یا فعل صحابہ
کو سند نہین جانتی پس درحقیقت امامون کی تابع اہلسنت ہین نہ شیعہ تیسرا فایدہ امام سے
جب سایل نی مسئلہ پوچھا اور اونہون نی ابوبکر صدیق کا ذکر بھی کیا تو اونکو صدیق کہنا ضرور نہ تھا
یہی کافی تھا کہ وہ نام ابوبکر صدیق کا لیتی مگر امام کو اسی محبت اونسی تھی کہ بغیر صدیق کے اونکا نام لینا اونکی دلکو
گوارا نہین ہوا اس لیئی اس لقب سے اونکو یاد کیا پس یہ بڑی عمدہ دلیل محبت ائمہ کے ساتھ صحابہ کی
ہی افسوس حضرات شیعہ کی سمجھ پر کہ وہ ائمہ کو دشمن صحابہ کا جانتی ہین چوتھا فایدہ اس روایت
سی معلوم ہوتا ہی کہ امام کو سائل کے تعجب پر نہایت غصہ آیا اور جب اوسنے پوچھا کہ آپ بھی ابوبکر
کو صدیق کہتی ہین تو آپ کو اسقدر غیظ ہوا کہ اپنی جگہ سی اوچھل پڑی اور تین مرتبہ فرمایا نعم الصدیق
نعم الصدیق نعم الصدیق اور اسی پر قناعت نہ کی بلکہ یہ فرمایا کہ جو کوئی اونکو صدیق نہ کہی خدا
اوسکے دنیا و آخرت مین تصدیق نہ کری پس حضرات شیعہ کو چاہیے کہ وہی ذرا انصاف
سی اس روایت کو دیکھین اور امام کی شہادت سی اپنی آپکو خدا کے نزدیک دنیا و آخرت مین
بسبب نہ تصدیق کرنی صدیقہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالے عنہ کے جو ظالمین ہین پچوان فایدہ

اس روایت سی یہ معلوم ہوتا ہی کہ پوچھنیوالا شیعہ تہا اور صحابہ کا دشمن اسی واسطے امام کے صدیق
کہنی پر اسکو تعجب ہوا اگر کوئی سنی ہوتا تو وہ تعجب کرتا اور جبکہ سائل کا شیعہ ہونا ثابت ہوا تو پھر موقع
تقیہ کا بھی نرہا ہان اگر سائل سنی یا ہبی یا خارجی ہوتا تو تقیہ کی گنجایش تھی

یقول المتمسک بولایۃ علی بن ابیطالب علیہ السلام

جواہر اخبار کے کھوٹے کھرے کو پرکھنے والے اور جھوٹے موتیونکو سچے موتیون سے جدا کرنیوالے
خوب جانتی ہین کہ یہ حدیث اگر سچی حدیث بہی ہوتی تو اخبار احاد سے ہوتی جو عقاید مین بکار آمد
نہین اور مخالف ہی احادیث متواترہ اصولیہ اور قواعد ثابتہ برہانین عقلیہ و نقلیہ کے پس ہر طرح
واجب الطرح ہوتی لیکن یہ حدیث تو بالکل جھوٹی ہی اور سینہ زوری کی بنائی ہوئی ہی مثل حدیث لانرث
ولا نورث کے باب فدک مین اور حدیث سید الکہول اہل الجنہ کے باب ابوبکر و عمر مین صحاح اسقام
انکی ہزارون جھوٹے حدیثون سی بھری ہوئی ہین فماظنک بغیر الصحاح یہ جھوٹی حدیث تو صحاح
اہلسنت کے بھی نہین ہی بلکہ وارد ہی کتاب صفوۃ الصفوۃ ابن جوزی مین کہ اوسکے ایک عبارت طویل
کشف الغمہ مین بلحاظ اینکہ نقل کفر کفر نباشد نظر ببعض اغراض منقول ہوئی اوسی عبارت مین یہ
جھوٹی حدیث بھی ہی پس ذکر اوسکا اسقطر افا ہی نہ اطالتا ہی اور یہ ضرور نہین ہی کہ جس امر کو
کوئی حکایۃً ذکر کری وہ اوسپر حجت ہوجاوی ہماری مخاطب فی ابہی ہو دیکھو حضرت ابوبکر کی شان رفعت
نشان مین صفحہ (۱۰۸) سطر (۳۰) مین لکہا ہی کہ محرف کتاب اللہ اور مبدل دین خدا اور پیغمبر کے
وصیتون کا بھلانیوالا اور راوی سنکے وہی ہے حقوق غصب کرنیوالا اور راونکی اولاد کو ستانیوالا
اور خاندان رسول پر ظلم و ستم کرنیوالا انتہا انتہی محصلا اور بعد اسکی بحث نکاح ام کلثوم مین حدیث
ولد الزنا شر الثلاثہ کے مضمون مین حرامزادہ اور نطفہ ناپاک ہونا حضرت عمر کا لکہتی ہین
پس اگر علی ابن عیسائی اربلی کی نقل عبارت ابن جوزی کرنے سے شیعون پر حجت تمام ہوجاتی
تو آپ کی ان اوصاف شریفہ شیخین لکہنی سی ہماری بھی حجت سنیون پر تمام ہوجاتی فما ہو جوابکم
فہو جوابنا اگر فرمایئے کہ ہمنے اگر نقل مذہب شیعہ کی ہی تو ہم کہینگے کہ آپ نے تو اپنی زبان صدق
jabir.abbas@yahoo.com

بیانسے نقل کی ہی اور صاحب کشف الغمہ نے تو ایک سنی ابن جوزی کی زبان کذب بیان سے نقل کی ہی پیر اپنی نقل اپنی
زبانسے حجت نہوا اور دوسرونکی نقل دوسرونکی زبانسے حجت ہوجائے اسکی کیا وجہ یا اسکی کچھ وجہ ارشاد فرمائی ہاں ہم بھی
باز آوی یہ ایک بات ہو دوسری بات یہ ہو کہ راوی حدیث صلیمین عمرو بن عبداللہ ہی کہ وہ دوستان ابوبکر سے ہی چنانچہ
کہ بحیلہ حلیۃ السیف ابوبکر کا صاحب سیف ہونا ثابت کری حالانکہ سبائی اونکی احد سی خیبر سے حنین
سے بہائنی سی بخوبی ثابت ہی اونکی اور اونکی دونو بھائیونکی تلوار کسی معرکہ مین نکلی ہو اور بے کافر پر
چلی ہو تو کسی جھوٹی ہی تواریخ سی بیان فرمائی تیسری بات یہ ہی کہ اس حدیث سی جو کتب غیر صحاح
سی ہی حضرت ابوبکر کا صدیق ہونا ثابت ہوتا ہی اور آپ کے صحیحین سی زبان صدق ترجمان حضرت
عمر سے اونکا کاذب اور غدار اور خائن ہونا ثابت ہوتا ہی اب فرمائی کہ حدیث صحیحین کو ہم مقدم
جانین یا حدیث غیر صحاح کو اور بھی حضرت صدیقہ نے درباره صدیق روایت کی ہی کہ سمعت النبی
یا ابابکر ہو لیس بعض علمائنا فالتفت الیہ فقال ارایت لعائنین وصدیقین یعنی گذری پیغمبر طرف ابوبکر
کے سو فرمایا کہ سنی بعض علماونکو گالیان دیتی تھی حضرت نی فرمایا آیا دیکھا تو نے صدیقون اور
گالیان دینیوالون کو شاہ عبدالحق دہلوی کی شرح مین فرماتی ہین ارادانہ لایجتمع الصدیقیۃ والتعانۃ
یعنی صدیقیت ساتھ لعانت کے جمع نہین ہوتی اور لعانیت ابوبکر کے اسی حدیث سی اور سوا اونکی
اور بھی حدیثون سی جو ابن حجر نی صواعق مین لکھی ہین ثابت ہوتی ہی پس صدیقیت ابوبکر کا قائل ہونا
اجتماع متضادین کا فی محل واحد جائز رکھنا ہی و نظر بلہاغیت حضرت ابی بکر اگر شیعون نی ہین بتائی ہی
اونکی لعانیت اختیار کی ہو تو کیا قباحت ہی چوتھی بات یہ ہی کہ شیخ عبدالحق دہلوی نی ترجمہ مشکوۃ مین کہا ہی
کہ جناب رسولخدا نی حق مین جناب امیر کے فرمایا انہ الصدیق الاکبر یعنی بتحقیق کہ وہی حضرت ہین صدیق
اکبر اور خود مخاطب اور اونکی امداد و اعانت نی قبول کیا ہی کہ جناب امیر علیہ السلام نی بمنبر فرمایا
کہ انا الصدیق الاکبر وانا الفاروق الاعظم اسلمت قبل ان اسلم ابوبکر و امنت قبل ان یومن
اور بھی فرمایا انا الصدیق الاکبر لا یقولہ بعدی الا کذاب یعنی مین ہی ہون صدیق اکبر کوئی اور نہین
میرے قبل از ابوبکر ہی اور طریقہ حافظ ابونعیم مین ہی کہ مین ہی صدیق اکبر ہون کہ سب سی سات برس پیشتر

یعنی نماز پڑھی ہی اور جو شخص سوا میری دعوائی صدیقیت کری وہ انتہا کا کاذب ہی تقدیم مسند الیہ
دلالت اوپر تخصیص کے کرتی ہی جیسا کہ بحث نا قلت مین علم فصاحت و بلاغت مین ثابت ہوا اور
جب صدیقیت مخصوص بجناب امیر ہوئی تو صدیقیت ابوبکر باطل ہوگئی پس یہ حدیث جسکا ابن جزی
ناقل ہی بالکل جھوٹی ہوگئی پانچوین بات یہ ہی کہ اس حدیث کی مکذوبیت اسکی ناصیۂ حال سی پیدا
اور طرز مقال سی ہویدا ہی کیونکہ ایک ادنی سوال سائل پر کہ صدیقیت ابوبکر سی سوال کری امام کا
اوچھلنی کودنی لگنا اور قبلہ رخ ہوجانا کہ بجائی قسم ہی مضمحل امامت کے کہ اوسکو علم و وقار لازم
لازم ہی خلاف ہی اوچھلنا کودنا مثل مادہ بندر کی سے پہاڑون پر روز احد کا رحضرت عمر تا
معصومین علیہم السلام صاحبان متانت و وقار تھی اونکی طرف نسبت سوفاری دینا عین کذب
واقعی واضع حدیث موضوع و مکذوب ہی اور اسی طرح سی امام کا جواب سائل یا استدلا سمسائل اجتہادی
دینا دلیل کذب حدیث ہی اس لیئی کہ اجتہاد معصومین سی ممکن نہین ہی لان المجتہد مخطی و مصیب ہی جب
کسی نی مخالفین سی بعض معصومین سی پوچھا کہ فلان مسئلہ مین آپکی رائی کیا ہی حضرت نی جواب مین
فرمایا کہ لیس عندنا رائی بلکہ ہمارے پاس جو کچھ کہتے ہین اپنی رائی سی نہین بلکہ [illegible]
کی ہین جواب یا استدلا جو از قبیل تسبیح ابوبکر یا امامی غیر معصوم [illegible]
امامی معصوم ہی بلکہ کسی سنی کا امام پر کذب و افترا ہی اور جب یہ حدیث بھی ظنی ٹھہری تو ہوا پر
اسکے بعض رد ایدا اور رتبہ ظنی کا بھی ناقابل قبول بنا روا سد علی الفاسد ہوئی قولہ علی ہذا عیسی اردبیلی
اقول یہ آپکا تصور نہین یہ جناب شیخ صاحب کی جہالت ہی کہ اردبیلی کو اردبیلی بناتی ہین قولہ تلوار کے
قبضہ کو ضبط کرنا درست ہی یا نہین اقول معلوم نہین کہ شبہ حرمت کہان سے پیدا ہوا تھا جو اوسکی
علت سی سوال کیا گیا ثبوت اس سوال کی دلیل کذب حدیث ہی قولہ اس لیئی کہ ابوبکر صدیق کے
تلوار کے قبضہ پر اقول سبحان اللہ کیا مسئلہ دقیق تھا کہ امام کو حاجت باستدلال پڑی اور
دلیل بھی کون قرآن و حدیث سی نہین تو مجبوری امام کی ایک شخص کے فعل سی استدلال
کیا کہ جسکی ملت چہل سال عمر عزیز ش گذشت ✤ فرخ تش زعزی پرستی نگشت ✤

چالیس برس تئین پوجتا تھا اور برانڈی شراب اور سور کے کباب نوشجان فرماتا تھا اور بعد اسکے
کہ ظاہر مین اسلام نفاقی قبول کیا ایسا معصوم ہوگیا کہ قول وفعل وسکا حجت ہوگیا یہہی ایک دلیل
کذب اس حدیث کی ہی للعلم الان یقال جوکہ سائل سنی تہا امام کی تقیہ اوسکی مرشد کے فعل سی
اوسپر استدلال کیا کہ وہ بیدین خوش خوش اپنی گھر کو جاوی اور مومنین کو ضرر نہ پہونچاوی قولہ آپہی
ابوبکر کو صدیق کہتی ہین اقول یہہ پوچھا بھی دلیل ہیر ہی کہ راوی سنی خوب جانتا تہا کہ امام علیہ السلام
صدیق کو کذیب جانتی ہین تب تو اوسکو تعجب ہوا کہ ہم تو ابوبکر کو موافق اپنی مذہب کے صدیق جانتی
ہین مگر آپ ہی ابوبکر کو باوجود اعتقاد کذیبیت صدیق فرماتی ہین یہہ کیسی بات ہی قولہ امام اپنی جگہہ
سی وجہل پڑی اقول اوجہل پڑنا بھی دلیل اس بات کی ہی کہ یا یہہ حدیث جھوٹھی ہی یا امام تقیہ
و وفعل جو خلاف وقار امامت تہا عمل مین لائی لان الضرورات تبیح المحظورات قولہ ان وہ صدیق
ہی اقول یعنی صدیق ہی سنیون کی زبان سی جیسی شمس وقمر رب ابراہیم تہی کافرونکی زبان سی
اور لات وعزی معبود نہی بدلیل التکلم یعنی مشرکون کی زبان سی قولہ جو کوئی اوسکو صدیق نہ کہی
اقول یعنی وقت تقیہ قولہ خدا اوسکی دنیا و آخرت مین تصدیق نہ کری اقول بسبب انکار تقیہ
قولہ بعد پیغمبرون کی مرتبہ صدیق کا ہی اقول سچ ہی مگر سچی صدیق کا نہ جھوٹھی صدیق کا اور جناب
امیر نی فرمایا کہ فقط مین ہی صدیق ہون اور اگر کوئی دوسرا صدیق بنی تو جھوٹھا ہی پہر جھوٹھا صدیق
سلامت سی کیونکر بہتر ہو سکتا ہی قولہ صرف ایک مسئلہ کا استفسار کیا ای قولہ کافی تہا اقول ہان یہہ بھی
ایک دلیل ہی جھوٹھی ہونی اس حدیث پر اس لیئی کہ امام علیہ السلام معاذ اللہ ایسی لغو نہ تہی جو لطویل
بلاطویل فرماتی پس معلوم ہو گیا کہ البتہ یہہ حدیث جھوٹھی ہی یا ضرورت تقیہ داعی اس تطویل کی ہوئی
قولہ افعال صحابہ پر تمسک کرنا چاہیی اقول حضرت سلامت حضور کو خلاف رائی بیضا ضیائی
حضرت عمر ہونا ہرگز مناسب نہین ہی اونہون نی تو خلاف رائی رسول اللہ کہ قرآن اور اپنی
عترت کو بعد اپنی تمسک بہ فرمایا تہا حسبنا کتاب اللہ کہکر عترت سے دست بردار ہوئے
آپ حضور چاہتی ہین کہ قرآن کی ساتھ صحابہ کو ملادین تو جب حضرت عمر عترت کے تمسک ہونے پر

راضی نہوئی تو صحابہ کی متمسک بہ ہونیسے کونکر راضی ہونگی مگر یہ آپ فرمائین کہ تم لوگ مرضی مبارک حضرت عمر سے واقف نہین تھا اور ہم لوگ اونکی دوست مزاج شناس ہین اور مکنون مافی الضمیر سے آگاہ ہین صحابہ نے تو اجماع کرکے اونکو اور اونکی برادر کلانی دختر کو خلیفہ بنایا ہی اس لیئے صحابہ کی متمسک بہ ہونے سے اونکی آنکھو نمین نور اور اونکی دل مین سرور ہوگا اور عترت نے چونکہ تقاعد و تخلف از بیعت بکری کیا پس اونکی متمسک بہ ہونیسے حضرت عمر کیونکر راضی ہون معاذ اللہ اس سے بڑھکر اور کیا برا کام ہوگا کہ جو اہلبیت سے سرزد ہوا کہ تخلف از بیعت خلیفہ وقت کیا جیسا کہ شاہ ولی اللہ والد ماجد صاحب تحفہ مسروقہ ازالۃ الخفا مین فرماتے ہین چون روز دیگر بیعت عامہ منعقد شد سادات اہلبیت تخلف نمودند این اشکالی دیگر بہم رسید حضرت شیخین بحسن تدبیر این اشکال را بر انداختند و حسن تدبیر یہ تھا کہ آگ اور لکڑیان واسطی جلانی بیت اہلبیت کے بھیجین جیسا کہ انہین شاہ صاحب نے اسی کتاب مین اقرار اسکا کیا ہی دیکھنا چاہیی کہ کفار بجرم کفر فقط کشتنی و گردن زدنی ہوتی ہین اور اہلبیت نبوت بجرم تخلف از بیعت سوختنی بھی ہوگئے بیت شمع گر با تو کند دعوی ناز کبدنی ہ کشتنی سوختنی باشد و گردن زدنی قولہ اور یہ حصہ صرف اہلسنت کو نصیب ہوا ہی اقول اہلبیت نبوی کو چھوٹی تو چھوٹی مگر اہل سنت کے ثلاثہ تو ہاتھ مین آئی مبارک باشد خوب تینون کو مضبوط پکڑے رہنا تا اونہین کے ساتھ انشاء اللہ اٹھو بیت حشر غلامان علیؑ با علیؑ ہ حشر غلامان عمر با عمر قولہ قول و فعل صحابہ کو سند نہین جانتی اقول ہان یہ تصور تو ہمسی ہوتا ہی اگر قول و فعل ابوبکر پر عمل کرین تو صحابہ موثقین رسول اللہ امثال مالک نویرہ وغیرہ کو قتل کرا دین اور اگر حضرت عمر کے چلن پر چلین تو خانہ اہلبیت جلا دین اور اگر عثمان کے قول و فعل کی سند لین تو امثال ابن مسعود و عمار یاسر کو جوتے لاتین لگا دین اور امثال ابوذر کو شہر بدر کرا دین ہمسی تو خدا اسکے کہ دشمنان اہلبیت سے تبرا کرین اور کچھ نہین ہو سکتا ہم حسب حال مین ہین مہربانی کرکے ہمکو اوسے حال پر چھوڑ دیجئی آپ اپنی فکر آخرت کیجئی ؎ غم ما چہ داری غم خویش خور ہمتو جناب رسولخدا سے کہینگے کہ اپنی مثل اہلبیتی کسفینہ نوح فرمایا تھا مثل اصحابی کسفینہ نوح نہین فرمایا اور آپنی کتاب اللہ و عترتی فرمایا تھا کتاب اللہ و اصحابی نہین فرمایا تھا آپ بھی تمسک بصحابہ کی

کچھ دلیلین ڈھونڈھ رکھی واللہ یحکم بینا وبینکم بالحق وھو خیر الحاکمین قولہ انون فی ابوبکر صدیق کا
ذکر بھی کیا تو اونکو صدیق کہنا ضرور نہ تھا اقول نہ ابوبکر کا ذکر کرنا ضرور تھا نہ صدیق کہنا ضرور تھا
نہ صدیق سی سوال پر اوجھل پڑنا ضرور تھا نہ تین بار صدیق صدیق پکارنا ضرور تھا اور جب کوئی بات
ضرور نہ تھی تو امام سی ایسی افعال لغو بی دلیل بلا ضرورت ہونا عقل عقلا قبول نہین کرتی یہ پوری
دلیل ہی اس بات پر کہ یہ حدیث محض کذب وافتری بر امام علیہ السلام ہی اللھم الا ان یقال کہ تقیہ
تقیہ داعی اسکی ہوئی فلا یصلح للحجۃ علینا قولہ امام کو ایسی محبت اونسے تھی اقول جای تعجب ہی کہ
صدیق سی تو ایسی محبت تھی اور اپنی جد امجد سی کچھ محبت نہ تھی عجب فرمائی ہی کہ سوائی میری جو دعوای
صدیقیت کری وہ کذاب ہی اور قنوت مین دعای اللھم العن صنمی قریش پڑھا کرتے تھے قولہ پس
یہ بڑی عمدہ دلیل محبت ائمہ کے ساتھ صحابہ کی ہی اقول یہ دلیل تو عمدہ ہی مگر ایسی کتاب سے
ہی کہ کسی شیعہ سنی نی اوسکو صحاح سی نہین گنا اور اوسکے مصنف نی خود خطبہ مین اوس کتاب کے
کہدیا ہی کہ مین اکثر حدیثین سنیون ہی کی نقل کرونگا پس آپکی اس عمدہ دلیل مین یہ بڑا نقص ہوگیا
لیکن شیعونکی دلیلین آپکی دلیل سی عمدہ تر ہین کہ صحاح اہلسنت سی منقول ہین اگر صحیح آپ کے نزدیک
احتمال کذب اور تقیہ کی بو بھی نہین آسکتی چنانچہ صحیح مسلم مین حدیث کا ذب وغادر وخائن وآثم
ہی فرمائی صدیقیت حضرت صدیق اور محبت علیق مین اس سی کوئی دماغ اور دھبا آتا ہے
یا نہین اگر نہین آتا ہی تو جسطرح اس حدیث کی کذبیت اونکو کچھ ضرر نہین پہونچاتی ویسطرح اوس
حدیث کی صدیقیت بھی کچھ نفع نہ دیگی اور اگر آتا ہی تو جوان دونون سے عمدہ تر ہو اوسپر ہم آپ
دونو عمل کرین آپکو محبت تلاش سی یہ ایک دلیل ملی گویا اندھے کے ہیرے بٹیر پڑگئی لیکن افسوس
کہ بچ گئی اور شیعون کے پاس ہزارون دلیلین بہت عمدہ عمدہ ہین ایک کتاب الفین ہین
دو ہزار دلیلین موجود ہین قولہ تعجب پر نہایت غصہ آیا اقول صاحبان حلم ووقار کو فقط
سائل کے تعجب پر اسقدر غصہ آنا کہ غیظ وغضب سے اوچھلنے کودنے لگین اور مثل سفہا کی
آپے سی باہر ہوجائین عقل سلیم قبول نہین کرتی پس یہ عمدہ دلیل کذب حدیث کی ہی اور لا اقل

دلیل تقیہی قولہ جو کوئی اونکو صدیق نہ کہی اقول بفرض صدق روایت مقصود یہ ہی کہ حال تقیہ مین اونکو
صدیق نہ کہی ورشیعہ تو غیر حال تقیہ مین بھی اونکو صدیق کہتی ہین ولو ستہزار پھر خدا کے نزدیک جھوٹے کیونکر
ہونگی جسطرح کذیب واقعی کہنی مین بھی جھوٹی نہین غرض شیعہ خدا کے نزدیک ہر طرح سے سچے اور سنی ہر طرح سے
جھوٹی وقد اشبعنا ذلک قبل ہذا فی بحث من التقیہ عقلا ونقلا فالطرثمہ قولہ اس روایت سے معلوم ہوتا
ہی کہ پوچھنی والا شیعہ تھا اقول ہمکو تو اس روایت سے معلوم ہوتا ہی کہ پوچھنے والا سنی تھا ہی واسطی
امام کے صدیق کہنی پر اوسکو تعجب ہوا اگر کوئی شیعہ ہوتا تو اوسکو تعجب نہوتا کیونکہ شیعہ جاہل سی جاہل بھی
ہوگا تو جانتا ہوگا کہ ہماری مذہب مین تقیہ جائز ہی اور امام نے جو فرمایا ہی بتقیہ فرمایا ہی سیکڑون حدیثین
تقیہ کی جو سن چکا ہوگا اوسکو ہرگز تعجب نہوگا ان سنیون کے مذہب مین تقیہ جائز نہین پس وہ سنی راہی
تقیہ سی تو واقف ہی نتھا اور یہ بھی جانتا تھا کہ اماموں کی نزدیک ابوبکر کذیب ہین پھر جو حضرت سی لفظ صدیق
سنی تو اوسکو تعجب ہوا کہ وہ حضرت خلاف عقیدہ اپنی کے کیونکر فرماتی ہین پس یہی تعجب دلیل اسکی ہی کہ سائل
پکا سنی ناصبی اور خارجی تھا قولہ اور جبکہ سائل کا شیعہ ہونا ثابت ہوا ہو تو پھر موقع تقیہ کا بھی نرہا
اقول موقع تقیہ کچھ سائل کی سنی ہونے پر موقوف نہین بلکہ اگر سائل شیعہ بھی ہو مگر سوال ایسی مقام پر
کرے جہان کوئی ایسا سنی موجود ہو کہ جس سی احتمال ضرر ہو تو اوسوقت اوس شیعہ کو بھی جواب تقیہ دیا جاتا ہی
جسطرح سائل سنی کو جواب بتقیہ دیا جاتا ہی جبکہ خوف ضرر ہو ورنہ شیعہ وسنی سبکو جواب یکسان ہی ہوگا
اور بسا ہی کہ حضرات نی اپنی شیعہ کو جواب مسئلہ بتقیہ دیا ہی کسیک وقت خاص مین بکار امد ہی ہو گیا
ہی جو حضرت نے اگر اوسکو جواب بلا تقیہ بتلایا ہوتا تو بیشک اوسکی جان جانی مشہور ہی اور بعض کتب مین
مذکور ہی کہ امام موسی کاظم علیہ السلام نی اپنی بعض شیعہ سے فرمایا کہ اولٹا وضو مثل سنیون کے کرلیا تو کچھہ بولو سکو
تم دھوہو اپھر اوسنی اپنی دل مین کہا کہ حکم امام پر ہمکو عمل کرنا چاہیے اتفاق سی اون دنون مین کسی سنی نی
بادشاہ وقت سی اوس شیعہ کی چغلخوری کی تھی کہ وہ رافضی ہی بادشاہ نے کہا کہ جبتلک مین اپنی آنکھونسے
نہ دیکھونگا باور نہ کرونگا بادشاہ کے بالاخانہ پر ایک روزن طرف صحن خانہ شیعہ کے تھا بادشاہ نے
اوس روزن سی دیکھا کہ یہ شخص تنہائی مین اپنی صحن خانہ مین وضو کرتا ہی پس مثل سنیون کی اولٹی ہاتھہ دھوئی

کل سر کا مسح کیا یہانتک کہ گردن بھی کاٹی کانون کو بھی چھیدا پاؤن کو بھی دھویا بادشاہ نی کہا کہ اگر رافضی ہوتا تو اسطرح وضو نہ کرتا چغلخور کو چغلخوری کی سزا دی پھر امامؑ نی اپنی شیعہ کو لکھ بھیجا کہ جسطرح سی تو وضو ہمشیہ کرتا تہا اوسی طرح کر کیون جناب راوی کے شیعہ ہونیسی موقع تقیہ جانے سے کیا واسطہ بعض وقت مین سنی سی بھی موقع تقیہ کا نہین ہوتا جب معلوم ہو کہ یہ سنی ضرر رسان نہین ہی

قال المخاطب المقام هداه الله سبل السلام

اب ہم حضرات شیعہ کے اقوال کو جو اس روایت کے نسبت ہین بیان کرکے اونکا رد کرتی ہین پہلا قول قاضی نور اللہ شوستری نی احقاق الحق مین اس روایت سے انکار کیا ہی و ہوت کچھ زمان سے فرمائی ہی اور صاف لکھا ہی کہ اس روایت کا کچھ پتہ نشان کشف الغمہ مین نہین ہی بلکہ ایسی روایت کا کشف الغمہ مین موجود ہونا خلاف قیاس ہی اس لیئے کہ اوس کتاب مین پیغمبر خدا اور ائمہ اثنا عشر کا حال لکھا ہی نہ ابوبکر کا تو کیا وجہ تہی کہ مولف اوس کتاب کا ایسی روایت کو لکھتا چنانچہ قاضی صاحب کے عبارت کے الفاظ یہ ہین وکذا الحال فیما نقله عن راس التعصب والحیف من حدیث علیه السیف لیس ذلک فی الکتاب عنه خبر ولا عین ولا اثر وایضا لا مناسبة لذکر ذلک فی هذا الکتاب المقصور علی ذکر النبی صلی الله علیه وآله وسلم والائمة الاثنا عشر وذکر اسمائهم رکنا هم وابائهم وامهاتهم وموالیدهم ووفیاتهم ومعجزاتهم کما لا یخفی علی من طالع هذا الکتاب پس اس قول کو دیکھکر کونسا شیعہ ہوگا جسکو اس روایت کے نہ موجود ہونے پر یقین نہ آویگا اور سنیون کے قول کو کیونکر غلط نہ جانیگا لیکن الحمد للہ کہ کتاب کشف الغمہ اس ہندوستان مین صدہا جگہ موجود ہی جس کسیکو شک ہو وہ اوسکو لیکر دیکھی کہ یہ روایت موجود ہی یا نہین اور قاضی صاحب کے صداقت کی داد دی لیکن اگر کوئی شخص یہ خیال کری کہ شاید چھپی کر کے کسی سنی نی یہ عبارت ملا دی ہے اور کتاب کشف الغمہ مین اس روایت کے موجود ہونے سے اوسکو اطمینان نہ ہو تو اوسکے اطمینان کے لیئے ہم مجتہد صاحب کی کتاب پیش کرتی ہین کہ اونہون نی بفضلہ تعالی اس روایت کی موجود ہونے سے کتاب مذکور مین اقرار کیا اور یہ توجیہہ فرمائی کہ یہ روایت مولف کتاب نی ابن جوزی سی جو کہ عالم سنیون کا ہی نقل کی ہی خیر جو کچھ ہو اسکی بحث ہم بھی کرینگی بالفعل ہم کو قاضی نور اللہ

سو شوستری صاحب کی تکذیب منظور ہی کہ اونہون نی اس روایت کے موجود ہونی ہی سی انکار کیا ہی اور
اوسکے واسطے ہم مجتہد صاحب کی کتاب طعن الرماح کی عبارت نقل کرتے ہین جس مین اونہون نی اس
روایت کے موجود ہونی سی اقرار کیا ہی وہ ہوہذہ قال المجتہد المقام فی طعن الرماح روایت نعم الصدیق
را استاد کتب شیعیان نمودہ از کتاب کشف النعمہ نقل کردہ چون اتفاق مراجعت بآن کتاب شد مصنف
آن کہ مولانا نور بر علی بن عیسی اردبیلی است از ابن جوزی کہ از مشاہیر علماء اہلسنت است روایت
مذکورہ را نقل کردہ اس تحریر سے مثل آفتاب نیمروز کے قاضی نور اللہ شوستری کا جھوٹھا ہونا ثابت ہوگیا
اور خود مجتہد صاحب کی تحریر سی اونکی قاضی کا جسکو مولانا اور سیدنا لکہکر اپنی کتاب مین یاد کیا ہی افترا
ظاہر ہوگیا جب حال ہی علماء شیعہ کا کہ جب کوئی روایت اونکی کتاب سی سند لاکر پیش کیجاتی ہے
تو اول صاف انکار کرجاتی ہین اور ناقل کو جھوٹھا اور کاذب بناتی ہین اور جب اوسکی صحت اور
سند پہونچادی جاتی ہی تب توجیہات لاطائل کرنے لگتے ہین چنانچہ اس روایت کو قاضی نور اللہ
شوستری نی خلاف اپنی مذہب کے پایا اوس سی انکار کیا لیکن جب وہ روایت اوس کتاب
سے ثابت کردی گئی تب بمجبوری مجتہد صاحب نی اوسکی موجودگی کا اقرار کیا اور ایک دوسری توجیہ
لاطائل سی اوسکا باطل کرنا چاہا چنانچہ اب ہم اوس توجیہ کو بھی باطل کرتی ہین مجتہد صاحب کی توجیہ کا
سارا خلاصہ یہ ہی کہ یہ روایت نعم الصدیق کی اگرچہ کتاب کشف النعمہ مین مذکور ہی لیکن اس مولف
موصوف نی علامہ ابن جوزی سی جو کہ مشاہیر علماء اہلسنت سی نقل کیا ہی اسلیئے گویا یہ روایت اہلسنت
کی ہی نہ شیعون کی اسکا جواب یہ ہی کہ شاید مجتہد صاحب نی کتاب کشف النعمہ کو از اول تا آخر ملاحظہ نہین
فرمایا ورنہ ایسا ارشاد نہ فرماتی اس لیئے کہ مولف کتاب موصوف نی جو کچھہ اس کتاب مین لکھا ہے
اور نقل کیا ہی وہ متفق علیہ فریقین ہی اور علماء شیعہ نے یکے بعد دیگرے اوسکو قبول کیا ہے
اور وہ شیعون کے نزدیک مسلم ہی چنانچہ علامہ معز الدین صدر کتاب امامت مین لکہتی ہین کہ کتاب
کشف النعمہ از تصنیفات وزیر سعید اردبیلی است و آنچہ در کتاب مستطاب مذکور است مقبول
طبایع سلیمہ مخالف است انتہی پس گو کہ صاحب کشف النعمہ نی یہ روایت ابن جوزی ہی سے

نقل کی ہو لیکن جبکہ وہ التزام اس امر کا کر چکا ہی کہ جو روایت لکھی جاویگی وہ مقبول فریقین ہوگی اس سی ثابت
ہوتا ہی کہ یہ روایت بھی مقبول فریقین ہی اور جب مقبول فریقین ہونا ثابت ہوا تو اس روایت
سی الزام شیعون پر دنیا درست ٹہرا اور اوسکا جواب شیعو نسی لینا واجب ہوا

یقول المتمسک بولایۃ علی ابن ابی طالب علیہ السلام

شیعیان با توفیر جناب امیرؑ کے واقفان مکر و تزویر فرقہ بی پیر سے سنین کہ حضرات اہلسنت نے اپنی
صحاح اسقام مین کیا کیا اہتمام فرمائی بالخصوص صحیح بخاری کہ بمنزلہ وحی منزل خداوند باری ہی چنانچہ
مثل قرآن کے اوسکی بھی سیپارہ کیے اور مثل کلام اللہ کلمات اور حروف ہر پارہ کے گن ڈالے
کہ پھر اسمین زیادتی اور کمی کی مجال از قبیل محالات و ممتنعات عقلیہ تھی با این ہمہ موچی صاحب اور
اونکی چیلون کے نزدیک حدیث فدک منجملہ الحاقات روافض سی ہی اوسی مین سات جگہ موجود ہی
اور حدیث میمون جس مین بندر یا کو بجز نا رجم کرنا مسطور ہی حسب تصریحات شراح بعض نسخ
صحیح بخاری مین ہی اور بعض مین نہین ہی اور ظاہر ہی کہ کتاب کشف الغمہ مین عشر عشیر اہتمام صحیح بخاری
نہین ہوا پھر اوسمین الحاقات نواصب و خوارج کا کوئی مانع نہین پس ممکن ہی کہ جو نسخہ کشف الغمہ جناب
مولانای شوستری کے پاس تہا وہ قبل از الحاق نواصب و خوارج قول ابن جوزی کا اوس کتاب
مین ہو اور کمال حماقت اور نہایت سفاہت و بلاہت ہے کہ کوئی شخص اس زمانہ کے نسخون سے
اوس زمانہ کے نسخہ مین موجود ہونا اس عبارت ملحقہ کا ثابت کری حالانکہ اس زمانہ اور اوس
زمانے مین فاصلہ زائد از سیصد سال کا ہی پس حضرت مخاطب جو فرماتی ہین کہ واسطی
اطمینان اس امر کے کہ کسی سنی نی یہ عبارت نہین ملادی ہی بلکہ کشف الغمہ مین یہ عبارت ہے ہم
مجتہد صاحب کی کتاب کو پیش کرتے ہین کمال دانشمندی اونکی ہی مجتہد صاحب اپنی نسخہ کا حال
بیان فرماتی ہین کہ اوسمین ابن جوزی کے کلام مین یہ حدیث ہی نہ کلام صاحب کشف الغمہ مین اس بیان سی
یہ کہان سے نکلا کہ نسخہ جناب مولانا شوستری مین بہی یہ عبارت ابن جوزی موجود تہی بلکہ اوس نسخہ مین بہی
عبارت ابن جوزی تہی لیکن بدیہی ہی کہ عبارت ابن جوزی عبارت صاحب کشف الغمہ نہین ہی اور

اور جناب مولانائی شوستری کی غرض انکار سی یہی ہی کہ عبارت صاحب کشف الغمہ مین یہ حدیث نہین ہی کو ابن
جوزی کی کلام مین ہو تو ہوا کرے یعنی کلام صاحب کشف الغمہ ہماری اوپر حجت ہو سکتا ہی نہ کلام ابن جوزی
سنی لیکن اہل سنت کا بالخصوص ہماری مخاطب کا معمول ہی کہ ناقل کو قائل اور حاکی کو قابل قرار دیتی ہین چنانچہ
اسی کتاب خرافت سمات مین اکثر علی طبرسی علیہ الرحمہ کو کہ ناقل اقوال سنیہ ہین قائل اور قابل قرار دیتی ہین حالانکہ
مسلمات سی ہی کہ نقل کفر کفر نباشد اور یہ جو کلام بعض اعلام سی نقل کیا ہی کہ انچہ در کتاب مستطاب مذکورست
مقبول طبایع موافق و مخالف است یہ کلام ماخوذ ہی خطبہ کتاب کشف الغمہ سی کہ فرماتی ہین اعتمدت فی الغالب
النقل من کتب الجمہور لیکون ادعی الی التلقی بالقبول و لوافق رای الجمیع متی رجعوا الی الاصول یعنی بیان فضائل
و مناقب اہلبیت طاہرین مین اکثر احادیث کو نقل کیا مین نی کتب اہلسنت سی تا یہ کہ مخالفین کے لیی داعی تر
ہو طرف تلقی بالقبول کے یعنی حدیث فضیلت جب کتب اہلسنت سے ہو گی تو جھک مار کر انکو قبول کرنا
پڑیگا اور ہماری اور اونکی رای متفق ہو جائیگی اوسکی قبول کرنے مین جب اہلسنت رجوع لاوینگے
طرف اپنی کتب اصول حدیث کے پھر فرماتی ہین ولان نشر الفضیلۃ حسن لاسیما اذ نبہ علیہا الخصوم و قیام الحجۃ بشہادۃ الخصم او کذا و ان تعددت
الشہود و علیہ شہدت لہا حضرتہا و الفضل ما شہدت بہ الاعداء یعنی نشر فضائل اہلبیت فی نفسہ
امر مستحسن ہی خصوصًا وہ فضائل کہ جس سی گاہی دی ہو حسد کنندگان نی اور قائم ہونا حجت کا بشہادت
خصم موکد تر ہی اگرچہ علاوہ خصم کے اور بہی اوسکے گواہ ہون اور شاہد زیبا شکل وہی ہے کہ

کہ جسکی حسن کی شہادت اوسکی سوتین دین ہو فضیلت وہی ہی جسکی گواہی دشمن دین اس عبارت سی مثل
آفتاب نصف النہار روشن ہی کہ مقصود صاحب کشف الغمہ یہ ہی کہ احادیث فضائل و مناقب اہلبیت کو
ہمنی الزاماً للخصم اکثر کتب اہلسنت ہی سی نکالی ہی پس مقصود بعض فاضل کا جو لکھا ہی کہ انچہ در کتاب مستطاب
مذکور است مقبول طبائع موافق و مخالف است یہ ہی کہ جو فضائل و مناقب اہلبیتؑ کی کتاب مذکور مین مسطور
ہین شیعہ سنی دونو اوسکو قبول کرتے ہین شیعہ تو اسوجہ سی کہ اونکی امامون کے فضائل و مناقب و مدایح
ایسی ہین کہ دشمن بہی اوسکا اقرار کرتے ہین اور سنی اوسوجہ سے معترف ہین کہ اونکی کتابون مین درج ہین اب لفظ انچہ جو
بمعنی بار موصلہ ہی سو اوسی فضائل و مناقب اہلبیت ہین جسکو خود صاحب کشف الغمہ نے کتب احادیث اہلسنت سی نقل کیا ہی
نہ مثل کلام ابن حجر کی جسکو تمامًا بالبعض مطالبہ کر کیا ہی اور یہ حدیث فضیلت ابوبکر جسکا ذکر کلام ابن حجر کی مین
اوسکے فضائل اہلبیت سے کچھ علاقہ نہین ہی اور خود صاحب کشف الغمہ نے اوسکا ذکر نہین کیا بلکہ ایک سنی ابن حجر کی نے ذکر کیا ہی
پس اوسکو مقاصد صاحب کشف الغمہ مین دخل کرنا انہی کے بے انصافی ہی یہ بات ہمنی فقط اہل انصاف کے لیے لکھی ہی
کہ وہ جان لین کہ اعتراض اہلسنت کا بعبارت خیشہ ابن حجر کی شیعون پر وارد نہین ہو سکتا لیکن چونکہ بنای مذہب
اہلسنت و چرب انصافی ہی وہ ہرگز اس بات کو نہین سنین گے اور کہین گے کہ نہین انچہ کے معنی یہ ہین
کہ جو کچھ اس کتاب مین مطلب ہی لیس ہی خواہ متفق و بالذات ہو خواہ بالتبع خواہ اصالۃً ہو خواہ
استطراداً خواہ منقول اپنا ہو خواہ منقول مخالف کا سب مقبول شیعہ ہی اس لیے اب ہمکو ضرور ہوا
کہ اونکی ذہن شکنی کے لیے ہم دوسری راہ چلین اور انہین کے منہ کسی اونکو قابل کرین جس مین میان کی
جوتی میان کا سر ہو جای حضرت مخاطب والا شان ذرا دھیان لگا کر کان پھاڑ پھاڑ کر سنیے
عبارت کشف الغمہ سے آپ نے معلوم کیا کہ احادیث کتب شیعہ کو انہون نے الزاماً للخصم
و اتماماً للحجۃ لکھا ہی چنانچہ فرمایا لان الحجی متی قام الخصم بتشییدها کانت اقوی ید
یعنی جو حجت کہ کتب خصم سی ہو گی وہ بہت قوی دست ہو گی اور خود حضرت مخاطب صفحہ (۱۰۶)
سطر (۱۷) مین فرماتی ہین کہ یہ مسئلہ متفق علیہ ہی کہ اقرار العقلاء حجۃ علی انفسہم دون الاغیار لہم کہ
اقرار آدمی کا اوسپر حجت ہوتا ہی پس اسی قاعدہ سی جسقدر اقرار فضیلت شیخین کا ہی وہ اونپر حجت ہی

انتہی اور بنا براسی قاعدہ کے اثبات ایمان ابوبکر مین بحدیث منقولہ علامہ حلی انا الصدیق الاکبر
اسنے قبل ان امن بوبکر یعنی فقطہ مین ہی ہون صدیق اکبر کہ ایمان لایا مین قبل از ایمان ابوبکر فقط
فقرہ ثانی سی آپ نی اثبات ایمان ابوبکر کیا اور فقرہ اول کو جس سی ابطال اونکی صدیقیت کا ہوتا ہی آپنے
اسکو ساقط کیا اور بجہت تعصب اور دشمنی کے نہ کیا مین خیال کہ آپ کے مذہب کے مخالف تنا حالانکہ جلد اول مین ہمنے
ثابت کیا کہ اس حدیث کے آپ ہی کی کتابون سی علامہ علیہ الرحمہ ناقل ہین آپ کو دونو فقرون کا قبول کرنا
ضرور ہی اور ابطال صدیقیت کو ابطال ایمان لازم ورنہ خرق اجماع مرکب لازم آویگا ہر کیف ہمارا
آپکی رائی شریف کے کہ اقرار العقلاء علی انفسہم حجۃ ہم ہی آپکی احادیث سے اوسی قدر قبول کرتے ہین
کہ جسمین فضیلت اہلبیت ہی لیکن جسمین کچھہ فضیلت شیخین ہی اوسکو قبول نہین کرتے پس کلام ابن جوزی مین
بھی اوسی قدر قبول ہی جو موید ہماری مقصود کا ہی نہ جو فضیلت بکری عمری پر دلالت کرتا ہی اور مراد
فاضل محدث علام سے در بارہ مقبولیت آنچہ در کتاب مستطاب کشف الغمہ است مقبولیت اوسی احادیث
سنیہ کی ہی جو متردبات ہی جو موافق مذہب شیعہ ہی اوسی قاعدہ اقرار العقلاء علی انفسہم سی لیکن جو مخالف
مذہب شیعہ ہی وہ مسکوت عنہ ہی باین معنی کہ السکوت فی معرض البیان بیان للعدم جیسا کہ آپ نی حدیث
انا الصدیق الاکبر مین اس فقرہ سی سکوت فرمایا حالانکہ آپ کا سکوت بیجا تھا اسلیئے کہ حدیث آپ ہی کی مذہب
کی ہی آپکو خواہی نخواہی قبول کرنا پڑیگا پس بنی لیئی تو قاعدہ اقرار العقلاء جاری کرنا اور دوسرونکی واسطے
بھول جانا اسکی کیا معنی قولہ اب ہم اقوال شیعہ کو الی قولہ انکار کرتے اقول جس مردودی پیشتر اس سے
رد کیا تھا خدا اسکے اوسکے بزرگون کو اوسکے دہن کیطرف رد کیا تھا جیسا کہ زبان زد خلائق ہی اب تم رد
کرتے ہو تمکو بھی ہیضہ ہوگا اور منھ سبز ہوگا انشاء اللہ تعالی قولہ اس روایت سی انکار کیا ہی اقول
اگر عبارت ابن جوزی اونکی نسخہ مین نہتی جیسا کہ ظاہر یہی ہی تو انکار اونکا بہت بجا ہی اور اگر تھے تب بھی
انکار اونکا عبارت کشف الغمہ سی بیجا نہین ہی کیونکہ عبارت صاحب کشف الغمہ اور عبارت ابن جوزی
ایک نہین ہی اس لیئے کہ ناقل قائل نہین ہی چنانچہ استدلال اونکا کہ مقصود عبارت کتاب سے فضائل اہلبیت
علیہم السلام ہین نہ فضائل ابوبکر اسکی طرف ناظر ہی پس عبارت ابن جوزی اگر فضیلت ابوبکر مین ہو تو ہوا کرے

مقصود ہی عبارت کتاب کشف الغمہ سی اوس سی کیا ہوا اسطرح قولہ اس روایت کا کچھ پتہ و نشان کشف الغمہ مین نہین
ہی اقول یعنی عبارت کتاب کشف الغمہ مین نہین ہی گو عبارت ابن الجوزی مین ہو ہمارا کہنا قولہ یہ روایت
موجود ہی یا نہین اقول عبارت کشف الغمہ مین نہین ہی بلکہ ابن جوزی مین ہی قولہ اوسکی تلخیص کی ہی
ہم مجتہد صاحب کی کتاب کو پیش کرتی ہین اقول کتاب مجتہد صاحب مین ہی عبارت کشف الغمہ جو اونکے
انکار اور عبارت ابن جوزی ہونیکا اقرار ہی جسکو اونکا قول باور نہین کرتے تو ہم اسکی بحث ہم پیچھے کرینگی اقول ہمنے تو پہلی ہی تھوڑا سا کہا اب پیچھے بھی بہت سا کہینگے جس مین آپکا سیر ہا ہوجا
اور خلش درونی مٹجائے قولہ جھوٹھا ہونا ثابت ہوگیا اقول تمہارا اور تمہاری اپنائی کے کا ریگر کا
جھوٹھا ہونا مثل آفتاب عالمتاب بدون حجاب سحاب ثابت ہوگیا اسلیئے کہ عبارت کشف الغمہ
مین نہ نکلا بلکہ عبارت ابن جوزی مین نکلا قولہ خود مجتہد صاحب کی تحریر سی اقول خود تمہاری ہی نقل
عبارت سی تمہاری موچی صاحب کا اور رباطی صاحب کا جسکو مولانا اولانا شیخنا کہکر اکثر یاد کرتے
ہو کذب و افترا بخوبی ظاہر و باہر ہوگیا قولہ عجب حال ہی علمائی شیعہ کا اقول عجب حال ہی علمائی سنیہ کا
کہ جب کوئی روایت اونکی کتاب سی کہ جسمین نہ احتمال تقیہ ہی نہ احتمال آحاد سی ہونی خبر کا ہی اسلیئی
کہ تقیہ ناجایز اور احادیث صحاح خصوصاً صحیحین قطعی الصدور ہین سند لاکر پیش کیجاتی ہی تو اول صاف
انکار کرجاتی ہین اور ناقل کو جھوٹھا اور کاذب بناتی ہین چنانچہ کتنی حدیثون کو رباطی صاحب نے
تحفہ مسروقہ مین فرمایا کہ اصلا در کتب اہلسنت موجود نیست مگر عبقات کے دیکھنے سے اونکی جھوٹی قلعی
کھلجاتی ہی اور جب اوسکی صحت اور سند پہونچا دیجاتی ہی تب توجیہات لاطایل اور افترات باطل
و عاطل کرنے لگتے ہین چنانچہ اس روایت کو جب کلام ابن جوزی ہونا اور عبارت کشف الغمہ
نہونا ثابت کردیا گیا تب بمجبوری و ناچاری و بیچارگی و بیہودہ کاری موچی صاحب نے عبارت ابن
جوزی ہونیکا اقرار کیا اور ایک دوسری توجیہ لاطایل سی اوسکا باطل کرنا چاہا ہم اوس توجیہ کو
بھی باطل کرتے ہین موچی صاحب کی توجیہ کا سارا خلاصہ یہ ہی کہ روایت نعم الصدیق اگرچہ عبارت
صاحب کشف الغمہ نہین ہی اور ہر چند اوس مولف موصوف نے اس عبارت کو علامہ مکارم ابن

جوزی سی کہ جو مشاہیر علمائی اہلسنت سی ہی نقل کیا اسلیئی حقیقت مین یہ روایت اہلسنت کی ہی نہ شیعونکی
مگر شاید شیعہ قول علامہ معزالدین سی واقف نہین ہین کہ اونہون نی فرمایا ہی کہ انچہ در کتاب مستطاب
مذکور است مقبول طبایع موافق و مخالف است اس عبارت سی ثابت ہوتا ہی کہ مولف کتاب موصوف
نی جو کچھ اس کتاب مین لکھا ہی وہ متفق علیہ فریقین ہی اور علمائی شیعہ نی بھی بعد دیگری اوسکو قبول کیا ہی اور
وہ شیعونکی نزدیک مسلم ہی یہ ہی خلاصہ جواب موچی صاحب کا جو تبنی بر مکاری و خداعی ہی اولاً کلام احادیث
فضائل اہلبیتؑ مین ہی جسکو صاحب کتاب کشف الغمہ فرماتی ہین کہ مین نی اکثر ان احادیث کو نقل کتب اہلسنت
سی کیا تاکہ مخالفین بھی اسکو سبب اسکی کہ منقول دنہین کی کتابون سی ہی تلقی بالقبول کرین جسطرح سی ہم قبول
کرتی ہین بسبب اسکی کہ فضائل ہماری اماموں کی ہین سے والفضل ما شہدت بہ الاعداء پس اونہین احادیث
فضائل اہل بیت کو علامہ معزالدین بھی فرماتی ہین کہ مقبول طبایع موافق و مخالف است نہ احادیث موضوعہ
لہذا وہ فضائل ثلثہ کو جسکی سنی ناقل مین فرماتی ہین کہ مقبول طبایع ہی اور بہت ظاہر ہی کہ شیعہ اوسکو کیون
قبول کرینگی نہ وہ حدیثین اونکی کتابون کی ہین کہ انکو قبول کرنا ضرور پڑی جسطرح سنیون کو احادیث فضائل
اہلبیتؑ قبول کرنا ضرور پڑا ہی بسبب اسکی کہ اونکی کتابون سی ہی اور نہ شیعہ اوسکو اس راہ سی قبول کرینگی
کہ یہ فضائل سی اونکی اماموں کے ہے والفضل ما شہدت بہ الاعداء پس جب موضوع بحث فضائل
اہلبیتؑ ہین اور اونہین کو ہماری علما مقبول طبایع فرماتے ہین تو جو فضیلت ابوبکر ایک سنی نی بیان کی ہی اوسکو
فضائل اہلبیت مین داخل کردینا کمال خداعی و مکاری ہی صدیقہ صاحب کو تو سنیون نی اہلبیت مین داخل
کر ہی دیا تہا اب ایشیائی کی کاریگر چاہتی ہین کہ اپنی کاریگری سی صدیق صاحب کو بھی داخل اہلبیت کردین اور
جناب مخاطب بھی چونکہ ایشیائی کی ہین چاہتی ہین کہ اونکی کاریگری مین شریک ہو جائین اور اونکی ٹاٹ بافی
کو اچھی طرح سجکا اپنا طرۂ تاج زربفت بنائین اس ہماری بیان سی کالصبح المسفر روشن ہو گیا کہ مراد
علامہ معزالدین کی اس عبارت سے کہ انچہ در کتاب مستطاب مذکور است یہ ہی کہ انچہ از فضائل
اہلبیتؑ در کتاب مستطاب مذکور است اسلیئی کہ موضوع بحث وہی ہی بس لفظ انچہ مین فضیلت ابوبکر
داخل کرنا نہایت بے انصافی ہی یا نہایت بیوقوفی ہی تا روایت مقبول فریقین کو متفق علیہ فریقین

کہنا یہ دوسری خداعی و مکاری ہی متفق علیہ فریقین وہ روایت کہلاتی ہی جسکو روات شیعہ وسنی دونو
نی روایت کی ہو مثل حدیث من کنت مولاہ وحدیث انت منی بمنزلۃ ہارون اور حدیث غضب فاطمہ
وغصب فدک اور حدیث انی تارک فیکم الثقلین اور حدیث مثل اہلبیتی کسفینۃ نوح واشال ذالک جن سی
کتب شیعہ وسنی بہری ہوی ہین پس یہی متفق علیہ فریقین ہین کہ قبولیت اسکی فریقین کو لازم ہی لیکن مقبول
فریقین کو متفق علیہ فریقین ہونا لازم نہین اس لیئی کہ اکثر ہی کہ شیعہ الزاما للخصم روایت مخالف کو قبول
کرلیتی ہین بنظر اسکی کہ انکی کسی دعوی کی مبطل ہی اور فی نفسہ چونکہ انکی کتاب کے نہین ہی قبول نہین کرتی
پس قبول بمعنی فرض وتسلیم ہی نہ بمعنی اعتقاد بصحت خبر مثال اسکی یہ ہی کہ روایت صحیح بخاری وصحیح مسلم
وجمع بین الصحاح کو جسکا مضمون یہ ہی کہ جناب امیر علیہ السلام نی چھ مہینہ تک بیعت ابوبکر قبول نہ کی بلکہ کسی
بنی ہاشم نے قبول نہ کی اور بعد اسکی مضطر ہوکر بعد وفات فاطمہ علیہا السلام باکراہ مصالحت وبیعت
کے ہن حدیث صحاح اہلسنت کو جو نزدیک سنیون کے قطعی ویقینی ہی شیعون نے قبول کرلیا ہی اسلیئی کہ چند دعوے
اہلسنت کی مبطل ہی ایک دعوائی اجماع کل صحابہ بیعت ابوبکر پر دوسری یہ کہ جناب امیر علیہ السلام بھی بیعت
عامۃ الناس مین جو روز دوم یوم السقیفہ تھے شریک تھے تیسرے جناب امیر علیہ السلام نی بخوشی خاطر
بلا جبر واکراہ بیعت ابوبکر قبول کی علاوہ اسکے اور بھی فایدہ ہین بہرکیف یہ قبول کرنا الزاما للخصم ہے
نہ اعتقادا اس لیئی کہ شیعون کی کتاب سی بیعت کرنا جناب امیر کا ابوبکر کی کبھی ثابت ہی نہین ہی فضلا عن
ستہ اشہر بلکہ خلاف اسکا اونکی کتاب ہی بلکہ سنیون کی کتاب سی ثابت ہی گو اون روایتون کو وہ ضعیف
کہین اور نہ مانین بالجملہ ایسی روایت کو گو مقبول شیعہ ہی مگر اسکو متفق علیہ فریقین نہین کہتی ہین پس ہر مقبول
کے لیے متفق علیہ فریقین ہونا لازم نہوا فالنسبۃ بینہما عموم وخصوص مطلق قابل لمطابقان یکون من وجہ
کرتابات التشبیہ والتجسیم من الفریقین فما کان منہ صحیحا فہو ادل وما کان ضعیفا فطرح والمطروح لیس بمقبول
قولہ یہ روایت ابن جوزی ہی سی نقل کی اقول روایت ابن جوزی سی نہین نقل کی بلکہ کلام ابن جوزی کا
نقل کیا ہی اور ابن جوزی نی روایت کی ہی قولہ التزام ہی اور کا کرچکا ہی کہ روایت متفق علیہ
فریقین ہوگی اقول جو روایت فضائل اہلبیت کی خود لکھی وہ مقبول فریقین ہوگی [illegible]

فضیلت ابوبکر کی ابن جوزی لکھی وہ بھی مقبول فریقین ہوگی فما لولا رالقوام لایکادون یفقھون حدیثا اب
ہم دوسری طرح سی آپ کو سمجھائی دیتی ہین فاضل سہارنپوری نے مقدمات صحیح بخاری صفحہ (۳) چھاپہ بمبئی مین لکھا ہی
حضرت بخاری سی مروی ہی قال روایت النبی صلے اللہ علیہ وسلم وکانی واقفین
یدیہ وبیدی مروحۃ اذب عنہ فسالت بعض المحدثین
فقال انت تذب عنہ الکذب فھو الذی حملنی علی اخراج
الصحیح وروی عنہ قالہا دخلت فی کتاب الجامع شیئا الا توضأت
الخ خود مصنف کی تصریح صحت مافی صحیحہ پر موجود ہی اور آپ کے اکابر علمانی تو انتہا کا مبالغہ صحت
احادیث بخاری پر کیا ہی مثل طلاق صحیح ہوجانی اور حانث نہونیکے کما مر ارا باوجود اسکے آپ ہی کے
اکابر علما مثل امام نووی وغیرہ نے اکثر احادیث مین نسبت وہم طرف بخاری کے اور اکثر کا وہن اور
ضعف او بطلان لکھا ہی تمین آپ حنفی بھی معتقد ہین موچی صاحب بھی شریک ہین یہ بحث بہت طویل
ہی اگر باختصار بھی لکھا جاوی تو بہت طول ہو لہذا ہم اسکو حوالہ اوپر مجلد اول عبقات الانوار کے
بحث حدیث غدیر پر کرتے ہین من شاء فلیرجع ہناک فان فیہ شفاء
العلیل وضوء العلیل پس اگر التزام باعث قبول ہی تو کیون نہین قبول کرتی قولہ اس سی یہ ثابت
ہوتا ہی قول ہرگز نہین ثابت ہوتا ہی اس لیئی کہ ابوبکر باتفاق امت خارج از اہلبیت ہی اور
محکوم باطاعت اہلبیت نبی علیہم قولہ الزام شیعون پر دینا درست ٹہرا قول تم ایسی نامشخصونکے
ترویک درست ٹہرا کے جاؤ گا تا تک کہ گے آخر ایکدن ندائی اخسئی فیہا ولا تکلمون سونگے
قال المخاطب المتمام ھداہ اللہ سبل السلام
صاحب استقصاء الافحام نی جنکی کتاب پر آجکل شیعون کو بڑا فخر ہے نہایت جودت طبع دکھلا
دیا ہی اور اپنی دقیقہ فہمی اور نکتہ سنجی سی اسکا یہ جواب دیا ہے کہ اس کلام سی زردستانی کی یہ ثابت
ہوتا ہی کہ جو کشف الغمہ مین مذکور ہی اوسکو اہل حق بھی قبول کرتے ہین اور اوسکا انکار نہین کرتے
اور یہ امر آخر ہی اور ہمونا روایات کشف الغمہ کا اجماعیات اہل حق اور اہل خلاف سی

دوسرا امر ہی اس لیئی کہ قبول کرنا کبھی اس لیئی ہوتا ہی کہ اپنی واسطی حجت پکڑین نہ کہ اس لیئی کہ مخالف اوس ہی پر
حجت کری علاوہ اسکی کلام زردستانی محمول اصول اور مقاصد کتاب کشف الغمہ پر ہی کہ جو مقصود
بالذات ہی وہ مقبول اہل حق ہی نہ کہ وہ جو مقصود بالذات نہین ہی وہ بھی مقبول ہی فقط چنانچہ اصل
عبارت استقصا کی یہہ ہی اول انکہ ازین کلام زردستانی نہایت انچہ مستفاد میشود انست کہ انچہ در
کشف الغمہ مذکور ہست انرا اہل حق ہم قبول می سازند در برد انکاران نمی پردازند و این امر آخر ثابت
میشود بروایات کشف الغمہ از اجماعیات و اتفاقیات اہل حق و اہل خلاف کہ مخاطب مدعی آنست
امر آخر زیرا کہ مفہوم ثانی آنست کہ اہل حق در روایت این روایات شریک اند و از قبول کردن
آن روایات این معنی مستفاد نمی شود چہ قبول روایت باین وجہ ہم متصور ہست کہ اہل خلاف روایت
آن کردہ باشند و اہل حق قبول آن نموده باشند و قبول گاہی باین معنی است کہ این روایت را صحیح
میدانیم و انچہ دران مذکور ہست انرا صحیح میگیریم و گاہی باین معنی کہ چون بان بر بعض مطالب خود احتجاج
میکنیم پس برای این امر قبولش کردہ ایم نہ باین معنی کہ خصم بان بر ما احتجاج نماید دوم آنکہ کلام زردستانی
محمول بر اصول و مقاصد ان کتاب است یعنی انچہ دران کتاب برای احتجاج و استدلال از اہل
خلاف نقل فرمودہ مقصود بالذات است مقبول اہل حق ہم ہست نہ اینکہ انچہ مقصود بالذات
نیست و محض استطراداً و تبعاً نقل شدہ آنہم مقبول ہست و لیاقت حجیت نزد اہل حق دارد حاشا
و کلا لیکن صاحب استقصا کی اس تحریر سی کچھ مطلب معلوم نہین ہوتا اور اس سی یہہ مشکل مسئلہ حل نہین ہوتا
یعنی ہمارا یہہ قول ہی کہ مولف کشف الغمہ نی جو روایت لکھی ہی خواہ وہ اپنی بیان سی لی ہو خواہ سینون
سی وہ روایت وہی ہی جسکو علماء شیعہ نی بھی قبول کیا ہی اور اس سی ہم یہہ نتیجہ نکالتی ہین کہ یہہ روایت
نعم الصدیق بھی مقبول علماء شیعہ ہی خواہ مولف موصوف نی اپنی کسی عالم کی کتاب سی نقل کی ہو خواہ ابن
جوزی کے کسی نسخہ سی لی ہو اور اس سی مجتہد صاحب کی وہ توجیہ کہ یہہ روایت ابن جوزی سی نقل کی ہی باطل ہوتی
ہی اور صاحب استقصا کی تحریر سی کچھ مطلب حاصل نہین ہوتا حقیقت مین وہ بیچارہ کیا کرے ایسی بری بات
مین پڑ گیا ہی کہ نہ کچھ کہہ سکتا ہی نہ کچھ جواب دیسکتا ہی اپنی مجتہدین اور علما کے اضطراب پر حیرت کرکے

جہانتک ایسی سی ہوتا ہی دنکی بات بناتا ہی اور چونکہ جھوٹی بات کو کوئی سوائی ایسی ابلہ فریب تقریر دنکے
بیچ کر سکے دھلا نہین سکتا اسی واسطے وہبھی ایسی ہی پوچ باتون سی اپنا دل خوش کرتا ہی ورنہ نہایت تعجب
کی بات ہی کہ ایسی توجیہ طائل جو صاحب استقصا رنی کی ہی کسی لڑکی کی زبان سی بھی نکلیگی یعنی اسکا تو اقرار کرتی جاتے
ہین کہ جو کچھ کشف الغمہ مین لکھا ہی وہ مقبول فریقین ہی اور جب اس کو بعض روایات مین اپنی مذہب کے حق مین
مضر جانتی ہین تو اسکی توجیہ سطرح کرتے ہین کہ مقبولیت سے صرف اونہین روایات کی مقبولیت مراد ہی جن سی
ہم حجت کرین نہ کہ وہ روایات جنسے مخالف ہم پر حجت کری یا قبول سی یون روایات کی مقبولیت مراد
ہی جو کہ مقصود بالذات ہین نہ وہ روایات جو کہ مقصود بالذات نہین ہین اور یہ خیال نہین فرماتے کہ
ایسی توجیہات پوچ دیکھکر مخالف کب سنیگا اور وہ ایسی باتون کو کب مانیگا چنانچہ ہم بوجوہات قوی اس
توجیہ کو رد کرتی ہین اول یہ بات تو خود صاحب استقصا رنی قبول کی کہ انچہ در کشف الغمہ مذکور است نزد اہل حق
ہم قبول میباشد و بر دو انکاران نمی پردازند پس ہم اسی امر مقبول کردہ صاحب استقصا کو منظور کرکے
کہتے ہین کہ روایت نجم الصدیق در کشف الغمہ مذکور ست و انچہ در کشف الائمہ مذکور ست نزد اہل حق ہم قبول میباشد بر دو انکاران
نمی پردازند و قاضی نور اللہ شوستری انرا قبول نمی سازند جناب مجتہد صاحب قبلہ بر دو انکاران
می پردازند پس ہر دو قاضی و مجتہد از اہل حق ہستند دیگر کہ از اہل حق باشد انرا لازم ست کہ این روایت
را قبول سازد و بر دو انکاران نہ پردازد دوسرے صاحب استقصا رنی قبول کے دو معنی فرض کیے
ہین کہ قبول گاہی باین معنی ست کہ این روایت را صحیح میدانیم و انچہ دران مذکور ست نزد ما حجت میکنیم
و گاہے باین معنی کہ چون بہ آن بر بعض مطالب خود احتجاج میکنیم پس بنا بر ین این امر قبول کردہ ایم
و باین معنی کہ خصم بہ آن بر ما احتجاج نماید لیکن انہین معنی فرض پر مقولہ مضمون الشعر فی بطن الشاعر
صادق ہی اسلیے کہ اوپر بیان کر چکے ہین کہ اس کتاب کی روایتون کے نسبت معز الدین اثنا عشری نے
لکھا ہی کہ انچہ در کتاب مستطاب مذکور است مقبول طبایع موافق و مخالف است اور جب مقبول فریقین
ہونا اسکا ثابت ہوا تو پھر یہ کہنا کہ ہم نے اسلیے قبول کیا ہی کہ ہم حجت پکڑین نہ کہ اس لیئے کہ مخالف ہم پر
حجت پکڑی محض نادانی ہی اسکی مثال بعینہ ایسی ہی کہ ایک شخص کسی قبالہ اور دستاویز کی صحت کا

اقرار کری اور اس امر کو قبول کری کہ جو کچھ اسمین لکھا ہی خواہ وہ میرا لکھا ہو یا دوسری فریق کا وہ سب مجھی
مقبول اور منظور ہی اور پھر جب کسی عبارت پر اوس دستاویز کے دوسرا فریق گرفت کری تب وہ
قبول کرنیوالا دستاویز کا کہی کہ یہ عبارت لکھائی ہوئی کسی دوسری فریق کی ہی مین نی تو اس لیئی اسکو قبول
کیا تھا کہ اوسپر حجت پکڑونگا نہ کہ اس لیئی کہ وہ مجھپر حجت پکڑی پس منصف کیا فیصلہ کریگا یعنی کیا فتوی دیگا
اور چونکہ صاحب استقصا بھی منصف ہین اور اونکی والد ماجد مفتی تھی اس لیئی وہ خود ہی برای خدا
اسکا انصاف کرین اور اس امر کو فیصل فرماوین میری اگر یہ امر تسلیم کر لیا جاوی کہ روایت کا قبول
کرنا اپنی واسطی حجت لانیکے لیئی ہی نہ کہ دوسری کی حجت کرنیکے واسطی تو سب جھگڑا ہی طی ہو جاوی
کوئی فریق کسی دوسری پر کسی روایت کی سند نہین لا سکتا اور یہی جواب دی سکتا ہی جیسا کہ صاحب استقصا
نی دیا ہی کہ چون بہ آن بر بعض مطالب خود احتجاج میکنم پس برای این امر قبولش کردہ ایم نہ باین معنی کہ
خصم بان بر ما احتجاج کند چونہی عام قاعدہ ہی کہ جب کسی فریق کی روایت یا خبر کی صحت تسلیم کیجاوے
تو اوسکی جوابدہی صحت کی تسلیم کرنیوالے پر ایسی ہی ہوتی ہی جیسی کہ اصل روایت کرنیوالے پر چنانچہ قطع نظر
معاملات دنیاوی کے ہم دینی سند بیان کرتی ہین کہ اکثر باتین توریت و انجیل کی ہماری کتابون مین
مذکور ہین اور ہم اونکو قبول اور منظور کرتے ہین پس جب ان روایتون کی صحت ہم نی تسلیم کر لی تو اوسکی
جوابدہی ہماری ذمہ بھی ویسی ہی جیسی کہ یہود اور عیسائیون کے ذمہ پس اگر کسی روایت یا خبر کے نسبت
جسکو ہمنے تسلیم کر لیا ہی کوئی اعتراض کری تو اسکا ہم یہ جواب دے سکتے ہین جیسا کہ صاحب استقصا
نی دیا ہی کہ چون بہ آن بر بعض مطالب خود احتجاج میکنم پس برای این امر قبولش کردہ ایم نہ باین معنی
کہ خصم بہ آن بر ما احتجاج کند حقیقت مین ہم ایسا جواب نہین دے سکتے اور اگر دین تو کوئی مخالف
اسکو تسلیم نہین کر سکتا پانچوین اگر کسی فریق مخالف کی کوئی روایت ہم نقل کرین اور اسکو قبول
کرنیسے کوئی غرض خاص ہوی اور اوس مین کوئی امر ایسا ہو جسکو ہم قبول نہ کرتے ہون اسکو
لازم ہوگا کہ ہم اسکی مطلب کو جو کہ ہماری مفید ہو لیکر باقی عبارت کو چھوڑ دین یا اسکی نسبت
صاف لکھدین کہ اس روایت کا اسقدر مضمون ہمکو تسلیم ہی اور باقی سی انکار ہی اگر ہم ایسا نہ کرین

اور راوی روایت کو بلا انکار اوسکی کسی جزو کے قبول کرلین تو پھر ہم اوسکی قبولیت سی انکار نہین کرسکتے
اسی طرح پر اگر مولف کتاب کشف الغمہ اس روایت کو کسی خاص مطلب کیواسطی قبول کرتا تو اوسکو اسکا مطلب
ہوکہ یہ روایت کمانی تمامی اصل روایت لکھکر اوسکی جزو نامقبول پر اشارہ کردینا لازم تہا جب اوسنے ایسا
نہین کیا تو اب بعد چندین سال توجیہ صاحب استقصار کے کچھ بکار آمد نہین ہوتی چھٹوین یہ قول صاحب
استقصار کا کہ کلام اردشانی محمول بر اصول و مقاصد ان کتاب است نہ اینکہ انچہ مقصود بالذات نیست
آنہم مقبول است یہ فقط قول ہی قول ہی نہ اسکی کچھ سند نہ اس پر کچھ حجت ہی ایسا دعوی بلا دلیل لایق سماعت
کے نہین ہی اگر مولف مرحوم یہ لکھدیتا کہ جو اصول اور مقاصد اس کتاب کے ہین وہ مقبول ہین نہ
وہ جو کہ مقصود بالذات نہین ہین وہ بہی مقبول ہین تو بیشک ہم تسلیم کرتے لیکن جبکہ اوسنی یہ قید نہین کی
اور اپنی کلام کو بہ نسبت کتاب کے مطلق چھوڑ دیا تو ہم بہی اوس سی فرد کامل مراد لینگے یعنے جو کچھ اس کتاب
مین ہی خواہ مقصود بالذات ہو یا نہو وہ سب مقبول ہی ای حضرات شیعہ تمکو خدا کی قسم ہی کہ ذرا غور کرو
اور انصاف کو دخل دو کہ اس بحث مین تمہاری علما کس گرداب بلا مین پڑگئی ہین اوسکے بیرہت ہاتہ پاؤن
ہو رہی ہین اور ہر چند ہاتہ پاؤن مارتی ہین مگر مقصود کے کنارے تک پہونچنی نہین پاتی کوئی تو اس
روایت کے موجود ہونی ہی سی انکار کرتا ہی کوئی موجود ہونیکا اقرار کرتا ہی لیکن اوسکو سینون کے
علما ہی نقل کرنا بیان کرتا ہی کوئی اوسکو قبول ہی نہین کرتا کوئی قبولیت کے معنی گڈھ گڈھ کر بیان کرتا ہی
اور حقیقت مین کوئی اپنا مقصد حاصل نہین کرسکتا اور مثل الغریق تشبث بکل حشیش پر عمل کر رکھا ہی

یقول المتمسک بولایۃ علی ابن ابیطالب علیہ السلام

اس مقام پر مخاطب عالیمقام کو نشہ فلک سیر مین یہ سوجھی ہی کہ روی روشن آفتاب پر خاک اور
ماہتاب پر آب دہین ناپاک ڈالیئے غافل اس سی کرو تو خاک اونہین کے بالای سر اور وہ تھوک اونہین کے
منہ پر یا پیٹہ پر اوگیا آرے حضرت کلام متانت فرجام صاحب استقصار الانجام ایک سد سکندر ہے کہ
جسمین کسطرح یاجوج ماجوج شیاطین جن و انس رخنہ انداز نہین ہوسکتی فما استطاعوان یظہروہ
وما استطاعوا لہ نقبا و مضمون ہی کل وادیہیمون حشبا اور جو کچھ نشانہ عقاب مین آئی اوسکی چین چپڑ نہیں

کیا واصل ہی اور جب شیر زبان نے دبوچا تو بکری کے بچہ کے مین مین کرنیسی کیا تھا صل ہی آپ کیا چین چپڑ
کرنے مین اپنی گرد گھٹال کو بھوپال تال سی بلائیے اور خود مع اپنی اونٹ و کے اوسکے پیچھے اپنی بچہ
کی نئی کھچڑی اور نئی کنگڑی بجائی اور اوس سی کچھ تال بیتال گوائی تو شاید کچھ کام نکلے اور نچھ تو
پھنسین اور کانون کانون کرین لیکن اب یہ بہت دشوار اور ہوس دور از کار ہی جب جناب مولنا
عبدالحی صاحب کے وضو ٹھنڈی ہین تو اور دن ہی کیا ہوگا ہان آپ اور آپ کے اوستاد ایسے
خوش فہم مستقیم الرائی گردن مڑوڑی مرغیان کھانیوالے اپنکا شیطان خود بنی نفس کو شیطان
بنانیوالے کچھ لوگونکو اپنی نئی روشنی سی کہ حقیقت مین ظلمات بعضہا فوق بعض ہوتی ہی سیدھا
آپ ہی کے علمائی عالیمقدار اوسکو لغو اور بیکار سمجھینگے لیکن اسلام سی نکالکر نظیرہ کفر مین داخل
کرینگی اس مقام پر بھی کل لغویات اور ہزلیات آپ کے بتلیے ہین اور پر دو باتون کے جواب
قبولیت کے معنی فقط اعتقاد بصحت کے ہین دوسری معنی لفظ انچہ در ان کتاب است وہی فضائل اہلبیت ہین کہ جسکو خود صاحب کشف الغمہ نے
کلما کان فی الکتاب من غیر تقیید کے ہین اور نظر بعبارت خطبہ اشعۃ اللمعات مذکور ہوئی جو دونون باتین
محض غلط اور بالکل پوچ ولغو ہین اسلیئے کہ وہ فرماتے ہین کہ احادیث متعلقہ اہلبیت ہین سے
اس کتاب مین ذکر کیئے وہ اکثر کتب اہلسنت سے ذکر کیئے ہین الخ اسکا ملخص ہم اوپر لکھ آئے ہین سے
بہت ظاہر و آشکار ہی کہ قبولیت روایات اہلسنت نظر بالزام خصم ہی نہ اعتقاد صحت اور مراد
بعض علما از لفظ انچہ در ان کتاب است وہی فضائل اہلبیت ہین کہ جسکو خود صاحب کشف الغمہ نے
ذکر کیا ہے نہ فضیلت ابوبکر کہ جسکو خود انہون نے اپنی عبارت مین ذکر نہین کیا بلکہ ابن جوزی نے
اپنی عبارت مین ذکر کیا ہی گو عبارت ابن جوزی اوس کتاب مین لغرض منقول ہوئی ہی و تضیح
لک الحال فی نقض فقرات ظہر انشاء اللہ تعالی قولہ جسکی کتاب پر آجکل شیعونکو فخر ہی اقول آپ ہی
فرمایئے کہ جسکے جواب سی مثل موچی صاحب اور مولانا عبدالحی صاحب جان چراتی ہین تو فخر بیجا کیا
ہی ہان آپکے ایسے جہال جو کہین ہنوز کناتر اہر ذاناب کا کرتے ہین تو خود علمار شما انزاعو کلاب
می شمرند و بجوی نمی خرند گو آپ کے بھائی کنجڑی قصائی ناچنی کودنی ہین قولہ اور ہونا روایات کشف الغمہ کا

اجماعیات اہل حق اور اہل خلاف سے دوسرا مرہی اقول اس بات کے جواب سی آپنی بالکل دم چرایا اور دم کو دبایا یہ کیا بڑا اعتراض موچی صاحب پر ہوا اور گویا اونہین کا سجا ہوا ٹاٹ باغی اونکی سر مبارک پر پڑا کہ اتنی تمیز نہین ہی کہ اجماعیات اور مقبولات مین فرق کرین اور باوجود اسکے کہ آپ نی اسکے جواب سے کچھ تعرض نہ کیا پھر مرغی کی ایک ٹانگ پکاری جاتی ہین اور روایات کشف الغمہ کو متفق علیہ فریقین کہی جاتی ہین بڑا تعجب ہی کہ کفش اعتراضی کو حضور گرد سر جھاڑنیوالا سمجھتے ہین ہمارا ہاتھ تھکے گا آپ کا سر مبارک نہ تھکیگا پھر ہم کیا کر سکتے ہین جبتک ذوالفقار حیدر کرار نہو مجبوری ہی قولہ قبول کرنا کبھی اسلیئے ہوتا ہی کہ اپنی واسطی حجت پکڑین نہ کہ اسلیئے کہ مخالف اوس سی ہم پر حجت کرے اقول یہ بات قابل انکار نہین ہو سکتی کیونکہ بنا اسکی اوسی قاعدہ پر ہی جو آپ نے صفحہ (۱۰۶) مین فرمایا کہ یہ مسئلہ متفق علیہ ہی کہ اقرار العقلاء حجۃ علی انفسہم دون الادعار لہم اور بنا بر اسکی فضیلت شیخین اپنی نی قبول کی اور دال علی الزہد سے انکار کیا اور حدیث امنت قبل ان امن ابوبکر سی ایمان ابوبکر کا اثبات کیا اور بطلان صدیقیت صدیق سی جو اس حدیث کے فقرہ اولے سے ثابت ہی سکوت بحث کیا حالانکہ ہمنی ثابت کیا کہ یہ حدیث تمہارے ہی مذہب کی ہی اور ابطال صدیقیت سے ابطال ایمان ہو جاتا ہے لخرق الاجماع المرکب قولہ اس تحریر کا مطلب معلوم نہین ہوتا ہی اقول انتہا کی غباوت اور بلاوت ہی کہ مقدمات کو مسلم کر لینا اور اوسمین کچھ گفتگو نہ کرنا اور نتیجہ سمجھ مین نہ آنا اسکا علاج کسی طبیب سی کیجیئے کہ مار الجین ملائی اور عمل الطائر سے مواد یبسی کو نیچے لائیے قولہ ہمارا یہ قول ہی اقول آپ کا قول کالبول دلیل حماقت ہی قولہ مصنف کشف الغمہ نے جو روایت فضائل اہلبیت کی خود لکھی ہی نہ وہ کہ جو ابن جوزی نی فضیلت ابوبکر مین لکھی ہی لانہ ادعار لانفسہم لا اقرار علی النفسہم قولہ خواہ اپنی زبان سے لی ہو اقول اگر اپنے زبان سے لی ہو تو قبول بمعنی اعتقاد بصحت خبر ہے امکان صدق کا قولہ خواہ سنیون سے اقول اگر سنیون سی لی ہی تو قبول بمعنی حجۃ علیہم ہی لانہم قولہ جسکو علمار شیعہ نے قبول کیا ہی اقول قبول کیا ہی حجۃ علیہم اسلیئے کہ اقرار العقلار حجۃ علیہم قولہ اور اوس سی ہم یہ نتیجہ نکالتے ہین اقول

یہ نتیجہ بیجا حماقت کا نتیجہ ہی جب مقدمات ہی نہین درست ہین تو آپ کی شکل عقیم اور بکبر فکر سقیم کیا نتیجہ دیگی
قبول کرنا شیعونکا روایات فضائل اہلبیت کو کتب اہلسنت سی جو صاحب کتاب کشف الغمہ نے نقل کیی ہے بمعنے
حجۃ علیہم ہے لا لہم اور روایت نعم الصدیق نہ فضائل اہلبیت مین ہی نہ انہون نی نقل کی بلکہ ابن جوزی
نے نقل کی فضیلت ابوبکر مین اور وہ ناقل عبارت ابن جوزی ہوئی حجۃ علیہ لا لہ پس اس مقام کو قبولیت
بمعنی اعتقاد بصحت سی کوئی واسطہ نہین قولہ خواہ مولف موصوف نے اپنی کسی عالم کی کتاب سے نقل کی ہو
خواہ ابن جوزی کی اقول اس حدیث کو نہ اپنی کتاب سے نقل کیا نہ ابن جوزی کی بلکہ عبارت طویل ابن
جوزی نقل کی کہ جسمین اوسنے فضیلت ابوبکر نقل کی اور انکی منقولات کتب اہلسنت سے متعلق بفضائل
اہلبیت ہین کہ اونہین کو شیعہ فی حجۃ علیہم قبول کیا ہے نہ فضیلت ابوبکر لانہا ادعاء کلہم لا علیہم قولہ اس سی
مجتہد صاحب کی وہ توجیہ الی قولہ باطل ہوتی ہی اقول تمہاری تین غلطیون سی بیشک باطل ہوتی ہی
ایک یہ کہ قبول ہر جگہ بمعنی اعتقاد بصحت ہی وہو غلط محض غیر مسلم وقد فصلنا انفا فی توجیہ کلام جناب
صاحب الاستقصاء دوسری اس روایت کے ناقل خود صاحب کشف الغمہ ہین حالانکہ ناقل ابن جوزی
ہی اور وہ ناقل عبارت ابن جوزی وناقل عبارۃ الناقل لیس ناقلا بنفسہ وہذا جلی لا ستر فیہ پس
صاحب کشف الغمہ کو بنفسہ ناقل حدیث فضیلت ابوبکر کہنا محض غلط ہی کما صرح بہ حضرۃ المجتہد واشار الیہ
جناب صاحب الاستقصاء حیثما فرق بین ما بالذات قصدا وما بالتبع استطرادا لا تعلق لہ بالمقصود والا
وجعل القبول متعلقا بالاول دون الثانی تیسری بحث وکلام احادیث فضائل اہلبیت علیہم السلام
مین ہی کہ اوسکو سنیون نی بہی قبول کیا ہی بمعنی اعتقاد بصحت اسلئے کہ اونکے معتبر کتابون سے
وہ احادیث منقول ہوئی اور شیعون نی بہی قبول کیا ہی بمعنی کونہ حجۃ لنا علی اہل السنۃ لا حجۃ لہم علینا پس
ذکر فضیلت ابوبکر خارج از بحث ہی اوسکو فضیلت اہلبیت کے حکم مین داخل کرنا بڑی غلطی فاش ہی اور
اسی کیطرف اشارہ کیا ہی حضرت علامہ صاحب استقصاء نی کہ مقصود اصلی کیطرف نظر کرنا چاہیئے کہ بالذات
کیا ہی اور تبعا و استطرادا کیا ہی پس قبولیت کو متعلق بامور استطرادیہ کرنا موضوع بحث سی خارج
ہوجاتا ہی اور حسب خود کلام ابن جوزی امور استطرادیہ سی ہے تو ثانی کلام ابن جوزی بطریق

اولے استطرادی ہی اور جب قبولیت علما متعلق بفضائل اہلبیت ہوی جسکی خود صاحب کشف الغمہ ناقل ہین
اور مقصود اصلے اونکا وہی ہوا تو جسن بات کا ناقل ہن جو زی ہوا اور استطراداً ذکر اوسکا کشف الغمہ
مین ہوا اوس سی قبولیت علما وسی کوئی واسطہ نہین ہی پس ٹھیک ہوا کلام حضرت مجتہد کا اور تمہاری
کل تقریر مبنی بر کودلی ہوی قولہ اور صاحب استقصا کی تحریر سے کچھ مطلب حاصل نہین اقول پتھر پڑین
اس فہم و ادراک پر جو برین فہم و دانش بیا یہ گریست۔ حضرت سلامت یہ تینون غلطیان آپکی
کہ تصدق محبت ثلثہ آپکی نصیب مین آئین اور ہمنے بھی آپ کے نتیجہ بجا کے ابطال مین ذکر کین یہ اوسی
جناب کے کلام بلاغت نظام سی نکلین کہ جسکی ایک حرف پر بھی آپ نی ابھی کچھ گفتگو نہین فرمائی پھر یہ فرمانا
کہ اس تحریر سے کچھ مطلب حاصل نہین ہوتا بجز غباوت کے کس امر پر محمول ہو سکتا ہی قولہ ایسی بردمات
مین پڑ گیا ہی اقول یہ اصطلاح آپکے بھائیون جواریون کھلاڑیون کے ہے ہم نہین جانتی مگر آپنے
اور آپ کے بھائیون نی ہماری تحریر سی خوب جانا ہوگا کہ بردشیعونکی ہی اور مات آپکی سنی بھائیون
کی ہی معلوم نہین کہ آپ کے مات بھائی ہین کہ بے مات بھائی ہین قولہ نہ کچھ جواب دیسکتا ہی اقول
جواب تو ایسا دیا کہ آپ کے گرو گھنٹال بھوپال تال بھاگ گئی اور آپ کے مولانا عبد الحی صاحب
بھی چپن ہو لگئی قولہ جنسی ہم حجت کرین اقول کس لوکے پٹھے نے جھک ماراتھا اور ساری دنیا کا
لکھ کھایا تھا اور کہا تھا کہ یہ مسئلہ متفق علیہ فریقین ہی کہ اقرار العقلاء حجۃ علی انفسہم دون الاغیار لہم قولہ
مخالفت کب سنیگا اقول مخالف سنی یا بجہنم اہل انصاف سنتی ہین اور اہل خلاف خود اونہین کے
قول و اقرار سی سنائی جاتی ہین بقول حضور والا کے ؎ گر نیائید بہ خوشی موی کشانش آرند بہ
قولہ انچہ در کشف الغمہ مذکور ہست انرا اہل حق ہم قبول میسازند اقول قبول می سازند بمعنی آنکہ
صحیح می دانند بلکہ بمعنی اینکہ حجۃ علی مخالفیہم قبول میسازند لا حجۃ لہم قولہ کہ روایت نعم الصدیق در کشف الغمہ
مذکور ہست و انچہ در کشف الغمہ مذکور ہست آنرا اہل حق ہم قبول می سازند اقول سبحان تیری قدرت
مینڈھکی کو بھی اب زکام ہوا حضور نے قیاس منطقی شکل اول سی بنایا اور کسی شکل سی نتیجون کو رچھایا ذرا
یہ تو فرمائی کہ کچھ شرط اشکال سی بھی آپکو خبر ہے یہ قانون منطق کی بات ہی قانون انگریزی نہین ہی

جسکے بھونکنے سے آپکے دماغ مین خطا آگیا ہی ہمکو ہمارے ان قانون منطق سی پوچھیے اقل تکرر حد اوسط
شرطہی جمیع اشکال مین صغرای قیاس یہ ہی کہ روایت نعم الصدیق در کشف الغمہ بعبارت ابن جوزی
مذکور است کبرای قیاس انچہ در کشف الغمہ بعبارت صاحب کشف الغمہ مذکور ست آنرا الجق ہم قبول میا زمہ
لیکن قیاس نتیجہ سی شکل رفع حضور کے بھیجے سے خالی ہی بعد تکرار الاوسط و بتقریر آخر روایت مذکور
در فضیلت ابوبکر از ابن جوزی در کشف الغمہ مذکور ست و انچہ در کشف الغمہ در فضائل اہلبیت مذکور است
مقبول اہل حق ہم است فلم تکرر الاوسط ثانیا کلیت کبری شرطہی شکل اول مین اور لفظ انچہ ترجمہ ہی
لفظہای موصولہ باشرطیہ کا اور ما اور من اور ان علامات اہمال سی ہی کما ہو مذکور فی کتب المنطق بخلاف
کلما و کلمن کہ سور موجبہ کلیہ ہی جیسی بعض ما وقد یکون سور موجبہ جزئیہ ہی اور باتفاق منطقیین مہملہ حکم جزئیہ
مین ہی اور جب کبری جزئیہ ہوا تو اصغر تحت اکبر مندرج نہوگا اور قیاس بغیر شکل آپکی بمنتج ہوگا نا لگاس
مقام پر ہم ایک قیاس بطور معارضہ درست کرتے ہین کہ انچہ در کلام اللہ مذکور ست مقبول اہلسنت
وجماعت است کہ ہرگز اہلسنت بر رد و انکار آن نہی پردازند پس ہم اسی امر قبول کردہ اہلسنت کو منظور
کرکے کہتے ہین کہ ان الذی ارسل الیکم لمجنون در کلام اللہ مذکور ست و انچہ در کلام اللہ
مذکور ست مقبول اہلسنت وجماعت است اور اٹائی کے کاریگر جناب مولوی مہدی علیصاحب اور
اونکے قبلہ وکعبہ موچی صاحب اہلسنت وجماعت سی ہین اور جو شخص اہل سنت سی ہو اوسکو لازم ہے
کہ اس قول کا انکار نہ کری پس اگر کوئی کہی کہ کلام اللہ مین یہ قول بطور حکایت از کفار ہی تو ہم کہینگی
کہ کشف الغمہ مین بھی یہ قول بطور حکایت از کافر ہے فما ہو جوابکم فہو جوابنا یہ جواب قواعد منطقیہ سی
قطع نظر کرکے لکھدیا ہی کہ عوام بھی سمجھ لین اور حماقت موچی صاحب پر ہنسین قولہ نہ کہ اس لیئے کہ مخالف
ہم پر حجت پکڑی محض نادانی ہی قول جہان حدیث ہا امان عادلان ہی فضیلت شیخین پر حجت پکڑے
اور اما اہل النار کی رذیلت کو بہ دلیل قاعدہ مسلمہ فریقین اقرار العقلا علی انفسہم حجت نہ مانا و ہان محض
نادانی نہ ہوئی اور جہان ایمان ابوبکر کو بدلیل اہلسنت قبل ان امن ابوبکر ثابت کیا اور فقرہ اولی
جس سی بطلان صدیقیت صدیق ہوتا ہی اوس سی بالکل سکوت کیا اور اسکا کچھ خیال نہ کیا کہ مخالف

بھی ہم پر حجت پکڑیگا اور یا بطلان صدیقیت بلزوم خرق اجماع مرکب ایمان کو بھی باطل کردیگا وہان
محض نادانی نہوئی اور جب وہی بات آپکی سر پر پڑی تو محض نادانی ہوگئی اب اس سی بڑھکر جہالت و
نادانی اور سفاہت اور حماقت اور خرافت کی نشانی کیا ہوگی کہ اپنی لیئی توجیہ لنا وعلینا مین فرق کیا جائے
اور دوسرونکے لیئے وہی بات نادانی کہلائے قولہ دستاویز کی صحت کا اقرار کرے
اقول سچ ہی کتی کی دم بارہ برس گڑے جب بھی ٹیڑہی ہی سنتی جاتی ہین کہ قبول کے معنی کبھی صحت کے
ہین جیسی اپنی احادیث مین اور کبھی معنی فرض وتسلیم کے ہین جیسی احادیث مخالف مین حجۃ علیہ لا لہ پھر بھرا
ہمارا اپنی ہی کہی جاتا ہی کہ صحت کا اقرار کیا پس مثال بعینہ اسکی یہ ہی کہ ایک دستاویز مخالف کی ہاتھ کے
لکھی ہوئی ہی اوسکا مضمون یہ ہی کہ پانچ سو روپیہ مین نی زید سے لیئی اور ہزار روپیہ مین نی زید کو دیئی
زید کہی کہ اس دستاویز کو جسطرح تو قبول کرتا ہی اس لیئی کہ تیرا ہی لکھا ہی مین بھی قبول کرتا ہون حجۃ علیک اب تو
پانچسو روپیہ مجھکو دے اسلیئے کہ اقرار عقلا کا اپنی نفس پر حجت ہے اور تیرے ہزار روپیہ یہ تیرا
دعوی اپنی نفس کے نفع کے لیئے ہی پھر حجت نہین ہی مخالف مثل مخاطب کے رونا پیٹنا شروع کرے
کہ بڑی غضب کی بات ہی کہ دستاویز کو قبول کرلیا ہی پھر اپنی پانچسو مانگتا ہی اور میرے ہزار اوڑائی
دیتا ہی جب ایسا مقدمہ حکام کے پاس رجوع ہوگا تو حاکم منصف کیا فیصلہ کریگا یعنی فتوی دیگا اور چونکہ
مولوی اسمعیل صاحب تحصیلداری اور ڈپٹی کلکٹری کرچکی ہین اور سکڑون مقدمہ حق وناحق فیصل
کرچکی ہین اور اونکی والد ماجد روحانی جناب سید احمد خان صاحب بہادر گردن مڑوڑی مرغیون کے
کھانیکے مفتی بھی ہین خصوصا جب مفت مفت صاحبونکی نیز پر ملجائی اس لیئی وہ خود ہی برائے خدا
انصاف کرین اور اس مقدمہ کو ایسا فیصل فرمائین کہ مثل دیگر مقدمات ناحق کے صدر سی بدر
یعنے مسترد ہو قولہ اگر یہ امر تسلیم کرلیا جاوی کہ روایت کا قبول کرنا اپنی واسطے حجت لانیکے
لیئے ہی اقول روایت مخالف کا قبول کرنا اپنی ہی واسطے حجت لانیکی لیئی ہوتا ہے
چنانچہ تمنی اور تمہاری اجداد فاسدہ نی جتنی روایتین شیعون کی قبول کی ہین اس لیئی کی ہین کہ اپنی
زعم فاسد مین شیعون پر حجت لائے ہین گو درحقیقت وہ حجتین ناتمام ہین جیسا کہ اس ہماری کتاب کی

دیکھنی سی بخوبی معلوم ہوجاتا ہی اور اسیطرح شیعہ بھی احادیث اہل سنت کو قبول کرکے اونپر حجت لاتی ہین جیسی حدیث قرطاس حدیث فدک حدیث جیش اسامہ حدیث کاذب وغادر وخائین اور امثال اسکی ہمان اپنی احادیث سی اپنی مخالف پر کوئی حجت نہین لاسکتا مگر یہ حماقت کسیقدر شاہ صاحب اور اونکی والد ماجد سے ہوئی ہے کہ اپنی احادیث مکذوبہ سی شیعون پر اونمون نی استدلال کیا ہی جیساکہ تحفہ مسروقہ اور ازالۃ الخفا کے دیکھنے والون پر مخفی نہین ہی قولہ تو سب جھگڑا ہی طے ہوجاوی اقول اہل انصاف نی خوب جانا کہ امر ایسا ہی ہے مگر کوئی جھگڑا تو نہ طے ہوا نہ سنی شیعہ ہوئی نہ شیعہ سنی ہوئی بجز حضور کے ایسے سفہا اور حمقا کے جو ازین در راندہ وازان درماندہ دھوبی کا کتہ نہ گھر کا نہ گھاٹ کا آج تو حضور والا کی ہے ہر روش مین لغزش مستانہ ہی ظاہرا کچھ معمول سی زیادہ ہوگئی ہی ورنہ کچھ نہ کچھ لغزش مین پیر و پا باتین قلم سی نکلتی ہین قولہ کسی دوسری کی روایت کی سند نہین لاسکتا اقول کیون نہین لاسکتا اقرار العقلا علی انفسہم حجۃ کیون بھول گئی قولہ یہی جواب چل سکتا ہی قول علی انفسہم پر کچھ نہین چل سکتا ہی لانفسہم پر سب کچھ چل سکتا ہی لیکن تم ایسے کودن اور غبی اور نافہم کے نزدیک کچھ بھی نہین چل سکتا ہی قولہ چوتھے عام قاعدہ ہے اقول یہ قاعدہ آپ کے گھر کا ہی یا کل پیروان ابوبکر و عمر کا ہی اور ہمارا عام قاعدہ یہ ہی کہ اپنی روایات کو اگر قابلیت تصحیح رکھتی ہین تو صحیح جانتی ہین اور دوسرون کی روایات کو جو سراسر کذابین کی بنائی ہوئی ہین محض غلط جانتی ہین مگر کبھی اونمین سی بعض کو الزاما و حجۃ علیہم قبول کرتے ہین نہ باعتقاد صحت بدین نظر جو جو قباحات اوس روایات مین ہوتی ہین اونکو مصححین روایات کی سر پر ٹھونکتی ہین اور اپنی ذمہ کبھی نہین لیتی مثلاً روایت ناچ دکھلانے رسول خدا کی بی عائشہ کو ہم قبول کرکے تبین واسطی ابطال فضیلت بکر و عمر کے برعکس اسلیئے کہ اوس روایت مین فرار شیطان ظل عمر سے ہی نہ ذات ابوبکر بلکہ پیغمبر سے ہے پس خلیفہ اول بلکہ سنیون کے پیغمبر حضرت عمر ہین جب ہمارا اعتراض سنیون پر چل گیا تو ہماری جوتی کو غرض نہین ہی کہ اس روایت کے قباحات اور اعتراضات کو ہم دفع کرین قولہ اکثر باتین توریت و انجیل کی ہمارے کتابون مین

مذکو کہین اقول ہماری کتابون مین کوئی بات توریت وانجیل کی مذکور نہین ہی ہان حضرت عمر کو یہود بہت پسند تھی انتھوکون یا بن الخطاب کما تھوک الیھود والنصاری جیساکہ جلد اول مین گرزا پس ضرور ہی کہ سنیونکی کتابون مین توریت وانجیل کی باتین ہون فان الکفر ملۃ واحدۃ قولہ ویسی ہی جیسی کہ یہود وعیسائیون کے ذمہ اقول سچ ہے تمہاری ذمہ ہوگی کہ اوسکو صحیح سمجھی ہو لیکن سنیونکی ذمہ نہین ہی کہ وہ تو غلط سمجھتی ہین گو استدلالاً وحجۃ علیہم کسی بات کو کبھی قبول بھی کرلین جیسی یہود ونصاری کی کتابون سی حضرت شعیب کا شراب پینا اور معاذ اللہ اپنی بیٹیون سی زنا کرنا قبول کرتے ہین اثباتاً لتحریف کتبہم لا تصحیحاً لروایاتہم قولہ تو اوسکا ہم یہ جواب دے سکتے ہین جیسا کہ صاحب استقصانی دیا اقول بیشک ہم دے سکتے ہین لا ریب فیہ قولہ تو کوئی مخالف اوسکو تسلیم نہین کرسکتا اقول اگر تم ایسا مخالف تسلیم نہ کرے بجہنم عقلاً تو ضرور تسلیم کرینگے قولہ ہمکو لازم ہوگا کہ ہم اوسی مطلب کو جو کہ ہماری مفید ہو لیکر باقی کو چھوڑ دین اقول ہر ملحد لا تقربوا الصلوۃ کو لے لیتا ہی اور انتم سکاری کو چھوڑ دیتا ہی قولہ اور باقی سی انکار ہی اقول حضور والا نی جہان ایمان ابوبکر مین جیسی چیز کیا ہی تو امنت قبل ان امن ابوبکر لیا ہے اور دوسرا فقرہ کہ جس سی ابطال صدیقیت ہوتا ہی نہ چھوڑا ہی نہ اوس سی انکار کیا ہی تو اب ضرور ہوا کہ ابطال صدیقیت بخرق اجماع مرکب ایمان کو بھی باطل سمجھیو اور جب ایمان اور صدیقیت دونو گئے تو خلافت کی دم بھی کٹ گئی ولنعم ما قیل فی العجمیہ بیت بیچارہ خری تلاش دم کرد نیافتہ دم دوگوش کم کرد۔ وفی العربیہ بیت ذہب الحمار لیستفید لنفسہ ✤ قرنا فآب وما لہ اذنان قولہ جب اوسنے ایسا نہین کیا اقول اوسنے ایسا ہی کیا اور جو کہی کہ ایسا نہین کیا تو ایسی تیسی کیا خطبہ مین کہدیا ہی کہ مین نی اکثر روایات کو اس کتاب کی اہلسنت سی احتجاجاً علیہم ذکر کیا ہی حیث قال لان الحجۃ متی قام الخصم بتشئیدھا وھمض المخالف باثباتھا وتقئیدھا کانت اقوی یدا واحسن سردا اور قدم فقرات اخر کہ جس سی صاف ظاہر ہی کہ روایات اہلسنت کو حجۃ علیہم ذکر کیا ہی نہ حجۃ لہم قولہ نہ اسکی کچھ سند نہ اسپر کچھ صحت

اقول سند وحجت فقرات اسی خطبہ کشف الغمہ کے ہین کہ جسمین فرماتی ہین کہ یہ کتاب واسطی ذکر فضائل اہلبیت
کے ہے اور اون فضائل کو مین نی اکثر کتب اہلسنت سی لکھا پس مقصود اصلی ذکر فضائل اہلبیت
ہی جو صاحب کشف الغمہ نی کیا ہی نہ فضیلت ابوبکر جسکا ذکر ابن جوزی نی کیا گو استطراداً اس کتاب
مین بھی آگیا پس مقصود اردستانی وہی ہی جو مقصود صاحب کتاب کشف الغمہ ہی اور اونکی مقصود
کو خلاف مقصود صاحب کشف الغمہ پر حمل کرنا اسکے کچھ سند نہ اسپر کچھ حجت ہے قولہ مطلق چھوڑدیا اقول
اہل منطق مطلق الشی کو موضوع مہملہ کہتی ہین جو حکم جزئیہ مین ہی پس عموم وشمول کل الافراد کہانسے آویگا
اور اہل اصول بھی مطلق سی کل افراد مراد نہین لیتی بلکہ فرد کامل اور عمدہ مراد لیتی ہین مثلاً کسی سی کہو کہ بازار
سی کیہون خرید لاؤ تو وہ اچھی کیہون سمجھیگا نہ یہ کہ اچھی بری سب اوٹھالا اور لاریب کہ فرد کامل فضائل
کے فضائل اہلبیت علیہم السلام ہین کہ وہی مقصود اصلی صاحب کتاب ہے نہ فضیلت ہر صاحب
نفاق وشقاق جسکا ذکر ایک منافق نی کیا اور عبارت اوسکی استطراداً کتاب مین مذکور ہوگئی اور
مقصود اصلی نہ تھی پس معنی فرد کامل کے کل الافراد کے سمجھنا اوحماقت دنیا ہی حضرت مخاطب کے
خدمتمین تو گستاخی ہو نہین سکتی مگر اگر انٹائی کے کاریگر نے یہ بات سکھائی ہو تو اوسی کا اودھوڑ لی ستر
اوسی کی سر پر مارنا چاہیی کہ کالائی بدبریش خاوندش اولی است قولہ ای حضرات شیعہ تمکو
خدا کی قسم ہی اقول ای حضرات سنیہ تمکو اپنی اوسی خدا کی قسم ہی جو مثل شیطان فاعل شر بلکہ فاعل شر
شیطان وشر شیطان ہی ذرا غور کرو اور انصاف تو تمہاری خدا ہی مین نہین ہی تم انصاف کیا کروگے
لیکن جو خدا نی آنکھین دی ہون تو آنکھین پھیلا کر دیکھو کہ تمہاری علما بحث مطاعن ثلثہ مین کس گرداب بلا مین
پڑگئی ہین اور کیسی بیدست وپا ہو رہے ہین اور ہر چند ہاتھ پاؤن مارتی ہین اور سر پٹکتے ہین مگر
مقصود کے کنارے تک پہونچنی نہین پاتے کوئی تو روایات مطاعن کے صحاح مین موجود ہونیسی
انکار کرتا ہی جیسی بساطی صاحب کوئی موجود ہونیکا اقرار کرتا ہے لیکن اوسکو شیعون کی علما کا الحاق
کہتا ہی مثل موچی صاحب کوئی اسکو قبول کرتا ہی لیکن اونکی معنی گڑھ گڑھ کر بیان کرتا ہی جیسی رشید الدین
خان صاحب اور حقیقت مین کوئی اپنا مقصد حاصل نہین کر سکتا اور مثل الغریق یتشبث بکل حشیش عمل کر رہا ہی

قال المخاطب المفحم هداه الله سبل السلام

دوسرا قول بعضون نی اس روایت سی یہ جواب دیا ہی کہ اگر صحت اسکی تسلیم کیجاوی تو امام کا ابوبکر
کی نسبت صدیق کہنا بنظر تخصیص اور تمیز مخاطب کے ہوگا بغیر تصدیق اوسکی مضمون کے جیسا کہ
احقاق الحق مین قاضی نور اللہ شوستری نی لکھا ہی اقول ذکر الصدیق لاجل التخصیص والتمیز للمخاطب من غیر تصدیق
بمضمونہ لیکن یہ قول باطل ہی اسلیئے کہ اگر امام حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ کے نام کے بعد اونکا لقب صدیق
کہکر سکوت فرماجاتی تو حضرات شیعہ کو اس تاویل کی گنجایش تھی لیکن تخصیص مخاطب کی بغیر تصدیق اوسکی
مضمون کے آیندہ کے فقرے سی باطل ہوتی ہی اس لیئے کہ جب سائل نی متعجبانہ سوال کیا کہ یا حضرت
آپ بھی انکو صدیق کہتی ہین تو امام اپنی جگہ سی اوچھل پڑی اور کہا کہ نعم الصدیق نعم الصدیق نعم الصدیق
کہ ہان وہ صدیق ہین ہان وہ صدیق ہین ہان وہ صدیق ہین اور پھر اسپر بھی قناعت نہ کی بلکہ یہ بھی
فرمایا کہ من لم یصدقہ فلا صدق اللہ قولہ فی الدنیا والاخرۃ کہ جو انکو صدیق
نہ کہی اوسکی خدا دنیا و آخرت مین تصدیق نہ کرے اگر ایسی کلمات پر بھی حضرات شیعہ یہ فرماوین کہ
امام نے صرف مخاطب کے سمجھنے کے لیئے صدیق کہا تھا اور اوسکی مضمون کو تصدیق نہ کیا تھا تو
یہ اونکین کو زیبا ہی تیسرا قول جب حضرات شیعہ نے یہ خیال کیا کہ یہ تاویل بھی باوجود موجود ہونی
جملہ من لم یصدقہ فلا صدق اللہ قولہ فی الدنیا والاخرۃ کے نہین بنتی تب تیسری تاویل شروع کی کہ شاید
حضرت امام علیہ السلام نی ابوبکر صدیق کے نسبت جو کچھ فرمایا ہی وہ بنظر استہزا کے فرمایا ہوگا جیسا کہ
احقاق الحق مین لکھا ہی او الاستہزاء کما فی قولہ تعالی ذق انک انت العزیز الکریم یعنی امام نے ابوبکر کو صدیق
بنظر استہزا اور ٹھٹھی کے فرمایا جیسا کہ خدا نے دوزخیونکی نسبت بھی عزیز اور کریم فرمایا ہی اور
بنظر استہزا کے انکی شان مین قران مین کہا ہی کہ چکھو تم بڑی عزیز اور کریم ہو مگر یہ قول باطل ہی اسلیئے
کہ الفاظ کو معنی حقیقی سی پھیرنیکے لیئے کوئی قرینہ چاہی ورنہ بغیر قرینہ کے بلا قیاس الفاظ سی معنی حقیقی مراد
نہ لینا جایز نہین ہی پس آیہ کریمہ مین وہ قرینہ موجود ہی کہ اوپر سے ذکر زقوم اور عذاب دوزخ
کا ہی اور خطاب بھی دوزخیون سی ہی اور چونکہ دوزخی اول آپکو بڑا عزیز اور کریم جانتی تھی اس لیئے

ونسے خطاب کیا گیا کما قال اللہ تبارک وتعالیٰ ان شجرۃ الزقوم طعام الاثیم
کالمھل یغلی فی البطون کغلی الحمیم خذوہ فاعتلوہ الی سواء الجحیم
ثم صبوا فوق راسہ من عذاب الحمیم ذق انک
انت العزیز الکریم اور اس روایت کے کسی مقام سی کوئی ایسا قرینہ
پایا نہین جاتا جس سی معلوم ہو کہ امام نے بنظر استہزا اور ٹھٹھی کے یہ فرمایا ہو اس لیئی کہ اول تو سائل
شیعہ تھا اوسکے سامنے استہزا کرنیکا کیا موقع تھا دوسری اوسنی اپنی طرف سے کچھ استفسار بہ نسبت حضرت
صدیق کے نہ کیا تھا بلکہ اوسنے ایک مسئلہ فقہی پوچھا تھا کہ آیا حلیہ سیف کا جائز ہی یا نہین امام نی اوسکو
جائز فرمایا اور اوسکی سند مین حضرت ابوبکر صدیق کا ذکر کیا جب اوس سائل کو تعجب ہوا تو اوسکے
تعجب دور کرنیکے لیئے حضرت نی کلمہ نعم الصدیق مکرر سہ کرر زبان مبارک سی ارشاد فرمایا تو یہ محل
اور موقع کسی طرح پر استہزا کرنیکا نہ تھا اور نہ فرضا کہ کلمہ نعم الصدیق ہی بنظر استہزا کے ہو لیکن بعد ہی
جو حضرت نی فرمایا کہ من لم یصدقنی الخ یہ کلمہ استہزا اور تمسخر کس قرینہ سی محمول کیا جاویگا اور اگر بغیر قرینہ
بلا قیاس کے ایسی کلمات طیبات استہزا اور سخریہ پر محمول کیی جاوین تو ہر ملحد و زندیق ہر آیہ اور
حدیث کے نسبت ایسا ہی کہہ سکتا ہی فما ہو جوابکم فہو جوابنا پھر تھا قول جب حضرات نی دیکھا کہ یہ تاویل
بھی نہین بنتی اور امام کی نسبت استہزا اور سخریہ کے منسوب کرنے سے کام نہین نکلتا تب اپنی اوس
معمولی تاویل سی پناہ لی جو شیعون کے ہر حملہ کے لیئے سپر بنائی گئی ہی اور جو ناصبیون کے ہر حربہ
کیواسطی ڈھال مقرر کی گئی ہی یعنی تقیہ جیسا کہ احقاق الحق مین بسبیل تنزل لکھا ہی او للتقیۃ عن السائل
اور مجتہد صاحب نی بھی اخیر پر طعن الرماح مین فرمایا ہی و ھو ذنا عن ذلک پس محمول بر تقیہ
خواہد بود لیکن اس تاویل کی بھی گنجایش نہین ہی اس لیئی کہ الفاظ عبارت سی معلوم ہوتا ہی کہ سائل
مومنین اور محبین سی تھا ورنہ جب امام نی حضرت ابوبکر کو صدیق کہا تو اوسے کچھ تعجب نہوتا اور
وہ یہ استفسار نہ کرتا کہ آپ بھی ایسا کہتی ہین سائل کا تعجب کرنا اور امام کا غصہ ہو کر جواب دینا
صاف اس امر پر دلالت کرتا ہی کہ سائل سنی نہ تھا جس سی ضرورت تقیہ کرنیکی ہوتی اور اگر سائل

سنی بھی ہوتا تب بھی امام کا تقیہ کرنا اور سنی سی ڈر کر خلفاء جور کی تعریف کرنا خلاف شان امامت کے تھا اس لیئے کہ امام باقر اور امام جعفر صادق علیہما السلام تقیہ سی ممنوع تھی اور اونکو تقیہ کرنا جائز ہے نہ تھا اور جو صحیفہ خدا نی اپنے بھیجا تھا اوسمین اونکو علوم کے منتشر کرنے اور مسائل شرعی کو بلا خوف وخطر ظاہر کرنیکی تاکید تھی اونکو خدا نی مطمئن کر دیا تھا اور اونکے حق مین فانک فی حرز وامان فرمادیا تھا پس ایسی حالت مین امام کا ایک سنی سی ڈر جانا اور اوسکے خوف سے ایک غاصب بلکہ کافر کو صدیق کہنا اور باوجود اطمینان خدا کے جان وعزت کا اندیشہ کرنا تعجب کا مقام ہے

یقول المتمسک بولایۃ علی ابن ابیطالب علیہ السلام

عالیجناب مخاطب والاخطاب کو معلوم ہو کہ شیعونکی پاس آپکی ایک ایک بات کے دس دس جواب ہین اسکو یہ سمجھنا کہ ایک جواب نہ چلا تب دوسرا جواب دیا یہ غلط فہمی حضور کی ہی دیکھیے ہمنے سبھی چلادیا جسکا چلنا آپ بہت دشوار سمجھے تھے ہمنے کیسی سہولیت سے چلادیا اور بخوبی آپکی تسکین کردی اب سنیئے کہ علامہ شوستری نی جو یہ فرمایا کہ ذکر لفظ صدیق واسطے تخصیص وتمیز کے ہی تاکہ یہ ابوبکر اور ابوبکر سے متمیز ہوجائے یہ جواب باصواب ہی حضور کے اوس قول کالبول کا جو آپ نی تیسری فائدہ مین فوائد سے اس حدیث کے ذکر کیا ہے کہ امام کو ایسی محبت اوسسے یعنے ابوبکر سے تھی کہ بغیر صدیق کے اونکا نام لینا اونکی دل کو گوارا نہین ہوا اسلیے اس لقب سی اونکو یاد کیا تھا انتہی علامہ شوستری فرماتی ہین کہ ذکر صدیق لانسلم کہ بوجہ اسکے تھا کہ اوسسے محبت تھی بلکہ جائز ہی کہ بوجہ اسکے ہو کہ اونکی ذات شریف اور ماہیت لطیف غیر وسی متمیز اور متشخص اور متخصص ہوجائی اور ایک شخص مشخص بن جائی اور یہ جو حضرت مخاطب فرماتی ہین کہ اگر لقب صدیق کہکر سکوت فرماجاتی تو حضرات شیعہ کو اس تاویل کی گنجائش تھی لیکن حقیر کہتا ہی کہ عبارت حدیث سی بہت ظاہر ہی کہ اوسحضرت نے صدیق کہکر سکوت فرمایا تھا اور اگر سائل ساکت رہجاتا تو حضرت بھی ساکت رہجاتی مگر سائل نی سکوت نہ کیا اور ایک سوال دیگر غیر از سوال اول اوسنی پیش کیا کہ آپ بھی صدیق کہتی ہین حضرت نے فرمایا کہ ہان ہان ہم بھی تشخیص یک شخص کیواسطی صدیق کہتی ہین بلکہ جو اسطرح پر اوسکو صدیق نہ کہی جسطرح سی

ہمنی کہا بلکہ اوسکو صدیق مصدقا بمضمون نہ کہی تو خدا اوسکی تصدیق دنیا و آخرت مین نہ کرے کیون حضرت
اب تو اس تاویل کی گنجائش باقرار حضور کے بخوبی ہوگئی کہ ہمنی سکوت بہ نسبت جواب سوال اول کے
ثابت کردیا باقی رہا جواب سوال ثانی پس اوسکی بھی توجیہ وجیہ ہمنی بیان کردی اور اگر آپ اوسپر راضی
نہوجیئے تو بسطر چہر احتمال استہزا و تقیہ جواب سوال اول مین ہوسکتا ہی اوسی طرح جواب سوال ثانی مین
ہوسکتا ہی لیکن جواب سوال اول مین کہ سکوت لفظ صدیق پر ہوا آپ کی عنایات بیغایات سے احتمال
تشخیص نامتخص قایم ہوگیا اور اظہار محبت جسکی آپ بغیر کسی دلیل و برہان کے مدعی ہوئی تھی باطل ہوگیا
قولہ سائل نی متعجبانہ سوال کیا اقول سابق مین گذرا کہ تعجب سائل سنی کا بجا تھا کہ بیچارہ مضمون تقیہی
تو واقف ہی نہ تھا اور یہ بھی خوب جانتا تھا کہ امام علیہ السلام صدیق سنیان کو کذیب جانتی ہین پھر
خلاف معتقد اپنی کیونکر اوسکو صدیق فرماتی ہین اور بہت بڑی دلیل سائل کی سنی ہونے پر یہ ہے
کہ امام علیہ السلام نی اوسکو سنی جانا تہا اس لیی کہ اگر اوسکو سنی نہ جانتی تو فعل ابوبکر سے اوسپر استدلال
قایم نہ کرتے اور امام علیہ السلام یہ تو خوب جانتی تھی کہ شیعہ صدیق سنیان کو کذیب جانتی ہین پس جواب
سائل شیعہ بفضل دس شخص کے کہ جسکو سائل کذیب سمجھتا ہی شان ادنی عاقل سی بعید ہی اور یہ بعینہ
مثل اسکی ہی کہ کوئی مسلمان سنی مسلمان سی کوئی مسئلہ پوچھے وہ جواب مین کہی کہ ہان یہ جایز ہے اسلیئے
کہ رام جی نی ایسا کیا ہی تو اس جواب مین کل عقلا مجیب کو عقل سی خالی کہینگی اور یہ شان ادنی انسان سے
بعید ہی چہ جائی شان امام کہ ارفع و اعلے کل عقلائی جہان سے ہی اور جب ہمنی سائل کا سنی
ہونا ثابت کردیا تو یہ حدیث بہی مثل سیکڑون احادیث دیگر کے محمول پر تقیہ ہوسکتی ہی قولہ اوجھل
پڑے اقول ہم کہہ چکی کہ اوجھل پڑنا دلیل کذب حدیث ہی یا دلیل حمل بر تقیہ وہی رٹ لگایا ہوا
گائے جاؤ اور موچی صاحب کی نئی کنجڑی اور بساطی صاحب کا پرانا رانا بجائی جاؤ قولہ بلکہ یہ بھی
فرمایا اقول اس فرمایش کی تین توجیہین ہمنی واسطی مجبان ثلثہ کے پیش کین اگر ہماری تینون سے اونکی
تسکین نہین ہوتی تو ہم چار مین کہانسے لادین جائے آپ چار یاریون ہی سی راضی رہیی قولہ تیسرا
قول جب حضرات شیعہ نی یہ خیال کیا اقول کیون اسقدر جھک مارتی ہو یہ سب توجیہین ایک ہی شخص کے

ہین یعنی مولانا نامی شوستری علیہ الرحمہ کے جواب مین اسکی کہ اہلسنت بلا دلیل وحجت مدعی سکی ہوئی کہ ذکر لفظ
صدیق بوجہ محبت ہی تو علامہ شوستری علیہ الرحمہ فرماتی ہین کہ لانسلم کہ بوجہ محبت ہی بلکہ لاجل التخصیص والتمیز
او الاستہزار او للتقیہ عن السائل ہی یعنی ذکر لفظ صدیق نہ واسطی محبت کے ہے بلکہ واسطے تمیز وتشخیص شخص
کے ہے یا واسطی سخریہ اور استہزا کے ہے یا واسطی تقیہ کے ہے پس یہ کل احتمالات ایسی ہین کہ جو اسمین سے
فرض کیا جائی مبطل دعوائی محبت ہی پس ایک تقریر کے تین ٹکڑی کرنا اور ہر ٹکڑی پر یہ کہنا کہ جب
نہ چل سکا تو یہ کہا کمال درجہ کی کیادی ومکاری وخداعی پیروکا ذبین غادرین خائنین کی ہی دیکھو ہم ایک
تو چلا چکی وہ اور بھی چلائی دیتی ہین پھر تمہاری گرفت کی کوئی جگہ نرہیگی قولہ بنظر استہزا وہنسی کے
اقول بلکہ بطور میان الماس کے لٹھ کے کہ کوئی قافیہ نہ بیٹھی مگر مطلب حاصل ہو جائے قولہ کوئی قرینہ
چاہیے اقول قرینہ کبھی مقالیہ ہوتا ہی کبھی حالیہ ہوتا ہی حالیہ تو اس مقام پر امام کا معتقد کہ بیت
صدیق ہوتا ہی ورنہ سائل کو تعجب صدیق کہنی سی ہوتا اور قرینہ مقالیہ بقول آپ کے سائل شیعہ کہ
جو معتقد کہ بیت ابوبکر تہا بفعل ابوبکر جواب دیتا حالانکہ شیعون کا جواب بفعل جناب امیر دینا تہا جیسی کہ
سنیون کا جواب بفعل ابوبکر وعمر دینا چاہیے تہا اور اگر بقول ہماری سائل سنی تہا تو قرینہ مقالیہ نرہیگا
بلکہ فقط حالیہ رہیگا لیکن ہماری واسطی ایک وجہ دیگر سے پھر بھی مقالیہ رہیگا اس لئی کہ سابق مین
گزرا کہ شان معصومیت کے خلاف ہی اجتہادی واستنباطی جواب دینا لان المجتہد یخطی ویصیب
والمعصوم لایخطی بل یصیب فجوابہ مقصور علی الروایۃ من آبایہ الی جدہ علیہم السلام لیس فیہ رائی ولاقیاس
ولا استنباطات الاجتہادیۃ قولہ اول تو سائل شیعہ تہا اسکے سامنے استہزا کرنیکا کیا موقع
تہا اقول بڑا تعجب ہی کہ حضرت مخاطب ایک زمانہ مین شیعہ تہی معلوم نہین کہ کتنی مرتبہ مجالس
شیعہ مین شریک ہوکر حضرات ثلثہ پر ہزارون صلواتین بھیجی ہونگی مگر آپ بالکل بھول گئی اری
حضرت شیعہ بڑا غضب کرتے ہین جب صلواتین بھیجنی شروع کرتے ہین تب کہتی ہین کہ حضرت
فلان پر حضرت فلان پر مع القاب مشہورہ ذکر کرتے ہین پس حضرت کہنا اور القاب شریفہ
کا ذکر کرنا اگر ٹھٹھا اور میان الماس کا لٹھا نہین ہی تو پھر کیا ہی جو اسکو ٹھٹھا نہ سمجھی وہ الو کا پٹھا

اور بڑا کودن اور بڑا مٹھا ہی پھر آپ شیعہ کے سامنے موقع اور بموقع کیا پوچھتی ہین قولہ دوسرے
اوسنی اپنی طرف سی اقول ہان گو اوسنی اپنی طرف سی ذکر ابوبکر نہین کیا تھا مگر حضرت چونکہ جانتی اور اوسکو
پہچانتی تھی کہ یہ سنی ہی اسلیئے اوسکو فعل ابوبکر سے جواب دیا اور جب نام ابوبکر کا لیا تو مزاحًا اوسکو صدیق
بھی کہا اور جب اوسنی بہ مسخرا پن کہا کہ آپ تو صدیق نہ کہی تب حضرت ہنسی سے اوچھل پڑی اور اوسکی مزاح
کی راہ سی فرمایا کہ ہان صدیق ہان صدیق یعنی تمہاری صدیق جیسی آلہتکم خیر حالانکہ حقیقت مین آلہہ نہ تھے
یہانتک کہ یہ بھی کہا کہ جو اوسکو صدیق نہ کہی وہ قابل تصدیق خدا نہین ہی یعنی تم سنیون کے نزدیک پس یہ سب
حکایت ہی اعتقاد مخالف کے استہزا کیلیئے جیسی شیعہ کہتی ہین کہ حضرت عمر وہ ہین کہ جبتی خدا روز قیامت سب سی
پہلی مصافحہ کریگا اور چونکہ حضرت عمر بقول خود ایک بال ہین حضرت ابوبکر کے تو ضرور ہی کہ خدا روز قیامت
اونکی قد بوسی کری یہ سب حکایات ہین اعتقادات اہلسنت کے اور استہزآت ہین اوپر اون اعتقادات
فاسدہ کے قولہ کس قرینہ سے محمول کیا جاوی اقول اوسی قرینہ سابقہ حالیہ ومقالیہ سی قولہ تو بر طبق
وزندیق اقول مثل تمہاری ہر ملحد وزندیق آیات واحادیث متاولہ مین کہسکتا ہی فما ہو جوابکم لہم فہو جوابنا لکم قولہ چوتھا
قول جب حضرات نی دیکھا کہ یہ تاویل ہی نہین بنتی اقول اتو حضرات اہلسنت نی دیکھا کہ یہ تاویل خوب بنتی ہی اور کسی کے بگاڑنے
سی نہ بگڑی تو اب ضرور ہوا کہ اونکا بندر ایک شاخ چھوڑ کر دوسری شاخ پر اوچک جاوی اور تقیہ
کی ڈال پکڑ کر ہلاوی ارے ملہوی کہانتک اوچھلی کودی گا دیکھ تیرا گلا گھونٹتا ہون اب تجکو کہاں چھوڑنا
مشکل ہی اپنی بڑی مچھندر کو بھوپال تال سی بلاؤ اور جواب مستقصا لکھاؤ تو شاید کچھ کہوسٹون کی جان
بچی قولہ سنیون کی ہر حملہ کے لیئے سپر بنائی اقول سنیونکی تو حملہ سی شیعونکو کچھ ڈر نہین اس لیئے کہ یہ
حملہ زنانے ہین جیسا کہ زلیخانی حضرت یوسف کنعانی پر اور بی عائشہ طائشہ نے علی اعلائی عمرانی پر
حملہ کیا ایسی حملون سی جراسکے کہ خود حاملہ حاملۃ الاوزار ہو جائی کچھ شدنی نہین ہی اگرچہ اہلسنت اون
بار بردار کو تعبیر مجملًا خفیفًا کرین اور شیعہ بنظر فلما قرت بہ اثقلت حملًا ثقیلًا پر حمل کرین بہرکیف سنی بیچاری
شیعون کے ولی ملی پڑی ہوی ہین وہ کیا سر اوٹھا سکتی ہین باقی رہی تمہاری بزرگان خارجی وناصبی
پس اونکی مقابلہ کے لیئے شیعونکو خدا نی ایک تیغ تہ اطیغہم الاعنون سی اور ایک سپر تقیہ الا ان تتقوا منہم

تقیہ سی دی ہی اور فرمایا ہی کہ اگر موقع و محل تلوار چلانیکا نہو تو لاجناح علیکم ان تضعوا اسلحتکم
وخذوا حذرکم یعنی نہین ہی تمپر کوئی گناہ اس بات مین کہ رکھدو ہتھیارا اپنی کو بوقت لو بچاؤ اپنا کما فی
ترجمہ شاہ رفیع الدین پس سپر تقیہ جو آلہ بچاؤ کا ہی اسکی نیچی ایک تلوار بھی چھپی ہوئی رکھی ہی کہ تمہاری کل وار
اس پر رک جائینگی اور شیعونکی وار جب چل جائینگی تو ناصبیون اور خارجیونکی اعلی سی اسفل تک در آئینگی
الحمد للہ کہ اہلسنت کو خدا نی اس تیغ و سپر سی بالکلیہ محروم کیا ہی اسی سی ہاری ماری پڑتی ہین قولہ اسلیے
کہ الفاظ عبارت سی معلوم ہوتا ہی اقول کسی لفظ کو دلالت اسپر نہین ہی بلکہ دلالت اسکی خلاف پر ہی
قولہ کہ سائل مومنین محبین سی تھا اقول اگر مومنین سی ہوتا تو تقیہ امام سی خوب واقف ہوتا کہ التقیہ دینی
ودین آبائی مذہب امام علیہ السلام کا ہی اور اگر محبین سی ہوتا تو قول و فعل امام پر معترض نہوتا قولہ
تعجب نہوتا اقول تعجب ہونا دلیل اس بات کی ہی کہ امام علیہ السلام کو وہ شخص معتقد کذبیت صدیق جانتا
تہا اور اگر معتقد صدیقیت جانتا تو ہرگز متعجب نہوتا لیکن جو شخص امام علیہ السلام کو معتقد کذبیت صدیق
سنیان جانی وہ ضرور ہی کہ شیعہ ہوا سپر نہ شاہ صاحب نہ موجی صاحب نی کوئی دلیل قایم کی نہ خضرت
مخاطب نے ہر چند ہم غور کرتے ہین کوئی وجہ وجیہ اسکی ہماری خیال مین نہین آتی جزا سکے کہ فرماوین کہ چونکہ کل
امامونکو شیعہ سمجھتی ہین اسلیے معتقد کذیب جانتے ہین اور چونکہ کل سنی امامون کو سنی سمجھتی ہین اسلیے معتقد صدیقیت
جانتی ہین پس اگر سائل سنی ہوتا تو صدیق کہنی سی تعجب نہ کرتا لیکن یہ بات کہ کل سنی امامونکو سنی سمجھتی ہین یہ مکاری و
وخدعی سفیان حال کی واسطے فریب ہی عوام کے ہی سو اسطے کہ کل قدمائی سنہ اقرار کرتی ہین کہ مذہب امامیہ مذہب امامون کا ہی
جیسی مذہب حنفیہ مذہب ابو حنیفہ اور مذہب شافعیہ مذہب شافعی کا ہی اور علی ہذا القیاس حنبلی و مالکی اور اسی وجہ سی ابن اثیر
جزری صاحب جامع الاصول نی مائۃ ثانیہ مین امام علی ابن موسی الرضا کو مجدد مذہب امامیہ قرار دیا ہی اور اکثر اہلسنت
شیعون پر طاعن ہوئی ہین کہ یہ لوگ منقولات ائمہ پر عمل کرتی ہین اور منقولات صحابہ پر عمل نہین کرتے
چنانچہ اسی حدیث کے فایدہ ثانیہ مین خود مخاطب نی بہی فرمایا ہی کہ تمسک بصحابہ کرنا یہ حصہ صرف
اہلسنت کو نصیب ہوا ہی حضرات شیعہ اس سی محروم ہین انتہی اور بہت ظاہر ہی کہ اگر اہلسنت
امامونکو سنی جانتی تو ضرور انکی احادیث کو جمع کرتے صحیح بخاری والی نی ایک حدیث بھی امام جعفر صادق

کی نہ لی حالانکہ چہار ہزار راویون نی انحضرت سے روایت کی اگر سنی امام جعفر صادقؑ کو سنی جانتی تو اونکو چھوڑ
کر ابو حنیفہ کیطرف کیون جاتی ہی امر کو ہمنے ابتدائی جلد اول مین بخوبی ثابت کیا ہی کہ سنیونکو امامون سی
کچھ واسطہ نہین اور قدمائی سنیہ امامون کو شیعہ جانتی تھی اور اونکی مذہب کو اپنی مذہب کے خلاف سمجھتی تھی
ابن ابی الحدید دوستان صدیق سی شرح نہج البلاغہ مین کہتا ہی کہ ایک سنی نی اپنی اوستاد سنی سی کہا کہ اگر آپ
دیکھتی روز غدیر شیعونکو کہ قبر جناب امیر پر جمع ہوکر کسقدر شیوخ ثلثہ کے بارہ مین گستاخیان کرتے ہین تو آپکو
بڑا تعجب ہوتا اوستاد صاحب نی فرمایا کہ واللہ اونکو جری نہین کیا ہی اون گستاخیون پر مگر صاحب قبر نی
شاگردونی کہا اگر ایسا ہی تو ہم فلان وفلان کو کیون دوست رکھین اوستادجی نی یہ سنکر کچھ جواب نہ دیا
اور جوتیان بغل مین دبا کر بھاگ کھڑے ہوی بحقیقت مین اگر جناب امیر علیہ السلام قنوت مین اللھم العن صنمی
قریش وجبتیہما وطاغوتیہما نہ پڑھتی تو شیعہ اللھم العن اللات والعزی ومناۃ الثالثۃ الاخری کیون کہتی شیعونکو
حضرت ابوبکر اور عمر سے کیا مطلب دنیا مین بہت بڑے بڑے لوگ مثل فرعون وہامان کے گزر گئے
کسی کا ذکر کوی نہین کرتا مگر فرعون وہامان آل محمد کا ذکر ہر دم زبان پر رہتا ہی اسکی وجہ سوائے اسکے
اور کیا ہوسکتی ہی کہ اونکی امامون نی اونکو یہی تعلیم کیا ہی پھر آپ کو اس سی کیا عیسی بدین خود موسی بدین
خود آپ کیلئے لوگونکو ستاتی ہین اور سب سی لڑتی جھگڑتی ہین کہ خواہی نخواہی آپ کے ایسے سب
ہوجائین ورنہ آپ سبکی ہجو کرین اور جب ہم جواب دیتی ہین تو آپ حضرت صدیقہ نانی کی نام پر رونے
لگتی ہین قولہ سائل کا تعجب کرنا اور امام کا غصہ ہوکر جواب دینا اقول صدیق کہنا اور افضل صدیق
استدلال کرنا اور اظہار غصہ یہ سب تقیہ تھا اور تعجب سائل بوجہ سنیت تہا کہ التقیہ دینی ودین آبای سے
واقف نہ تہا اگر شیعہ ہوتا ضرور واقف ہوتا قولہ سائل سنی نہ تھا جس سی تقیہ کرینکی ضرورت ہوتی
اقول چونکہ ضرورت تقیہ ہوتی اسی سی ہمنی سائل کو سنی کہا اور آپ بلا دلیل اونکی شیعہ ہونی کی مدعی ہین
لیکن ہمنی فرض کرلیا کہ شیعہ ہی تہا اور اوس سی تقیہ کی ضرورت نہ تھی مگر لانسلم کہ وہ مجمع سنیون سی
خالی تہا کیون نہین جائز ہی کہ کوی مفسد ملعون وہان موجود ہو اور اگر ہم یہ بہی فرض کرلین کہ کوی مفسد
بہی اوسوقت نہ تہا مگر جو تعلیم مسئلہ اوسکو اوسوقت خاص ہین اس طریقہ خاص سی نہوتی تو اوسکے لیی

بعد اسکی کوئی ضرر عظیم متصور تھا اور بعد دفع زمانہ ضرر پہر تعلیم اسکی بطریق دیگر ہوئی ہوگی کہ جسمین ذکر کذبیت کسی کذیب کا ہوگا واذا جار الاحتمال بطل الاستدلال قولہ سنی سی ڈر کر اقول سنی رجیل رجالی کے کیا حقیقت تھی کہ کوئی اوس سی ڈرتا خوف برانگیختہ ہونی اوس فتنہ وفساد کا تھا کہ جس سی خدا راضی نہ تھا بسبب اسکی کہ خلاف اختیار وامتحان خلائق من اللہ الخالق تھا یہ بڑی حماقت حمقار کی ہی کہ ہماری تقیہ کو اور اون لوگونکی تقیہ کو خبکو اختیار گردش زمین وزمان دیا گیا تھا یکسان سمجھے ہین جناب رسولخدا کو کونسی خوف جان و مال وآبرو تھا کہ ہدم خانہ کعبہ نہ کرسکے اور لولا قومک حدیثو العہد بالکفر لہدمت البیت فرمایا قولہ امام جعفر صادق ع تقیہ سی ممنوع تھی اقول کبتک پرانی ترین ٹانکی ہوئی انتائی کے کاریگر کی طرہ دستار وجیغہ افتخار کروگے تمہاری چھٹین شہادت کی پہلی دلیل مین کفش دوز بجہنم سوزکی کفش کاری ہم بخوبی کرچکی فارجع البصر ثم ارجع البصر کرتین فلا ترجع الا بخبی حسین

قال المخاطب المتمام لا احمد ۱۵۱ للہ سبل السلام

علاوہ برین امام کے حالات پر بھی نظر کرنا اور اونکی طور وطریقہ کو بھی دیکھنا چاہیے کہ ایا وہ ہمیشہ سنیون سی دبجاتی تھی اور ناصبیون کے خوف سی جھوٹی تعریف صحابہ کی کیا کرتی تھے یا کبھی اپنے اپنی امامت کے جلال پر بھی آجاتی تھی اور اپنی شان مین صدق گوئی کو بھی ظاہر فرماتے تھے اگر یہ ثابت ہو کہ کبھی کسی سنی کے مقابلہ مین حضرت نی اپنی عقیدہ کو ظاہر نہین کیا اور ہمیشہ ہر ایک سنی کی روبرو تقیہ کو کام فرمایا تو خیر اس حدیث کے نسبت بھی ہم عذر تقیہ کو تسلیم کرسکتے ہین اور اگر یہ امر معلوم ہو کہ امام نی بڑے بڑے سنیونکی سامنی اظہار حق فرمایا ہی اور بلا خوف انکی جو کچھ دل مین تہا اسکو ظاہر کردیا ہی تو پھر کیونکر ہم اس حدیث کے نسبت عذر تقیہ کو قبول کرین اب ہم امر دویم کو کتب شیعہ سی ثابت کرتے ہین ملا باقر مجلسی کتاب حق الیقین مین لکھتی ہین کہ در زمان حضرت امام محمد باقر و امام جعفر صادق علیہما السلام کہ او اخر زمان بنی امیہ و اوائل دولت بنی عباس بود ازان دو بزرگوار ان قدری مسائل حلال وحرام وعلم تفسیر وکلام وقصص انبیا وسیر تواریخ ملوک عرب وعجم

وغیر آنہا از غرائب علوم منتشر گردید کہ عالم را فرا گرفت و محدثان شیعہ در اطراف عالم منتشر گردیدہ و پیوستہ
در مناظرات و مباحثات علمای بر جمیع فرق غالب بودند و چہار ہزار کس از علمار مشہور از حضرت صادق
روایت کردہ اند و چہار صد اصل در میان شیعہ ہمہ سید کہ اصحاب باقر و صادق و کاظم علیہم السلام روایت
کردہ بودند الی قولہ و بہ طریق معتبرہ منقول است کہ قتادہ بصری کہ از مفسرین مشہورہ عامہ است بخدمت
حضرت امام محمد باقر علیہ السلام آمد حضرت فرمود تو ای فقیہ اہل بصرہ گفت بلی حضرت فرمود ای برتوای قتادہ حقتعالی
خلقی آفریدہ است کہ ایشان را حجتہای خود گردانیدہ است بر خلق خود پس ایشان میخہای زمین اند و
خازنان علم الٰہی اند پس قتادہ مدتی ساکت شد کہ یارای سخن گفتن نداشت پس گفت بخدا سوگند کہ پیش فقہا
و خلفا و بادشاہان و ابن عباس نشستہ ام و دل من نزد ایشان مضطرب نشدہ چنانچہ نزد تو
مضطرب شدہ است حضرت فرمود میدانی کہ کجای پیش خانہ نشستہ کہ حقتعالی در شان ایشان
فرمودہ است کہ فی بیوت اذن اللہ ان ترفع ویذکر فیہا اسمہ قتادہ گفت راست گفتی پس جب کہ
بڑے بڑے مفسرین اور مشہور فقہا اور نامی علما کے مقابلہ مین امام تقیہ نہ کرین اور اونکو
برا بھلا کہین اور وای برتو اور مثل اوسکے اور کلمات عتاب کے فرمانی مین کچھ تامل نہ فرماوین
اور اونکی شاگرد اور حاضر باش بڑی بڑی مجلسون مین سینون سی مباحثہ کرین اور اونکو ہراوین
اور ہزارون عالم اور سیکڑون فقیہ اونسی تعلیم پاوین تو کیونکر ہم اس امر کو مانین کہ ایسی زبردست
امام جن کی مجلس مین اتنی سی بڑی عالمون کی بدن مین لرزہ پڑجاوی اور صورت دیکھنے سی اونکا
دل کانپنے لگی ایک سنی کے سامنی آنی سی ڈر جاوین اور خلفای جور کی ایسی بڑی تعریف کرنیلگین
کیا وہ سائل حبشی حلیہ سیف کا سوال کیا تھا قتادہ بصری سی بھی بڑھکر تہا یا کوئی لشکر اور فوج لیکر
امام سی مسئلہ پوچھنی آیا تہا کہ امام قتادہ سی تو نہ ڈری اور اوسپر تو عتاب کیا اور سائل سی ڈرکر
ابوبکر کو صدیق صدیق کہنی لگی ہماری نزدیک تو اگر کوئی بادشاہ اور امیر بھی آتا تب بھی
امام کلمہ حق کہنی سی درگذر نہ فرماتی اور جو کچھ اونکی دل مین ہوتا اوسکے خلاف ہرگز کچھ بھی زبان
سی نہ نکالتی اور یہ صرف ہمارا خیال ہی نہین ہی بلکہ اسکا ثبوت شیعونکی کتابون سی ہوتا ہی

چنانچہ ملا باقر مجلسی حق الیقین مین لکھتے ہین کہ در روایت دیگر معتبر وارد شدہ است کہ در سالیکہ ہشام بن
عبدالملک بحج رفتہ بود در مسجد الحرام دید کہ مردم نزد حضرت امام محمد باقر علیہ السلام ہجوم آوردہ اند از
امور دین خود سوال می کنند عکرمہ شاگرد ابن عباس از ہشام پرسید کہ کیست این کہ نور علم از جبین او
ساطع است میروم کہ او را بخجل کنم چون نزدیک حضرت آمد و ایستاد لرزہ بر اندام او افتاد و مضطرب
شد و گفت یا بن رسول اللہ من در مجالس بسیار نزد ابن عباس و دیگران نشستہ ام این حالت
مرا عارض نشدہ حضرت ہمان جواب را فرمود پس معلوم شد کہ از معجزات امام و شواہد امامت
آنست کہ حقتعالی محبت ایشان را در دل دوستان و مہابت ایشان را در دل ہای دشمنان
می افگند پس جیکہ ہشام ابن عبدالملک سی ظالم بادشاہ کے موجود ہونے پر امام کا رعب دشمن پر
ہو جاوی اور امام کے خوف سی اونکی بدن پر لرزہ آجاوی تو تعجب ہی کہ پھر امام ایک سنی
کے رعب مین آجاوین اور ایک ادنی آدمی سی ڈر جاوین مین ہر چند غور کرتا ہون اور بہت
سوچتا ہون لیکن حضرات شیعہ رحمہ اللہ کی باتین میری سمجھ مین نہین آتین اور امامت کی حقیقت تو درکنار
اور انبیا ہی نہین سمجھی تو مین کیا سمجھسکتا ہون لیکن اوسکی ظاہری شواہد بھی میری ذہن مین نہین آتی کہ کبھی تو
حضرات شیعہ امامونکو ایسا شجاع اور ذی رعب بناتی ہین کہ بادشاہون اور ظالمون کو بھی مجال
گفتگو کی اونکی سامنے نہ تھی اور عالمون اور فقیہونکو بھی جرأت بات کرنیکی اونسے نہوتی تھی سب کو
برابلا کہتی تھی اور لوگ چپ چاپ سنا کرتی تھی اور سوائی درست اور بجا کے امام کے سامنے
کسی کی زبان سی کوئی لفظ نہ نکلتا تھا اور کبھی حضرات شیعہ امامونکو ایسا خوف زدہ اور حیران و دہشت
بنا دیتی ہین کہ وہ ایک ادنی آدمی سی ڈر جاتی تھی اور اگر اونکی مجلس مین ایک سنی بھی آجاتا تھا تو وہ
چپ ہو جاتی تھی اور اوسکا ایسا رعب ان پر چھا جاتا تھا کہ ایک بات بھی ایسی کہ جو امین سنی کے عقیدے
کے خلاف ہوتی تھی نہ فرماتی تھی حقیقت مین یہ سب تہمتین شیعونکی امامون پر ہین وہ بنی زادی
اور رسول کے جان و جگر تھے انکی رگ رگ مین اونکی جد کے عادات اور اخلاق کا اثر تھا
انکی بات بات مین اونکی نانا کے کلام کا جلوہ ظاہر ہوتا تھا جسطرح اونکا ظاہری جمال نمونہ پیغمبر صاحب

کے حسن کا تھا اسی طرح اونکا باطنی کمال سی کمالات نبوی کا ظہور ہوتا تہا اونکا دل اونکی زبان حضرت
پیغمبر خدا علیہ التحیۃ والثنا کی مانند یکسان تھی نفاق اور جھوٹھ اور حیلہ اور تقیہ اونکی کمالات کی حق مین
ایک سخت عیب تہا کیونکر خدا ایسی لوگونکو جو سراسر نور کے پتلے تھے ایسی کثافتون سی پاک نہ رکھتا اور
کس لئی اون پاک اامونکو جو سراپا طہارت کی صورت تھے ایسی نجاستون سی دور نہ رکھتا آنحضرت
شیعہ جنکی شان مین آیہ تطہیر نازل ہوی ہو جنکی پاکی پر پاکی نی قسم کھائی ہو جنکی صداقت پر صدق کو
ناز ہو جنکی صورت اور سیرت پیغمبر کیسی ہو جنکی گہوارہ جنبانی جبرئیل امین کے تعلق ہو جنکی زیارت
کو ملائکہ عرش برین آتی ہون جنکی قول و فعل پر دین و مذہب کا مدار ہو اونمین پر تم ایسی تہمتین کرو
اور خوف اور جھوٹھ اور حیلہ کو اون پاک اامون کی طرف نسبت کرو ای بہائیو کیا محبت کے یہی معنی
ہین جو تم کہتی ہو اگر امامت کی یہی شان ہی تو مسلمانون کا کیا ذکر ہی گبر و ترسا بھی نفرت کرینگے اور ایسی
باتونکو بھی سنکر سب الامان الامان پکارینگے اگر تم کو یہ شبہہ ہو کہ ہماری علما اور محدثین نی ایسی روایتون
کو لکھا ہی اور ایک گروہ نی فقہا کے اسکو نقل کیا ہی تو یہ شبہہ ذرا سی غور سی رفع ہو سکتا ہی یعنی تم اون
لوگون کے حالات پر غور کرو جو راوی تمہاری بہانکی روایتونکی ہین اور بدار تمہاری مذہب کے
احادیث کا ہی کہ وہ سب کے سب جھوٹھے تھے اور امام اون پر لعنت کیا کرتے تھے کہ اسکو
ہم تمہاری ہی کتابون سی اپنی موقع پر آیندہ ثابت کرینگے تب تمکو معلوم ہوگا کہ امام کا ظاہر باطن ایک تھا
جو انکی دل مین ہوتا تہا وہی زبان سی ارشاد فرماتی تھی اگر تم ہماری کہنی کو غلط سمجھو تو اپنی ہی علما کے
اقوال پر نظر کرو کہ اونہون نی بھی ائمہ کرام کیطرف سے ایسا ہی لکھا ہی اور خود ائمہ کی حدیث کو
لکھکر اس بات کو صاف کر دیا ہی چنانچہ محدثین شیعہ امام جعفر صادق علیہ السلام کی حدیث لکھنے مین کہ
امام علیہ السلام نی فرمایا ہی لاتذکروا سرنا بخلاف علانیتنا ولا علانیتنا بخلاف
سرنا حسبکم ان تقولوا ما نقول و تصمتوا
عما سکتنا الخ کہ ہمارا ظاہر و باطن ایک ہی ہماری باطن کو برخلاف
ہماری ظاہر کے ہرگز نہ کہو اور نہ ہماری ظاہر کو مخالف باطن کے کہو یہی تمہارے واسطی کافی ہی

کہ جو ہم کہتی ہین وہی تم بھی کہو اور جس سی ہم چپ رہتی ہین اوس سی تم بھی خاموش رہو پس ایحضرات شیعہ اگر
حقیقت مین تم امام کے حکم پر عمل کرتے ہو اور اونکے کہنی پر چلتی ہو تو اونکی قول کو سنو اور اوسپر
عمل کرو جیسا اونہون نی حضرت ابوبکر کو صدیق کہا ویسا ہی تم بھی چپ چاپ انکو صدیق صدیق
کہو اور سوای اوسکے وہ بات جس سی امام نے سکوت فرمایا تم بھی اوس سی خاموش رہو

یقول المتمسک بولایۃ علی ابن ابیطالب علیہ السلام

یہ علاوہ حضرت مخاطب کے جولاہی پن کا کلاوہ یا وسواس الخناس کا بہلاوہ ہی مصلحت خداوندی مقتضی
اوسکی ہی کہ اولیاء اللہ کبھی غالب ہون کہ حجت خدا خلق پر تمام کرین اور کبھی مغلوب ہون کہ اومین
لوگ شایبۂ الوہیت نہ سمجھین اور ربنا ہم عباد مکرمون کے قائل رہین وہی جناب رسولخدا ہی
کہ جنکے اشارہ سی رد الشمس اور شق القمر ہوتا تہا اور ایک مشت خاک سی تیس ۳۰ تیس ہزار جرار خنجر گزار
کو بہگا دیتی تھی جیسا کہ آیہ وافی ہدایہ ما رمیت اذ رمیت اوسپر شاہد ہی اور کبھی چند کفار نابکار
کے ہاتھون سی از سر تا پا غرق خون ہوتی تھی اور دندان مبارک شہید ہوتے تھے وہی ابوجہل
لعین کبھی مشیمۂ گندیدہ سر مبارک پر ڈالتا تھا اور اونحضرت کی گریہ وزاری کا تدارک خدا دست
حضرت حمزہ سی کراتا تہا کہ وہی مشیمہ اوسکی ریش و بروت مین ملا جاتا تھا اور کبھی وہی ابوجہل کا حضرت
کے سامنے آجانے سے پیشاب خطا ہو جاتا تہا اور لرزہ بر تن پڑ جاتا تھا جیسا کہ شواہد النبوۃ جامی
و دیگر کتب اہلسنت مین ہی کہ چند بار ابوجہل وغیرہ جناب رسولخدا کے پاس بقصد قتل وایذا دہی آئے
مگر ترسان و مثل بید لرزان خائب و خاسر پس یا ہوی الغرض جب انبیا کا حال ہر حال مین بر یک
منوال نہین فما ظنک بالاوصیاء الاولیاء بیت بگفتا حال من
برق جہان است ✤ دمی پنہان و دیگر دم عیان است ✤ گہی بر طارم اعلی نشینم ✤ گہی بر پشت پای
خود نہ بینم۔ پس امام جعفر صادق اور امام محمد باقر علیہما السلام اگر ایکوقت مین قتادہ اور عکرمہ
لیسے ناصبیون سی ڈرتی اور دوسری وقت ایک ناصبی دیگر سی حذر کیا تو آسمین کیا فباحت لازم

آئی اور کونسا امر خلاف عقل و نقل ہو گیا جناب رسولخدا ایک وقت تنہائی مین جب امثال آپ کے ثلثہ فرار کر جاتی تھی تو نفس نفیس مقابلہ کفار اشرار پر مستعد ہو جاتی تھی اور طرف ہزارونکے معجز فرماتی تھی اور رجز مین سے انا ابن عبد المطلب انا النبی لا کذب پڑھتی تھے یعنی مین فرزند عبد المطلب ایسی جری و بہادر کا ہون اور مین پیغمبر ہون جھوٹھا نہین ہون اور وہی حضرت وقت دیگر کبھی خانہ ارقم مین کبھی غار ثیر و شعاب مین پنہان ہوتے تھے الحاصل مراعات مصالح وقت وہ امر ہی کہ جسکو خداوند تعالی نے تغیر و تبدل دیا اور ہزارون احکام خداوندی منسوخ ہو گئی پس اگر اماموں نے بعض اوقات بمصالح وقت بحکم خداوندی مثل رسولخدا باعلان اظہار حق کیا اور بعض اوقات مین بکتمان اظہار حق کیا تو یہ کونسی مشکل بات ہے کہ سمجھ مین نہین آتی ہم حیران تھی کہ نبوت کیونکر سمجھ مین آگئی اور امامت کیونکر سمجھ مین نہین آتی لیکن بعد غور و فکر ہم سمجھی کہ آپ خاک اور پتھر بھی نہین سمجھی ورنہ شیعہ سی اشعری اور اشعری سی نیچری کیون ہوتی اب مناسب معلوم ہوتا ہی کہ دو چار فقرات پشت آپ کے توڑ دیئی جائین کہ آپ کڑی ہو جائین انشاء اللہ تعالی قولہ ہمیشہ سنیون سی ڈر جاتی تھی اقول مجمع علیہ امامیہ ہی کہ امام و پیغمبر کے لیئی وقت اتمام حجت تقیہ جائز نہین ہی پس ایسی وقت مین سنیون اور ناصبیونکی باپ سی بھی نہین ڈرتے تھی لیکن بعد اتمام حجت خدا پس جیسا موقع و محل ہو ویسا فرماتی تھے کبھی تقیہ کرتے تھے کبھی نہین کرتے اگر یہ سمجھتی تھی کہ اس سنی ناصبی بدذات کی ذات سی کوئی فتنہ و فساد ایسا ہوگا کہ جو خلاف مرضی خدا ہی تو تقیہ کرتی تھی والا فلا قولہ اپنی امامت کے جلال پر بھی آجاتی تھی اقول نبی و امام ہر مقام پابند احکام خداوندی یوحی و الہام ہین اونکو جلال و جمال سی کیا واسطہ یہ سب آپ کے پیرون اور جھوٹھ موٹھ کے اولیاء اللہ بنی ہوؤن کے ڈھکوسلے ہین کوئی سالک بنا اور سالک سالک مہالک ہوا وہ پردہ عاشقی و معشوقی خدا مین تماشا ہین جمال حسینان صبیح و نازنینان ملیح ہوا عاشقانہ اشعار پڑھکر گانی اور ناچنی اور تھرکنی لگا اور کوئی دیوانہ مجذوب بنا اور خوب بنا وہ لنگوٹی بند اور بھنگ نوش ہوا اور اوسکی نشہ کی جوش و خروش مین چوٹر کھول چنڈال بال نکالکر اور

اور لال لال گال اور آنکھین دکھا کر لے بھنگھٹنا اوٹھ کھڑا ہوا دہنی جلا ہون نی کہا کہ شاہ جی اسوقت
جلال مین ہین جو اونکی سنھ سی نکلجائیگا وہ فورًا ہو جائیگا کبھی جو منھ سی فون نکلگیا تو گویا ایک شرارہ جہنم نکلا
کہ بستیون مین بلکہ جنگلو نھین اوس سی بنا بر تمہاری عقیدۂ فاسدہ کے آگ لگ گئی کتنی بستیون کو اوجاڑ
دیا ہی کتنی دریاؤن کو سوکھے مار کر کوسون بھگا دیا ہی یہی لوگ آپکی چھٹی مرشد ہین انھین کو پونجیے
ہماری اماموں کو معاف کیجیے کہ انکو جلال وجمال سی کچھ سروکار نہین وہ تمہارے سلار نہین وہ
تمہارے مار نہین قولہ امام نے بڑے بڑے سنیون کی سامنی اظہار حق فرمایا ہی اقول
شیعون کا عقیدہ یہ ہی کہ اونکی پیغمبر نی بڑی بڑی کافرون کے سامنے اور اونکے امامون نی
بڑی بڑی خارجیون اور بڑی بڑی ناصبیون کے سامنے اظہار حق فرمایا ہی اور معجزات
دکھائی ہین اور حجت خدا تمام کی ہی بعد اتمام حجت مواقع تقیہ مین کتمان اور مواقع غیر تقیہ مین اظہار
واعلان کیا ہی قولہ ہم اس حدیث کے نسبت عذر تقیہ قبول کرین اقول اگر ایک مقام مین جہان
اظہار واعلان اتمامًا للحجۃ لازم وواجب تھا تقیہ نہ کیا جہان کہین خوف فتنہ وفساد نہ تھا تقیہ نہین
کیا تو اس سی یہ کیونکر لازم آیا کہ کہین بعد اتمام حجت خدا مقام فتنہ وفساد مین بھی تقیہ نہین کیا قولہ
کتاب حق الیقین مین لکھتی ہین اقول بہت ٹھیک لکھتی ہین لیکن اوس سی نفی تقیہ مقامات تقیہ مین سمجھنا
نہایت حماقت سمجھنے والے کی ہی قولہ پس جب بڑے بڑے مفسرین الی قولہ امام تقیہ نہ کرین اقول
وہ ضالین ومضلین ایسی ہی تھی کہ جن پر اتمام حجت خدا لازم تہا اور تقیہ اونسی جائز نہ تھا قولہ اونکو
برا بھلا کہین اقول وہ نالائق لائق برا کہنی کے تھی اور بھلا تو نہین کہا قولہ بڑی بڑی مجلسون مین
سنیون سی مباحثہ کرین اقول کتب رجال موجود ہین دیکھ لو کہ امثال ہشامین اور سوسن الطاق
وغیرہم نے کیسا کیسا سنیونکا دم بند کیا ہی لیکن وہ مقامات تقیہ نہ تھی قولہ بڑے بڑی عالمون کے
بدن مین لرزہ پڑجائی اقول جیسے جناب رسولخدا کی صورت مبارک دیکھنے سے بڑی
بڑی کافرون کی مثل ابوجہل وابولہب کے دلون مین کبھی لرزہ پڑجاتا تھا اور جو چاہتے تھے وہ
کر نہین سکتی تھی اور کبھی کوڑا اور اوجھڑے اونپر ڈالدیتی تھی اور اونحضرت کو نوبت کہرون مین

چھپنے اور غارون مین پوشیدہ ہونیکے آئی تھی قولہ ایسی بڑی تعریف کرنے لگین اقول
اگر تعریف بلا قصد تعظیم ہی تو یہو ملیح ہی قولہ قتادہ بصری سی بھی بڑھکر تھا اقول گمراہی مین اگر یہ بڑھکر
تھا تو ایذا رسانی مین وہ بڑھکر ہوسکتا ہی اور تقیہ موذیون سی ہی نہ مطلق گمراہون سے قولہ
کوئی لشکر اور فوج لیکر اقول لشکر فوج اوسجگہ موجود ہونیکا حال نہین معلوم مگر حلیۃ السیف کا سوال
قرینہ اسکا ہوسکتا ہی کہ شاید وہ سپاہی کسی فوج یزیدی کا ہو قولہ امام قتادہ سی اقول یکے جاؤ
کہانتک بھونکوگے اور ہم کہانتک دُتکار ینگے قولہ اور جو کچھ اونکی دل مین ہوتا اوسکے
خلاف ہرگز کچھ زبان سی نہ نکالتی اقول پیغمبر خدا کے دلمین تھا کہ ابن ابی کافر اور منافق ہی مگر کبھی
زبان سی نہ نکالا بلکہ اوسکی جنازہ پر نماز پڑھنی مین خلاف اوسکی زبان سی نکالا اور بیچاری عمر نی جب دامن
پکڑکر کہنچا تو اسکو کتون کی طرح دتکار اذرا آیہ وافی ہدایہ وتخفی فی نفسک ما اللہ مبدیہ وتخشی
الناس واللہ احق ان تخشہ جو اختلاف ظاہر و باطن کو ظاہر کرتا ہی ملاحظہ فرمایئی فما ہو جوابہ
تو ہو جوابنا قولہ حق الیقین مین لکھتی ہین اقول سب درست لکھتی ہین تمکو قتادہ ناصبی کی روایت نی
کیا فایدہ دیا جواب عکرمہ خارجی کی روایت فایدہ دیگی قولہ اور امام کے خوف سی اونکی بدن پر
لرزہ آجاوی اقول لرزہ اعدای دشمن پر پڑجانا معجزات انبیا اور ایمہ علیہم السلام سی تھا
اور معجزات اور خوارق عادات نبی اور امام کے ساتھ ہر وقت نہین رہتی بلکہ بروقت ضرورت
خداوند تعالی اتمام حجت کے لیئے عطا فرماتا ہی حضرت عمر کی ہیبت وہ آپ بیان فرماتی ہین کہ
درۃ عمر ہیبۃ من السیف مشہور کیا ہی اور اونحضرت نی ایک روز ایک عورت کو بلایا تو اوسنی
ماری خوف کے بیچا ڈالدیا واقع مین وہ قد و قامت ضخیم و طویل اور وہ رنگ سیاہ صیقلی
جو صبا کہ حبشیہ ہی تھا ایسا ہی ڈرونا تھا کہ جس سی ہیبتی بھی ڈرجاتی مگر ابولولو کی سامنی کچھ رعب چلا اور
اوسکا چہرا جلگیا فوا مصیبتاہ انا للہ مومنین اہلسنت کے لیئے مقام رفت ہی تم کہین ہنس نہ دینا
قولہ امامت کے حقیقت تو فرشتے اور انبیا بھی نہین سمجھے اقول امامت کی حقیقت تو سب مومنین
سمجھی ہین مگر خلافت کی حقیقت البتہ بہت مشکل ہی خیاط بھی خلیفہ ہی حجام بھی خلیفہ ہی نان بای بھی خلیفہ

ہی ان خلفای ثلثہ مین تمہارے خلفای ثلثہ مین کیا فرق ہی یہ بھی آدمیونکی بنائی ہوی ہین وہ بھی آدمیون کی
بنائی ہوی ہین جسطرح مسلمانون نی ۔۔۔ ی اور نائی کو خلیفہ بنایا اوسی طرح کچھ مسلمانون نی ابوبکر کو خلیفہ
بنایا اسمین جی سی ۔۔۔ ہی بچارہ کو خلیفہ رسول اللہ ہونیسی انکار تہا چنانچہ نہایہ ابن اثیر مین جو معتبر کتاب اہلسنت
کی ہی لکھا ہی کہ ایک اعرابی نی حضرت ابی بکر سی پوچھا کہ انت خلیفہ رسول اللہ تقال لا فقال فما انت
فقال انا الخالفہ یعنی تمہین خلیفہ رسول اللہ ہو حضرت ابی بکر نے کہا کہ نہین اعرابی نی کہا کہ پہر تم کون ہو کہا
کہ مین تو خالفہ ہون پہر ابن اثیر نی معنی خالفہ مین لکہا ہی کہ خالفہ وہ ہی کہ جسمین کچھ خیر و بہتری نہو لیکن صاحب
قاموس نی لکھا ہی کہ معنی خالفہ کے احمق اور بیوقوف کے ہین صحیح ہی اگر احمق اور بیوقوف نہوتا تو لوگون
کے بنائی سی خلیفہ کیون بنتا جسکو جناب رسولخدا نی خلیفہ نہ کیا وہ دوسرونکی بنائی سی کیونکر ہو جائیگا
قولہ خوف زدہ اور جبان اقول فضل اللہ قال وجعل النار شوال کسی حیلہ و بہانہ سی طاہرین اطیاب
کو بدرشت زبانی یاد کرنا اپنی طیب و لادت سے مومنین کو آگاہ کرنا ہی بہت اچھا نطفہ نجس کے نجاست
و خبث سی ہم بخوبی آگاہ ہوگئی لیکن جواب آپکی بات کا یہ ہی کہ جہان مقام اظہار و اعلان اور اتمام
حجت ایزدمنان تہا وہان نہ اعلے سی ڈرتے تہے نہ ادنی سے اور جہان مقام کتمان تہا
وہان اعلی و ادنی سب سے کتمان تہا اور جبان وہ ہی جو مثل تمہاری ثلثہ کے خوف جان سی
لڑائیون مین کفار کو پشت دیکر بہاگ کھڑا ہونہ وہ کہ نظر بمصالح وقت کسی بات کو نالائقون سی
پوشیدہ کری کہ موجب اوس فتنہ و فساد کا ہو جو خلاف مرضی خدا ہو قولہ وہ تو نبی زادے اور
رسول کی جان و جگر تہے الی قولہ جنکی قول و فعل پر دین و مذہب کا مدار ہوا قول مومنین
آؤ اور تماشا دیکہو تمنے تو قصہ منافقون کی زبان خدا سی سنی ہونگی مگر اونکی صورت نجس نہ دیکہی
ہوگی آؤ اور ہماری مخاطب کو دیکہ لو کہ ایسی ہی شکل مہقی از سر تا پا ہوتی تہی اور جسطرح سے وہ لوگ
انکے رسول اللہ کہتی تہی گو خدا اونکو جہوٹا فرماتا تہا اوسی طرح ہماری مخاطب بہی دیکہو ہمارے
اماموں کے کیسے تعریفین کر رہے ہین مگر دل اونکا موافقت اونکی زبان کی نہین کرتا لاجرم
ضرور خدا گواہی اونکی کذب کی دیگا اب ان مولوی اُلو صاحب سے پوچھو کہ جب ایسی لوگ

موجود تھے کہ جنکے قول و فعل پر دین و مذہب کا مدار تھا اور پیغمبر نے بھی حدیث ثقلین مین امور دینی اور دنیوی مین اونہین کے دامن پکڑنیکو کہا تھا پھر تمنے ابوبکر کا دامن کیون پکڑا اوس خالفہ بی عقل کو بزبان خودش کیون خلیفہ بنایا اہلبیت نبوی کو چھوڑکر ابوحنیفہ حنیفہ اور اوسکے امثال کے فضلہ خوار کیون بنی امامیہ نکی زیارت کو ملائکہ عرش برین آئی اور ابوبکر کی زیارت کو ایام بت پرستی مین شیطین آئی اونکی گہوارہ جنبانی جبرئیل نے کی انکی طبع جنبانی طرف شراب خواری اور بت پرستی کے عزازیل نے کی اونکی صورت و سیرت پیغمبر کی اور انکی صورت چکے داڑہی اور سیرت ابولہب کی اونکی صداقت پر صدق کو نازاور انکی ذات سے کذب و خدع و مکر سرفراز اون کی پاکے پر پاکی نے قسم کھائے اور انکی نجاست پر آیت انما المشرکون نجس آئی اونکی شان مین آیہ تطہیر نازل اور انکو آیہ تبجیس مع کل مشرکین شامل اونکو خدا نے سب کثافتون سے پاک کیا اور انکے ناپاکی کو بیت الخلا کے خاک و خاشاک کیا وہ سراپا نور کے پتلے تھے یہ سراسر ظلمت شب دیجور کے پتلے تھے وہ ہر عیب سے بری اور انکی ذات کل عیوب سے بھری تھی وہ عین ایمان و صدق و وفا تھے اور یہ عین کفر و نفاق اور کذب و دغا تھی اور مقارنت جھوٹھ اور تقیہ کی حیلہ سازی و دغابازی مخاطب والامقام کی ہی جھوٹھ اور تقیہ سے کوئی مناسبت نہین ہی مفہومانہ مصداقاً جیساکہ آخر بحث حدیث نجوم مین جہان آپنے فرمایا ہی کہ تقیہ کی معنی جھوٹھ کے ہین وہان ہمنے بدلایل عقلیہ و نقلیہ ثابت کیا ہی کہ تقیہ پر اطلاق جھوٹھ کا ہو ہی نہین سکتا و بنص قرآنی تقیہ غیر کذب ہے اب ہم پھر رجوع کرتی ہین طرف سخن اول کے اہلبیت نبوی کا دل و زبان حضرت پیغمبر خدا کی طرح یکسان تھا اور ہر کلمہ اونکا عین ایمان تھا اور جب حضرت عمار ایسے لوگون کے رگ و پی مین مثل خون کے ایمان ساری و جاری ہو کما فی البیضاوی تو یہ حضرات تو جان و ایمان بلکہ نفس ایمان تھی برخلاف حضرات ثلثہ کے کہ مثل کل منافقین کے زبان سی انک لرسول اللہ کہتی تھی اور دلونمین انکی کفر و نفاق و فسوق و عصیان مثل خون کے رگ و پی مین جاری و ساری تھا بلکہ عین کفر و نفاق تھی جسطرح کمالات نبوی کا اونمین ظہور تھا اوسی طرح جہالات بوجہلی کا انمین وفور تھا اونکا جمال جمال پیغمبر تھا اور اونکی صورت قبیحہ مین رذیلات و خبثیات کا اثر تھا اونکی بات بات مین

اونکی جدامجد کے کلام کا جلوہ ظاہر تھا اور انکی ہر بات مین کذب وغدر وخیانت کا کرشمہ باہر تھا اونکی رگ
رگ مین اونکی جد کے عادات اور اخلاق کا اثر تھا اور انکی رگ رگ مین انکی اجداد کفار کی عادات
واخلاق کفری کا ثمر تھا گو ظاہر مین مسلمان بنی تھی مگر دل مین کفر آبائی بھرا ہوا تھا اہلبیت نبوی رسول
کے جان وجگر تھے اور یہ جان وجگر نہ عمر تھے نہ ابوبکر تھے گو ایک رشتہ ازاربندی رکھتے تھی لیکن
ے رشتہ دیگر رگ جگر دگر است ۔ پس جو شخص کہ ایسی تعریفون وتوصیفون کا ائمہ طاہرین کی اقرار کرتا
ہی آیا اوس سی ممکن ہی کہ حضرات ثلثہ کو جو بعد از بت پرستی چہل سالہ اور شرابخواری اور سورخواری اور
زناکاری بظاہر کلمہ گو ہوی مقدم کری اور ان انوار خدا سے اون ظلمات کفر کو بہتر اور افضل سمجھی اسلئی
ہمکو یقین ہوا کہ اگر دل وزبان مطابق یکدگر نہین ہی تو حضرت مخاطب بیان اوصاف ائمہ مین سراپا کذب
ونفاق مجسم ہین کہ دل مین کچھ اور ہی اور زبان سی کچھ اور کہتی ہین اور اگر دل وزبان مطابق یکدگر ہین
تو بیشک وہ منکر ثلثہ کے ہین مگر یہ مشغلہ ومباحثہ ومناظرہ شیعون سی لغرض فاسد ہی بلیت
ہمکو معلوم ہی جنت کی حقیقت لیکن ۔ دل کے بہلانیکو غالب یہ خیال اچھا ہی ۔ اور اسوقتمین نظر
بحال حضرت مخاطب اونکی زبان حال سے یون کہنا مناسب ہی بلیت ہمکو معلوم حقیقت ہی خلافت
کی مگر ۔ سیم وزر لینے کو مہدی یہ خیال اچھا ہی قولہ خوف اور جھوٹ اور حیلہ کو اون پاک امامون کے
طرف نسبت کرو اقول شیعہ جب ائمہ علیہم السلام کو معصوم عن کل رجس جانتی ہین تو ہرگز کسی خوف
قبیح اور کذب وحیلہ فضیح کے اونکی طرف نسبت نہ دینگے اور ہمنی بہ دلایل قطعیہ سابق مین ثابت
کیا کہ تقیہ سے اور جھوٹ سے کچھ واسطہ نہین آرے اہلسنت انبیائی اولے العزم کیطرف یہ نسبتین دیتے
ہین اور کذبات ثلثہ ابراہیمی کے قائل ہین وقد مر ذکرہ قولہ اگر امامت کی یہی شان ہی اقول اگر
خلافت کی یہی شان ہی کہ بت پرستان چہل سالہ اور ہر منافق کاذب وغادر وخائن واثم کما فی
صحیح المسلم خلیفہ بنے اور اوسپر حد شرب خمر جاری نہ کی جائی کہ تہمک اسلام ہوگی کمافی شرح الوقایہ مسلمانون
کا کیا ذکر ہے گبر وترسا بھی ایسی خلیفاؤن سے نفرت کرینگے اور اسلام سی الامان الامان پکارینگی اگر
تمکو یہ شبہہ ہو کہ ہماری علما ومحدثین فی ایسون ہی کو خلیفہ سمجھا ہی اور ایک گروہ نے فقہا کے ایسونکی

خلافت کو نقل کیا ہی تو یہ شبہہ ذرا سے غور مین رفع ہو سکتا ہی یعنی تم خلفاؤن کے اور اونکے خلیفہ
بنانے والون کے حالات پر غور کرو کہ یہ سب حرامخوار جیفہ دنیا کے کتے تھے خود ابوبکر کی شان مین
خدا نی تریدون عرض الدنیا نازل کیا ہی جیسا کہ تمہاری تفاسیر مین قصہ سارائی بدر مین موجود
ہی اور مدار تمہاری مذہب کا محض احادیث کاذبہ پر ہے اور وہ راوی سب کے سب جھوٹھی
تھی اور ائمہ طاہرین اون لعینون پر ہمیشہ لعنت کیا کرتے تھے اسکو ہمنی تمہاری ہی کتابون سے
ثابت کیا اور اپنی موقع پر آئندہ بھی ثابت کرینگی تب تمکو بخوبی معلوم ہوگا کہ تمہاری خلیفاؤن
کا ظاہر و باطن ایک نہا اونکی دل مین سراسر کفر تھا اور ظاہر مین اسلام ظاہر کرتے تھے اگر ہماری
کہنے کو غلط سمجھو تو اپنی ہی علما کی روایات پر نظر کرو کہ ستحرصون علی الامارۃ وکما فی صحیح البخاری یعنی
پیغمبر نے فرمایا کہ ای صحابہ بلکہ ای ثلثتم حرص امارت کروگے اور وہ موجب ندامت روز قیامت
ہوگی سیکون بعدی ائمۃ لا یقتدون بھدای کما فی صحیح المسلم یعنی قریب ہے کہ امام نہین وہ لوگ جو میری
راہ پر نہ چلین وقد ھم مثلہ کثیرا من صحاحکم قولہ ہمارا ظاہر و باطن ایک
ہی اقول یہ کس لفظ کا ترجمہ ہی مقصود حدیث یہ ہی کہ ہماری اسرار کو مخالفین پر ظاہر نہ کرو جسطرح
عائشہ وحفصہ فی اسرار رسول اللہ کو ظاہر کر دیا تہا جیسا کہ آیہ اذ اسر النبی الی بعض ازواجہ حدیثا
نص صریح اسپر ہی پس غرض امام علیہ السلام کی یہ ہی کہ جو ہمنے ظاہر کیا ہے وہی تم بہی ظاہر کرو اور
جسکو ہمنی مخفی کیا ہی اور بطور اسرار رکھا ہے تم بھی اوسکو بطور اسرار رکھو کافی ہی تمکو کہ جو ہمنے
مخالفین سی کہا ہی وہی تم بھی کہو اور جس بات سے ہم مخالفین کے روبرو چپ رہے تم بھی چپ رہو
یہ صاف دلیل ہی اسپر کہ کچھ باتین باطنی تہین کہ جو اسرار سے تہین اور کچھ باتین ظاہری تہین کہ وہ
اسرار سے نہ تہین پس اگر یہی اختلاف ظاہر و باطن ہی تو خدا نی اپنی انبیا اور اولیا سی بہت سی
اسرار کی کہ انکو ہر شخص سی ظاہر کرنیکا حکم نہ دیا اور پیغمبر نے بھی بہت اپنی صحابہ سی اسرار کہی اور
منافقین کے نام حذیفہ سی کہی جس سی وہ صاحب سر رسول اللہ کہلاتی تھی اور مثل عائشہ اور
حفصہ کے انہون نے سر رسول اللہ ظاہر نہ کر دیا پس اگر کل ظاہر و باطن ایک ہی تہا تو پہر حفصہ کے

ظاہر کردینی سی خفا کیون ہوئی اور اوسکو طلاق کیون دیا کما فی البیضاوی اور ہرگاہ اسطرحکا اختلاف
ظاہر و باطن خدا اور رسول خدا مین پایا گیا ہی کہ انہون نی بعض باتون کو چھپایا اور ظاہر نہ کیا
پھر اگر ائمہ علیہم السلام فی بعض وقات مین کفر و نفاق اصحاب ثلثہ کو چھپایا اور ظاہر نہ کیا تو کیا
قباحت لازم آئی بالجملہ اختلاف ظاہر و باطن وہ قبیح ہی جسکی بنا خدع و فریب و مکر اور دغابازی پر
ہو واسطے دنیا طلبی کے جیسی کل منافقین بالخصوص ثلثہ انک لرسول اللہ کہتی تھی اور خدا بھی اونکو
جھوٹا کہی جاتا ہی لیکن چھپانا کسی امر کا لمصلحۃ اور چھپانا ایمان کا اور ظاہر کرنا کفر کا واسطی بچانی
جان کے جو مفاد یہ الا من اکرہ وقلبہ مطمئن بالایمان کا ہی پس کسی طرح قبیح نہین ہوسکتا
اور جو شخص اسکی قبح کا قائل ہو تو وہ ضرور ہی کہ ان آیات کا کافر ہو اور جو شخص ایک حرف کلام اللہ
سی کفر و انکار کری وہ مصداق افتومنون ببعض الکتاب وتکفرون ببعض
کا ہی اور وہ حضرات اہلسنت وجماعت ہین اور اگر نہین تو ان آیات کا جواب دین اور جب بیضاوی
اور فخر رازی سپر انداختہ ہوئی تو کوئی کیا جواب دیگا قولہ جیسا اونہون نی حضرت ابوبکر کو
صدیق کہا ہی ویسا ہی تم بھی چپ چاپ صدیق صدیق کہو اقول واللہ ثم واللہ وباللہ و
تاللہ جسوقت انہون نی صدیق کہا ہی ہم بھی چپ چاپ اونکو صدیق صدیق کہتے ہین اور
جسوقت ہین انہون نی انکو کاذب غادر خائن و آثم کہا ہی ہم بھی پکار پکار کر زندیق زندیق
زندیق کہتی ہین اور اگر باور نہو کہ انہون نی ایسا کبھی کہا ہی تو بسم اللہ آیئے تشریف لایئے
آپ ہی کی صحیح مسلم مین دکھا دیتی ہین اگر کھولکر نکالکر نہ دکھا دین تو جو جی چاہے وہ فرمایئے

قال المخاطب المقام هذا اه الله سبل السلام

پانچوان قول بعض حضرات شیعہ یہ فرماتی ہین کہ امام علیہ السلام ابوبکر کو کسطرح صدیق کہتی
اس لیئی کہ یہ لقب خاص جناب امیر علیہ السلام کا ہی کہ خود حضرت امیر نے فرمایا ہے انا
الصدیق الاکبر لا یقولہا بعدی الا کذاب کہ مین صدیق اکبر ہون جو کوئی بعد میرے اس

لقب کو اپنی نسبت کہیگا وہ جھوٹا ہی لیکن یہ فرمانا بھی حضرات کا اونکی لیے چند دلیلون سی مفید نہین
پہلی دلیل حضرت امیرؑ کی اس قول سی خود اونکا ہوا بے ظاہر ہی آتی ہی کہ حضرت نی یہ فرمایا کہ بعد
میرے کوئی شخص صدیق نہوگا اور جو کوئی اوسکا دعوی کریگا وہ جھوٹا ہی اور یہ فرمانا دلالت اسپر
کرتا ہی کہ حضرت امیرؑ کے پہلی کوئی صدیق گذرا ہی اور وہ کون ہی حضرت ابوبکر صدیق ہین رضی اللہ
تعالی عنہ دوسری دلیل اگر کوئی شیعہ یہ کہی کہ سوائی حضرت علی کے اونسی پہلی بھی کوئی صدیق نہین
ہوا تو اسکا جواب ہم اونہین کی کتابون سی دی سکتی ہین وہ یہ ہی کہ عیون اخبار الرضا وغیرہ کتب
حدیث مین اونکی موجود ہی کہ ابوذر صدیق ہذہ الامۃ پس جب ابوذر کے نسبت لفظ صدیق کا
مذکور ہی تو تخصیص مرتضوی باقی نرہی تیسری دلیل یہ امر قابل دیکھنی کے ہے کہ آیا حضرت ابوبکر
رضی اللہ تعالی عنہ حضرت علی سی پہلی بہ لقب صدیق کے بین الصحابہ مشہور تھے یا نہین اور لوگ حضرت
امیر کے سامنے بلکہ پیغمبر خدا کے روبرو اونکو صدیق کہتی تھی یا نہین چنانچہ بلفظہ اسکا ثبوت خود شیعون کے
کتابون سی ہوتا ہی چنانچہ ایک عالم شیعی صنیع المقال مین فضیل سی روایت کرتا ہی کہ قال سمعت ابا داؤد
یقول حدثنی بریدۃ الاسلمی قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یقول ان الجنۃ مشتاق الی ثلثۃ
فجاء ابوبکر فقیل لہ یا ابابکر انت الصدیق وانت ثانی اثنین اذ ہما فی الغار فلو سألت رسول اللہ من
ہولاء الثلثۃ کہ بریدہ اسلمی روایت کرتے ہین کہ مین نی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا کہ حضرت نے
فرمایا کہ جنت تین آدمیونکی مشتاق ہی کہ اسمین ابوبکر آئے لوگون نے اونسے کہا کہ آی ابوبکر
تم صدیق ہو اور تم ثانی اثنین اذ ہما فی الغار ہو تم پوچھو حضرت سے کہ وہ تین کون ہین فقط پس یہ
روایت اس امر کے ثبوت کے لیے کافی ہی کہ پیغمبر خدا علیہ التحیۃ والثنا کے زمانہ مین سب اصحاب حضرت
ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ کو صدیق جانتی تھی اور اسی خطاب سے اونکو یاد کرتے تھے گویا صدیق
اور ثانی اثنین اذ ہما فی الغار اونکا خطاب اور لقب ہوگیا تہا اگر کسی شیعہ کو ان روایات سی بھی سیری
نہووے اور وہ اس روایت کی تائید امام کے دوسری قول سی چاہین اور یہ پوچھین کہ سوائی
اس روایت نعم الصدیق کے اور بھی کسی امام نی ابوبکر کو صدیق کہا ہی تو اوسکا بھی ہم ثبوت دے سکتی

ہین اور جبتک کہ اچھی طرح پر حضرات شیعہ کو اطمینان نہو جاوی ہم اونکی تسکین اور تسلی کیواسطی روایت
اونہین کی کتابون سی لانی سی باز نہین رہتی چنانچہ ہم اسکا ثبوت دیتی ہین کہ اسی کتاب کشف الغمہ مین امام
جعفر صادق علیہ السلام کے ایک دوسری حدیث موجود ہی جس مین حضرت ابوبکر صدیق کے نام کی ساتھ
امام نے صدیق کا لفظ فرمایا ہی اور وہ یہ ہی کہ امام فرماتی ہین ولدنی ابوبکر الصدیق مرتین اور طرفہ
یہ ہی کہ قاضی نوراللہ سوشتری نی اگرچہ پہلی حدیث کے موجود ہونیسے کشف الغمہ مین انکار کیا تہا لیکن
اس حدیث کے موجود ہونی پر سکوت ہی فرمایا اور کچھ زبان مبارک سی نہ نکالا اور حقیقت مین کہانتک
تکذیب کرتے اور آفتاب پر کہانتک خاک ڈالتے آخر انکار کرتے کرتے تھک گئی اور سکوت اختیار
کیا اگر اس روایت کے بعد بھی کچھ تشنگی باقی رہی تو حضرات شیعہ کو لازم ہی کہ خود جناب امیر علیہ السلام
کے اقوال پر نظر کرین اور اونکی زبان سے حضرت ابوبکر کے نسبت خطاب صدیق کا سنین احتجاج
طبرسی مین علامہ طبرسی جو کہ معتمدین علماء شیعہ سی ہین لکہتی ہین کہ حضرت امیر فرماتے ہین کہ کنا معہ
ای مع النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علی جبل حرآء اذ تحرک
الجبل فقال لہ قر فانہ لیس علیک الا نبی وصدیق وشہید
کہ ہم پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ جبل حرا پر تھے کہ یکایک پہاڑ نی حرکت کی تب پیغمبر خدا نی
فرمایا کہ قرار پکڑ کوی نہین ہی تجھپر سوائی نبی اور صدیق اور شہید کے اور کتب شیعہ کے دیکھنے سے
ظاہر ہی کہ اوسوقت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتہہ ابوبکر صدیق اور علی مرتضی
تھی پس حضرت نی اپنی ذات کے لیئی نبی اور حضرت ابوبکر کے نسبت صدیق اور حضرت علی کے حق مین
شہید فرمایا اگر کوئی متعصب شیعہ کہی کہ امام کے اقوال سی اگرچہ حضرت ابوبکر کی نسبت لفظ صدیق کا
معلوم ہوتا ہی لیکن اوسمین خیالات استہزار اور تقیہ وغیرہ کے ہین اس لیی اوسنسے خاطر خواہ اطمینان
نہین ہوتا اگر خدا کی کتاب سے اونکی نسبت اس خطاب کا ہونا ثابت کردیا جایی تو پھر کچھہ شبہہ
نہ رہے چنانچہ ہم ایسے متعصب سخت کے بھی خاطر شکنی گوارا نہین کرتے اور اوسکی لیطمئین قلبی
کی غنی پر اسکا ثبوت خدا کی کتاب سی بہ تصدیق مفسرین شیعہ کے پیش کرتی ہین واضح ہو کہ تفسیر

مجمع البیان طبرسی مین جو نہایت معتبر تفسیر شیعہ سی ہی لکھا ہی کہ قال اللہ تبارک وتعالی والذی
جاء بالصدق وصدق بہ اولئک ہم المتقون کہ جو شخص آیا ساتھ صدق کے اور جسنی تصدیق کے اوسکی
وہی متقی ہین اسکی تفسیر مین علامہ موصوف لکھتا ہی کہ قیل الذی جاء بالصدق رسول اللہ وصدق ابوبکر
عن ابی العالیہ والکلبی کہ جو شخص آیا ساتھ صدق کے اوس سی مراد رسول خدا ہین اور جسنی تصدیق کی اونکی
اوس سی مراد ابوبکر ہین فقط اور جسنی پیغمبر خدا کی سچی دل سی سب سی زیادہ تصدیق کی ہو اوسی کا لقب صدیق
ہی پس بفضلہ تعالی خدا کی کتاب سی بھی ابوبکر صدیق کا صدیق ہونا ثابت ہو گیا والحمد اللہ علی ذلک اب بھی
اگر حضرات شیعہ ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کو صدیق نہ جانین اور باوجود موجود ہونی ثبوت انکی
صدیقیت کے خدا کی کتاب اور رسول کے کلام اور امام کے اقوال سی انکی صدیقیت کی تصدیق نہ کرین
اور خدا کی کتاب اور رسول اور ائمہ کے اقوال سی روگردانی کرین تو اب سوائی اسکی کہ ہم بھی اونکی
نسبت وہی کہین جو امام نی فرمایا ہی کیا چارہ ہی اس لیئی ہم اول تو نہایت منت اور عاجزی سی حضرات
شیعہ کی خدمت مین عرض کرتے ہین کہ ای بھائیو ابوبکر صدیق کو صدیق سمجھو اونکو پیغمبر صاحب کا دوست اور
ثانی اثنین اذ ہما فی الغار جانو اور جس لقب سے اونکو آئمہ کرام علیہم السلام نے یاد کیا ہی اوسی لقب سی تم بھی یاد
کرو اگر اسپر بھی وہ کچھہ نہ سنین اور اون کو صدیق نہ کہین تو ہم ہر امام کے وعید کو اونین سنائی دیتی
ہین اور اونکو رسوائی دنیا و آخرت سے ڈرائی دیتی ہین کہ ہزار برس پہلی سی امام فرما چکی ہین کہ

من لم یصدقہ فلا صدق اللہ قولہ فی الدنیا والاخرۃ

یقول المتمسک بولایۃ علی ابن ابیطالب علیہ السلام

کچھ دلیلین کذب حدیث ابن جوزی کی پیشتر گزرین جس سی ثابت ہوتا ہی کہ بزرگان اہلسنت نی اس
حدیث حلیۃ السیف کو حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام پر جھوٹھ باندھا ہی اور حدیث صدیق حلیہ صدق سے بالکلیہ
عاری ہی پس یہ پانچوان قول مخاطب کا بھی اونہین دلائل کذب حدیث مذکور سی ہی لیکن شیعون کی
چوٹین شیعون ہی کے ہاتھ سے کڑی پڑتی ہین اور خود حضرت مخاطب نے جو اپنی ہاتھ سے اپنی سر پر ماری ہی ملکی چوٹ پڑی ہی

مگر ہم انشاءاللہ اسکو ڈھہراکر گہری چوٹ کردینگے ہین پہلی ہماری ہاتھ کی کھاچکی کہ اعلی سی اسفل تک درآئی ہی اور
بسان ذوالفقار دوٹکری کرچکی ہی یعنی ہم ابھی بدلائل کثیرہ ثابت کرچکی کہ حدیث ابن جوزی افتری بر
امام جعفر صادقؑ ہی اور اوسکی ثبوت مین حدیث کاذب وغادر وحدیث ابن ابی الحدید اور حدیث
ترجمہ مشکوۃ اور حدیث صدیقہ صدیقین اور حدیث حافظ ابونعیم سند لاچکے کہ جس سی صدیق کذیب ہوچکی
اور اگر ان دلیلون سی بہی تسکین نہیون کی ہو اور کذبیت مین اپنی صدیق کی انکو شک رہی تو ہم بہی
پیچہا سینونکا نہ چہوڑینگی یہانتک کہ اونکی بزرگون کے اقرار سی اونکی کذبیت ثابت کرادین اب
دل سی متوجہ ہوکر کانون کے پردی صاف کرکے سنیے کہ آپ کے بڑے امام فخر رازی
اور بڑی مفسر ثعلبی اور بڑی امام احمد حنبل اپنی مسند مین اور دیلمی اور ابن مغازلی وابن نجار و
سیوطی فی بالاتفاق روایت کرتے ہی کہ الصدیقون ثلثۃ حبیب النجار وحزقیل وعلی ابن ابیطالب
وہوافضلہم یعنی دنیا مین بالقب بالقب صدیق تین ہی شخص ہین ایک حبیب نجار دوسرے حضرت
حزقیل پیغمبر تیسرے علی ابن ابی طالب علیہ السلام اور وہ حضرت افضل اونکی ہین اور باتفاق فریقین
مفہوم عدد حجت ہی پس حصر صدیق کا تین ہی مین ہوا تو چوتھے حضرت ابوبکر جو مدعی صدیق ہونیکے
ہوی محض کاذب ٹہرے اور جب کذب صدیق ثابت ہوگیا تو تقریر ہماری کذب حدیث
صدیق پر جو ابن جوزی فی امام جعفر صادقؑ پر افتری کیا ہی تمام ہوگئی اب جب اصل مطلب ہمنے
بخوبی ثابت کرلیا تو آیئے رد جوابات لایقول بعدی الاکذاب پر کہ جسمین پہلی چوٹ کو جو اپنی ہاتھ
سی اپنی فرق مبارک پر لگائی ہی گہری چوٹ کردین آپ فرماتی ہین کہ یہ فرمانا دلالت اسپر کرتا
ہی کہ حضرت امیرؑ کے پہلے کوئی صدیق گزرا ہی اور وہ کون ہی حضرت ابوبکر ہین انتہی بندہ کہتا ہی
کہ لانسلم کہ حضرت ابوبکر ہین بلکہ وہ حبیب نجار اور حضرت حزقیل علی نبینا وآلہ وعلیہ السلام ہین کہ قبل جناب
امیر علیہ السلام تھی اس لئی کہ جب حدیث سابق سی انحصار صدیقیت تین ہی مین ہوچکا ہی تو ابوبکر
جو چوتھی صدیق بنی وہ کذیب ہوگئے اور ہرگز کوئی کذیب صدیق نہین ہوسکتا ہی ورنہ
اجتماع ضدین فی محل واحد شخصی لازم آویگا وقد ثبت بطلانہ فی الحکمۃ یہ ایک جواب ہوا دوسرا

جواب یہ ہی کہ آپ شرماتی ہین کہ ابوبکر قبل جناب امیرؑ تھے یہ محض غلط فرماتی ہین ابوبکر تو زمانہ جناب امیرؑ
مین بھی کوئی ابوبکر قبل زمانہ جناب امیرؑ نہین گزرا بلکہ ابوبکر حضرت کے سامنے عبدالعزی سی جھوٹ
موٹھ کا عبداللہ بنا اور حضرت سے سامنے ہی ابوبکر سی جھوٹھ موٹھ کا خلیفہ رسول اللہ بنا اور بانیہم
لذیب خود صدیق اور اوسکی دختر بنا اختراعی پوت کے صدیقہ بنگئی پھر حضرت کے سامنے ہی اپنی
مقبرکو سیدھا سیدھا رہا تو حضرت کے زمانہ سی قبل کیونکر ہوا ان جلیب نجار اور حضرت خر قبل البتہ
قبل زمانہ جناب امیرؑ تھے ابوبکر اور اگر بکال دقت نظری آپ فرمائین کہ ان ابوبکر قبل انکے
نہ تھے مگر ساتھ انکی تھی اور اوسکی حضرت کی نفی صدیقیت انی الجملہ کے نہ فرمائی نہ اپنی ساتھ کی تو جواب
اسکا یہ ہی کہ بنا براسکی ثابت ہوگا کہ نبوت مسیلمہ کذاب کی اور نبوت سجاح کذابہ کی بھی قائل ہونا چاہیے
اس لیئی کہ جناب سولخدا نے لا نبی بعدی فرمایا ہی اور لا نبی سی تو نہین فرمایا ہی پس اجواب یہ ہی کہ
محاورات عرب مین خصوصا مقام مدح مین لفظ بعدی بولتی ہین اور مراد اوس سی نفی غیر ہوتی
ہی اور متبادر الی الذہن یہی معنی ہوتی ہین چنانچہ اکثر روایات اہلسنت مین آیا ہی کہ جناب امیرؑ
نی فرمایا ہی انا اخو رسول اللہ لا یقول بعدہ الا کذاب پس منصور و بخضرت کا یہی ہی کہ اگر کوئی
غیر میرا دعوی اخوت رسول اللہ کا کرے تو کاذب ہی اور دلیل ان معنون پر وہ حدیث ہی
جو ابن عبدالبر نی استیعاب مین روایت کی ہی کہ وہ حضرت فرماتی تھی انا عبد اللہ و اخو رسول اللہ
لا یقولہا غیری الا کذاب اور احادیث بعض بعض کے مفسر ہوتی ہین پس اس سی ثابت
ہوا کہ بعدی سی مراد غیری ہی اور بعدی کا بمعنی غیری ہونا کلام اللہ سی بھی ثابت ہی نی تفسیر المدارک
نی قولہ تعالی حرمنا علیہ من قبل وہب نی علما لا ینبغی لاحد من بعدی ای
دونی و نی ہذا مسئل بحذف المضاف لیکون معجزۃ لہ لا حسدا
انتہی ملخصا پس تفسیر بعدی بدونی کہ بمعنی غیری وسوائی ہی دلیل سیر ہی کہ کبھی بمعنی بعدی کے
غیری کی ہوتی ہین چوتھا جواب یہ ہی کہ چونکہ تقدم اسلام سے اور سات برس پیشتر نماز پڑھنے
سی تقدم صدیقیت اور بخضرت کا ثابت ہی پس غرض یہ ہی کہ بعد ثبوت صدیقیت او بخضرت کے

جو مدعی صدیقیت ہوا وہ کاذب ہی اور یہ غرض نہین ہی کہ بعد میری کوئی صدیق نہوگا اور میری ساتھ اور میری قبل صدیق موجود ہین اور جب حضرت کے ساتھ اور لوگ بھی صدیق ہوئے تو حضرت کے لیے کوئی تعریف خاص نہ نکلی کہ جسپر وہ حضرت مقام مین اپنی مدح کے فرماوین کہ مین صدیق ہون پانچوان جواب یہ ہی کہ لانسلم کہ بعدیت سی بعدیت زمانیہ مراد ہی بلکہ اکثر ہی کہ لفظ بعد بولتے ہین اور تقدم اور تاخر زمانی اوس سی مراد نہین ہوتا جیسے محاورہ مین جاری ہی کہتی ہین کہ اس زمانہ مین فلان شخص بعد اپنی اوستاد کے نظیر نہین رکھتا اور انہین معنون سی تفسیر کیا ہی بعض شراح نی حدیث صحیح مسلم کو جو معنی الہیت مین ہی **ولکن اھلیتہ من حرم الصدقۃ علیہ بعدہ المراد بالبعدیۃ الرتبۃ** یعنی مراد بعدیت سی بعدیت رتبیہ ہی نہ بعدیت زمانیہ یہ ہین جوابات آپ کے اور آپ کے سارق دہلوی اور آپ کے مسروق عنہ کابلی کی تقریر لغو کی کہ جس سی پہلی دلیل آپکی مثل گوزشتر پادر ہوا ہوئی **قولہ** دوسری دلیل اگر کوئی شیعہ کہی کہ سوای حضرت علیؑ کے اونسے پہلے کوئی صدیق نہین ہوا تو اسکا جواب **اقول** یہ جواب محض پوچ اور لغو ہی اولاً اسوجہ سی کہ آپ مدعی ہین جناب امیرؑ سے صدیق ہونیکے ہین اور اس حدیث کو دلالت پہلی اور پچھلی ہونے پر نہین ہی ثانیاً حضرت ابوذر مثل حضرت ابی بکر کے پہلے جناب امیر علیہ السلام کے تھے بلکہ وہ بھی اونحضرت کے زمانہ ہی مین تھی اور ساتھ بھی نہ پہلی تھے ثالثاً بحث ہماری اور آپ کی لفظ صدیق مین بمعنی لقبی ہی نہ بمعنی لغوی اور بہت ظاہر ہی کہ جو شخص کوئی بات سچ کہی وہ صادق ہی بمعنی لغوی نہ بمعنی لقبی کہ وہ مخصوص حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے واسطی ہی اسی طرح جناب امیر علیہ السلام بنابر آپ ہی کی روایات کے مدعی ہین اپنی ہی صدیق ہونیکی لقبًا اور دوسرون کو کاذب فرماتی ہین اور متفق علیہ ہے بین الفریقین کہ حضرت ابوذر ملقب بلقب صدیق نہ تھی پس اگر کسی حدیث مین اونکی واسطے لفظ صدیق وارد ہوا تو وہ ضرور ہی کہ بمعنی لغوی لیا جاوی نہ بمعنی لقبی اور اشارہ ہوگا طرف اوس قول پیغمبر علیہ السلام کی ما اقلت الغبرا وما اظلت الخضرا [illegible] جیسا کہ ہمارے صحاح مین ہی اور مقصود اس سی تکذیب

شیطان ہی جنہون نی تکذیب ابی ذر کرکے اونکو مار پیٹ کر شہر بدر کردیا کہ ریذہ مین وحیدًا فریدًا جیسا کہ
جناب رسولخدا خبر دیگئی تھی وذات پای بالجملہ ابوذر وسلمان ومقداد وعمار سب بمعنی لغوی صدیق ہین
بمعنی لقبی اور حضرت صدیق سنیان شیعونکی نزدیک بمعنی لقبی صدیق ہین جیسا کہ قول جناب امیر بلکہ قول جناب
رسولخدا سی ثابت ہوا جو ابھی گذرا اور نہ بمعنی لغوی صدیق ہین اسلیئے کہ کوئی منافق مصدق بتصدیق
جنابی نتھا پھر صدیق کیونکر ہوتی آری کذیب ہم کہہ سکتی ہین اگر آپ خفا نہوجیے ورنہ بخاطر آپ کے بقول
آپکی چپ ہجائینگی بشرطیکہ آپ بھی چپ چاپ رہجائین اور اگر آپ کچھ بھی کڑکڑائینگے تو ہم سب گرین
ہوجائینگے اور سب چولین ڈھیلی کردینگی شعر ہرچند کیا سنیون نی انڈا ڈھیلا ۞ مرغی
والون کا کڑکڑانا نہ گیا۔ رابعًا شیعون کو تو آپ نی ایک ٹوٹا پھوٹا جواب اس حدیث عیون
سی دیا مگر اپنی بزرگونکو کیا جواب دیجیے گا جو انحصار لقب صدیق دنیا مین تین ہی مین کرتی ہین کہ جس سی جو بھی
صدیق حضرت ابوبکر کذیب ہوی جاتی ہین خامسًا حدیث عیون اخبار احادی ہی تو شیعو نپر حجت نہین
ہوسکتی پچیسون کی طرفسے چار یارونکو یہ پانچ جواب کافی ہین اب زیادہ کون لکھی قولہ تیسری دلیل
یہ امر قابل دیکھنی کے ہے اقول ہان قابل دیکھنی کے ہے اسلیئے کہ حافظ مستدل کی پوری دلیل ہی
کتاب منہج المقال کتب رجال ہی ہی نہ کتب احادیث ہی اور حدیث اونکے اخبار احادی ہی جو اعتماد
مین بکار آمد نہین اور فی المآل مطابق حدیث صحیح ترمذی ہی کہ جناب رسولخدا نی فرمایا کہ ان الجنۃ
تشتاق الی ثلثۃ علی وعمار وسلمان یعنے جنت ان تین بزرگوارون
کی مشتاق ہی پس بنا بر اس حدیث کے ظاہر ہی کہ ثلثہ اہلسنت وگیرا ور ثلثہ اہل جنت دیگر ہین
اب منافقین امت ہزار تعریفین چھوڑی اور ہزار صفتین جعلی ثلثہ اہلسنت کی بناوین مگر جنت مشتاق
صاحبان صفات اصلی ہی نہ مشتاق اصحاب صفات جعلی بلکہ مشتاق اونکی نار ہی جو مصداق بئس القرار ہی
پس اگر صدیق وفاروق اور امثال اسکی اونکی صفات افضلے سے ہوتا تو ضرور تھا کہ جنت
اونھین کی مشتاق ہوتی بالجملہ ثانیین قول قلیل دنین منافقین سی ہین جنہون نی حضرات ثلثہ کو بعد رسول اللہ
خلیفہ رسول بنایا تھا پھر اونکا کسی ہیر پھیر کو صدیق اور کسی بھلائی کو فاروق بنانا کب معرض اعتبار

مین ہی اور کیونکر شیعون کی حجت ہو سکتا ہی جو خود مخاطب کو لازم نہ آتا ہو اور جو مخاطب و ثانیاً قائل
قیل کا غیر مجہول النسب ہونا ثانیاً موثق ہونا ثالثاً مقبول ہونا اور سکا ثابت ہونا ہی شیعہ کے نزدیک
ثابت کرلینا سے استدلال کرنا اور سوقت ہم اس حدیث کو بطریق الزام و اثبات حجت یا عقلی و نقلاً ہونیکے
ماؤل بتاویل مشہور و مختبر کرتے ہین کیونکہ بڑی مشہور کلمہ قول قائل ذکر غاریت
یار غار ہی کہ ہر چند یہ مضمون کے لیئے مایۂ افتخار ہی مگر شیعہ کے نزدیک موجب ہزار عار و شنار ہی
سے بس کہن حدیث غار کہ عار است نزد عقل ۞ آن حزن و بیقراری شیخ معمم ہ او جلد اول مین
تحت آیۂ غار گزر چکا ہی کہ ثانی اثنین مثل ثالث ثلثہ کے بمعنی احد الاثنین و احد الثلثہ کے ہی اور
اسمین کوئی تعریف نہین ہی اسلیئے کہ ہر حق و باطل اور ہر پاک و ناپاک ملکر احد الاثنین کہلاتی ہین اور
ایک خدائی برحق اور دو خدایان باطل ملکر ثالث ثلثہ بنجاتی ہین علاوہ برین قرآن مین تو خدا نے
اپنی پیغمبر کو ثانی اثنین فرمایا ہی حضرت ابوبکر کس بھکوے نے ثانی اثنین بنایا ہی و قدمر مفصلاً
فی آیۃ الغار تذکرا اور جب ہمنے کتب اہلسنت سی ثابت کردیا کہ جناب رسولخدا نی احضار صدیقیت
تین ہی شخصون مین کیا کہ ابوبکر اوس سی خارج ہین اور جناب امیر نے بھی بتخصیص اپنی ہی صدیق ہونیکی
کی کہ پیش از ابوبکر ایمان لائے اور سات برس سب سی پہلی نماز پڑھی اور فرمایا کہ جو سوا میری مدعی
صدیقیت ہی وہ کاذب ہی پس جب قول جناب رسولخدا اور قول جناب امیر سے کاذب ہونا
ابوبکر کا ثابت ہوا پھر قول ہی کسی مجہول النسب کے اونکا صدیق ہونا ثابت نہین ہو سکتا ہی قولہ
امام فرماتی ہین ولدنی ابوبکر الصدیق اقول یہ روایت بھی اخبار احاد سے ہے کہ شیعونکے
بکار آمد نہین ہی اور کسی طرح شیعو نپر حجت نہین ہو سکتی اور اگر مان لیجاوی تو ضرور ہے کہ
محمول بر تقیہ ہو اور اسکی مقتضائی حال سی مجہول بر تقیہ ہونا ظاہر ہے اسلیئے کہ ابوبکر و عمر تیمی
و عدوی جو ارذل قبائل قریش سے ہین کونسی عالی خاندانی و عالی نسبی رکھتی تھی کہ جنسی نسب
ہونمین کوئی شخص فخر و مباہات کرتی ہین لہذا مجہول بر تقیہ ہی اور اسقسم سے جو معتقد حسن و خوبی
ثلثہ تھی قولہ حضرت امیر فرماتی ہین کہ نتا سعہ اقول جناب والا ہماری پاس احتجاج کے دو نسخہ ایک

چھاپہ ظہران اور دوسرا قلمی موجود ہی دونون مین الفاظ و تصحیف شیعہ و تحریف و اسقاط و اضطراب سے مشتمل ہی
تصدیق ہی اور مصداق صفت و موصوف ہی
بلکہ بنا پر اسکی شیعہ و تصدیق ایک ہی
اگر واو بمعنی او ہو تو معنی یہ ہونگے
نام و نشان انکا کہیں نہین
لفظ کتا مثل کتا کے
و شہید ہوئی اور اگر فرمایا
جائز ہی کہ ساتھ جناب امیر کے
ظاہر ہی کہ ابوبکر ساتھ تھے انکا
گو وہ اگرچہ تھی تو کسی کتاب معتبہ یا غیر معتبر
اقول علامہ موصوف نے اس مقام پر جو قول مفسرون کے نقل کیے جیسا کہ انکی عادت ہی کہ پہلے
کل اقوال سنیان کو نقل فرماتے ہین اور اوسپر رد و قدح نہین کرتے اور آخر مین جو ایما ظاہر ہو
سی منقول ہوا اوسکو بیان کرتی ہین کہ وہی قول مقبول اونکا ہوتا ہی اور باقی اقوال سب مردود
پس پہلا قول یہ ہی کہ مراد الذی جاء سی محمد ہین اور بالصدق سی مراد قران ہی اور صدق بہ سے
کل مومنین مراد ہین یہ قول ابن زید و قتادہ و مقاتل مفسران سنیان کا ہے دوسرا قول یہ ہے
الذی جاء جبرئیل اور بالصدق قران و صدق بہ محمد ہین یہ قول سدی مفسر سنیان کا ہی تیسرا قول
یہ ہی کہ الذی جاء محمد ہین اور بالصدق لا الہ الا اللہ ہی و صدق بہ بھی محمد ہین یہ قول ابن عباس کا ہی
چوتھا قول جاء بالصدق رسول اللہ و صدق بہ ابوبکر یہ قول ابی العالیہ اور کلبی مفسر سنیان کا ہی
پانچوان قول الذی جاء بالصدق کل انبیا ہین اور صدق بہ اونکی اتباع ہین یہ قول عطا اور ربیع
مفسر سنیان کا ہی چھٹا قول الذی جاء بالصدق محمد ہین اور صدق بہ امیر المومنین علی ابن ابی طالب
یہ قول مجاہد اور ضحاک کا ہی مفسر سنیان سی اور یہی قول ائمہ آل محمد کا ہی صلوات اللہ علیہم اجمعین انتہی

محصل کلام اس بیان سی مثل صبح صادق روشن ہو گیا کہ علامہ موصوف نی نقل قول سنیان کیا ہی بی نظر
کہ نقل کفر کفر نباشد نہ یہ کہ اسکو قبول کیا ہی تعجب ہی حضرت مخاطب سے کہ شیعون پر اپنی بزرگوار دنی کی
قول سی استدلال کرتی ہین اور ہرگز نہین سمجھتی کہ اس استدلال بجا سی شیعہ تو بھلا ہمکو برا بھلا کہتی ہی ہین ہماری
لغو سمجھتی ہین مگر کوئی سنی بھی اگر اصل کتاب مین دیکھ لیگا کہ یہ قول تو ہماری ہی مفسرین کا ہی تو حضرت مخاطب کا
کیا کہیگا انتہی کی بیغیرتی ہی کہ نہ اپنون سی ڈرتی ہین نہ غیرون سی ڈرتی ہین جو کچھ منھ مین آتا ہی بکتی ہین مخاطب کا
استدلال بجا تو بخوبی ظاہر ہو گیا اب ہمارا استدلال بجا سنو ہم مخاطب کے تقریر کو اوپر منقلب کرتی ہین
اور کہتی ہین کہ جناب امیرؑ کا اور کذیب ہونا ابو بکر کا ہر چند ہمنے احادیث سنیہ سی بخوبی ثابت کیا
لیکن اگر کوئی سنی [illegible] ان احادیث سی خاطر خواہ اطمینان نہین ہوتا اگر خدا کی کتاب سی جناب
امیر علیہ السلام کی [illegible] کا ہونا ثابت کر دیا جائی تو پھر کچھ شبہہ نہ رہے چنانچہ ہم ایسے
[illegible] بھی ثابت کر دیا تا اطمینان کرتی اور اوسکی اطمینان قلبی کے کہنے پر اسکا ثبوت خدا کی کتاب سے
بتصدیق مفسرین سنیہ کرتی ہین واضح ہو کہ مجاہد ایسی غازی مرد اور ضحاک تابعی ایسی مفسرین مین فرد جو
نہایت معتبر مین مفسرین سنت سی ہین وہ تفسیر آیہ والذی جاء بالصدق وصدق بہ مین لکھتی ہین کہ
الذی جاء بالصدق محمد ہین وصدق بہ امیر المومنین علی ابن ابی طالب ہین نہ عمر ہین اور نہ ابو بکر ہین
والحمد للہ علی ذالک اب بھی اگر حضرات سنیہ جناب امیرؑ کو صدیق نہ کہین اور باوجود موجود ہونی اونکی صدیقیت کے
خدا کی کتاب مین اور رسول کے کلام مین اور امام کے قول مین اونکی صدیقیت کے تصدیق نہ کرین اور ابو بکر کذب
کو صدیق صدیق پکاری جائین تو خدا اونکو اور اونکی صدیق کو فی الدنیا والاخرۃ کاذب و دروغگو
اور جھوٹونکو سیاہ رو کری اب ہمارا اس تقریر منقلب کا جواب حضرات اہلسنت جزاسکی کہ سر جھکائین اور مغلبین
جھکائین کیا دیسکتی ہین اور اگر کوئی صاحب جو صحیح جواب لکھتی ہون تو بسم اللہ تشریف لائین اور مرد نکی طرح قدم آگے
بڑھائین اور اپنی حضرات ثلثہ کیطرح پیچا نہ دکھائین سا ہمین میدان ہمین چوگان ہمین گوئی تا بندمرادان ازعدو رد
مردانگی سی بعید دور ہی نانی کے نام روتا اور واغوثاہ واغوثاہ کی فریاد کرنا اپنی زور بازو پر لڑ جھگڑو
اگر مرد ہو ہتیار پکڑو بیت بیا تا بگردیم میدان خوش است ✤ عنان در عنان ہر مرد ان خوش است

بیانا گبردیم بازی کنیم ٭ بمردانگی چارہ سازی کنیم ٭ الحمد للہ الذی وفقنی بالظفر الی ہذا المقام وجعلہ ازمۃ الاختتام

تمام شد

ہزار ہزار شکر پروردگار کہ بجواب آیات بینات مصنفہ مولوی مہدی علی خانصاحب جلد ثالی رمی الجمرات متضمن بر رد احادیث فضائل صحابہ تصنیف جناب مغفرت مآب ملکی آداب عمدۃ المتکلمین المتعصب نفسانی حامی الدین حامی الفضائل والمناقب جناب آقا خادم حسین صاحب ساکن حسین گنج کہ ہر فقرہ اس دلچسپ کا قلوب شیعہ کے لیئے مرہم اور ہر لفظ اسکی مقابل کیواسطے خنجر دو دم ہی ان ایام برکات انضمام میں کہ ماہ ذیحجہ اور ہنگام عید غدیر ہی اختتام کو پہونچی انشاء اللہ جلد ثالث بھی اسکی متعلق بمبحث ام کلثوم عنقریب مطبوع ہوکر ہدیہ انظار مومنین خیار ہوا چاہتی ہی۔ رمی الجمرات

غلطنامہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۵	۸	دست	وست	۱۳۰	۸	منہاج	منہاج مین
۷	۲	تقیاس	بقیاس	۱۴	۷	ساماہی	سناہاہی اور
ایضاً	۸	وبدائی	ودائی	۱۵	۸	رسوای	رسوای و
۹	۱۸	خلافت	خلافت	ایضاً	۱۱	الثقا	الثقال
۱۰	۱۱	ملقب	بلقب	۱۶	۳۰	بنقل	نقل
ایضاً	۱۳	السنت	اہلسنت	۱۸	۱۴	اعتماد	اعتقاد
ایضاً	۱۷	للیام	للیام	۲۷	۸	سے	سے تیری
				۳۲	۱۱	غایۃ الامر	غایۃ الامریۃ
۱۱	۱۹	دنیای نظر	دنیاے	۳۳	۴	لدرر	الدرر
ایضاً	۲۰	اہلسنت	اہلسنت نظر	۳۴	۳	خلافت بکر	خلافت ابوبکر بہت
۱۲	۱	زایدہ	زائیدۂ	۳۵	۴	ایسا کرزا	ایسا پہونچا
ایضاً	۱۰	عباس علی	عباس وعلی	ایضاً	۱۹	مشابہ عیسی	مشابہ بعیسیٰ

jabir.abbas@yahoo.com

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۶	۹	او	اور
۳۸	۱	بجلاکت	ہلاکت
۳۹	۱۹	لس کس	بس کسی
۴۱	۷	حب	حبب
۴۴	۱۱	محکم	محکماً
۴۹	۳	شیعون	شیعون کو
۵۶	۸	سخن	شیخین
ایضاً	۱۵	سر	شہر
۶۰	۱۶	اکسی	الیسیٰ
۶۴	۹	پندگی کی	پیندگی
۷۶	۳	فیجیٰ	فبجیٰ
ایضاً	۴	فیبغضنی	فبیغضنی
۷۷	۹	معنی	معی
ایضاً	۱۳	حضرت	حَضَرَ
۷۹	۲	مرحوا	صرحوا
۹۵	۷	علی	علی وفاطمہ
ایضاً	۱۴	محرس	محسوس
ایضاً	۷	مند	مندالیہ
۱۰۰	۱۰	مکرر	مگر
۱۰۱	۱۱	بالفتیا	بالفتیا

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۲۱	۱۰	اسماد	استیثار
۱۲۲	۱۱	للکذب	الکذب
۱۲۳	۱۵	العلماء الیھا	للعلماء
۱۲۵	۱	ثلثہ	ثلثۃ عین
۱۲۶	۵	سلک	عنلک
۱۲۶	۱۸	سے لئی	کے لئی
۱۳۱	۷	بالکل	الکل
۱۳۲	۱۷	مصداق	مصدق
۱۳۳	۲۱	شبہ	شبہہ
۱۳۴	۵	زودہ	زودودہ
۱۳۴	۷	ماشاء کے	ماشاء
۱۴۲	۷	منقو	منقول
۱۴۸	۱۳	جوحب	جوموجب
۱۶۰	۷	سواسطی	اسواسطے
۱۶۳	۲۰	کہ دیا	کردیا
۱۶۴	۱۰	راگہا	رہاگیا
۱۶۷	۲۰	للمخالف	المخالف
۱۶۸	۱۷	معنی	مابغ
۱۷۰	۳	سلمی	اسلئی

jabir.abbas@yahoo.com

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۷۰	۳	لسنی	کسنی
۱۷۲	″	الصنم	لصنّم
″	۶	اقل	اولّ
۱۶۹	۲	نے	فے
۱۹۰	۱	اذا قضی	اذا افضیٰ
″	۸	سر	بہتر
″	″	عمر	عمرسے
۱۹۱	۱۰	سے	جیسے
۱۹۲	۱۷	احادیث وصحاح	احادیث صحاح
۱۸۳	۵	ضامہ	صاحبہ
۱۸۷	۱۳	اور زنے	اور بچی
″	۲۱	اور رندہون	اور اندہون
۱۸۸	۷	نماند	نمایہ
۱۹۵	۶	اہل بیت	اہل بیت
″	۹	املست	اہل بیت
۱۹۷	۱۵	کیونکر	کیون
۲۰۳	۱۲	سبب	سب
۲۰۴	۱۴	اقل	اولّ
۲۰۶	۸	اول	اولّ
۲۰۷	۱۳	سوسکس	ہوسکتین
۲۴۰	۵	اور گو بظاہر	اور بظاہر
۲۴۱	۲۱	ہنوتی	ہنوتی تو
۲۴۴	۵	تسکب	وتسکب
۲۵۶	۴	وکہنی	کہنی
۲۵۷	۱۲	تصدیق	صدیق
۲۵۸	۱	وہ تصدلق	ابوبکر صدیق
″	۲۱	قومان	تواہمان
۲۶۰	۶	مثین آتا	نہین نظر آتا
″	۹	متضادین	تضادین اکثر
″	۲۰	باجمایع	باجماع
۲۶۲	۳	عسر	غیر
۲۶۳	۱	موت	بثیرت
۲۶۷	۷	سلطان	سلاطین
″	۱۱	پہر	پہر حکم جہاد حرام ہے یا گناہ
۲۶۹	۱۹	الاصول سی	الاصول
۲۷۰	۲	افساد	انقاد
۲۷۷	۱۹	ملائم	ملاہم
۲۷۹	۱۱	لی	کی
″	″	ملصر	تقصیر
۲۸۱	۱۴	والحر	والخیبر
″	۱۱	محمدہ سمسی	محمد حنیفی
″	۱۲	بیخ دین	شیخ دین
۲۸۴	۵	بوالہوسی لی	بوالہوسی کی
۲۸۵	۴	صحابی صحابی	اصحابی اصحابی
۲۸۷	۱۳	مشق	متسق
۲۸۸	۱۳	بلکہ نام	بلکہ نامرد
۲۸۹	۳	موصوع	موضوع
۲۹۱	۱۵	جوبات	جواب
۲۹۶	۱۹	کرہوتے	کرنیوالی
″	″	نے کسی	نے کہ کسی

Presented by: Rana Jabir Abbas
Jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۹۹	۲۰	اوٹلی	اوٹکی
۳۰۶	۱۳	الصحاح	صحاح
″	۱۴	محبت	محبت
۳۰۹	۱۶	الیسری فاما	الیسری وامّا
۳۰۰	۴	بحث	بحث
۳۰۵	۱۵	علی	علیؓ
۳۰۵	۶	سوادسی	بسوداے
″	۲۱	روی عن	روی عن
۳۰۶	۱۷	فرمایۃ	فرماتی
۳۰۸	۱۹	معتبر	معتبر
۳۱۳	۲	صحیح السلم	صحیح المسلم
۳۱۵	۹	کھدا اور مارہ	کھڈہ اور مڈہ
″	۱۵	صحابۃ	الصحابۃ
۳۱۷	۳۰	استقامت	استقامت
۳۱۹	۲	کیا جاوے	لیا جاوے
″	۳	کما فی الیضاح	کما قال فی الیضاح
۳۲۱	۲	امامہ	امامہ
″	۱۲	وحلہ	وقتلہ
۳۲۲	۳۰	الحاوی	المملو
۳۲۳	۱	المرحومہ	الوقت
″	″	ذلب	ذاہب
۳۲۶	۹	سحاوے	یحیٰ وے
″	۱۱	رواسی	بنواہنی
۳۲۷	۷	نصف	تنفل
۳۲۸	۱۳	الشلمہ	تعلمہم

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۲۹	۲	نصلی	صلی
۳۳۲	۲۱	وجوہ	وجوہ
۳۳۳	۲	بین	بین ہی
۳۳۶	۱۵	الی	لاکی
۳۴۲	۹	فرجد	فرجت
۳۴۴	۱۲	کھرکھرہٹ	کھرکھراہٹ
″	۲۰	ہی	بھی
۳۴۵	۳	ـــــ	فرالی
″	۲۱	ثانی نکو	ثانی کا
۳۴۸	۹	ـــاوے	زیادتی
۳۵۱	۵	انما قالت	ـــ
″	۱۸	حرصہ	حرصۃ
۳۵۲	۳	نوکسی	گٹھی
″	۴	کلہارے	کلہاڑے
″	۵	مین کرتا	مین لبسر کرتا
۳۵۴	۱۶	سحصر	شخصی.
۳۵۵	۱۴	اختیار	واختبار
۳۵۷	۲۰	وکان	ولوکان
۳۵۸	۱۶	مذکورہی	مذکورسے
۳۵۹	۳	کفر	یاکفر
۳۶۰	۱۸	مدایح	مدائح
۳۶۱	۹	عتاب بہ	عتاب
″	۱۰	مرار	چرار
″	۱۴	ـــــ	ـــا
۳۶۲	″	ـــــ	ـــــ

jabir.abbas@yahoo.com

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۰۴	۸	بروس	پروسین
〃	۲۰	ازربہر	اززبہ
〃	۳۱	بکا	رہا
۳۶۵	۹	مباب	حباب
۳۶۶	۴	چوشار حرسمہ	جوشندہ چیز خوشیار
۳۶۰	۲۰	سنی طلاق	سنی تعلیق طلاق
〃	〃	تحس	تصحیحین
〃	۱۳	نقل	نقل ہے
〃	۱۷	جانیگی	جانیگی
۳۶۹	۲۰	سنورکے	سورسی
۳۷۲	۱۲	تنکیر	غیر
۳۷۹	۷	تقدود	تصور
〃	۲۰	مزیلی	مزبلہ پر
۳۹۳	۱۲	اسہ	البتہ
〃	۱۹	ارمان ہین	ارمان ہے
۳۸۴	۸	مداخلت مار	مداخلت تام
۳۸۵	۲	اگر یاب	اگر حباب
〃	۱۰	راہ ہارکشن	راہ ہا رکشن
۳۸۸	۴	اماسعہ اماسعہ	اما شبعت اما شبعت
〃	۵	الی	الی
۳۹۴	۶	میرع	بین خدام
۳۹۶	۱۷	مناسب	مناصب
۳۹۶	۲۱	گرویا	گرویدہ
۳۹۸	۴	مماکیا	بیٹا کہو گیا
〃	۳	کودنی لیے	کہ دنے لگے

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۹۸	۱۸	کسوتی	کہوتی ہین
۳۹۹	۱۶	عصمت	عظمت
۴۰۰	۱	برکت سبکی	برکت کی
۴۰۳	۶	اقوۃ ثلثہ	اقواہ ثلثہ
۴۰۹	۱۳	پہاروں	پہاڑون
〃	۲۰	جسنے	قولہ جسنے
〃	〃	نہین	اقول نہین
〃	۲۱	لزت	لذت
۴۰۵	۵	حواسے	حواہشاے
۴۰۷	۴	نوکری	توزیع کرے
〃	۱۴	لضمنی	بالتضمنی
〃	۱۸	اعلموا	مثل اعلموا
〃	۳۰	نہین صریح	صریح
۴۰۷	۱۸	زنان	زنا
۴۰۰	۵	ارمان	زنا
۴۱۰	۱	گرتی	تنکرتی
۴۱۹	۱۸	اونکو	اونکی
〃	۱۹	اسے	اسلیے
〃	۲۰	کو	کہ
〃	〃	ار	امر
〃	〃	مانی	باقی
۴۲۰	۱	موجم	توختم
۴۳۰	۱۵	[illegible]	[illegible]
۴۳۳	۱	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

jabir.abbas@yahoo.com

صفحہ	سطر	غلط	صحیح		صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴۱۴	۱۹	سلطنت	نہ سلطنت		۵۰۳	۶	خفوذہی	خفو
۴۱۵	۱۰	تخریب	تخریش		۵۰۴	۱۰	کسلو بہرگے	چھرگ میلوگے
״	۱۵	الصبر	والصبر		۵۰۵	۱۸	نورمی	یورچ
״	۳۱	مقاصد لیت	مفاسد بسبب		۵۰۷	״	لمانی	الثانی
۴۱۶	۱۶	کیاہی	لیاہے		״	۴	ہواسہ	ہنوابیہ
۴۱۹	۱۳	مقبولیت	مقتولیت		۵۰۸	۲	ظلم	اظلم
״	۱۴	گنگوری	لنگوری		۵۱۱	۸	ہوا خواہ	ہوا خواہون
۴۲۸	۱۳	اوکورا	اونکو برا		۵۱۵	۱۱	لیا	کیا
۴۳۴	۶	اوریا تا	اوریہ بات		״	۱۲	تشہالسہ	تشفیہا بسبہ
״	״	رودہ	زدو		״	۱۲	آیندہ	بندہ
۴۴۶	۳	محت	بحث		״	۱۷	دخل	اوخل
۴۵۱	۳۱	موقوفی	بیوقوفی		״	۱۸	اسہ	اشبہ
۴۵۳	۱۶	اوسلوسکارے	اوسکومسکاری		۵۱۹	۴	۵	کا
۴۵۶	۳۰	لگت	لگت		۵۲۱	۱۴	کی نصیحت	کی سنت
۴۶۴	۱۳	بمعنی	بہ معنی		۵۲۲	۶	ضرعتنا	ضرعہا
۴۶۵	״	ونکو	وکون		۵۲۴	۱۲	سعمہ	سجیفہ
״	۲۰	کرکو	کرکے		۵۲۶	۱۳	استطرادا	استطراداً
۴۶۶	۵	من ہی	مین نہین		۵۲۷	۴	سبانی	سیافی
۴۶۸	۹	سرکردہ	سرکردہ		۵۳۲	״	لوافق	توافق
۴۶۹	۳	کی اونکی سامنی	کی سامنے		۵۳۷	۱۷	شیعہ	سنیہ
۴۷۹	۴	نقتہ	نقتہ		۵۴۲	۳	روایت	رأیت
۴۹۰	۱۳	الہ	الہ		۵۴۴	۳۰	طائل	لاطائل
״	۱۷	آدمی	آدمی		״	״	نکلیگی	نہ نکلیگی
״	۳۱	لعبادہ	بعبادۃ		۶	۵	سطرح	اسطرح
۴۹۶	۱	بعض	بنقض		״	۶	وو	وہ
۴۹۸	۱۴	کیالیا	کیا		۵۶۴	۳	صصدق	صدق
۵۰۰	۲	بوجہ دکھوکہ	بوجود ہوکہ		۵۶۱	۱۳	اعدای	اعضاے
۵۰۱	۳	اصحاب	اصحابہ		۵۶۳	۱۸	وایمان	ایمان

اشتہار

کتاب بغرض تحفظ عوام شیعہ از فریب مخالفین لکھی گئی ہی از راہ مہربانی
سنت اسی ملاحظہ فرمائین اور حق تصنیف بھی ہمکا محفوظ ہی کوئی صاحب اہل مطبع
اسی کے طبع کا ارادہ فرمائین جلد سوم بھی اسکی متعلق مبحث عقد ام کلثوم
طبع ہی جو بزرگوار جلد اول یا اس جلد ثانی یا جلد ثالث کے طالب ہوں درخواست
اپنی بنام مشتہر ارسال فرمائین اور اس کتاب کو جلد جلد خرید لیں کیونکہ کل تین سو نسخہ
اس کتاب کے چھپے ہین زیادہ نہین ہین شرح قیمت حسب ذیل بلا محصول شرح قیمت
جلد ثانی مع محصول عہ بلا محصول عہ تاجران کتب کو بشرط کہ (۱۲) نسخے
۱۲ ۱۲
خرید فرمائین اور قیمت نقد دین بحساب تاجرانہ فی نسخہ عہ اور شرح قیمت جلد
ثالث اگر قیمت قبل طبع ارسال فرمائین بلا محصول آٹھ آنہ

مشتہر

سید عباد حسین ساکن لکنہ کٹرہ ابو تراب خان مکان نواب جعفر حسین خانصاحب